

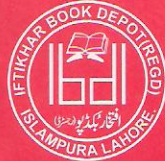


تحفۃ العوام

مصدقہ مقبول جدید

مؤلفہ

مولانا السید منظور حسین نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ



ناشر:

افتخار بک ڈپوٹ (جسٹڈ) اسلام پورہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقبول
تحفة العوام
جديد

افتخار بك ديو - اسلام اباد

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

شجرۂ طیبہ چہارودہ معصومین علیہم السلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا

اسم معصومین	لقب	کنیت	انہیات	تعداد اولاد	تاریخ ولادت	جائگہ ولادت	تاریخ شہادت	مدت حیات	جائے مدفن
حضرت محمد ابن عبداللہ	مصطفیٰ	ابوالقاسم	حضرت آمنہ بنت وہب	فاطمہ الزہراء طیبہ و طاہرۃ مبراہیم	۱۷ ربیع الاول ۱۰ھ	مکہ (مکملہ)	۲۸ صفر ۱۱ھ	۶۳ سال	مدینہ منورہ
حضرت فاطمہ بنت رسول	زہرا	ام الحسنین سیدۃ النساء	حضرت خدیجہ الکبریٰ	حسن حسین زینبہ ام کلثوم اسحاق حسن	۲۰ جمادی الثانی ۵ھ	مکہ معظمہ	۳ جمادی الثانی ۱۱ھ	۱۸ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام علی ابن ابیطالب	امیر المومنین	ابوالحسن البتراب	حضرت فاطمہ بنت اسد	الپسر ۱۶ دختران	۱۳ ربیع عام الفیل ۶ھ	(دیمان) خانہ کعبہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	۶۳ سال	نجف اشرف (عراق)
حضرت امام حسن ابن علی	جلیلی	ابوجعفر	حضرت فاطمہ الزہرا	۸ پسر ۷ دختران	۱۵ رمضان ۳ھ	مدینہ منورہ	۲۸ صفر ۵۰ھ	۴۷ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام حسین ابن علی	شہداء	عبد اللہ	حضرت فاطمہ الزہرا	۶ پسر ۲ دختران	۳ شعبان ۴ھ	مدینہ منورہ	۱۰ محرم الحرام ۱۰ھ	۵۷ سال	کربلا معلیٰ (عراق)
حضرت امام علی ابن الحسین	زین العابدین	ابوجعفر	حضرت شہر بانو بنت یزید	۱۱ پسر ۴ دختران	۱۵ جمادی الاول ۳۸ھ	مدینہ منورہ	۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ	۵۷ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام محمد ابن علی	باقر	ابوجعفر	فاطمہ بنت امام حسن	۵ پسر ۲ دختران	کیرجہ الربیع ۵۷ھ	مدینہ منورہ	کے ذی الحجہ ۱۱۳ھ	۵۷ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام جعفر ابن محمد	صادق	ابو عبداللہ	ام زہرہ بنت عامر بن محمد ابن ابی بکر	۷ پسر ۳ دختران	۷ ربیع الاول ۸۳ھ	مدینہ منورہ	۱۵ شوال الحرام ۱۱۸ھ	۶۵ سال	جنت البقیع (مدینہ منورہ)
حضرت امام موسیٰ ابن جعفر	کاظم	ابو ہریرہ	حمیدہ خاتون	۱۹ پسر ۱۸ دختران	۷ صفر مظفر ۱۲۸ھ	ابو امامین مکہ و مدینہ	۲۵ ربیع ۱۸۳ھ	۵۵ سال	کاظمین (عراق)
حضرت امام علی ابن موسیٰ	رضا	ابوالحسن	ام البنین	امام محمد تقی	۱۱ ذیقعد ۱۵۳ھ	مدینہ منورہ	۲۳ ذیقعد ۲۰۳ھ	۵۰ سال	مشہد مقدس (ایران)
حضرت امام محمد ابن علی	تقی	ابوجعفر	خیزران خاتون (ریحانہ)	۲ پسر ۲ دختران	۱۰ ربیع الربیع ۱۹۵ھ	مدینہ منورہ	۲۹ ذیقعد ۲۲۰ھ	۴۵ سال	کاظمین (عراق)
حضرت امام علی ابن محمد	نقی	ابوالحسن	سانہ خاتون	۵ پسر ۵ دختران	۵ ربیع ۲۱۲ھ	حوالی مدینہ منورہ	۳ ربیع ۲۵۲ھ	۴۰ سال	سرمن رائے (عراق)
حضرت امام حسن ابن علی	عسکری	ابوجعفر	حدیجہ خاتون	حضرت صاحب العصر	۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ	مدینہ منورہ	۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ	۲۸ سال	سرمن رائے (عراق)
حضرت امام محمد ابن حسن	انجلیہ القاسم الہدیٰ	ابوالقاسم	زینب خاتون	اعلم عند اللہ	۱۵ شعبان ۲۵۶ھ	سرمن رائے (سامرہ)	بجگم خدا زندہ تیر!	ناشہاء اللہ	جائے ٹیبت سرمن رائے

فائزہ انٹرنیٹ لائبریری، ریسرچ سوسائٹی، اسلام آباد، پاکستان

جملہ حقوق محفوظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْ وَاٰلِیْهِ
وَصَلِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهُ بِلَا فِضْلِ ط

تحفۃ العوام مقبول

جدید
مع اضافہ

مطابق فتاویٰ مجتہدین عظام

- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی سیتانی مدظلہ العالی
- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السید روح اللہ الموسویٰ الخمینی اعلیٰ اللہ مقامہ
- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السید ابوالقاسم الخوی اعلیٰ اللہ مقامہ
- ☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج سید محمد سعید الحکیم مدظلہ نجف اشرف عراق
- ☆ مصدقہ عالیجناب سید العلماء علامہ سید علی نقی نقوی مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہ
- ☆ مصدقہ عالیجناب مولانا سید محمد جعفر شہید سابق پشماز مسجد صاحب الزمان لاہور

مؤلفہ و مرتبہ

عالیجناب مولانا السید منظور حسین نقوی اعلیٰ اللہ مقامہ، پشماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور


Iftikhar
BOOK DEPOT
ESTD 1995

ضمیمہ ہوشی تحفۃ العوام مقبول جدید

مطابق فتاویٰ

حضرت آیتہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیتانی نجف اشرف عراق

حضرت آیتہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید حکیم نجف اشرف عراق

ہر تبہ :

عالیجناب مولانا سید زوار حسین بہمانی (تلنگنگ) فاضل عراق

ناشر:

افتخار بک ڈپو (جسٹرڈ) اسلام آباد، لاہور

تعارف

حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی، نجف اشرف

آپ ۱۳۳۹ھ تا ۱۹۳۰ء شہد مقدس میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان علم و ورع اور پرہیز گاری میں مشہور و معروف ہے مقدمات و سطوح (ابتدائی و قانونی) کی تعلیم اپنے آبائی شہر میں حاصل کی۔ اور ایک عرصہ تک جناب عالم ربانی آقائے مرزا مہدی اصفہانیؒ سے کسب فیض کیا۔

۱۳۶۸ھ میں قم تشریف لے گئے اور وہاں آیتہ اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردیؒ سے فقہ و اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی اور ان کی کتاب رجال حدیث سے بھرپور استفادہ کیا نیز انہی دنوں آپ نے آیتہ اللہ آقائے خمینیؒ اور نامور فقیہ آقائے کوہ کمریؒ کے درس فقہ میں شرکت فرمائی۔

۱۳۷۱ء میں وارد نجف اشرف ہوئے اور آیتہ اللہ العظمیٰ سید محسن حکیمؒ آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے شیخ حسین حلیؒ اور آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے سید ابوالقاسم خوئیؒ کے زیر سایہ علوم الہیہ کے جوہر سمیٹے ۱۳۸۰ھ میں آقائے خوئیؒ نے سند اجتہاد مرحمت فرمائی جب کہ اس وقت آپ کی عمر ۳۱ سال تھی فقہ میں آپ کی تحقیق عمیق، رجال حدیث کے گہرے مطالعہ اور مختلف دینی امور سے واقفیت کی مثال آپ کے ہمعصرین میں بہت کم ملتی ہے آپ نے آیتہ اللہ العظمیٰ سید محمد باقر صدر شہیدؒ کی علمی نشستوں سے بھی بھرپور استفادہ فرمایا۔ آیتہ اللہ آقا بزرگ تهرانیؒ نے علم رجال اور روایان حدیث کے موضوع پر علمی کمال اور تفوق کی سند عطا فرمائی۔

آیتہ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی صرف ایک فقیہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ ایک بالغ نظر عالم ہیں جو زمانہ حال کے مختلف علوم سے بھی پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں۔ جن میں سیاسی اور معاشی نظریات بھی شامل ہیں ان کے خیالات انتظامی اور سماجی امور میں موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

آیتہ اللہ سید نصر اللہ مستنبطؒ کی وفات کے بعد آیتہ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ نے آپ کو حوزہ علمیہ نجف اشرف کے ایگزیکٹو آفس کے انتظام و انصراف کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ آپ نے اس مسؤلیت کو بدرجہ احسن انجام دیا آقائے خوئیؒ کی زندگی میں ہی آپ ان کی جگہ مسجد خضراء میں نماز جماعت پڑھاتے تھے۔

گزشتہ ۳۴ سالوں سے آپ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں مختلف علوم کی تدریس و تحقیق میں مصروف ہیں درج خارج کے ساتھ تالیفات کا سلسلہ بھی جاری ہے آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں جن میں سے بعض شائع بھی ہو چکی ہیں۔

تالیفات: (۱) شرح عروۃ الوستی (۲) البحوث الاصولیۃ (۳) کتاب القضا (۴) کتاب البیع و العیارات (۵) رسالہ فی لباس المکتوک فیہ (۶) رسالہ فی قاعدۃ الید (۷) رسالہ فی صلاۃ المسافر (۸) رسالہ فی قاعدہ التجاوز و الفراغ (۹) رسالہ فی القیلہ (۱۰) رسالہ فی التقیہ (۱۱) رسالہ فی قاعدہ الاضام (۱۲) رسالہ فی الاجتہاد و التقیید (۱۳) رسالہ فی قاعدۃ لا ضرر ولا ضرار (۱۴) رسالہ فی الریاء (۱۵) رسالہ فی حججیتہ، مراہیل ابن ابی عمیر (۱۶) رسالہ فی مساکل القداء فی حججیتہ، الاخبار (۱۷) رسالہ عملیۃ المسائل المنتخبہ

تعارف

حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید حکیم مدظلہ نجف اشرف

آپ ۸ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ سرزمین نجف اشرف میں پیدا ہوئے آپ آیتہ اللہ سید محمد علی حکیم مدظلہ کے فرزند ارجمند اور آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محسن حکیم اعلیٰ اللہ مقامہ کے نواسے ہیں۔ خاندان حکیم ایک مشہور و معروف مجاہد علمی گھرانہ ہے جس کے افراد دین و دیانت، علم و رعب اور زکاوت و ذہانت میں اپنی مثال آپ ہیں نامساعد حالات میں ملت اسلامیہ کے لئے آپ کے خاندان کی قربانیاں قابل ستائش ہیں اس خاندان کے درجنوں افراد جن میں مرحوم آقائے حکیم کے جید علماء فرزند بھی شامل ہیں درجہ شہادت پر فائز اور تقریباً "سزاسی افراد ان نامساعد حالات کے باعث قید فجرہ میں عدم پتہ ہیں۔

آیتہ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم مدظلہ نے ابتدائی اور ثانوی (مقدمات و سطوح) کی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی جنہوں نے بڑی جانفشانی اور انتہائی کاوشوں کے ساتھ ایک ایک لفظ کی کماحقہ دقیق تعلیم دی رساں و مکاسب اور کفایتہ تک تعلیم اپنے والد محترم اور آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی اور آیتہ اللہ سید محمد حسین طباطبائی حکیم (صاحب کتاب الفقہ المقارن) سے حاصل کی آپ کی فہم و فراست اور علمی صلاحیتوں کے پیش نظر آیتہ اللہ الشیخ محمد طاہر آل الشیخ راضی ابتدا ہی سے فرماتے تھے کہ یہ شخص مستقبل کا مرجع عام ہے لہذا مذکورہ بالا اساتذہ آپ کی علمی تربیت میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیتے۔

آپ حصول علم کے ساتھ ساتھ ایک ماہر مدرس کی حیثیت سے بھی کسی سے کم نہ تھے چنانچہ رسائل و مکاسب اور کفایت کو کئی بار پڑھا۔ اور ۱۳۸۸ھ سے درس خارج بھی شروع کر دیا ۱۳۹۹ھ کے بعد آپ پر مصائب و آلام نے شدت اختیار کر لی جس سے آپ کو ایک مدت تک شر اثرار کے باعث قید فجزہ میں رہنا پڑا لیکن جو نبی آپ کو قدرے آزادی میسر آئی پھر سے درس خارج اور تالیفات کا سلسلہ جلیلہ شروع کر دیا آپ حضرت آیتہ اللہ العظمی آقائے سید محسن حکیمؒ کی کتاب منہاج الصالحین کی بنیاد قرار دے کر درس خارج دیتے ہیں۔

آیتہ اللہ العظمی آقائے حکیمؒ کی اجتہادی کتاب مسمک العروة الوثقی آپ کے اشراف میں مراحل تکمیل کو پہنچی اور اس طرح آپ نے اس مفصل اجتہادی کتاب فقہ پر پوری طرح عبور حاصل کیا اور کئی مقامات پر خود مصنف مرحوم آقائے حکیمؒ کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا چنانچہ آپ کی علمی صلاحیت کے اعتراف کے طور پر آپؒ نے فرمایا (انی انتظر للسید محمد سعید ان یکون مرجعا) میں مستقبل میں دیکھنا ہوں کہ سید محمد سعید مرجع خلائق ہو گا) آپ نے حضرت آیتہ اللہ العظمی سید ابوالقاسم خوئیؒ خاص طور پر آیتہ اللہ العظمی شیخ حسین حلیؒ سے بھی کسب فیض کیا۔

آپ کی تالیفات: آپ ابتداء ہی سے اپنے مجلہ دروس قلبند کرنے کے عادی تھے۔ چنانچہ اپنی اس تحقیقی و عینی تائیل کے پیش نظر آپ نے بڑی بڑی علمی و تحقیقی کتب کی تالیف کا سلسلہ جلیلہ بھی جاری رکھا ہوا ہے اب تک تالیف شدہ کتب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ الحکم فی اصول الفقہ: یہ فن اصول فقہ میں ایک کامل دورہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے دو جلد میں مباحث الفاظ و ملازمات عقیدہ ہیں، دو جلدیں مباحث قطع و انارات اور براءة و احتیاط میں اور دو جلدیں استصحاب و تعارض اور اجتہاد و تقلید میں ہیں۔

۲۔ مصباح المنہاج: آیتہ اللہ العظمی سید محسن حکیم رح کے منہاج الصالحین پر استدلالی کتاب ہے چونکہ آپ منہاج الصالحین کی بنیاد پر درس خارج دیتے ہیں لہذا اب تک دس مجلدات مکمل ہوئی ہیں ایک جلد اجتہاد و تقلید میں، سات جلدیں طہارت و صلوٰۃ میں ایک جلد صوم اور ایک جلد خمس میں ہے۔

۳۔ دورۃ فی تہذیب علم الاصول: اس دوران چونکہ حالات انتہائی نامساعد تھے لہذا آپ نے علم اصول کی صرف اہم ابجاث پر اقتصار کرتے ہوئے اب تک دو جلدیں مکمل کی ہیں جو

بحث دوران الامرین بین الاقل و الاکثر الاوتباطین تک مشتمل ہیں امید ہے کہ فراغت پا کر اس کو مکمل کریں گے۔

۴۔ کتاب فی اصول العملیۃ: یہ کتاب اپنے نامساعد حالات میں تحریر کی جب کہ آپ کے دسترس میں کوئی مدرک و مصدر بھی نہ تھا صرف اپنے حافظہ میں یاداشتوں پر اعتماد کرتے ہوئے تالیف کی لیکن افسوس کہ یہ کتاب انہی نامساعد حالات کے نتیجے میں ظالم ہاتھوں سے تلف کر دی گئی۔

۵۔ حاشیہ موسعہ بر رسائل الشیخ انصاری: تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۶۔ حاشیہ موسعہ بر کفایۃ الاصول جلد اول: درس خارج کی تدریس کے دوران تین جلدوں میں تالیف فرمایا۔

۷۔ حاشیہ بر کفایۃ الاصول جلد دوم: یہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۸۔ حاشیہ موسعہ بر مکاسب: نامساعد حالات کے باعث صرف دو جلدوں پر مشتمل مکاسب محرمہ سے مباحث عقد فضولی تک تالیف کر پائے اس کے علاوہ اپنے والد محترم سے درس حاصل کرتے وقت بھی ایک اور حاشیہ تحریر فرما چکے ہیں جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

۹۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ حسین الحلّی جو اصول فقہ میں ہیں اور استصحاب اور اس کے لواحق، باب التعارض اول اصول سے اجزا تک ہے۔

۱۰۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمیٰ الشیخ حسین الحلّی جو فقہ میں دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ تقریرات آیتہ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی یہ کتاب صرف ایک جلد واجب تخییری سے ہدایتہ الہرآۃ تک ہے۔

۱۲۔ رسالہ تجرّتہ بحث الخارج

۱۳۔ رسالہ مستقلہ فی خارج المعاملات

۱۴۔ رسالہ عملیۃ منہاج الصالحین: دو جلدوں پر مشتمل مومنین کی کثیر تعداد کی خواہش کے پیش نظر تالیف فرمایا

۱۵۔ کتاب سیرۃ المعصومین و حیاتہم: یہ کتاب بھی آپ نے نامساعد حالات اور قید تنہائی میں بغیر کسی کتاب مصدر کے اپنی ذہنی یاداشتوں پر اعتماد کی بناء پر تالیف فرمائی۔

احقر سید ذوّار حسین حمدانی (فاضل عراق)

ضمیمہ تحفۃ العوام

اس تحفہ کی افادیت کو بڑھانے کے لئے ہم نے اس کو حواسی کے ذریعہ مندرجہ ذیل علمائے کرام کے فتویٰ کے مطابق کر دیا ہے۔ تاکہ ان حضرات میں سے ہر ایک کا مقلد اپنی تقلید کے مطابق عمل کر سکے۔ جن علماء کے حواشی درج کئے گئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱- (ع): حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید علی حسینی سیستانی نجف اشرف عراق

۲- (س): حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد سعید اکھیم نجف اشرف عراق

ملتمس دعا: سید زوار حسین حمدانی (فاضل عراق)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۴۱	۶	احتیاط واجب	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) یہ احتیاط لازم نہیں (س)
۴۱	۹	اگرچہ حرام ہے	حرام گوشت حیوان کہ جو خون جبہلہ نہیں رکھتا کے پیشاب سے اجتناب لازم ہے (ع) (س)
۴۱	۱۳	یہ سب حرام ہو جائیں گے	اور ان کی نسل کا حکم بھی خود انہی کی طرح ہے، حیوانات کے علاوہ پرندے بھی اس حکم میں شامل ہیں (س)
۴۲	۱۳	صرف زروی نجس ہوگی	بناء بر احتیاط مستحب (ع) نجس نہیں اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے (س)
۴۳	۱۰	سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی	بشرطیکہ وہ ان کو شرعی طریقہ سے زنج شدہ اشیاء کی طرح پیش کرے (س)
۴۴	۴	بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بسنے والی ہو	بناء بر مستحب (ع)
۴۴	۶	بناء بر احوط نجس بھی ہے	نجس نہیں پاک ہے (ع) (س)
"	"	ظاہر ہو جائے گا	

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۳۳	۸	حرام و نجس ہے	نہ حرام ہے نہ نجس (ع) (س)
۳۳	۱۵	بناہ بر احوط و جوبی	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) بحسب حرام کا پیدہ نجس نہیں لیکن اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں (س)
۳۳	۱۸	بناہ بر اقوی اجتناب کیا جائے	اجتناب (پرہیز) لازم نہیں (ع) نماز کے علاوہ اجتناب لازم نہیں (س)
۳۵	۱	بناہ بر احتیاط واجب	بلکہ اقوی یہی ہے (ع)
۳۶	۱۲	یواسیر کا خون	یواسیر کا خون معاف نہیں خواہ ظاہری ہو یا باطنی (س)
۳۶	۱۵	خواہ بدن پر ہو یا لباس میں	صرف لباس میں معاف ہے (س)
۳۶	۱۶	یا استحاضہ	خون استحاضہ سے اجتناب بناہ بر احتیاط کے مستحب ہے (س)
۳۷	۳	یا وہ دونوں (غلط)	اور وہ دونوں (صحیح)
۵۱	۵	۷/۸ ۳۶ ہاشت کعب	بلکہ ۳۶ ہاشت کعب بھی کافی ہے (ع) ۷ ہاشت کعب کافی ہے (س)
۵۱	۱۳	چھڑی کی نوک	چھڑی کی نوک کا پاک ہونا محل اشکال ہے (س)
۵۱	۱۹	انصب کی ہوئی اشیاء	نصب شدہ مثلاً دروازہ کیل وغیرہ آفتاب سے پاک نہیں ہوتے (ع)
۵۱	۱۹	اور منقولہ اشیاء	منقولہ اشیاء مثلاً یوریا، چٹائی وغیرہ کو آفتاب پاک نہیں کرتا (س)
۵۲	۲	دوسری جانب دھوپ نہ جاسکے	ظاہراً "دوسری جانب بھی پاک ہو جائے گی اگر عرفاً کہا جائے کہ وہ بھی آفتاب کی تمازت ہی سے تنگ ہوتی ہے (ع)
۵۳	۱	استبراء کی مدت	استبراء کی مدت اونٹ کے لئے چالیس دن، گائے، بھینس کے لئے بیس دن اور افضل تیس دن بلکہ احوط چالیس دن ہے بھیڑ بکری کے لئے دس دن اور افضل چودہ دن

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۵۳	۴	بشرطیکہ	بے۔ بلع کے لئے پانچ دن اور افضل سات دن ہے مرغ کے لئے تین دن ہے ان کے علاوہ دیگر حیوانات کے لئے بناہ بر احتیاط واجب اس وقت تک استبراء ضروری ہے کہ جب ان کو نجاست خوار نہ کیا جائے بشرطیکہ یہ مدت اس حیوان کے حجم کے مطابق بیان کردہ ایام سے کم نہ ہو۔ اور خنزیر کا دودھ پینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو کس جگہ پابند کر کے سات دن چارہ یا بکری دغیرہ کے دودھ سے غذا مہیا کی جائے (س)
۵۳	۴	بشرطیکہ	یہ شرط بناہ بر احتیاط مستحب ہے (ع)
۵۵	۱۱	اس کے بعد دو مرتبہ	جس برتن میں کتے کا لعاب دہن کر جائے اس کو مٹی سے مانجھنے کے بعد بناہ بر احتیاط کے تین مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۵	۲۰	بناہ بر احوط (دخولی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع) (س)
۵۵	۲۱	پلے مٹی سے مانجھ لیں	لازم نہیں البتہ سات مرتبہ دھونا لازم ہے خواہ پانی قلیل ہو یا کر و جاری (ع) مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں لیکن آب قلیل سے سات مرتبہ دھونا لازم ہے جب کہ کریا جاری پانی میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے (س)
۵۶	۴	خیر اور نجس روٹی پاک	ان چیزوں کا پاک ہونا مشکل ہے (ع) (س)
۵۶	۴	آب قلیل	آب قلیل، کریا جاری پانی میں پیشاب سے نجس شدہ کو دو مرتبہ دھونا لازم ہے (ع)
۵۷	۱۱	احوط (استنبالی)	یہ احتیاط واجب ہے (ع)
۵۷	۱۷	جاری میں دو دفعہ	بلکہ ایک دفعہ کافی ہے (س) اگر پیشاب سے نجس ہو بصورت دیگر صرف ایک دفعہ کافی ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۵۸۱	۶	خرمہ کا شیرہ	خرمہ کا شیرہ جو ش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام (ع) (س)
۵۸	۱۳	حفاظت حرام ہے	حفاظت حرام نہیں ہے (ع)
۵۸	۱۲	حرام نہیں ہے	حرام ہے (س)
۵۸	۱۹	جائز ہے	حرام ہے (س)
۵۹	۴	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) وہ جو عام طور پر کھانے پینے کے لئے استعمال ہوتے ہوں (س)
۵۹	۵	حرام ہے	حرام نہیں ہے (ع) صرف ایسے برتن کہ جن کا استعمال صرف کھانے پینے میں منحصر ہو لیکن اگر ان برتنوں کی خرید و فروخت برتن ہونے کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اصل مابیت کے اعتبار سے ہو تو جائز ہے (س)
۶۰	۱	اس سے قبل یا تھانہ صاف ہو جائے	بنا ہوا بر ا حقیاط مستحب (ع) بنا ہوا بر ا حقیاط واجب (س)
۶۰	۶	حرام ہے	حرام نہیں اگرچہ بنا ہوا بر ا حقیاط کے ایسا نہ کرنا مستحب ہے (ع) (س)
۶۳	۱	قرآن کندہ ہو	بشرطیکہ اس تک نجاست نہ پہنچے کا امکان یا تنگ حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے (ع) (س)
۶۷	۱۷	واجب ہے	واجب نہیں ہے (ع)
۶۹	۱۰	تھمیل سے مسح	بنا ہوا بر ا حقیاط مستحب (ع) (س)
۶۹	۱۹	دوسری مرتبہ مستحب	استحباب ثابت نہیں اگرچہ مہل بھی نہیں ہے (س)
۷۰	۶	احکام جسیرہ	اگر شکستہ یا زخمی عضو پر جسیرہ وغیرہ نہ ہو بلکہ وہ جگہ کھلی ہو اور اس جگہ کا دھونا یا مسح کرنا مضر ہو تو اس صورت میں صحیح اطراف کا دھونا یا مسح کرنا کافی ہے کھلی شکستہ یا زخمی جگہ کا دھونا یا مسح کرنا لازم نہیں ہے (س)

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

مقام اختلاف فتویٰ

صفحہ نمبر
سطر نمبر

مذکورہ صورت میں اگر ممکن ہو تو بہتر یہ ہے کہ ترہاتھ سے زخمی جگہ پر مسح کرے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس جگہ پر رکھ کر دوبارہ ترہاتھ سے مسح کرے لیکن شکستگی کی صورت میں صرف تیمم واجب ہے (ع)

اگر وقت تنگ ہو تو پانی سے وضو کر کے نماز کا کچھ حصہ (اگرچہ ایک رکعت ہی ہو) بھی وقت میں نہ پڑھ سکتا ہو تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھے اور اس کے بعد نماز کی قضا بھی لازم ہے لیکن اگر وضو کے ساتھ وقت میں ایک رکعت بھی پڑھ سکنے کا احتمال ہو تو واجب ہے کہ کوشش کر کے ایسا ہی کرے (س)

بناء بر احتیاط مستحب (ع) معاون میں در نجف شامل نہیں یہ سنگریزوں میں سے ایک شفاف سنگریزہ ہے (س)

چونا گچ سینٹ وغیرہ پر خواہ پختہ ہوں یا پختہ ہونے سے قبل دونوں صورتوں میں ان پر تیمم جائز ہے (ع) (س)

تیمم خواہ غسل کے بدلہ ہو یا وضو کے عوض ایک ضربی کافی ہے

اگرچہ بناء بر احتیاط کے دو ضربی مستحب ہے (ع) (س) مذکور کی در میں جماع کی صورت میں اگر با وضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی کرنا بناء بر احتیاط کے واجب ہے (س) در میں جماع خواہ مذکور کے ساتھ ہو یا مونث اگر با وضو نہ ہو تو غسل کے ساتھ وضو بھی بناء بر احتیاط کے واجب ہے (ع)

وقت اتنا تنگ ہو

۹

۷۱

سوائے معاون کے

۱

۷۲

چونا گچ پختہ ہونے سے قبل

۱

۷۳

اگر غسل کے بدلے تیمم ہو

۱۵

۷۴

اگر وضو کے عوض تیمم ہو اگرچہ منی خارج نہ ہو

۱

۷۳

۲

۷۵

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۷۵	۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط واجب نہیں (ع) (س)
۷۶	۳	احوط (وجوبی)	یہ احتیاط مستحب ہے (ع)
۷۶	۷	ان چار سورتوں	بلکہ ان چار آیات کہ جن میں سجدہ واجب ہے (ع) (س)
۷۷	۴	جس کی ترتیب یہ ہے	مذکورہ ترتیب کے علاوہ اس قدر بھی کافی ہے کہ پہلے سر کو دھو لے اور بعد بقیہ بدن، دائیں بائیں جانب ترتیب ضروری نہیں (ع) (س)
۷۷	۱۶	ٹھنڈے پانی سے	لازم نہیں (ع) (س)
۷۸	۱۸	علی الاحوط واجب	تمام اغسال واجبہ اور مستحبہ میں وضو کرنا واجب نہیں (ع) (س)
۷۸	۲۰	سب کے قصد سے	سب یا کسی ایک کا قصد کر لے تو نیز سب کے لئے کافی ہے (ع) (س)
۷۹	۴	تو یہ غسل تو صحیح ہوگا	معلوم نہیں لہذا اس صورت میں اس غسل کو نئے سرے سے کرے اور وضو نیز کرنا ہوگا (س)
۷۹	۱۱	علاوہ دوسری عورتوں کو	غیر قریشی عورتوں کو پچاس اور ساٹھ سال کے درمیانی عرصہ میں (اگر خون صفات حیض رکھتا ہو) تو احکام حیض اور احکام استحاضہ دونوں پر عمل کر کے احتیاط کرنا چاہیے (ع)
۸۳	۱۸	کفایت نہیں کرتا	کفایت کرنا ہے اور وضو واجب نہیں (ع) (س)
۸۳	۲	وضو کرنا لازم ہے	وضو کرنا لازم نہیں صرف غسل واجب یا مستحب کافی ہے (ع) (س)
۸۵	۱۹	وضو کرے	بنا بر احتیاط کے مستحاضہ متوسطہ کو غسل کے بعد وضو کرنا چاہیے (ع) جو نماز غسل کے بعد بلا فاصلہ پڑھے اس کے لئے وضو لازم نہیں اسی طرح اگر متوسطہ

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

ظہرن یا مغربین سے پہلے غسل کرے اور دونوں نمازوں کو بلا فاصلہ پڑھے تو نیز دونوں نمازوں کے لئے وضو لازم نہیں (س)

مستحاضہ کثیرہ کے لئے غسل ہی کافی ہے وضو کی ضرورت نہیں اگرچہ بناء بر احتیاط کے مستحب ہے (ع) جو نماز یا نمازیں غسل کے بعد فوراً "بلا فاصلہ پڑھے ان کے لئے وضو لازم نہیں (س)

اگر چار ماہ سے قبل سقط ہونے والے کے بدن کی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو بھی بناء بر احتیاط کے غسل و کفن واجب ہے (ع)

بناء بر مشہور کے (ع) (س) اگر تین غسل دینے کے لئے پانی نہ ہو تو خالص پانی سے غسل دیں اور اگر مزید پانچ جائے تو پیری کے پتوں یا کانور میں سے کسی ایک کے ساتھ غسل دینے میں اختیار ہے اور بناء بر احتیاط واجب اس صورت میں تیمم بھی ضروری ہے (س)

اس صورت میں بناء بر احتیاط واجب ہر ایک کے بدلے خالص پانی سے غسل دیں اور تیمم بھی کرنا نہیں (ع)

صرف ایک تیمم کافی ہے اگرچہ بناء بر احتیاط کے تین تیمم (ہر ایک کے عوض) مستحب ہے اور ان میں سے کسی ایک کی نیت مافی الذمہ کی کرے (ع) (س)

واجب ہے اگر ہنگ حرمت نہ ہوتی ہو (ع) (س) نوٹ: (۱) غسل میت میں جبیرہ نہیں ہے لہذا اگر

مقام اختلاف فتویٰ

صفحہ نمبر
سطر نمبر

اور وضو کرنا ضروری ہے

۲

۸۶

البتہ چار مہینے سے کم

۱۳

۸۹

اور شیعہ اثنا عشری ہو

۲۰

۸۹

اگر اتنا پانی نہ ہو

۱۰

۹۲

اگر پیری کے بچے اور

۱۱

۹۲

کانور میسر نہ ہوں

تین تیمم دیئے جائیں

۱۶

۹۲

جائز ہے

۱۹

۹۲

غسل بغیر جیرہ کے ممکن نہ ہو تو غسل جیرہ کے بجائے تیمم واجب ہے (ع) (س)

(۲) میت کو تیمم اپنے ہاتھ سے کرایا جائے اور اگر ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بھی کرائیں (ع) اگر میت کے ہاتھ سے تیمم ممکن ہو تو میت کے ہاتھ سے بصورت دیگر غسل دینے والا اپنے ہاتھ سے تیمم کرائے (س)

چھ سال سے کم عمر بچہ اگر نماز کو سمجھتا ہو تو اس پر نماز پڑھنا لازم ہے بصورت دیگر برجاہ مطلوبیت پڑھی جا سکتی ہے (ع) جو بچہ نماز کو نہیں سمجھتا اس پر بلوغ سے قبل نماز پڑھنا مشروع نہیں بالغ پر واجب اور غیر بالغ اگر نماز کو سمجھتا ہے تو اس پر مستحب ہے (س)

واجب نہیں بلکہ برجاہ مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع) (س)

اس صورت میں تب قبر کھودنا جائز ہے جب میت تازہ دفن کی گئی ہو اس طرح کہ بدن پاش پاش یا بدبودار ہونے کے باعث میت کی بے حرمتی نہ ہو ورنہ جائز نہیں اور اس صورت میں غسل و کفن ساقط ہو جائے گا اسی طرح اگر بے حرمتی نہ ہو تو ایک جگہ سے قبر سے نکال کر دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا جائز ہے خصوصاً جب کہ اماکن مقدسہ میں لے جا کر دفن کرنا ہو (س)

کفایت کرتا ہے اور وضو واجب نہیں (ع) (س)

نوٹ: واضح رہے کہ اگر زندہ یا مردہ انسان کا (جب کہ

اس میں چھ سال کا بچہ

۱۹

۹۸

نماز پڑھنا واجب ہے

۲۱

۹۸

میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو

۵

۱۰۸

کفایت نہیں کرتا

۱

۱۰۹

تین غسل مکمل نہ ہو چکے ہوں) کوئی حصہ جدا ہو جائے اور

۱۔ وہ حصہ گوشت اور ہڈی پر مشتمل ہو۔

۲۔ وہ حصہ صرف گوشت پر مشتمل ہو اور ہڈی نہ ہو۔

۳۔ وہ حصہ صرف ہڈی ہو گوشت نہ ہو یا برائے نام ہو۔

تو صرف پہلی صورت میں مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو گا دوسری اور تیسری صورت میں نہیں (س) تینوں صورتوں میں غسل واجب نہیں (ع)

صرف نماز والد جو اس نے تا فرمانی کے باعث نہ پڑھی ہو اور قضا کرنا بھی ممکن تھا بڑے لڑکے پر واجب ہے لیکن اگر باپ کی فوتیگی کے وقت بالغ نہ ہو تو بلوغ کے بعد واجب نہ ہوگی (ع)

ہر مرد میت کی ایسی نمازیں جو اس نے کسی عذر (مثلاً "بیاری، جمالت غلطہ اور ایگی یا غفلت وغیرہ) کے باعث نہیں پڑھی ہوں اس کے ولی پر قضا واجب ہے، ولی سے مراد مرد وارث ہے، اگر ایک سے زیادہ وارث ہوں تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا کرنا واجب ہے لیکن ایسی نمازیں جو جان بوجھ کر خفیف قرار دیتے ہوئے بے اعتنائی و ہٹ دھرمی کے باعث ادا یا قضا نہ پڑھی ہوں ان کی قضا وارث پر واجب نہیں، موت کے بعد نابالغ وارث پر بھی بلوغ کے بعد بناء بر احتیاط کے قضا واجب ہے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۱۳	۳	تو اس صورت میں احوط یہ ہے	بلکہ واجب ہے کہ اس کے بعد نماز ظہر کی نیت سے پڑھے اسی طرح اگر عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے سہوا پڑھنے کے بعد یاد آئے تو نیز اس کے بعد مغرب کی نیت سے نماز پڑھے (ع)
۱۱۴	۱۳	بلکہ نماز مستحب میں بھی	مستحبی نماز اگر حالت استہزار میں پڑھی جائے تو قبلہ معتبر ہے لیکن اگر راستہ چلتے یا سواری پر مستحبی نماز پڑھنا ہو تو قبلہ رو ہونا شرط نہیں ہے (ع) (س)
۱۱۵	۱	تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں	واجب نہیں اگرچہ مستحب ہے اور کسی ایک سمت پڑھنا کافی ہے (ع) (س)
۱۱۵	۶	اگر نہ باقی ہو	اگر وقت گزرنے کے بعد ظاہر ہو تو قضاء واجب نہیں (س)
۱۱۶	۱	بنا براحوط	یہ احتیاط واجب نہیں (ع)
۱۱۸	۱۴	یہی حکم بواسیر کے خون	داخلی بواسیر، داخلی زخم اور داخلی پھوڑے کا خون معاف نہیں بلکہ ظاہری بواسیر کا خون بھی بنا بر احتیاط واجب معاف نہیں (س)
۱۱۸	۲۰	پالنے والی عورت	ہر عورت نہیں بلکہ صرف بچہ پالنے والی ماں (س)
۱۱۹	۱	احوط یہ ہے	بلکہ واجب یہی ہے (س)
۱۲۰	۱۳	واجبات نماز گیارہ	قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع کو ایک ہی واجب شمار کیا جاتا ہے جب کہ گیارہوں واجب ذکر ہے جیسے رکوع و سجود کے دوران اور تیسری و چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے عوض (ع) (س)
۱۲۰	۱۳	کی یا زیادتی	رکن کی کمی خواہ سہوا "ہو یا عمدا" اور زیادتی اگر عمدا " ہو تو مبطل ہے لیکن رکن کی زیادتی (رکوع و سجود کے علاوہ) اگر سہوا " ہو تو اس تامل سے (ع) (س)

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۲۳	۲۰	اسکے بعد ایک مرتبہ استغفر اللہ	یہ مستحب ہے (ع) (س)
۱۲۳	۱۱	سورتوں کا جزو ہے	جزئیت معلوم نہیں لہذا بسم اللہ کو جزئیت کی نیت سے نہ پڑھے اگرچہ تعین سورۃ کیلئے پڑھنا واجب ہے (ع) (س)
۱۳۱	۷	قنوت سنت ہے	سوائے نماز شفع کے کہ اس میں قنوت بر جائے مطلوبیت پڑھنا چاہیے (ع) (س)
۱۳۶	۱۲	اس طرح منحرف ہونا	اگر عذر یا جبر کے باعث قبلہ کے دائیں یا بائیں جانب تک بلکہ پشت قبلہ کی صورت میں بھی اگر نماز کا وقت گذر چکا ہے یا نماز کا وقت اتنا تک ہو کہ ایک رکعت بھی وقت میں نہ پڑھ سکے تو نماز صحیح ہو گئی (ع) (س)
۱۵۰	۱	سجدے سے سر اٹھانے	بلکہ دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) بلکہ دوسرے سجدے میں ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۳	یا دو رکعت بیٹھ کر	بیٹھ کر نہیں بلکہ بناء بر احتیاط واجب کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے (ع) (س)
۱۵۰	۶	احتیاط "اعادہ بھی	لازم نہیں (ع) (س)
۱۵۰	۱۱	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدے میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۳	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۱۵	اکمال سجدتین کے بعد	دوسرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد (ع) دوسرے سجدہ کا ذکر واجب پڑھنے کے بعد (س)
۱۵۰	۷۶	چوتھی اور پانچویں	ان چار صورتوں میں مذکورہ احتیاط کے ساتھ نماز تمام کرنے کے بعد بناء بر اولی نئے سرے سے نماز پڑھے (ع)

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

ان چار صورتوں میں نماز کو تمام کرنے کے بجائے نئے سرے سے پڑھے (س)

نماز احتیاط کی نیت زبان سے ادا کرنا مثل نماز ہے (ع) (س)

یہ احتیاط واجب ہے (ع) (س)

بلکہ اس صورت میں نماز احتیاط کو مقدم کرے (ع) (س)

بلکہ یوں پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَسْلَمَ عَلَیْکَ اَیُّهَا لَیْسَیْ وَرَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (ع) دونوں میں سے جسے چاہے پڑھ سکتا ہے اور تشہد نماز کی طرح پڑھے (س)

یہ احتیاط لازم نہیں (ع) (س)

مع امام کے کل پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے (ع) (س)

نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح ہے اگرچہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔ نیز پہلی رکعت میں رکوع سے قبل اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت بھی مستحب ہے (ع) (س)

آیات کے وقت اگر عورت حالت حیض یا نفاس میں ہو تو اس پر نماز ادا یا قضاء واجب نہیں ہے (س)

بنا بر احتیاط واجب (ع) (س)

یہ احتیاط واجب ہے (ع)

بلکہ قضا کی نیت کرے اگر وقت میں فوراً نہ پڑھے (س)

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ
۱۵۱	۹۸	رکعت
۱۵۳	۹	دل میں نیت
۱۵۴	۱۲	احتیاط بہتر ہے
۱۵۵	۱	تواختیار ہے جسے چاہے
۱۵۵	۶	اور پڑھے
۱۵۶	۲	احوط ہے
۱۵۶	۹	سات یا پانچ
۱۵۶	۱۳	پہلی رکعت میں
۱۵۷	۱۱	نماز آیات
۱۵۷	۱۲	یا زلزلہ
۱۵۷	۱۵	بلکہ احوط یہ ہے
۱۵۷	۲۱	ادا کرنے کی نیت

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

صفحہ نمبر
مقام اختلاف فتویٰ

اس صورت میں صرف بِسْمِ اللّٰهِ پر اکتفا نہ کرے بلکہ بِسْمِ اللّٰهِ کے ساتھ معین صورت کا کچھ دیگر حصہ بھی ملا کر پڑھے اور سورۃ توحید پڑھنے کی صورت میں یوں پانچ حصے بنا کر پڑھے (۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ (۲) اللّٰهُ الصَّمَدُ (۳) لَمْ یَلِدْ (۴) وَلَمْ یُولَدْ (۵) وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (ع) (س)

۲۳ ۱۵۸

نماز والدین

۶ ۱۵۹

باپ کی ایسی نمازیں اور روزے جو انہوں نے کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں اور قضا کرنے پر قدرت رکھتے تھے بڑے لڑکے پر قضا واجب ہے بشرطیکہ والد کی وفات کے وقت نابالغ، مجنون، کافر یا ان کا قاتل نہ ہو ورنہ قضا واجب نہ ہوگی (ع) والدین بلکہ ہر میت کی نماز اور روزے جو کسی عذر کی بنا پر ادا نہ کئے ہوں یا غفلت کے باعث مردوں (وارث) پر قضا واجب ہے بشرطیکہ میت نے لاپرواہی اور بناوٹ کے باعث قضا کرنے میں کوتاہی نہ کی ہو۔ ولی سے مراد ہر وارث مرد ہے اگر وارث مرد ایک سے زیادہ ہو تو سب پر واجب کفائی کے طور پر قضا لازم ہے (س)

اس ترتیب سے بجالاتا
واجب ہے

۸ ۱۶۱

قضا نمازوں میں ترتیب واجب نہیں مگر وہ نمازیں جو اصل میں بالترتیب ہیں جسے ظہرین سے پہلے ظہر پڑھے بعد میں عصر یا جیسے مغربین سے پہلے مغرب پڑھے بعد میں عشاء اور ترتیب حاصل کرنے کا جو طریقہ صفحہ ۱۶۱ سے صفحہ ۱۶۳ سطر تک بیان کیا گیا ہے غیر ضروری ہے (ع) (س)

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ	مقام اختلاف فتویٰ	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
یہ اقویٰ نہیں ہے (ع) (س)	اگرچہ اقویٰ ہے	۳	۱۲
اگر کوئی اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں یا اول وقت سفر میں ہو اور آخر وقت حضر میں تو ایسی صورت میں آخر وقت کی اپنی شرعی تکلیف کے مطابق عمل کرے (ع) (س)	تواضع یہ ہے	۶	۱۲
اس طرح احتیاط غلط ہے جہاں تک ممکن ہو اصل مقدار مسافت معلوم کر کے اس پر عمل کرے اور شک کی صورت میں نماز پوری پڑھنا چاہیے (۱۲)	احتیاط "۲۸ میل	۱۳	۱۲
چھ مہینے کی کوئی قید نہیں، وطن کی تین قسمیں ہیں (۱) جہاں ماں باپ رہتے ہوں اور وہ بھی ان کے ساتھ رہتا ہو (۲) خود کسی شہر میں ہمیشہ رہنے کی نیت سے رہائش اختیار کر لینی ہو (۳) جائے عمل ہو اس طرح کہ ہر روز یا ہفتہ میں اکثر ایام وہاں جاتا ہو یا یہ کہ اپنے کام (ذیوی، تعلیم) وغیرہ کی غرض سے وہاں کچھ مدت کے لئے رہتا پڑے اس طرح کہ اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو وہ اسی جگہ پر مقیم رہے جیسے وہاں کے لوگ رہتے ہیں (ع) (س)	چھ مہینے تک	۱۲	۱۲
ضروری نہیں (ع) (س)	(۱) "ایک مہینہ" قیام	۳	۱۲
پہلے یا دوسرے سفر کی کوئی قید نہیں اور نہ احتیاط ضروری ہے (ع) (س)	پہلے سفر میں نماز قصر	۸	۱۲
بلکہ شرکوفہ (س)	تیسرے مسجد کو ذہ	۹	۱۵
یعنی جتنی مقدار بقہ شریفہ کے نیچے آتی ہے صرف اسی حد تک (ع) (س)	چوتھے جائیداد شدہ	۹	۱۵

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

جس پر حد شرعی جاری کی گئی ہو اگرچہ اس نے بعد میں توبہ بھی کر لی ہو کے پیچھے نماز جماعت جائز نہیں (ع) (س)

آخری یا درمیانی میں فاصلہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں اور یہ احوط لازم نہیں (ع) (س)

لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)

لازم نہیں لیکن اس کے بعد نماز کو فرادی کی نیت سے پڑھے (س)

بلکہ ضروری ہے کہ بغیر عذر کے جماعت سے فرادی نہ ہو (ع)

ایسا نیکہ گلوانا جائز ہے جو عضلات (گوشت) میں ہو البتہ رگ میں گلوانے سے پرہیز کرے کہ جس کا اثر معدہ تک ہو اور آنکھ، کان یا ناک میں دو اڈالنا جائز ہے۔ اگرچہ اس کا اثر حلق میں بھی محسوس ہو (ع) (س)

یہ احتیاط مستحب ہے (ع) (س)

یہ احتیاط واجب نہیں (ع) (س)

اگر غسل کرنے کے قصد سے سوئے تو جتنی بار ہو کفارہ واجب نہ ہو گا مگر یہ کہ غسل کرنے سے منصرف ہو کر سوئے (س)

لازم نہیں (س)

لیکن اگر جماعت یا کثیر تعداد میں لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان میں بھی کم از کم دو عادل شخص

مقام اختلاف فتویٰ

صفحہ نمبر
سطر نمبر

حد شرعی ۷ ۱۸۲

ترک فاصلہ احوط ہے ۱۵ ۱۸۲

دوبارہ پڑھے ۱۳ ۱۸۳

دوبارہ پڑھے ۱۵ ۱۸۳

احتیاط کے خلاف ہے ۸ ۱۸۵

غیر معمولی طرز سے ہو ۹ ۱۹۱

تو احوط یہ ہے ۱۷ ۱۹۱

احوط و جوبلی ۱۲ ۱۹۲

کفارہ بھی دے ۲ ۱۹۳

تو احوط (وجوب) بلکہ اتوبی ۳ ۱۹۶

دو عادل گواہی دیں ۹ ۱۹۷

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۱۹۷	۱۳	(۵) مجتہد جامع الشرائط کا حکم	موجود ہوں جو کوشش کے باوجود چاند نہ دیکھ پائیں اور مطلع بھی صاف ہو تو ایسی صورت میں صرف دو عادل گواہوں کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی (ع)
۱۹۷	۱۶	افق ایک ہو	یہ بعد زائے ثبوت ہلال کے لئے کافی نہیں (ع) (س)
			افق ایک ہو یا یہ کہ جس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے وہ مشرق کی طرف واقع ہو پس جملہ شہر جو مغرب کی طرف واقع ہوں گے کے لئے بھی ثابت ہوگا (س)
۲۰۳	۱	موجب نکالنے کے بعد	جملہ مصارف زراعت بشمول موجب شاہی کا استثنا جائز نہیں (ع) (س)
۲۰۳	۳	زکوٰۃ وصول کرنے والے	بشرطیکہ نبی "امام" یا ان کے نائب خاص کی طرف سے معین ہوں (س) نبی "امام" انکے نائب خاص / عام یا حاکم شرعی کی طرف سے معین ہوں (ع)
۲۰۳	۴	یعنی وہ کفار	یا ایسے مسلمان کہ جن کا ایمان ضعیف ہو اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ممکن ہے کہ وہ راہ حق پر آجائیں (ع)
			صرف ضعیف العقیدہ مسلمان (س)
۲۰۳	۵	ساقیوں امور خیرہ	جن سے عام لوگ استفادہ کریں لہذا حاجی، زوار، یا نکاح وغیرہ جیسے امور میں صرف نہ کریں (س) عمومی نوعیت کے امور خیرہ میں اور وہ بھی بناء بر احتیاط واجب حاکم شرعی کی اجازت سے صرف کریں (ع)
۲۰۳	۹	مجتہد جامع الشرائط	لازم نہیں تاہم اگر بحیثیت وکیل کے ایسا کیا جائے تو بری اللہمہ ہو سکتا ہے (س)
۲۰۳		استحب زکوٰۃ	مذکورہ امور میں زکوٰۃ کا استحباب ثابت نہیں لیکن صدقہ عامہ کی نیت سے استحباب میں کوئی اشکال نہیں (س)

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۲۰۳	۵	(۲) دوسرے مال	مال تجارت میں بیعہ برہا حیات کے زکوٰۃ واجب ہے (ع)
۲۰۶	۷	تجارت میں فحش نہ ہوگا	بلکہ بیعہ برہا حیات کے حد یا کسی بھی دوسرے طریقہ سے زمین حاصل کرنے میں فحش و بنا واجب ہے (ع) (س)
۲۰۷	۵	آمدنی و منافع تجارت	آمدنی سے مراد ہر قسم کی آمدنی خواہ تجارت، صنعت، زراعت، ایجاد، سیاحت، عہد، وصیت، نماز وقف، مہر، عوض طلع و مبارات، غیر محسوب میراث وغیرہ سے ہو البتہ قریبی رشتہ دار کی میراث پر نہ ہے (س) قریبی رشتہ دار کے علاوہ مہر، عوض طلع و مبارات اور زکوٰۃ و فحش کے عنوان سے حاصل شدہ مال پر بھی فحش نہیں (ع)
۲۰۸	۱۳	غیر امام کا سہم	سہم سادات بھی حاکم شرع کی اجازت کے بغیر از خود نہیں دیا جاسکتا تاہم میری طرف سے مومنین کو اجازت عام ہے کہ وہ سہم سادات مستحقین کو اپنے علاقہ میں خود دے سکتے ہیں (س)
۲۱۰		بیسواں باب بیان حج	چونکہ کتاب تحفۃ العوام حج پر ہمراہ نہیں لے جالی سکتی لہذا احکام حج سے متعلق علیحدہ رسالہ مناسک حج ملاحظہ فرمائیں (ع) (س)
۲۶۰	۱۰	مقدار مہر کی تعیین ہو	مقدار مہر کا محلی طور پر ذکر کرنا عقد دائمی میں شرط صحت نہیں لہذا ذکر نہ کرنے کی صورت میں عقد صحیح اور مہر مثل (یعنی اتنی مقدار کہ ہو عام طور پر اس علاقہ میں اس حیثیت کے لوگوں میں رائج ہے) بنا ہوا لگا البتہ عقد غیر دائمی (مٹھ) میں مہر محلی اور مدت تعیین کا

حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ

مقام اختلاف فتویٰ

صفحہ نمبر

ذکر شرط صحت ہے (ع) (س)

باکہ لڑکی کے لئے باپ یا دادا کی اجازت ضروری ہے اگرچہ بنا بر احتیاط واجب وہ لڑکی باپ دادا سے علیحدہ مستقل طور پر زندگی بسر کر رہی ہو مگر یہ کہ وہ شرعاً و عرفاً "کفو" کے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہ ہوں یا اس کے امور زوانج میں دخالت کرنے سے باز رہیں یا یہ کہ اجازت کی اہلیت ہی نہ رکھتے ہوں مثلاً "دیوانے ہوں یا غائب ہوں اور ان سے اجازت مشکل ہو اور اس باکہ لڑکی کے لئے شادی کرنا ضروری ہو یا لڑکی باکہ نہ ہو یعنی مطلقہ یا بیوہ ہو البتہ باپ یا پدری اجداد کے علاوہ دیگر رشتہ دار افراد مثلاً "ماں، بھائی، چچا، ماموں اور

باپ کی اجازت

۱۳

۳۶۰

مادری اجداد سے اجازت کی ضرورت نہیں (ع) (س)

بشرط امکان بنا بر احتیاط واجب بصورت دیگر اپنی زبان میں بھی بقصد انشاء ماضی کے صحیحہ پڑھ کر عقد کر سکتے ہیں اگرچہ وکیل کے ذریعہ ممکن ہو (ع)

صحیحہ عربی زبان میں

۲

۳۱۱

بنا بر احتیاط واجب زنا کرنے والی مشہور عورتیں یا ایسی عورت جس سے انسان نے خود زنا کیا ہو (بشرطیکہ شوہر دار یا عدت میں نہ ہو) تو اس کے توبہ کرنے سے پہلے نکاح دائمی یا متعہ کرنا جائز نہیں نیز بنا بر احتیاط واجب ایک حیض یا استبراء بجلی لازم ہے (ع)

اور بازاری عورت

۵

۳۶۵

شک کی صورت میں (ع)

یا یہ کہ

۸

۳۶۸

بنا بر احتیاط واجب (ع)

طلاق رجعی

۱

۳۶۹

بنا بر احتیاط واجب ہے (ع)

دونوں خواہ کس عمر کے ہوں

۱۱

۳۶۹

صفحہ نمبر	سطر نمبر	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ: بیان اختلاف فتویٰ
۲۶۹	۱۳	وہ حرام ہو جائیگی	حرام نہیں ہوگی (ع)
۲۶۹	۱۴	عقد ہونے سے قبل	بناء براعتیاط واجب یا عقد کے بعد دخول سے پہلے لیکن عقد اور دخول کے بعد حرام نہ ہوگی (ع)
۲۷۰	۱۳	بناء براحوط ناجائز ہے	جائز ہے مگر یہ کہ اس کے گمراہ ہونے کا اندیشہ ہو (ع)
۳۰۴	۲	جائداد سے حصہ نہ پائیگی	خواہ اُس کی اولاد ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں زمین سے وراثت کی حقدار نہ ہوگی خواہ زمین نکلی ہو، کمرشل ہو، یا زراعتی البتہ جو چیزیں موت کے وقت اس زمین میں ثابت ہوں گی مثلاً عمارت، زراعت، درخت، مشینری وغیرہ ان کی قیمت سے وراثت پائے گی (ع) (س)

تعقیبات نماز پنجگانہ

مؤلف: الحاج آغا ثار احمد مرحوم
(بانی ادارہ افتخار بک ڈپو)

نماز پنجگانہ کے بعد تلاوت کیلئے انتہائی زود اثر
اور مجرب دُعاؤں کا انتخاب



ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

تحفہ نمازِ حنفریہ جدید

مع حواشی جدید
مطابق فتاویٰ

الحاج آقائے سید علی حسینی سیستانی مجتہد
الحاج آقائے سید محمد سعید الحکیم مجتہد

مرتبہ الحاج مولانا سید زوار حسین ہمدانی (مرحوم)



ناشر:

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

از جناب مولینا و مقتدانا سید محمد جعفر صاحب قلمیہ

دینی مسائل، اعمال اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل بہت سی مفید کتابیں اردو زبان میں لکھی گئیں اور ایک حد تک متداول و مقبول بھی رہیں لیکن جو پائیدار مقبولیت اور برقرار شہرت کتاب ”تحفۃ العوام“ نے حاصل کی وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔

خدا جانے کہ کتاب مذکورہ ابتداءً حاجی حسن علی علی اللہ مقامہ نے کس خلوص کامل، کس جذبہ اخلاص اور کس سچی لگن سے کیسی مبارک اور نیک ساعت میں لکھی تھی کہ دنیا شہیت نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا نہ کوئی گھر اس سے خالی رہا نہ کوئی شخص اس سے ناواقف رہا۔ قرآن کریم کے ساتھ اس کتاب کا بھی ہر گھر میں موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا رہا اور قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا بھی بچوں اور بچوں کو پڑھانا معمول رہا۔ جیسی یہ کتاب مقبول عام ہوئی کوئی کتاب ایسی مقبول نہیں ہوئی۔

اس قبولیت بے مثال کا سبب ایک مؤلف مرحوم کا خلوص اور دوسری طرف اس کتاب کی ہمہ گیر افادیت ہے۔ حاجتمندوں کی جو زیادہ سے زیادہ ضرورتیں اس ایک کتاب سے پوری ہو جاتی ہیں وہ اس کتاب کے سوا کسی ایک کتاب سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ مختلف اور متعدد کتابیں درکار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی مقبولیت عام اور شہرت عام ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ وقت کے بدلنے ہوئے تقاضے سے اور بہت سی مفید اور کارآمد چیزوں کے اضافہ سے اگرچہ کتاب کا ڈھانچہ بہت کچھ بدل گیا اور بدل یا تھملا ہوتے ہوتے یہ کتاب کچھ سے کچھ ہوتی چلی گئی مگر نام

اس کا برقرار اور پائیدار رہا۔

”جدید تحفۃ العوام مقبول جو اس وقت میرے پیش نظر ہے وسعت مضامین کے اعتباراً سے ایک بیش بہا دینی ذخیرہ اور شرعی خزینہ ہے جو عوام ہی کے لیے نہیں بلکہ خواص کے لیے بھی از بس مفید اور کارآمد ہے اب تو اس کتاب کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اگر اس کتاب کا نام بدل دینا کوئی پسندیدہ اقدام ہوتا تو تحفۃ العوام کے بجائے اس کو تحفۃ انجمن سے موسوم کیا جاتا۔

لائق صدر ارحمین آفرین اور مستحق اجر ثمنین ہیں جناب عمدة الاحباب زبارة اولی الالباب نخبة الافاضل و قدوة الامثال مولوی السید منظور حسین صاحب قبلہ دام ظلہ جنہوں نے اپنی محنت شاقہ اور صلاحیت فائقہ سے اس کتاب کو پہلے سے بھی کمین زیادہ جامع الکتب بنا دیا جس کا آغاز اصول دین سے جن کا ماخذ کتاب اللہ ہے قرار دیا۔

اس طرح اس کتاب سے اللہ کا معجزہ اور مولانا کی کرامت دونوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ ابتداء میں یہ کتاب ہلال تاباں تھی استہائیں مولانا الموصوف کے دم سے بدر درخششاں ہو گئی پھر اس چاند کو مولانا نے اور چار چاند لگائے جبکہ چار علماء اعلام اور مجتہدین عظام کے ارشادات عالیہ کو بھی شامل کر دیا۔ نثر کتاب کو پہلے ہی جناب سید العلماء علی نقی النقیوی دام ظلہ کے ارشادات میں ڈھال دیا تھا اس طرح یہ کتاب بہ صورت اور بہ معنی نچھتی ہو گئی۔ خداوند عالم مولانا الموصوف کو اجر جزیل اور عمر طویل عطا کرے تاکہ ان سے ایسے کرامات کا ظہور ہوتا رہے اور قوم و ملت کو اس گنجینہ جواہر سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آخریں ان تمام حضرات کے لیے صمیم قلب سے دُعا گو ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خصوصاً قوم کے اسم باسمی سرمایہ افتخار آغا افتخار حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہ خداوند عالم اس جوان ہمت اور جوان سال کو خیر و برکت کیساتھ طول حیات کرامت فرمائے جو دینی اور ایمانی سرمایہ کی نشر و اشاعت کیلئے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

السید محمد جعفر عفی عنہ بقلمہ (شہید)

خطیب جامع شیعہ کرشن نگر لاہور

توثیق

از عالیجناب صدر المفسرین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب نقوی
مجتہد العصر مدظلہ العالی لکھنؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ کتاب مستطاب تحفۃ العوام اول سے آخر تک میری نظر سے گزری ہے اور میں نے مسائل و اعیہ و اعمال سب کو پوری ذمہ داری کے ساتھ جانچ کر محل اختلاف میں حواشی تحریر کر دیئے ہیں۔ اب مومنین اس کتاب پر ان حواشی کے پیش نظر رکھنے کے ساتھ عمل کرنے کے لئے مجاز ہیں اور عمل کرنا اس کتاب پر بلا اشکال جائز اور صحیح ہے۔
دستخط (علی نقی النقوی عنہ)

اس حقیر نے علامہ موصوف مدظلہ العالی کے حواشی کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید تحفۃ العوام کو ترتیب دیا ہے اور ان مطالب کو جزو متن بنا دیا ہے۔ اگر کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو تو سہوا ہوگی۔ لہذا قابل معفو۔

حررہ الاحقر۔ منظور حسین نقوی عنہ

پیش نماز و خطیب جامع مسجد
علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی رحلت فرما چکے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے ایصالِ ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ کی استغاثہ ہے۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۷	پانچواں باب - مطہرات (اول) آبِ رواں	۳	تقریب
۳۸	(۲) آبِ پاراں (۳) آبِ چاہ	۵	توشیح
۳۹	احکام چاہ	۶	فہرست مضامین
۵۰	(۴) احکام راکد (بقدر کمر)	۱۷	مسائل حج
۵۱	(۵) آبِ راکد (طہرا ہوا پانی جو گرتے کم ہو)	۱۷	دیباچہ
۵۱	(دوم) زمین (سوم) آفتاب	۱۸	مشکل الفاظ کے معنی نظر ثانی و تصحیح و ترتیب
۵۲	(چہارم) استحالہ و انقلاب (پنجم) انتقال	۲۰	حواشی مطابق فتاویٰ جدید
۵۳	(ششم) اسلام (ہفتم) تبعیت	۲۹	کتاب المسائل والاحکام
۵۳	(ہشتم) غیبت (نہم) استبراء	۳۱	پہلا باب - اصول دین
۵۴	(دہم) ذبیحہ کا خون (یازدہم) غسل کا اجزا ہونا	۳۲	توحید - صفاتِ ثبوتیہ
۵۴	(دوازدہم) زوال عین نجاست - احکام طہارت	۳۳	عدل
۵۸	احکام طرف طلاء و نقرہ	۳۴	نبوت
۵۹	چھٹا باب تہذیب بیت الخلاء - واجب امور	۳۵	امامت
۶۰	حرام امور - مستحب امور	۳۷	قیامت (معاد)
۶۱	مکروہ امور	۳۸	دوسرا باب - تقلید
۶۲	چند متعلقہ مسائل	۳۹	تیسرا باب - خروج دین
	ساتواں باب :	۴۱	چوتھا باب - نجاست
۶۳	بیان وضو - حقیقت وضو - شرائط وضو	۴۱	(اول دوم) پیشاب و پانچانہ
۶۵	مستحبات وضو	۴۲	(سوم) منی (چہارم) خون (پنجم) مردہ
۶۶	مکروہات وضو	۴۳	(ششم) ہنقہ (گناہ سور) (ہشتم) کافر
۶۷	نواقض وضو - غایات وضو واجب	۴۴	(نہم) شراب (دہم) فقاع (یازدہم) پسینہ
۶۸	غایات وضو مستحب	۴۵	ثبوت نجاست - احکام نجاست
۶۹	چند ضروری مسائل	۴۶	بحالت نماز نجاست کی معافی

۹۳	شرائط کفن کیفیت کفن	۷۰	احکام جیره
۹۵	مستحبات کفن	۷۱	آشواں باب: بیان تیمم بوجبات تیمم
۹۶	مکروہات کفن - جردینین ترکیب کفن	۷۱	اشیائے تیمم
۹۷	مشایعت جنازه	۷۲	ترکیب تیمم
۹۸	نماز میت	۷۳	احکام تیمم
۱۰۱	دفن میت	۷۳	فواں باب: بیان غسل - اقسام غسل واجب
۱۰۲	تلقین مرد	۷۴	اسباب جنابت
۱۰۳	تلقین عورت	۷۶	محرّمات جنب - مکروہات جنب
۱۰۴	احکام بعد تلقین	۷۷	طریقہ غسل جنابت
۱۰۷	بنش قبر	۷۸	مستحبات غسل جنابت
۱۰۸	نماز بدیعت میت - غسل مس میت	۷۸	چند متعلقہ مسائل غسل
۱۰۹	بارھواں باب: نماز	۷۹	دھواں باب: غسل حیض و نفاس استحاضہ
۱۰۹	اہمیت ثواب نماز	۷۹	علامات و شرائط حیض
۱۱۰	عذاب ترک نماز - واجب نمازین	۸۰	اقام حائض
۱۱۱	سستی نمازین - مقدمات نماز	۸۳	احکام حائض
۱۱۲	اوقات نماز پنجگانہ	۸۴	بیان نفاس
۱۱۳	شناخت قبلہ	۸۵	بیان استحاضہ
۱۱۵	مکان (جگہ) نماز	۸۶	چند مسائل
۱۱۷	لباس نماز	۸۷	گیارہواں باب: بیان غسل میت و دیگر
۱۱۸	طہارت لباس و جسم	۸۷	احکام میت - آفتاب
۱۱۹	اذان و اقامت	۸۸	ولی میت
۱۲۰	واجبات نماز	۸۹	احکام غسل میت
۱۲۱	نیت - تکبیر الاحرام	۸۹	شرائط غسل دہندہ
۱۲۲	قیام	۹۰	کیفیت غسل میت
۱۲۳	قرأت (سورتوں کا پڑھنا)	۹۱	مستحبات غسل میت
۱۲۶	رکوع	۹۲	مکروہات غسل میت - چند مسائل
۱۲۷	سجود	۹۳	حیوط میت کفن میت

۱۶۷	نماز شب (تجدد)	۱۲۹	تشہد
۱۷۱	نماز جناب رسول خدا صلعم	۱۳۰	سلام - ترتیب
۱۷۲	نماز جناب امیرالمومنین	۱۳۱	موالات - قنوت - مختصر ترکیب نماز
۱۷۲	نماز جناب فاطمہ الزہراء	۱۳۳	تعقیبات نماز
۱۷۳	نماز دیگر - نماز جناب جعفر طیار	۱۳۴	تعقیبات مشترکہ
۱۷۴	نماز جناب سلمان فارسی	۱۳۸	تعقیب نماز صبح
۱۷۵	نماز اعرابی	۱۳۹	دعائے صبح
۱۷۶	نماز شکر	۱۴۲	تعقیب نماز ظہر
۱۷۷	نماز مغفرت - نماز توبہ	۱۴۳	تعقیب نماز عصر
۱۷۸	نماز رد مظالم	۱۴۴	تعقیب نماز مغرب - تعقیب نماز عشاء
۱۷۹	نماز غفیلہ - نماز مغفرت والدین	۱۴۵	سجدہ شکر
۱۸۰	سولہواں باب : نماز جماعت کا بیان	۱۴۶	تیرہواں باب : دیگر امور متعلقہ نماز
۱۸۰	نماز جماعت کی فضیلت	۱۴۶	مبطلات نماز
۱۸۱	شرائط امام جماعت	۱۴۸	مکروہات نماز - شکایات نماز - شکا افعال
۱۸۲	شرائط جماعت	۱۴۹	شک رکعات
۱۸۳	احکام جماعت	۱۵۱	غیر معتبر شک
۱۸۵	چند مسائل	۱۵۳	ترکیب نماز احتیاط - احکام ظن
۱۸۷	سترہواں باب : بیان روزہ	۱۵۴	احکام سجدہ سو
۱۸۷	تعریف روزہ - اقسام روزہ	۱۵۵	ترکیب سجدہ سو
۱۸۹	شرائط صحت روزہ	۱۵۵	چودھواں باب : بقیہ واجب نمازیں
۱۹۰	نیت روزہ	"	نماز جمعہ
۱۹۱	مبطلات روزہ	۱۵۷	نذر عمد وغیرہ سے واجب شدہ نمازیں - نماز آیات
۱۹۲	امور واجب قضا	۱۵۹	نماز والدین
۱۹۵	آداب روزہ	۱۶۰	نماز اجارہ - نماز قضا
۱۹۵	مکروہات روزہ	۱۶۲	شرائط نماز قصر
۱۹۶	چند مسائل	۱۶۵	دیگر احکام سفر
۱۹۷	ثبوت رویت ہلال	۱۶۶	پندرہواں باب : بعض سنتی نمازوں کا بیان نوافل یومیہ

۲۳۰	نماز طواف	۱۹۸	اٹھارھواں باب : بیان زکوٰۃ
۲۳۲	سعی کے احکام	۱۹۸	ثواب زکوٰۃ و عذاب ترک زکوٰۃ
۲۳۳	تقصیر کا بیان	۱۹۸	شرائط وجوب زکوٰۃ
۲۳۶	احکام حج تمتع - عرفات میں وقوف	۱۹۹	اشیائے زکوٰۃ - بیان نصاب سونا
۲۳۸	مشعر الحرام میں وقوف	۲۰۰	چاندی
۲۴۰	واجبات منیٰ	۲۰۱	گوسفند کے نصاب پانچ ہیں
۲۴۱	امر اول - واجبات رمی الجمرات	۲۰۱	اونٹ کے نصاب بارہ
۲۴۲	(امر دوم) مسئلہ نمراتنا مسئلہ نمرات	۲۰۱	گائے کے نصاب دو ہیں
۲۴۳	(امر سوم) واجبات منیٰ (حلق یا تقصیر)	۲۰۲	گیہوں، بچو، مویر، خرے کے نصاب
۲۴۵	ادائے مناسک منیٰ کے بعد واجبات	۲۰۳	مصرف زکوٰۃ
۲۴۶	منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام	۲۰۴	مستحب زکوٰۃ
۲۴۷	تین حجروں پر سنگریزے مارنے کے احکام	۲۰۴	انیسواں باب : بیان خمس ثواب خمس
۲۴۹	اکیسواں باب : بیان حجاب	۲۰۵	اشیائے خمس
۲۵۱	کتاب المعاشرت المعاملات	۲۰۶	شرائط خمس
۲۵۲	بانیسواں باب : تہذیب زندگی	۲۰۸	مصرف خمس
۲۵۲	فضیلت علم	۲۰۹	بیان صدقات
۲۵۳	بعض گناہان کبیرہ - زنا	۲۱۰	بیسواں باب : بیان حج، وجوب حج
۲۵۴	اعلام وغیرہ - سود	۲۱۱	شرائط وجوب حج
۲۵۵	چھوٹ - شراب	۲۱۲	مسئلہ شرائط صحت حج - اقسام حج
۲۵۶	جوار - گانا - بجانا	۲۱۳	افعال عمرہ تمتع، اعمال حج تمتع
۲۵۷	غیبت (جعلی)	۲۱۴	بیان مواقیت
۲۵۸	حسد و تکبر - قطع رحم	۲۱۵	میقات مسجد شجرہ - وادی عقیق - بللم حجف
۲۵۹	عقد نکاح کا بیان	۲۱۶	واجبات احرام
۲۶۰	احکام نکاح	۲۱۷	محرمات احرام اور ان کا کفارہ
۲۶۱	خطبہ نکاح	۲۲۵	واجبات طواف
۲۶۲	صیغہ نکاح	۲۲۶	شرائط
۲۶۵	عقد تمتع - صیغہ تمتع	۲۲۸	واجبات جو طواف میں شامل ہیں

۳۰۲	قرض	۲۶۶	حرام عورتیں
۳۰۳	چوبیسواں باب : میراث	۲۷۰	اعمال بندگانکاح
۳۰۴	موایع ارث	۲۷۲	حقوق زوجہ و شوہر
۳۰۵	سہام و فرض کا بیان	۲۷۴	اعمال طلب اولاد
۳۰۶	تقسیم وراثت - زمان - باپ	۲۷۵	اعمال وقت حمل و آسانی وضع حمل
۳۰۷	اولاد	۲۷۶	اعمال بعد ولادت
۳۰۸	حبوہ - بھائی - بہن	۲۷۷	عقیقہ
۳۰۹	جد و جدہ - چچا اور بھوپھی	۲۷۹	ختمہ، اعمال رضاع مولود و متقی فرزند
۳۱۰	ناموں اور خالہ - سہیلی و ارث زوجیت	۲۸۰	طلاق کا بیان
۳۱۱	کتاب الادعیہ و الاعمال مشہورہ	۲۸۳	عدہ طلاق و وفات
۳۱۲	بچیسواں باب : ثواب تلاوت قرآن مجید	۲۸۴	ظہار کا بیان
۳۱۳	آداب تلاوت قرآن	۲۸۵	امور خانہ داری
۳۱۳	بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص	۲۸۶	پرورش جانور - کھانا پینا
۳۱۶	بعض آیات و اسماء الہی کے فوائد	۲۸۸	لباس
۳۱۸	سجدہ قرآن	۲۸۹	انگشتری
۳۱۹	بیان استخارہ	۲۹۰	خوشبو و سرمہ کنگھی و آئینہ
۳۲۱	استخارہ سجادہ	۲۹۱	حجامت و ناخن تراشی
۳۲۲	سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم	۲۹۲	مسواک و مسندی
۳۲۳	(۱) سورہ مبارکہ یسین	۲۹۳	بیان ذبح و شکار - حلال جانور - حرام جانور
۳۲۶	(۲) سورہ مبارکہ الفتح	۲۹۴	مکروہ جانور
۳۲۹	(۳) سورہ مبارکہ الرحمن	۲۹۵	حرام و مکروہ اشیا - احکام ذبح
۳۳۱	(۴) سورہ مبارکہ الواقعة	۲۹۷	احکام شکار
۳۳۲	(۵) سورہ مبارکہ الملک	۲۹۸	تیسواں باب : احکام خرید و فروخت
۳۳۵	(۶) سورہ مبارکہ المزمل	۲۹۸	آداب و مستحبات تجارت - مکروہ پیشہ
۳۳۶	(۷) سورہ مبارکہ العصر	۲۹۹	حرام معایب
۳۳۷	(۸) سورہ مبارکہ النبا	۳۰۰	بیع و شرا - بائع و مشتری کے شرائط
۳۳۸	(۹) سورہ مبارکہ الجمعہ	۳۰۱	زہن (گروہ)

۴۳۱	پیر منگل - بدھ - جمعرات	۴۳۹	(۱۰) سورہ مبارکہ المنافقون
۴۳۲	ادعیہ آیام ہفتہ: دعائے یکشنبہ (الوار)	۴۴۰	(۱۱) آیتہ الکرسی
۴۳۳	دعائے دو شنبہ (پیر)	۴۴۱	ادعیہ ماثورہ مشہورہ
۴۳۴	دعائے سه شنبہ (منگل)	۴۴۱	(۱) دعائے جوشن کبیر
۴۳۵	دعائے چهار شنبہ (بدھ)	۴۴۰	(۲) دعائے جوشن صغیر
۴۳۶	دعائے پنجشنبہ (جمعرات) - دعائے روز جمعہ	۴۶۹	(۳) دعائے کبیل
۴۳۷	دعائے شنبہ (ہفتہ)	۴۷۵	(۴) دعائے مثلول
۴۳۸	دعائے عافیت	۴۸۰	(۵) دعائے جامع
۴۳۹	دعائے ہلال	۴۸۱	(۶) دعائے معراج
۴۴۱	چاند دیکھنے کے نقش	۴۸۳	(۷) دعائے توسل
۴۴۲	دعا و نماز روزِ اول ہر ماہ علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لیے مخصوص چیزیں دیکھنا	۴۸۵	(۸) حدیث کسار
۴۴۳	بارہ مہینوں کی تاریخمائے نیک و بد	۴۸۹	(۹) دعائے مجیر
۴۴۹	ہر مہینے کی نیک و بد تاریخیں	۴۹۳	(۱۰) دعائے صد سبحان
۴۵۲	ستائیسواں باب:	۴۹۶	(۱۱) دعائے سمات
۴۵۳	حالات و اعمال ہر ماہ - ماہِ محرم	۴۰۰	(۱۲) دعائے حجب
۴۵۶	اعمالِ شبِ عاشورا - روزِ عاشورا	۴۰۲	(۱۳) دعائے عدلیہ
۴۵۷	پہلا طریقہ عملِ عاشورا	۴۰۴	(۱۴) اسنادِ درودِ طوسی
۴۶۵	دوسرا طریقہ عملِ عاشورا	۴۰۵	دعائے اختتام - درودِ طوسی
۴۶۹	زیارتِ آخرِ روزِ عاشورہ	۴۰۶	درودِ طوسی
۴۷۱	ماہِ صفر	۴۱۲	(۱۵) دعائے سباسب
۴۷۳	ماہِ ربیعِ الاول	۴۲۱	(۱۶) دعائے نورِ صغیر
۴۷۴	ماہِ ربیعِ الثانی - جمادی الاول - ماہِ جمادی الثانی	۴۲۲	(۱۷) نادِ علی کبیر
۴۷۵	ماہِ رجب	۴۲۳	(۱۸) دعائے یتشیر
۴۷۹	عملِ امّ داؤد	۴۲۷	چھبیسواں باب: حالات و اعمالِ ایامِ ہفتہ
۴۸۸	ماہِ شعبان	۴۲۷	جمعتہ المبارک
۴۹۲	نیمہ شعبان	۴۲۹	اعمالِ روزِ جمعہ
		۴۳۰	ہفتہ - الوار

۵۶۲	ربانی قید کے لیے دعائیں	۴۹۳	عرفتِ حاجت
۵۶۲	گم شدہ اشیاء کے لیے دعائیں	۴۹۴	ماہ رمضان
۵۶۳	دفعِ شیاطین و دفعِ سحر (جادو)	۴۹۷	آدابِ دخولِ ماہِ رمضان
۵۶۶	دفعِ نظر بد	۴۹۹	اعمالِ شب و روز
۵۶۷	حفاظتِ جان و مال کے لیے دعائیں	۵۰۵	اعمالِ سحر
۵۶۸	تیسواں باب : بیانِ اعمالِ ادعیہ متعلقِ امراض وغیرہ	۵۰۷	اعمالِ افطار
۵۷۳	ادعیہ خاصِ امراض - بخار	۵۰۸	تاریخِ وارِ ادعیہ
۵۷۶	دردِ سر	۵۱۱	اعمالِ شبِ قدر
۵۷۷	دردِ چشم	۵۱۴	دعائے مکارمِ الاخلاق
۵۷۸	دردِ گوش و دندان	۵۲۱	جمعۃ الوداع اور اعمالِ دہرہِ آخر
۵۷۹	دردِ پیلو	۵۲۹	ماہِ شوال
۵۸۰	قولنج و فالج و صرع وغیرہ	۵۳۰	فطرہ
۵۸۱	جذام و بصر	۵۳۲	نمازِ عید
۵۸۲	وبا چھیک - طاعون - خنازیر وغیرہ	۵۳۳	ماہِ ذیقعد
۵۸۳	نیان	۵۳۴	ماہِ ذوالحجہ
۵۸۴	تسخیرِ محبت	۵۳۶	عیدِ الفصحی - قربانی
۵۸۵	اکتیسواں باب : اعمالِ ادعیہ سفر	۵۳۸	عیدِ غدیر
۵۸۷	کتاب الزیارات و الخطبات	۵۴۲	عیدِ مبارکہ
۵۸۸	تیسواں باب : زیارتِ چارہ معصومین	۵۴۶	عیدِ نوروز
۵۸۸	زیارتِ جنابِ رسولِ خدا	۵۴۹	آبِ نیناس
۵۸۹	زیارتِ جنابِ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا	۵۵۰	کتاب الحاجاتِ التعمیذات
۵۹۰	زیارتِ حضرت علی علیہ السلام	۵۵۱	اٹھائیسواں باب : اعمالِ حاجات وسعتِ رزق وغیرہ نمازِ حاجت
۵۹۲	زیارتِ امامِ حسنؑ	۵۵۲	اعمالِ وسعتِ رزق
۵۹۳	زیارتِ امامِ زین العابدینؑ	۵۵۴	وسعتِ رزق کی دعائیں
۵۹۴	زیارتِ امامِ محمد باقرؑ	۵۵۶	ادعیہ ادا تے قرض
۵۹۵	زیارتِ امامِ موسیٰ کاظمؑ	۵۵۸	اکتیسواں باب : مصیبت و غم و الم
۵۹۶	زیارتِ امامِ رضاؑ	۵۶۰	ادعیہ دفعِ خوف وغیرہ

۶۲۲	چھٹی مناجات (شکر کرنیوالوں کیلئے)	۵۹۶	زیارت امام علی نقیؑ - زیارت امام حسن عسکریؑ
۶۲۳	ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنیوالوں کیلئے)	۵۹۷	زیارت صاحب الامرؑ مختصر زیارت جامعہ
۶۲۴	آٹھویں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنیوالوں کیلئے)	۵۹۹	زیارت حضرت عباسؑ
۶۲۴	نویں مناجات (محبت کرنے والوں کیلئے)	۶۰۰	زیارت آیام ہفتہ - روز شنبہ (ہفتہ) یکشنبہ (اتوار)
۶۲۵	دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کیلئے)	۶۰۱	روز دو شنبہ (پیر) - زیارت امام حسن و حسینؑ
۶۲۶	گیارھویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کیلئے)	۶۰۱	زیارت امام حسینؑ
۶۲۷	بارھویں مناجات (عارفین کے لیے)	۶۰۲	روز سہ شنبہ (منگل)
۶۲۸	تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنیوالوں کیلئے)	۶۰۳	روز چہار شنبہ (بدھ) - پنجشنبہ (جمعرات)
۶۲۹	چودھویں مناجات (اللہ سے پناہ مانگنے والوں کیلئے)	۶۰۴	زیارت ناحیہ مقدسہ
۶۲۹	پندرھویں مناجات (زادہاں کے لیے)	۶۱۲	روز جمعہ
۶۵۰	ادعیہ مخصوصہ انبیاء علیہم السلام	۶۱۳	خطبہ اولی جمعہ
۶۵۰	دعائے حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱۵	خطبہ ثانیہ جمعہ
۶۵۱	دعائے حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ	۶۱۶	خطبہ اولی عید الفطر
۶۵۲	دعائے حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ	۶۱۹	خطبہ ثانیہ عید الفطر
۶۵۳	دعائے حضرت ایوبؑ - دعائے حضرت موسیٰؑ	۶۲۱	خطبہ اولی عید الفضی
۶۵۴	دعائے حضرت یوشع بن نونؑ - دعائے حضرت خضرؑ والیا	۶۲۳	خطبہ ثانیہ عید الفضی
۶۵۵	دعائے حضرت یونس بن مثنیٰؑ - دعائے حضرت ہرودؑ	۶۲۶	ضمیمہ مفیدہ مع لمحات جدیدہ
۶۵۶	دعائے حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت اصف بن برخیاؑ	۶۲۷	مسائل متفرقہ
۶۵۷	دعائے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام	۶۳۳	مسائل بطور سوال و جواب منقول از بیانی الحسن
۶۵۷	ادعیہ دو از وہ گانہ نمونہ نمازنا عشر علیہ السلام	۶۳۵	نماز صاحب العصر والزمان
۶۵۸	دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام	۶۳۶	دعائے معرفت
۶۵۹	دعائے حضرت امام حسینؑ، حضرت امام زین العابدینؑ	۶۳۷	زیارت حضرت زینب سلام اللہ علیہا
۶۵۹	دعائے حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ	۶۳۸	مناجات خمسہ عشر حضرت امام زین العابدینؑ
۶۶۰	دعائے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ، حضرت امام علی رضاؑ	۶۳۸	پہلی مناجات (توبہ کرنے والوں کے لیے)
۶۶۰	دعائے حضرت امام محمد تقیؑ، حضرت امام علی نقیؑ	۶۳۹	دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کیلئے)
۶۶۰	دعائے حضرت امام حسن عسکریؑ، حضرت امام محمد تقیؑ	۶۴۰	تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کیلئے)
۶۶۱	نقوش آیام ہفتہ	۶۴۰	چوتھی مناجات (امیدواروں کے لیے)
۶۶۲		۶۴۱	پانچویں مناجات (اللہ کی طرف غمت کرنیوالوں کیلئے)

مسائل متفرقة

مطابق فتاویٰ جناب حجۃ الاسلام آیۃ اللہ العظمیٰ المجاہد الاکبر آقائے آقا
مجتہد اعظم نائب امام العصر والزمان الحاج السید روح اللہ الموسوی
الحائنی متع اللہ المسلمین بطول وجودہ الشریف۔

- ۱۔ روزہ دار انسان کے لئے مستحب ہے کہ نماز مغرب و عشاء افطار سے پہلے پڑھے اور اگر کوئی شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا کھانے کے لئے اتنا بے قرار ہو کہ حضور قلب سے نماز ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ پہلے افطار کرے لیکن جتنا ممکن ہو نماز کو فضیلت کے وقت میں بجالائے۔
- ۲۔ اگر کوئی شخص کتابے کے میں سید ہوں تو اسے جس نہیں دیا جا سکتا حبیب تک کہ دو عادل اس کے سید ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین اور طینت پیدا ہو جائے کہ یہ سید ہے۔
- ۳۔ معاذ کرتے وقت قسم کھانا اگر سچی ہو تو مکروہ اور اگر جھوٹی ہو تو حرام ہے۔
- ۴۔ سود و بیاسود لینے کی طرح حرام ہے۔ اگر قرض دینے کے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ کرے لیکن مقررہ چیز زیادہ واپس کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ مستحب بھی ہے۔
- ۵۔ خداوند عالم کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے اور بعض عوام جو ائمہ علیہم السلام کے قبور کے سامنے بیٹائی زمین پر رکھتے ہیں اگر شکر خداوندی کے طور پر ہو تو کوئی اشکال نہیں درز حرام ہے۔
- ۶۔ چاند کا اوچھا ہونا یا دیر میں خوب ہونا اس کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ سابقہ رات کو چاند کی اپنی تائید تھی۔
- ۷۔ وہ خرش جو امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہے وہ نماز کے لئے مسجد میں نہیں لے جا سکتے اگرچہ وہ مسجد امام بارگاہ کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔
- ۸۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کے ترک کا تیسرا حصہ نہ بیجا جائے اور اس کا نفع فلاں مہر میں خرچ

کیا جائے تو اس کی وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

۹۔ علوم دینیہ کے طلبہ کے لئے ان اداروں میں داخل ہونا جائز نہیں ہے کہ جو دین کے نام پر حکومت کی طرف سے تاسیس کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ جو اشخاص اہل علم کے لباس میں ان اداروں میں جو حکومت کے اشلے سے بنائے گئے ہوں وارد ہوتے ہیں۔

مسلمانوں اور دینداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان سے طواف کر لیں اور ان سے میل جول رکھیں ایسے اشخاص

عدالت کے خارج ہیں اور ان کی اقتدار میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور ان کی موجودگی میں طلاق دینا باطل ہے اور سہم

مبارک امام علیہ السلام و سہم سادات عظام انھیں نہیں دینا چاہیے اور اگر انہیں میں گئے تو بری الذمہ نہیں ہونگے اور اگر

ایسے اشخاص اہل منبر ہیں تو ضروری ہے کہ انھیں منبر چلنے کی اجازت نہ دیں اور ان مجالس میں شرکت نہ کی جائے۔

۱۱۔ لوگ جو کچھ بنک سے بعنوان قرض یا کسی اور عنوان سے لیتے ہیں جبکہ معاشرتی طور پر یا انجام پذیر ہو تو حلال ہے

۱۲۔ سونے سے زینت کو یا مثلاً سونے کی زنجیر سینہ پر رکھنا یا سونے کی انگوٹھی کھانی پر یا ہاتھوں کے لئے تھام

اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے اور احتیاط واجب ہے کہ سونے کی ٹینک بھی نہ لگائے۔

۱۳۔ جو پیسہ بنک میں کھاتا ہے اگر قرض کے عنوان پر ہو اور اس میں نفع کی قرارداد نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں اور بنک

کے لئے جائز ہے کہ اس پیسے میں تصرف کرے اور اگر نفع کی قرارداد ہو تو قرض باطل اور بنک اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۱۴۔ نفع کی قرارداد جو سود کا سبب ہے اس میں فرق نہیں کہ قرارداد صریح ہو یا قرض لیتے وقت طرفین کی بنا نفع پر

پس اگر بنک کا یہ قانون ہے کہ وہ جو قرض لیتا ہے اس کا سود ہو گا تو جو قرض اس سود پر مبنی ہو وہ حرام ہے۔

۱۵۔ اگر قرض لیتے وقت نفع کی قرارداد نہ ہو نہ صرف یہ کہ اس کے علاوہ تو قرض صحیح ہے اور قرارداد کے بغیر جو چیز

قرض لینے والا بنک دے وہ حلال ہے۔

۱۶۔ لائری جو کہ متعارف ہے جسے رقم معینہ پر بیجا جاتا ہے، پھر اس کی قرعہ اندازی ہوتی ہے پھر جن اشخاص کے

نام پر قرعہ نکلتا ہے تو انھیں معین رقم دیتے ہیں اس کی خرید و فروخت جائز نہیں اور باطل ہے اور جو رقم

لائری کے مقابلے میں لیتے ہیں وہ حرام ہے لینے والا اس کا ضامن ہے اور جو رقم قرعہ اندازی سے

ملے وہ حرام ہے اور لینے والا اس رقم کے حقیقی مالک کا ضامن ہے۔

۱۷۔ مسلمان مرنے والے کے ہم کو چیز یا بھٹا ناجائز نہیں اور اگر ایسا کریں تو فعل حرام ہے البتہ غیر مسلم کے

مردے کو چیز یا بھٹا ناجائز ہے۔

۱۸۔ اگر کسی ایک یا کئی مسلمانوں کی جان کی حفاظت پر شہ مارم ہو تو قوت ہو اور غیر مسلم کا پوسٹ مارٹم

مکن نہ ہو تو پھر مسلمان کا کہہ سکتے ہیں۔

۱۹۔ اگر بھیر بکری یا دوسرے جانوروں کو ان مشینوں کے ذریعے سے ذبح کریں جو آجکل بعض شہروں میں مرسوم ہیں تو وہ حرام و نجس اور مردار ہو جائیں گے اور ان کی خرید و فروخت جائز نہیں رہے گی چاہے بجلی کا مین مسلمان کھولے اور وہ بکسیر بھی کھسے اور جانور بھی قبلہ رخ ہو اور اس کے حلقوم کو کاٹے یا ایسا نہ ہو البتہ وہ گوشت جو مسلمانوں کے بازار میں فروخت ہوتا ہے اور یہ احتمال ہو کہ شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو گا تو وہ حلال اور اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔

۲۰۔ وہ گوشت یا ذبح شدہ مرغ جو بلاد کفر سے آتے ہیں وہ نجس و حرام اور مردار کا حکم رکھتے ہیں مگر یہ کہ ثابت ہو جائے کہ انھیں شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہے۔

۲۱۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن جو منافع عقلانی رکھتے ہیں اور اسلامی نظریہ کے حرام منافع بھی ان میں ہیں تو ان سے حلال قسم کے منافع حاصل کرنا جائز ہے۔ مثلاً ریڈیو سے خبریں اور مواد اخذ اور ٹیلی ویژن سے حلال چیزیں مثلاً تعلیم و تربیت صحیح کے لیے دکھانا یا کارخانے اور محاسبات بھر و بردکھانا البتہ حرام چیزیں مثلاً گانے اور موسیقی اور بُری چیزوں کی اشاعت کرنا۔ خلاف اسلام قوانین کا نشر، خائن اور ظالم کی مدح اور باطل کی ترویج کرنا اور ایسی چیزیں دکھانا جو لوگوں کے اخلاق کو خراب اور ان کے عقائد کو متزلزل کرتی ہیں۔ حرام و گناہ ہیں۔

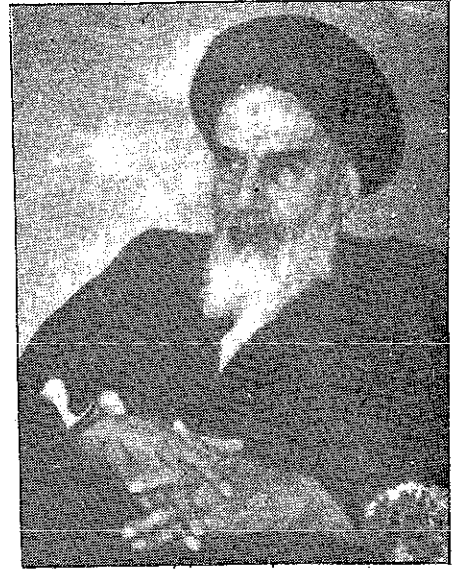
۲۲۔ چونکہ ان آلات کا استعمال و جو حرام پر شائع و راجح ہے جیسا کہ ان کا استعمال حلال قریباً منفق ہو گیا ہے لہذا میں ان کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دیتا مگر ان اشخاص کو جو بالکل غیر شرعی طور پر انہیں استعمال نہ کریں اور کسی اور کو بھی غیر مشروع طور پر استعمال نہ کرنے دیں ÷

چودہ سورہ ہائے قرآنی مع اورادِ مقبول

وظائفِ مقبولِ عکسیٰ نگین

عمدہ کاغذ، بہترین پرنٹنگ، پلاسٹک کوڑمجلد

افتخار بک ڈپو (حیدرآباد) اسلام پورہ لاہور



مجاہد ملت آیتہ اللہ روح اللہ خمینی مدظلہ

آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الخوئی اعلیٰ اللہ



تمثال مبارک حضرت آیت اللہ العظمیٰ
جناب آقائے حاج سید محمد رضا گلپایگانی دامت برکاتہ

آیتہ اللہ حکیم السید محسن الحکیم اعلیٰ اللہ مقامہ



علامہ سید علی نقی نقوی مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہ



علامہ سید محمد جعفر قبلہ شہید



مولانا سید منظور حسین نقوی پیش نماز جامع مسجد علی پور

دیباچہ طبع پنجند ہم

الحمد لله وكفى والصلاة على عباده الذين اصطفى۔ خدا کے فضل و کرم اور حضرت آمنہ معصومین علیہم السلام کی تائید سے کتاب مستطاب تحفہ العوام کی پندرہویں اشاعت اضافہ کثیرہ جدیدہ کے ساتھ منصفہ شہور پر جلوہ گر ہو رہی ہے جس سے اس کی ضخامت میں معتد بہ اضافہ ہو گیا ہے جس طرح کہ شب چہار دم کا چاند ہر لحاظ سے اپنی ضو افگنی اور نور پاشی میں کامل بدر ہوتا ہے اسی طرح یہ جدید ایڈیشن ہر پہلو اور ہر حیثیت سے کامل بلکہ اکمل ہو گیا ہے۔ اوعنیہ منقولہ میں دعائے سہب، دعائے ناد علیٰ صغیر و کبیر اور دعائے مستحیر کا اضافہ ہے۔ حج کے مکمل احکام درج کر دیئے ہیں، جہاد کا باب بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔ مزید ضروری مسائل مثلاً خرید و فروخت، رہن، قرض وغیرہ بھی شامل کر دیئے ہیں۔ مزید برآں اس تازہ ایڈیشن میں جمعہ و عیدین کے مشہور و معروف خطبوں کا بھی الحاق کر دیا گیا ہے اور اس کی کا احساس پیش نماز صاحبان شہادت سے محسوس کر رہے تھے اور اس حقیر کو بارہ دفعہ توجہ دلائی گئی۔ الحمد للہ کہ یہ کمی اب کی دفعہ پوری کر دی گئی ہے اور اب ہر لحاظ سے کامل بلکہ اکمل ہو گئی ہے اور اس تحفہ کو باقی تمام تحفوں پر فوقیت و عظمت حاصل ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور مجھے یقین ہے کہ یہ میرے لئے الباقیات الصالحات، ثامت ہوگی اور آخر میں التماس ہے کہ مومنین کرام اس حقیر کو اپنی دعاؤں سے فراموش نہ فرمائیں۔

حررہ الاحقر السید منظور حسین نقوی
خطیب و پیش نماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

الحاج مولانا سید منظور حسین نقوی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے لئے ایصالِ ثواب کے لئے سورہ فاتحہ کی تلاوت فرما کر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

۱۔ مشکل الفاظ کے معنی

اکثر مرئین اور خصوصاً مستورات کو یہ شکایت تھی کہ تحفۃ العوام کی عبارت ہماری کچھ میں نہیں آتی۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے نو عمر لڑکے اور لڑکیاں دینیات سے ناواقف اٹھ رہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو دینیات پڑھنے کی طرت ان کی توجہ ہی نہیں ہے اور اگر کوئی پڑھائے تو بعض مسائل میں شرم حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے غسل وغیرہ کی مسلمات جو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہئے۔ نئی نسل اس سے واقف نہیں ہونے پاتی۔ لہذا میری دیرینہ خواہش تھی کہ میں تحفۃ العوام کی عبارت اتنی آسان کر دوں کہ نئے لڑکے اور لڑکیاں خود بغیر کسی استاد کے کتاب پڑھیں تو مسائل ان کی سمجھ میں آجائیں۔

میں جناب آغا افتخار حسین صاحب پرور پرائمر ٹیچر ایک ڈپو کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ مرصوف نے تحفۃ العوام چھاپے وقت مجھے یہ موقع عنایت فرما دیا۔ اب مجھے یہ بات سوچنی ہے کہ اگر کتاب کی عبارت میں تبدیلی کی جائے تو یہ فائدہ نہیں کہ عبارت آسان ہو جائے گی مگر نقصان یہ پہنچے گا کہ عبارت کا وہ وسیع مطلب نہ رہے گا جو پہلے تھا۔ اس لئے میں نے دونوں فائدوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے عبارت کو تبدیل نہیں کیا ہے بلکہ مشکل الفاظ پر نمبر ڈال کر ان کے معنی ملاحظے میں لکھ دیے ہیں۔

اب سینے، اعضاء پر نمبر ڈالنے کے لئے دشواری یہ پیش آئی کہ کتاب میں پہلے ہی ۳، ۲، ۱ وغیرہ (اُردو کے) نمبر دے کر ملاحظے درج کئے ہوئے ہیں۔ اگر میں بھی ۳، ۲، ۱ نمبر دے کر ملاحظے لکھوں تو پہلے والے ملاحظے اور میرے لکھے ہوئے ملاحظے مخلوط ہو جائیں گے اور پتہ نہ چلے گا کہ کونسا ملاحظہ کس کا لکھا ہوا ہے لہذا میں نے اس کا عمل نکالا کہ اپنے ملاحظوں پر ۱، ۲، ۳ وغیرہ (انگریزی کے) نمبر ڈال دئے ہیں۔ اس سے آپ ہر شکل لفظ کے معنی اسی صفحے پر دیکھ سکتے ہیں۔

امید ہے کہ اب عام مرئین و مومنات اور نو عمر لڑکے و لڑکیاں جو شرم کی وجہ سے بغیر کسی استاد کے خود تحفۃ العوام پڑھیں گے تو تمام ایسے مسائل انشاء اللہ ان کی سمجھ میں آجائیں گے۔

۲۔ نظر ثانی و تصحیح

محترم آغا افتخار حسین صاحب نے اپنے دینی جذبے کا اظہار کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں تحفۃ العوام کو ایسا چھاپنا چاہتا ہوں کہ اب تک کی تمام تحفۃ العوام سے یہ ایڈیشن سب سے زیادہ خوشخط، جلی اور صاف چھپے۔ اس کے لئے میں نے اسے اس دفعہ انسٹریٹ پر چھپوانے کا اہتمام کیا ہے جس پر کہ زر کثیر صرف ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اس میں مرئین کرام کی سہولت کے لئے موجودہ وقت کے

چاروں مجتہدینِ اعلام جامع الشرائط کے فتاویٰ اور زیارتِ ناحیہ مقدسہ کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ مزہ توجیب ہے کہ اس تحفۃ العوام میں کوئی غلطی نہ رہے لہذا آپ اس پر نظر ثانی اور تصحیح فرمائیں چنانچہ میں نے اس تحفہ کی کتابت کو اس کے سابقہ ایڈیشن سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے پھر دوبارہ صرف عربی عبارت کو دوسری عربی کتابوں میں تلاش کر کے ان سے ایک ایک لفظ ملا کر پڑھا اور تقیہ غلطیاں بھی درست کر دی ہیں۔ قرآنی سورتوں کا معاملہ یہ ہے کہ حکومت نے تاج کینی کے مطبوعہ قرآن مجید کو غلطیوں سے پاک قرار دیا ہے اس لئے میں نے اس تحفہ کی قرآنی سورتوں کو تاج کینی مطبوعہ قرآن مجید سے ایک ایک لفظ ملا کر پروف ریڈنگ کر دی ہے۔ تو غلطیاں دور کرنے کی یہی صورتیں ہیں لہذا میں نے اس تحفہ کو حتی المقدور غلطیوں سے پاک کر دیا ہے۔

۳۔ ترتیب

کتاب کی یہ بھی صفت ہوتی ہے کہ اس کے مضامین کی ترتیب درست ہو۔ تحفۃ العوام جو کہ ابتداء میں مختصر لکھی گئی تھی اور بعد میں اس میں اضافے ہونے چلے گئے۔ لہذا جو بھی اضافہ کیا گیا اسے یا تو کتاب کے اخیر میں لگا دیا گیا یا بالکل شروع میں یا کہیں متوسط بے موقع درمیان میں لگا دیا گیا اس میں شک نہیں کہ ان اضافوں سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن یہ بھی تو چاہیے کہ مضامین کی ترتیب درست ہو۔ میں نے کتاب کی ترتیب درست کر دی ہے۔ یعنی قرآن کی سورتیں جو بالکل شروع میں تھیں انہیں ان کی مناسب جگہ لے گیا ہوں۔ دینیات جو دو جگہ تھی۔ اسے ایک جگہ لے آیا ہوں۔ اسی طرح دعاؤں کو ایک جگہ۔ اعمال کو ایک جگہ، زیارات کو ایک جگہ اور تعویذات وغیرہ کو ایک جگہ لے آیا ہوں۔

امید ہے کہ اس سے کتاب بہتر ہو گئی ہے اور مومنین کو پہلے سے زیادہ سہولت ہو جائے گی۔

انشاء اللہ۔

اعجاز محمد (فاضل فقہ)

گورنمنٹ رجسٹرڈ پروف ریڈر

برائے قرآن مجید

رجسٹرڈ نمبر: ID - 74 / (4) ۶

حواشی مطابق فتاویٰ

- ۱- حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید البر القام الخونی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
- ۲- حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید محمود الحسینی الشاہرودی مدظلہ مجتہد اعظم نجف اشرف
- ۳- حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقای الحاج سید روح اللہ خمینی
- ۴- حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید محمد کاظم شریعتدار

یہ برہمنوں کی ضرورت ہے کہ وہ جس مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید میں ہو۔ وہ اسی کے فتاویٰ پر عمل کرتا ہے۔ آج کل مندرجہ بالا چار مجتہدین اعلام ہیں۔ لہذا مومنین کو ان چاروں کے اخلاقی مسائل سے آگاہی کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم موجودہ مجتہدین اعلام کے یہ حواشی آپ کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ مومنین اپنے اپنے مجتہد اعلم کے فتاویٰ تحفۃ العوام جلد ۱ کے صفحہ نمبر وسط نمبر کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

صفحہ وسط	مقام اختلاف فتویٰ	حاشیہ (بیان اختلاف فتوئے)
۶ - ۳۸	مجتہد اعلم جامع الشرائط کی تقلید کے	جن مسائل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ ان میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ خونی
۱ - ۳۹	میت کی تقلید پر	میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں۔ آقای شہرودی
		اگر مسائل یاد ہوں تو بقاء واجب اور اگر میت مجتہد کے مطابق فتویٰ مسائل
		بھول چکا ہو تو زندہ کی تقلید واجب ہے۔ خونی
		اگر فوت شدہ مجتہد کے بعض مسائل پر عمل کر چکا ہو تو تمام پر باقی رہنا جائز
		آقای خمینی
		میت کی تقلید پر بقاء جائز نہیں زندہ مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ شاہرودی
۶ - ۲۱	بنابر احتیاط واجب	یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی۔ شاہرودی
۶ - ۲۲	بنابر احتیاط نجس بھی ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے۔ خونی۔ شاہرودی
۸ - ۲۲	حرام و نجس ہے	نجس نہیں بلکہ پاک ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ خونی
۱۶ - ۲۲	نجس ہے	نجس نہیں لیکن اس کے ساتھ احتیاطاً نماز نہ پڑھے۔ خونی
۱۷ - ۲۲	بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع	ان صورتوں میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرے تو ریسیہ نجس نہ ہوگا
	بحالت روزہ	اور نہ ہی نماز میں اس سے احتیاط لازم ہے۔ خونی
۱ - ۲۵	نجاست کھانے والے	نجاست کھانے والے اونٹ اور دیگر جانوروں کا پسینہ نجس نہیں۔

۳۵ - ۱ نجاست کھانے والے اونٹ

لیکن نماز میں احتیاط واجب ہے - خوئی
نجاست خوار اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ ہاں اگر اس کے علاوہ اور جانور
نجاست کھاتے ہوں تو ان کے پسینے سے اجتناب ضروری نہیں۔

آقای خمینی

نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بکرا اونٹ کے علاوہ دیگر نجاست خوار
کے پسینے سے بھی اجتناب لازم ہے اور ان کا پسینہ نجس ہے۔

آقای شہرودھی

نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ نجس ہے۔ احتیاط
واجب ہے کہ نجاست کھانے والے جانوروں کے پسینے سے

انسان اجتناب کرے۔ آقای شریعتدار

شاہرودھی

۳۶ - ۱۲ برابری کا خون خواہ باطن جسم میں ہو

۳۷ - ۲ وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی

پرورش

۵۱ - ۳ گوشت کی مقدار باعتبار پیمائش

اگر برابری کا خون خواہ باطن جسم میں ہو تو اس صورت میں یہ خون معاف نہ ہوگا شہرودھی
بشرطیکہ عورت کا اپنا بچہ ہو اور بچہ لڑکا ہو اور عورت کے لئے
ہر روز بار بار لباس کا پاک کرنا ذاتی طور پر باعث زحمت ہو۔ اور

نجاست بھی پیشاب کی ہو تو معاف ہوگا۔ خوئی

گوشت کی مقدار باعتبار پیمائش یہ ہے کہ لبانی و چوڑائی اور گہرائی میں سے
اگر ہر ایک تین بالشت جس کا مجموعی حاصل ضرب ۲۷ بالشت
ہو تا ہے کافی ہے۔ خوئی

گر پانی اس مقدار کو کہتے ہیں جس کی لبانی چوڑائی اور گہرائی ۳۶
بالشت ہو۔ اس کا مجموعی وزن میں شقال کم ایک سوا ٹھائیس من

تبریزی ہے جو کہ ۲۸۳/۹۰۶ گرام ہے۔ آقای خمینی

گر کی مقدار یہ ہے جس کی لبانی چوڑائی اور گہرائی میں سے ہر
ایک ۱۴ بالشت ہو۔ مجموعی ۲۲۷ بالشت کعب ہو۔

آقای شہرودھی

گر کی مقدار یہ ہے جس کی لبانی چار بالشت ہو۔ چوڑائی اور
گہرائی تین تین بالشت ہو یعنی تین بالشت چوڑائی ہو۔ اور
تین بالشت گہرائی اور اس کا کل وزن میں شقال کم ایک سوا ٹھائیس من

تبریزی ہے۔	آقای شریعتیاد	لیکن بنا براحوط	۱۵ - ۵۱
بلکہ بنا براتوی۔	خونی	بوریه اور چٹائی	۱ - ۵۲
ایسی اشیاء کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔	خونی	صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے۔	۱۹ - ۵۲
کافی نہیں بلکہ آب گریہ یا آب جاری میں بھی دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔	خونی	غسالہ بول و براز پاک ہوگا	۳ - ۵۵
برن کا نہیں صرف براز کا غسالہ پاک ہے۔	خونی۔ شاہرودی	پنچڑنے کی ضرورت نہیں	۱۲ - ۵۵
ضرورت ہے۔	خونی	ایک مرتبہ دھونا کافی ہے	۱ - ۵۶
ایک مرتبہ نہیں بلکہ آب کثیر اور آب جاری میں بھی سات مرتبہ دھونا ضروری ہے۔	خونی	پنچڑنے کی بھی ضرورت نہیں	۱۸ - ۵۷
ضرورت ہے۔	خونی	نجس ہو جاتا ہے	۶ - ۵۸
نجس نہیں ہوتا۔	خونی۔ شاہرودی	شیرہ انگور کا بھی یہی حکم ہے	۸ - ۵۸
شیرہ انگور اگر خود بخود جوش میں آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہیں۔	خونی		
اگر چھ احتیاط بہتر ہے اور اگر آگ پر جوش آجائے تو اس کا کھانا حرام لیکن نجس نہ ہوگا۔	خونی	مضامنت حرام ہے	۱۳ - ۵۸
حرام نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔	خونی۔ شاہرودی	بنانا اور مردوری لینا حرام ہے	۳ - ۵۹
حرام نہیں ہے اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔	خونی۔ شاہرودی	استنجا کی حالت میں بھی	۵ - ۶۰
استبراء اور استنجا کی حالت میں حرام نہیں۔	خونی۔ شاہرودی	گٹھن تک مسح کرنا	۸ - ۶۳
بلکہ پاؤں کے اُچھے ہوئے حصے تک کافی ہے۔	خونی۔ شاہرودی	سونے یا چاندی کا جو	۱۵ - ۶۳
اگر پانی صرف غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہی ہوتا ہے			
صورت میں اس پانی سے وضو صحیح نہ ہوگا اور تیمم واجب ہے۔			
لیکن اگر اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو پھر اس پانی کے ساتھ اگرچہ اتھامی وضو جائز نہیں تاہم چلو وغیرہ سے پانی نکال کر اعضاء وضو پر ڈالاجائے تو صحیح ہوگا۔	شاہرودی		
اگر پانی غصبی برتن یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو تو وضو اتھامی صحیح نہ ہوگا لیکن اگر چلو یا کسی دوسری چیز کے ساتھ برتن سے نکال کر اعضاء وضو پر ڈالاجائے تو وضو صحیح ہوگا۔	خونی		
اگرچہ بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔	خونی		

وضو کا پانی غصبی برتن میں ہو یا سونے یا چاندی کے برتن میں ہو۔ اور پانی نہ ہو۔ اگر شرعی طریقہ پر دوسرے برتن میں ڈال سکتا ہے تو دوسرے برتن میں ڈال کر وضو کرے ورنہ تیمم کرے، اگر اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی موجود ہو تو اس سے وضو کرے، اگر غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں وضو ارتقاسی کرے تو وضو باطل ہے، اس پانی کے علاوہ اور پانی موجود ہو یا نہ ہو۔

آقای خونی

اگر وضو کا پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور کوئی پانی نہ ہو تو تیمم کرنا چاہیے اور اگر غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن سے وضو ارتقاسی کرے یا ان برتنوں سے منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے، احتیاط واجب ہے کہ وضو باطل ہے اگر چہ پانی یا دوسری چیز سے ان سے پانی کے منہ اور ہاتھوں پر پانی ڈالے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

آقای خمینی

اگر پانی غصبی برتن یا سونے چاندی کے برتن میں ہو اور پانی نہ ہو تیمم کرے، اگر پانی غصبی یا سونے چاندی کے برتن میں ہو تو اس سے ارتقاسی نہ کرے اگر چہ تیمم یا کسی دوسری چیز سے اس سے پانی لے کر وضو کرے تو وضو صحیح ہے۔

آقای شریعتی

یہ احتیاط مستحب ہے۔ - خونی

کافی نہیں، اس صورت میں تیمم واجب ہے۔ - خونی
لازم نہیں بلکہ خواہ وضو کے بدلہ ہو یا غسل کے ایک ضربی کافی ہے۔ - خونی

یہ احتیاط مستحب ہے۔ - خونی

لازم نہیں بلکہ تدریجی طور پر بھی غوطہ لگانا صحیح ہے۔ - خونی
گذشتہ مسائل میں ذکر کر دیا گیا ہے کہ مجنب حرام کا پسینہ نہیں۔ اگر چنانچہ میں احتیاط لازم ہے لہذا گرم پانی کے ساتھ غسل جائز ہے۔ - خونی

۶۸ - ۲ بنا بر احوط (وجوب)

۷۰ - ۱۷ مسج کر لینا کافی ہے

۷۲ - ۱۵ تو دوسری تیمم کرے

۷۶ - ۳ بنا بر احوط (وجوب)

۷۷ - ۱۳ دفعہ واعدہ و محل جائزے

۷۷ - ۱۵ بدن نجس رہے گا

لیکن جن حصہ کو دھونا ہو اس کو دھرنے سے قبل پاک کر لینا کافی ہے۔ خونی۔ شاہرودی	ضروری نہیں ہے	۶ - ۷۹
قرشی عورتیں کہ جن کی عمر پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان ہو۔ ان کو چاہیے کہ وہ خون دیکھنے کے ایام میں اگر شرائط حیض موجود ہوں تو احتیاط پر عمل کریں یعنی احکام حیض پر بھی عمل کریں اور احکام استحاضہ پر بھی۔ خونی	قرشی عورتوں کو	۱۰ - ۷۹
یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی	مگر احوط یہ ہے	۳ - ۸۰
لیکن اگر دونوں سے زیادہ ہو تو اس صورت میں احتیاط لازم ہے۔ خونی	دو روز پہلے خون آتا دیکھے	۱۲ - ۸۱
یہ احتیاط مستحب ہے۔ خونی	اور بنا بر احوط	۸ - ۸۳
ظاہر واجب نہیں۔ خونی	کفارہ واجب ہے	۱۳ - ۸۳
لازم نہیں بلکہ اس درمیانی مدت میں نفاس کے احکام جاری ہونگے۔ خونی۔ شاہرودی	ان میں احتیاط پر عمل کرے	۲۰ - ۸۴
بنا بر احتیاط واجب اور اس سلسلہ میں ولی میت سے اجازت حاصل کرنا بھی بنا بر احتیاط کے واجب ہے۔ خونی	قبل رخ نشائیں	۷ - ۸۷
یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی	بنا بر احوط غسل سے فراغت تک	۷ - ۸۷
لازم نہیں بلکہ اگر مسائل غسل سے واقف ہو اور صحیح غسل بہ نیت قرۃ الی اللہ دے تو کافی ہے۔ خونی	اور شیعہ اثنا عشری ہو	۲۰ - ۸۹
واجب نہیں بلکہ تین میں سے کسی ایک غسل کی نیت مافی الذمہ کر لینا کافی ہے۔ خونی	لیکن احوط یہ ہے	۱۷ - ۹۲
یہ احتیاط واجب نہیں۔ خونی	بلکہ احوط یہ ہے	۸ - ۹۴
البتہ اگر سہرا ایسا ہو جائے تو اس نماز کو ظہر کی قرار دے کر ایک اور نماز چار رکعتی بقصد مافی الذمہ ادا کر لے کافی ہے۔ خونی	عصر کی نماز صحیح نہیں	۹ - ۱۱۲
یہ احتیاط واجب نہیں اور اگر ایک بالشت یا اس سے زیادہ فاصلہ دونوں کے درمیان ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ خونی۔ شاہرودی	بنا بر احوط	۱ - ۱۱۶
یہ احتیاط واجب نہیں۔ شاہرودی	جائز ہے	۳ - ۱۱۸

حرام نہیں ہے	۳-۱۱۸	بلکہ حرام ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
برائے کے خون کا ہے	۱۶-۱۱۸	بشرطیکہ برائے داخل میں نہ ہو۔ - شاہرودی
بچہ لڑکا ہو	۱-۱۱۹	یہ حکم صرف بچہ کی ماں کے لئے مخصوص ہے۔ - خونی
دو مرتبہ اشہد ان ایر المؤمنین	۱۶-۱۱۹	یہ جملہ جزا اذان نہیں اور نہ برکت کے قصد سے کہنا جائز ہے
دو ایک مرتبہ اشہد ان علیا	۹-۱۲۰	البتہ بقصد تین و برکت کہنا چاہئے۔ - خونی۔ شاہرودی
انگوٹھے	۴-۱۲۸	یہ جملہ جزا اقامت نہیں۔ لہذا بقصد تین و برکت کہنا چاہئے۔ - خونی۔ شاہرودی
کاغذ پر سجدہ جائز ہے	۶-۱۲۸	بلکہ انگوٹھوں کے سرے۔ - خونی۔ شاہرودی
یا دو رکعت بیٹھ کر	۳-۱۵۰	بشرطیکہ ان چیزوں سے بنا گیا ہو جن پر سجدہ جائز ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
اور یہی حکم اس صورت میں بھی	۴-۱۵۰	بنا بر اقتیاد واجب ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے۔ - خونی
لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے	۶-۱۵۰	نہیں بلکہ اگر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے یشک ہو اگرچہ
لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو	۲-۱۵۱	ذکر واجب پورا کر چکا ہو تو نماز باطل ہوگی۔ - خونی
کسی عذر کی وجہ سے	۷-۱۵۹	بلکہ بنا بر اقتیاد کے واجب ہے۔ - شاہرودی
اگرچہ اتوی ہے	۲-۱۶۲	نہیں بلکہ شرائط پوری ہوں تو نماز مجدد واجب ہے اور نماز ظہر
دونوں کو جمع کرے	۶-۱۶۲	لازم نہیں البتہ بقصد رجاء پڑھ سکتا ہے۔ - خونی
احتیاطاً ۲۸ میل	۱۳-۱۶۲	بلکہ اگر بغیر کسی عذر کے بھی نہ پڑھی ہوں تو بھی قصداً واجب ہے۔ - خونی
پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں	۸-۱۶۳	اتوی نہیں بلکہ بہتر ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
اور احتیاط یہ ہے	۹-۱۶۳	لازم نہیں بلکہ آخر وقت اگر سفر میں ہو تو قصر اور اگر آخر وقت حضر
پہلے سفر میں قصر کرے گا	۱۱-۱۶۳	میں ہو تو پوری قضا کرے۔ - خونی۔ شاہرودی
حاضر حضرت سید الشہداء	۹-۱۶۵	یہ احتیاطاً بے معنی اور لغو غلط ہے۔ لہذا اگر سفر ۲ میل
		۲ فرلانگ، ۴ گز سے کم ہو تو نماز پوری اور اگر اس مذکورہ مسافت تک
		کا یا اس سے ذرا برابر بھی زاد ہو تو قصر واجب ہے۔ - خونی۔ شاہرودی
		نہیں بلکہ پہلے سفر میں بھی نماز پوری پڑھیں گے۔
		یہ احتیاطاً لازم نہیں۔ - خونی
		بلکہ احتیاط یہ ہے کہ پہلے سفر میں قصر اور پوری دونوں طرح پڑھے۔ - خونی
		بشرطیکہ حرج مقدس سے ہر ۱۲ گز سے زائد مقدار دور نہ ہو۔
		شاہرودی

بلکہ تمام حرم سید الشہداء کا بھی یہی حکم ہے۔ خوئی	حاضر حضرت سید الشہداء	۹ - ۱۶۵
یہ احتیاط بے معنی ہے آخری اور درمیانی صفوں میں کوئی فترق نہیں۔ خوئی - شاہرودی	ترک فاصلہ احوط ہے	۱۵ - ۱۸۲
اگر ماہ رمضان یا اس کی قضا کا روزہ ہو تو واجب ہے اگر ان کے علاوہ کسی اور معین دن کا روزہ واجب ہو تو بنا بر احتیاط کے واجب ہے لیکن غیر معین دن کا روزہ واجب ہو یا روزہ سبھی ہو تو پھر واجب نہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے۔ شاہرودی	واجب ہے کہ تیمم کریں	۵ - ۱۹۳
یہ احتیاط واجب محض کر پانی سے کر دینا ہے لیکن حائض اور نساء اگر اذان صبح سے قبل پاک ہو جائیں اور ان کا وضو تیمم ہو اور وہ تیمم نہ کریں تو بھی ان کا روزہ صحیح ہوگا۔ خوئی	وہ اور شاہی مراجع نکالنے کے بعد	۱ - ۲۰۳
یہ احتیاط واجب ہے۔ خوئی - شاہرودی	بلکہ یہ احوط ہے	۱۵ - ۲۰۳
بنا بر احتیاط واجب ایک سال کے افزایات سے زائد نہ دی جائے۔ خوئی - شاہرودی	کر وہ معنی ہو جائے	۲ - ۲۰۳
بلکہ نصاب کا حساب مصارف منہا کرنے سے قبل کیا جائے گا۔ اگرچہ جس کی ادائیگی مصارف منہا کرنے کے بعد کرے۔ خوئی	ان کو وضع کرنے کے بعد	۱۱ - ۲۰۶
نہیں بلکہ صرف سونے کے پہلے نصاب کے برابر بنا جائیے۔ خوئی	سونے یا چاندی	۱۲ - ۲۰۶
بنا بر احتیاط واجب اگرچہ اس مقدار سے کم بھی ہرگز تیز مصارف منہا کرنے کے بعد خمس نکالا جائے۔ خوئی	ایک شقال شرعی	۱۵ - ۲۰۶
واضح رہے کہ آج کل جو راستے ہمارے ہاں کے حجاج اختیار کرتے ہیں خواہ پرانی راستہ سے جائیں۔ بحری راستہ سے یا خشکی کے راستہ سے وہ حتی طور پر یا پہلے مدینہ منورہ وارد ہوں گے یا جدہ میں۔	بیان مراقبت	۲۰ - ۲۱۲

کہا جاتا ہے، میں سے کسی ایک پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ اس طرح کہ جو شخص جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف حج کے لئے جانا چاہے تو اس پر جدیدیہ کے مقام پر احرام باندھنا واجب ہے۔ اور جو شخص مدینہ سے مکہ جا رہا ہو یا جدہ سے پہلے مدینہ جائے اور پھر اس کے بعد مکہ جانا چاہے تو اس پر مسجد شجرہ پر سے احرام باندھنا واجب ہے۔ لیکن جب جدہ کے راستے سے ہو کر جدیدیہ سے گذرے تو بنا بر احتیاط کے تجدیدیت کرنا مستحب ہے۔

دیگر میقات کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ ان میقات سے قبل احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ گریہ کنڈرو غیرہ کی وجہ سے، جو لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے کراچی سے احرام باندھ لیتے ہیں یا بحری جہاز پر دورانِ راہ سمندر کے اندر کسی میقات کے حمازی ہونے کی وجہ سے احرام باندھ لیتے ہیں۔ ہمارے مذہب کی رو سے جائز نہیں۔ یہ مخالفین کے ذہب کے مطابق ہے۔ لہذا احتیاطاً یہیں

خونی۔ شاہرودی

یہ شرط مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

خونی۔ شاہرودی

اگر اپنی فضیلت و مخالفت اس طرح کرے کہ دوسرے شخص کی تہ میں کاہلو نکلے تو احرام اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ صرف اس کی اپنی فضیلت ثابت ہو تو یہ فعل جائز ہے۔ اور احرام کی وجہ سے اس کا احرام ہونا معلوم نہیں۔

خونی

جابل سالہ ہونے کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ نیز واجب ہے۔

شاہرودی

دامی عقد میں ہر کا ذکر کرنا یا معین کرنا ضروری نہیں۔

خونی۔ شاہرودی

یہ احتیاط مستحب ہے۔

شاہرودی

۲۱۷ - ۷ - اور نسطا ہوا ہو

۲۲۱ - ۸ - فضیلت و مخالفت کا اظہار کرنا

۲۲۵ - ۱۶ - یا جابل مسلہ ہو

۲۶۰ - ۱۰ - مقدار مہر کی معین ہو

۲۶۰ - ۱۳ - اجازت لینا شرط ہے

۱۳ - ۲۶۰ اجازت لینا اور ماہیہ

۲ - ۳۰۲ (۵) شہر راول کے مطابق

باپ یا دادا سے بناہ براحتیاط کے اجازت لینا واجب ہے۔ غوثی
زوجہ خواہ اولاد والی ہو یا بے اولاد اصل زمین میں حق وراثت
نہیں رکھتی خواہ وہ زمین رہائشی ہو یا زراعتی یا کوئی دیگر البتہ
جو چیزیں اس زمین پر مثل عمارت درخت اور زراعت وغیرہ
کے مانند موجود ہیں ان کی قیمت میں وراثت کا حق رکھتی ہے
جیسا کہ زمین کے علاوہ ہر قسم کے متروکہ اموال سے وراثت
کی حقدار ہے۔ اگر اس کے شوہر کی اولاد ہو تو پورے حصہ اور
اگر اس کے شوہر کی اولاد نہ ہو تو پورے حصہ۔

غوثی - شاہرودی

امامیہ جنتی

پاکستان و ہند کی مقبول ترین اور کثیر الاشاعت جنتی

جس میں

سال بھر کی تقسیم، قمر و عقرب، نوز و عالم افزوز، چاند سورج گرہن

سیاحت عالم، پیش گوئیاں، نیک و بد تاریخیں، بارہ راشیوں کے

نیک و بد حالات و دیگر مذہبی معلومات و مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔

ناشر

افتخار بک ڈپو رحسٹوڈ۔ اسلام پورہ - لاہور

کتاب المسائل و الاحکام

اس میں اصول دین اور فروع دین، احکام طہارت و نسوان، تجنیز موتی نماز سائے
واجبہ و مستحبی، روزہ حج و زکوٰۃ و خمس و جہاد اور تعقیبات نماز کا بیان ہے۔

جدید تحفۃ العوام

مقبول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِمُ الْمُعْتَمِدِينَ هـ

اما بعد۔ المتک بالثقلین احقر السید منظور حسین نقوی ابن الحاج السید غلام تفسیر
صاحب مرحوم طاب شہادہ عرض پرداز ہے کہ ہر مکلف پر شرعاً واجب و لازم ہے کہ وہ
اپنے عقائد دینی کو صحیح و درست کرے۔ یعنی اسے اصول دین کا صحیح علم و واقفیت حاصل
ہو۔ اور اپنی استعداد علمی کے مطابق ادلہ و براہین کے ساتھ ان کو تسلیم کرے اور فروری دین
یعنی نماز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کے ضروری مسائل و احکام سے بطابق فتاویٰ مجتہد
جامع الشرائط پورے طور پر واقف و آگاہ ہو۔

اولاد کی تعلیم و تربیت والدین کا فریضہ ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم ارشاد فرماتے ہیں۔ **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ** یعنی تم میں سے ہر

نہ مکلف۔ بمعنی تکلیف دیا گیا ہے۔ یعنی جب لڑکا یا لڑکی شرعی طمانت سے بولنے کی حد کو پہنچ جائے
تو اس پر شرعی تکلیف عائد ہو جاتی ہے۔ پس نو سال لڑکی اور پندرہ سال لڑکا احکام شرعی کا پابند ہو جاتا ہے
الاحقر نقوی۔

شخص اپنے گھر والوں کا حاکم ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک اپنے متعلقہ اشخاص کے بارے میں جواب دہ ہے۔ لہذا صاحب خانہ پر اپنے تمام متعلقین کے اخلاق و اطوار و اعمال کی اصلاح و درستگی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بنا بریں اولاد کی تعلیم و تربیت بدترجہ اولیٰ والدین کا اولین فریضہ ہے۔ پس جب لڑکا سن تیز و رشک کو پہنچے تو اسے خدا و رسول اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے احکام مبارکہ تعلیم کئے جائیں۔ اور سات برس کی عمر میں اسے نماز سکھائی جائے اور نو برس گزرنے پر اسے نماز پڑھائیں۔ اور اس بارے میں اگر سختی سمجھی گئی ہے تو اس سے گریز نہ کریں۔ لڑکی کو نو برس کے قبل سے تاکید و تنبیہ ضروری ہے تاکہ نو برس پورے ہونے پر وہ بالکل نماز کی پابند ہو جائے۔ اور لڑکے پر جب وہ پورے پندرہ برس کا ہو جائے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

پہلا باب

اصول دین

توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت

ہر ذی شعور و صاحب عقل و فراست جب ایشائے عالم کے وجود میں ذرا غور و فکر کریگا تو اس پر یہ نکتہ شہ ہو جائے گا کہ کوئی مصنوع خود بخود وجود میں نہیں آیا اور کوئی مخلوق از خود خلق نہیں ہوئی بلکہ ایک صانع و خالق قادر و حکیم نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے ایجاد و خلق فرمایا ہے جو صفات کمالیہ و جلالیہ و جمالیہ کا جامع اور ہر قسم کے نقص و عیب سے مبرا اور فقرو و احتیاج کے منزہ ہے۔ لہذا ہر مصنوع و وجود صانع پر دال اور ہر مخلوق اپنے خالق کے وجود کی دلیل ہے۔ مخلوق عالم کی توحید و یگانگت و یکسانی کے ثبوت میں چند عام فہم دلیلوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قدیم۔ یعنی خدا ہمیشہ سے قدیم ہے۔ قادر۔ یعنی خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ عالم۔ یعنی وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ حقیق۔ یعنی خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مرید۔ یعنی وہ صاحب ارادہ ہے۔ اور جو چیز واقع ہوتی ہے۔ اُس کے اختیار سے ہوتی ہے۔ لہذا وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں۔ مُدرک۔ یعنی وہ ہر چیز کے ظاہر و باطن کا دریافت کرنے والا ہے اگرچہ آنکھ کان وغیرہ نہیں رکھتا۔ متکلم۔ یعنی وہ جس چیز سے چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے درخت میں کلام پیدا کیا۔ صادق۔ یعنی خدا کا کلام درست اور برحق ہے۔

وہ صفات جو خدا کی ذات کے شایان شان نہیں۔ آٹھ ہیں۔

صفات سلبیہ

(اول) شرکت یعنی خدا کا کوئی شریک نہیں (دوسرے) ترکیب یعنی خدا مرکب نہیں۔ دوسرے الفاظ میں چند چیزوں سے مل کر اس کا وجود تیار نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا کوئی جزو نہیں ہے (تیسرے) مکان۔ یعنی خدا ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں۔ وہ اپنی قدرت کا مد سے ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔ وہ لامکان ہے (چوتھے) حلول۔ یعنی خدا کسی چیز میں نہیں سماتا۔ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے۔ جب روح نکل جاتی ہے تب آدمی مر جاتا ہے۔ یہ صورت خداوند عالم کے لئے روا نہیں ہے بالفاظ دیگر کہ ایک شے دوسری شے میں جا جائے۔ اس طرح کہ اس کی صفت قرار پا جائے۔ جیسے سیاہی جسم میں (پانچویں) محل تجاوش یعنی خدا مختلف حالات اور کیفیات سے برہمی ہے۔ پہلے کچھ تھا اور اس کے بعد کسی اور حال میں ہو گیا۔ یعنی بچپن سے جوانی اور پھر بڑھاپا یا جاگتا تھا، سو گیا۔ پس حق تعالیٰ اس عیب سے منزہ ہے۔ (چھٹا) مرئی۔ یعنی خدا لائق دید نہیں نزدنیا میں اور نہ عقیقی میں (ساتویں) احتیاج۔ یعنی خدا ذات و صفات میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ وہ ہر طرح سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔ (آٹھویں) صفات کا زائد بذات ہونا۔ یعنی خدا کی صفات اُس کی ذات کے سوا اور علیحدہ نہیں ہیں۔ اُس کی ذات عین صفات اور اُس کی صفات عین ذات ہیں۔

عدل

مطلب یہ ہے کہ خدا کا ہر کام اُس کی حکمت و مصلحت کے مطابق اور موقع و محل کے

عین موافق ہے۔ اس کے افعال میں ظلم و بے اعتدالی ناممکن ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ نبی اپنے افعال میں مختار ہے اور ان کا ذمہ دار ہے۔

خداوند عالم کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو خلاف عدل ہو۔ اس پر دلائل یہ ہیں۔

اول۔ ظلم قبیح ہے لہذا خدا کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ ظلم کسی ضرورت و احتیاج کی وجہ سے ہوتا ہے اور خدا محتاج نہیں ہے۔

سوم۔ خدا نے دوسروں کو ظلم کرنے کی مخالفت کی ہے تو وہ خود بھلا کیسے ظلم کرے گا۔

چہارم۔ تمام کتابیں جو خدا نے نازل فرمائی ہیں اُن میں اُس نے اپنے عادل ہونے کی

غیر دی ہے۔

پنجم۔ خلقت عالم کا نظام از خود عدل خداوندی کو ظاہر و نمایاں کرتا ہے۔

ششم۔ اگر خدا کے لئے ظلم کا احتمال بھی ہوتا تو اس کی سچائی کے متعلق اعتماد جاتا رہے گا۔

نبوت

سب انبیاء و مرسلین خدا کی طرف سے مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں

اور جو کتابیں اور صحیفے ان پر نازل ہوئے ہیں وہ سب بجانب اللہ ہیں۔ اور جو معجزات ان

کے ہاتھوں واقع ہوئے ہیں اور جن کا تذکرہ کلام الہی اور احادیث میں آیا ہے سب صحیح و

درست ہیں۔ سب پیغمبر معصوم یعنی ہمد سے لحد تک تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے پاک

ہوتے ہیں۔ کسی نبی سے کوئی خطا عمداً یا سہواً نہیں ہوتی۔ نہ مذموم صفات سے متصف

اور نہ ایسے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جو موجب نفرتِ خلالت ہوں۔ مثلاً برص و جذام

اندھا۔ بہرا۔ گونگا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے عہد تک ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ کی طرف سے مبعوث و خلالت

ہوئے۔ اور ان سب نے ہمارے رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی۔ آنحضرت

پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور

جو کوئی اس قسم کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور ملعون ہے۔ ان حضرت کا دین اسلام قیامت تک باقی رہنے والا ہے آپ کی نبوت چھ دلیلوں سے ثابت ہے۔

(ادل) کافر و مسلم سب کا اتفاق ہے کہ رسول اگر تم نے کسی کے آگے ڈانوسے ادب تر نہیں کیا۔ نہ سبق پڑھا۔ اور نہ کتابت کی لیکن پائیں تمہرے آن حضرت اور آپ کے اوصیائے طاہرین سے ہر علم میں ایسے افادات اور ارشادات صادر ہوئے۔ جن کا صدور کسی شخص سے باقاعدہ پڑھے لکھے بغیر عادتاً محال ہے اور اس فرق عادت کا ان سے صادر ہونا واضح معجزہ ہے۔

(دوم) سب آسمانی کتابوں میں آن حضرت کی تشریف آوری کی بار بار بشارتیں نہ ہوتیں تو یہود اور نصاریٰ جو آن حضرت کے دشمن تھے۔ قرآن مجید کے اس بیان کی تکذیب کرتے اور ان کی اس تکذیب کی خبر ہم تک بتواتر پہنچی حالانکہ ایسی کوئی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

(سوم) معجزے آن حضرت سے متواتر صادر ہوئے۔ مثلاً چاند کاشق ہو جانا اور سنگریزوں کا آپ کے ہاتھ پر لیج کرنا اور اسی طرح تمام معجزے جو کتابوں میں درج ہیں۔

(چہارم) آن حضرت خدا کی جانب سے قرآن لے کر آئے جس کی فصاحت و بلاغت نے عرب کے تمام صحابہ بلغا کو عاجز و ساکت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید کے پارہ ادل کی آیت ۲۳ میں خدا کا چیلنج درج ہے۔

(پنجم) آن حضرت کے جو حالات اور مکارم اخلاق بتواتر ہم تک پہنچے ہیں وہ خود بتاتے ہیں کہ وہ پیغمبر کے سوا کسی دوسرے میں نہیں ہو سکتے۔

(ششم) اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو لازم تھا کہ خداوند عالم کسی شخص کو معین کر تا جو علم کی رو سے آپ کے دعوائے نبوت کا کذب واضح کرتا کیونکہ مقتضائے حکمت یہ ہے کہ جو کوئی دین کی تخریب کرے۔ خدائے حکیم و قادر مطلق پر فرض ہے کہ غلبہ و طاقت سے اذروئے علم اسے دفع کرے۔

امامت

انبیاء و مرسلین کی طرح امام بھی منصوص و مامور من اللہ ہوتے ہیں جس طرح اور نبیوں کے

وصی و جانشینِ خدا کی جانب سے مقرر و معین ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے ہمارے پیغمبر کے وصی و جانشین بھی خدا کی طرف سے معین و مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا ان کا معصوم اور مالکِ علم لدنی ہونا اور جمیع اوصافِ مامورینِ خدا سے ان کا منصف ہونا ضروری و لازمی ہے اور تا قیامِ نبیامت ان کی امامت کا باقی رہنا بھی لازمی ہے اور یہ امام بارہ ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

پہلے امام جو حضرت محمد مصطفیٰ کے خلیفہ بلا فصل و وصی برحق ہیں حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، دوسرے امام حسن علیہ السلام، تیسرے امام حسین علیہ السلام، چوتھے امام علی زین العابدین علیہ السلام، پانچویں امام محمد باقر علیہ السلام، چھٹے امام جعفر صادق علیہ السلام، ساتویں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، آٹھویں امام علی رضا علیہ السلام، نویں امام محمد تقی علیہ السلام۔

دسویں امام علی نقی علیہ السلام۔ گیارہویں امام حسن عسکری علیہ السلام، بارہویں امام آخر الزمان عجل اللہ فرجه خصوصاً حیثیت سے ان حضرات کی امامت پانچ دلیلوں سے ثابت ہے۔ (اول) شیعہ و سنی متفق ہیں کہ جناب رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے پس ان بارہ اماموں کے علاوہ جن لوگوں نے خلافت کا دعویٰ کیا۔ ان کی یہ تعداد نہ تھی اور نہ وہ معصوم تھے۔ اور آئمہ ظاہرین کی عصمت کسی مسلمان کے نزدیک محلِ کلام نہیں ہے۔ سوائے خوارج و نواصب کے کہ جن کا بغض و عناد واضح ہے۔

(دوم) ان حضرات میں سے ہر امام نے قطعی طور پر اپنی امامت کا دعویٰ فرمایا اور عصمت دروغ گوئی سے مانع ہے۔ اور اس کے علاوہ ان حضرات کے حالات و کمالات اور عبادات و کمالات جو تواتر ہم تک پہنچے ہیں۔ ان کی صداقت کا پتہ ثبوت ہے۔

(سوم) جو علوم اور حقائق و معارف ان حضرات سے ہمیں پہنچے ہیں وہ انہوں نے کسی دنیوی تعلیم گاہ سے حاصل نہیں کئے تھے اور یہ خرقِ عادت ہے۔

(چہارم) ان حضرات کی امامت کے بارے میں ان کے اسماء و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں وہ کتب معتبرہ میں مذکور ہیں۔

3- عصمت، دروغ گوئی سے یعنی معصوم ثبوتِ اہل بی بی سب کا۔ 4- صدقات میں ثبوت، چنانچہ کمال ثبوت۔ 5- تہذیبِ عادت، جو تواتر آئمہ ظاہرین کی ہے۔ 6- اسماء و صفات، ان حضرات کے اسماء و صفات کے متواتر نصوص جو ہم تک پہنچے ہیں۔

(پنجم) ان میں سے ہر بزرگوار نے متوازن معجزے دکھائے جو مبسوط کتابوں میں درج ہیں۔

قیامت (معاد)

قیامت سے یہ مراد ہے کہ تمام لوگ اسی بدنِ غضری کے ساتھ بروز قیامت محشر ہوں گے اور ان کے نیک و بد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو قابلِ بہشت ہوں گے وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ اور آپ کو شرد و سبیل سے سیراب ہوں گے اور جو قابلِ دوزخ ہوں گے۔ آپہیں نارِ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ جناب رسولِ خدا اور ائمہِ معصومین گنہگارِ مومن کی شفاعت فرمائیں گے۔

قیامت کا برپا ہونا چھ دلیلوں سے ثابت ہے

(اول) اولادِ آدم میں ظلم بہت ہے اور اکثر و بیشتر ظلم کا بدلہ دنیا میں نہیں ملتا۔ پس اگر کوئی دوزخِ جزا نہ ہو۔ جس میں مظلوم کی دادِ ظالم سے لی جائے تو لازم آئے گا کہ خود خدا سببِ ظلم قرار پائے اور ظلم اس کے لئے قبیح ہے۔

(دوم) خدا نے حکم نے بندوں پر کچھ فیضانِ عاید کئے ہیں اور ان کے متعلق اجر و ثواب کا وعدہ اور عذاب و عقاب کی وعید فرمائی ہے۔ اور چونکہ وہ ثواب و عقاب دنیا میں نہیں۔ لہذا لازم ہے کہ کوئی روزِ جزا مقرر ہو۔ ورنہ فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہو جائیں گے۔ اور یہ قبیح ہے۔

(سوم) نیز اس امر سے خدا کے لئے (معاذ اللہ) کذب بھی لازم آئے گا۔

(چہارم) تمام امتوں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ قیامت کا برپا ہونا لازمی ہے۔

(پنجم) اگر دوزخِ جزا نہ ہوتا۔ اور اسے بیان نہ کیا جاتا تو بندوں کے ظلم و جور سے نظامِ عالم درہم برہم ہو جاتا۔

(ششم) جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوتِ شامت ہو چکنے کے بعد شربتِ قیامت کے لئے یہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر متواتر ہے۔

دوسرا باب

تقلید

قبل اس کے کہ فروع دین بیان کئے جائیں مسئلہ تقلید کا ذکر ضروری ہے تاکہ عاشر الناس جو اس اہم ترین مسئلہ سے ناابلہتین واقف ہو جائیں۔ اور ان کی عبادات و اعمال مشد عا صحیح و درست اور بدرگاہ احمدیت قبول و منظور ہو جائیں۔

(۱) ہر مکلف شرعی غیر مجتہد کے لئے واجب ہے کہ وہ مجتہد علم جامع شرائط کی تقلید کرے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فقہا آریں جو اپنے نفس کو محفوظ رکھنے والا دین کو بچانے والا، خواہش نفسانی کی مخالفت کرنے والا اور خدا اور رسول اور ائمہ معصومین کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام پر ایسے فقیہ و مجتہد کی تقلید لازم ہے۔

(۲) تقلید صحیح ہونے کے لئے مجتہد میں چند امور کا ہونا ضروری ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

اول بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو۔ تیسرے مرد ہو۔ چوتھے شیخو اثناعشری ہو۔ پانچویں عادل ہو۔ چھٹے ولد الحرام نہ ہو۔ ساتویں اس کا حافظہ عام حیثیت سے اتنا کم نہ ہو کہ استنباط مسائل نہ کر سکے۔ آٹھویں مجتہد ہو۔ نویں زندہ ہو۔ پس میت کی تقلید نہیں کر سکتا ہاں اگر زندگی میں کسی کی تقلید کر چکا ہو تو مرنے کے بعد بھی صرف ان مسائل میں جن میں وہ عمل کر چکا ہو۔ اس کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ دسویں اعلم ہو۔ اگرچہ یہ شرط نہیں ہے۔ ہاں جب ایک مجتہد کا فتوے دوسرے مجتہد کے خلاف ہو تب شرط یہ ہے کہ جس کی تقلید کرے اس سے دوسرا مجتہد اعلم نہ ہو۔ گیارہویں دنیا پر اس طرح مائل نہ ہو کہ اس کی عدالت میں فرق آجائے۔

۱۔ عادل سے مراد وہ شخص ہے جو تمام واجبات کو بجالائے۔ اور تمام حرام چیزوں کا ارتکاب نہ کرے۔ اور مکروہات سے مجتنب رہے اور یہ چیز اس کی عادت میں راسخ ہو کہ اس کی فطرت ثانیہ میں چکی ہو۔ (الاصغر نقوی)

۲۔ تقلید، یعنی مجھے ملنا۔ چو کہ امام نماز قائل ہیں اس لئے شریعت کے مسائل میں رہائی کے لئے ان کا کوئی نائب ہونا ضروری ہے جو کہ شکل اور پیمائش میں فتوے دے کہ فیصلہ کرے۔ اتنی ذمہ داری کا کام صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو تمام مجتہدوں میں سے زیادہ قابل اور عالم ہو گا۔ اسے مجتہد اعلم شریعت کہتے ہیں۔ تقلید کا مطلب یہ ہے کہ عروجہ زمانے میں جو صاحبِ محمد اعلم جامع شرائط ہوں ان کے لئے اول میں نہایت کسے کہ شریعت کے تمام احکام صحیح فقیر کہ ادنیات جانتے دلتے۔ ۶۔ استنباط، مشغول سے مشغول نکالنا۔ ۷۔ اعلم، سب مجتہدوں سے زیادہ علم والا۔ ۸۔ بڑا مجتہد۔ ۹۔ باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر۔

تہذیب و تمدن کے علم و ادب کی عمارت جس کے دو اس کی عظمت کی ہے

(۳) اقولے یہ بے عمل شدہ مسائل میں میٹھ کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔ لیکن جن مسائل پر عمل نہیں کیا ہے۔ ان میں میٹھ کی تقلید کرنا جائز نہیں۔ مردہ مجتہد کی تقلید ابتر اور میں نہیں ہو سکتی۔

(۴) مجتہد اعلم کی تقلید اگر ہو سکتی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اعلم کی تحقیق جہاں تک ممکن ہو کی جائے۔ اور اس کی تعیین میں باخبر لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو خود قوت استنباط رکھتے ہوں۔ اور اعلم سے مراد وہ شخص ہے جس کا استنباط دوسروں سے بہتر ہو یعنی وہ اُن تمام چیزوں کا سب سے بہتر جاننے والا ہو جن سے حکم شرعی کا استنباط کیا جاتا ہے۔

(۵) اگر مقلد اپنے مجتہد کے فتوے سے ناواقف ہو۔ لیکن اس کا یقین رکھتا ہو کہ جو وہ عمل بجالاتا ہے، اُس کے اجراء و شرائط سب ٹھیک ادا کرتا ہے اور کوئی منافی امر عمل میں نہیں لایا تو اقولے یہ ہے کہ عمل صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط استجابی، یہ ہے کہ (فتوے حاصل کرنے کے بعد) اس کا اعادہ کرے۔

(۶) اگر ایک مجتہد کی تقلید کرنے کے بعد یہ علم ہو جائے کہ دوسرا مجتہد اعلم ہے تو عدول واجب ہے۔ اور اگر دوسرے مجتہد کی اعلیت میں شک ہے یا محض احتمال یا ظن اس کی اعلیت کا ہو تو ایسی حالت میں عدول جائز نہ ہوگا۔

تیسرا باب فروع دین

اصول دین یعنی دین کی جڑوں کا بیان ہو چکا ہے۔ اب فروع دین یعنی دین کی شملوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن طرح درخت کی بنیاد کا استحکام اور اُس کی سرسبزی و شادابی اُس کی ہے اگر وہ مجتہد زندہ مجتہد سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا واجب ہے اور اگر زندہ اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور اگر دونوں مساوی ہوں تو پھر اختیار ہے جس کی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے (آقائے محسن مدظلہ)

۱۔ اقولے، جب کسی مسئلے میں علاوہ اختلاف کرتے ہیں تو صرف زیادہ عالمان کی رائے ہوتی ہے اسے توڑنے کہتے ہیں اور کسی زیادہ قوی (باقی جائے صوفی)

دوسرا (مٹی) - ہراس جاندار کی مٹی نجس ہے جس کا خون اُچھل کر نکلے۔ خواہ حلال ہو یا حرام
 دریائی مہر یا صحرائی۔ لیکن وہ رطوبت جو ہیجانِ شہوت کے وقت مقامِ پیشاب سے نکلتی ہے
 پاک ہے اُسے "ذمی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو اعراضِ عینی کے بعد نکلتی ہے۔ پاک
 ہے۔ اس کو "ذمی" کہتے ہیں۔ اور وہ رطوبت بھی جو پیشاب کے بعد خارج ہوتی ہے پاک
 ہے۔ اس کا نام "ودی" ہے۔ بلکہ پیشاب یا مٹی کے علاوہ دوسری رطوبتیں بھی پاک ہیں۔

(چہارم) خون - جن جانوروں کا خون جہندہ نہیں ہے۔ اُن کا خون پاک ہے۔ مثلاً
 مچھلی، لیسپر، کھٹکل وغیرہ۔ اور خون جہندہ رکھنے والے تمام جانوروں کا خون نجس ہے خواہ ان کا
 گوشت حلال ہو یا حرام اور خون مقدار میں کم ہو یا زیادہ اور خون رگ سے نکلے۔ یا رگ سے
 نہ نکلے مگر جو حلال جانور شرعی طریقے سے ذبح ہو اُس سے جتنا خون عموماً نکلتا ہے۔ نیکل
 چکنے کے بعد جو خون باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا پینا حرام ہے۔ اور جن عضو
 کا کھانا حرام ہو مثلاً تلی وغیرہ، اس میں جو خون ہو اُس سے اجتناب کرنا احتیاطِ زوجی ہے
 اور اگر انڈے کی زردی میں خون پڑ گیا ہو لیکن زردی پر جو پردہ ہوتا ہے اُس کی وجہ سے خون
 سفیدی تک نہ پہنچا ہو تو صرف زردی نجس ہوگی۔ اور سفیدی پاک رہے گی۔ اور وہ خون جو جانور
 کو دوڑنے کی حالت میں دودھ کے ساتھ کھنی نکل آتا ہے نجس ہے جس سے دودھ بھی نجس ہو
 جائے گا اور زخم یا پھوٹے وغیرہ سے جو محض پیپ خارج ہوتی ہے پاک ہے۔ اور جب کہ
 زخم یا پھوٹے سے زرد رنگ کی چیز خارج ہو۔ اور اس میں شک ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں
 تو اس کو پاک سمجھا جائے گا۔ اسی طرح جسم کے کھانے سے جو رطوبت نکلے اور اس میں شک
 ہو کہ آیا یہ خون ہے یا نہیں تو اس کو بھی پاک سمجھا جائے گا اور اسی طرح جب کہ کپڑے پر خون
 دیکھا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا گائے بکری کا خون ہے یا بچھر وغیرہ کا۔ تو وہ بھی پاک سمجھا
 جائے گا اور اگر غذا کے پینے کے وقت میں ذرہ بھر خون جا پڑے تو تمام غذا اور برتن نجس ہو
 جاتا ہے۔

رتجم) ہسودہ - یعنی وہ جانور جو بیماری سے مرے یا مارا جائے یا شرعی طریقے کے
 خلاف ذبح کیا جائے، اُن تمام حیوانوں کا مردہ نجس ہے جن کا خون جہندہ ہو خواہ وہ حلال

ہوں یا حرام۔ صحرائی ہوں یا دریائی۔ اور مروے کے اجزاء بھی نجس ہیں خواہ اس کی زندگی میں اس سے جدا ہوں یا مرنے کے بعد علیحدہ ہوں۔ بشرطیکہ ان میں جان ہو لیکن وہ اجزاء پاک ہیں جن میں روح حلول نہیں کرتی۔ مثلاً بال، ناخن، پٹری، سینک وغیرہ اور معمولی اجزاء جو جانور سے جدا ہوتے ہیں جیسے ہنڑتوں کی پٹری یا زخم کے اوپر کی کھال یا نافہ مشک وغیرہ جب کہ ان اجزاء کے علیحدہ کرنے کا موقع بھی ہو تو پاک ہیں۔ اور اگر قبل از موت مثلاً اگر زندہ کھال فروج لی جائے تو بنا برافروزی نجس ہے۔ اور انسان کا مردہ مرد ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے نجس ہوتا ہے۔ البتہ صرف مسلمان کا مردہ غسل سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور غسل سے پہلے اور میت تھنڈی ہونے کے بعد کوئی اسے ٹس کرے تو غسل میں میت واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مشک ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو کھال یا چربی مسلمان سے لی جائے خواہ جانور کا شرعی طریقہ ذبح ہو نامعلوم نہ ہو۔ سب چیزیں پاک سمجھی جائیں گی۔ اور اگر کافر سے لی جائیں تو نجس قرار دی جائیں گی۔ جب کسی پٹری ہوئی کھال کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ خون جھنڈہ رکھنے والے جانور کی ہے یا نہیں تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔ اور بجا المیت تری ماتھ یا کوئی دوسرا عضو لگ جانے سے نجس ہو جاتا ہے جو دھونے سے پاک ہوگا۔ اور اٹھو ڈیہ ہے کہ بغیر طوبت کے لگ جانے پر بھی اس عضو کو دھو کر پاک کیا جائے۔ جو مردہ سے لگا ہے۔ اور مرغی کا انڈا جو مردہ مرغی کے پیٹ سے باہر نکلے۔ اگر اس کی اوپر کی کھال سخت ہو چکی ہو تو پاک ہے لیکن پھر بھی اس کا ظاہر پاک کر لینا چاہیے۔

دشتم و ہفتم) خشکی پر رہنے والا کتا اور سور نجس ہیں لیکن دریائی سور کتا پاک ہیں اور اس نجس کتے اور سور کے تمام اجزاء بھی نجس ہیں خواہ ان میں جان ہو یا نہ جیسے بال ناخن وغیرہ۔ اگر بکری کے پیٹ سے کتے یا سور کا بچہ پیدا ہو۔ اور اس پر کتے یا سور کا نام صادق آئے تو وہ نجس ہے اور اگر اس کو بکرا یا بکری کہا جائے تو پاک ہے۔

دہتم) کافر۔ خواہ وہ مرتد ہو یا یہودی، عیسائی، مجوسی، صحرابی ہو نجس ہے اور عالی جو امیر المؤمنین کو خدا کہے نجس ہے اور جن لوگوں نے امیر المؤمنین پر خروج کیا یا خروج کر لیا ان کے طریقہ پر رہے وہ بھی کافر نجس ہیں۔ ان کو خوارج یا خاریج کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص

بھی کافر و نجس ہے جو اپیل بیٹ سے عداوت رکھے۔ ایسے لوگوں کو نواصب یا ناصبی کہتے ہیں اگر کوئی مسلمان بارہ اماموں میں سے کسی ایک امام کو بھی گالی دیتا یا دشمنی و بغض رکھتا ہو تو وہ بھی نجس ہے اور کافر کی تمام رطوبتیں اور اس کے تمام اجزاء نجس ہیں۔

دہم، شراب۔ خواہ انگور کی ہو یا کسی اور چیز کی بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں پینے والی ہو۔ نجس ہے اور اگر آپ انگور آگ پر جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ ہے کہ حرام ہے۔ اور بنا بر احوط نجس بھی ہے لیکن دو ٹکٹ آگ پر جل جانے کے بعد ظاہر ہو جائے گا۔ آب انگور اور منقہ و ضرے کا عرق اگر خود بخود یا گرمی کی وجہ سے جوش کھا جائے تو اقویٰ یہ ہے کہ بلا کسی قید کے حرام و نجس ہے اور بغیر سرکہ ہونے اس کی حرمت و نجاست کے بظرف ہونے میں شمال ہے۔ کچھ ریش مش، مومیر منقہ وغیرہ کو اگر بال لیا جائے تو یہ پاک اور ان کا کھانا پینا حلال ہے اگرچہ پرہیز کرنے میں احتیاط ہے۔

دہم، فقاع جو شراب جو سے بنائی گئی ہے نجس ہے اور ماء الشیر سے اہلباء ادویہ میں استعمال کرتے ہیں فقاع نہیں ہے بلکہ پاک و حلال ہے اسے عزق جو کہتے ہیں۔

تنبید، بھنگ، چرس وغیرہ جو اصل میں پینے والی چیزیں نہیں نجس نہیں ہیں اگرچہ ان کو پانی میں ملا کر جوش دیا جائے لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے۔

ریازدہم، پسینہ۔ فعل حرام سے جنبٹ ہونے والے شخص کا پسینہ بنا بر احوط (و جوبی) نجس ہے۔ خواہ پسینہ جنابت کے وقت آئے یا بعد میں اور فعل حرام مرد کے ساتھ ہو یا عورت کے ساتھ یا جانور کے ساتھ ہو بلکہ حائضہ کے ساتھ جماع یا بحالتِ روزہ جماع یا قبل از کفارہ ظہار کی حالت میں جماع کرنے سے جو پسینہ آئے اس سے بھی بنا بر احوط نجس ہے۔

۸۔ اور بیک حصہ نہ ملا بر آگ اس میں نشہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے اگرچہ بنا بر اقویٰ اس کا پینا حرام ہے لہذا آتے جس منظر کے منقہ اور ضرے کا عرق جوش کھانے سے نہ نجس ہوتا ہے نہ حرام۔

۹۔ لیکر نشہ کرنے والی نہ ہو تو اس کی حرمت و نجاست معلوم نہیں (آتے جس منظر کے)

۱۔ آب انگور، انگور کا رس۔ ۲۔ زہد، پختگی۔ ۳۔ زہد، پختگی۔ ۴۔ قید، شرط۔ ۵۔ حرمت، اور نہ ہو تو نہ کرنا۔ ۶۔ جنب، غسل جنابت واجب۔ ۷۔ جنابت،

(دواؤہم) نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ جو استبراء سے قبل آئے بلکہ بنا بر احوط واجب ہر قصہ عور جانور کا پسینہ نجس ہے۔

ثبوت نجاست

نجاست چند طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اُس چیز کے نجس ہونا علم و یقین رکھنا ہو۔ دوسرے یہ کہ جس کے تصرف میں وہ چیز ہے۔ وہ شخص اس کے نجس ہونے کی خبر دے۔ تیسرے یہ کہ دو عادل گواہی دیں بلکہ بنا بر احوط ایک عادل کی گواہی سے بھی نجس ہونا مان لینا چاہیے۔ پس محض خیالی دگمان اور ظن و شک ثبوت نجاست میں کافی نہیں ہے۔ اگر کسی چیز کی نجاست میں شک ہو تو وہ پاک ہے خواہ مخواہ ان چیزوں کو کہ جنہیں شریعت نے ظاہر قرار دیا ہے۔ نجس سمجھنا اور اُن سے بچنا نہ صرف مکروہ بلکہ کبھی حرام ہو جاتا ہے اور ایسے شیطانوں دوسرے اور شکوک رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ تمام عبادات نماز روزہ ترک ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ البتہ مشتبہ رطوبت جو پیشاب یا منی کے بعد استبراء سے پہلے خارج ہو۔ اس میں شک بھی ثبوت نجاست کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح کسی نجس چیز کا پاک ہونا علم سے یا دو عادل شخصوں کی گواہی سے یا اس شخص کے بیان کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ جس کے تصرف میں وہ چیز ہو۔

احکام نجاست

احکام نجاست پانچ چیزیں ہیں (۱) نماز و طواف کی حالت میں خواہ واجب ہو یا تنجیح جسم و لباس نجس نہ ہونا چاہیے۔ اور نہ مشتبہ برنجس ہونا چاہیے۔ مثلاً دو لباس ہوں۔ جن میں سے ایک کی نسبت معلوم ہو کہ نجس ہے تو ایسے لباس سے نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ اور نہ بحالت طواف استعمال کرنا چاہیے۔ البتہ اگر نماز سبالاتے کے بعد معلوم ہو کہ لباس نجس تھا

تو صرف نجاست خوراؤہم کا پسینہ نجس ہے (آقائے محسن مدظلہ)

تو اور مظننہ اگر عادل واحد کے کہنے سے حاصل ہو بنا بر اتوی کافی نہیں ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

اور پہلے نجاست کا بالکل علم نہ تھا۔ تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ اور اعادہ و قضا لازم نہیں ہے۔

۲۔ کھانے پینے میں جو چیزیں استعمال کی جائیں ان کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مقامِ سجدہ کا پاک ہونا لازمی ہے۔

۴۔ مساجد اور مشاہد مقدسہ ائمہ اطہرین علیہم السلام اور رواق و ضریح اقدس، قرآن مجید

اور وہ تمام محترم چیزیں جن کی تعظیم کا شرعاً حکم ہے ان سب کا پاک رکھنا ضروری ہے۔

(۵) اعیانِ نجسہ (نجس العین) اور وہ چیزیں جو نجس ہو جانے کی وجہ سے قابلِ طہارت نہ

رہیں۔ ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے البتہ روغنِ نجس کی بیع جلائے کی غرض سے جائز ہے

اور اسی طرح کلب معلّم (یعنی شکاری کتے) کی بھی بیع و شراعت جائز ہے۔

بحالتِ نماز نجاست کی معافی

نماز کی حالت میں نجاست چار صورتوں میں معاف ہے (۱) زخم اور پھوٹے کا خون

بشرطیکہ اس کا سلسلہ جاری رہے اور منقطع نہ ہو۔ اور بواسیر کا خون خواہ باطنِ جسم میں ہو یا ظاہر جسم

میں معاف ہے خواہ بدن پر ہو یا لباس میں۔

۲۔ وہ خون جو ایک درہم یعنی انگوٹھے کے ناخن کی مقدار سے زیادہ نہ ہو۔ اگرچہ متفرق

مقامات پر اس کی چھپٹیں پڑی ہوئی ہوں۔ تب بھی معاف ہے۔ خواہ بدن پر ہو یا لباس میں

بشرطیکہ وہ حیض یا نفاس یا استحاضہ یا نجس العین (یعنی کتا، سوز اور کافر) اور مردہ کا خون نہ ہو

کہ وہ معاف نہیں ہے بلکہ آدمی کے علاوہ حرام جانور کے خون سے بھی اجتناب کرنا احوط ہے

(۳) وہ لباس جو ساترِ عورت نہ ہو۔ جیسے ٹوپی، ازار بند، جراب۔ اس کا نجس ہونا نماز کی حالت میں

سے اور جسم یا کپڑے کا بار بار پاک کرنا یا لباس کا تبدیل کرنا باعثِ زحمت ہو۔

سے اگرچہ خون بواسیر سے اجتناب احوط ہے جو باطن میں ہر آتائے محسن مطلقاً

سے بلکہ اقویٰ ہے۔ (آتائے محسن مطلقاً)

۴۔ وہ عورت جو چھوٹے بچہ کی پرورش کر رہی ہو۔ اور ایک لباس سے زیادہ اس کے پاس نہ ہو۔ یا دو لباس ہوں۔ یا وہ دونوں محل حاجت ہوں تو اس کو چاہیے کہ شب و روز میں اپنا لباس پاک کر لے۔ اب اگر اس کے بعد بچہ پیشاب کر بھی دے تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور یہ نجاست معفو قرار پائے گی۔ لیکن اسو طیارہ ہے کہ آخر وقت لباس کو پاک کرے تاکہ نماز ظہیرین و مغربین قریب ہی قریب طہارت کے ساتھ ادا ہو جائیں۔

پانچواں باب

مطہرات

مطہرات یعنی نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ ہیں۔

۱۔ پانی۔ ہر اس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے۔ اور طہارت کے قابل ہو۔ پانی پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خود بھی پاک اور خالص ہو۔ پانی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک آب مطلق جسے بلا کسی قید کے پانی کہتے ہیں۔ دوسرے آب مصناف جو خالی پانی نہ ہو۔ بلکہ اس چیز کا پانی کہا جائے کہ جو اس میں مل گئی ہو یا جس سے وہ سُجور اُگیا ہو۔ مثلاً عرق گلاب یا شربت یا تبروز کا پانی یا سوڈے کا پانی وغیرہ۔ آب مصناف قابل تطہیر نہیں ہے نہ اس سے حدث دُور ہوتا ہے۔ نہ نجسٹ۔ خواہ وہ کھٹے سے زیادہ ہو۔ تب بھی ذرہ بھر نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔

آب مطلق اُن چیزوں کو بھی پاک کرتا ہے جو نجس ہو جائیں اور اسی سے وضو و غسل بھی صحیح ہے۔ اس پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

آب روال۔ یعنی جاری پانی جو کنوئیں کے علاوہ زمین سے جوش کر کے اس پر

۱۔ گلاس میں شرط یہ ہے کہ نجس اوپر سے یا برابر سے ملے (آقائے محسن مدظلہ)

رداں ہو جاتا ہے (جیسے دریا، چشے، نہریں) یا پانی کسی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا تا وقتیکہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ نجاست کی وجہ سے متغیر نہ ہو۔ اور ان میں سے کوئی چیز بھی متغیر ہو جائے تو نجس ہو جائے گا۔ جس نجس پانی میں تغیر نہ ہوا ہو یا اس کا تغیر زائل ہو چکا ہو وہ آب جاری یا آب کر کے فقط مل جانے سے پاک ہو جائے گا۔ اس پانی میں نجس کپڑا وغیرہ نجاست دور کرنے اور غوطہ لگانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ پھڑنے اور کئی مرتبہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۲) آب باراں - یعنی بارش کا پانی جو برسنے کی حالت میں آب جاری کے حکم میں ہے خواہ وہ تلیل یعنی گڑ سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اور نجاست کے ملنے سے نجس نہیں تو جہتک کہ بوجہ نجاست اس میں تغیر نہ پیدا ہو جائے۔ یعنی اس کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے۔ نہ نجس پانی اور اس کے علاوہ زمین کپڑا اور فرش وغیرہ عین نجاست زائل ہونے کے بعد بارش سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اور بارش میں نجس چیز کو کئی بار غوطہ دینا اور پھڑنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) آب چاہ - یعنی کنوئیں کا پانی۔ یہ بھی آب جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اور بنا بر اتویٰ نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہو۔ پس نجس کپڑا یا برتن وغیرہ نجاست دور کرنے کے بعد اس میں غوطہ دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور کنواں بھی پاک رہتا ہے۔ البتہ اگر کسی نجاست کے گرنے سے اس کے اوصاف میں تغیر ہو جائے تو اس قدر پانی اس سے کھینچا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ تغیر زائل ہو جائے یا یہ کہ آب جاری اس سے متصل ہو جائے یا اس قدر بارش اس پر ہو جائے یا اس قدر پانی اس پر ڈالا جائے جس سے پانی کا رنگ و بو و مزہ درست ہو جائے یا یہ کہ خود بخود وہ تغیر دفع ہو جائے تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ مستحب ہے کہ نجاست وغیرہ کے گرنے سے ان کے نکالنے

لے بنا بر احوط دوپہی (آب جاری یا آب کر) اس پر غالب آجائے گے بنا بر احوط (دوپہی) شرط یہ ہے کہ بارش کا پانی برسنے کی حالت میں اس نجس چیز پر غالب آجائے اور یہ کہ بارش اتنی مقدار میں ہو کہ اگر زمین نرم ہو تو اس پر بہنے لگے ۱۲ سے اگر پودے گڑ سے کم ہو۔ آقائے عمن مدظلہ۔ مکے اور احوط

بھی ہے۔ ۱۲۔ آقائے بردجردی مدظلہ آقائے عمن مدظلہ۔

۱۔ متغیر نہیں۔ ۲۔ میں... اگر کنواں میں بوزورد ہوئے کہ بعد۔ ۳۔ اگر ۱۶ ماہ سے سو ۱۹ برسوں۔ ۴۔ مستحب۔ ۵۔ میں کنواں پر نہ ہو۔ ۶۔ اگر کسی نجاست کے گرنے سے اس کے اوصاف میں تغیر ہو جائے تو اس قدر پانی اس سے کھینچا جائے کہ جس کی وجہ سے وہ تغیر زائل ہو جائے یا یہ کہ آب جاری اس سے متصل ہو جائے یا اس قدر بارش اس پر ہو جائے یا اس قدر پانی اس پر ڈالا جائے جس سے پانی کا رنگ و بو و مزہ درست ہو جائے یا یہ کہ خود بخود وہ تغیر دفع ہو جائے تو کنواں پاک ہو جاتا ہے۔ مستحب ہے کہ نجاست وغیرہ کے گرنے سے ان کے نکالنے

کے بعد حسب ذیل پانی کی مقدار کھینچی جائے۔

احکام چاہ

نمبر شمار	وہ چیزیں جن کے کرنے سے پانی نکالنا مستحب ہے	پانی کی مقدار
۱	دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرنا۔ چڑیا یا اس کی مانند پرند کا گر کر جانا۔	ایک ڈول
۲	سانپ بچھو کا مر جانا یا چوہے کا گر کر جانا بشرطیکہ وہ پھولا یا پھٹ نہ گیا ہو۔	تین ڈول
۳	مرغ وغیرہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی سیٹ کا گرنا۔ خواہ وہ فضلہ کھاتا ہو یا نہ کھاتا ہو۔	پانچ ڈول
۴	کسی پرندہ کا دکھوترے سے لے کر شتر مرغ تک اگر گر جانا چوہے کا گر کر پھول جانا یا پھٹ جانا۔ غذا کھانے والے نابالغ لڑکے کا پیشاب گر جانا۔ کتے کا گر کر زندہ نکل آنا چھکلی کا مر کر پھول جانا۔ بدن پر کسی نجاست کے بغیر جنب کا داخل ہونا۔	سات ڈول
۵	سھوڑے سے خون کا گرنا۔ جلیے مرغ کے ذبح کا خون۔ خشک پائخانہ کا گرنا بشرطیکہ پھٹ کر پھیلا نہ ہو۔	دس ڈول
۶	بارش کے اس پانی کا گرنا جس میں آدمی کا پیشاب، پائخانہ یا کتے کا پائخانہ مخلوط ہو گیا ہو۔ داغ یا ناک سے جو خون نکلتا ہے اس کا گرنا۔	تیس ڈول
۷	حیض، نفاس و استحاضہ کے علاوہ طاہر العین کا خون گرنا ایسے جانور کا خون گرنا جس کا خون زیادہ نکلتا ہو جیسے بکری وغیرہ آدمی کے پائخانہ کا گرنا جو پھٹ گیا ہو۔	پچاس ڈول

۱۔ نظر، ۲۔ اجازت، ۳۔ جنس، ۴۔ شخصی کائنات میں داخل ہونا، ۵۔ جسمانی نجاست، ۶۔ کھانا، ۷۔ کھانا

۸	کتاب، آبی، گیدڑ، لومڑی، خرگوش یا ان کے مشابہ جانور کا گر کر مر جانا۔ مرد کا پیشاب گرنا	چالیس ڈول
۹	مسلمان آدمی کا گر کر مر جانا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔	ستر ڈول
۱۰	گھوڑا، بخیرہ، گدھا، گائے کا گر کر مر جانا	ایک کر
۱۱	شراب اور ہر سیال نشہ دار چیز کا گرنا۔ منی کا گرنا۔ ہر اس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت حرام ہے خون حیض نفاس یا استحاہ کا گرنا۔ نجس العین کا پیشاب، پانخانہ اور اس کا خون گرنا۔ انسان کے خون کا گرنا۔ حرام سے جنبت یا نجاست خورد جانور کے پسینہ کا گرنا۔ بیل اور اونٹ کا گرنا۔ خواہ نہ ہو یا ماوہ۔ اور تمام ان نجاستوں کا گرنا۔ جن کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار کھانے کی بیان نہیں کی گئی۔	تمام پانی

ڈول کی حیثیت کنویں کی نوعیت سے متعلق ہے یا جو مناسب ہو یا جو اس شہر میں معمول ہو۔ کل پانی کھینچنے میں کسی خاص ڈول کا لحاظ نہیں۔ اگر چھوٹے ڈول کی بجائے بڑا ڈول استعمال کریں تو بھی کافی ہے مگر عدد میں کمی نہ ہو۔ اگر کنویں میں دو مختلف چیزیں گر جائیں کہ جن میں ایک کے لئے ڈولوں کی تعداد کچھ اور ہے۔ اور دوسری چیز کے لئے اور ہے۔ مثلاً ایک کے پانچ اور دوسری کے سات ڈول ہیں تو صرف سات ڈول پانی نکالنا کافی نہیں بلکہ پانچ بھی کھینچے جائیں گے۔ اور اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے کنویں کا کل پانی کھینچنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دو دو کر کے اول صبح صادق سے لے کر شام تک برابر پانی کھینچتے جائیں اور جب کنواں پاک ہو جاتا ہے تو اسی کے اتباع میں ڈول رسی، دیوار اور کنویں سے متعلقہ سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۴) آب راکد (پھرا ہوا پانی) بقدر کہ یعنی آب کثیر۔ یہ پانی بھی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔ جب تک کہ بوجہ نجاست پانی کا رنگ یا بو یا مزہ میں تغیر نہ آجائے۔ تغیر

سے مراد تغیر حسی ہے یعنی اس طرح تغیر ہو جائے کہ آنکھ کو رنگ، زبان کو ذائقہ اور ناک کو بُو
عسوس ہونے لگے۔ تغیر پانی خود بخود اپنی اصلی حالت پر آجانے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ بلکہ
اس پر بارش کا ہونا یا آب جاری یا دوسرے ایک کرایا چند کپانی سے اتصال لازم ہے۔

گر کی مقدار باعتبار پیمائش کے اس قدر ہے کہ جس کی لمبائی ۳ لہجہ بالشت چوڑائی ۳ لہجہ
بالشت اور گہرائی بھی اسی قدر ۳ لہجہ بالشت جن کا مجموعی حاصل ضرب ۲۷ لہجہ $3 \times 3 \times 3 = 27$
بالشت کعب ہوتا ہے وہ

(۵) آبِ راکد۔ (دھڑا ہوا پانی) جو گڑ سے کم ہو یعنی آبِ قلیل جو کسی برتن میں ہو۔ یا
چھوٹے سے گڑھے میں جمع ہو جائے لیکن بقدر کہ گڑ نہ ہو یا حوض و تالاب میں گڑ سے کم ہو
جائے تو یہ پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ نجاست سوئی کی نوک
کے برابر ہو۔ یہ پانی نجس ہونے کے بعد اُس وقت تک پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس پر
بارش نہ ہو۔ یا آبِ جاری سے اتصال نہ ہو جائے یا دفعہ گڑ بھر پانی اس پر نہ ڈالا جائے۔

(دوم) زمین۔ ہر چیز کی نجاست کو زمین پاک نہیں کرتی بلکہ پاؤں کے تلوے کو جو تے
کے تلے کو، ہاتھ کی چھٹری کی نوک اور اسی قسم کی چیزوں کو اگر کسی نجاست سے نجس ہو جائیں۔ تو
نجاست زائل ہونے کے بعد زمین پر چلنے یا گر گرنے سے پاک کرتی ہے۔ بشرطیکہ زمین پاک اور
خشک ہو۔ خواہ پتھری ہو یا ریتی ہو یا مٹی ہو لیکن بنا بر احوط شرط یہ ہے کہ نجس زمین پر چلنے
ہی سے نجاست لگی ہو۔

(سوم) آفتاب۔ سورج پشیماب کی نجاست یا کوئی اور نجاست جو لگ جائے۔
تراس کے دور ہونے کے بعد خشک کر کے صورت غیر منقولہ چیزوں کو مثلاً زمین، مکانات اور
دیواروں یا اُن میں نصب کی ہوئی اشیاء مثلاً دروازہ، چوکھٹا۔ کیل وغیرہ اور منقولہ اشیاء

و کافی ہے کہ طول و عرض اور عین تین تین بالشت کل مجموعہ ۲۷ بالشت ہو آفتابے محسن حکیم سے خشک ہوئی شرط
بنا بر احوط درجی ہے ۱۲ لہجہ اگرچہ آفتابے یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے خواہ راست چلنے سے نجاست لگی ہو یا کسی اور طرح
پھر بھی احوط پر عمل کرنا ضروری ہے ۱۲ لہجہ یا درخت اور ان کے میوے یا گھاس وغیرہ جو زمین میں لگی ہو۔ یا وہ
ظرف جو زمین میں گڑھے ہوں۔ مثلاً تیز وغیرہ کو۔ آفتابے محسن مدللہ۔

میں سے صرف بوریر اور چٹائی کو پاک کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ نجاست کا لگا ہوا کوئی مجزؤ باقی نہ رہے اور ان دو چیزوں میں مقام نجاست پر تری ہو تاکہ اس کو آفتاب خشک کر دے۔ اور اگر نجاست خود بخود سوکھ جائے تو اسے دوبارہ ترکہ دیں تاکہ آفتاب اس کو خشک کر دے طہارت ہو جائے گی۔ اگر سورج دیوار کی ایک طرف پڑے اور دوسری جانب دھوپ نہ جائے تو وہی حصہ پاک ہو گا جس پر دھوپ پڑی ہے۔

دچارم، استحالہ و انقلاب: یعنی کسی نجس چیز کا پاک شے بن جانا۔ جیسے شراب کا سرکہ بن جانا یا عین نجاست (پانچخانہ) کا مٹی ہو جانا۔ یا سنی سے انسان بن جانا، یا نجس پانی کا بخارات بن جانا کتے کا نمک زار میں گر کر نمک ہو جانا۔ خون کا پیپ کی صورت اختیار کر لینا۔ اس طرح خود نجاستیں بھی، اور مقام نجس چیزیں بھی پاک ہو جاتی ہیں۔ اگر نجس چیز کی جنس نہ بدلے تو پھر نجس ہی رہے گی جیسے نجس گندم کا آٹا بن جانے سے آٹا نجس رہے گا۔ یا نجس آٹے کی روٹی بن جانے سے روٹی نجس ہی رہے گی۔ کیونکہ جنس تبدیل نہیں ہوتی۔

دچارم، انتقال: بعض نجس چیزیں منتقل ہونے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ بعد از انتقال دوسری چیز کا جزو شمار ہوں۔ جیسے انسان کے خون کا کھٹل، جوں، مچھر وغیرہ کے جسم میں پہنچ کر ان کا جزو بدن بن جانا یا نجس پانی یا پیتاب کا درخت یا کھیتی میں آنا تاکہ اس طرح منتقل ہونے سے یہ اشیاء پاک ہو جائیں گی۔

علی الظاہر انتقال کوئی مستقل شے مطرات میں سے نہیں ہے بلکہ انتقال کی وجہ سے جب استحالہ ہو جائے۔ جیسے آدمی کا لہو کھٹل یا جوں نے پی لیا۔ اور وہ اب اسی کا خون سمجھا جانے لگا تو پاک ہو جائے گا۔ چونکہ وہ عمران نجس سے خارج ہو گیا اور اس لئے جو نمک جو آدمی کا خون پیے وہ ظاہر نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ وہ جو نمک کا خون نہیں قرار پاتا بلکہ جو نمک

عہ دیوار یا عمارت یا زمین کی وہ مقدار کہ جس میں نجاست جذب ہے ایک ہی مرتبہ سورج پڑ کر اسے خشک کرے۔ پس اگر اس پر سورج ایک دفعہ پڑ کر اس کے ظاہری حصہ کو خشک کرے اور پھر دوسری مرتبہ پڑ کر اس کے باطنی حصہ کو خشک کرے تو اس جگہ کا فقط ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔ اور باطنی حصہ نجس ہی رہے گا۔ (آفتابے مؤمن مجسم)

1- طواف و چیزیں جو کون کون چیزیں ہیں۔

اس کا طواف سمجھا جاتا ہے اور وہ ہے انسان ہی کا خون۔

دشتم، اسلام - کافر کے مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن اور رطوبت مثلاً
 متحرک پسینہ، بال، ناخن وغیرہ سب پاک ہو جاتے ہیں۔ البتہ وہ برتن جو اس نے حالت کفر
 میں استعمال کئے تھے اور وہ لباس جو کفر کی حالت میں اس کے زیب تن تھا نجس ہیں۔ ان کو
 پاک کر لینا چاہیے اور ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے۔ خواہ اصلی کافر ہو یا مرتد ملی (یعنی جس کا لطفہ
 ماں باپ کے کفر کی حالت میں قرار پایا تھا۔ یہ مسلمان ہوا۔ اور پھر کافر ہو گیا) یا مرتد فطری ہو۔
 جس کے والدین دونوں یا ان میں سے کوئی لطفہ قرار پکڑنے کے وقت مسلمان ہو۔ اور باوجود اس
 کے یہ کافر ہو جائے۔

(ہفتم) تبعیت - کسی چیز کا دوسری چیز کے اتباع میں پاک ہو جانا مثلاً اگر کافر
 مسلمان ہو جائے تو اس کا کچھ بھی اسی کا تابع ہو کر پاک ہے۔ خواہ باپ مسلمان ہو یا ماں یا جب
 شراب سر کر بن جائے تو اس کا برتن بھی پاک ہو جائے گا یا جس تختہ پر میت کو غسل دیں یا جو کپڑا
 غسل دینے میں میت پر پڑا ہو یا غسل دینے والے کا ہاتھ یہ سب چیزیں تبعیت میں پاک
 ہو جائیں گی لہ

دہتم، غیبت - مسلمان کا جسم یا کپڑے یا برتن یا فرش یا جو چیزیں بھی اس کے
 متعلقات میں سے ہوں۔ اگر نجس ہو جائیں اور وہ شخص غائب ہو کر پھر سامنے آئے۔ تو ان کو
 پاک سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ اس شخص کو ان چیزوں کی نجاست کا علم ہو چکا ہو۔ اور یہ احتمال بھی ہو
 کہ اس نے پاک کر لیا ہوگا۔ اور وہ ان چیزوں کو کسی ایسے امر میں استعمال بھی کرے۔ جس
 میں طہارت شرط ہے۔

دہم، استسباب - حلال جانور جو نجاست کھانے لگے۔ اُسے نجاست کھانے سے
 پکانا۔ اس کے پیشاب پانچ دن کو پاک کر دیتا ہے اور استسباب اتنے دن ہو کہ وہ جانور نجاست خور

لہ لیکن غسل دیندہ کے ہاتھ کے علاوہ اور باقی جسم اور لباس کے پاک ہونے میں تاقل ہے پس احوط یہ

ہے کہ اسے دھریا جائے (آقائے عمن مظلما)

ہونے سے خارج ہو جائے۔ مستبراح کی مدت اونٹ کے متعلق چالیس روز۔ گائے کے بارہ ہیں تیس روز بیٹھ کر کبریٰ کے متعلق دس روز بطن کے لئے سات یا پانچ روز۔ اور مرغ کے واسطے تین روز ہیں۔

1- بظون: ہر جانہ۔

دوم، ذبیحہ کا خون بعد شغاف نکالنا۔ نوح کرنے سے جائز کا جب اس قدر خون نکل جائے کہ جس قدر معمولاً نکلا کرتا ہے تو اس کے حجم کا بقیہ خون پاک ہے۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

دیا زوم، غسلہ کا جدا ہونا:۔ جو پانی نجس چیز کو دھوتا ہو اگر رے اُس کا جدا ہونا اس تری کو پاک کرتا ہے جو کپڑے میں پھڑنے کے بعد رہ جاتی ہے۔

دوازوم، زوال عین نجاست:۔ انسان کے علاوہ ہر حیوان کے ظاہری جسم سے نجاست کا برطرف ہونا، اُس کی طہارت کے لئے کافی ہے۔ مثلاً مرغ کی چونچ میں اگر انسان کا پانچواں لگا ہو تو جس وقت وہ اصلی نجاست بالکل برطرف اور رطوبت خشک ہو جائے گی تو اُس کی چونچ پاک ہے۔ اس طرح اگر انسان کے کسی عضو کے اندر کے حصہ میں مثلاً سنہ یا ناک یا آنکھ یا کان کے اندر نجاست لگ جائے تو صرف اُس کے زائل ہونے سے طہارت ہو جائے گی۔

احکام طہارت

۱) جو چیز پشیاہ سے نجس ہو جائے اُسے آب قلیل سے پاک کرنے میں دو مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ ایک مرتبہ دھونا کافی نہ ہوگا۔ اور پشیاہ کے علاوہ دیگر نجاست کے لئے صرف ایک مرتبہ پاک کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ اعط دو مرتبہ ہے۔ آپ کر یا آب جاری میں ازالہ نجاست کے بعد صرف ڈبو دینا تطہیر کے لئے کافی ہے اور تعد یعنی دو مرتبہ پاک

لے بیس دن کافی ہیں (آقائے عمن)

لے دوسری مرتبہ کے بعد تیسری مرتبہ بھی پانی ڈالنا ضروری ہے ورنہ پاک نہ ہوگی (آقائے عمن محم)

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) پہلی مرتبہ کا غسل (دھوون) مطلقاً نجس ہے۔ خواہ وہ شے پیشاب سے نجس ہوئی ہو یا کسی اور نجاست سے اور دوسرے غسل سے احوط اجتناب ہے لیکن غسل بول و براز پاک ہوگا۔ بشرطیکہ اس میں عین نجاست نہ ہو۔ اور نہ وہ نجاست سے متغیر ہو یا ہو۔ اور نہ نجاست اپنی جگہ سے اتنی پھیلی ہو کہ اُسے ابدست نہ کہہ سکیں۔ اور نہ کوئی بیرونی نجاست اس میں شریک ہوئی ہو۔

(۳) شیر خوار بچہ جس کو ابھی غذا نہیں دی جاتی ہے۔ اگر فرش یا لباس پر پیشاب کر دے تو اس مقام پر اس قدر پانی بہا تاکہ وہ نجاست پر غالب آجائے کافی ہے لیکن دو مرتبہ دھونا احوط ہے اور جو چیز فضلہ اور منی یا خون لگ جانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہو۔ اس کا عین نجاست دور کرنے کے بعد آبِ قلیل میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔ اور دو مرتبہ دھونا بہتر ہے۔ اور آبِ کثیر یا آبِ جاری میں نجاست زائل ہونے کے بعد صرف دھونے سے وہ چیزیں پاک ہو جائیں گی پچھڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور جو چیزیں پچھڑی جاتی ہیں۔ ان کا پچھڑنا ضروری ہے۔

(۴) کتے کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے برتن کی طہارت میں لازم ہے کہ ایک مرتبہ پاک مٹی سے مانجیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پاک پانی سے دھوئیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے خشک مٹی سے مانجیں۔ پھر تھوڑا پانی ڈال کر اُسے گیل کر کے مانجیں۔ اور اس کے بعد دو مرتبہ پانی سے دھوئیں۔

(۵) سوز کے چاٹے ہوئے یا کھائے ہوئے ظرف کو اور اُس ظرف کو بھی جس میں جنگلی چوہا مر جائے سات مرتبہ دھونا واجب ہے۔ اور ہر نشہ کرنے والی چیز جس ظرف میں رکھی جائے اُس کی تطہیر بھی بنا بر احوط (وجوبی) سات مرتبہ کرنی چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ سوز کے چاٹے ہوئے برتن کو پہلے مٹی سے مانجھ لیں۔ اور اگر آبِ کثیر یا آبِ جاری سے پاک کریں

۱۔ بنا بر احوط یہ احتیاط استحبانی ہے۔ اتنی یہ ہے کہ تین مرتبہ کافی ہے (آٹا کے محسن حکیم)

تو اتومی یہ ہے کہ عین نجاست زائل کرنے کے بعد ایک مرتبہ دھونا کافی ہے بلکہ احوط (استحباب) یہ ہے کہ دھونا بھی متعدد بار یعنی سات مرتبہ ہو۔

(۶) اگر خمیر یا نجس روٹی کو آب جاری یا آب گرم میں رکھ دیں اور پانی اس کے تمام اجزاء تک اچھی طرح پہنچ جائے تو وہ خمیر اور نجس روٹی پاک ہو جائے گی۔

(۷) فرش۔ لحاف۔ تشک۔ بیکہ وغیرہ کی طہارت میں یا وہ چٹائی جس میں رسی بھی شامل ہے۔ عین نجاست زائل کر لینے کے بعد آب گرم یا آب جاری میں صرف غوطہ دینا کافی ہے پختہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ احوط یہ ہے کہ ایسی چیزوں کو آب باراں یا آب جاری یا آب کثیر میں پاک کیا جائے۔

(۸) اگر بہت بڑے بڑے برتنوں (جیسے دیگ وغیرہ) کو آب قلیل سے پاک کرنا ہو تو قدرے پانی اس میں ڈالیں۔ اور ظرف کو حرکت دیں تاکہ پانی اس کے سب اطراف میں پہنچ جائے پھر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی اور ڈالیں۔ اور حرکت دیکر پھینک دیں تیسری مرتبہ کرنے سے وہ ظرف پاک ہو جائے گا۔

(۹) اگر رنگین کپڑا نجس ہو جائے جس کے دھونے میں رنگ نکلنا ہو تو اس کے پاک ہونے کی یہ صورت ہے کہ اگر پانی میں رنگ کے اجزاء نمایاں نہ ہوں۔ اور وہ مضاف نہ ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا (ہلکا سا رنگ نکلنا مضر نہیں ہے) اور اگر خود رنگ کے اجزاء پانی میں نکلیں یا اتنا رنگ نکلے کہ پانی آب مضاف بن جائے۔ آب خالص نہ رہے تو وہ کپڑا پاک نہ ہوگا نجس رہے گا تا وقتیکہ رنگ نکلنا ہو تو وہ نہ ہو جائے۔ آب کثیر میں پاک کرنے کی صورت میں اتومی یہ ہے کہ جب پانی تمام رنگین کپڑے کے اجزاء پر محیط ہو جائے اور اندر سے بھی بالکل تر ہو جائے تو پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ اس کا رنگ مطلقاً نہ چھڑایا جائے (۱۰) لباس وغیرہ نجس ہو جانے کی صورت میں آب قلیل سے پاک کرنے کی صورت میں پختہ کرنا لازم ہے اور آب جاری و کثیر میں پختہ کرنا ضروری نہیں البتہ احوط ہے۔

(۱۱) جو چیزیں پختہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ جیسے لکڑی، چاول، گیہوں وغیرہ اور ان میں نجاست نفوذ کر جائے تو ان کا ظاہری حصہ پانی پہنچنے سے پاک ہو جائے گا لیکن باطنی حصہ کا

پاک ہونا شکل ہے جب تک کہ پوری طرح علم نہ ہو جائے کہ اندر کے تمام اجزاء تک پانی پہنچ گیا ہے۔ صرف باطنی حصہ کا گیلہا ہو جانا کافی نہ ہوگا۔

(۱۲) مٹی کا مٹکا وغیرہ یا صراحی اگر نجس پانی سے نجس ہو جائے تو پہلے اس کو نیشک کر لیا جائے یعنی وہ سوکھ جائے۔ اس کے بعد آب گریا آب جاری میں غوطہ دیا جائے تاکہ پانی اندر تک پہنچ جائے پاک ہو جائے گا۔

(۱۳) جانور جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ ان کا جھوٹا پانی مکروہ ہے اور اس میں جلال (نجاست خور اونٹ) اور مردہ توہر جانور داخل ہے۔ چوہے کا جھوٹا خصوصیت کے ساتھ مکروہ ہے اور ایسے آدمی کا جھوٹا بھی مکروہ ہے جو نجاست و طہارت کے خیال سے بے پرواہ ہو۔ اور جس پر اطمینان نہ ہو۔

(۱۴) اگر برتن کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو نجاست زائل کرنے کے بعد تین مرتبہ دھونا واجب ہے لیکن آب جاری اور آب گرمین تعدد نہیں ہے اگرچہ احوط (استحبابی) ہے (۱۵) اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ اور وہ نجس کپڑے کو پھرتے تو انگوٹھی ہاتھ اور کپڑے کے ساتھ پاک ہو جاتی ہے۔

(۱۶) اگر کسی کا بدن پیشاب سے نجس ہو جائے اور وہ پاک لنگی باندھ کر آب گریا (موضوئہ) میں داخل ہو تو آدمی یہ ہے کہ کہہ میں داخل ہوتے ہی پاک ہو جائے گا۔ اور اس بنا پر لنگی نجس نہیں ہوگی۔

(۱۷) اگر کسی شخص کی داڑھی نجس ہو جائے۔ آب گریا آب جاری میں دو دفعہ غوطے دینے سے پاک ہو جاتی ہے۔ داڑھی کو پھرتے کی ضرورت نہیں۔ البتہ آب قلیل یعنی لوٹے وغیرہ سے اگر پاک کی جائے تو ہاتھ سے اس پانی کو پھرتے کی بھی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے کے لئے داڑھی پر ڈالا گیا ہے اور بنا براحوط ہاتھ کو الگ پاک کرنا چاہئے۔

حہ اگر داڑھی کے بال زیادہ ہوں تو پھرتا ضروری ہے ورنہ لازم نہیں (آتائے من حکیم)

لئے بلکہ اتنی کی بنا پر ایک دفعہ کافی ہے۔ ۱۲۔

(۱۸) انگور کا جوش کھایا جاوے شیرہ۔ اس شیرہ انگور میں ڈال دیں۔ جس کا دو تہائی حصہ جوش کھانے سے کم ہو گیا ہے تو یہ شیرہ نجس ہو جائے گا۔ اور بنا براحوط پاک نہ ہوگا۔

(۱۹) اگر انگور کا شیرہ سر کر بنانے کی غرض سے برتن میں رکھا جائے اور اس میں جوش آجائے اور سر کر بننے سے پہلے نجس ہو جائے تو اپنی نجاست پر باقی رہے گا۔

(۲۰) اگر گتے یا سوڑ کو خشک ہاتھ لگ جائے تو مستحب ہے کہ دیوار یا خاک سے ہاتھ ملے۔

(۲۱) ضرر کا شیرہ جوش کھانے سے بنا براحوط نجس ہو جاتا ہے اور دوثلث حصہ کم ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ سر کر بن جائے تب بھی پاک ہو جائے گا۔ بنا براحوط شیرہ انگور کا بھی یہی حکم ہے۔

سونے چاندی اور مردار کی کھال کے علاوہ تمام قسم کے برتنوں کا استعمال خواہ کتنے ہی قیمتی پتھروں اور اعلیٰ جواہرات کے

احکام ظروف طلا و نقرہ

بنے ہوں، جائز ہے لیکن طاہر ہوں اور مطلقاً یعنی ہر قسم کے استعمال کے لئے نجسی نہ ہوں۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے لیکن کھانے پینے کی جو چیز اس میں ہر وہ حرام نہیں ہے۔ ایسے برتنوں کی حفاظت حرام ہے۔ اگرچہ ان کو استعمال بھی نہ کیا جائے۔

سونے چاندی کی چلم، سرپوش، خنجر کا غلاف، چاقو اور تلوار کا بھی۔ اگر یہ چیزیں سونے چاندی کی ہوں تو ان کا استعمال حرام نہیں ہے اور چھوٹے چھوٹے سونے چاندی کے برتنوں جیسے سردانی وغیرہ سے اجتناب بنا براحوط واجب ہے۔

کھاتے پیتے وقت برتن کے اُس حصہ کو جس میں چاندی ہو منہ لگانا حرام ہے۔ البتہ قرآن مجید بلکہ ہر کتاب کی سنہری روپلی جلدوں کا بنا نا جائز ہے بلکہ پورے کاغذ پر سونے یا چاندی کا پانی پھیرنا یا اس پر سنہرے حرور لکھنا جائز ہے۔ اسی طرح مشاہد مقدسہ کی

لے ضرر اور متعہ کا عرق جوش کھانے سے نہ تو نجس ہوتا ہے نہ حرام (آقائے محسن مدظلہ)

تو ایسے برتنوں کی حفاظت جائز ہے اگرچہ احتیاطاً ترک کرنا مستحب ہے (آقائے محسن حکیم)

زینت سونے یا چاندی کی قمیڈیوں سے کرکئے ہیں۔ اور ان کے پروں اور غلافوں کو بھی مطلقاً
نقرونی کرنا جائز ہے۔ مردوں کے لئے سونے کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے۔ جیسے
گھڑی میں سونے کی چین لگا کر اس کو گردن میں ڈالے یا اچکن کے بوتام میں لگا کر زینت
کرے۔ سونے چاندی کے برتن بنانا اور اس کی مزدوری لینا حرام ہے۔ اسی طرح ان کی
خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

چھٹا باب

تہذیب بیت الخلاء

جب پیشاب یا پاخانہ کے لئے کسی جگہ بیٹھیں تو چند امور کا بجا لانا واجب
واجب امور ہے۔ اول یہ کہ ہر شخص (خواہ مرد ہو یا عورت) اپنی اپنی شہ گاہ (کا چھپا)
چھپائے تاکہ دوسروں کی نگاہ نہ پڑے۔ البتہ ایسا بچہ جس کو ابھی کچھ تیز نہ ہو۔ دوسرے شوہر و
زوجہ، تیسرے کینز اور وہ آقا جس کے تصرف میں وہ کینز ہے۔ یہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں بنا بر
احوط ناف سے لے کر نصف پٹلی تک چھپایا جائے۔ اسی طرح ہر شخص پر لازم ہے کہ
وہ دوسرے کے مقامات پیشاب و پاخانہ کی طرف نظر نہ کرے۔ البتہ مجبوری کی صورت
میں جائز ہے جیسا کہ بغرض علاج طبیب کا مرض کو دیکھنا۔

(دوم) استنجہ کرنا۔ یعنی مقام پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے اور افضل تین مرتبہ ہے
اور ہاتھ سے ملنا واجب نہیں۔ محل بول بغیر پانی کے پاک نہ ہوگا۔ اور مقام پاخانہ کو پانی سے
اتنا دھونا واجب ہے کہ نجاست کا کوئی چھوٹا سا جزو بھی لگا ہوا باقی نہ رہے مخرج پاخانہ
کی طہارت تین ڈھیلوں سے بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ پاخانہ اپنے مقام سے تجاوز کر کے
ادھر ادھر زیادہ نہ پھیل گیا ہو لیکن اس صورت میں بھی پانی سے استنجہ کرنا بہتر ہے۔ ڈھیلے

لے جائز ہے لیکن ترک احتیاط مستحب ہے (اقتاے عن حکم)

پتھر وغیرہ سے تین مرتبہ صاف کرنا معتبر ہے خواہ اس سے قبل ہی پائخانہ صاف ہو جائے اور اگر تین ڈھیلوں سے صاف نہ ہو تو زیادہ مرتبہ صاف کرے یہاں تک کہ پائخانہ بالکل زائل ہو جائے۔

(اول) رد بقعدہ اور پشت بقعدہ ہو کر بیٹھنا بلکہ انحوط کی بنا پر سچ کو بھی اس طرح پیشاب پائخانہ کے لئے نہ بٹھایا جائے اور استنجا کی حالت میں بھی

حرام امور

قبل کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے (دوم) کسی دوسرے شخص کی مملو کہ جگہ میں پیشاب پائخانہ کرنا (سوم) محترم مقامات میں بلکہ علماء و مومنین کی قبروں پر جب کہ ان کی تہک ہو پیشاب پائخانہ کرنا (چہارم) ایسے وقف شدہ مقام پر پیشاب پائخانہ کے لئے بیٹھنا جس کے وقف کی کیفیت کا علم ہو (پنجم) قابل احترام چیزوں سے استنجا کرنا۔ مثلاً خاک شفا یا کاغذ جس پر آیات قرآن یا دعائیں وغیرہ تحریر ہوں یا خوردنی اشیاء روٹی وغیرہ و شتم، گوبر اور بڑی سے استنجا کرنا (سہم) ایسے بیت الخلاء میں کہ جس میں وہ انگوٹھی ہو جس پر خدا و رسول و ائمہ علیہم السلام کا نام کندہ ہو یا تسبیح و سجدہ گاہ وغیرہ گرجائے اس کے نکالنے سے قبل پیشاب پائخانہ کے لئے بیٹھنا گناہ ہے ان چیزوں کا فوراً نکلنا واجب ہے۔

(۱) ایسی جگہ بیٹھے جہاں اس پر کسی کی نظر نہ پڑے (۲) ایسی جگہ اختیار کرے جہاں پر پھینٹوں کا اندیشہ نہ ہو (۳) بیت الخلاء کے اندر داخل

مستحب امور

ہوتے وقت بائیں پاؤں اور نکلنے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا (۴) سر کا چھپانا (۵) مقام پیشاب و پائخانہ سے کپڑا ہٹاتے وقت بسم اللہ کہنا (۶) بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر رکھنا (۷) استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا (۸) مقام پیشاب کی طہارت سے پہلے محل پائخانہ کی طہارت کرنا (۹) استبر کرنا جس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد تین مرتبہ مقام مقعد سے مقام پیشاب کی جڑ تک سوتے اور وہاں سے پھر تین مرتبہ سر شستہ تک۔ اس کے بعد مقعد کو تین مرتبہ زور سے جھٹک دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی مشتبہ رطوبت خارج

لے حالت استبر و استنجا میں جائز ہے لیکن بنا بر احوط (مستحب) نہ کرے (آقائے محسن مدظلہ)

ہو گئی تو وضو باطل نہ ہوگا (۱۰) بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ
 وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ رَانِیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ الْجَبِيْثِ الْمَلْحِيْثِ السَّرِيْسِ
 النَّجِيْسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (۱۱) پانچواں پھرتے وقت یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْهِ طَيِّبًا فِيْ عَافِيَةٍ وَاَخْرَجَهُ خَيْثًا فِيْ عَافِيَةٍ
 (۱۲) پانچواں پرخس وقت نظر پڑے یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ الْحَلَالَ وَ جَتِّبْنِيْ
 عَنِ الْحَرَامِ (۱۳) جب پانی کی طرف توجہ کرے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
 جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَاَوْكَمَ يَجْعَلُهُ نَجْسًا (۱۴) استنجا کرتے وقت یہ دعا
 پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَاَعْفُ عَنِّيْ وَاَسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَ حَرِّمْ نِيْ
 عَلَيِ النَّارِ وَاَوْقِنِيْ لِمَا يَقْرَبُنِيْ مِنْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَاِلا حَرَامٌ
 (۱۵) جب استنجا سے فارغ ہو تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِنَ الْبَلَاءِ
 وَاَمَاطَ عَنِّيْ الْاَذَى (۱۶) جب اٹھے تو ہاتھ اپنے پیٹ پر ملے اور یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الَّذِيْ اَمَاطَ عَنِّيْ الْاَذَى وَ هَتَّيْ طَعَامِيْ وَ شَرَابِيْ وَ عَافَانِيْ مِنْ
 الْبَلْوَى (۱۷) بیت الخلاء سے نکلنے وقت یا اس کے بعد یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الَّذِيْ عَرَّفَنِيْ لَدَنَّتِهِ وَاَبْقَى فِيْ جَسَدِيْ قُوَّتَهُ وَاَخْرَجَ عَنِّيْ
 اَذَاهُ يَا لَهَا نِعْمَةً يَا لَهَا نِعْمَةً يَا لَهَا نِعْمَةً لَا يَقْدِرُ الْقَادِرُونَ
 قَدْرَهَا ط

(اول) ایسے مقام پر بیٹھنا کہ جہاں پیشاب پانچواں کرنے کی وجہ سے اس

کو یا اس کے والدین کو لوگ برا کہیں۔ مثلاً شارع عام گھاٹ گھروں

کے دروازے، قافلے کے پڑاؤ، دوسرے سایہ دار اور پھل دار درخت کے نیچے وغیرہ

آب جاری یا ستادہ پانی میں۔ چوتھے جانوروں کے سوراخ، پانچویں سخت زمین چھٹے

ہوا کے رخ پر۔ ساتویں حمام میں۔ آٹھویں کھڑے ہو کر۔ نویں چاند یا سورج کی طرف رخ

کر کے پیشاب کرنا۔ دسویں بغیر مجبوری کے دابنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ گیارہویں بائیں

ہاتھ سے ایسی حالت میں طہارت کرنا کہ اس میں وہ انگشتی ہو جس پر خدا یا ائمہ علیہم السلام یا پاکیزہ

مکرہ امور

نام یا کلمات قرآن کندہ ہوں۔ بارہویں قرآن مجید یا اس کا کوئی جزویا متبرک انگشتری بلکہ ہر
محترم چیز مثلاً خاکِ شفا یا عقیق کی انگشتری وغیرہ بیت الخلاء میں لے جانا لیکن اگر پوشیدہ
ہوں تو مضائقہ نہیں۔ تیرھویں بیت الخلاء میں کھانا پینا۔ چودھویں ایسی حالت میں سواک
کرنا۔ پندرھویں قبروں پر یا قبروں کے درمیان پیشاب پانخانہ کرنا (سولہویں) بیت الخلاء
میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا کیونکہ اس سے مرض البرص پیدا ہو جاتا ہے) تیرھویں بیت الخلاء
میں کلام کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص بیت الخلاء میں باتیں کرتا ہے تو چار روز تک
اس کی حاجت معلق رہتی ہے۔ البتہ مؤذن کی اذان کی حکایت کر سکتا ہے۔ پھینک آنے
پر اچھڑا کر سکتا ہے۔ آیت الکرسی پڑھ سکتا ہے اور خدا کی حمد اور اس کا ذکر کر سکتا ہے۔

چند متعلقہ مسائل

پیشاب پانخانہ کا روکنا مکروہ ہے۔ اور اگر ضرر کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ اور
بعض اوقات روکنا واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً کسی با وضو شخص کو پیشاب پانخانہ کی حاجت
ہو۔ لیکن نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر دوبارہ وضو کر کے
نماز پڑھے گا تو وقت قضا ہو جائے گا۔ اور چند اوقات میں پیشاب کرنا مستحب ہے
اول نماز پڑھنے کا ارادہ ہو۔ دوسرے جب سونے کا قصد ہو تو تیسرے جماع کرنے سے
قبل۔ چوتھے منی خارج ہونے کے بعد۔ پانچویں جانور پر سوار ہونے سے پہلے جب کہ
چڑھنا اترنا دشوار ہو۔ اور چھٹے کشتی میں سوار ہونے سے قبل جب کہ پھر نکلنا مشکل ہو۔

۱۲ بشرطیکہ اس تک نجاست نہ پینے یا شکر حرمت نہ ہو ورنہ حرام ہے ۱۲۔

سائوال باب

بیان وضو

اول حقیقت وضو

حقیقت وضو چار چیزیں ہیں۔ پہلے منہ دھونا۔ لمبائی میں سر کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں انگوٹھا۔ اور درمیان کی انگلی جہاں تک پھیل سکے دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سرے تک دھونا۔ تیسرے ہتھیلی کی تری سے سر کے اگلے حصے کا مسح کرنا اور چوتھے اسی باقی ماندہ تری سے دونوں پاؤں کا انگلیوں کے سرے سے لے کر گتوں تک مسح کرنا۔

وضو کی شرطیں گیارہ ہیں۔ ۱۷ نیت۔ اس میں ضروری ہے کہ

دوم شرط وضو

ترتیباً الی اللہ وضو کرنے کا دل میں قصد ہو۔ یعنی وضو کر رہا ہوں نماز وغیرہ کے بجالانے کے لئے۔ محض خدا کی اطاعت و خوشنودی کے لئے۔ اور یہی نیت آخر وضو تک برقرار رکھے۔ یعنی قصد قربت ذہن میں راسخ رہے۔ اگرچہ بالفعل اس طرت النفات نہ ہو۔ نیت کو زبان سے یا الفاظ سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ محض دلی قصد اس قدر کافی ہے کہ (مثلاً) اگر کسی وضو کرنے والے سے یہ پوچھا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو

لے معتدل الخفقت کے لحاظ سے یعنی اگر کسی کے چہرے یا انگلیوں کا طول و عرض غیر معمولی طور پر کم یا زیادہ ہو تو اس کا لحاظ نہ ہوگا۔ ۱۲

۱۳ بشرطیکہ پشت قدم کی درمیانی بلندی بھی مسح میں آجائے۔ ۱۳

تو وہ یہ جواب دے کہ "میں وضو کر رہا ہوں" ایسا نہ ہو کہ غافل ہو جائے یا سوال کے جواب میں حیران رہے (۲) جس پانی سے وضو کیا جائے وہ آب مطلق یعنی خالص پانی ہو۔ مضافات پانی سے وضو صحیح نہیں ہے۔ (۳) وضو کا پانی پاک ہو یعنی نجس نہ ہو (۴) آب وضو مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور آب نجس و غصبی کے حکم میں وہ پانی بھی ہے جس پر نجس یا غصبی ہونے کا بطریق حصر شبہ ہو یعنی اگر دو برتنوں میں پانی ہے اور یقین ہو کہ ایک نجس یا غصبی ضرور ہے مگر تیسرے شخص کے ساتھ یہ معلوم نہ ہو کہ کون سا ہے تو دونوں نجس یا غصبی قرار پائیں گے، ہاں اگر وضو کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی غصبی تھا تو وضو صحیح ہوگا۔ لیکن اس پانی کا معاوضہ اصل مالک کو دے دے۔ اور اگر بعد وضو یہ معلوم ہو کہ وہ پانی نجس تھا تو وہ وضو باطل ہوگا اور اس طرح اگر وضو کے بعد معلوم ہو کہ وہ پانی مضاف تھا تب بھی وضو باطل ہوگا (۵) اعضائے وضو پاک ہوں۔ دیگر اعضا یا کپڑے اگر نجس ہوں تو وضو کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑیگا ہاں نماز کے لئے اگر کوئی عذر نہ ہو تو دیگر اعضاء اور لباس کی طہارت لازم ہوگی (۶) وضو اگر آب قلیل (یعنی گرسے کم) سے کیا جائے تو وضو کا پانی بجا ت کے حود کرنے میں استعمال نہ ہوا ہو۔ پس غسل استنجا اپنی شرائط کے ساتھ پاک ہے لیکن اس سے وضو کا صحیح نہیں ہے (۷) وضو کی جگہ اور رضا یعنی جہاں پر وضو کا پانی گرسے اور اسی طرح پانی کا برتن مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ اور نہ ہی وہ برتن سونے یا چاندی کا ہو (۸) استعمال آب سے کوئی امر (مثلاً بیماری وغیرہ) مانع نہ ہو۔ ورنہ جبیرہ کا حکم ہوگا یا تیمم کرنا ہوگا (۹) تہ قیدیہ۔ یعنی پہلے منہ دھوئے۔ اس کے بعد داہنا ہاتھ پھر بائیں ہاتھ دھوئے۔ اور پھر سر کا مسح اور پھر دو پاؤں کا مسح کرے بنا براحتی پیروں میں بھی ترتیب لکھنا رکھی جائے۔ یعنی پہلے داہنے پیر کا مسح کرے پھر بائیں پیر کا (۱۰) حواکات۔ یعنی افعال وضو کو پلے درپلے بجالاتے کسی عضو کے

لے بنا براتنی ہر عضو کا شروع ہونے سے پہلے پاک ہونا کافی ہے۔

۱۱ اگر اسی برتن میں ارتقاسی طریقے سے وضو کیا جائے تو صحیح نہ ہوگا اور اگر برتن سے چلو میں پانی لے کر وضو کیا جائے تو اتنی یہ ہے کہ صحیح ہوگا۔ لیکن جب پانی صرف اسی حرام برتن میں ہو کہ میں اور نہ ہو تو وضو صحیح نہ ہوگا۔

بکہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔ ۱۲

دھونے یا مسح کرنے میں اتنی دیر نہ کرے جس کی وجہ سے پہلے اعضاء خشک ہو جائیں۔ ورنہ وضو باطل ہے۔ البتہ اگر ہوا کی حرارت یا بدن کی گرمی کی وجہ سے پہلا عضو خشک ہو جائے باوجودیکہ اُس نے مولات کو قائم رکھا ہے تو اس کا وضو صحیح ہوگا (۱۱) اپنا وضو خود کرے۔ اور اگر خود کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یعنی مجبور ہو تو دوسرا شخص اُسے وضو کرانے مگر وضو کی تہیت وہ خود کرے۔

سوم مستحبات وضو

وہ امور جن کے کرنے میں ثواب ہے۔ پندرہ ہیں (۱) وضو کے پانی کے برتن کو اگر طشت وغیرہ ہو تو داہنی طرف، اور اگر گڑنا وغیرہ ہو تو بائیں جانب رکھنا (۲) وضو سے پہلے مسواک کرنا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا اُس ستر رکعت نماز سے بہتر ہے جو بے مسواک پڑھی جائے (۳) وضو کرتے وقت قبلہ رخ ہٹھینا (۴) اول ہاتھ دھونا پیشاب یا سونے کی وجہ سے وضو کے لئے ایک مرتبہ دھوئے اور پانچاں چھرنے کے سبب سے اگر وضو کیا جائے، تو دو مرتبہ (۵) بسم اللہ کہنا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو شیطان کا قابو اس کے وضو میں ہوتا ہے۔ اور روایات میں ہے کہ بسم اللہ کہنے سے طہارت کا اثر تمام جسد انسان میں پیدا ہوتا ہے اور وہ وضو ثواب کے اعتبار سے غسل کے برابر ہوتا ہے (۶) پانی سامنے آنے کے بعد یہ دعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَاَلَمْ يَجْعَلْهُ بَجْسًا۔ (۷) ہاتھ پر پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الشّٰوَابِيْنَ وَاَجْعَلْنِي مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ (۸) تین مرتبہ کلی کرنا۔ پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۹) ہر عضو پر پانی ڈالنے کے لئے چلو داہنے ہاتھ میں لینا۔ یہاں تک کہ اس سے بائیں ہاتھ میں لے کر داہنے ہاتھ کو دھونا (۱۰) ہر عضو کے لئے اوپر کے حصے پر پانی ڈالنا مستحب ہے لیکن دھونا تمام اعضاء میں اوپر کی طرف سے واجب ہے (۱۱) ہاتھ دھونے میں مرد کے لئے پہلی مرتبہ کہنی کی پشت سے ابتدا کرنا اور دوسری مرتبہ

سے یا وہ شخص خود ہی خشک کرے۔ آقائے عمن بظاہر۔

کہنی کی اندر کی طرف سے شروع کرنا۔ اور عورت کے لئے اس کے برعکس (۱۲) انگشتری کو حرکت دے کر پانی پہنچانا (۱۳) وضو کرنے کی حالت میں سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهَا پڑھنا (۱۴) بعد وضو آیت الکرسی پڑھنا (۱۵) وضو کرنے میں حسب ذیل دعاؤں کا اس ترتیب سے پڑھنا کہ کل کرنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ لِقِنِي حُجَّتِي يَوْمَ الْقِيَامِ وَاطْلِقْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ اَوْرَاكَ فِي پَانِي دَانِي كَمَا كُنْتَ تَقِيهِ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَسْتَمِرُّ رِيحَمًا وَرَوْحَهَا وَطِيْبَهَا۔ اور منہ دھونے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُ فِيْهِ الْوُجُوْهُ وَكُلُّ سُوْدٍ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيْهِ الْوُجُوْهُ۔ اور دہانہ ہاتھ دھرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِيْ بِيَمِيْنِي وَالْخُلْدَ فِي الْجَنَّةِ بِيَسَارِيْ وَحَسَابًا تَسِيْرًا۔ اور بائیں ہاتھ دھرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُوْلَةً اِلَى عُنُقِيْ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّقْطَعَاتِ النَّيْرَانِ اور سر کا مسح کرتے وقت پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ عَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ اور دونوں پاؤں کا مسح کرتے وقت پڑھے اَللّٰهُمَّ ثَبَّتْ قَدَمِيْ عَلَي الصِّرَاطِ يَوْمَ تَنْزِلُ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْيِيْ فِيمَا يَرْضِيْكَ عَنِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور جب فارغ ہو کر کہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلَاةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةِ ط

وضو کے بارہ میں جن امور کا ذکر کرنا باعثِ ثواب ہے اور

چہارم مکذبات وضو

کرنے میں گناہ نہیں، اٹھ ہیں (۱) افعال وضو میں دوسرے شخص سے مدد لینا۔ مثلاً کسی دوسرے آدمی سے پانی کا چلو اپنے ہاتھ میں بھر دانا مکروہ ہے۔ لیکن وضو کے لئے دوسرے شخص سے پانی کنویں سے کھینچنا یا اس کو گرم کرانا، اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے (۲) اس پانی سے وضو کرنا جو برتن میں سورج سے گرم ہو گیا ہو (۳) اس پانی سے وضو کرنا جس میں بواگئی ہو (۴) کنویں کے پانی سے کسی چیز کے گرنے پر، پیشتر

اس کے کہ پانی کی مقررہ مقدار گھیننی جائے وضو کرنا بشرطیکہ پانی نجاست سے متغیر نہ ہوا ہو۔
 (۵) اس آبِ فیل سے وضو کرنا جس میں سانپ، بچھو، چھپکلی گر جائے (۶) گھوڑا۔ گدھا
 نچر، چوہا نجاست خوردار مردار خورد بلکہ ہر حرام جانور کے جھرنے پانی سے وضو کرنا (۷) مقام
 استنجا پر وضو کرنا (۸) دامن آستین دمال وغیرہ سے وضو کے بعد اس کا پانی خشک کرنا (۹)
 اس برتن سے وضو کرنا جس پر کسی حیوان کی صورت نقش ہوئی ہو۔

پنجم۔ نوافض وضو

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے۔ گیارہ میں (۱) پیشاب (۲) پانچانہ (۳) مقام
 پیشاب سے مشتبہ رطوبت کا خارج ہونا اگر استبراء نہ کیا ہو یعنی اگر استبراء کرنے کے بعد
 رطوبت نکلے تو وضو باطل نہ ہوگا (۴) غنیدہ جو آنکھ، کان، دل پر غالب ہو جائے اور حواس معطل ہو
 جائیں (۵) ریح کا خارج ہونا (۶) بے ہوشی و مستی و جنون کہ جس سے عقل زائل ہو جائے (۷)
 حیض (۸) استحاضہ (۹) نفاس (۱۰) من میت (۱۱) جنابت۔ اول کی چار چیزوں کی وجہ سے
 (۱۰ تا ۱۱) نماز کے لئے وضو اور غسل دونوں لازم ہیں۔ اور جنابت کے بعد صرف غسل کی ضرورت ہے
 وہ امر جن کے لئے وضو واجب ہوتا ہے۔

ششم، غایاتِ وضو واجب

حسب ذیل ہیں۔ (۱) نماز واجب (۲) نماز کے لئے وضو شرط ہے
 میت کے (۳) خواہ ادا ہو یا قضا، اپنی ہو یا اجارہ کی بلکہ مستی و مستحبی نماز کے لئے وضو شرط ہے
 کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی (۴) نماز کے فراموش شدہ اجزا، نماز احتیاط کے ادا کرنے
 کے لئے، اور اسی طرح احوط کی بنا پر سجدہ سہو کے لئے بھی وضو واجب ہے (۵) طواف
 واجب، اگرچہ وہ متعجب و عمرہ کا جزو ہو (۶) قرآن مجید کے حروف کا پھونا اگر کسی وجہ سے
 واجب ہو تو اس کے لئے وضو بھی واجب ہوگا مثلاً کسی ایسی جگہ قرآن کا ارتق ہو کہ جہاں سے اس
 کا اٹھانا یا نکال کر پاک کرنا واجب ہو۔ اور بغیر حروف کو ہاتھ لگائے ہوئے ممکن نہ ہو۔ پس
 ایسی صورت میں وضو واجب ہو جائے گا اور قرآن کے ترجمہ کو خواہ کسی زبان میں ہو۔ بغیر وضو
 کے پھونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کتابت کے علاوہ حاشیہ یا سطروں کے درمیان
 یا خالی جگہ یا جلد و غلاف کو چھونا بھی حرام نہیں ہے اور جس طرح بے وضو شخص پر حروف قرآن

ہشتم۔ چند ضروری مسائل

(۱) منہ پر پانی ڈالنے میں واجب حصہ سے کچھ زیادہ لیں تو بہتر ہے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ پیرے کا واجب حصہ دخل گیا (۲) اسی طرح ہاتھوں کے دھونے میں کہنیوں کے کچھ اوپر سے دھونا شروع کریں تاکہ کہنیوں سمیت دھلنے کا یقین ہو جائے (۳) سر کا مسح پیشانی کے اوپر کا صرف اتنا حصہ ہے جس پر مسح کا لفظ صادق آجائے یعنی دیکھنے والا یہ کہے کہ اس شخص نے سر کا مسح کیا ہے۔ احوط و افضل یہ ہے کہ سر کے اتنے حصہ پر مسح کرنا چاہیے جو تین ملی ہوئی انگلیوں کے برابر ہو۔ اور اگر بال چھوٹے ہیں۔ اور وہی ہیں جو اس حصہ سر پر آگے ہوئے ہیں تو انہی بالوں پر مسح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر بال اتنے بڑے ہیں کہ ادھر ادھر کے بال بھی اُس جگہ آکر جمع ہو گئے ہیں تو مانگ نکالنا ضروری ہے (۴) اگر سر کے بالوں میں تیل وغیرہ کی جیکنا ہٹ ہو تو پہلے اُسے دور کرے۔ پھر مسح کرے محض پونچھ دینا کافی نہیں ہے (۵) ہتھیلی سے مسح کرنا چاہیے اور خاص اُس تری سے جو وضو کی ہے دوسرے پانی سے مسح نہ کرے (۶) اگر کوئی شخص با وضو ہو۔ اور مہلالت وضو میں سے کسی چیز کے واقع ہونے کا شک ہو جائے تو شک کا کوئی خیال نہ کرے اور وضو کو برقرار سمجھے (۷) اور اگر حدث صادر ہو چکا ہو۔ اور یہ شک ہو کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو لازم ہے کہ وضو کرے (۸) اگر کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں شک ہو جائے اور یہ شک وضو سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو خیال نہ کرے وضو اس کا صحیح ہے (۹) اگر اثنائے وضو میں شک واقع ہو تو تدارک کرنا چاہیے یعنی اس عضو کو دھوئے یا مسح کرے اور اگر بائیں پیر کے مسح میں اس وقت شک ہو کہ جب دوسرے کام میں مشغول ہو چکا ہے تو یہ شک معتبر نہ ہو گا (۱۰) اعضائے وضو خشک ہوں تاکہ مسح کرنا صادق آجائے (۱۱) اگر علمائے کرام کا قول ہے کہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا ایک مرتبہ واجب ہے اور دوسری مرتبہ مستحب

ص دہن ہاتھ کے باطنی حصہ سے سر کے اگلے حصہ کا مسح خواہ کسی جانب سے کیا جائے درست ہے

عہ لیکن بائیں ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زائد نہ دھویا جائے (آقائے محسن حکیم)

(آقائے محسن حکیم)

ہے۔ اور اس سے زائد حرام ہے اور مقصود اس سے صرف دھونا ہے۔ نہ صرف پانی ڈالنا لہذا ایک مرتبہ دھونے کے قصد سے متعدد چکر پانی ڈالنا جائز ہے۔ شیخ ابو جعفر محمد ابن یعقوب کلینی اور شیخ محمد ابن بابویہ کا قول ہے کہ دوسری مرتبہ دھونا مستحب نہیں۔ اور یہ قول نہایت قوی ہے۔ لہذا بنا بریں منہ ہاتھ کو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ دھویں۔ اگر دوسری مرتبہ دھویں گے تو دوسری دفعہ کا پانی آب وضو نہ ہوگا۔ پس سر و پا کا مسح آب جدید سے ہو جائے گا۔

نہم۔ احکام جمیرہ

جمیرہ سے مراد وہ لکڑی ہے جو شکستہ عنبر یا بندھی جاتی ہے یا ٹی اور کوئی دوا اور مرہم ان میں سے کوئی چیز احنائے وضو کے زخم وغیرہ پر بندھی یا لگی ہوئی ہو۔ اور بغیر تکلیف و ضرر کے اس کا جھاڑنا یا باوجود اس کے لگے رہنے کے اصلی مقام تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو یا پانی اس جگہ نقصان کرتا ہو تو اصرار دھر کے مقام کہ جن کا دھونا ممکن ہو ان کو مبرا فی معمول کے دھو کر ٹی یا دوا وغیرہ پر بشرطیکہ وہ پاک ہوں، پانی سے مسح کرنا واجب ہے اور اگر یہ چیزیں نجس ہوں تو واجب ہے کہ دوسرا پاک کپڑا رکھ کر اس پر مسح کرے اور ایسی صورتوں میں احتیاطاً تیمم بھی کرے غسل و تیمم میں بھی جمیرہ کے یہی احکام جاری ہوں گے۔ آشرب چشم کی صورت میں اگر آٹھ کو اوپر سے دھونا مضر ہو تو قوی یہ ہے کہ تیمم کرنا معتقن ہے۔ ہاں اگر کوئی حامل ہر مثلاً آنکھ پر دوانی لگی ہو۔ اور اس کا دور کرنا مضر ہو تو جمیرہ کا حکم معتقن ہے۔ اور اگر احنائے وضو یا غسل میں جمیرہ کے علاوہ کوئی شے حامل ہو۔ جیسے تار کول وغیرہ جن کا چھوٹنا ناممکن ہو۔ تو اس پر مسح کر لینا کافی ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ مسح اس طرح کیا جائے کہ اس پر دھونا صادق آجائے اور اگر یہ حامل بلا ضرورت لگایا گیا ہو تو تیمم ترک نہ ہو (یعنی واجب ہے)

جو نمازیں جمیرہ کی حالت میں پڑھی ہیں ان کی قضا لازمی نہیں ہے۔ البتہ صحت حاصل ہو جانے کے بعد دوسری نمازوں کے لئے جو بعد میں بجالائے گا وضو و غسل و تیمم کا اعبارہ کرنا چاہیے۔

نہ اس کو دھو لینا کافی ہے تیمم واجب نہیں اگرچہ بنا بر احوط تیمم بھی بجالائے (آقائے محسن مدظلہ)

آٹھواں باب

بیان تیمم

موجبات تیمم

آٹھ صورتوں میں تیمم واجب ہوتا ہے (۱) جہاں پانی موجود نہ ہو۔ یا اگر موجود ہو مگر کسی مجبوری یا خوف جان یا مال تلف ہونے یا آبرو جلنے کے سبب اس تک نہ پہنچ سکتا ہو (۲) بیماری یا زخم یا آنکھ دکھنے کی وجہ سے پانی کا استعمال مضر ہو۔ یعنی اسباب ایسے ہوں کہ جن کی بنا پر وضو سے مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو (۳) موجودہ پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کرنے سے اپنے یا اپنے اہل و عیال یا کسی محتزم انسان و حیوان کے پیاسا رہنے کا خوف ہو (۴) اگر کسی سے تعیت پر یا بلا قیمت پانی مانگے تو اس پر اتنا احسان رکھا جائے کہ وہ برداشت نہ کر سکے (۵) وقت نماز اتنا تنگ ہو کہ پانی حاصل نہ کر سکے (۶) وقت اتنا تنگ ہو کہ پانی استعمال نہ کر سکے۔ مثلاً صبح کو ایسے وقت بیدار ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز کا وقت نکل جائے گا (۷) پانی کے لئے اتنی زیادہ رقم خرچ کرنی پڑے جو برداشت نہ ہو سکے اور ضرر کا باعث ہو (۸) صرف اس قدر پانی ہو کہ جو صرف نجاست کو پاک کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں کہ وضو یا غسل کر سکے تو ایسی حالت میں احوط یہ ہے کہ اول نجاست کو دور کرنے میں پانی صرف کرے پھر تیمم بجالائے۔

اشیائے تیمم

جن چیزوں پر تیمم کرنا چاہیے سات ہیں (۱) خالص خاک (۲) ریگ (۳) ڈھیلے (۴) مٹی

بلکہ ہر وہ جانور جو اس کی پودرش میں ہو۔ اور اگر اتنا دینا پڑے کہ ضرر نہ پہنچے اگر قیمت زیادہ ہو تو واجب ہے کہ دے اور پانی حاصل کرے (آقائے عسکری)

پتھر سوائے مہادن کے (۵) چونکہ پتھر ہونے سے قبل لیکن احوط یہ ہے کہ خاک پر تیمم کرے اور جب خاک ممکن نہ ہو تو پھر علی الترتیب دوسری یا تیسری یا چوتھی یا پانچویں چیز اختیار کرنی چاہیے (۶) اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو جن شے پر غبار ہو اس پر تیمم کرے (۷) گیلی مٹی بشرطیکہ اسے خشک نہ کر سکتا ہو ورنہ خشک کر لینا لازم ہے۔ اور اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو اوقمی یہ ہے کہ نماز کو بغیر تیمم پڑھے اور بعد میں اس کی قضا بھی بجالائے اور جن چیزوں پر تیمم کرنا ہوتا ہے۔ وہ پاک ہوں اور عصبی نہ ہوں۔

ترکیب تیمم

اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اگر نجس ہوں تو ان کو جہاں تک ممکن ہو پاک کرے اور انگوٹھی وغیرہ بھی اتار لے۔ پھر نوں نیت کرے کہ تیمم کرتا ہوں بدلے وضو یا غسل کے واجب قرینہ الی اللہ اور نیت کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو کیسا رنگی تیمم کی چیز پر مارے۔ اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو پیشانی پر بال آگنے کی جگہ رکھے۔ اور ناک کے اوپر والے سرے تک نیچے کی جانب اس طرح کھینچے کہ تمام پیشانی دونوں طرف سے اور دونوں بھوئیں نیچے آجائیں پھر دابھنے ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک بائیں ہتھیلی کو پھیرے اور اس کے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کی پشت پر دابھنی ہتھیلی سے مسح کرے۔

اگر غسل کے بدلے تیمم ہو تو وضو پر تیمم کرے یعنی دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے ایک

۱۲ یعنی مٹی کا غبار ہو۔ راکھ یا آٹا اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کا غبار نہ ہو۔ ۱۲
اس صورت میں بھی احوط یہ ہے کہ ہاتھ مارنے کے بعد توقف کرے یا دونوں ہتھیلیوں کو ملے تاکہ مٹی خشک ہو جائے تب مسح کرے لیکن ایسا کرنے سے اگر وقت فوت ہو جائے تو اس کی ضرورت نہیں (بغیر خشک کئے مسح کرے) ۱۲

تے اقرائے یہ ہے کہ نماز ساقط ہے اور بعد میں اس کی قضا بجالانا ہوگی۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اس وقت بغیر وضو ہی نماز پڑھے (آقائے عین مازلم)

وضو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی اور کندھوں اور ابروؤں کا مسح کرے۔ اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی پشت کا گٹھوں سے انگلیوں کے سرے تک مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور فقط پشت دست کا مسح بطریق مذکور کرے۔ اور اگر وضو کے عوض تیمم ہے تو بنا برافوی ایک ضربی تیمم کافی ہے۔ نیز تیمم میں ترتیب و موالات کا بجالانا واجب ہے اور خود تیمم کا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر خود بجالانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمم کرا سکتا ہے۔

احکام تیمم

اول وقت سے پہلے تیمم کرنا صحیح نہیں ہے اور وقت داخل ہونے کے بعد اگر عذر برطرف ہو جانے کی امید ہو تو اول وقت تیمم نہ کرے۔ بلکہ چاہیے کہ آخر وقت تک منتظر رہے اور جب آخر وقت یا اوس ہو تو اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھے۔ دوسرے تیمم اگر ایسے اسباب کی وجہ سے ہو جو کسی خاص عبادت سے تعلق نہیں رکھتی جیسے پانی کا نہ ملنا یا بیماری ہو تو اس صورت میں اس تیمم سے تمام عبادتیں جو طہارت کے ساتھ مشروط ہیں درست ہو جائیں گی۔ لیکن اگر تیمم تنگی وقت کی وجہ سے کیا ہے تو صرف وہی عبادت اس سے درست ہوگی۔ جس کا وقت تنگ ہو۔ اور عبادتیں جائز نہ ہوں گی۔ تیسرے اگر ایک نماز کے لئے تیمم کرے۔ اور دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس تیمم سے دوسری نماز صحیح ہے۔ بشرطیکہ وہ عذر بھی باقی ہو جو تیمم کا باعث ہوا ہے۔ چوتھے جو چیزیں وضو اور غسل کو باطل کر دیتی ہیں وہ سب چیزیں تیمم کو بھی باطل کر دیتی ہیں۔ اور علاوہ ان سب کے خصوصیت سے پانی کامل جانا بھی باطلان تیمم کا باعث ہے بشرطیکہ پانی ملنے کے بعد اس کے استعمال کا موقع بھی ملے۔ اور اگر نماز شروع کر دینے کے بعد پانی آیا تو اگر رکعت اول کا پہلا رکوع بجا نہیں لایا ہے تو تیمم باطل ہو جائیگا

۱۔ پہلی ضرب میں پیشانی کا مسح کرے پھر دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مار کر ہاتھوں کا مسح کرے یعنی پیشانی کے لئے علیحدہ ضرب اور ہاتھوں کے مسح کے لئے علیحدہ ضرب ۱۲ سے وضو میں بھی دو مرتبہ مارنا احتوط ہے

بلکہ پہلی ضرب میں پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرنا احتوط ہے (آقائے محسن مدظلہ)

استبراء کرنے سے قبل نکلے۔ یاد رہے کہ استبراء کرنے کے بعد ایسی مشتبہ رطوبت خارج ہونے سے غسل جنابت واجب نہ ہوگا۔

دوم۔ جماع خواہ فرج میں ہو یا دُبُر میں۔ اگرچہ منی خارج نہ ہو۔ فاعل و مفعول دونوں پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

ایسی حالت میں کہ جب عضو کے داخل ہونے کے متعلق شک ہو کہ داخل ہو یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر خواب میں دیکھے لیکن منی بالکل خارج نہ ہو تو بھی غسل واجب نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کپڑے میں منی لگی ہوئی دیکھے اور یہ یقین کرے کہ اسی کی ہے تو غسل واجب ہے اور ان نمازوں کا بجا لانا لازم ہے۔ جن کے متعلق یقین ہو کہ منی خارج ہونے کے بعد پڑھی ہیں۔ پس جس وقت جنبت ہو بہتر ہے کہ اسی وقت غسل کرے کیونکہ جب تک نجس رہتا ہے رحمت خدا سے دُور رہتا ہے۔

غسل جنابت چار چیزوں کے لئے واجب ہے (۱) نماز میت کے علاوہ (۲) وہ بغیر غسل کے پڑھی جاسکتی ہے، ہر نماز کے لئے خواہ وہ واجب ہو یا سنت۔ اور ہوا قضاء (۳) نماز واجب کے بھلے ہوئے اجزا اور نماز احتیاط اور بنا بر احوط (دوجہی) سجدہ سہو کے لئے بھی (۴) طواف واجب۔ اگرچہ مستحب حج و عمرہ کا جزو ہو۔ اور (۵) روزہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

(گزارشہ صحیحہ کا بغیر حاشیہ)

حدیث اصغر بھی صادر ہو جائے تو احوط دوجہی یہ ہے کہ اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے اور اگر غسل کے بعد کچھ رطوبت خارج ہو تو حکم منی میں سے لہذا دوبارہ غسل واجب ہے۔ آقائے عسکریہ، ائمہ انسان کے ساتھ جماع کرنے کا تو یہی حکم ہے لیکن اگر حیران کے ساتھ ہر تب بھی احوط دوجہی، یہ ہے کہ غسل کرے اور جماع کے علاوہ حدیث اصغر بھی صادر ہو جائے تو اس غسل پر اکتفا نہ کرے بلکہ نماز کے لئے وضو بھی کرے ۱۳۷ عہدہ بلکہ اگر شہدہ (نصف گاہ) سے کم مقدار بھی داخل ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب غسل کرے اور اگر بد وضو نہیں تھا تو وضو کرنا بھی ضروری ہے (آقائے عسکریہ) مگر جو طواف واجب نہ ہو وہ اگر بحالت جنابت کرے تو باطل نہ ہوگا اگرچہ مسجد الحرام میں اس حالت میں داخل ہونا حرام ہے (آقائے عسکریہ)

وضو کا یہ حکم ہے کہ اگر کسی نے وضو کیا تو اسے دوبارہ وضو کرنا لازم ہے۔

محرمات جنب

جو چیزیں جنب (شخص بجاالت جنابت) کے لئے حرام ہیں وہ چار ہیں (۱) اسمائے الہی اور صفات خاصہ (جیسے رحمن و رحیم وغیرہ) کا چھونا۔ اور اسی طرح بنا برا حوط (وہابی) حضرت انبیاء اور ائمہ ہدائے عظیم السلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اسمائے گرامی کا چھونا (۲) قرآن مجید کے حروف کا چھونا (۳) مسجد میں داخل ہونا لیکن گزر جانے میں کوئی عرج نہیں۔ البتہ بغیر غسل مسجد الحرام اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزر جانا جائز نہیں ہے اور شاید مشرفہ ائمہ عظیم السلام بھی مساجد کے حکم میں ہیں (۴) اُن چار سورتوں (سورتھائے عزائم) میں سے جن میں سجدہ واجب ہے۔ کچھ پڑھنا۔ اور وہ چار سورے یہ ہیں۔

ایک سورۃ اللہ تنزیل (۲۱ پارہ) دوسرے حم السجدہ (۴ پارہ) تیسرے سورۃ التَّجْوِذ (۲۷ پارہ) اور چوتھے سورۃ اقرآء (۳۰ پارہ)۔

مکروہات جنب

جنب کے لئے جو چیزیں مکروہ ہیں وہ دس ہیں (۱) کھانا پینا کہ فقیری کا موجب ہے اور اس سے برص کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ دفع کراہت کے لئے وضو کرے (۲) سونا مگر یہ کہ وضو کر لیا ہو (۳) خضاب کرنا۔ اسی طرح بجاالت خضاب قبل اس کے کہ وہ پورا رنگ دے۔ اپنے آپ کو جنب کرنا بھی مکروہ ہے (۴) سات آیات سے زیادہ قرآن پڑھنا (۵) قرآن کے حروف کو چھونے کے علاوہ اس کی جلد یا ورق یا حاشیہ یا بین السطور خالی جگہ کو چھونا (۶) قرآن کو اٹھانا (۷) تیل ملنا (۸) احتلام سے جنب ہو کر جماع کرنا (۹) محترم

لے اور گزرنے کی حالت میں بنا برا حوط کوئی چیز مسجد میں نہ رکھے مگر اس کا جواز اقول ہے (آقائے محسن مظلوم) بلکہ ان آیات کا پڑھنا کہ جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے حرام ہے اگرچہ ایک حرف ہو لیکن ان آیات کے علاوہ باقی آیات بھی بنا برا احتیاطاً واجب نہ پڑھے (آقائے محسن حکیم) بلکہ بہتر ہے کہ اصلاً ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت ہی نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

مقامات مثلاً مقبرہ علماء میں داخل ہونا (۱۰) ہر محترم کام کرنا۔ مثلاً نماز میت یا غسل میت وغیرہ۔

طریقہ غسل جنابت

غسل کے طریقے دو ہیں۔ (۱) غسل ارماسی اور (۲) غسل ترقیبی۔ جن کی ترتیب یہ ہے کہ نیت کرے۔ بہتر یہ ہے کہ یوں دل میں نیت کرے کہ غسل ترقیبی سجالا تاہوں قریبہ الی اللہ پھر اول سر اور گردن کو اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑ میں کھال تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد داہنی طرف کے آدھے جسم کو گردن سے پاؤں کی انگلیوں کو منح تنوے کے دھوئے پھر اسی طرح جسم کے بائیں طرف کو دھوئے۔ بہتر ہے کہ دایاں اور بایاں حصہ دھوتے وقت شرم گاہ اور ناف کو دونوں مرتبہ دھولینا چاہیے اور داہنی طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ بائیں طرف کا۔ اور بائیں طرف کو دھوتے وقت کچھ حصہ دائیں طرف کا بھی شامل کر لینا چاہیے۔

غسل ارماسی کی ترکیب یہ ہے کہ نیت کے بعد ایک ہی دفعہ پانی میں غوطہ کھائے کہ سارا جسم دفعتاً واحدہ دھل جائے۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جسم پانی سے باہر ہو۔ اور غسل ہی کے واسطے داخل کیا جائے بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ جسم پہلے سے پانی میں ہو۔ اور بقصد غسل اندر ہی اندر دھل جائے۔

فعل حرام سے جنب ہونے والے کو چاہیے کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرے کیونکہ گرم پانی سے پسینہ آتا رہے گا۔ اور بدن نجس رہے گا۔

اے ایک ہی دفعہ تمام بدن کا پانی میں ڈوب جانا ضروری نہیں بلکہ بدن کا ہتھکڑیا ڈوب جانا بھی کافی ہے بشرطیکہ ایک غوطہ سے ہو (آقائے محسن مطلقاً) اے احوط و جہنی ایہ ہے کہ غوطے سے پہلے جسم کا کچھ حصہ پانی سے باہر نکلا ہو ۱۲ حصہ بلکہ گرم پانی سے اگر وہ آپ کثیر ہے۔ غسل ترقیبی یا ارماسی دونوں کرنا جائز ہے (آقائے محسن حکیم)

غسل جنابت کرتا ہوں واسطے رفع ہونے حدیث و مباح ہونے نماز کے قریبہ الی اللہ

۱- دفعہ واحدہ کیا ہے۔ ۲- بہتر یہ ہے۔ ۳- نیت ترقیبی

مستحباتِ غسلِ جنابت

غسلِ جنابت کے بارہ میں مندرجہ ذیل امور کا بجالانا مستحب ہے۔ اول بوجہ انزال کے غسلِ جنابت سے قبل پیشاب کرنا۔ دوسرے بوقتِ غسل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنا۔ تیسرے تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا اگرچہ ایک مرتبہ بھی سنت ہے لیکن تین مرتبہ افضل ہے۔ چوتھے تین مرتبہ کلی کرنا۔ پانچویں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ چھٹے غسل کے دوران میں ہاتھ کو جسم پر پھیرنا تاکہ ہر جگہ پانی کے اچھی طرح پہنچے گا پورا اطمینان ہو جائے ساریں ایسی چیزوں کو (مثلاً انگوٹھی چھلا وغیرہ) حرکت دینا۔ جن کے پیچھے پانی خود نہیں جاتا ہے۔ آٹھویں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ نویں غسل کرنے کے وقت یہ دعا پڑھنا **اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاسْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاجْعَلْ عَلٰی لِسَانِيْ مِدْحَتَكَ وَالشَّاءَ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَّسَفَاءً وَّنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** دسویں غسل سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنا **اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَنَسْرَتِيْ عَلَيَّ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ السَّوَابِرِ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ** ۵

1- مولات پے درپے۔ 2- علی الاحوط واجب احتیاط کے طور پر۔ 3- ۱۰ فضائلِ حج۔ مستحبوں۔ 4- عنوان پیش نظر ہر ایک کی نیت کا خاکہ ہے۔

واجباتِ غسل

غسل کے بھی واجبات اور شرائط وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ غسل میں مولات اور اوپر سے نیچے کی طرف پانی سچا نا واجب نہیں۔ غسلِ جنابت پر وضو کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود غسل کافی ہوتا ہے۔ بخلاف دوسرے غسلوں کے کہ ان میں وضو علی الاحوط واجب ہے اور بستر یہ ہے کہ ان میں غسل سے پہلے وضو کرنا اور اگر کسی کو کئی غسل کرنا ہوں جیسے حیض، جنابت، مس میت وغیرہ اور ایک غسل سب کے قصد سے کر لے تو کافی ہے اسی طرح اعتسالی مستحب میں ایک غسل کافی ہے جبکہ ہر ایک کا عنوان پیش نظر رکھے مثلاً نیت کہ میں غسل زیارت، غسل جمعہ، غسل توبہ وغیرہ

کو اسی ایک غسل کے ساتھ کرتا ہوں، کافی ہے۔ اگرچہ غسل واجب کی بھی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

اگر غسل جنابت کے بعد فواقض وضو میں سے کوئی چیز سرزد ہوگئی مثلاً ریح صادر ہوگئی تو یہ غسل تو صحیح رہے گا لیکن نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔
غسل ارتقاسی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک ہونا چاہیے لیکن غسل ترتیبی کرنے سے قبل تمام بدن کو پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔

دسواں باب

بیان غسل حیض و نفاس و استحاضہ

علامات و نشانات حیض

خونِ حیض وہ خون ہے جو قرشی عورتوں کو نو برس کی عمر لڑی ہونے کے بعد سے ساٹھ برس تک اور ان کے علاوہ دوسری عورتوں کو پچاس سال کی عمر تک آسکتا ہے۔ پس جو خون نو برس سے پہلے اور ساٹھ یا پچاس سال کے بعد آئے وہ حیض نہ ہوگا۔ خونِ حیض اکثر سیاہ یا سرخ اور گرم ہوتا ہے جس میں سوزش ہوتی ہے اور اچھل کر نکلتا ہے۔ یہ خون زیادہ تر عورتوں کو ہیندہ میں ایک مرتبہ آتا ہے اور مدت اس کی کم سے کم تین دن ہے۔ اس سے کم ہو تو حیض نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ تین دن تک مسلسل خون جاری رہے۔ جسے کہ راتوں میں بھی آتا رہتا ہے۔ پس اگر تین دن مسلسل نہ آئے تو حیض نہ ہوگا۔ ہاں اگر درمیان میں

ٹہ خواہ بنا بر اوقتی جنابت کے علاوہ کسی اور غسل کی نیت کی ہو۔ اگرچہ اس صورت میں احوط یہ ہے کہ باقی غسل بھی سجالاتے (آقائے محسن بر غلطہ)

ذرا ذرا سے وقفے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ خونِ حیض ہی تصور ہوگا۔ اور اگر تین دن کی مدت مسلسل نہ ہو بلکہ متفرق طور پر دس دن میں پوری ہو تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ حیض نہ ہوگا مگر احتیاط یہ ہے کہ اس صورت میں عورت کو چاہیے کہ جن امور کا حائضہ کو ترک کرنا واجب ہے انہیں ترک کرے۔ اور جو اعمال استحاضہ والی عورت بجا لاتی ہے انہیں بجا لائے۔

اسی طرح درمیانی ایام طہارت میں پاک عورت اور حائض عورت دونوں کے احکام بجا لائے۔ اور حیض حالتِ حمل میں بھی آتا رہتا ہے اگرچہ حمل ظاہر ہو چکا ہو۔ اور دو حیضوں کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت دس دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اور اگر اشتباہ ہو کہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو اس طرح شناخت ہوگی کہ تھوڑی سی روئی اندر داخل کر کے تھوڑی دیر کے بعد نکال لے۔ اگر خون روئی کے چاروں طرف اوپر ہی اور پھر اہو تو بکارت کا ہے۔ اور اگر اس کے اندر سرایت کر گیا ہو تو حیض کا ہے۔

اقسامِ حائض

حیض کے بارہ میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس میں عورتوں کی مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں اول وہ عورت جسے دو مہینوں میں یا دو مہینوں سے کم یا زیادہ میں دو دفعہ برابر خون آئے اُسے "ذات العادۃ" کہتے ہیں۔ اُس کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی "ذات العادۃ وقتیہ و عددیہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت، تاریخ، اور عدد دونوں کی تعداد دونوں میں یکساں ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں شروع ماہ سے چھ روز تک خون آئے۔ اسی طرح دوسرے مہینے میں بھی پہلی تاریخ سے چھ دن تک خون آئے۔ دوسری قسم "ذات العادۃ وقتیہ" ہے یعنی وہ عورت جس کا دونوں دفعہ کا خون وقت میں یکساں ہو لیکن دونوں کی تعداد میں فرق ہو۔

لے بیچ میں جتنے عرصہ تک پاک رہے گی اس میں پاکیزگی کی حالت کے احکام جاری رہیں گے۔ ہاں جب دوبارہ خون آئے گا اور دس دن سے آگے نہ بڑھے گا تو احتیاطاً پر عمل اس طرح ہوگا کہ درمیانی پاکیزگی کے دنوں میں اگر مثلاً رمضان المبارک میں روزہ رکھا ہو تو اس کی تہا بجا لائیگی اور اگر نماز ترک کی ہو تو اس کی بھی تہا بجا لائے گی۔

مثلاً جسے پہلے مہینے میں پہلی سے پانچویں تاریخ تک خون آیا ہو۔ اور دوسرے مہینے میں پہلی تاریخ سے چھ یا سات روز تک آیا تیسری قسم ذات العادة عدویہ ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی عادت دونوں دفعہ دنوں کی تعداد میں تو یکساں رہی ہو لیکن تاریخ میں فرق ہو۔ مثلاً ایک مہینے میں پہلی تاریخ سے پانچویں تک۔ اور دوسرے مہینے میں چوتھی تاریخ سے آٹھویں تک خون آئے۔

دوم۔ وہ عورت جو "غیر ذات العادة" ہے۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم "مبتدیہ" ہے یعنی وہ عورت جسے خون حیض پہلے پہل آیا ہو۔ دوسری قسم "مضطربہ" ہے۔ یعنی وہ عورت جس کو اگرچہ کئی مرتبہ خون حیض آچکا ہے لیکن کوئی عادت مقرر نہ ہوئی ہو۔ مطلب یہ کہ دو دفعہ وقت یا عدد کے لحاظ سے یکساں نہ آیا ہو۔ اور تیسری قسم "ناسیہ" ہے۔ یعنی ایسی عورت جو تاریخ یا دنوں کی تعداد یا دونوں کے متعلق اپنی عادت کو بھول گئی ہو۔

پس جو عورت "ذات العادة وقتیہ" ہو۔ خواہ عدویہ ہو یا نہ ہو وہ اگر اپنی عادت کے دنوں میں یا اس سے دو روز پہلے خون آتا دیکھے تو دیکھتے ہی اسے حیض قرار دے۔ خواہ اس میں حیض کی علامتیں پائی جائیں یا نہ پائی جائیں پس اگر وہ خون تین روز تک آئے تو حیض ہوگا اور تمام احکام حیض اس پر جاری ہوں گے۔ اور اگر تین روز سے کم آئے تو جو نمازیں اور روزے اس نے ترک کئے ہوں۔ ان کی قضا بجائے۔ اور "ذات العادة عدویہ" جو وقتیہ نہ ہو۔ اور اس طرح "غیر ذات العادة" کی تینوں قسمیں "مبتدیہ"، "مضطربہ" اور "ناسیہ" ان میں سے اگر کوئی عورت خون آتا دیکھے تو اگر اس میں حیض کی علامتیں ہوں تو ذات العادة وقتیہ کی طرح وہ بھی اسے حیض قرار دے اور اگر علامتیں نہ ہوں تو تین دن تک احتیاط پر اس طرح عمل کرے کہ استخاضہ والی عورت کے اعمال اور حائض کے کاموں کو جمع کرے۔ پس اگر تین روز تک مسلسل جاری ہے تو حیض ورنہ استخاضہ قرار دے۔ اور "ذات العادة عدویہ" خواہ وقتیہ ہو یا نہ ہو۔ اگر اسے خون آئے اور دس دن سے آگے نہ بڑھے اور نہ تین دن سے کم رہے تو اس مدت کے اندر

سے یا دو روز سے بھی زیادہ مدت اتنی کہ خون کا قبل از وقت انصاف آسکے۔

جتنا خون آئے گا سب حیض ہو گا خواہ مقررہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔ ان عادت پوری ہونے کے بعد سے دو روز تک احوط ہے کہ ترک عبادت کرے اور دو روز کے بعد سے دس روز تک احوط یہ ہے کہ جو کام مستحاضہ و استحاضہ والی کرتی ہے وہ کرے اور جو کام حائضہ کرتی ہے وہ نہ کرے۔

غیر ذات العادة خواہ بتدیہ ہو یا مضطر ہو۔ ان عورتوں کا خون اگر دس دن سے آگے نہ بڑھے تو وہ بھی سب کا سب حیض ہو گا۔ اور اگر دس دن سے بڑھ جائے تو اگر مختلف قسموں کا خون ہو تو بتدیہ، مضطر ہو اور ناسیہ تینوں اپنے میں حائض قرار دینے میں حیض کی علامتیں دیکھیں گی۔ اگر کچھ دن خون سیاہ یا سرخ آئے اور کچھ دن زرد آئے۔ تو اگر یہ سیاہ یا سرخ خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ آیا ہو۔ اور اس میں اور دوسرے حیض میں دس دن سے کم فاصلہ نہ ہوا ہو۔ تو اس کو حیض قرار دیں گی۔ اور اگر خون ایک ہی طرح کا ہو۔ یا مختلف قسموں کا ہو مگر جس خون میں حیض کی علامتیں ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ آیا ہو تو ان دونوں صورتوں میں ایام حیض کی تعداد مقرر کرنے میں وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی طرف رجوع کریں گی۔ اگر سب عورتیں یکساں عادت رکھتی ہوں اور اگر خاندان میں نہ ہو یا خاندان کی عورتیں یکساں عادت نہ رکھتی ہوں یا ان کی عادت ہی نہ مقرر ہوئی ہو یا ان کی عادت معلوم نہ ہو سکے تو ان سب صورتوں میں انہیں اختیار ہے چاہے ایام حیض تین دن یا تین بشرطیکہ تین دن سے زیادہ حیض آنے کا یقین نہ ہو۔ چاہے چھ دن قرار دیں بشرطیکہ چھ دن سے کم یا زیادہ کا یقین نہ ہو۔ چاہے سات دن قرار دیں۔ اس شرط کے ساتھ اور اس حکم میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ ایک مہینہ میں خون دس دن سے تجاوز کر جائے یا ہر مہینہ ایسا ہی ہو کرے۔ اور ذات العادة و قیہ کے بارہ میں احوط یہ ہے کہ سات دن کی تعداد کو اختیار کرے۔ اگرچہ بنا براتویٰ مذکورہ بالا تعدادوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے اور اسی طرح جو عورت اپنے دنوں کی تعداد بھول گئی ہو۔ اس کے

لے ان تمام مقامات پر جہاں ایام حیض کی تعداد قرار دینا ہو احوط بلکہ اتویٰ یہ ہے کہ سات کی تعداد کو اختیار کرے۔ ۱۲۔

بارہ میں بھی یہی حکم ہے۔ لیکن جو عورت تاریخ بھول گئی ہو تو وہ علامتوں کی بنا پر حیض قرار دے گی۔ اور اگر خون میں صفات حیض نہ پائے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنی عادت کا حساب خون شروع ہونے سے لگائے اور اسے حیض قرار دے۔

احکامِ حائض

اول زمانہ حیض میں نماز خواہ واجب ہو یا مستحب صحیح نہیں ہے دوسرے روزہ بھی صحیح نہیں ہے۔ لیکن واجب روزہ کی بعد کو قضا واجب ہے۔ تیسرے طواف واجب صحیح نہیں ہے۔ باقی طواف مستحب تو چونکہ مسجد الحرام میں داخل ہونا حائض کے لئے ممنوع ہے لہذا طواف بھی ممنوع ہوگا۔ چوتھے اسمائے الہی اور بنا براحوط انبیاءِ ائمہ علیہم السلام اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کے اسمائے گرامی کو چھونا حرام ہے۔ پانچویں مسجد مکہ و مدینہ میں داخل ہونا اور دیگر مساجد میں ٹھہرنا یا ان میں کوئی چیز رکھنا حرام ہے۔ چھٹے ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے، حرام ہے۔ ساتویں حالتِ حیض میں جماع کرنا جب تک کہ خون آتا رہے حرام ہے لیکن خون قطع ہونے کے بعد اور غسل سے پہلے جائز ہے پس اگر حالتِ حیض میں اپنی زہرہ سے کوئی شخص جماع کرے گا تو بنا براحوط اس پر کفارہ واجب ہے آٹھویں حالتِ حیض میں طلاق دینا بھی صحیح نہیں۔ اگر شوہر باہر ہو یا زہرہ غیر مدخول ہو یا حاملہ ہو تو حالتِ حیض میں بھی طلاق صحیح ہوگی۔ اور حیض سے پاک ہونے کے بعد خواہ غسل نہ بھی کیا ہو طلاق صحیح ہے۔

غسل حیض ترتیبی اور ارتقاسی غسل جنابت کی طرح ہوتا ہے لیکن غسل حیض وضو کے لئے کفایت نہیں کرتا۔ لہذا واجب ہے کہ نماز وغیرہ کے لئے غسل سے پہلے یا بعد وضو بھی

لے اگرچہ اس نے فرج کو نہ بھی دھویا ہو اور اتوی و احوط کی بنا پر دہریں بھی وطنی سے اجتناب لازم ہے آقائے محسن مدظلہ سے اول حیض میں کفارہ ہم ماشرہ طلالی سکھ وسط حیض میں ہم ماشرہ طلالی مسکوک اور آخر حیض میں ۹ رتی ہے اور اس کی قیمت دینا بھی کافی ہے (آقائے محسن مدظلہ)

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

کرے اور بہتر یہ ہے کہ غسل سے قبل وضو کر لے۔ اور اسی طرح غسل نفاس و استحاضہ و مس میت میں اور اس کے علاوہ تمام اغسال مستحبہ میں نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔ جس وقت خون بالکل بند ہو جائے تو غسل اور نماز واجب ہے۔ پس جب کہ دس روز سے قبل خون بند ہو جائے اور عورت کو اپنے پاک ہو جانے کا علم اور یقین ہو تو غسل کرے گی لیکن اگر خون کے قطع ہونے اور نہ ہونے میں شک ہو تو اس طرح جانچ کرنا واجب ہے کہ مختصر سی روئی لے کر فرج کے اندر داخل کرے اور کچھ دیر کے بعد اس کو نکالے اگر صاف نکل آئے تو سمجھے کہ حیض سے پاک ہو گئی۔ لہذا غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر روئی آلودہ نکلے تو ابھی صبر کرے یہاں تک کہ بقیہ خون بھی خارج ہو جائے یا دس روز گزر جائیں۔

بیان نفاس

نفاس وہ خون ہے جو بوقت پیدائش عورت کے رحم سے آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے اور کم سے کم مدت کے لئے کوئی حد نہیں اور ذات العادۃ عورت کا خون نفاس اس کی مقررہ عادت بھر ہوگا۔ اور اگر مقررہ عادت سے آگے بڑھ جائے تو جتنی اس کی مقررہ عادت ہوگی اتنا خون نفاس ہے۔ اور اس کے بعد استحاضہ کا خون۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ عادت کے بعد والے خون میں جو اعمال استحاضہ والی عورت کرے۔ اور جو امور نفاس والی عورت ترک کرے۔ ان دونوں کو جمع کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس احتیاط پر اٹھارہ دن تک عمل کرتی رہے۔ ولادت سے پہلے یا دس روز کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں ہے اور اگر دس روز کے اندر بالکل خون نہ آئے۔ تو احکام نفاس جاری نہ ہوں گے۔ اور اگر ایک روز خون آکر بند ہو جائے تو صرف وہی روز نفاس کا ہوگا۔ اور اگر مثلاً پہلے روز خون آئے۔ پھر پانچویں روز آئے پھر بند ہو جائے تو وہی روز نفاس کے ہوں گے اور درمیانی تین دن جن میں پاک رہی ہے ان میں احتیاط پر عمل کرے

۱۔ اتویؒ یہ ہے کہ درمیانی پاکیزگی کے دن بھی نفاس ہیں۔ اگرچہ دوبارہ خون آنے کے قبل تک احکام طہارت جاری ہوں گے ۱۲

یعنی حالت نفاس اور پاکیزگی دونوں کے احکام جمع کرے۔ ایام حیض کی طرح نفاس کے دنوں میں بھی نماز معاف اور روزہ کی قضا واجب ہے اور جو کچھ حیض والی عورت کے لئے حرام واجب مستحب اور مکروہ ہے وہ سب نفاس والی عورت کے لئے بھی ہے۔

ہدایت۔ بچہ کے پیدا ہونے پر اگرچہ خون نہ آئے لیکن عورت کا اپنے آپ کو نجس سمجھ لینا یا دوسری عورتوں کا اس کو نجس سمجھ لینا سراسر بے ہودگی اور خلاف شرع ہے۔ اسی طرح چاہے ایک دو روز یا اس سے بھی کم خون آئے لیکن فوراً غسل نہ کرنا اور خواہ مخواہ چھٹی وغیرہ کے دن کا انتظار کرنا اور نجس رہنا۔ اور بنا بریں نماز کا ترک کرنا سخت گناہ ہے یا دس روز کے بعد جو خون آئے حالانکہ وہ استحاضہ ہے اسے بھی نفاس ہی سمجھنا اور نجاست پر اتنی رہنا بڑی جہالت اور ناشکرانہ ہے۔ غسل نفاس بھی بعینہ غسل حیض ہے جو مذکور ہو چکا۔

بیان استحاضہ

جو خون اس طرح آئے کہ وہ حیض نہ قرار پا سکے اور نہ خون بکارت ہو۔ اور نہ کسی خاص زخم وغیرہ کی وجہ سے ہو۔ استحاضہ ہے یہ خون اکثر زرد رنگ پیلا اور سرد ہوتا ہے اور سستی سے نکلتا ہے خون استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قلیلہ، دوسرے متوسط اور تیسرے کثیرہ۔ اول استحاضہ قلیلہ وہ ہے کہ جس میں خون اتنا کم آئے کہ صرف روئی کو لگ جائے لیکن اس کے اندر سرایت نہ کرے۔ اس صورت میں غسل واجب نہیں۔ البتہ ہر نماز کے لئے خواہ وہ فرضیہ ہو یا نافلہ وضو کرے اور مقام پستیاب کو پاک کر کے روئی بدلتی رہے۔ دوسرے استحاضہ متوسطہ وہ ہے کہ خون روئی کے اندر پیوست ہو جائے لیکن دوسری طرف پھوٹ کے نہ نکلے۔ اس صورت میں پہلے احکام کا بجالانا بھی لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے پستیاب کے مقام کو پاک کرے، روئی کو بدلے، وضو کرے اور ان امور کے علاوہ نماز صبح کے لئے ایک غسل واجب ہے۔

تیسرے استحاضہ کثیرہ وہ ہے کہ خون روئی توڑ کر باہر نکل آئے۔ اس صورت میں علاوہ اس کے ہر نماز کے لئے طہارت کرنا، روئی بدلنا اور وضو کرنا ضروری ہے۔ روزانہ تین غسل واجب ہیں۔ ایک نماز صبح کے لئے، دوسرا نماز ظہر میں (ظہر و عصر) کے لئے اور تیسرا مغربین (مغرب و عشاء) کے لئے۔ بشرطیکہ ظہر میں اور مغربین کو ملا کر پڑھے اور اگر ملا کر نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھے تو ہر نماز کے لئے الگ الگ غسل واجب ہوگا۔

چند مسائل

(۱) اگر نماز صبح کے بعد قلیلہ متوسطہ ہو جائے تو ہر نماز کے لئے وضو اور بنا بر اقل ظہر و عصر دونوں کے لئے ملا کے وضو کے علاوہ غسل بھی کرے۔ اور یہی حکم ہے اگر نماز ظہر کے بعد اور عصر کے پہلے یا عصر کے بعد اور مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے متوسطہ ہو جائے تو عصر یا مغرب یا عشاء کے لئے غسل بھی کرے۔

(۲) احوط (و جوبی) یہ ہے کہ غسل و وضو کے بعد نماز میں تاخیر نہ کرے اور اگر ضرورت پیشے تو ایسی تدبیر کرے کہ تاختم نماز خون باہر نہ نکلے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کو غسل سے پہلے بجالائے۔

(۳) استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ والی عورت پر جب خون بالکل بند ہو جائے تو اس کے قطع ہونے کے لئے بھی غسل واجب ہے لیکن اگر اس غسل کے وقت سے جو سابقہ نماز کے لئے کر چکی ہے خون نہ آیا ہو تو پہلا ہی غسل کافی ہے۔

(۴) اگر استحاضہ والی عورت نماز کے لئے غسل بجالائے تو اس کے لئے مسجد میں داخل ہونا، وہاں ٹھہرنا اور جماع وغیرہ جائز ہے۔ غسل استحاضہ کی ترکیب غسل حیض کی مثل ہے۔

گیارہواں باب

بیانِ غسلِ میت و دیگر احکامِ میت

اختصار

اختصار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جو لوگ موجود ہوں ان کو اور بعد انتقال دوسرے لوگوں کو مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

۱) واجب ہے کہ حالتِ اختصار میں متحضر (جو حالتِ جانکنی میں ہو) کو اس طرح

قبلہ رخ لٹائیں کہ منہ اور پاؤں کے تلے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا برا حوط غسل سے

ذاعت تک میت کو اسی طرح قبلہ رخ رکھیں پھر اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز

کے لئے رکھتے ہیں (۲) مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلید شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السلام

کی امامت و ولایت کا اقرار اور دیگر اعتقادات حقہ کی تلقین کریں (۳) یہ کلمات تلقین

کئے جائیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ

الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ

وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط اور یہ دعا پڑھیں۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الْكَبِيرَ

مِنْ مَعَاصِيكَ وَأَقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور یہ دعا یا مان لے

الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِّي الْكَبِيرَ وَأَعْفُ عَنِّي الْكَبِيرَ

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُ الْعَفْوُ ط اور یہ دعا: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي فَإِنَّكَ مَرَحِيمٌ

بہ مسلمان کو قبلہ رخ لٹانا ہر مسلمان پر اعلیٰ واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود متحضر اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم

شرع اور ولی جنازہ سے بصورتِ امکان اجازت لینا ضروری ہے (آٹا سے محسن حکیم)

۱۶۱-۱۵: وہ آٹا سے لیا ضروری ہے۔ ۲- متحضر: جنازہ سے قبلہ رخ لٹانے کے لئے اجازت لینا ضروری ہے۔

1- شب: وہ روزِ عورت نہیں پڑھیں۔ 2- جلا: تمام۔ 3- اولیٰ: افضل۔

فصوصاً دعائے عدیلہ پڑھیں (۴) مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تاکہ جان کنی کا مرحلہ سہل ہو جائے۔ خصوصاً سورہ یٰس (پارہ ۲۲) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احزاب (پارہ ۲۱) اور آیتہ الکرسی سَلَّمَ **هُمَّ فَيَهَا خِلْدُونَ** تک پڑھیں (۵) اگر جان کنی دشوار ہو تو اس کو دہان منقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اسے اذیت نہ ہو (۶) مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میت کے چشم و لب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلا دیں (۷) میت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں (۸) اگر رات میں انتقال ہو تو احترامِ میت میں وحال چراغ روشن کر دیں (۹) مومنین کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں (۱۰) دفن میں جلدی کریں (۱۱) اگر مرنے میں مشبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تاکہ یقین حاصل ہو جائے میت کو تنہا چھوڑنا اور جنبٹ یا حائض کا میت کے پاس آنا۔ اور حالتِ نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقتِ جان کنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔

ولی میت

جملہ اعمال واجبہ غسل و کفن اور نماز و دفن واجب کفائی ہیں۔ یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دے دے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جائے گا۔ میت کے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہو سکتا لیکن اگر وہ (ولی میت) اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہو۔ اور میت کو بے دفن و کفن ڈال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہو گا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزہ و اقربا سے اولیٰ ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہو گا۔ اور اگر زوجہ نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارے میں وصیت نہ ہو تو شوہر میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے۔ پہلے طبقہ اول، پہلے طبقہ دوم، پھر طبقہ سوم، وہی غسل دینے میں بھی سب سے زیادہ حقدار ہو گا۔ اور اگر وصیت

گی ہو تو اترائے یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا۔ اور بنا بر احوط جہاں تک ممکن ہو اجازت ولی اور وصیت پر عمل دونوں کو جمع کر لیا جائے۔ ہر طبقہ درتہ میں عزت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصہ والا شخص بمقابلہ کم حصہ والے کے ولی ہوگا اور کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکم شرع بنا بر احوط اوروں پر مقدم ہوگا۔ اور اس کے بعد مرنین عاقلین ہوں گے۔

احکام غسل میت

میت کو غسل دینا ثواب عظیم اور اجر جہیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص میت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح ایک دن یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہذا مرنین کو چاہئے کہ حصول ثواب کے لئے میت مرن کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر بسقت کریں غسل کے متعلق دو ٹوٹھے، جو ان یا بچہ کی میت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار بیٹے کی مدت کا حمل بھی اگر ساقط ہو جائے تو اس بچہ کو بھی بمطابق قاعدہ غسل و کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ چار بیٹے سے کم ہیں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

دو قسم کی میت غسل سے مستثنیٰ ہے۔ ایک شہید جو معرکہ مجاہد میں مارا جائے۔ اُسے بغیر غسل و کفن انہی کپڑوں میں بعد نماز جنازہ دفن کر دیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اول غسل میت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

شرائط غسل و ہندہ

میت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں۔ اول یہ کہ وہ بالغ و عاقل اور شیعہ

لے عمل تامل ہے ہاں مسلمان ہونا ضرور شرط ہے ۱۲ آفتابے بروہی

اشاعت شریعی ہو۔ دوسرے یہ کہ اگر میت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔ اور اگر عورت کی میت ہے تو غسل دیندہ عورت ہونی چاہیے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے۔ اور اگر میت نامحرم کی ہو تو حالت مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میت کی شرم گاہ پر نظر نہ کرے اسی طرح کنیز کو اس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے۔ اور احوط (زوجہ) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو، اور عورت کا تین سال تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا ڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

کیفیت غسل میت

میت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں۔ پہلا غسل آب سرد یعنی پری کے پانی سے۔ دوسرا کافور کے پانی سے۔ ان دو پانیوں میں کم سے کم پری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اُسے آب سرد یا آب کافور کہہ سکیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہو جائے یعنی آب مضاف نہ کہلائے۔ تیسرا غسل خالص سادہ پانی سے۔ سب سے پہلے میت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں۔ کپڑوں کو یا دونوں کی طرف سے نکالیں۔ اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے چاک کر دیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میت سے نجاست اور میل و کثافت وغیرہ دور کریں۔ اور تمام جسم کو پاک کر لیں۔ اور واجب ہے کہ میت کی شرم گاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اس کا مددگار ہو تو

لے اگرچہ بنا براتوی اسکا جواز بالکراہت ہے (آقائے محسن حکیم) اور غسل سے واقف ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص وقت غسل قتال کو مسائل بتاتا ہے تو بھی جائز اور کافی ہے (آقائے محسن حکیم) لے بنا براتوی اور جوئی اسی رح پاک کریں جس طرح تمام تنجس چیزیں جو کسی نجاست سے نجس ہو جائیں پاک کی جاتی ہیں۔

احوط یہ ہے کہ وہ بھی اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آپ سدر سے واجب قربتہ الی اللہ۔ اور اسی طریق پر غسل دینا شروع کرے کہ جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے کہ اول سر و گردن کو الیسا دھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے۔ پھر ذرا کروٹ دے کر میت کی دہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے۔ اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔ اس کے بعد کافر کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے۔ اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آپ کافر سے واجب قربتہ الی اللہ۔ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے۔ اور یہ نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آپ خالص سے واجب قربتہ الی اللہ۔ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

مستحبات غسل میت

غسل میت کے بارہ ہیں حسب ذیل امور مستحب ہیں۔ چھت و غیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیر آسمان نہ ہو (۲) غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا (۳) غسل دینے والے کو میت کے دہنی طرف رہنا (۴) غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا (۵) غسل سے پہلے میت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے وضو دینا (۶) ہر غسل میں میت کے سر اور دہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا (۷) میت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا (۸) غسل دینے میں میت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے (۹) غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکر الہی میں مشغول رہنا۔ اور بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے۔ رَبِّ عَفْوِكَ عَفْوِكَ (۱۰) تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی برسیدہ نہ ہو (۱۱) اگر غسل دینے والا شخص ہی میت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ

اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہاتِ غسلِ میت

غسلِ میت کے متعلق جو امور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں (۱) میت کو بٹھا کر غسل دینا (۲) غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میت کو لینا۔ تیسرے میت کا سر موٹنا یا کسی اور حصہ جسم کے بال اکھاڑنا۔ چوتھے ناخن کاٹنا، پانچویں بالوں میں لگھی کرنا۔ چھٹے گرم پانی سے غسل دینا۔ ساتویں غسل کا پانی پائخانہ یا چوبچہ میں چھوڑنا۔ آٹھویں حاملہ عورت کی میت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

چند مسائل

۱) اگر میت جنب یا حائض ہو تو غسل جنابت یا غسل حیض کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسلِ میت کافی ہے (۲) اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہو سکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمم کرائیں۔ اگر پیری کے پتے اور کافور میسر نہ ہوں تو تینوں غسل آبِ خالص سے دئے جائیں لیکن نیت میں ترتیب کا خیال رکھیں (۳) اگر آٹھ غسل میں یا بعد غسل کے میت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے (۴) اگر غسلِ میت کے لئے پانی بالکل دستیاب نہ ہو تو میت کو تین تیمم دئے جائیں۔ ایک عوض سدر۔ دوسرا عوض کافور اور تیسرا عوض آبِ خالص کی نیت سے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ چار تیمم کرائیں اور چوتھے میں نیت کریں کہ یہ تیمم تینوں غسلوں کے عوض ہے (۵) اگر میت بغیر غسل کے دفن ہو گئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر رہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمم کے لئے قبر کھولنا جائز ہے بشرطیکہ

لے تو بنا براہِ میت کو ہر غسل (تینوں غسلوں) کے عوض تین تیمم کرائیں اور تیسرے یا پہلے یا دوسرے

تیمم میں "ما فی الذمہ" کا قصد کریں (آٹھویں مسئلہ)

اس سے میت کی تہنگ نہ ہو۔ (۶) غسل میت نہ اُجرت لینا ناجائز ہے۔ بلکہ اگر ضروری کی نیت سے غسل دے گا کہ قرشۃ الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے لہذا مناسب ہے کہ جو دہریہ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصد اصلی اور غسل دینے کی اُجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قرشۃ الی اللہ بحالانے کی نیت رکھے (۷) اگر میت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائے تو اسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

حنوط میت

مردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں۔ ان پر کافور ملنا واجب ہے خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو۔ اور اسی کو حنوط کہتے ہیں بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ پڑتی ہو۔ اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۴ ماشہ مقدار ہے مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں۔ اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اول جاپہیں مل دیں۔ اور جو کچھ باقی بچے اُس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے اگر کچھ باقی رہے اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا اور نہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور جو شخص حالتِ احرام میں مر جائے اس کے متعلق حنوط ساقط ہے۔

کفن میت

کفن کے واجب پارچے میت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قرض ہو

لے مستحب ہے کہ حنوط میں خاک تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام شامل کر لی جائے تاکہ کافور بلکہ کوئی خوشبو بھی اس کے پاس نہ لے جائیں نہ غسل میں نہ حنوط میں۔ آتکے محسن مدظلہ

البتہ زور کا کفن شوہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا۔ اور اگر خود میت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ چھوڑے تو کفن کفن کے ذمہ نہیں لیکن جو میت کے لئے مستحب اور نہایت درجہ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میت

کے لئے روز قیامت لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔ شرائط کفن

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں۔ اول یہ کہ مباح ہو۔ دوسرے یہ کہ نجس نہ ہو تیسرے یہ کہ غضبی نہ ہو چوتھے یہ کہ خالص رشیم کا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ کھال کا نہ ہو۔ خواہ حلال گوشت ترکہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں ہو بلکہ جو طیر ہے کہ حلال گوشت جانور کے اون تک کا نہ ہو۔
کیفیت کفن

میت مرد ہو یا عورت خواہ بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے۔ ایک کفن جو میت کو شانے سے لے کر اُدھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رخ سے ڈھانک لے۔ اور افضل یہ ہے کہ دونوں تک ہو۔ دوسرے تنگ جو ناف اور زانو کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے۔ اور افضل سینہ سے قدم تک ہے۔ اور تیسرے پورٹ کی چادر جو اتنی ہو کہ میت کا سارا جسم اس میں آجائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جاسکیں۔ اور عرض اتنا کہ ایک سر اور دوسرے سرے پر آجائے ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچات کفن سنت ہیں مردانی میت کے لئے ایک عامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہر سکیں۔ دوسرے ران پیچ تیسرے پورٹ کی چادر دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے۔ زنانی میت کے لئے ایک متنفعہ دوسرے اور تھنی تیسرے سینہ بند اتنا کہ جو پٹنوں پر پشت کی طرف بندھ سکے۔ چوتھے ران پیچ اور پانچویں مثل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے مخصوص حیثیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے۔ معمولی اوسط جسم کی میت کے لئے محسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے۔ -

۱۔ قد کے لحاظ سے کفن کا کپڑا کم یا زیادہ ہو سکتا ہے (مرتب)

۲۔ حدیث کہ بنا بر احوط زوجینی انافران زودجر اور مترعمہ کا بھی کفن واجب ہے ۱۲۔ آقائے بروجردی۔

۳۔ البتہ حلال گوشت جانور کے مالوں کا کفن دینا بنا برائوی جائز ہے (آقائے مٹحن حکیم)

مردانہ کفن ۱ کفنی دیراہن گنگ چادر پوٹ ران پیچ عامر بالائی چادر = گل
 ۲ گز ۸ گزہ گزہ ۳ گز ۱۲ گزہ گزہ ۳ گز ۶ گز = ۱۸ گز
 زنانہ کفن ۱ کفنی گنگ چادر پوٹ ران پیچ مقصد اور ٹھنی سینبند
 ۲ گز ۸ گزہ گزہ ۳ گز ۱۲ گزہ گزہ ۳ گز ۶ گز = ۱۸ گز
 بالائی چادر = گل
 ۶ گز = ۱۸ گز

مستحبات کفن

کفن کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں (۱) عمدہ کفن دینا (۲) یقینی مال
 حلال سے کفن دینا (۳) احرام کے کپڑے یا اُس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو (۴)
 مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنا کفن تیار
 رکھے اُس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا (۵) کفن کا سفید کپڑا ہونا (۶) کفن کو اسی ڈرے
 سے سینا (۷) کفن میں خاک شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میت کے مقام
 پیشاب پاشمانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روٹی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچے خواہ
 واجب ہوں یا مستحب اُن کے حاشیہ پر میت اور اُس کے باپ کا نام اور توجید رسالت
 و امامت کی شہادت خاک شفا سے لکھنا جس کی مختصر صورت کافی ہے۔

فلان بن فلان لِيَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
 وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا
 وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ الْقَائِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْصِيَاءَ
 رَسُولِ اللَّهِ وَأَيْمَتِي وَأَنَّ الْبَعَثَ وَالْثَوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ ط

اور تمام قرآن مجید و دعائے جو شش کبیر و جو شش صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے۔ حدیث
 میں وارد ہے کہ جو کوئی جو شش کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر

تیس کے نام سے کفن کرے اور اسے

کفن پر چھڑکے تو خداوندِ عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذابِ قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

مکروہات کفن

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں (۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا (۲) کفن میں آستین یا کھمبہ بنانا۔ البتہ اگر میت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں (۳) کفن کے پارچوں کا سینا، بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو۔ اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے (۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو آبِ دہن سے تر کرنا (۵) کفن کو خوشبو لگانا (۶) ریشم طے ہوئے کپڑے کا کفن دینا بغیر تخت الحنک عامہ سر پر لپیٹنا۔

جہریدین

میت کے ساتھ دو ترو تازہ لکڑیاں رکھنا سنتِ موکدہ ہے۔ ان کو جہریدین کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درختِ خرمائی لکڑی ہو۔ ورنہ پھر بیری اور اس کے بعد بید یا انا ہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتیں میت سے عذابِ قبر برطرف رہتا ہے اور مستحب ہے کہ کفن کی طرح جہریدین پر بھی کلمہ شہادتین اور اسمائے ائمہ معصومین علیہم السلام لکھے جائیں و دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر داہنی طرف میت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سر میت کی ہنسی سے ملتا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں لیکن کفنی سے اوپر رکھا جائے

ترتیب کفن

پہلے کسی پاک پنیر پر خواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اس پر کفنی کا

گریبان پھاڑ کر اُدھی چادر پر بچھا دیں اور باقی کو سر ہانے کی طرف رہتے دین پھر لنگ مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر اس جگہ رکھیں جہاں میت کی کر رہے گی۔ اس کے بعد میت کو کفن پر لٹا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو۔ اور میت کے شرم گاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں۔ اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تاکہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میت کے دونوں پاؤں ملا دیں اور باقی ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے دہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تریں تریں باندھیں تاکہ کھلے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر کپشت پر گرہ لگا دیں۔ اور کفنی کا وہ سرا جو سر ہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پینا دیں۔ اس کے بعد میت مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر دہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے داہنے حصہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میت عورت ہونے کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگادیں پھر اوڑھنی اڑھادیں۔ پورٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جبریتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر آجائے پھر ایک دھجی سے میت کے سر کی طرف چادر کو سمیٹ کر باندھیں۔ اور ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف گرہ لگادیں تاکہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہہ دوسری تہہ سے علیحدہ نہ ہو جائے۔

مشاہداتِ جنازہ

جنازہ کے ساتھ چھلنا اور اس کو کندھا دینا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ احادیث

میں اس بارہ میں بے شمار آداب و فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ط اللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا

مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَّقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيْمَانًا
 وَتَسْلِيمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَعَزَّزَ بِالتَّقْدِرَةِ وَتَهَرَّ الْعِبَادِ بِالمَوْتِ ط
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جس وقت جنازہ ملاحظہ فرماتے تھے کہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 لَمْ يَجْعَلْنِي مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ جِنَازَهُ كَمَا تُطَاغَى وَاللَّيْلُ بِسْمِ اللَّهِ
 وَبِاللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ جِنَازَهُ كَمَا يَرَى آدَمِي پادوں گوشوں سے کاندھے پر اٹھائیں۔ کاندھا اس
 طرح دیں کہ اول میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کاندھے پر پھر میت کے داہنے
 پاؤں کی طرف پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کاندھے پر اور پھر اسی کاندھے
 سے میت کے بائیں شانہ کو اٹھائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے
 دوسری طرف جائیں تو جنازہ کے آگے سے گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ اور دعا و
 استغفار کے علاوہ آپس میں کوئی دنیوی کلام نہ کریں۔

نماز میت

نماز میت واجب کفائی ہے۔ اور یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں ہے۔ اگر تنہا
 ایک شخص بھی پڑھے تو کافی ہے۔ البتہ جماعت مستحب ہے۔ اس نماز میں طہارت شرط
 نہیں ہے۔ جنب و جانش و بلے وضو سب پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سنت ہے کہ نماز
 پڑھنے والا با وضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی موجود
 ہونے کے تیمم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثنا عشری کی میت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو
 یا بد اعمال۔ مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر
 دیا گیا ہو یا خودکشی کی ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے
 اور چھ سال سے کم عمر والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اور اگر
 کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے
 کافر کی میت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نماز کے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز

کہہ کر اگر میت مرد ہو تو اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِمَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
هَذَا مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلَى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى
اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاَرْحَمِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ پھر
پانچویں مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر
کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذِهِ اَمَّتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَّتِكَ
نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا
خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِمَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ هَذِهِ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ
اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا
عِنْدَكَ فِيْ اَعْلَى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَاَرْحَمِهَا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور پانچویں مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نماز ختم
کرے۔ اور اگر میت نابالغ کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لِاَبَوَيْهِ وَلِاُمِّهِ سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاٰخِرًا ۝ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اگر
میت ضعیف العقل ہو کہ اچھی طرح سمجھ نہ سکیں تو جہاں تک میت کے توجہ سے کہے
اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝
پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور اگر میت مجبور الحال ہو یعنی اس کا مذہب معلوم نہ
ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وَاَهْلَكَ
فَاغْفِرْ لَهٗ وَاَرْحَمِهٖ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۝ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔

اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنا ہی یاد کر لے کہ پہلی تکبیر
کے بعد کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور دوسری تکبیر کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ۝ اور

تیسری تکبیر کے بعد پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور چوتھی تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ يَا لِهٰذِهِ الْمَيِّتِ اور پھر یا نجوین تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے۔ اور سنت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے۔

رَبَّنَا اِنْتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اُس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا نہ جائے خصوصاً پیش نماز۔

مسحوب ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھے۔ ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کرے نمازِ جماعت میں ماموین کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔ اگرچہ ایک ہی ماموم ہو۔ امام کو میت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہیے۔ نمازِ میت مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے۔

دَفْنِ مَيِّتِ

میت کو اس طرح زیر خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے۔ مثل نمازِ میت کے واجب کفائی ہے۔ اور اس میں ولی کے اذن کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میت کو قبر میں داخل کر دے اور قبیلہ لٹائیں۔ اگر میت کشتی یا جہاز میں ہو۔ اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف میں رکھ کر سر باندھ دیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اول قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں۔ پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں۔ پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں۔ پھر تیسری مرتبہ آہستہ آہستہ قبر میں اتاریں۔ اگر میت مرد ہو تو اس کو قبر کی پانچٹی سے اس طرح اندر اتاریں کہ اول سر داخل ہو۔ اور عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ عورت کی میت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کر لیا جائے۔ عورت کی میت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو۔ اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرے اور عزیز قبر میں اتارے۔

میت کو قبر میں اُتارنے والا شخص اس وقت با وضو اور سر ننگے، ننگے پاؤں کپڑوں کے
 بٹن یا بند اور تکر کو کھولے ہوئے ہو جب میت کو قبر میں رکھنے کے لئے اٹھایا جائے تو
 کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِلَىٰ رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ اَسْمِعْ لِي فِي قَبْرِهٖ
 وَلَقَبْتُهُ حُجَّتَهُ وَتَبَّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَا عَذَابَ الْقَبْرِ
 اور قبر دیکھنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا
 تَجْعَلْهُ حُفْرَةً مِّنْ حُفْرِ النَّارِ ط اور میت مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ
 عَبْدِكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ اِيَّهٖ
 اور میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَمْتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ
 وَابْنَةُ اَمَّتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ اِيَّهٖ ط اور قبر میں رکھنے کے
 بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَانِ الْاَرْضِ عَنِ جَبَنِيْهِ وَصَاعِدُ عَمَلِهٖ وَلَقَبِهٖ مِنْكَ
 رِضْوَانًا اور عورت کے واسطے کہے اَللّٰهُمَّ جَانِ الْاَرْضِ عَنِ جَبَنِيْهَا وَصَاعِدُ
 عَمَلِهَا وَ لَقَبُهَا مِنْكَ رِضْوَانًا ط اور سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور معوذتین اور
 آیتہ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد میت کو داہنی جانب قبل رخ لٹانے کے بعد سنت ہے
 کہ کفن کے بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا اٹھادیں تاکہ وہ اپنا رخسارہ زمین سے
 لگ جائے۔ اور تکبیر کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں۔ اور منہ کے سامنے
 صخرہ خاک شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے پھر میت کا
 ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر کے اندر ایک طرف کھڑا ہوتا کہ میت اس کے دونوں پاؤں
 کے درمیان نہ ہو جائے۔ اور اپنے ہاتھ تینچی کی طرح کر کے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا
 شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بائیں شانہ پکڑے اور اچھی طرح تلقین کے وقت بلاتا رہے
 اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

تلقین مرد

اَسْمِعْ اِنْفِمْ اَسْمِعْ اِنْفِمْ اَسْمِعْ اِنْفِمْ يَا فُلَانُ بَنِ فُلَانٍ هَلْ اَنْتَ

عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمَ الْمُرْسَلِينَ وَأَنَّ عَلِيًّا
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَإِمَامًا أَفْتَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ
 عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ ابْنَ
 عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ ابْنَ مُوسَى وَ
 مُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ
 الْمُهَدَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أئِمَّةَ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجَ اللَّهِ عَلَى
 الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَأَيْمَتِكَ هُدَى أَبْرَارٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ إِذَا
 أَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 وَسَأَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ
 قِبْلَتِكَ وَعَنْ أَيْمَتِكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَقُلْ فِي جَوَابِهِمَا اللَّهُ
 جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ وَالْإِسْلَامُ
 دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ ابْنُ
 أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ ابْنُ
 عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَوْبَلَاءٍ إِمَامِي وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ إِمَامِي وَمُحَمَّدُ ابْنُ
 عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِي وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ إِمَامِي وَمُوسَى
 الْكَاطِمُ إِمَامِي وَعَلِيٌّ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدُ الْجَوَادُ إِمَامِي وَ
 عَلِيُّ الهَادِي إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ
 إِمَامِي هُوَ لَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَيْمَتِي وَسَادَتِي وَ
 قَادَتِي وَشَفَعَائِي بِهِمْ أَوْلَى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَأُ فِي الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نِعَمَ
 الرَّبِّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّسُولِ

وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَيْمَةَ الْأَحَدَ
عَشْرَ رِيعَ الْأَيْمَةِ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسَوَالٌ مُنْكَرٌ وَبِكَيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ
وَالْبُعْثُ حَقٌّ وَالنُّشُورُ حَقٌّ وَالصِّرَاطُ حَقٌّ وَالْمِيزَانُ حَقٌّ وَتَطَاوُرُ
الْكِتَابِ حَقٌّ وَالْحِجَّةُ حَقٌّ وَالتَّارُ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَفْهَمْتَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ شَيْئًا اللَّهُ
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَذَا اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ عَرَفَ اللَّهُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ اللَّهُمَّ جَانِ الْأَرْضِ عَنْ
جَنَبِيهِ وَاصْعَدْ بَرُوحَهُ إِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا - اللَّهُمَّ
عَفْوًا عَفْوًا -

تلقیں عورت

إِسْمِعِي إِفْهَمِي إِسْمِعِي إِفْهَمِي إِسْمِعِي إِفْهَمِي يَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ هَلْ أَنْتِ
عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي فَارَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَحَدِّثِي
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَأَنَّ عَلِيًّا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَإِمَامَهُ افْتَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ
عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ
بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرَ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَ
مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَةَ الْحُجَّةَ
الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَيْمَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَّجَ اللَّهُ

وَلَقِيهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوِكَ عَفْوِكَ .

احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے باہر نکلے اور سر ہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔ اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَحَدِّثْهُ وَالنِّسْ وَحَشَّتْهُ وَالْمِنْ رَوْعَتَهُ وَاسْكِنِ الْيَتِيهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تَغْنِيهِ بِهَا عَنْ تَرْحُمَةٍ مِنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلطَّالِبِيْنَ ط اور میت عورت کے لئے اس طرح دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَحَدِّثْهَا وَالنِّسْ وَحَشَّتْهَا وَالْمِنْ رَوْعَتَهَا وَاسْكِنِ الْيَتِيهَا مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تَغْنِيْهَا بِهَا عَنْ تَرْحُمَةٍ مِنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلطَّالِبِيْنَ ط

پھر اقربا کے علاوہ سب لوگ ہاتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی دیں۔ اور کہتے جائیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ ط سنت ہے کہ زمین سے چار انگلی یا بالشت بھر بلند قبر کو چکر بنا لیں۔ پھر قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رخ ہو کر سر ہانے سے ڈالتا ہوا پاؤں تک اور وہاں سے پھر سر ہانے تک لائے اور درمیان میں سلاہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اُس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رخ ایسی انگلیاں قبر پر اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھیں۔ جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر وہی تلقین باواز بلند قبر کے سر ہانے بیٹھ کر پڑھی جائے یہ تلقین جان کنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔

قبر نچتہ کرنا مکروہ ہے۔ سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابل تعظیم ہیں۔ اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہر ہے۔ جیسے شہدائے راہِ خدا، اور علمائے صالحین بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں۔ اور اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحب مصیبت کے لئے اپنا منہ پٹینا،

طمانچہ لگانا، اپنے آپ کو زخمی کرنا اور بال نوجینا وغیرہ حرام ہے۔ خواہ اعتراف کے مرنے میں ہو یا غیروں کے۔ اور اسی طرح کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔ لیکن باپ اور بھائی کے مرنے میں کپڑا پھاڑنا حرام نہ ہوگا۔ دو میت کو ایک قبر میں دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ قبر پر مٹھینا اور قبر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔

احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر مصیبت نازل ہو۔ اس کو چاہیئے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ ان کے ماتم میں نالہ و فریاد کرنا مستحب اور ثواب عظیم کا باعث اور موجب بخشش و مغفرت ہے۔ سنت ہے کہ مومنین اہل میت سے رحم تعزیت ادا کریں اور تسلی دیں اور تین روز تک کھانا بھیجیں لیکن خود نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہل جاہلیت کا عمل ہے۔

نش قبر

دفن کے بعد قبر کا کھودنا حرام ہے۔ البتہ اگر اتنا زمانہ گزر جائے کہ قبر کھنڈ ہوگئی ہو اور مردہ کے آثار باقی نہ ہوں تو نش (کھودنا) جائز ہے۔ لیکن بزرگان مذہب علماء و صلحاء کے قبور نہ کھودنا چاہئیں بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہئے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں اس کے علاوہ وہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے یہ ہیں۔

(۱) غصبی زمین میں میت دفن ہوگئی ہو۔ اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔

(۲) غصبی کفن دے دیا گیا ہو۔

عہ اگر ضرر ہو ورنہ جائز ہے۔ بلکہ بعض موارد میں بہتر ہے (مثلاً آئمہ معصومین کی مصیبت پر) و آقائے عسکرم

۱۰ اگر ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہوگئی ہوں ورنہ جس طرح عموماً دفن و کفن ہوتا ہے اسی طرح لازماً ہوگا۔ ۱۱ میت کو قبر سے نکال کر شاہد مشرفہ مصدقین علیہم السلام میں منتقل کرنا۔ ۱۲ بنا بر اقوی جائز ہے (آقائے عسکرم)

- (۳) کوئی شے بالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔
 (۴) شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلہ میں بشرطیکہ گواہی میت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔
 (۵) میت کو بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔
 مسئلہ - اگر حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس صورت میں بائیں پہلو سے پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال کر سی دیں۔ اور اس کے بعد میت کو غسل دے کر حسب قاعدہ دفن کرادیں۔

نماز بدریہ میت

اسے نماز وحشت بھی کہتے ہیں۔ شب و دفن مغرب و عشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اور سب امور نماز صبح کی طرح ادا کرے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَبْعَثْ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰی قَبْرِ قُلَادِنِ۔ اور لفظ فلان کی جگہ میت کا نام لے۔

غسل مس میت

جو شخص میت کو سرد ہو چکے کے بعد اور اسے غسل دینے سے پہلے مس کرے اس پر غسل مس میت واجب ہوگا۔ اگرچہ بنا بر اقویٰ میت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے۔ اور میت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر ایک یا دو غسل میت کو دے چکے ہوں اور تیسرا غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے۔ تا وقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں۔ غسل مس میت کی کیفیت بھی غسل جنابت کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ مثل غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو کے لئے

لَهُ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک۔

کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے لیکن مس نیت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔

بارہواں باب نماز اہمیت و ثواب نماز

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَقِمْوُ الصَّلٰوٰةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمَشْرِكِيْنَ۔ یعنی نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ مس منکر نماز کا فریبی نہیں بلکہ مشرک ہے۔ اور مشرک سختی شفاعت نہیں ہو سکتا۔ لہذا ظاہر ہے کہ مسلمان اور کافر کے درمیان حد فاصل نماز ہے۔ خدا نے قرآن میں فریاً پچھتر مقامات پر بندوں کو عبادت بجالانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر نماز قبول ہو گئی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔ اور اگر نماز رو کر دی گئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو جسک و خفیف جان کر اس کی پرواہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ہماری شفاعت اس کو نہیں پہنچ سکتی اس سے نماز کی اہمیت و عظمت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک زینت ہے۔ اور اسلام کی زینت نماز پنج گانہ ہے اور ہر چیز کا ایک رکن ہے اور ایماندار کا رکن پانچوں وقت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز کے لئے ایک چراغ ہے اور مومن کے دل کا چراغ پنج گانہ نماز ہے۔ ہر شے کی ایک قیمت ہے اور بہشت کی قیمت نماز پنج گانہ ہے۔ توبہ کرنے والے کی توبہ مال میں برکت، رزق میں وسعت، چہرہ کی رونق، مومن کی عزت، رحمت کا نزول، دعا کی قبولیت، اور گناہوں کا کفارہ یہی نماز ہے۔

عذاب ترک نماز

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اپنی نماز کو ترک کیا۔ اُس نے اپنے دین کو منہدم کیا۔ نیز حضرت فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عمدًا نماز کو ترک کیا کہ نہ اُس کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔ اور نہ عذاب کا خوف ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں مجھ کو کچھ پروا نہیں کہ خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔ آل حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنی نمازوں کو ضائع و برباد نہ کرو۔ اس لئے کہ جس نے اپنی نمازوں کو برباد کیا۔ خداوند عالم اس کو منافقین کے ہمراہ جہنم میں داخل کرے گا۔

جو نماز کو سبک سمجھ کر ترک کرے وہ کافر ہے۔ اور بے پرواہی کے طور پر ترک کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے جس کی حد نہیں بتلائی جاسکتی جتنا یہ تساہل بڑھے اتنا ہی سزا کا مستحق ہے۔

واجب نمازیں

زمانہ غیبتِ امامِ آخر الزمان علیہ السلام میں سات نمازیں واجب ہیں۔ اول نماز پنجگانہ جو حالتِ حضر میں سترہ رکعتیں ہیں۔ ظہر کی چار رکعت عصر کی چار رکعت مغرب کی تین رکعت۔ عشاء کی چار رکعت اور صبح کی دو رکعت۔ دوسرے نمازِ جمعہ جو بنا بر اوازے ماہین جمعہ و ظہر واجبِ تخییری ہے تیسرے نمازِ آیات۔ چوتھے نماز طواف واجب۔ پانچویں نماز نذر یا عہد یا قسم یا اجارہ، چھٹے نماز والدین جو ان سے کسی عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے بنی فوت ہو گئی ہو تو وہ بڑے بیٹے پر واجب ہے ساتویں نماز میت جس کا بیان احکام میت میں ہو چکا ہے۔

لے یعنی نماز گزار کو اختیار ہے خواہ جمعہ پڑھے یا ظہر نماز جمعہ بہر حال افضل ہے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد احتیاطاً واجب ہے کہ نماز ظہر کو بھی پڑھے (الاشترقی عقی عنہ)

سنتی نمازیں

سنتی نمازیں بہت ہیں لیکن جن کی زیادہ تاکید ہے وہ نوافل یومیہ ہیں جو تعداد نمازیں گانہ سے دوگنی تعداد یعنی چونتیس رکعتیں ہیں۔ اول آٹھ رکعتیں نافلہ ظہر کی ہیں۔ جو زوال کے بعد فرضیہ ظہر سے پہلے دو دو رکعتی نماز کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ دوسرے اسی طرح آٹھ رکعتیں فرضیہ عصر سے قبل، تیسرے اسی طرح چار رکعتیں فرضیہ مغرب کے بعد۔ چوتھے فرضیہ عشاء کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر کہ جن کا ایک رکعت میں شمار ہوتا ہے اسے نمازِ تیرہ کہتے ہیں۔ پانچویں آٹھ رکعت نماز شب نصف رات کے بعد دو۔ دو رکعت کر کے چھٹے دو رکعت نماز شفع۔ ساتویں نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر اور آٹھویں دو رکعت فرضیہ صبح سے قبل۔

ان نمازوں میں یہ جائز ہے کہ صرف سورۃ الحمد پر اکتفا کرے۔ دوسرا سورۃ اور قنوت نہ پڑھے اور یہ بھی جائز ہے کہ بعض نوافل کو بجالائے اور بعض کو چھوڑ دے لیکن جہاں تک ممکن ہو چھوڑنا نہیں چاہیے۔ اور جو نمازیں سفر میں قصر پڑھے جیسے ظہر، عصر اور عشاء ان کے نوافل ساقط ہوں گے لیکن نافلہ مغرب و صبح ساقط نہ ہوں گے۔ اور بحالت اختیار بیٹھ کر بھی نوافل پڑھ سکتا ہے۔

مقدماتِ نماز

نماز شروع کرنے سے پہلے جن امور کا جاننا اور پہچانا ضروری ہے وہ پانچ ہیں،

۱۔ سنتی نمازوں کی تعداد اور ان کے تفصیلی احکام و آداب اور دعائیں بعد از دو ترجمہ رسالہ "ذکر العبادت" میں دیکھیں جو افتخار بک ڈپو ریسرڈ اسلام پورہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

۲۔ حالتِ سفر میں گیارہ رکعتیں ہیں یعنی ظہر کی دو، عصر کی دو، مغرب کی تین، عشاء کی دو اور صبح کی دو رکعت ہیں، الاھقر تقویٰ یعنی عند اسے کھڑے ہو کر جائز ہے (آقائے عین ملاحظہ) ۳۔ نافلہ عشاء بقصد رجاء مطلوب بیت پڑھ سکتا ہے (آقائے عین حکیم)

اول نماز کا وقت۔ دوسرے قبلہ کی شناخت، تیسرے نماز کی جگہ، چوتھے لباس نماز اور پانچویں لباس و بدن کی طہارت۔ ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

اوقات نماز پنجگانہ

نماز ظہر و عصر کا وقت زوال آفتاب (یعنی جب آفتاب دائرہ نصف النہار تک پہنچ جائے) سے شروع ہو کر غروب تک رہتا ہے۔ زوال آفتاب کے بعد بقدر نماز ظہر کے مخصوص ظہر کا وقت ہے اور غروب آفتاب سے بقدر نماز عصر جو وقت باقی رہے وہ مخصوص عصر کا وقت ہے کہ ان خاص اوقات پر ظہر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے عصر کی نماز صحیح نہیں اور عصر کے مخصوص وقت میں بغیر اس کے ادا کئے ظہر کی نماز صحیح نہیں۔ ظہر کا وقت فضیلت زوال آفتاب سے لے کر اس وقت تک ہے کہ سایہ ہر چیز کا اس کی برابر ہو جائے۔ اور عصر کا وقت فضیلت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سایہ کسی چیز کا اُس سے دوگنا ہو جائے۔ مغرب کا وقت غروب شرعی یعنی آفتاب مشرق سے سُرخ زائل ہونے کا وقت ہے اور اس وقت تک رہتا ہے کہ نصف شب میں بقدر ادا ابئے عشاء کا وقت رہ جائے اور عشاء کا وقت غروب شرعی سے بقدر ادا ابئے مغرب گزرنے کے بعد نصف شب تک ہے۔ غروب آفتاب کے بعد فوراً بعد بقدر تین رکعت کے مخصوص مغرب کا وقت ہے اور آخر میں جب نصف شب کے لئے بقدر چار رکعت کے وقت باقی رہے۔ یہ مخصوص عشاء کا وقت ہے۔ نماز مغرب کا وقت فضیلت غروب سے لے کر مغرب کی سُرخ دور ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اور نماز عشاء کا وقت فضیلت مغرب کی سُرخ دور ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے۔ اگر ازراہ عصیان یا سہواً یا جہالت سے نماز

عہ احوط یہ ہے کہ سُرخ مشرق انسان کے سر کے اوپر سے گزر جائے (آفتابے محض حکیم)

مغرب و عشاء کے ادا کرنے میں نصف شب سے بھی زیادہ تاخیر ہو جائے تو واجب ہے کہ صبح صادق سے پہلے بجالے آئے۔ لیکن نیت میں ادا یا قضا کا تعین نہ کرے نماز صبح کا وقت اُفتی میں سفیدی پھیلنے کی ابتداء سے کہ جو صبح صادق ہے۔ سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔ اور اس کی فضیلت کا آخری وقت مشرق کی سمت سرخی ظاہر ہونے تک ہے۔

ہر نماز اس وقت تک نہ پڑھنی چاہیے جب تک کہ اس کے وقت کے داخل ہو جانے کا یقین نہ ہو جائے۔ البتہ دو عادلوں کی گواہی پر اعتبار کرے۔ اگر مذکورہ چیزوں پر اعتماد کر کے نماز پڑھ لے اور بعد میں ظاہر ہو کہ پوری نماز وقت آنے سے پہلے ہوئی تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر اثنائے نماز میں وقت داخل ہو چکا خواہ سلام ہی سے پہلے تو نماز صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص بھول کر نماز ظہر سے پہلے نماز عصر شروع کر دے اور حالت نماز میں یاد آئے تو نماز ظہر کی طرف عدول کرے (یعنی عصر کی نیت کو ظہر کی نیت میں بدل دے) اور اس کے بعد نماز عصر ادا کرے۔ اور اگر نماز عصر پہلے پڑھ لی ہو۔ پھر یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ بعد کی نماز کو ظہر یا عصر کی تعیین کئے بغیر "ما فی الذمہ" یعنی جو نماز میرے ذمہ ہے، کی نیت سے بجالائے اور اگر مغرب اور عشاء میں بھی یہی صورت بھول کر ہو جائے اور حالت نماز میں ایسے وقت پر یاد آئے کہ نماز عشاء سے نماز مغرب کی طرف عدول کرنا ممکن ہو۔ اور ابھی عشاء کی چوتھی رکعت کے رکوع میں داخل نہیں ہوا تو نیت کو نماز مغرب کی طرف بدل دے۔ اور اس کے بعد

۱۔ اگر طلوع صبح صادق میں مقدار عشاء سے زیادہ وقت نہ باقی رہا ہو تو عشاء ہی کو بجالائے اور بعد میں احتیاطاً مغرب و عشاء دونوں قضا بجالائے ۱۲۔

۲۔ اگر علم حاصل ہو سکتا ہو تو دو عادلوں کی گواہی پر اعتبار کرنا محلّ تامل ہے۔ ۱۳۔

۳۔ اگر نماز عصر پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ ظہر نہیں پڑھی تو جائز ہے کہ زان بعد نماز ظہر بجالائے (آتائے عن مدظلہ)

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

نماز عشاء بجالائے۔

واجب نماز سے مستحب نماز کی طرف نیت تبدیل نہیں کی جاسکتی۔ اگر کوئی ظہر کی نیت کر کے نماز شروع کر دے۔ اور بحالت نماز اُسے معلوم ہو کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ چکا ہے تو وہ اُسے عصر کی نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ اُسے یہ نماز چھوڑ کر پھر عصر کی نیت سے نماز عصر پڑھے یہی حکم بعینہ مغرب و عشاء کا ہے۔

واضح رہے کہ بصورت اختیار نماز میں اتنی تاخیر کہ وقت نکل جائے جائز نہیں ہے۔ اور واجب ہے کہ پوری نماز وقت کے اندر بجالائے اور اگر عصبیاً یا سہواً اتنی تاخیر ہو کہ صرف ایک رکعت بھر کا وقت آخر میں رہ جائے تو واجب ہے کہ فوراً نماز شروع کر دے۔ پس اقویٰ یہ ہے کہ اس صورت میں نماز ادا قرار پائے گی اے

شناختِ قبلہ

قبلہ سے مراد کعبہ ہے جو مسجد الحرام کے درمیان واقع ہے۔ اور اس کے محاذات میں زمین سے آسمان تک سب کا سب قبلہ ہے۔ واجب ہے کہ نماز واجب کو رو بہ قبلہ بجالائے بلکہ نماز مستحب میں بھی قبلہ رو ہونا معتبر ہے۔ دور کے مقامات پر قبلہ کی شناخت کے بہت سے طریقے ہیں۔ زوال کے وقت آفتاب کو اپنی بائیں بھوں پر لینے سے قبلہ معلوم ہو جاتا ہے۔ یا ستارہ جدی کو جو قطب شمالی کے قریب ایک ستارہ ہے۔ جسے عرفاً قطب تارہ کہتے ہیں۔ اس کی انتہائی بلندی کے وقت دہانے کا ندھے کے مقابل رکھنا قبلہ کی علامت ہے۔ اگر اس طرح معلوم نہ ہو سکے تو ایسی علامتوں پر یا مسلمانوں کے شہر میں ان کے قبرستان یا مسجدوں سے قبلہ کی تشخیص پر اعتماد کرنا چاہیے تا وقتیکہ ان چیزوں کا غلط ہونا ظاہر نہ ہو۔ اور اگر کہیں قبلہ

۱۷ بنا بر اقویٰ نماز واجبہ کے وقت میں نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے
داتاے عین مدظلہ

۱۸ جب قبلہ کا علم نہ حاصل ہو سکتا ہو تب اعتماد جائز ہوگا ورنہ قبلہ کی تحقیق لازم ہوگی۔ ۱۲۔

کی شناخت نہ علم سے ہو سکے نہ ظن سے۔ تو واجب ہے کہ چاروں سمتوں میں ایک ایک دفعہ نماز پڑھے۔ بشرطیکہ وقت وسیع ہو۔ اور اگر وقت تنگ ہو تو جتنی بھی گنجائش ہو پڑھے خواہ ایک ہی دفعہ سہی۔ اور جس سمت میں چاہے پڑھے۔

اگر قبلہ پہچان کر نماز پڑھے۔ اور اس کے بعد ظاہر ہو کہ نماز میں رو بقبلہ نہیں۔ بلکہ پشت بقبلہ تھا یا قبلہ دہنی یا بائیں جانب تھا تو اگر وقت باقی ہو تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر نہ باقی ہو تو اس کی قضا بجا لائے۔ اور اگر اثنائے نماز میں قبلہ اور دامنہی طرف کے درمیان یا قبلہ اور بائیں جانب کے درمیان تھوڑا سا انحراف ظاہر ہو تو فوراً رو بقبلہ ہو جائے اور نماز کو پورا کرے۔ نماز صحیح ہوگی۔ اور اگر نماز ختم ہونے کے بعد معلوم ہو۔ تب بھی نماز کو صحیح سمجھے۔

مکان نماز

واجب ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو۔ نجسی نہ ہو۔ اور کھڑے ہونے کی جگہ سے عمل مسجد پست و بلند نہ ہو۔ مگر ایک اینٹ بھر کی پستی و بلندی میں دو چار انگل سے زیادہ نہ ہو۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اور لازم ہے کہ نماز اس جگہ کے مالک کی اجازت سے ہو۔ خواہ اجازت صریح یعنی کھلم کھلا ہو یا اجازت ضمنی ہو یعنی وہ کہہ دے کہ آپ کو یہاں پر ہر بات کا اختیار ہے تو ضمناً نماز کی بھی اجازت ہوگئی یا اجازت فحوائی ہو یعنی مکان میں رہنے کی اجازت دے تو یہ مطلب بھی ثابت ہوگا کہ نماز کی اجازت بدرجہ اولیٰ ہے، یا شاید حال سے مالک کی اجازت کا پتہ چلے جیسے مہمان خانے سرائے وغیرہ جو رفاہ عام کے لئے بنائے گئے ہوں۔ اور اگر کسی شخص نے وہ جگہ کرایہ پر لی ہو تو اب کرایہ دار کی اجازت ضروری ہوگی۔

واجب ہے کہ نماز کی جگہ ایسی نجاست سے پاک ہو جو بدن یا لباس کو نجس کرے لیکن اگر وہ مقام ایسا خشک ہو کہ جس کی نجاست اثر نہ کرے گی اور محل مسجد پاک ہو۔ تو نماز صحیح ہے ورنہ اگر مسجد گاہ بھی نجس ہوگی تو نماز صحیح نہیں۔

بنابر احوط عورت مرد سے آگے کھڑے ہو کر یا دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں نماز نہ پڑھیں خواہ محرم ہوں یا نہ ہوں لے اگرچہ کراہت ہے اور یہ کراہت جاتی رہتی ہے اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ حائل ہو یا دس ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

جن مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے منجملہ ان کے ایک حمام بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمام کے باہر خانہ میں بھی نہ پڑھے۔ دوسرے ایسا مقام جہاں طبیعت نفرت کرے۔ تیسرے گھوڑے۔ گدھے وغیرہ جہاں بندھتے ہوں۔ چوتھے راستہ پر۔ پانچویں ایسے مکان میں کہ جہاں سامنے ذی روح کی تصویر ہو خواہ مجسم ہو یا غیر مجسم۔ چھٹے ایسی جگہ جہاں سامنے دروازہ کھلا ہو۔ ساتویں ایسی جگہ جہاں سامنے چراغ یا آگ روشن ہو۔ آٹھویں ایسی جگہ جہاں کوئی شخص خاص کر عورت نماز گزار کے سامنے ہو۔ نویں جہاں سامنے قرآن مجید یا کئی کتاب یا کاغذ جس کی تحریر نمایاں ہو کھلا ہوا ہو۔ دسویں اس مکان میں جہاں کتا ہو سوائے شکاری کتے کے۔ گیارہویں ایسی جگہ جہاں شراب یا کوئی نشہ پیدا کرنے والی چیز ہو۔ بارہویں قبرستان میں۔

مسحوب ہے کہ نماز مسجد میں پڑھے۔ مسجد میں نماز پڑھنا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ، مسجد کوفہ اور بیت المقدس میں ایک نماز ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ اور مسجد جامع میں سو نمازوں کے برابر اور مسجد عکہ میں پچیس نمازوں کے برابر۔ اور مسجد بازار میں بارہ نمازوں کے برابر ہے۔ اور قبر مبارک امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس ایک نماز کا ثواب دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور اسی طرح دیگر مشاہد مقدسہ میں نماز پڑھنے کے ثواب ہیں۔ مسجد کے ہمسایہ کے لئے مکروہ ہے کہ اپنی مسجد چھوڑ کر بغیر کسی عذر کے دوسری جگہ نماز پڑھے۔ لیکن عورت کے لئے مسحوب ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز پڑھے۔

لے یہ احتیاط ترک نہ ہو یعنی وجوبی ہے۔ ۱۲۔ لے بحالت نماز عورت کا آگے اور مرد کا عقب میں کھڑے ہونا بنا بر اقویٰ جائز ہے (دونوں کی نماز صحیح ہوگی) اگرچہ مکروہ ہے (آقائے محسن و مطلقہ)

کیونکہ وہ اس کے لئے مسجد سے افضل ہے بلکہ اور زیادہ فضیلت اس میں ہے کہ وہ گھر کے بھی کسی حجرہ میں نماز پڑھے۔

مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے خصوصاً اُس مسجد میں جہاں نماز پڑھنے والا کوئی نہ ہو۔ اور جو شخص مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا عادی نہ ہو۔ اُس کے ساتھ کھانا، اُس سے کسی کام میں مشورہ لینا۔ اُس کا ہمسایہ بن کر رہنا وغیرہ مکروہ ہے۔

لباس نماز

بحالتِ نماز مرد پر اس قدر واجب ہے کہ وہ اپنی مشرّم گاہ کو چھپائے اور عورت کو سوائے منہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے تمام جسم یہاں تک کہ سر اور بالوں کا بھی چھپانا واجب ہے۔ خواہ کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ اگر نامحرم کے نظر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تو چہرہ پر نقاب ضروری ہے۔ بے شک حالتِ سجدہ میں نقاب اس قدر ہٹائے، کہ پیشانی کے نیچے کوئی حائل نہ رہے۔ پھر سر اٹھاتے وقت ڈال لے لباس نمازی (ساتر) کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) لباس مباح ہو اور غصبی نہ ہو (۲) پاک ہو (۳) حرام گوشت جانور کی کھال یا اس کے اجزاء مثلاً بالوں وغیرہ کا نہ ہوئے بلکہ اس کا کوئی جزو بھی نماز میں اپنے پاس یا لباس میں لگا ہوا نہ ہو ناچاہیے (۴) مردار کی کھال کا نہ ہو (۵) مردوں کا لباس خالص ریشم اور زربفت کا نہ ہو بلکہ مرد کے واسطے بغیر حالتِ نماز کے بھی ریشمی لباس کا پہننا مکہ ہلا کسی مجبوری کے ناجائز ہے۔ البتہ اگر کپڑے کی گوٹ خالص ریشم کی ہو تو جائز ہے۔ اگرچہ اجوط یہ ہے کہ چار انگل سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔ اور ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ سونے سے کسی طرح بھی زینت کرنا مردوں کے لئے ہر حالت میں ناجائز ہے۔ البتہ عورتوں کے

لے لیکن کینز اور ناہالنگ لٹک کے لئے مرد گردن کا چھپانا واجب نہیں ہے نہ حرام جانور کے رطوبات اس پر لگے ہوں ۱۲ آقائے بروجروی سے البتہ حالتِ اضطرار اور جنگ میں مردوں کے ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ آقائے عمن مدظلہ۔

واسطے یہ سب چیزیں یعنی ریشم سونا وغیرہ نماز تک میں جائز ہیں۔ ریشمی رومال اگر جیب میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سونے اور چاندی کی گھڑی کا استعمال جائز ہے بلکہ طلائی زنجیر کا استعمال بھی حرام نہیں ہے۔ البتہ گردن یا اچکن وغیرہ میں طلائی زنجیر لٹکانا کہ جو باعث زینت و آرائش ہے۔ مردوں کے لئے حرام ہے۔

اگر سونے کا سکہ جیب میں ہو یا سونے سے دانتوں کی بندش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں سیاہ لباس کا استعمال مکروہ ہے۔ مشہور یہ ہے کہ نبی عباس کا لباس تھا۔ البتہ سیاہ جراب و عبا، عمامہ اور عزائے سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں سیاہ لباس استعمال کر سکتا ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

طہارت لباس و جسم

نماز کے لئے تمام جسم کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے خواہ وہ کپڑا ہو زیب بدن ہو۔ اس سے ستر جسم ہو یا اس کپڑے سے ستر نہ کیا ہو۔ پس اگر ایسے کپڑے میں عمد نماز پڑھی جائے گی تو باطل ہے۔ اور اگر معلوم نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔ اگرچہ جب بعد میں معلوم ہو اور نماز کا وقت بھی باقی ہو تو اعادہ احوط ہے۔ بحالت نماز بعض نجاستیں معاف ہیں۔ ایک پھوٹا، زخم وغیرہ کا خون جب تک کہ اچھا نہ ہو جائے خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا کپڑے پر۔ اور یہی حکم بوا سیر کے خون کا ہے۔ دوسرے لباس پر انسان یا حلال جانور کا خون جو انگوٹھے کے پور سے کم ہو معاف ہے مگر حیض و نفاس و استحاضہ کا خون یا کتے اور سور اور کافر اور مردار کا خون نہ ہو۔ تیسرے پینے کی ایسی چیز اگر نجس ہو جائے جو نماز میں ستر کے لئے تنہا کافی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً لٹی، کرند، چھوٹا رومال وغیرہ۔ تو یہ نجاست بھی بحالت نماز معاف ہے۔ چوتھے کسی بچہ کو پالنے والی عورت کا کپڑا۔ بشرطیکہ دوسرا کپڑا اس کے پاس نہ ہو۔ اور دن رات میں نجس لباس کو ایک مرتبہ پاک کرے۔ اگرچہ

صحتاً اور واجباً ایسی چیزیں ہیں جن پر جائز نماز کی حالت میں اپنے لباس نہ رکھے (آقائے عسکرم)

1- ستر: ڈھلا لباس۔ 2- عمد: جان بچھڑا کرنا۔ 3- اعادہ احوط ہے: احتیاطاً تازہ دوبارہ پڑھنا۔

اعوط یہ ہے کہ بچہ لڑکا ہو۔ پانچویں بدن یا لباس کی وہ نجاست بھی معاف ہے جو بحالت مجبوری لگے رہے۔ مثلاً بیمار میں اتنی طاقت نہ ہو کہ پانی سے پاک کر سکے یا صبر کا خوف ہو یا نجس کپڑا اتارنے میں سردی کی اذیت ہو۔

اذان و اقامت

بچگانہ نمازوں میں ہر مرد و عورت کے لئے اذان و اقامت سنت ہے۔ بلکہ اقامت کی تاکید ہے۔ اور مرد کے لئے اخطا یہ ہے کہ اقامت کو ترک نہ کرے۔ بروز جمعہ نماز عصر کے لئے اذان ساقط ہے اگر وہ نماز جمعہ یا ظہر کے ساتھ بلافاصلہ پڑھی جائے اذان و اقامت ادا کرتے وقت حروف کی ادائیگی درست ہو۔ موالات اور ترتیب کا خیال رہے۔ اور اول سے آخر تک نیت ایک رہے۔ اذان و اقامت میں عقل، ایمان اور اسلام کا ہونا ضروری ہے۔ سبب ہے کہ اذان دینے والا رو قبلیہ کھڑا ہو کر بلند آواز سے کہے۔ اذان کہتے وقت جلدی نہ کرے۔ دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لے۔ اذان و اقامت میں فاصلہ دے۔ اگرچہ ایک قدم اٹھانے یا تسبیح خوانی یا کسی دعا کے بقدر ہو۔ اذان کے فصول ٹھہر ٹھہر کے کہے۔ لیکن آواز کو حلق میں گردش دینا مکروہ ہے۔ اور اگر گانے کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہے۔ اذان کا طریقہ یہ ہے۔ پہلے چار مرتبہ

اللَّهُ أَكْبَرُ پھر دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پھر دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پھر دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامَ الْمُتَّقِينَ عَلِيًّا وَرَبِّيَ اللَّهُ وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ وَخَلِيفَتَهُ بِأَفْضَلِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ پھر دو مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ پھر دو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اگرچہ اقامت کا واجب نہ ہونا بھی خالی از دلیل نہیں ہے تاہم اس کو ترک نہ کرنا چاہیے۔
سے برینت، استجاب لیکن بغیر قصد برینت۔ آقائے محسن مظلّم۔

۱۔ عزائم جان بچا کر نہ سہوا بھولے سے۔

پس اذان ختم کرنے کے بعد ایک لمحہ توقف کرے۔ پھر ہے کہ بیٹھ کر یا ایک قدم بڑھا کر ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَارًا وَّعَمَلِيْ سَابِرًا وَّعَيْشِيْ قَانَرًا وَّرِزْقِيْ دَائِمًا وَّ اَوْلَادِيْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پھر جب نماز کے لئے تیار ہو جائے تو اقامت کہے۔ اقامت کے فصول میں نہ ٹھہرے۔ اذان کی نسبت کم آواز میں اس طرح کہے۔ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پھر دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو یا ایک مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا حُجَّةُ اللهِ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَي الصَّلٰوَةُ پھر دو مرتبہ حَتَّى عَلَي الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَتَّى عَلَي خَيْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوَةُ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

واجبات نماز

واجبات نماز گیارہ ہیں۔ ان میں پانچ تو واجبات نماز رکعتی ہیں۔ جن میں عمدہ۔ یا سہوا کی یا زیادتی سے سوائے نماز جماعت کے (جس کی تفصیل آگے آئے گی) نماز باطل ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ اول تکبیرۃ الاحرام، دوسرے تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام، تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے تلا ہوا قیام جسے قیام متصل برکوع کہتے ہیں چوتھے رکوع اور پانچویں دونوں سجدے۔ باقی چھ واجبات نماز غیر رکعتی ہیں۔ ان میں عمدہ کسی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر بھول کر ہو جائے تو باطل نہیں ہوتی وہ یہ ہیں۔ اول نیت، دوسرے قرات (سورتوں کا پڑھنا) تیسرے تشہد، چوتھے سلام۔ پانچویں ترتیب اور چھٹے مولات ان کو علیحدہ علیحدہ کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

لے یہ حکم کہنا مستحب ہے۔ آتائے محسن و نفلہ۔

نیت

ضروری ہے کہ عمل کی تعیین اور قصد قربت ہو یعنی نماز کا قرئۃ الی اللہ بجالانے کا قصد ہو۔ اور زبان سے ادا و قضا یا واجب و سنت کے الفاظ جاری کر نیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ دل میں اس بات کا قصد ہونا چاہیے کہ نماز صبح یا نماز ظہر پڑھتا ہوں۔ واجب قرئۃ الی اللہ یا فلاں نماز پڑھتا ہوں سنت قرئۃ الی اللہ۔ نماز احتیاط میں نیت زبان سے نہ کرے ورنہ نماز احتیاط اور اصل نماز میں کلام بیجا کا فاصلہ ہو جائیگا۔ سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ نماز پڑھنے میں حکم خدا کی تعمیل اور خلوص ہو۔ ریا کاری اور دکھانے کا مطلق دخل نہ ہو۔ ورنہ اگر اس میں کسی طرح کی ریا اور دکھاوے کا قصد ہوگا۔ تو نماز باطل ہے۔

اگر پہلی نماز سے قبل بعد والی نماز پڑھنے لگے مثلاً نماز ظہر سے پہلے شہوا نماز عصر شروع کر دے تو جس وقت یاد آئے فوراً ظہر کی نیت کر لے۔ نماز صحیح رہے گی۔ اور اس کے بعد نماز عصر بجالائے اور اگر عدل کا محل باقی نہ ہو۔ مثلاً نماز عشاء کی چوتھی رکعت کا رکوع بجالانے کے بعد یاد آیا کہ نماز مغرب نہیں پڑھی تو اب مغرب کی نیت نہیں ہو سکتی بلکہ نماز عشاء ختم کرے اور اس کے بعد نماز مغرب بجالائے۔ دونوں نمازیں صحیح ہوں گی۔

تکبیرۃ الاحرام

نیت کے بعد فوراً بلا فاصلہ تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہنا واجب ہے۔ یہ نماز کا پہلا رکن ہے کہ اگر کوئی شخص عمدتاً یا سہواً اس کو چھوڑ جائے تو نماز باطل ہے۔ تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت بدن کو مکمل آرام و سکون ہو۔ پس اگر بدن کے حرکت کرنے کے وقت عمدتاً تکبیرۃ الاحرام کہے گا تو وہ باطل ہوگی۔ اس تکبیر کے علاوہ چھ اور تکبیریں

ہے اگر محتجب میں ریا کاری ہو جائے تو نماز کا باطل ہونا مشکل ہے (آقائے محسن حکیم)

سُنّت ہیں۔ کل سات تکبیریں ہو جائیں گی۔ ان میں سے جن ایک کو چاہے بحیرۃ الاحرام قرار دے باقی چھ تکبیریں مستحب قرار پائیں گی۔ لیکن آخری تکبیر کو بحیرۃ الاحرام قرار دینا احوط ہے۔ اور سُنّت ہے کہ تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں کے پاس لے جائے۔ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ اور ساتوں تکبیریں بغیر کسی دعا کے پلے در پلے کہی جاسکتی ہیں مگر بہتر و افضل یہ ہے کہ پہلی تین تکبیریں بقصد سُنّت کہے پھر یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
وَيَحْمَدُكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا
يَعْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ پھر دو تکبیریں اور بقصد سُنّت کہہ کر یہ دعا پڑھے۔

لَبَّيْكَ
وَسَعَدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ
هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ ذَلِيلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَكَ
وَإِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى وَلَا مَفْرَ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ
سُبْحَانَكَ وَحَنَانِكَ تَبَارَكَتْ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبِّ
الْبَيْتِ الْحَرَامِ۔ پھر ایک اور تکبیر کہے اور پھر بہ نیت نماز آخری (ساتویں) تکبیر
بطور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا
بِمُشْرِكٍ إِنِّ صَلَوَتِي وَلَسْكَرِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

قیام

کھڑے ہو کر تکبیرۃ الاحرام کہنا اور کھڑا ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا رکوع
بے رُستے عمدا یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ
پڑھنے کی حالت میں قیام واجب ہے۔ اور قنوت پڑھنے میں قیام مستحب ہے بحالت
اختیار کسی چیز پر ٹیک لگا کر نہ کھڑا ہو بلکہ سیدھا کھڑا ہو۔ اور قیام میں استقرار

(یعنی سکون) واجب ہے۔ اور اگر کھڑے ہونے پر قادر نہ ہو تو کسی چیز پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اور اگر بیٹھ بھی نہ سکتا ہو تو داہنی کروٹ سے لیٹے۔ اور اگر اس سے بھی معذور ہو تو بائیں کروٹ سے لیٹے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چپت لیٹ کر اس طرح نماز ادا کرے کہ پیروں کے تلے بوجہ قبلہ ہوں۔ ان صورتوں میں بھی اگر رکوع اور سجدہ کے لئے جھک سکے تو جھکے۔ ورنہ سر سے اشارہ کرے لیکن رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے لئے زیادہ۔ اور اگر سر سے بھی اشارہ نہ ہو سکے تو آنکھوں کو بند کرنے سے اشارہ ہوگا۔ مگر رکوع کے لئے کم اور سجدہ کے واسطے زیادہ بند کرے۔

مستحب ہے کہ بحالت قیام مرد اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے مقابل رکھے انگلیاں باہم ملا کے رکھے۔ اور عورت ہاتھوں کو علیحدہ علیحدہ سینہ پر رکھے۔ مرد کے دونوں پاؤں میں فاصلہ تین کسانہ انگلیوں سے لے کر ایک بالشت تک ہو۔ اور عورت کے پاؤں ملے ہوئے ہوں۔ بحالت قیام میں نگاہ مقام سجدہ کی طرف رہے۔ پاؤں سیدھے اور برابر رکھے ہوئے ہوں۔ ایسی عاجزی سے کھڑا ہو کہ جن طرح ایک اونٹنی غلام اپنے آقا کے ڈبرو کھڑا ہوتا ہے۔

قرأت (سورتوں کا پڑھنا)

پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد اور اس کے بعد کوئی دوسرا سورۃ بسم اللہ سے لے کر آخر تک پڑھنا واجب ہے۔ ہاں اگر بیمار و معذور ہو یا کوئی بوجہ ضرورت جلدی میں ہو یا وقت تنگ ہو تو فقط الحمد پڑھنے پر اکتفا کر سکتا ہے اور مغرب کی تیسری اور ظہر و عصر اور عشاء کی تیسری و چوتھی رکعت میں نمازی کو اختیار ہے کہ پہلے صرف سورۃ الحمد یا اس کی بجائے تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

لے اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد پڑھے تو احوط (وجوبی) ہے کہ بسم اللہ کو آہستہ

1۔ بالجہر: آواز ظاہر کے ساتھ۔ 2۔ انخفاآت: آواز ظاہر پر۔ 3۔ قیل: پہلے۔ 4۔ لعین: مقرر۔

کہے۔ اور اقرائے یہ ہے کہ ان تسمیعات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے لیکن تین مرتبہ پڑھنا احوط ہے۔ مغرب و عشاء اور صبح کی نماز مردوں کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیے۔ اور عورتوں کو اختیار ہے خواہ آہستہ پڑھیں یا آواز سے۔ بشرطیکہ نامحرم آواز نہ سنے ورنہ بلند آواز سے نماز صحیح نہ ہوگی۔ ظہر و عصر مرد و عورت دونوں کو آہستہ پڑھنا چاہیے۔ نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ کو بالجہر پڑھنا مستحب اور نماز صبح و مغرب و عشاء میں قرأت بالجہر واجب ہے۔ جہر اور انخفاآت کا معیار یہ ہے کہ آواز ظاہر نہ ہو تو جہر ہے اور ظاہر نہ ہو تو انخفاآت ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ قرأت اور باقی تمام افکار نماز کو جہر سے پڑھنے میں آواز بہت بلند نہ ہو۔ اور انخفاآت سے پڑھنے میں بہت لپٹت بھی نہ ہو کہ خود ہی نہ سُن سکے۔ یعنی دونوں میں اعتدال ملحوظ رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر سورۃ کے ساتھ پڑھنا لازم ہے اس لئے کہ سوائے سورۃ توبہ کے بسم اللہ تمام سورتوں کا جزو ہے۔ اور یہ لازم نہیں ہے کہ بسم اللہ شروع کرنے سے قبل سورۃ کی تعین بھی کر لے۔ ہاں یہ لازم ہے کہ بسم اللہ کہتے وقت جس سورۃ کا قصد ہو۔ اس کو پڑھے۔ اور اگر کوئی اور سورۃ پڑھنا چاہے تو اس بسم اللہ کو کافی نہ سمجھے بلکہ پھر سے بسم اللہ کہے جو سورۃ پڑھ رہا ہو اس کو چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ نصف سے تجاوز نہ کیا ہو۔ مگر سورہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کو جب شروع کر دیا جائے تو ان سے عدول جائز نہیں ہے علاوہ نماز جمعہ کے کہ اس میں عدول کر کے سورۃ جمعہ یا منافقون پڑھ سکتا ہے۔ واجب نمازوں میں

یہ احتیاط ترک نہ ہو سکے احوط و جہلی، یہ ہے کہ سورۃ کی تعین ہو خواہ اسی طرح ہی رہی کہ اسے کوئی سورت پڑھنے کی عادت ہو پس بسم اللہ کہنے کے ساتھ اگرچہ سورۃ کی تعین کا کوئی خاص قصد نہ کرے۔ تاہم جو سورۃ ہمیشہ پڑھتا ہے حسب عادت اس کا تعین خود بخود ذہن میں ہو جائے۔ ۱۷

۱۸ اگر نصف سورۃ تک بھی پہنچ جائے تو بھی چھوڑ کر دوسرا سورہ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر ادھے سے بڑھ جائے تو پھر دوسرا سورہ نہ پڑھے (آقائے محکم)

۱۹ البتہ اگر کوئی کلر یا آیت بھول گیا ہو تو خواہ کوئی سورت ہو عدول کر سکتا ہے (آقائے محکم)

سجدہ والی سورتیں نہ پڑھے۔ البتہ سنتی نمازوں میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ جس وقت بجز کی آیت پڑھے تو فوراً سجدہ کرے اور پھر کھڑا ہو کر سورۃ کو پورا کرے۔

سورۃ "والضحیٰ" اور "الم نشرح" دونوں، اور اسی طرح سورۃ "الم ترکیب" اور سورۃ "الایلیف" دونوں مل کر ایک سورۃ ہیں۔ اگر ایک کو پڑھے تو ساتھ میں دوسرے کا پڑھنا لازم ہے۔ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ بسم اللہ کہے۔

دونوں سورتوں میں اور ان کے اجزاء میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھے اور ان میں موالات رہے۔ اور حتی الامکان دونوں سورتوں اور تسبیحات اربعہ کو سکون و استقرار کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھے۔

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شروع کرنے سے پہلے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے۔ اور بسم اللہ ان نمازوں میں بھی جو آہستہ پڑھی جاتی ہیں۔ بلند آواز سے کہے۔ قرأت میں جلدی نہ کرے بلکہ اس طرح پڑھے کہ سننے والا حروف شمار کر سکے۔ خوشنما آواز سے پڑھے لیکن گانا نہ ہو۔ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ كَذَلِكَ اللهُ رَبِّيْ کہے۔ یاد رہے کہ یہ جزو نماز نہیں ہے۔ لیکن چونکہ مطلقاً سورۃ قل ہو اللہ کے بعد اس کا پڑھنا وارد ہوا ہے۔ لہذا اس کا کہنا باعث ثواب ہے۔ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ہر نماز کی پہلی رکعت میں اور سورۃ قل ہو اللہ ہر نماز کی دوسری رکعت میں مستحب ہے۔ اگرچہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ لیکن سورۃ قل ہو اللہ نماز میں خواہ پہلی رکعت ہو یا دوسری رکعت افضل ہے۔ اور اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ سوائے سورۃ توحید کے پڑھنا مکروہ ہے۔

قرأت صحیح طور سے ادا کرنا واجب ہے۔ یعنی حروف کو مخارج سے اس طرح ادا کرے کہ ایک دوسرے سے امتیاز ہو جائے۔ ادا کر کوئی نہ جانتا ہو تو سیکھے۔ ان مخارج کی پابندی لازم نہیں ہے بلکہ اس حرف کے ساتھ تلفظ صادق آنا اور عرب کے لوگوں کی طرح بولنا کافی ہے اور حرکت و سکون اور تشدید کو اچھی طرح ادا کرے۔

مشتبہ الصوت تیرہ حروف ہیں۔ ۶۔ ع۔ ادج۔ ۵۔ اورت۔ ط۔ اور۔ ۴۔ ز۔

۱۔ در وصف تمام عمل وصف

ض۔ ظ اور ث۔ س۔ ص۔ ان کے علیحدہ علیحدہ مخرج حسب ذیل ہیں۔
(ع) حلق کے ابتدائی حصہ سے جو سینہ کے متصل ہے جھٹکے کے ساتھ نکلتا ہے۔

(ح) وسط حلق سے نکلتا ہے (ج) وسط حلق سے بھری ہوئی آواز سے نکلتا ہے

(دھ۔ ہ) ابتدائی حلق سے اور اس کی دھمک سینہ پر پڑتی ہے (ت) زبان کی نوک اوپر کے

اگلے دونوں دانتوں کی جڑوں سے ملا کر نکلتی ہے (ط) زبان کی نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں

کی جڑوں سے ملا کر پشت زبان تالو سے لگا کر بھری آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ذ) زبان کی

نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر ہلکی آواز کے ساتھ نکلتی ہے (ز) زبان کی

نوک نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور اوپر نیچے کے دانتوں کو باہم ملا

کر نکلتی ہے (ظ) زبان کی نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر اور اس کی

پشت تالو سے لگا کر بھری ہوئی آواز سے نکلتی ہے (ض) زبان کا کنارہ دائیں طرف، یا

بائیں طرف کی داڑھوں سے لگا کر اور اس کی پشت تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز کے ساتھ نکلتی

ہے۔ (رث) زبان کی نوک اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے ملا کر ہلکی آواز سے نکلتی ہے (س) زبان کی نوک

نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر نکلتی ہے یہ پڑ پڑی آواز کے ساتھ ہوتی ہے (ص) زبان کی نوک

نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے سرے سے لگا کر اور پشت زبان تالو سے ملا کر بھری ہوئی آواز میں نکلتی ہے۔

سورۃ الحمد میں چار وقت تا تم ہیں۔ پہلا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر۔

دوسرا مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر، تیسرا السَّعِیْدِیْنَ پر اور چوتھا وَ اَلَا الضَّالِّیْنَ پر۔

اُمّ المؤمنین کو اس طرح اواز کرنا چاہیے کہ لفظ "وَلِیْلِ" اور لَعْنَةُ رَبِّ سے لفظ "سَرَبْ"

پیدا ہو جائے اور مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کو اس طرح نہ پڑھنا چاہیے کہ "کیو" پیدا ہو جائے

اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں "کنع" اور اِيَّاكَ نَسْتَعِیْنُ میں "کنس" اور اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ میں

"تغ" اور مَعْضُوبٌ عَلَیْهِمْ میں "بع" کی آواز پیدا ہو جائے۔ یہ سات کلمے یعنی وَلِیْلِ سَرَبْ

کیو، کنع، کنس، تغ اور بع، بعل ہیں۔ قرأت میں ان کا لحاظ رکھنا اور ان سے بچنا ضروری ہے

رکوع

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع واجب ہے۔ سوائے نماز آیات کے

جس میں پانچ رکوع ہیں جس کا ذکر آگے آئے گا رکوع رکن نماز ہے۔ اسے عدا یا سہواً چھوڑ دینے سے نماز باطل ہے۔ واجبات رکوع پانچ ہیں۔ اول اس قدر جھکا کر ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچا سکے۔ اور عورت کے ہاتھ گھٹنوں سے اوپر رانوں تک پہنچ جائیں۔ دوسرے حد رکوع میں پہنچنے کے بعد ذکر رکوع کرنا جو بنا براہو تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (تسبیح صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ (تسبیح کبیرا ہے۔ تیسرے حالت ذکر میں سکون و قرار ہونا۔ چوتھے رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا ہونا اور پانچویں حالت قیام میں طمانیت۔

سجرات رکوع یہ ہیں کہ رکوع میں جانے سے قبل اللہ اکبر کہنا۔ تکبیر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ بلند کرنا۔ انگلیاں کھول کر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا۔ عورتوں کو اپنے ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ گھٹ کر پیچھے کی طرف نکالنا۔ پشت ایسی ہموار رکھنا کہ اگر بانی کا قطرہ بھی پشت پر ڈالا جائے تو ٹھہر جائے۔ گردن کو بڑھا کر پشت کے برابر کرنا۔ نگاہ پاؤں کے درمیان رکھنا۔ بازوؤں اور کہنیوں کا جسم سے ہٹا ہوا رکھنا۔ تسبیح کا تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ کہنا۔ اور طاق عدد پڑھ کر کرنا۔ **رُو اللّٰهُ صَلَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ** پڑھنا۔ رکوع سے سیدھا ہونے اور قرار کے بعد **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ** کہنا۔

مکرویات رکوع یہ ہیں۔ سر کو اونچا یا نیچا کرنا۔ زانوؤں کو آگے نکالنا۔ ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملانا اور زانوؤں کے درمیان رکھنا بلکہ اس سے پرہیز کرنا احوط ہے اگر رکوع میں قرآن پڑھنا اور ہاتھوں کو کپڑوں کے نیچے جسم سے ملا ہوا رکھنا۔

سجود

تمام نمازوں کی ہر رکعت میں دو سجود واجب ہیں۔ اور یہ دونوں سجودے مل کر نماز کا رکن ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے خواہ عدا یا سہواً نماز باطل ہے۔ لیکن سہواً ایک سجود کی کمی یا زیادتی سے نماز باطل نہیں ہے اور عدا اس سے بھی نماز باطل ہے۔

عہدہ انگلیوں کا بھی پہنچ جانا کافی ہے (آقائے محسن حکیم)

عہدہ مطلق ذکر کی حیثیت سے کہے نہ کہ ذکر رکوع کی حیثیت سے (آقائے محسن حکیم)

واجباتِ سجدہ یہ ہیں۔ اول اس قدر جھکنا کہ پیشانی اور پاؤں ایک سطح پر آجائیں اللہ
 ایک اینٹ (جو چار انچل سے زیادہ نہ ہو) کے بقدر پست و بلند ہونے میں کوئی مضائقہ
 نہیں۔ دوسرے سات اعضا کا زمین پر رکھنا۔ یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے
 اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔ تیسرے اُن چیزوں پر پیشانی رکھنا جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے
 اور وہ زمین ہے۔ یا وہ چیز جو زمین سے پیدا ہوتی ہو لیکن معدن سے نہ نکلتی ہو۔ اور نہ
 کھائی اور نہ پینی جاتی ہو۔ اور کاغذ پر سجدہ جائز ہے لیکن جس جگہ پیشانی رکھی جائے اُس
 کا پاک ہونا بھی لازمی ہے۔ تمام چیزوں سے افضل خاکِ شفا کی سجدہ گاہ ہے۔ اور اگر
 جائز السجود چیزیں موجود نہ ہوں یا اُن پر سجدہ کرنا شدت گرمی یا سردی کی وجہ سے یا قیقتہً
 یا اس قسم کے دیگر عذرات سے ممکن نہ ہو تو کپڑے پر سجدہ کرے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو پشت
 راست یا معدنی چیز پر سجدہ کرے۔ لیکن پشتِ دست کو مقدم رکھنا احوط ہے اور اگر سجدہ
 گاہ پر اتنا میل جمع ہو جائے جو پیشانی اور سجدہ گاہ میں حائل ہو تو اس کا صاف کرنا واجب
 ہے۔ ورنہ نماز باطل ہوگی۔ چوتھے ذکرِ سجود کرے جو بنا براحوط تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ
 (تسبیحِ صغیر) یا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ (تسبیحِ کبیر) ہے۔
 پانچویں پڑھنے کے وقت ایک حالت پر قرار پکڑنا۔ چھٹے جب تک ذکر ختم نہ ہو جائے
 ساتوں اعضا اپنے مقام پر رکھے رہنا۔ ساتویں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا پھر
 اسی طرح دوسرے سجدہ کے لئے جھکنا۔ اور احوط یہ ہے کہ جن رکعتوں پہلی اور تیسری
 رکعت میں تشہد نہیں۔ اُن کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھنا اُسے "عبد استراحت"
 کہتے ہیں۔

سجراتِ سجدہ یہ ہیں۔ (۱) رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سَمِعَ اللَّهُ
 مَلَنَ حَمْدًا کہہ چکے تو اللہ اکبر کہنا (۱۲) بیکر کے وقت ہاتھ کانوں تک لے جانا (۱۳)
 سجدہ میں جھکنے کے لئے مرد کا اول ہاتھ زمین پر لے جانا اور عورت کا اول اپنے گھٹنے
 لے کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ ان چیزوں سے بنا ہو جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور اگر غیر اشیاء
 مثلاً پلاسٹک یا ریشم سے تیار کیا گیا ہو تو عمل اشکال ہے۔ ۱۲- متفق۔ آقائے محسن منظر

بیٹھ کر سہنا (۴) ناک کا زمین تک پہنچانا (۵) برقت سجدہ ہاتھوں کا قبلہ رخ اور کانوں کے ملازی رکھنا۔ انگلیاں آپس میں ملی جہتی ہوں (۶) سجدہ کی حالت میں ناک کے کنارہ کی طرف نگاہ رکھنا (۷) تسبیح ایک مرتبہ سے زیادہ کہنا۔ جیسا کہ رکوع میں بیان ہو چکا (۸) اس کے بعد دو دو پڑھنا (۹) سجدہ میں یا آخری سجدہ میں اپنی حاجات کے بارہ میں خصوصاً رزق کے لئے اس طرح دعا کرے۔

يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ اُرْزُقْنِي وَاُرْزُقْ عِيَالِي
مِنْ فَضْلِكَ يَا نَكَّ دَوَالْفَضْلِ الْعَظِيمِ (۱۱) مرد کا سجدہ کے بعد سجالت تو ترک بیٹھنا۔ یعنی واسطے پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے سے ملا کر بائیں ران پر بیٹھنا۔ اور عورت کا اگر ٹو بیٹھنا۔ اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں اور دونوں گھٹنے کھڑے برے ہوں (۱۱) پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد اللہ اکبر کہنا (۱۲) پھر استغفر اللہ کہتی

وَاَتُوبُ إِلَيْهِ كَهِنَا (۱۳) پھر دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اللہ اکبر کہنا (۱۴) پھر دوسرے سجدہ سے اٹھ کر اللہ اکبر کہنا (۱۵) ہر تکبیر میں ہاتھ کانوں تک لے جانا (۱۶) سجدوں سے اٹھ کر بیٹھنے میں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۷) مرد کا ہاتھوں پر سہارا دے کر اول گھٹنوں کو اٹھانا۔ اور عورت کا بیٹھے سے سیدھی کھڑی ہو جانا (۱۸) اٹھتے وقت بمجول اللہ وَقُوْتِهِ اَقُوْمٌ وَاَقْعُدُ كَهِنَا۔

مکرہات محمودیہ ہیں۔ (۱) بصورتِ اقباب بیٹھنا یعنی جس طرح کتا بیٹھا ہے (۲) سجدہ کی جگہ پر پھینک مارنا گو دو حرف نہ نکلیں (۳) اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کا زمین سے بلند نہ کرنا (۴) قرآن پڑھنا۔

اگر سجدہ سجالات سے قاصر ہو تو بیٹھنا سجدہ کے لئے جھکنا ممکن ہو چکے۔ سجدہ گاہ کرپشانی سے قریب کر کے اس پر سجدہ کرے اور ذکر سجدہ حالتِ استقرار میں سجالات سے۔

تشمہد

غماز صبح میں دوسری رکعت میں آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد اور نماز ظہر و عصر و مغرب و عشاء میں دوسری رکعت کے آخری سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد اور پھر آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد تشہد واجب ہے۔

اور وہ یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 وَآلِ مُحَمَّدٍ۔ واجب ہے کہ یہ صحیح طور سے اور سکون و استقرار اور اسی ترتیب
 سے جیسا کہ مذکور ہوا پڑھے۔ موالات قائم رکھے اور تشہد کے لئے مرد اور عورت اسی طرح
 بیٹھیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ مستحب ہے کہ
 ہاتھ رانوں پر ہوں۔ انگلیاں آپس میں ملی رہیں اور نگاہ گود کی طرف رہے۔ سنت ہے کہ
 تشہد پڑھنے سے پہلے کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحَيْرُ الدَّاسِمَاءِ
 كَلِمَاتُ اللّٰهِ اور صلوات کے بعد کہے۔ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُمَّتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ۔

سلام

نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد اس طرح سلام پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
 اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ
 اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ آخری دو سلاموں میں سے ایک واجب ہے
 پس اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں سے ایک پڑھنے کے بعد دوسرا سنت ہو
 جائے گا۔ اور پہلا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
 نماز کے صیغہ ہائے سلام میں سے نہیں ہے بلکہ تشہد کے تابع اور مستحب ہے اور ترک نہ
 کرنا احوط ہے۔ واجب ہے کہ تشہد و صلوات کے فقروں میں ترتیب ہو۔ موالات قائم
 رہے۔ بیٹھے بیٹھے بجالائے۔ صحیح طور سے اور طمانیت سے بجالائے۔

ترتیب

نماز کے سب افعال کو ترتیب وار بجالانا واجب ہے۔ یعنی جس ترتیب سے بیان ہوئے
 ہیں اسی طرح سے بجالائے اور مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم نہ کرے ورنہ نماز باطل ہو
 جائے گی۔

۱۔ جائز ہے کہ ان دو سلاموں میں سے ایک ہی سلام پراکتفا کرے اگرچہ احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ دونوں سلام بجالائے (آقائے عسکریؑ)

موالات

نماز کے تمام افعال کو پے درپے بجالانا واجب ہے۔ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کے بجالانے میں اتنی خاموشی اختیار یا تاخیر نہ کرے کہ نماز گزار کی صورت باقی نہ رہے یعنی بلاناصلہ بجالانے۔ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا یا رکوع و سجود میں طول دینا اس سے نماز کی صورت میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔

قنوت

ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل قنوت سنت ہے۔ اور مستحب ہے کہ ہر نماز میں خواہ چھری ہو یا اٹھالی۔ قنوت کو بلند آواز سے پڑھے مگر ماموم جو امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے باواز بلند نہ پڑھے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ دوسرا سورتہ پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ منہ کے برابر اٹھائے۔ ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں مگر انگریھے کھلے ہوں۔ نگاہ ہتھیلیوں کی طرف رکھے۔ کوئی دعا پڑھے۔ جو دعائے منقولہ مثلاً کلمات کثائنہ وغیرہ پڑھنا سنت ہے جو اس طرح پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اے ان کلمات کے بعد کہے۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَعَافِ عَنَّا

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اے بہترین ہے کہ وہ دوسرے شروع کرے اے دو دوسری پڑھ کرے۔

مختصر ترکیب نماز

نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کر کے اذان کہے۔ پھر اقامت کہے اور قبلہ رخ

لے صحت نماز شفع میں اشکال ہے۔ آتائے من مذکر۔

کھڑا ہو کر دل میں نیت اس طرح کر کے مثلاً نماز صبح پڑھتا ہوں میں اور ایاتنا واجب
 قریۃ الی اللہ کانوں کی تو تک دونوں ہاتھوں کو لے جا کر اللہ اکبر کہے۔ مرد اپنے ہاتھ بالمتقابل
 گھٹنوں کے رانوں پر۔ اور عورت اپنے ہاتھ پھیلتیوں پر علیحدہ علیحدہ رکھے۔ پھر استعاذہ یعنی
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہہ کر مع لبم اللہ کے سورۃ الحمد پڑھے۔ اس کے بعد
 سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ بِاِحْسَانٍ سورۃ یاد مع لبم اللہ کے پڑھے۔ پھر اللہ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع
 میں جائے۔ مرد دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور عورت رانوں پر رکھے کہ ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ
 سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہے۔ درود پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہو کر سَمِعَ
 اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر اللہ اَكْبَرُ کہے اور سجدہ میں جائے۔ مرد بازو پھیلا کر اور عورت
 جسم ملا کر سجدہ کرے اور ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَوْعْلٰی وَبِحَمْدِهِ
 کہہ کر اٹھ کر بیٹھے۔ مرد بحالت تڑک بیٹھے۔ جیسا کہ سجدہ میں بیان ہو چکا اور عورت اگر ڈوبیٹھے
 اس طرح کہ تلوے پاؤں کے زمین پر ہوں۔ اللہ اکبر کہہ کر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيَ
 وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ رکھنے کی طرح اجالائے۔ پھر
 اس دوسرے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے اور اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے
 بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوْتِهِ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی طرح
 سورۃ الحمد اس کے بعد سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مع لبم اللہ کے پڑھے اور ایک یا دو یا
 تین مرتبہ كَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيَ کہے اور اللہ اَكْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت
 پڑھے (جیسا کہ قنوت کے بیان میں ذکر کیا گیا) پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع، اور
 دونوں سجدے اجالائے جب دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تو تشہد پڑھے (جیسا کہ
 بیان ہو چکا) پس اگر یہ نماز دو رکعتی ہے تو تین سلام (جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے) پڑھ کر نماز
 ختم کر دے۔

اگر تیسری رکعت کی نماز یعنی تین رکعتی اسے تو تشہد پڑھ کر سلام پڑھے بلکہ پہلی رکعت کی
 طرح تیسری رکعت کے لئے بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوْتِهِ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہتے ہوئے کھڑا
 ہو جائے اور آیت آمین آمین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کسے۔ اور اس سے کسی چیز کا سوال نہ کرے۔ پس جب دعا کرے باطہارت ہو۔ رُو بقلبہ بیٹھے۔ خدا کی حمد و ثنا بجالائے۔ اور سوال سے اول و آخر محمد و آل محمد پر درود پڑھے۔ دعائیں جلدی نہ کرے۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ رجوع قلب ہو۔ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ اور مومن بھائیوں کے لئے دعا کو مقدم کرے۔ جب یہ تمام امور موجود ہوں گے تب حقیقی دعائے برکتی ہے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کو اپنے نیک بندہ کی آواز بھی معلوم ہوتی ہے کہ اُس کی آواز کو سنتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ کبھی کوئی خدا کا دوست کسی امر کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور خداوند عالم جبرئیل امین سے فرماتا ہے کہ اس کی حاجت جلدی پوری کرو۔ حدیث قدسی میں ہے۔ اے فرزند آدم مجھے یاد کر جب صبح ایک ساعت اور بعد عصر ایک ساعت۔ تاکہ میں تیری ہمت کی کفایت کروں اور تیرے کاموں کی کار سازی کروں۔

تقیبات مشترکہ

وہ دعائیں جو کسی خاص غماز سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر نماز کے بعد پڑھی جاسکتی ہیں وہ یہ ہیں۔ اول ہر نماز کا دعاء واجب یا سنت اسلام پڑھنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ دوسرے عمدہ آل محمد علیہم السلام پر صلوات پھینکیں۔ تیسرے بہترین اعمال تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا پڑھنا میرے نزدیک ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پھر تینتیس مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ پھر تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہے۔ اور منتخب ہے کہ خاکِ شفا کی تسبیح پر پڑھے روایت میں ہے کہ جب یہ تسبیح کسی کے ہاتھ میں ہوتی ہے چاہے وہ خود غافل ہو لیکن یہ تسبیح ذکرِ خدا کرتی ہے اور اس کا ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز فریضیہ کے بعد اس سے پہلے کہ اپنے

مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفِينَ إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ
 وَعَلِيَّ بْنَ الحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ
 جَعْفَرَ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ
 بْنَ عَلِيٍّ وَالحُجَّةَ بْنَ الحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَيْمَتِي وَأَوْلِيَّائِي عَلَى
 ذَلِكَ أَحِبِّي وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا بَارِهَوِي ہر
 نماز واجب کے بعد کہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْزِنِي
 مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَتَوَجَّيْ الحُورَ الْعِينِ۔ تیرھویں ہر نماز کے بعد
 کہے۔ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ كُلِّ شَرٍّ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَافِيَتَكَ أُمُورِي
 كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ۔ أَيْضًا
 اسْتَعْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ
 ذُو الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ
 يَتُوبَ عَلَيَّ يَ بَارِهَوِي یہ دعائیں تیرہ پڑھے۔ اسْتَعْفِرُ اللَّهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ
 أَذْنِبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً أَوْ سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ
 الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الغُيُوبِ
 وَعَقَامُ الذُّنُوبِ وَسَارُ الغُيُوبِ وَكَشَّافُ الكُرُوبِ وَلا حَوْلَ وَلا
 قُوَّةَ إِلا بِاللَّهِ العَلِيِّ العَظِيمِ ط پندرھویں یہ دعا ہر نماز کے بعد پڑھے۔ رَضِيتُ
 بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِالْكَفَّةِ
 قِبْلَةً وَبِعَلِيِّ وَآلِيَّيْنَا وَرِأَسَانَا وَبِالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلِيَّ بْنِ الحُسَيْنِ وَ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرَ وَعَلِيَّ بْنَ
 مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ

الْحَاحَةِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اٰمِنَةً وَّسَادَةً وَقَادَةً لَهُمْ اَتَوَلٰى وَ
 مِنْ اَعْدَائِهِمْ اَتَبَرَّ مِنْ تَيْنٍ مَرْتَبَةٍ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
 وَالْمَعَاذَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط سولہوں ایک مرتبہ اس دعا کا پڑھنا باعث ثواب
 عظیم اور وسعتِ رزق کا موجب ہے اور مضامین عالیہ پر مشتمل ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
 الْوَيْمَانَ بِكَ وَالتَّصَدِيقَ بِنَبِيِّكَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرَ عَلَى
 الْعَافِيَةِ وَالْغِنَى عَنْ شَرِّ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا صَلَوَاتِنَا وَصِيَامَنَا
 وَتِيَامَنَا وَقَعُودَنَا وَرُكُوعَنَا وَسُجُودَنَا وَتَسْبِيحَنَا وَتَضَرُّعَنَا وَكَلَامَنَا
 تَضَرُّبَ بُجُوهِنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوبَنَا مِنَ النِّفَاقِ
 وَاعْمَلْنَا مِنَ الرِّيَآءِ وَبَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَفُرُوجَنَا مِنَ الْفُجُورِ وَاعْيُنَنَا
 مِنَ الْهِيَآئَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَاسِئَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُورُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
 اَسْئَلُكَ صَبْرًا جَمِيْلًا وَقَرَجًا قَرِيْبًا وَاَجْرًا عَظِيْمًا وَتَوْبَةً لِّصُورِحًا
 وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا ذَا كِرَامًا وَبَدَنًا صَابِرًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَسَعِيًّا مُشْكُورًا
 وَدُنْيًا مَغْفُورًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَوَلَدًا صَالِحًا وَسِتًّا طَوِيْلًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا
 وَوَعْدًا مُسْتَجَابًا وَكَسْبًا طَيِّبًا وَوَيْعًا مُقِيمًا وَجَنَّةً وَحَرِيْرًا وَّلُضْرَةً
 وَسُرُورًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِىْ فِى السَّمَآءِ فَانزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِى الْاَرْضِ
 فَاخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ
 لِيْ سِرًّا فَابْرِكْ لِيْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَسْكُفِيْكَهُمُ اللّٰهُ
 وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ سترہوں برائے دفعِ بلیات اور قضائے حاجات یہ دعائیں
 مجرب ہیں اور حضرت صاحبِ الزمان علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ پڑھے
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَالِمُ سِرِّ اٰمِنًا نَافِعًا وَصَالِحًا وَاَنْتَ عَالِمُ كَيْدِ اٰمِنًا نَافِعًا وَصَالِحًا
 وَاَنْتَ عَالِمُ كَيْدِ تَوْبَةٍ فَاعْفِرْهَا وَاَنْتَ عَالِمُ اَعْدَائِنَا فَاهْلِكْهُمْ
 وَاَنْتَ عَالِمُ اَمْرَانِنَا فَاسْفِهْهُمَا وَاَنْتَ عَالِمُ نَهْمَاتِنَا فَاقْضِهْمَا
 يَا كَافِيَ النِّهْمَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اٹھارویں یہ وہ دعائے جو حضرت حیرائیل نے حضرت ارسف علیہ السلام کو تعلیم کی تھی جبکہ وہ زندان میں تھے پس واسنہ ہاتھ سے اپنی ریش کو بچڑھے اور بائیں ہاتھ کی پھٹی کو آسمان کی طرف کشادہ کرے اور سات مرتبہ کہے یا رَبِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ اور اسی حالت میں تین مرتبہ کہے :- یا جِبْرَائِيلَ وَالْجَلَّالِ وَالْإِكْرَامِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَاجْزِنِي مِنَ النَّارِ۔ انیسویں۔ سو مرتبہ یا پاپائیں یا تمیں مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ بیسویں۔ آیت الکرسی پڑھے۔ ہَمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک۔ اسے پڑھنے والا اس روز بے خوف رہتا ہے اور کوئی گناہ اس سے صادر نہیں ہوتا۔

تعقیب نماز صبح

اولیہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى مَا اَحْيَيْتَ عَلَيْهِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَآمِنْتَنِيْ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ بِنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ (۱) سو مرتبہ کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَآتُوْبُ اِلَيْهِ (۲) سو مرتبہ کہے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ (۳) سو مرتبہ کہے اَسْتَجِيْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (۴) سو مرتبہ کہے۔ فَ اَسْأَلُهُ الْجَنَّةَ (۵) سو مرتبہ کہے اَسْأَلُ اللّٰهَ الْخُوْرَ الْعَيْنِ (۶) سو مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ (۷) سو مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ (۸) یہ دعا اس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ خوش حال ہو جائے گا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ (۹) جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ برائے حصول حنات و نیار آخرت اور درویشم دفع ہونے کے واسطے یہ دعا نماز صبح و مغرب کے بعد پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ التَّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَاليَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالدِّخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَالسَّلَامَةَ فِيْ نَفْسِيْ وَسَعَةَ فِيْ رِزْقِيْ وَالتَّشْكُرَ لَكَ (۱۰)

اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي (۱۱۱) ہاتھ سینہ پر رک کر شرم تہہ پڑھے يَافْتَا حُ (۱۱۲) پھر یہ پڑھے
 لَوْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ
 وَّلِيٌّ مِّنَ الدِّينِ وَّكَثِيْرَةٌ تَكْبِيْرًا ط (۱۱۳) حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو
 شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے تو جو حاجت خدا سے طلب کرے گا پوری ہوگی اور غم و الم
 کو رفع فرمائے گا۔ دُعَا يَسِّرُ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
 اَوْضَى اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوْقَهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ
 مَا مَكْرُوفًا وَّ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجِبْنَا
 لَهٗ وَنَجِّنَا هٗ مِنَ الْعَمَةِ وَّكَذٰلِكَ نُنْجِي السُّوْمِيْنَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
 الْوَكِيْلُ فَاَنْقَلِبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمَسَّهٗمْ سُوْءٌ مَّا شَاءَ
 اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ
 وَاِنَّ كِيْرَةَ النَّاسِ حَسْبِي السَّرْبُ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِي الْخَائِقُ مِنَ
 الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِي الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسْبِي اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
 حَسْبِي مَنْ هُوَ حَسْبِي حَسْبِي مَنْ لَّمْ يَزَلْ حَسْبِي حَسْبِي مَنْ كَانَ مُنْذُ
 كُنْتُ حَسْبِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي حَسْبِي اللّٰهُ كَلَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط (۱۱۴) دُعَاے امیر المؤمنین علیہ السلام پڑھے جو دُعَاے صباح
 کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی بہت کچھ فضیلت منقول ہے مختصر یہ ہے جو کوئی نماز صبح
 کے بعد اس دعا کو جس حاجت کے لئے پڑھے وہ پوری ہوگی۔ اگرچہ تمام دنیا بلا سے بھر جائے
 لیکن اس کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا اور لوگوں کی نگاہوں میں باعزت ہوگا۔ کوئی دشمن اس پر غالب
 نہ آئے گا ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو۔ دُعَاے ہے۔

دُعَاے صباح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعِ لِسَانَ الصَّبَاحِ

بُطْنِي تَبَلِّجْهُ وَسَرِّحْ قِطْعَ اللَّيْلِ الْمَظْلُومِ بَعِيَا هِبْ تَلْجِجْهُ وَالْقَنْ
صُنْعَ الْفَلَكَ الدَّوَّارِ فِي مَقَادِيرِ تَبْرِجْهُ وَشَعْشَعَ ضِيَاءِ الشَّمْسِ بِسُورِ
تَأْجِجْهُ يَا مَنْ دَلَّ عَلَى ذَاتِهِ بِذَاتِهِ وَتَنَزَّرَهُ عَنْ مَجَالِسَتِهِ مَخْلُوقَاتِهِ
وَجَلَّ عَنْ مُلَائِمَتِهِ كَيْفِيَّاتِهِ يَا مَنْ قَرَّبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُونِ وَبَعَدَ
عَنْ لِحَظَاتِ الْعُيُونِ وَعَلِمَهُ بِمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ يَا مَنْ أَدْرَكَ دُنَى
فِي مَهَادِ أَمْنِهِ وَأَمَانِهِ وَأَيَّقَنِي إِلَى مَا مَنَحَنِي بِهِ مِنْ مَمْنَنِهِ
وَإِحْسَانِهِ وَكَلَّمَكَ الْكُفَّ السُّوءِ عَنِّي بِيَدِهِ وَسُلْطَانِهِ صَلَّى اللَّهُمَّ عَلَى
الدَّلِيلِ إِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ أَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ
الْأَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ فِي ذُرْوَةِ الْكَاهِلِ الدُّعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ
عَلَى زَعَالِيهِ فِي الرَّيِّمِ الْأَدْوَلِ وَعَلَى إِلَيْهِ الْأَخْيَارِ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَبْرَارِ
وَاقْتُمْ اللَّهُمَّ لَنَا مَصَارِيحَ الصَّبَاحِ بِمَفَاتِيحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ وَ
الْبُسْبُيِ اللَّهُمَّ مِنْ أَفْضَلِ خَلْقِ الْهِدَايَةِ وَالصَّلَاحِ وَاعْرِسْ
اللَّهُمَّ بِعَظَمَتِكَ فِي شَرْبِ جَنَانِي يَنْبِيعِ الْخُشُوعِ وَأَجْرِ اللَّهُمَّ لَهَيْبَتِكَ مِنْ أَمَا فِي زَفْرَاتِ
الدُّمُوعِ وَأَذْوَابِ اللَّهُمَّ زَنْجِ الْخُرُونِ مَنِي بَارِقِ الْقَنْوَعِ الْهَيِّ إِنْ لَمْ تَبْتَدِئْ بِنِي الرَّحْمَةِ مِنْكَ
مَحْسُنِ التَّوْفِيقِ فَمَنْ السَّالِكِ بِي إِلَيْكَ فِي وَاضِحِ الطَّرِيقِ وَإِنْ أَسَلَمْتَنِي
أَنَاتِكَ لِقَائِي الْأَمَلِ وَالْمُنَى فَمَنْ الْمُقْبِلِ عَثْرَاتِي مِنْ كَبَوَاةِ
الْهَوَى وَإِنْ خَذَلْتَنِي لَصْرِكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ فَقَدْ
وَكَلَّنِي خِذْلَانِكَ إِلَى حَيْثُ النَّصَبِ وَالْحِرْمَانِ الْهَيِّ أَتْرَانِي مَا
أَتَيْتَكَ الْأَمِينِ حَيْثُ الْأَمَالِ أَمْ عِلَقْتُ بِأَطْرَافِ جِبَالِكَ الْأَحْيَيْنِ
بَاعِدْتَنِي دُونِي عَنْ دَارِ الْوَسَالِ فَبَسَّسَ السَّطِيطَةَ الَّتِي ائْتَمَّتْ نَفْسِي
مِنْ مَوَاهِبِ قَوْلِهَا الْهَيْبَةُ سَأَلْتُ الْهَيْبَةَ ظَنُونَهُمَا وَمَنَاهَا وَتَبَّأَتْهُمَا
لِحُزْنِهِمَا عَلَى سَيْدِهِمَا وَمَوْلَاهُمَا الْهَيِّ فَمَدَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ
رَجَائِي وَهَرَبْتُ إِلَيْكَ الرَّجَاءَ مِنْ فَرْطِ أَهْوَاؤِي وَعَلَقْتُ بِأَطْرَافِ

جَبَابِكَ أَنَا مِلٌّ وَلَا أُنِي فَاصْفَحِ اللَّهُمَّ عَمَّا كُنْتُ أَجْرَمْتُهُ مِنْ تَرْكِي
 وَخَطَايِي وَأَقْلَبْنِي مِنْ صَرَغَةٍ رِدَائِي فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمُعْتَمِدِي
 وَرَجَائِي وَأَنْتَ غَايَةُ مَطْلُوبِي وَمُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَشَايَ إِلَهِي
 كَيْفَ تَطْرُدُ مَسْكِينَنَا التَّجَارِ إِلَيْكَ مِنَ الذَّنُوبِ عَابِرًا أَمْ كَيْفَ
 تَخْتِيبُ مُتَرْشِدًا أَقْصَدَ إِلَى جَنَابِكَ سَاعِيًا أَمْ كَيْفَ تَرُدُّ ظُنَّانَ
 وَرَدَّ إِلَى جِيَانِكَ شَارِبًا كَلًّا وَحِيَاضُكَ مُتْرَعَةً فِي ضَنْكِ المَحُولِ
 وَبَابِكَ مَفْتُوحٌ لِلطَّلَبِ وَالرُّغُوبِ وَأَنْتَ غَايَةُ المَسْئُولِ وَنَهَايَةُ
 المَأْمُولِ إِلَهِي هَذِهِ أَنْزَمْتَهُ نَفْسِي عَقَلْتُهَا بِعَقَالِ مَشِيئَتِكَ وَ
 هَذِهِ أَعْبَاءُ دُنُوبِي دَرَأْتَهَا بِعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهَذِهِ أَهْوَاؤِي
 المُضِلَّةُ وَكَلَّمْتُهَا إِلَى جَنَابِ لَطْفِكَ وَرَأْفَتِكَ فَاجْعَلِ اللَّهُمَّ
 صَبَاحِي هَذَا نَائِمًا عَلَى بَضِيَاءِ الهُدَى وَبِالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ
 وَالدُّنْيَا وَمَسَائِي جَنَّةً مِنَ كَيْدِ العِدَى وَوَقَايَةً مِنَ مُرْدِيَاتِ
 الهَوَى إِنَّكَ قَادِرٌ عَلَى مَا تَشَاءُ تُؤْتِي المُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
 المُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتَعَزُّزٌ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ المَغِيرِ
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي
 اللَّيْلِ وَتَخْرِجُ الحَيَّ مِنَ البَيْتِ وَتَخْرِجُ البَيْتَ مِنَ الحَيِّ وَتُرْمِقُ
 مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
 مَنْ ذَا يَعْرِفُ قَدْرَكَ فَلَا يَحْفَافُكَ وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا أَنْتَ فَلَا يَيْبَأُكَ
 أَلْفَتْ بِقَدْرِكَ الفِرْقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الفَلَقَ وَأَنْزَلْتَ بِكْرَمِكَ
 وَيَاجِي العُسْقَ وَأَنْهَرْتَ المِيَاهَ مِنَ الصَّخْرِ الصَّيَاحِيْدِ عَذْبًا وَ
 أُجَاجًا وَأَنْزَلْتَ مِنَ المُنْصِرَاتِ مَاءً تُجَابِجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ
 وَالْقَمَرَ لِلدُّبُرِيِّ سِرَاجًا وَهَاجَا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَعَادِسَ فِيهَا البَتْدَاتُ
 بِهِ لَعُونًا وَلَا عِلَاجًا فَيَا مَنْ تُوَحَّدَ بِالعِزِّ وَالبَقَاءِ وَفَهَرَّ عِبَادُهُ

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَتْقِيَاءِ وَاسْمِعْ نِدَائِي
 وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ آمِلِي وَرَجَائِي يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ
 لِكُشْفِ الضَّرِّ وَالْمَأْمُولِ لِكُلِّ عُسْرٍ وَيُسْرِيكَ أَنْزَلْتَ حَاجَتِي فَلَا
 تَرُدَّنِي مِنْ سِنِّي مَوَاهِبِكَ خَائِبًا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ط پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے الھٰی قَلْبِي مَخْجُوبٌ
 وَنَفْسِي مَعْيُوبٌ وَعَقْلِي مَغْلُوبٌ وَهَوَائِي غَالِبٌ وَطَاعَتِي قَلِيلٌ
 وَمَعْصِيَتِي كَثِيرٌ وَلسَانِي مُقَرَّبٌ بِالذُّنُوبِ فَكَيْفَ خَلَّتِي يَا سِتَارَ
 الْعُيُوبِ وَيَا عَلَامَ الْعُيُوبِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ إِغْفِرْ ذُنُوبِي
 كُلَّمَا بَحْرَمَتَهُ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

تعیب نماز ظہر

اول سنت ہے کہ نماز ظہر کے بعد واجب ہے ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی کو کپڑے - اور
 بائیں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور سات مرتبہ یہ کہے يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ وَ
 آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْتِقْ رَقَبَتِي مِنْ
 النَّارِ ط دوسرے دن مرتبہ کہے - يَا لِلّٰهِ اعْتَصَمْتُ وَبِاللّٰهِ اَتَّقُ وَعَلَى
 اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ - تیسرے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نماز ظہر کے بعد دعائیں پڑھتے تھے - ان میں یہ دعا
 بھی تھی - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ
 الْكَرِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ
 رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ
 مِنْ كُلِّ إِثْمٍ اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ

وَلَا سَفَمًا إِلَّا شَفِيئَةً وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتْرَتَهُ وَلَا رِدْيًا إِلَّا بِسَطْنَةٍ وَلَا خَوْفًا
 إِلَّا أَمْنَةً وَلَا سُوءًا إِلَّا صَرَفْتَهُ وَلَا كَرْبًا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا دَيْنًا
 إِلَّا أَضْيَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا وَلِي فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ - يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ؕ

تقیب نماز عصر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز عصر کے بعد تڑپتا ہے
 استغفار یعنی اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہے۔ خداوند عالم اس کے سات سو
 گناہ بخش دیتا ہے۔ دوسرے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد
 نماز عصر دس مرتبہ سُمِّتَ اِنَّا انزَلْنَا ؕ پڑھے۔ خداوند عالم بروز قیامت تمام غلات
 کے ثواب کے برابر اسے ثواب عطا فرمائے گا۔ تیسرے جناب رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر یہ استغفار ایک مرتبہ پڑھے۔ تو اس
 کے گناہ نئے بجائیں گے۔ وہ استغفار یہ ہے۔ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا
 هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ
 أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ تَوْبَةً عَبْدٍ لِّذَلِيلٍ خَاضِعٍ فَقِيرٍ بَائِسٍ مَسْكِينٍ
 مُسْتَجِيرٍ مُتَّجِرٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا مَوْتًا وَلَا
 حَيَاةً وَلَا نُشُورًا اٰمِنْ بِكَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ
 قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ صَلَوةٍ لَا تَرْفَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
 لَا يُسْمَعُ. اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ وَالْفَرَجَ بَعْدَ
 الْكُرْبِ وَالرِّخَاءَ بَعْدَ الشَّدَّةِ اللّٰهُمَّ مَا بَانَ مِنْ لِقْنَةِ فِتْنِكَ وَحَدَكَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ چوتھے منقول ہے کہ حضرت

امیر المؤمنین علیہ السلام نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَ ذِي الطُّوْلِ
 وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْإِفْضَالِ أَسْأَلُ اللّٰهَ الرِّضَا بِفَضْلِهِ

وَالْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ وَالْإِنَابَةِ إِلَىٰ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعَاءِ - پانچویں
جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین اعمال بعد نماز عصر یہ ہے کہ سو مرتبہ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پڑھے اور جس قدر زیادہ کہے بہتر ہے

تقیب نماز مغرب

(۱) نماز صبح یا نماز مغرب کے بعد اور کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات کہے
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط وَكَأَنَّ حَوْلَ وَلَا تَوْءَاةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ ط خداوند عالم ستر طرح کی بلائیں دفع فرمائے گا (۲) تین مرتبہ کہے الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَسْتَأْذِنُ غَيْرُهُ (۳) پھر کہے سُبْحَانَكَ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا جَمِيعًا يَا أَنْتَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
كُلَّهَا جَمِيعًا إِلَّا أَنْتَ (۴) اس طرح صلوات پڑھنے سے خداوند عالم سوجا نہیں
پڑی فرماتا ہے - إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
وَعَلَىٰ ذُرِّيَّتِهِ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ (۵) وہ دعا پڑھے جو "تقیب نماز صبح" میں فرما
میں بیان کی گئی ہے (۶) منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد نماز مغرب یہ دعاء
پڑھتے تھے - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُؤَيِّدُ الْبَيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَيِّدُ الْبَيْلَ فِي
النَّيْلِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا وَقَبَ لَيْلٌ وَعَسَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا
لَا حُجْمٌ وَخَفَقَ ط

تقیب نماز عشاء

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص نماز عشاء کے بعد سات
مرتبہ سورہ اتنا از لانا پڑھے تو اس رات میں صبح تک تمام بلاؤں سے خدا کی ضمانت
میں رہے گا - دوسرے جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دعا پڑھ کر

ابنی عورتوں، بچوں اور مال وغیرہ کی حفاظت کرو۔ اُعِينِدْ نَفْسِي وَ ذُرِّيَّتِي وَ اَهْلِيَّتِي
 وَ مَا لِي بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ
 عَيْنٍ لَامَّةٍ تيسرے طلب رزق کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَيْسَ لِي
 عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ وَ اِنَّمَا اَطْلُبُهُ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ فَاَجُوْهُ
 فِيْ ظَلِيهِ الْبُلْدَانِ فَاَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اِنْ فِي
 سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ
 وَ عَلٰى يَدِيْ مَنْ وَ مِنْ قَبْلِ مَنْ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنْ عِلْمَهُ عِنْدَكَ وَ
 اَسَابَهُ بِيَدِكَ وَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِيْهُ بِطُفُوكَ وَ تَسِيْبُهُ بِرَحْمَتِكَ
 اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ اجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا
 وَ مَطْلَبَهُ سَهْلًا وَ مَا خَذَهُ قَرِيْبًا وَ لَا تُعَذِّبْنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ
 فِيْهِ رِزْقًا يَا نَكَّ غَيْبِيْ عَنْ عَذَابِيْ وَ اَنَا فَقِيْرٌ اِلَى رَحْمَتِكَ فَصِّلْ
 عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ جُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

سجدہ شکر

ہر نماز کے بعد تقیبات سے فارغ ہو کر سجدہ شکر بجالنا سنتِ موکدہ ہے سجدہ
 شکر کی کیفیت یہ ہے کہ ساتوں اعضا پر جو سجدہ کے لئے مقرر ہیں سجدہ کرے بلکہ مستحب
 ہے کہ ہاتھوں کو کہنی تک اور شکم و سینہ کو بھی زمین تک پہنچائے۔ پیشانی سجدہ گاہ پر
 رکھ کر سو مرتبہ العفو العفو کہے۔ پھر دائیں رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یا اللہ
 یا ربنا لا یاسئدا ۱۰ پھر بائیں رخسارہ سجدہ گاہ پر رکھ کر تین مرتبہ یا اللہ یا ربنا لا یاسئدا کہے۔ پھر
 دوبارہ پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر سو مرتبہ شکر اللہ کے (تین مرتبہ بھی کافی ہے) پھر سجدہ میں تین مرتبہ کہے
 رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا مَنْ عَزَمَ يٰ اَمْرًا لّٰی مُنْقَلَبَ فِيْهِ سَجْدَةٌ شُكْرٌ
 میں یہ دعا پڑھے اس کے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ دُعا
 یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ تَصَدَّقْتُ وَ اِلَيْكَ اِعْتَمَدْتُ وَ بِكَ وَثِقْتُ وَ عَلَيْكَ

مکروہات نماز

نماز پڑھنے میں ذرا سا بھی کسی دوسری طرف آنکھ سے یا دل سے متوجہ ہونا۔ ہاتھوں سے ڈاڑھی وغیرہ سے کھیل کرنا۔ انگلیاں چٹکانا، یونہی انگٹھائی لینا۔ تھوکنے، ناک شکننا، آنکھیں بند کرنا ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا (بلکہ جس سے دوسری طرف پیدائے ہوں۔ یونہی آہ کھینچنا، رکوع میں سر نیچے کوڑا لٹا۔ مرد کو بجا لیت سجده اپنا پیٹ رانوں سے ملا دینا۔ پیشاب، پاخانہ کی حاجت یا نیند کی غفلت میں نماز پڑھنا بلکہ ایسے تمام امور جو نماز میں شتوع و خضوع اور رجوع قلب کے خلاف ہوں مکروہ ہیں۔

شکیات نماز

شک افعال

(۱) اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں۔ تو اگر وقت باقی ہے تو نماز بجالانا واجب ہے اگرچہ گمان غالب یہ ہو کہ پڑھ چکا ہے اور اگر وقت گزرنے کے بعد شک ہو کہ نماز پڑھی یا نہیں تو قضا لازم نہیں ہے اگرچہ ظن غالب یہ ہو کہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲) اگر نماز پڑھتے وقت کسی فعل نماز میں شک ہو قبل اس کے کہ نماز کے دوسرے فعل میں مشغول ہو، خواہ وہ دوسرا کام واجب ہو یا سنت تو چاہیے کہ اس کو بجالائے۔ مثلاً تکبیرۃ الاحرام کہنے میں ایسے وقت شک ہو کہ ابھی سورۃ الحمد شروع نہیں کی تو واجب ہے کہ تکبیرۃ الاحرام کہے یا ابھی دوسرا سورۃ شروع نہیں کیا۔ اور شک پڑ گیا کہ سورۃ الحمد پڑھی یا نہیں تو چاہیے کہ سورۃ الحمد پڑھے۔ اس طرح دوسرے مقامات پر عمل کرے اور

عہ اگر نماز کے کسی فعل کے بارہ میں دوسرے فعل میں داخل ہونے سے قبل شک ہو تو واجب ہے کہ اسے پھر سے بجالائے (آقائے عجم حکیم)

اگر نماز کے کسی فعل میں اس وقت شک ہو جب وہ اس کے بعد کے فعل میں داخل ہو چکا ہو تو اس شک کا کوئی لحاظ نہ کرے۔ مثلاً قرائت شروع کرنے کے بعد بحیرۃ الاحرام کے متعلق یا نیت یا رکوع میں پہنچنے کے بعد قرائت کے بارہ میں شک ہو۔

(۳) اگر رکوع کے متعلق اس وقت شک ہو جب سجدہ کے لئے سر جھکا رہا ہو مگر ابھی مد سجدہ تک نہ پہنچا ہو تو اس وقت تک کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔

(۴) اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔

شک رکعات

واجب نماز کی رکعتوں میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور نئے سرے سے پھر پڑھنی چاہیے وہ آٹھ ہیں (۱) نماز دو رکعتی میں شک۔ جیسے صبح کی نماز اور ظہر و عصر اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور سفر کی پانچوں وقت کی نمازوں میں (۲) نماز دو رکعتی میں شک جیسے نماز مغرب (۳) چو رکعتی نماز میں پہلی رکعت اور اس سے زیادہ کے متعلق شک مثلاً ایک پڑھی یا دو۔ ایک پڑھی یا تین اور ایک پڑھی یا چار (۴) چو رکعتی نماز میں شک اگر دوسری رکعت کے دونوں سجدے بجالانے سے قبل شک واقع ہو مثلاً رکعت دوسری تھی یا تیسری۔ اور دو پڑھی یا چار (۵) دو اور پانچ یا پانچ سے زیادہ میں شک اگرچہ اکمال سجدتین کے بعد ہو (۶) تین اور چھ یا چھ سے زائد میں شک (۷) چار اور چھ یا اس سے زیادہ میں شک اور (۸) رکعتوں کے متعلق شک کہ نہ معلوم کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ چو رکعتی میں شک کی وہ صورتیں جن میں نماز صحیح رہے گی، اور ہیں۔

لے اتنی یہ ہے کہ سجدہ میں چلا جائے اور پرواہ نہ کرے (آقائے محسن مظلوم)

۱- اگر نماز میں شک ہو تو اس وقت تک کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔
 ۲- اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔
 ۳- اگر رکوع کے متعلق اس وقت شک ہو جب سجدہ کے لئے سر جھکا رہا ہو مگر ابھی مد سجدہ تک نہ پہنچا ہو تو اس وقت تک کہ پہلے سیدھا کھڑا ہو تب رکوع میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد اعادہ بھی کرے۔
 ۴- اگر سجدہ کے متعلق تشہد میں داخل ہونے یا کھڑے ہونے کے بعد شک ہو تو کچھ خیال نہ کرے اور اگر کھڑا ہوتے میں شک ہو تو واجب ہے کہ بیٹھ جائے اور سجدہ کو بجالائے۔

اعادہ نماز - 2 - اکمال سجدتین اساتذہ کرام رضویین

(۱) دوسری اور تیسری رکعت کے متعلق اگر دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک ہو تو اسے تیسری رکعت قرار دے کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا جب کہ دوسرے سجدے کے ذکر واجب کو تمام کرنے کے بعد یہ شک ہو پس نماز صحیح رہے گی۔ اور اسی طرح عمل کرے جو کچھ بیان ہوا۔ لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نماز احتیاط کے بعد احتیاطاً اعادہ بھی کرے۔ اور یہ احتیاط ان تمام مقامات پر جاری ہوگی۔ جہاں اکمال سجدتین کے بعد شک ہو۔

(۲) تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر قیام میں یا رکوع میں یا سجدوں میں ایک سجدہ کے بعد کہیں یہی شک ہو تو چوتھی پر بنا کر کے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز بیٹھ کر بجالائے۔

(۳) دوسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دیکر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۴) دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی مان کر نماز ختم کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور پھر دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔

(۵) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر اکمال سجدتین کے بعد شک ہو تو چوتھی قرار دے اور نماز ختم کر کے دو سجدہ بہتر ہو جائے۔

(۶) چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر رکوع سے پہلے بحالت قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اور نماز تمام کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت نماز کھڑے

نہ یہ احتیاط ترک نہ ہو بلکہ جب سجدہ میں جاتے ہی شک ہو تب بھی یہ احتیاط (یعنی اعادہ نماز) واجب ہے ۱۲

ص بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت اختیار کرے (آتائے عن حکیم)

کے یہ بھی لازم ہے کہ کھڑے ہو کر دو رکعت پہلے پڑھے اور بیٹھ کر دو رکعت بعد میں پڑھے ۱۲

۳ اگر شک چوتھی رکعت اور پانچ سے آگے کی رکعتوں کے بارہ میں ہو مثلاً چوتھی اور چھٹی یا چوتھی اور ساتویں وغیرہ

تراویح پر ہے کہ عمل نہ کر بھی کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے بنا بر احتیاط مستحب دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی صورت اختیار کرے (آتائے عن حکیم)

ہو کر بجلائے اور قیام بے جا اور ہر زیادتی کے لئے دو دو سجدہ سہو بجلائے۔
(۷) تیسری اور پانچویں رکعت میں اگر بحالت قیام شک ہو تو بیٹھ جائے اور چوتھی قرار دے کر نماز تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجلائے۔

(۸) تیسری اور چوتھی اور پانچویں رکعت میں اگر بحالت قیام شک ہو تو فوراً بیٹھ جائے اس کا شک دوسری اور تیسری اور چوتھی کے شک کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو رکعت کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط بجلائے)
(۹) پانچویں اور چھٹی رکعت میں اگر قیام کی حالت میں شک ہو تو بیٹھ جائے۔ اور یہ شک بعد اتمام سجدتین چوتھی اور پانچویں کے شک کی طرف پلٹ آئے گا۔ پس اس کے حکم پر عمل کرے (یعنی دو سجدہ سہو بجلائے)

ان تمام شک کی صورت میں یکایک عمل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اول تھوڑی دیر غور کرے اور سوچے، اگر سوچنے سے کسی ایک طرف کو ترجیح ہو جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ اگر پھر بھی شک برقرار رہے تو جن شکوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ان میں بنا براہِ خط ویر تک خاموش رہنے یا کسی دوسرے عمل سے نماز کی صورت محو کر دے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور جو شک کو صحیح ہیں ان میں جیسا حکم دیا گیا ہے اسی طرح عمل کرے۔ ان میں نماز کو قطع کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنا جائز نہیں سنتی نمازوں میں اگر عدد رکعات کا شک ہو تو اختیار ہے۔ خواہ کم پر بنا کرے یا زیادہ پر۔ مثلاً یہ شک ہو کہ ایک رکعت پڑھی یا دو رکعت۔ تو چاہے ایک قرار دے یا دو۔ لیکن اگر زیادہ بنا کرنے سے نماز باطل ہوئی جاتی ہو تو کم ہی پر بنا کرے مثلاً دو یا تین میں شک ہو تو دو قرار دے اس میں نہ نماز احتیاط ہے نہ سجدہ سہو۔

غیر معتبر شک

جن تعامات پر شک کا اعتبار نہیں ہے وہ یہ ہیں (۱) نماز سے فراغت کے

۱۔ اگرچہ مافی الذمہ کے قصد سے تکرار نماز احوط ہے اور سجدہ سہو کا حکم ان تمام صورتوں میں جاری ہو گا جن میں قیام کو توڑنا پڑتا ہے (آقائے عین مطلقہ)۔

وقت تکبیرۃ الاحرام میں شک ہو یا دوسرا سورۃ پڑھنے کی حالت میں سورۃ حمد میں شک ہو یا سجدہ میں جانے کے بعد شک کرے کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا رکوع میں پہنچنے کے بعد شک ہو کہ قرأت بجالایا یا نہیں تو ان تمام صورتوں میں شک کا اعتبار نہیں اور اگر سلام میں تقصیب وغیرہ میں مشغول ہو جانے کے بعد شک ہو تو یہ شک بھی ناقابل اعتبار ہے۔ البتہ اگر کسی کام میں مشغول نہیں ہوا ہے۔ نماز ختم کرنے کے فوراً بعد شک ہو کہ سلام بجالایا یا نہیں۔ تو سلام کہنا چاہیے۔

ترکیب نماز احتیاط

شک کی ان صورتوں میں جن میں نماز احتیاط پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ واجب ہے کہ فوراً سلام ختم کرتے ہی بغیر فاصلہ کے پہلے نماز احتیاط کی اس طرح دل میں نیت کرے کہ ایک رکعت یا دو رکعت نماز احتیاط پڑھتا ہوں۔ واجب قریشۃ الی اللہ۔ پھر تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہے۔ اس میں سورۃ حمد، رکوع ۶، دونوں سجدے۔ تشهد اور سلام جس طرح عمر ناما نماز میں ہوا کرتے ہیں۔ اسی ترتیب سے واجب ہیں لیکن دوسرا سورۃ اور قنوت اس میں نہیں ہوتا۔ سورۃ الحمد کو اخفات^۱ سے پڑھے۔ حتیٰ کہ بنا بر احوط بسم اللہ کو بھی آہستہ پڑھے۔ اس میں نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

احکام ظن

یقین کی طرح ظن پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ خصوصاً عدد رکعات میں ظن بمنزلہ یقین ہے۔ البتہ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز یا چو رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں ظن حاصل ہو۔ خواہ عدد رکعات سے یا افعال نماز سے متعلق ہو تو بنا بر احتیاط ظن کو بمنزلہ شک قرار دے کر اس کے مطابق عمل کرے اور نماز کا اعادہ بھی کرے مثلاً سجدہ میں جانے سے پہلے شک ہو کہ رکوع کیا یا نہیں۔ سو چہنچہ کے بعد ظن قائم ہو کہ رکوع بجالا چکا ہے۔ پھر بھی

نہ اگرچہ بنا بر اقویٰ اس کا باظہر پڑھنا مستحب ہے (آٹائے محسن مظلم)

احتیاط و دوزخ بجالانا ہوں تو اختیار ہے جسے چاہے ایک دوسرے پر مقدم کرے اگرچہ
احوط یہ ہے کہ نماز احتیاط کو مقدم کرے اور اگر سجدہ سہو کرنا مجبول جائے تو جب بھی یاد آجائے
بجالانا چاہیے۔ غراہ کوئی فعل منافی نماز سرزد ہونے کے بعد بھی کیوں نہ ہو۔ نماز کو کوئی
ضرر نہ پہنچے گا۔

ترکیب سجدہ سہو

اول نیت کرے اور احتیاطاً تکبیر کہے۔ پھر سجدہ میں جائے اور پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ
بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ لَّہُ پھر اٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدہ
میں جائے اور یہی ذکر کرے۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھے اور اس طرح تشہد و
سلام پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِذَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ ط السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُہُہ اور احوط یہ ہے کہ سجدہ سہو میں ان تمام چیزوں کا اعتبار رکھے جو نماز کے
سجدہ میں معتبر ہیں۔

چودھواں باب

بقیہ واجب نمازیں

نماز جمعہ

نماز جمعہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اول زوال سے لے کر اس وقت تک ہے

یہ یعنی سجدہ سہو کرتا ہوں قریشہ الی اللہ۔ الاحقر نقوی

لَہُ یٰ اَبُو اللّٰهِ وَیٰ اَبُو اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُہ۔ اَنَّا عَمَّنْ مَدَنَلِہُ۔

جب تک کہ سایہ ہر چیز کا اُس کے برابر ہو جائے۔ اس زمانہ میں نماز جمعہ واجب تیسری ہے لیکن جمعہ و ظہر دونوں کو قربت مطلقہ کی نیت سے پڑھنا احوط ہے۔ دونوں خطبے نماز سے پہلے پڑھنا واجب ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر دو خطبہ پڑھتے وقت کھڑا ہونا واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ امام و خطیب ایک ہی شخص ہو۔ مامونین^۱ پر خطبہ کو سکون و اطمینان سے اور کان لگا کر سنا واجب ہے۔ نماز جمعہ ہر بالغ، عاقل مرد آزاد پر واجب ہے۔ اندھا، بیمار، اپانج، غلام، پیر فرقت^۲، مسافر اور عورت سے نماز جمعہ ساقط ہے۔ جمعہ کے روز بعد طلوع صبح سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز۔ البتہ اگر ایسے مقام پر پہنچے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں نماز جمعہ پڑھے۔ نماز جمعہ جماعت سے پڑھنا اس میں مع امام کے ساتھ یا پانچ آدمیوں کا ہونا اور نماز سے قبل دو خطبوں کا ہونا اور ایک فرسخ (یعنی تین میل تین فرلانگ انگریزی) سے کم میں دو جگہ نماز جمعہ کا نہ ہونا۔ یہ سب امور اس نماز کی شرطیں ہیں۔

پہلی رکعت میں بعد سورۃ الحمد اور سورۃ جمعہ (اٹھائیسواں پارہ) اور رکوع میں جانے سے قبل یہ قنوت یا کوئی اور دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ قَامُوْا بِكِتَابِكَ وَ سُنَّتِكَ نَبِيِّكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھے۔ اور رکوع میں جائے۔ اور کھڑا ہو کر دوسرا قنوت پڑھنا بھی سنت ہے۔ باقی افعال نماز پنجگانہ نماز کی طرح بحالائے اگر کوئی شخص نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو امام جماعت کی اس دوسری رکعت کے ساتھ اپنی پہلی رکعت کو پورا کر کے کھڑا ہو جائے گا۔ اور دوسری رکعت فرادگی پڑھے گا۔ جمعہ کے دن ہیں رکعت نماز نافلہ ہے۔ اس طرح کہ چھ رکعت خوب دھوپ پھیل جانے کے وقت اور چھ رکعت اچھی طرح آفتاب بلند ہو جانے کے وقت اور چھ رکعت زوال سے کچھ قبل اور دو رکعت زوال کے بعد پڑھے۔

اس زمانہ میں نماز جمعہ کا ہونا بہت سبب سے اور واجب کماز جمعہ کے بعد نماز ظہر بھی بحالائے (آٹھ بجے)

نذر، عہد وغیرہ سے واجب شد نمازیں

اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کرے یا عہد یا قسم کھائے تو یہ نماز اس پر واجب ہوگی۔ اس طرح روزہ وغیرہ کی صورت ہے۔ اور بجمالتِ مخالفت کفارہ دینا لازم ہوگا۔ نذر و عہد کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے پئے واپے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اور قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو کھلانا یا لباس پہننا ہے۔ نمازِ نذر وغیرہ میں وہی شرائط ہیں جو نمازِ یومیہ میں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں زمانہ، مکان یا جائزہ ہیئت کی تعیین خود کرنی پڑتی ہے اگر کسی نے نذر کی کہ ایک رکعت میں دو رکوع یا ایک سجدہ کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ تو اس کی نذر باطل ہوگی۔ اگر نذر میں رکعات کی تعیین نہ کی گئی بلکہ مطلقاً نذر کی تو دو رکعت نماز پڑھنا بے اشکال کافی ہوگا۔

نمازیات

یہ نماز چاند اور سورج کو گہن گنے سے یا زلزلہ یا سترخ آمدھی، شدید تارکی غیر معمولی برق و رعد اور ان تمام حوادثِ آسمانی سے واجب ہوتی ہے جو عموماً باعثِ خوف ہوں خواہ وہ شخص خود نہ ڈرے۔ چاند گہن اور سورج گہن کی نماز کا وقت گہن کے شروع سے بالکل چھوٹ جانے تک ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ چھوٹنا شروع ہو جائے اور زلزلہ اور دیگر آسمانی حوادث جو خوفناک ہوں، ان کی نماز آخر عمر تک ادا کرنے کی نیت سے ہوگی۔ چاند گہن اور سورج گہن سے اگر بروقت مطلع ہو گیا ہو۔ اور عدا یا سہواً نماز نہ

۱۔ یہ احتیاط ترک نہر یعنی وجوبی ہے ۱۳۔ جن آیات کے وقت میں اتنی وسعت ہو کہ نماز پڑھی جاسکتی ہو دیکھئے آنحضریؐ ان میں احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آیت کے وقت نماز پڑھے اور اگر تاخیر ہو جائے تو احوط (وجوبی) یہ ہے کہ ادا یا قضا کا قصد کرے بغیر حالائے ۱۴۔ لیکن نابراقتی ایسی علامت کے ظاہر ہونے پر نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے (آقائے محسن مطلقاً) ۱۵۔ اگر نماز اس وقت شروع کرے کہ سورج یا چاند چھوٹنا شروع ہو جائے تو پھر بھی نماز نہ نیت ادا پڑھے (آقائے محسن حکیم)

پڑھی ہو تو اس کی قضا بجالانا واجب ہوگی۔ اگرچہ پورا گن نہ ہو لیکن اگر بالکل چھوٹ جانے تک مطلق نہ ہو اور جو جگہ بعد میں اطلاع ہوئی تو اگر پورا گن ہو تو قضا بجالانا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا نہ ہوگی اور نماز آیات کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں پانچ رکوع، دو قنوت اور دو سجودے اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع، تین قنوت اور دو سجودے ہیں تفصیل اس کی یوں ہے کہ اس نماز کی نیت کرے مثلاً سورج گن کی نماز پڑھتا ہوں واجب قریشہ الی اللہ اور ساتھ ہی بیکسرتۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد سورۃ الحمد اور ایک دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر دوسرے رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر تیسرے رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور سورۃ الحمد اور کئی دوسرا سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر چوتھے رکوع میں جائے ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہو۔ اور اسی طرح سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر پانچواں رکوع کرے۔ ذکر رکوع کے بعد پھر کھڑا ہو اور سُبْحَانَ اللَّهِ لَمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سجدہ میں جائے۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے اُٹھ کھڑا ہو۔ اور اسی طریق میں دوسری رکعت پانچ رکعت کے ساتھ بجالائے اور سجدے اور قنوت اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔ دوسری رکعت میں پہلے رکوع میں جانے سے قبل اور تیسرے رکوع میں جانے سے پہلے اور پانچویں رکوع میں جانے سے پیشتر دعائے قنوت پڑھے۔ اس حساب سے دونوں رکعتوں میں دس رکوع ہر جائیں گے۔ نماز آیات کی یہ صورت دوسری صورتوں سے افضل ہے۔

ایک اور طریق سے بھی نماز آیات پڑھنا جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد اللہ کے قصد سے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہے اور رکوع میں جائے ذکر رکوع کرے پھر سیدھا کھڑا ہو کر قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کہہ کر

رکعت میں جائے۔ پھر کھڑے ہو کر اللہ الصمد کے اور رکوع میں جائے پھر کھڑا ہو کر لے
 یلید و لے یولد کے اور رکوع میں جائے پھر سیدھا کھڑا ہو کر و لے یکن لے کفووا احد
 کہہ کر رکعت میں جائے۔ پھر سیدھا کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے۔ دونوں سجدے بجا لا کر
 دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس طریق سے دوسری رکعت بجالائے۔ اور
 تشہد و سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

نماز والدین

جو نماز باپ سے بلکہ نانا باقوسی ماں سے بھی فوت ہو گئی ہو۔ اور فوت ہو نا کسی عذر کی
 وجہ سے ہو تو ولی پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔ اور ولی سے مراد میت کا خلف
 اکبر ہے۔ اور بیٹی پر واجب نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی نماز اجارہ پر
 پڑھوائی جائے تو اجرت کی رقم ترکہ کی ایک تہائی سے نکالی جائے لیکن اگر وارث منظور کر لیں
 تو یہ رقم اصل ترکہ سے نکالی جائے اور اگر قضا نے میت بجالانے سے قبل ولی مر جائے تو یہ قضا
 دوسری میت کے ولی پر واجب نہ ہوگی۔ نہ پہلی میت کے ولی پر واجب ہوگی۔ اور اگر
 ولی کسی دوسرے سے میت کی قضا نمازیں اجارہ پر پڑھوائے، تو جائز اور ضروری ہے کہ
 جس ترتیب سے نمازیں فوت ہوئی ہوں۔ اس ترتیب سے ان کی قضا بجالائی جائے۔ اگرچہ
 مگر پڑھنی پڑیں۔ اور اگر بیٹے کے زہر خد اپنی نماز و روزہ کی بھی قضا واجب ہو تو یہ امر والدین
 کے مانند روزہ کے متعلق مانع نہیں ہے بلکہ اس کو اختیار ہر گا کہ چاہے اول اپنے ادا کرے یا ماں باپ

لے یا بغیر عذر کے فوت ہوئی ترتیب میں ولی پر قضا واجب ہے ان اگر روزہ وصیت ترکہ کی ہو تو بعد نہیں کہ ولی پر قضا واجب ہو
 تے اقول یہ ہے کہ اجارہ کی رقم اصل مال سے نہ نکالی جائے بلکہ تہائی سے نکالی جائے، متفق و اتاکے ضمن ملاحظہ
 ہے اگر میت اور اس کے ولی کی مرت میں اتنا فاصلہ نہ ہو کہ قضا بجالائی جا سکتی ہو تو یہ نصیب نہیں ہے کہ ولی کے بعد
 چر سب پڑھا لیا ہو۔ اس پر قضا بجالانا واجب ہے۔ ۱۲۔

مے لیکن ولی کے اوپر سے اس وقت تک ساقط نہ ہوگی جب تک اجارہ سے ادا نہ کرے ۱۲ آگئے بروجرہ

۵ یہاں شفت کہ دوسرے ترتیب کا درجہ ساقط نہ ہوگا اس لئے کہ معتدرا انخاص سے اجرت پر نماز پڑھوائی جا سکتی ہے لہذا

۱۔ اگر کسی صاحب گھر کے لئے ۲۔ غلبہ اگر نماز پڑھا ۳۔ اجارہ ۴۔ سب سے ۵۔ اجرت و اجرت پر اہم کرے والا

کے ادا کرے۔

نماز اجارہ

از خود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ ہے جو میت کی نیابت^۱ میں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ، زیارت، تلاوت قرآن بھی اس کے مثل ہیں۔ وارث کسی کو اجرت دیجہ ادا کر سکتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کوئی شخص بغیر کسی اجرت کے اُس کی طرف سے ادا کرے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب امر دوسرا شخص اجرت لے کر یا بغیر اجرت کے ادا نہیں کر سکتا سوائے حج کے کہ اگر اس سے کوئی شخص عاجز ہو۔ اور خود نہ بجالائے اسکے لیکن مستطیع ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے۔ پس نماز پڑھنے کے لئے جو شخص اجیر کیا جائے ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے اجزاء وغیرہ سے واقف ہو۔ اور صحیح طریقہ پر بجالانے کا اطمینان ہو۔ ویسے ہی کسی شخص کو اجرت کا روپیہ دے دینا اس سے مردہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اجرت لینے والا صحیح طریقہ پر نہ بجالائے اور ایسے شخص کو بھی اجیر نہ بنانا چاہیے جو خود معذور ہو مثلاً کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ اور جائز ہے کہ عورت اجیر ہو کہ مرد کی نماز میں ادا کرے اور اسی طرح مرد عورت کا اجیر ہو سکتا ہے پس اگر عورت اجیر ہو تو میت کی جہری نمازوں میں اختیار ہے خواہ جہر سے پڑھے یا اخفات سے۔ اگرچہ نماز مرد کی ہو۔ اور اگر مرد اجیر ہو تو جہری نمازوں کو جہر سے پڑھنا معیّن ہے۔ اگرچہ عورت کی نماز ہو اور اجیر کو لازم ہے کہ نمازوں کے بجالانے میں اپنے آپ کو میت کا قائم مقام قرار دے یا اس قصد سے بجالائے کہ فلاں میت کے ذمہ جو نماز ہے اُس کو ادا کرتا ہوں۔

نماز قضا

اگر کوئی شخص باوجود شرائط واجب نماز کو از راہ گنہگاری ترک کرنے یا سوجانے

۱۔ اگر مرد کی جہری نماز ہو تو عورت کو لازم ہے کہ جہر سے پڑھے مگر ادا شدہ شخص غیر کے کانوں تک نہ پہنچے ۱۲

یا بھول جانے یا پانی اور تیمم کے واسطے مٹی وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے یا نشہ میں ہو جانے کے سبب نماز ترک ہو جائے تو قضا بجالانا واجب ہوگا۔ لیکن کافر اصلی سے جو نمازیں ترک ہوئی ہوں۔ اسلام لانے کے بعد ان کی قضا واجب نہ ہوگی۔ اور اسی طرح غیر شیعہ مسلمان نے جو نمازیں اپنے مذہب کے موافق پڑھی ہوں۔ راہِ حق پر آنے کے بعد ان کی بھی قضا نہ ہوگی۔ اور حیض یا نفاس والی عورت پر اس زمانے کے متعلق جن کی تفصیل « بیان حیض » میں ہو چکی ہے۔ نمازوں کی قضا واجب نہیں ہے۔ اور نمازوں کی قضا کے لئے کوئی خاص وقت نہیں ہے۔ دن میں رات میں، سفر و حضر میں ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ روزانہ نمازیں جس طرح فوت ہوئی ہوں اسی ترتیب سے بجالانا واجب ہے۔ جو نماز پہلی ہو اس کو اول بجالائے پھر دوسری کی قضا کرے پھر تیسری پڑھے۔ اسی طرح ترتیب وار قضا پوری کرے۔ ترتیب کے حاصل ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ مثلاً ایک نماز ظہر اور ایک نماز عصر فوت ہوئی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ پہلے روز کی کونسی ہے اور دوسرے روز کی کونسی، تو چاہیے کہ نماز عصر پڑھے پھر نماز ظہر اور پھر نماز عصر پڑھے۔ اس صورت میں تین نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر ان کے ساتھ نماز مغرب بھی فوت ہوئی ہے، تو ان تینوں نمازوں کو پڑھے۔ پھر نماز مغرب پڑھے۔ پھر ان تینوں کو پڑھے۔ اب سات نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز عشاء بھی فوت ہوئی ہے تو ان ساتوں نمازوں کو پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھے پھر ان ساتوں کو بجالائے۔ اس صورت میں پندرہ نمازیں ہو جائیں گی۔ اور اگر نماز صبح بھی ان کے ساتھ فوت ہوئی ہو تو یہ پندرہ نمازیں پڑھے اور نماز صبح

۱۲۔ اس صورت میں قضا بنا براہِ حوط (دوبئی) ہوگی۔ ۱۲۔

۱۳۔ یا بنا براہِ حوط نشہ کے علاوہ عقل زائل ہونے کی کسی صورت سے حتیٰ کہ خود سے بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے بھی نماز ترک ہو تو قضا واجب ہوگی۔ ۱۳۔

۱۴۔ اور اگر حالت پاکیزگی میں نماز بھر کا وقت مل گیا ہو۔ خواہ اول وقت میں یا آخر وقت میں اور پھر اذان کی

۱۵۔ اور قضا واجب ہوگی۔ آتائے ضمن مظہر۔ ۱۳۔

پڑھے۔ پھر ان پندرہ نمازوں کو بجالائے اس حالت میں سب اکتیس نمازیں ہو جائیں گی۔ نماز قضا کو اس سے پہلے پڑھنا واجب نہیں ہے اگرچہ اقویٰ ہے کہ پہلے پڑھے خصوصاً اگر ایک ہی نماز ہو اور خاص کر اگر اسی دن کی ہو۔ پس اگر نماز سفر میں فوت ہوئی ہو تو قصر پڑھے خواہ پڑھتے وقت حضر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر حضر میں فوت ہوئی ہو تو تمام پڑھے خواہ سفر میں ہو اور اگر کوئی شخص اول وقت حضر میں ہو اور آخر وقت سفر میں ہو تو احوط یہ ہے کہ قضا اور ادا دونوں میں قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے۔ اور اگر کسی شخص کے ذمہ بہت نمازیں ہوں تو اس قدر نمازیں بجالائے جس سے اس کے یقین ہو جائے کہ جو نمازیں مجھ پر تھیں وہ پوری ہو گئیں اور جس شخص کے ذمہ نمازوں کی قضا ہو وہ سنتی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

شرائط نماز قصر

جن شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر اور روزہ قضا کرنا پڑتا ہے حسب ذیل ہیں اول یہ کہ سفر بقدر مسافت شرعیہ ہو۔ اور وہ آٹھ فرسخ (۲ میل ۲ فرلانگ ۴۰ گز) انگریزی احتیاطاً ۲۸ میل) سے زیادہ خواہ فقط جانے میں اس قدر ہو۔ مثلاً کسی کے دو وطن ہوں جن میں آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو یا آمد و رفت ملا کے۔ مثلاً کوئی اپنے وطن سے چار فرسخ تک جائے۔ اور اسی دن یا اس کے بعد واپس آجائے۔ پس اگر سفر مسافت مذکورہ سے کم ہو۔ خواہ کچھ ہی کم ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر دس دن قیام کا قصد کئے بغیر واپس آئے تو قصر ہوگا۔ اور اگر وہاں دس دن قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز پوری پڑھنی ہوگی۔

صہ اسی طرح اگر شک ہو کہ مسافت شرعیہ پوری ہے یا نہیں تو قصر نہ کرے (آقائے محسن حکیم)

۱۔ اقویٰ یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ وہ آخر وقت کی اپنی تکلیف شرعی کے مطابق عمل کرے آقائے محسن مطلقاً اسے ایسی صورت میں کہ جب آمد و رفت میں ملا کر آٹھ فرسخ ہو جائیں تو احوط یہ ہے کہ قصر و اتمام دونوں کو جمع کرے لیکن اگر پورے چار فرسخ یا احتیاطاً ۴ میل جائے اور میں دن زیارت میں سفر کیا ہو اسی دن واپس آجائے یا اس طور کہ عرفاً آمد و رفت متحمل قرار پائے تو فقط قصر ہوگا۔ ۱۲۔ البتہ اگر شک ہو کہ مقدار مذکورہ بھر سفر کیا ہے یا نہیں تب بھی قصر نہیں۔ آقائے محسن مطلقاً البتہ اگر واپسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مطلقاً)

دوسرے یہ کہ آٹھ فرسخ جانے کا عازم ہو یعنی بلا قصد و ارادہ کسی قدر بھی مسافت طے کرے تو جانے میں قصر نہ ہوگا۔ پس اگر مثلاً کسی بھاگتے شخص کے تعاقب میں بلا قصد سفر کو جائے تو قصر نہ ہوگا۔ اور اگر کسی شہر کے دو راستے ہوں۔ ایک بقدر مسافت شرعیہ دوسرا کم تو جس راستے کو اختیار کرے گا اس کا حکم جاری ہوگا۔ پس اگر آٹھ فرسخ والے راستے سے جائے گا تو نماز قصر اور روزہ افطار کرنا پڑے گا اور جو شخص کسی کے ساتھ سفر کرے (جیسے عیال نوکر وغیرہ) تو اس کا قصد بھی اس شخص کے قصد کے تابع ہوگا جس کے ساتھ سفر کر رہا ہے بشرطیکہ تابع کو مقبوع کے قصد کا علم بھی ہو۔

تیسرے یہ کہ مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ بدل جائے یا تذبذب سے ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے تو ان تمام صورتوں میں قصر نہ ہوگا یعنی نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

چوتھے یہ کہ اثنائے مسافت شرعی میں اگر اس کا کوئی مکان ہو کہ اس مکان میں اس نے چھ مہینے تک بود و باش بقصد توطن کی ہو تو قصر نہ ہوگا۔ اگر اس چھ مہینہ یا اس سے زیادہ زمانہ توطن کے اندر کوئی عارضی سفر و پیش ہو تو وہ اس جگہ دوبارہ پہنچنے پر قطع ہو جائے گا لیکن اگر پہلے کبھی چھ مہینہ یا اس سے زیادہ بقصد توطن رہ چکا ہے لیکن اگر وہاں کا قیام ترک کر چکا ہے تو اب وہاں پہنچنا انقطاع سفر کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ اگر وطن اصلی یعنی آبائی ہے جہاں یہ خود بھی رہا ہے تو یہاں پہنچنے پر بہر حال سفر ختم ہو جائے گا۔ وطن اصلی وہ ہے کہ جس مقام پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو جیسے وہ مقام جہاں والدین ہمیشہ سے رہتے ہوں۔ اور یہ شخص خود وہاں پیدا ہوا۔ پروان چڑھا۔

وطن عارضی وہ ہے کہ جہاں ہجرت کر کے جائے مثلاً اگر بلائے معلیٰ میں مجاورت

لے البتہ اگر ایسی بقدر مسافت مذکورہ ہو تو قصر ہوگا (آقائے محسن مدظلہ)

۴۔ تذبذب میں جو راہ طے کی ہو اس کے علاوہ (جو کچھ باقی ہو) اگر مسافت شرعیہ سے کم ہو تو اتنی یہ ہے کہ انعام معین ہے اور اگر تذبذب میں ذرا بھی راہ طے نہ کی ہو تو اتنی یہ ہے کہ پھر قصر کی طرف پلٹ آئے۔ ۱۲

وقت گزر چکا تو قضا واجب نہ ہوگی۔

(۶) اگر وقت نماز آجانے کے بعد سفر کیا ہو اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔ اور حدِ ترخص سے نکل گیا ہو تو قصر کرے۔ اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں اقامتِ عشرہ کا ارادہ ہو وہاں وقت نماز آجانے کے بعد پہنچا ہو تو نماز کو تمام کرے۔ (یعنی پوری پڑھے)

پندرہواں باب

بعض سنتی نمازوں کا بیان نوافل یومیہ

سنتی نمازوں میں سب سے زیادہ نوافل یومیہ کی شرع میں تاکید آئی ہے۔ ان کو رواتب بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ فرض نمازوں کے ادا کرتے وقت کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود و قیام وغیرہ میں خلل یا نقص کا پیدا ہو جانا۔ یا جوع قلب میں کمی آجانا وغیرہ۔ ان تمام نقائص کی تلافی نوافل سے ہو جاتی ہے اور سنتی نمازیں واجب نمازوں کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

نوافل یومیہ تعداد میں چونتیس رکعت ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں (۱) اکیاون رکعات فرضیہ و نافلہ دن رات پڑھنا (۲) زیارت اربعین پڑھنا (۳) سجدہ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا (۴) دامنے ہاتھ میں اگوتھی پہننا اور (۵) لبم اللہ الرحمن الرحیم کو باجبر پڑھنا۔ سنتی نمازیں بیچھ کر پڑھنی جائز ہیں۔ خواہ کوئی مجبوری نہ ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے۔ اور تمام

تھے اس صورت میں اگوتھی ہے کہ تضرع امام دونوں کو جمع کرے ۱۲۔ آقائے بروجردی

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز شب کا پڑھنے والا بے شمار اجر و ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نماز شب پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔ اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو فرشتے اُس کو بہشت کی خوش خبری دیں گے جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بندہ مومن کا شرف نماز شب کے بجالانے میں، اور اُس کی عزت خلق سے بے نیازی میں ہے اور یہ کہ یقیناً شب میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو کوئی بندہ مومن نماز پڑھ کر خدا سے دعا کرتا ہے۔ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رازی نے عرض کیا یا مولادہ کونسی ساعت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آدھی رات گزرنے کے بعد جب تک تہائی رات باقی رہے۔ غرضیکہ نماز شب کی بہت تاکید ہے۔ تحقیقاً آدھی رات کے بعد کا وقت بڑے اطمینان کا وقت ہوتا ہے۔ مکمل تخیل اور کامل سکون ہوتا ہے۔ لہذا رجوع دل اور حضور قلب کا پیدا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ اس کا وقت نصف شب سے شروع ہو کر طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہے اور جس قدر صبح سے قریب ہو۔ بہتر ہے نماز شب بھی نماز صبح کی طرح دو دو رکعت کر کے اٹھ رکعتیں ہیں۔ اور نماز شفع دو رکعت اور نماز تیرہ ایک رکعت۔ ان تینوں نمازوں کی رکعتوں کی تعداد گیارہ ہے۔ ان نمازوں کو ملا کر نماز شب کہتے ہیں۔

جب نماز شب کا وقت داخل ہو تو ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کرے۔ اور عطر لگائے۔ حدیث میں وارد ہے کہ عطر لگا کر دو رکعت نماز پڑھنا اُن ستر رکعتوں سے بہتر ہے جو بے عطر کے پڑھی جائیں۔ پھر اس کے بعد نماز شروع کرے اور سات تکبیریں مع دُعاؤں کے (جن کا تکبیرۃ الاحرام کے بیان میں ذکر کیا جا چکا ہے) بجالائے یہ نیت کرے کہ نماز شب پڑھنا ہوں سنت قرینۃ الی اللہ، اگرچہ ان آٹھ رکعتوں کو اس طرح پڑھ سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید یا ہر سورۃ چاہے پڑھے۔ اور نماز صبح کی مثل دو دو رکعت کر کے نماز پوری کرے بلکہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد پر بھی اکتفا کر سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ توحید

(قل هو اللہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ حمد (قل یا ایہا الکفر دن) پڑھے اور باقی چھ رکعتوں میں بڑی بڑی سورتیں جیسے سورۃ النعام سورۃ کہف، سورہ یسین وغیرہ اگر وقت وسیع ہو، پڑھے۔ اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آٹھ رکعت ختم کرنے کے بعد سنت ہے کہ تسبیح جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے و دعا مانگے اور سجدہ شکر بجالائے جب ان آٹھ رکعتوں سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِیْ وَتَبَتَّنِیْ عَلٰی دِیْنِکَ وَوَدِّیْنِکَ وَلا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ط**

اس کے بعد دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر باقی رہتی ہے۔ اگرچہ ان کی فضیلت کا وقت صبح کا ذب اور صبح صادق کا درمیان ہے لیکن نماز شب کی آٹھوں رکعت کے بعد بھی بجالائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے جس وقت نماز شفع شروع کرے۔ تو دونوں میں صرف الحمد پر التفکر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید یا اگر چاہے تو پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ فلق قل اعوذ برب الفلق۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ والناس قل اعوذ برب الناس پڑھے۔ اس نماز میں دعائے قنوت نہیں ہے۔ باقی نماز مثل نماز صبح کے پڑھے۔ اور فارغ ہو کر سنت ہے کہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ تَعَرَّضْ لَکَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمَتَّعِرِضُوْنَ وَقَصِّدْکَ فِیْہِ الْفَاصِدُوْنَ وَاَمَلْ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ الطَّالِبُوْنَ وَ لَکَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفْحَاتٌ وَّجَوَابُزٌ وَّعَطَایَا وَمَوَاهِبٌ تَمُنُّ بِہَا عَلٰی مَا نَسَاۗءُ مِنْ عِبَادِکَ وَتَنْسَعُہَا مَنْ لَمْ یَسْبِقْ لَہُ الْعِنَایَۃُ مِنْکَ وَہَا اَنَاذَا عِبَدِکَ الْفَقِیْرِ اِلَیْکَ الْمُوْمِلِ فَضْلَکَ وَمَعْرُوْفَکَ فَاِنْ کُنْتَ یَا مُوْکَلَّسَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِہِ اللَّیْلَۃِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَعَدَّتْ عَلَیْہِ عِبَادَۃُ

یہ نماز شفع میں بجا کر مطلوب ہے (آقائے محسن حکیم)

مَنْ عَطَفَكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْخَيْرِينَ
الْفَاضِلِينَ وَجِدْ عَلَى يَطْوَلِكَ وَمَعْرِفَتِكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ
الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ لَطْهَائِرًا إِنَّ اللَّهَ حَسِيدٌ مَّجِيدٌ - اللَّهُمَّ إِنِّي
أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِعَادَ

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر میں شمول ہو۔ اس کو بھی صرف الحمد پڑھ کر تفسیر کسی
دوسرے سورۃ کے اور بغیر قنوت کے رکوع و سجود و تشهد و سلام بجالا کر ختم کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ
ہے کہ جب شروع کرے تو ساتوں تکبیریں مع دعاؤں کے بجالائے ان میں ایک تکبیرۃ الاطم
ہے اور الحمد پڑھ کر تین مرتبہ سورۃ توحید تین مرتبہ سورۃ الفلق اور تین مرتبہ سورۃ الناس پڑھے
اور مستحب ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر گریہ و زاری کے ساتھ قنوت پڑھے اور اول دعائے کائنات
پڑھے اور وہ یہ ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا
فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

اس کے بعد زندہ یا مرنے والوں کے لئے اس طرح طلب مغفرت کرے
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور فلان کی جگہ کسی مومن کا نام لے۔ اس کے بعد مرتبہ
کہے اسْتَغْفِرُ اللَّهُ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ پھر سات مرتبہ کہے اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لِجَمِيعِ ظُلْمِي وَجُرْحِي
وَإِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ط اور سات مرتبہ کہے ہذا مقام العائذ بك
مِنَ النَّارِ اس کے بعد کہے رَبِّ اسَأْتُ وَظَلَمْتُ نَفْسِي وَبِئْسَ مَا صَنَعْتُ
وَهَذِهِ يَدَايَ يَا رَبِّ جَزَاءُ مَا كَسَبْتُ وَهَذِهِ رَقَبَتِي خَاضِعَةٌ لِمَا آتَيْتُ
فَمَا أَنَا ذَابِقِينَ يَدَيْكَ فُحْدًا لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي الرِّضَا حَتَّى تَرْضَى لَكَ الْعُثْبَى

۱۰۰ (درجی) ایسے کہ یا تو سلام علی الرسلین نہ کہے یا پھر اس کو آیت قرآنی کی نیت سے پڑھے۔ ۱۱۰

لَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ سَوْتِهِ كَيْفَ الْعَفْوُ الْعَفْوُ اس کے بعد کہے دُبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
وَتُبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اس قنوت میں اس طرح اپنے دل کو متوجہ
کرنے کی کوشش کرے کہ قنوتِ خدا سے آنکھوں میں آنسو بھرا میں۔ اس قنوت کے بعد
رکوع و سجود و تشهد و سلام بجالائے اور نماز سے فارغ ہو کر تسبیح جناب سیدہ پڑھے۔ اور
سجدہ شکر بجالائے اور جو چاہے خدا سے دُعا مانگے کہ آخر شب کی دعا استجاب ہے۔

نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ
کو بھی حاجت طلب کرے وہ روا ہوگی۔ یہ نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ
اور سورہ قدر (اَنَا أَنْزَلْنَاهُ) پندرہ مرتبہ پھر رکوع میں سورہ قدر پندرہ مرتبہ پھر رکوع سے
سراٹھانے کے بعد کھڑے ہو کر پندرہ مرتبہ پھر سجدہ اقل میں پندرہ مرتبہ پھر سجدہ سے سر
اٹھانے کے بعد پندرہ مرتبہ پھر سجدہ دوم میں پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اسی ترکیب سے دوسری
رکعت بجالاکر تشهد و سلام پڑھ کر نماز کو ختم کرے اور یہ دعا پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّنَا
وَرَبُّ آبَائِنَا الْأُولِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَهًا أَحَدًا وَتَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَعْبُدِ إِلَّايَاَهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ لَا يُجْزَى وَعَدَاةٌ وَلَصَرَ عَبْدَهُ فَأَعْتَرَفَ
جُنْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَسَلَّمَ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَتِلْكَ الْحَمْدُ
وَأَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَإِنْجَارُكَ حَقٌّ وَالْحَنَّةُ
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَيْنِكَ تَوَكَّلْتُ
وَبِكَ خَاصَمْتُ وَرَالَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا
قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَتُبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ط

نماز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

جناب شیخ وسید نے جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو چار رکعت نماز امیر المؤمنین علیہ السلام بجلائے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جس طرح وہ روز پیدائش پاکیزہ تھا۔ اور اس کی تمام حاجتیں برآتی ہیں۔ یہ نماز چار رکعت ہے جو دو دو کر کے پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پچاس مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح امیر المؤمنین پڑھے اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنِيْدُ مَعَالِمَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِضْحَاحَ لَلِافْخِرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِطَدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ اَحَدًا فِيْ اَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا اِلَهَ غَيْرُهُ ط

نماز جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

روایت میں ہے کہ نماز جناب سیدہ دو رکعت ہے جو حضرت جبرئیل نے تعلیم فرمائی تھی اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ قدر اور دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سو مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَازِخِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ الْفَاحِشِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْبَهْمَجَّةُ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرُدُّهُ بِالنُّورِ وَالنُّوَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى اَثَرَ التَّمَلُّلِ فِي الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقَعَ الطَّيْرِ فِي الْمَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هَكَذَا لَا هَكَذَا غَيْرُهُ ط

سید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بروایت دیگر مندرجہ بالا دعا کے بعد مشہور تسبیح جناب

سیدہ (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ محمد وآل محمد پر صلوات بھیجے۔

نماز دیگر

شیخ وسید علیہما الرحمۃ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی حلبی بروز جمعہ صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اُسے ایسا عمل تعلیم کیا جائے جو آج کے روز بہترین عمل ہو۔ مصوم نے ارشاد فرمایا کہ نہ تو جناب سیدہ سے بڑھ کر رسول خدا کے نزدیک کوئی بزرگ تر ہستی تھی۔ اور نہ کوئی چیز اس سے افضل تھی۔ جو رسول خدا نے جناب سیدہ کو تعلیم فرمائی۔ اور وہ چار رکعت نماز ہے دو سلام ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ توحید دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورۃ والفجیات۔ تیسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۃ الزلزال اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد پچاس مرتبہ سورۃ اِذَا جَاءَ كُفْرًا اللَّهُ پڑھے۔ اس نماز کو دو رکعت کر کے تشہد و سلام پڑھ کر ختم کرے۔

نماز حضرت جعفر طیار علیہ السلام

یہ نماز کبیر اعظم اور کبریت احرار کا حکم رکھتی ہے۔ اور کثیر و معتبر روایات سے اس کی بے حد فضیلت و عظمت بیان ہوئی ہے۔ ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اس نماز کے بجالانے کا افضل وقت روز جمعہ المبارک ہے۔

یہ نماز چار رکعت ہے دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ والفجیات اور تیسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَاءَ كُفْرًا اللَّهُ ایک مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید ایک دفعہ پڑھے لیکن ہر ایک رکعت میں سورۃ الحمد اور دوسرا معین سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی

ختم کرنے کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

نیمہ ماہ رجب یعنی پندرہویں تاریخ کو دس رکعت نماز حسب طریق بالا بجالائے۔ اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد ہاتھوں کو بجانب آسمان بلند کر کے کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ پھر ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر ملے۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو اسی طرح دس رکعت نماز بجالائے اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۞

پھر ہاتھوں کو حسب طریق سابق منہ پر ملے اور اپنی حاجت طلب کرے اس نماز کا پڑھنا بے حد اجر و ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور فوائد کثیرہ پر مشتمل ہے۔

نماز اعرابی

سید بن طاووسؒ نے جمال الاسبوع میں شیخ تمبکری سے نقل کیا ہے کہ اس نے بسند خود زید بن ثابت سے روایت کی۔ اُس نے کہا کہ صحرا شینوں میں سے ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں، میں باور نہیں ہوں۔ اور مدینہ منورہ سے دُور رہتا ہوں لہذا ہر جمعہ میں نماز جمعہ میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پس میرے لئے کوئی ایسا عمل فرمادیجئے کہ جس کو بجالانے سے نماز جمعہ

ناشکری کی توبہ اور گناہ کا میرا عذاب سخت ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی نصیب تجھ سے دفع کرے تو دو رکعت نماز شکر بجالا۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ صلواتنا علیہا الکافرون پڑھو۔ اور پہلی رکعت کے رکوع و سجود میں الْحَمْدُ لِلَّهِ شُكْرًا وَحَمْدًا (اُزْرُوئے شکر و حمد اللہ ہی سزاوار حمد و ثنا ہے) اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں الْحَمْدُ لِلَّهِ اسْتِجَابَ دُعَائِي وَاعْظَانِي مُسْتَلْتِي۔ ہر قسم کی حمد ہے اللہ کے لئے جس نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور میرا مطلب مجھے عطا کیا، پڑھو تشہید و سلام پڑھو کے نماز ختم کرو۔

نماز مغفرت

جناب صادق آل محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجالائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۃ توحید پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو عفو فرمائے گا۔

نماز توبہ

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا۔ یعنی اے ایماندارو! خدایا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں سے نام نہ ہونا (۲) جو واجبات ترک ہو گئے ہوں ان کا دوبارہ بجالانا (۳) مظالم کا اپنی گردن سے اتارنا (۴) جن لوگوں کا قصور کیا ہو یعنی کسی پر ظلم کیا ہو یا کسی کا حق چھینا ہو ان سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا (۵) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور (۶) اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اسے گناہوں سے پالا ہے اور اسے اطاعت کا اس طرح ذائقہ چکھانا جس طرح اسے شروع میں معصیت کا ذائقہ چکھا ہے۔

لہذا انسان کو لازم ہے کہ جو جس کا حق ہر خواہ حق خدا ہو یا حق انسان۔ اس کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے غلو جس دل سے اس طرح عمل توبہ بجالائے کہ اول غسل توبہ کرے۔ پھر پچھلے دل سے اس طرح صیغہ توبہ پڑھے اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ اَشْهَدُ اللّٰهَ وَ جَمِيْعَ مَلَائِكَتِهِ وَ اَنْبِيَآئِهِ وَ رُسُلِهِ وَ حَمَلَتِ عَرْشِهِ وَ جَمِيْعَ خَلْقِهِ اِنِّیْ نَادِيْتُكُمْ عَلٰی مَا سَلَفْتُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْمَعَاصِي وَ مَعْتَرِفْتُ بِهَا وَ اِنِّیْ عَازِمٌ عَلٰی اَنْ لَا اَعُوْدُ اِلَيْهَا وَ قَدْ عَاهَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ اَلْفَ عَهْدٍ فِیْ عُنُقِ لُبِّي الْيَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ؑ

اس کے بعد دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجالائے نماز سے فارغ ہو کر بہتر ہے۔ کہ دعائے توبہ رُجوعِ قَلْبٍ سے پڑھے جو فرمودہ امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ اور صحیفہ کاملہ میں درج ہے۔

نماز روم نظام

نظام سے مراد لوگوں کے وہ حقوق ہیں جو کسی شخص کے ذمہ واجب اللہ و یا بخشنے والے کے قابل ہوں خواہ وہ حقوق مالی ہوں یا غیر مالی۔ لوگوں کے حقوق کی تلافی وارث کے پاس مال واپس کرنے یا اس سے بخشنے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی طرف سے تصدق کرنے، یا حاکم شرع کے پاس سپنانے یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے حق میں دعائے مغفرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ اگر اس طرح تلافی ناممکن ہو تو عمل روم نظام بجالائے۔ جس کی وجہ سے خداوند عالم بروز شہر صاحبان حقوق کو اس گنہگار سے راضی اور اس کے نظام کو رد فرمائے گا۔ یہ نماز چار رکعت ہے۔ دو سلام ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچیس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ توحید پچاس مرتبہ۔ تیسری رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۃ توحید پچتر مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور سورہ توحید سو مرتبہ پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے تو خداوند عالم اپنے فضل و کرم سے اس کے مطالبہ کرنے والوں کو بروز قیامت راضی فرمائے گا۔ اگرچہ ان کی تعداد ایک صحرا کے ذروں کے برابر ہو۔ اور

وہ نماز گزار سب سے پہلی جماعت میں داخل بیٹھ ہوگا۔

نماز غفیلہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز غفیلہ بجالائے اور طلب حاجت کرے تو خداوند عالم اس کی حاجات کو برائے گا اور اس کے سوال کو پورا کریگا۔ یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیات (پارہ ۶، رکوع ۶) پڑھے **وَذَ اللّٰثِمِیْنَ اِذْ ذٰہَبَ مَغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاَسْتَجِبْنَا لَہٗ وَجِیْنٰہُ مِنَ الْعَذٰبِ وَكَذٰلِکَ نُنَجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ ط**

دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد یہ آیت (پارہ ۶، رکوع ۱۳) پڑھے۔

وَ عِنْدَہٗ مَفَآئِجُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ہُوَ ط وَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّیْرِ وَ الْبَحْرِ ط وَ مَا سَنَقَطُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَّا یَعْلَمُہَا وَ لَا حَبْرَہٗ فِی ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَ لَا یَآبَسُ اِلَّا فِی کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ط پھر قنوت میں دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَفَآئِجِ الْغَیْبِ الَّتِیْ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَصَلِّیَ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَقْضِیْ حَآجَتِیْ**۔ اس کے بعد دعا مانگے۔

نماز مغفرت والدین

حقیقت الامر یہ ہے کہ والدین کی فرمانبرداری واجب اور ان کی رضا مندی و خوشنودی بہترین طاعات سے ہے۔ ان کو ناراض رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ پس لازم ہے کہ انسان اپنے مال باپ کے لئے اعمال خیر بجالائے اور ان کی مغفرت و درجات عالیہ کے لئے دُعا میں کرے

اور نمازیں پڑھے۔ کم از کم ہر شب جمعہ والدین کے لئے دو رکعت نماز بایں طریق پڑھے کہ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور دو مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْ وَاَلِلسُّوْمِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابِ پڑھے اور دوسری رکعت میں ایک بار سورۃ الحمد اور دو بار رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْ وَاَلِلسُّوْمِيْنَ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَاَلِلسُّوْمِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد دو مرتبہ کہے۔ رَبِّ ارْحَمْنَاهُمَا كَمَا دَرَيْتَنِيْ صَغِيْرًا ط

اگر صاحب بائیں کا کرنا پڑے اور اگر دائیں کرے کرنا ہوں۔

سولہواں باب

نماز جماعت کا بیان

نماز جماعت کی فضیلت

واجب نمازوں کا جماعت سے کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور نماز پنجگانہ کے متعلق تاکید ہے خصوصاً نماز صبح اور مغرب و عشاء کے بارہ ہیں زیادہ تاکید ہے۔ منقول ہے کہ عالم دین کی اقتدار میں ایک نماز پڑھنا ہزار نمازوں کے برابر ہے اور جس قدر وجہ فضیلت ہوتے ہیں اسی قدر ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میری امت کے واسطے جماعت میں کیا ثواب ہے تو جواب دیا کہ اگر دو شخص نماز جماعت پڑھیں تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں دو ٹیڑھ سو نماز کا ثواب عطا

لے بشرطیکہ اصل شرع کی طرف سے واجب ہوئی ہوں اور اگر نذر و عہد و قسم سے واجب ہوئی ہوں تو انہیں جماعت سے نہ پڑھے بلکہ احوط (وجوب) ایسے ہے کہ طوان واجب کی نماز اور نماز احتیاط بھی جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر امام میت کی طرف سے اجرت یا بلا اجرت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی احوط یہ ہے کہ نماز گزار

اس کی اقتدار نہ کرے۔ ۱۲۔

لے نماز جمعہ کے اگر شرط پڑے ہر جائیں تو اس میں جماعت واجب ہے۔ آقائے عسمنی ملاحظہ۔

تخصیصاً اس شخص کے لئے جو مسجد کا مہیار ہے اور خصوصاً اس کے لئے جو مسجد کی اذان کی آواز سناتا ہے (آقائے عسمنی حکیم)

فرماتا ہے۔ اور اگر نماز پڑھنے میں تین شخص ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر چار ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں ایک ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر پانچ ہوں تو ہر شخص کو ہر رکعت میں چار ہزار آٹھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر سات ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں نو ہزار چھ سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جس وقت آٹھ آدمی ہوں تو ہر ایک کو ہر رکعت میں انیس ہزار دو سو نماز کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب نوب آدمی نماز پڑھنے والے ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں اڑتیس ہزار چار سو نمازوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جس وقت دس شخص ہوں تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں چھتر ہزار آٹھ سو نمازوں کا ثواب قرار دیتا ہے۔ اور جب دس سے زیادہ ہو جائیں تو ثواب کی یہ حالت ہے کہ اگر آسمان کا غزبن جائیں تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام دریا روشنائی کا کام دیں۔ اور تمام جن و انس اور فرشتے کاتب ہوں تو بھی اس کے اجر و ثواب پر قادر نہیں ہو سکتے۔ سنتی نمازیں باجماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جاسکتی سوائے نماز استسقاء کے جو طلب باران کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور نماز عیدین کہ ان کا باجماعت سے پڑھنا مستحب ہے بلکہ اگر فرادی پڑھ لی ہو تو دوبارہ باجماعت سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر کوئی شخص دونوں سورتیں اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو تو اگر وہ وقت کے اندر سیکھ سکتا ہو تو اسے سیکھنا لازم ہے پھر اختیار ہے خواہ فرادی پڑھے۔ یا باجماعت کے ساتھ۔ اور اگر وقت کی تنگی یا ایسی ہی کسی اور وجہ سے سیکھنا ممکن نہ ہو تو پھر باجماعت میں شریک ہونا واجب ہے اور اگر کسی طرح بھی درست کرنا ممکن نہیں ہے تو باجماعت کے ساتھ پڑھنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بھی پڑھا جائے لیکن شرکت باجماعت احوط و استحبالی ہے

شرائط امام باجماعت

پیش نماز کے لئے حسب ذیل شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ بالغ ہو۔ دوسرے عاقل ہو تیسرے

اہل سنت کی جماعت میں شریک ہونا سنت مکرہ ہے لیکن اس حالت میں حمد و سورۃ اخفات سے خود پڑھے اور اگر سورۃ پڑھنا ممکن نہ ہو تو سورۃ حمد پر اکتفا کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو سکے تو جائز ہے لیکن

مومن ہو۔ چوتھے عادل جو یعنی اس میں ملکہ عدالت پایا جاتا ہو۔ اور اتنا ہی کافی ہے کہ اس میں ظاہری خیریاں ایسی ہوں کہ اس پر وثوق و اطمینان ہو جائے۔ پانچویں حلال زادہ ہو۔ چھٹے مرد ہو۔ اگر چہ نماز پڑھنے والے داموم (مرد) ہوں یا مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی، ساتویں کھڑا ہو کہ نماز پڑھے۔ جب کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے بھی کھڑے ہو کر پڑھنے والے ہوں آٹھویں اس کی قرأت صحیح ہو۔ یعنی اگر وہ صحیح طور سے پڑھ نہیں سکتا یا بعض حروف کو دوسرے حروف سے بدل دیتا ہے تو ایسے شخصوں کو کہ جن کی قرأت درست ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نویں بنا بر احتیاط و استجابی اجزام و برص کا مریض نہ ہو۔ اور اس پر حد شرعی جاری نہ کی گئی ہو۔ اگر یہ وہ بعد میں توبہ بھی کر لے اور عرب صحرائی بھی نہ ہو۔

شرائط جماعت

اول یہ کہ ماموم اور امام یا ماموم اور اگلی صف کے درمیان کوئی چیز حاصل نہ ہو۔ جس سے امام نہ دکھائی دے لیکن اگر ماموم عورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ ماموم امام سے دور نہ ہو۔ یعنی ماموم کا محل سجدہ امام یا اگلی صف کے محل سجدہ سے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو۔ صف اول میں بقدر ایک آدمی کے یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو حرج نہیں ہے۔ اور صف آخر میں دو آدمیوں کے درمیان زائد فاصلہ کا بھی حرج نہیں ہے۔ اور درمیانی صفوں میں ترک فاصلہ احوط ہے تیسرے یہ کہ امام کی جگہ ماموم کی جگہ سے ایک بالشت ہے یا اس سے زیادہ بلندی پر نہ ہو۔ البتہ اگر فی الجملہ ایست ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ماموم کی جگہ امام کی جگہ سے جتنی بھی بلندی ہو کوئی قباحت نہیں ہے بشرطیکہ اتصال قائم رہے۔ اور امتداد میں فرق نہ آئے۔ چوتھے یہ کہ ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ امام کی جگہ سے آگے نہ ہو۔ اگر چہ برابر کھڑے ہونا جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ ماموم امام سے پیچھے ہی رہے خواہ تھوڑا ہی سا

لے بنا بر احتیاط و جوبی، صف آخر اور صفوں متوسط کے درمیان عدم فاصلہ کی مقدار واجب میں فرق نہیں ہے بلکہ تمام صفوں میں اتصال اور فاصلہ نہ ہونا سنتِ مکرمہ ہے ۱۲۔ احوط یہ ہے کہ بقدر ایک بالشت کے بھی بلندی نہ

ہو۔ ہاں اگر خفیف سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ۱۳۔ یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲۔

ہو۔ پانچویں یہ کہ امام اور ماموم کی نماز صورت و کیفیت میں یکساں ہو۔ پس جائز نہیں ہے کہ امام نماز یومیہ پڑھے۔ اور ماموم اس کی اقتداء میں نماز میت یا عیدین پڑھے۔ اور اس کے برعکس صورت بھی جائز نہیں ہے لیکن عددِ رکعات میں یکساں ہونا واجب نہیں ہے۔ لہذا جائز ہے کہ حاضر مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر حاضر کی۔ اور اس طرح جو شخص اپنی نماز فرادی پڑھ چکا ہو۔ اگر وہ اسی نماز کو پھر سے جماعت کے ساتھ پڑھے تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔۔۔

چھٹے یہ کہ امام جماعت ایک ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک نماز میں دو شخصوں کی اقتداء میں نیت کرے ساتویں یہ کہ امام کا تعین کر کے اقتداء کی نیت کرے۔ اٹھویں یہ افعال نماز میں امام کی پیروی ماموم پر واجب ہے۔ یعنی کھڑا ہونا۔ رکوع میں جانا وغیرہ امور امام سے پہلے نہ بجالائے اور احوط یہ ہے کہ امام کے بعد بجالائے۔ لیکن اقوال (پڑھنے کی چیزوں) میں خواہ واجب ہوں یا سنت متابعت واجب نہیں ہے۔ البتہ تکبیرۃ الاحرام کو امام کے بعد ہی کہنا لازم ہے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ اقوال میں بھی متابعت کرے۔ خصوصاً سلام میں۔ اگر کوئی شخص بھول کر امام سے کچھ پہلے رکوع یا سجدہ سے اٹھ جائے تو واجب ہے کہ فوراً امام سے جا ملے۔ ایسی حالت میں بوجہ جماعت کے مثلاً ایک رکوع زائد ہو جانا ممانع ہے۔ اور اگر باوجود موقع ملنے کے ایسا نہ کریں گا تو ختم کر کے بنیت قربت دوبارہ پڑھے اور اگر عمداً امام سے کچھ پہلے سر اٹھائے تو امام کے ساتھ ہونے کے لئے دوبارہ رکوع یا سجدہ میں جانا جائز نہیں بلکہ احوط یہ ہے کہ نماز ختم کر کے دوبارہ پڑھے۔

احکامِ جماعت

چونکہ جماعت کے لئے کم از کم دو آدمی ایک امام دوسرا ماموم کافی ہیں لہذا پیش نماز کے ساتھ نماز پڑھنے والا اگر صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کے داہنی طرف کھڑا ہو۔

۱۔ یومیہ نماز کے ساتھ نماز طواف پڑھنے میں اشکال ہے (آتائے عنین غلط)

۲۔ جہاں اقوال مدّ سماعت میں آ رہے ہوں غلہ وہ قرائت ہو یا اذکار رکوع و سجدہ وغیرہ۔ ان میں ہے

احتیاط ترک نہ ہو۔ ۱۲۔

اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو صنف باندھ کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اگر عزتیں بھی ہوں تو ان کی صنف مردوں کے پیچھے رہے۔ جب نماز شروع ہو پس اگر وہ جہری نماز ہے۔ جیسے صبح کی نماز یا مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتیں۔ تو ان میں واجب ہے کہ ماموم خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورہ نہ پڑھے بشرطیکہ امام کی قرأت یا ہمہ من رہا ہو۔ لیکن اگر امام کی آواز سنائی نہ دے تو ماموم الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ خود پڑھ سکتا ہے یا ذکر خدا میں مشغول ہے یعنی سُجَّانَ اللّٰهِ سُجَّانَ اللّٰهِ کہتا رہے۔ اور اخفائی نماز میں یعنی ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں جن میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ماموم خود الحمد اور سورۃ نہ پڑھے بلکہ آہستہ سُجَّانَ اللّٰهِ سُجَّانَ اللّٰهِ کہتا رہے۔ جب تک کہ امام قرأت ختم نہ کرے نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشاء و ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں میں وہی حکم ہے جو بغیر جماعت کے ہوتا یعنی چاہے الحمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ دونوں میں سے ایک واجب ہے۔ اسی طرح تمام نمازوں کی ہر رکعت کے رکوع و سجدہ میں پڑھنا یا تشہد و سلام وغیرہ بھی ماموم خود بجالائے گا اگر کوئی شخص شروع میں شریک جماعت نہ ہو سکے تو امام کے ساتھ حالت رکوع میں ملحق ہو جائے اگرچہ امام ذکر رکوع ختم کر چکا ہو تب بھی جماعت مل جائے گی۔ اور اس کی پہلی رکعت شمار ہوگی۔ اور اگر امام کی دوسری رکعت میں شریک ہو تو یہ ماموم کی پہلی رکعت ہوگی۔ لیکن مستحب ہے کہ قنوت و تشہد امام کی متابعت میں کرے اور تشہد کی حالت میں احتیاط یہ ہے کہ ماموم ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر گھٹنوں کے بل بیٹھا رہے۔ پھر امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اب یہ رکعت امام کی تیسری اور ماموم کی دوسری ہوگی۔ لہذا اس میں خود ماموم کو سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ نماز جہری ہو پھر قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے۔ اگر قنوت پڑھنے کی بہلت نہ ملے تو قنوت چھوڑ دے۔ اور اگر دوسرا سورہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کو بھی چھوڑ دے۔ اور اگر الحدیث کو پورا کرنے کا بھی وقت نہ

ملے اگرچہ بہتر بلکہ احتیاط یہ ہے کہ خاموش کھڑے ہو کر امام کی قرأت سننے کی کوشش کرتا رہے ۱۲

لے کہ امام رکوع سے اٹھ کھڑا ہو تو الحمد کو پورا کر کے خود رکوع کرے اور امام سے سجدہ میں جا ملے اور امام کی آخری رکعت جب تک وہ سلام پڑھے یہ اس کے ساتھ رہے اس طریق پر کہ دونوں زانو زمین سے بلند رہیں۔ اور اگر امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں رکوع سے قبل شریک ہو تو خود سورۃ الحمد اور دوسرا سورۃ پڑھنا چاہیے۔ اگر اتنی مہلت نہ ملے تو الحمد پر اکتفا ہو سکتا ہے اور اگر اول ہی سے یہ جانتا ہو کہ سورۃ الحمد پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے گا کہ امام رکوع میں چلا جائیگا تو احتیاط ہے کہ رکوع میں آنے تک امام کا انتظار کر کے اور تکبیرۃ الاحرام کہہ کر اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جائے اور جائز ہے کہ جماعت میں جہاں سے چاہے کسی عذر کی وجہ سے فراڈی کی نیت کر کے الگ ہو جائے لیکن بغیر کسی عذر کے علیحدہ ہونا احتیاط کے خلاف ہے۔

چند مسائل

۱۱) اگر کوئی ایسے وقت آئے کہ امام آخری تشہد میں ہو تو جائز ہے کہ اس کے ساتھ اس طرح شریک ہو جائے کہ نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور بیٹھ کر تشہد میں شریک ہو۔ جب امام سلام پڑھے تو کھڑا ہو جائے اور بغیر اس کے کہ پھر نیت کرے یا تکبیر کہے اپنی پوری نماز پڑھے۔ اس طریق سے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ اگرچہ رکعت شمار نہیں ہو سکتی۔

۱۲) مستحب ہے کہ پہلی صف میں صاحبان علم و فضل ہوں۔ اس لئے کہ یہ سب صفوں سے افضل صف ہے لیکن نماز جنازہ میں آخری صف افضل ہے۔ اور مستحب ہے کہ سنہیں ٹھیک کھڑی ہوں۔ ایک کے کا ذمے سے دوسرے کا کا ذمہ مقابل رہے۔ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو سب کھڑے ہو جائیں۔

۱۳) جب امام کو کسی شخص کا رکوع میں داخل ہونا محسوس ہو جائے تو رکوع کو طول دے

۱۴) اگر سورہ کا وقت نہ ہو تو فقط حمد کر پڑھے اور اگر فقط حمد کو بھی تمام کر کے رکوع میں امام کے ساتھ نہ مل کے

توا حط رہی ہے کہ بقصد فراڈی نماز کو تمام کرے (آقائے عسکریہم)

سترھواں باب

بیان روزہ

تعریف روزہ

روزہ سے مراد طلوع صبح صادق سے لے کر غروبِ شرعی تک جس کی علامت مشرق کی طرف سرخی کا زائل ہونا ہے۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ جن کا بیان آگے آئے گا۔ ماہِ رمضان المبارک کے روزے ضروریاتِ دین سے ہیں۔ ان کے وجوب کا جو شخص منکر ہو وہ کافر اور واجب القتل ہے۔ اور جو شخص ان روزوں کے ترک کرنے کو حلال نہ سمجھتا ہو لیکن پھر بھی عبادت رکھے تو وہ پچیس کوڑوں کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ پھر اگر ایسا ہی کرے تو دوسری مرتبہ پھر سزا دی جائے گی۔ لیکن تیسری مرتبہ قتل کر دیا جائے گا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ تیسری مرتبہ بھی سزا دی جائے اور چوتھی مرتبہ قتل کیا جائے۔

اقسامِ روزہ

- ۱) واجب روزے ہر (۱) ماہِ رمضان کے روزے (۲) ماہِ رمضان کے قضا روزے،
- ۳) اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ (۴) حج میں قربانی کے بدلے کفارہ کے روزے
- ۵) نذر و عہد و قسم کے روزے (۶) کفارہ کے روزے (۷) بڑے بیٹے پر والدین کے روزے
- ۸) کسی شخص کے وہ روزے جن کی اجرت لی ہو۔

۱۔ احوط یہ ہے کہ وہ انسان کے سر کے اوپر سے گذر جائے (آٹا کے محسن چکے)

۲۔ ماہ کے قضا روزوں کا واجب ہونا معلوم نہیں اگرچہ ان کا بھی ادا کرنا احوط ہے (آٹا کے محسن مدظلہ)

حرام روزے نہ عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ (۲) ماہ شعبان کی تیسرے تاریخ (یوم الشک) ماہ رمضان کے قصد سے (۳) معصیت کی نذر کا روزہ (۴) چپ رستہ کا روزہ (۵) وصال کا روزہ یعنی دن رات ملا کر یا دو دن ملائے کی نیت سے درمیان میں افطار کے روزہ (۶) سنتی روزہ زوجہ کا باوجودیکہ شوہر کو اس میں زحمت ہو۔ اور غلام و کیتنہ سنتی روزہ جب کہ آقا کو اس کے روزہ کی وجہ سے تکلیف ہو۔ اور بیٹے کا سنتی روزہ جب کہ ماں باپ نے منع کیا ہو۔ خصوصاً جب کہ انہیں اس سے تکلیف پہنچے (۷) ماہ ذی الحجہ کے آیتا تشریح ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کے روزے اُن لوگوں کے لئے جو منیٰ میں ہوں۔

سنتی روزے :- اُن ایام کے علاوہ جن میں روزہ صحیح نہیں ہے۔ ہر روز روزہ رکھ سنت ہے لیکن وہ روزے جو بعض دنوں کی خصوصیت سے متعلق ہیں بحسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر مہینہ کی ہر جمعرات و جمعہ کا روزہ (۲) ہر مہینہ کی پہلی اور آخری جمعرات اور دوسرے عشرہ کی پہلی بدھ کا روزہ کہ ان کی بہت تاکید ہے (۳) ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں روزہ ان کو ایامِ بعین کہتے ہیں (۴) ماہِ محرم کی پہلی تیسری اور ساتویں تاریخ کا روزہ (۵) ماہِ ربیع الاول کی سترہ تاریخ (میلاد النبیؐ) کا روزہ (۶) کل ماہِ رجب خاص کہ ماہِ رجب کی ستائیسویں تاریخ (روزِ بعثت) کا روزہ (۷) کل ماہِ شعبان خاص کہ ماہِ شعبان کی تیس تاریخ کا روزہ (۸) عید و حوالارض (۲۵ ذی قعدہ) کہ اس روز خانہ کعبہ کے نیچے زمین بچھائی گئی (۹) روزِ عرفہ ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ (۱۰) عیدِ غدیر (۸ ذی الحجہ) (۱۱) عیدِ مبارکہ (۲۴ ذی الحجہ) (۱۲) عیدِ خاتمِ نبیؐ (۲۵ ذی الحجہ) (۱۳) عیدِ ماہِ رمضان کے تین یوم بعد چھ روزے (۱۴) عیدِ نوروز کا روزہ۔ ایسے تمام روزوں کے متعلق سنت ہے کہ جب کوئی بڑا اور مومن افطار کرنا چاہے تو افطار کر کے کینہ روزہ رکھنے سے اس افطار میں ستر درجہ بلکہ نوے درجہ زیادہ ثواب ہے۔

مکروہ روزے :- وہ روزے جن کے رکھنے میں کم ثواب ہے۔

۱) ماہِ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اُس شخص کو رکھنا جو روزہ میں بوجہ ضعف عرفہ کی و دعائیں نہ پڑھ سکے گا۔ جو روزہ سے افضل ہیں یا چاند میں شک کی وجہ سے اُس روز عیدِ احتمال ہو۔

(۱۲) میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا روزہ رکھنا۔
 (۱۳) ماں باپ کی اجازت کے بغیر بیٹے کا روزہ رکھنا لیکن اگر اس روزہ سے ماں باپ کو اذیت پہنچے تو حرام ہے۔

شرائط صحت روزہ :- روزہ کے صحیح ہونے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) عقل۔ پس اگر دن کے کسی حصہ میں دیوانہ ہو تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

(۲) اسلام (۳) ایمان (۴) اگر عورت ہو تو تمام دن حیض و نفاس سے پاک رہے۔

(۵) ایسے شخص میں نہ ہو جس میں نماز کے قصر کا حکم ہو۔ اس لئے کہ جس مقام پر نماز قصر ہوگی

وہاں روزہ نہ رکھنا چاہیے بلکہ بعد کو اس کی قضا ہوگی۔ البتہ ایک سفر سے واپس ہوئے وطن

میں یا جہاں دس روز رہنے کا قصد ہو۔ زوال سے قبل پہنچ جائے اور ابھی کوئی روزہ توڑنے

والی چیز استعمال نہ کی ہو تو روزہ صحیح ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص زوال کے بعد سفر کرے اور روزہ سے

بتر اس کا روزہ صحیح ہے لیکن نماز قصر پڑھے گا۔ اور جب کوئی شخص ماہ رمضان میں سفر کرے

تو حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے روزہ توڑنا جائز نہیں ورنہ کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور

اگر سفر و حضر یا تنہا سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی جائے تو وہ روزہ سفر میں رکھنا جائز ہے۔

(۶) ضرر کا خوف نہ ہو۔ پس اگر خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے مرض پیدا ہو جائے گا۔ یا

بیماری میں زیادتی ہو جائے گی تو روزہ صحیح نہیں بلکہ بعد کو جب یہ خوف نہ رہے تو قضا واجب

ہے۔ اور مرض پیدا ہونے کے فقط احتمال سے روزہ ترک کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر عورت کو اپنے

بچے کے بارہ میں ضرر کا خوف ہو کہ دودھ کم ہو جائے گا اور اس سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو

لازم ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ اسی طرح جس حاملہ کا زمانہ وضع محل قریب ہو۔ اور اسے اپنے، یا

اپنے بچے کے متعلق ضرر کا خوف ہو تو اس کا بھی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ اسی طرح مرد و بریا عورت

اگر لڑھے ہوں۔ اور روزہ رکھنے سے مفرد ہوں تو ان پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ اور

اگر لڑھے ہوں۔ اور روزہ رکھنے سے مفرد ہوں تو ان پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ اور

۱۔ بحران مقامات کے جن کی استثناء ہو گئی ہو یعنی مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد کوفہ اور جامعہ سید الشہداء

ہیں اگرچہ قصر نماز واجب نہیں ہے پھر بھی بحالت سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔

اسی طرح جو کثیر العطش ہو۔ یعنی جو دن بھر پانی پینا ترک نہ کر سکتا ہو۔ اس پر بھی روزہ واجب نہیں ہے۔ تمام مذکورہ بالا صورتوں میں ہر روزہ کے عوض ایک مد (احتمالاً چودہ چھٹانک) طعام صدقہ دینا چاہیے۔ اور جب روزہ رکھنے پر قادر ہو جائیں تو اس وقت قضا بجالانا چاہیے۔ بالغ ہونا شرط صحت روزہ نہیں ہے۔ ہر سچے دار لڑکے یا لڑکی کا روزہ صحیح ہے۔ مگر ان پر واجب نہیں ہے۔

نیت روزہ

روزہ میں ان چیزوں سے پرہیز کرنے کا قصد کرنا ضروری ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ نیت میں اتنا ہی کافی ہے کہ شب میں یہ ارادہ کرے کہ کل قَرَبَةَ إِلَى اللَّهِ روزہ رکھوں گا۔ اور یہ بھی لازم ہے کہ روزہ محض حکم خدا کی تعمیل کے لئے رکھے۔ احتیاط یہ ہے کہ شب ازل میں پورے مہینے کے روزوں کی نیت کر لے اور پھر ہر رات علیحدہ بھی نیت کرے اور اگر نیت کرنا بھول گیا ہو تو اگر زوال سے قبل یاد آجائے تو فوراً نیت کرے روزہ صحیح رہتا گا۔ اور زوال کے بعد یاد آئے تو باقی دن میں منافی روزہ چیزوں سے باز رہے۔ لیکن روزہ باطل ہوگا۔ ایسا ہی حکم تمام واجب روزوں میں ہے۔ خواہ وہ قضا کے ہوں۔ سنتی روزہ کی نیت غروب آفتاب سے قبل تک ہو سکتی ہے۔ اگر نیت کے بعد دن کا تھوڑا حصہ ہی باقی رہ جائے تو کافی ہے۔ یوم الشک میں آخر شعبان کے روزہ کی نیت ضروری ہے۔ پس اگر

لے جس کی پائیں بھڑکی ہوئی ہو اس کو یہ شکایت خواہ کسی تکلیف اور مرض کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ دونوں امر یکساں ہیں۔ ۱۳۔ بوڑھے مرد و عورت اور تشنگی کے مریض جو روزہ رکھنے پر بالکل قدرت نہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ حکم بنا بر احتیاط (درجی) ہے۔ ۱۴۔

تے اور اخیر کی دونوں صورتوں یعنی غلبہ تشنگی و کبر شیخی کے علاوہ (آمائے محسن حکیم) ہے اگر روزہ واجب معین ہو تو اس میں زوال تک نیت صرف اس صورت میں ہوگی کہ جب کسی عذر کی وجہ سے وہ شروع سے نیت نہ کر سکا لیکن اگر روزہ واجب معین نہ ہو تو اس میں یہ قید نہ ہوگی (بلکہ کسی عذر کے بغیر بھی زوال تک نیت ہو سکے گی) ۱۵۔

قضا یا نذریا کفارہ یا اور کوئی اس قسم کا روزہ اس کے ذمہ ہو تو اس کی نیت کرے ورنہ مستحب روزہ کی نیت کرے۔ اور دن میں جس وقت بھی معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان ہے۔ تو فوراً ماہ رمضان کے روزہ کی نیت کر لے روزہ صحیح ہوگا۔ لیوم الشک کے روزہ کو ماہ رمضان کی نیت سے رکھنا حرام ہے۔

مبطلات روزہ

وہ چیزیں جن سے روزہ میں اجتناب لازم ہے اور جن کے عمداً عمل میں لانے سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔

پیلے اور دوسرے کھانا اور پینا۔ خواہ وہ شے عادتاً کھائی پی جاتی ہو یا نہیں۔ اور کھانا پینا بطریق معمول ہو یا کسی غیر معمولی طرز سے ہو۔ سب کا یکساں حکم ہے۔ چنانچہ اگر ناک سے پانی اندر کھینچ لے یا دانتوں میں جو غذا رہ جاتی ہے۔ اسے حلق سے اندر اتار لے تب بھی روزہ باطل ہوگا اور بچوں یا جانوروں کو کھلانے کے لئے کسی چیز کا چبانا اور آٹے اور مٹی یا سے نمک پکھنڈ وغیرہ بحالت روزہ جائز ہے۔ بشرطیکہ عمداً کچھ حلق سے نیچے نہ اترنے پائے لیکن بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ ایسے کام ہی نہ کرے۔ اسی طرح وضو کے لئے یا ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی کلی کرنا جائز ہے لیکن غیر وضو کے علاوہ کلی نہ کرنا افضل ہے۔ کلی کے بعد تین مرتبہ لعاب دہن جمع کر کے تھوکرنا مستحب ہے لیکن اگر بے اختیار یا غفلت سے یا سہواً کلی کا پانی حلق سے اتر جائے تو اگر نماز کے لئے وضو میں کلی ہو رہی ہو تو کوئی حرج نہ ہوگا۔ اگر نماز واجب کے وضو کے علاوہ یعنی کسی اور وضو میں کلی ہو تو احوط یہ ہے کہ روزہ کی قضا بجالائے اور اگر بیچار یا ٹھنڈک پہنچنے کے لئے کلی ہو رہی ہو تو قضا بجالانا واجب ہے۔ اور روزے میں مسواک کرنا بھی جائز ہے لیکن جب تک مسواک کرے اس کو منہ سے باہر نہ نکالے اور

لے دیکھوں سے پرہیز کرنا چاہیے، اگر کیوں کا مادہ عمدہ تک پہنچے تو روزہ باطل ہے اور اگر عمدہ میں نہ جائے تو کوئی حرج نہیں روزہ صحیح ہوگا (آقائے عین حکیم) اسے یہ احتیاط نہ ہو یعنی واجب ہے ۱۲ آقائے بروردی۔
تے لیکن مسواک کی وجہ سے دانتوں سے جو کچھ باہر نکلے اسے حلق سے نیچے نہ اترنے دے ۱۲۔ آقائے بروردی۔

اگر نکالے تو خشک کر کے دوبارہ منہ میں ڈالے۔ تیسرے عمدہ اجماع کرنا خواہ قبل میں ہو۔ یا
 دیر میں۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ فاعل اور مفعول دونوں کے لئے حکم یکساں ہے۔ اگر دن میں روزہ دار
 کو احتلام ہو جائے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ چوتھے خدا و رسول اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی نسبت
 بلکہ بنا براحوط (دوجوبی) جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور تمام انبیاء و اوصیاء کی طرف بھی عمداً
 کوئی جھوٹی نسبت دینا یا جھوٹی حدیث نقل کرنا یا خلاف واقعہ مشابہ بیان کرنا اور اگر جھوٹ
 ہونے کا احتمال بھی ہو تو احوط یہ ہے کہ اس کی نسبت ان حضرات کی طرف نہ دے۔ اور اگر
 قرآن و دعا کو شہواً غلط پڑھے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ پانچویں عمدہ پانی میں غوطہ لگانا۔ خواہ سر و جسم
 سب پانی کے اندر ہو جائیں یا فقط سر ڈوبے۔ اگر چہ سر کے بالی پانی سے باہر ہوں اور خواہ باول
 کے سوراخ بند ہوں یا نہ اور خواہ روزہ واجب ہو یا سنتی۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ
 اگر کوئی دفعہ میں تھوڑا تھوڑا سر کا حصہ پانی میں ڈوبے تو روزہ باطل نہ ہوگا۔ اور اگر ماہ رمضان
 کے روزہ میں عمدہ غسل ارتقاسی کرے تو روزہ کے ساتھ غسل بھی باطل ہوگا۔ چھٹے حلق
 میں عمدہ غبار کا پھینکانا اور اس کی حد صرف "مخ" کا مخرج ہے۔ اگر چہ بنا براحوط (دوجوبی) عمدہ غلیظ
 نہ بھی ہو۔ اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ غبار کسی حلال چیز کا ہو یا حرام شے کا ہو۔ خود اڑایا
 ہو یا کسی اور نے اڑایا ہو۔ پس جہاں غبار اڑ رہا ہو۔ اگر وہاں کھڑا رہے اور حلق میں غبار جانے
 سے حفاظت نہ کرے تو روزہ باطل اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے اور احوط (دوجوبی) ا
 یہ ہے کہ غلیظ دھوئیں اور بھاپ وغیرہ سے پرہیز کرے خواہ وہ دھواں حقہ وغیرہ کا ہو یا کسی

لے سر و سینہ کی رطبتیں اگر حلق کے اندر آتے جائیں تو روزہ کا باطل ہونا معلوم نہیں ہے بشرطیکہ لب سے باہر نہ آئیں
 لیکن ایسا نہ کرنا احوط ہے بلکہ یہ احتیاط ترک نہ ہو۔ اگر فضلے دہن میں یہ رطبتیں آجائیں (آقائے عمن مذکر۔
 لے محکم کے لئے غسل میں تاخیر جائز ہے اور اسی طرح ایسے شخص کے لئے بحالت روزہ استبراء بالبول و بجمات جائز
 ہے (آقائے محکم لکھ لفظان روزہ مخصوص ہے اس حالت سے جب کہ وہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے
 روزہ بصورت دیگر سبطل صوم نہیں اگرچہ حقیقتاً خلاف واقع ہو۔ آقائے محکم۔

صہ لہذا ذاکرین وواعظین کو جب وہ ماہ رمضان میں مجالس پڑھیں فضائل و مصائب کی روایات بیان
 کرنے میں سب احتیاط کرنی چاہئے (الاحقر نقدی عفی عنہ)

۱۔ جان بھر کر سنا اور دیکھ کر یاد کر لے۔ ۲۔ سہرا ان صلیب میں۔ ۳۔

غسل ارتقاسی، غوطہ لگانا، روزہ ۹۔ فضائے دہن، منہ کے اندر ۵۔ محکم، جسے احتلام ہوا ہو۔ ۶۔ استبراء بالبول و بجمات، روزہ دار و باقی حدیث

اور چیز کا ہو۔ پس حقہ وغیرہ پینا بھی روزہ میں جائز نہیں ہے۔ ساترین عمدائے کرتا۔ اور اس سے بھی بنا بر اقویٰ قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ البتہ اگر بے اختیار تھے ہو جائے تو کوئی عرج نہیں۔ اور اگر غذا یا پانی بے اختیار حلق تک آجائے اور پھر انڈر پلٹ جائے۔ تو روزہ باطل نہ ہوگا اور اگر نکل کر منہ میں آجائے تو واجب ہے کہ متھوک دے روزہ صحیح رہے گا۔ لیکن اگر عمداً پھر حلق سے پیچھے آتارے تو روزہ باطل اور موجب قضا و کفارہ ہوگا۔ اور اگر ضرورت کے لئے تھکے کرائی جائے تو کوئی گناہ نہیں لیکن روزہ باطل ہو جائے گا۔ آٹھویں عمدائی نکالنا۔ اس میں شرط یہ ہے کہ انزال کے قصد سے ہو یا جب کہ اس کا علم یا اندیشہ ہو کہ بوس و کنار وغیرہ کی حالت میں انزال ہو جائے گا۔ اور اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو عمداً پیشاب کے ذریعہ استبراء کر سکتا ہے۔ اگرچہ یقین ہو کہ مخرج میں جو کچھ سنی رہ گئی ہے وہ حاج ہرگی۔ نویں کسی سیال (سبی) شے سے عمداً عمل لینا (حقہ کرنا) مفید روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے۔ البتہ منجھ (خشک) چیز سے حقہ لینا مکروہ ہے لیکن اس کا ترک کرنا حوط ہے دسویں طلوع فجر تک عمداً جنابت پر باقی رہنا۔ اس سے بھی روزہ باطل اور قضا و کفارہ واجب ہوگا۔ اور جنابت ہی کی طرح حیض و نفاس پر بھی باقی رہنا لیکن اس میں اقویٰ یہ ہے کہ قضا و کفارہ ہوگا۔ اگر اس قصد سے سوئے کہ غسل نہ کرے گا یا قصد غسل نہ کرے۔ اور سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو عمداً جنابت پر باقی رہنے کا ہے۔ اگر قصد غسل کے ساتھ سوئے اور پہلی مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی۔ اور دونوں میں سے کسی مرتبہ کا سونا حرام نہ ہوگا۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ

لے بنا بر اقویٰ موجب قضا اور بنا بر احوط موجب کفارہ ہے (آقائے عسکیم)

لے احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ بجز اس صورت کے کہ جب منی نہ نکلنے کی عادت ہو یعنی اطمینان ہو کہ منی نہیں نکلے گی اس حکم کو بوس و کنار میں بغیر کسی شرط کے عام رکھا جائے۔ آقائے برجدوی۔

صہ لیکن اگر غسل کے بعد اپنے اختیار سے پیشاب کرے اور منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

تہ یہ دونوں صورتیں رجابت اور حیض و نفاس اناہ رمضان اور اس کی قضا کے ساتھ شخص ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری قسم کے روزوں کے لئے ثابت نہیں۔ آقائے محسن و مظہر۔

۱۹۱۲ء (۱۳۳۱ھ) میں لکھی گئی۔ اس کتاب میں جناب صاحب نے اپنے احوط و کفارہ سے متعلق مسائل کو جمع کیا ہے۔

دوبارہ نہ سوئے۔ اور اگر دوبارہ بیدار ہو تو پھر سونا حرام ہوگا۔ اور اگر عصبیانا پھر سو جائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اعوطیہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔ کفارہ اس صورت میں لازم ہوگا جب کہ دوسری مرتبہ سونے کے وقت اس امر کی طرف توجہ ہو کہ ممکن ہے آنکھ نہ کھلے اور یہ کہ اس صورت میں روزہ چلا جائے گا۔ مگر باوجود اس التفات و توجہ کے پھر سو رہے۔ اور جنبت و محالض و نساء اگر غسل پر قادر نہ ہوں تو واجب ہے کہ تیمم کریں۔ اور تیمم کے بعد اعوطیہ ہے کہ صبح تک بیدار رہیں۔ اگرچہ بیدار رہنا اکثر علماء کے نزدیک لازم ہے مگر اقویٰ یہ ہے کہ سونے سے تیمم باطل نہیں ہوگا۔ استحاذ والی عورت کا روزہ صبح رہے گا اور اس کے روزہ کی صحت ان غسلوں پر ہے جو اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور سنتی روزوں میں بھی جنابت پر باقی رہنا اعوطیہ کی بنا پر ہی حکم ہے۔

امور واجبات قضا

مندرجہ ذیل چیزوں سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔

- (۱) اگر صبح کی تحقیق سے قبل کوئی فعل منافی روزہ عمل میں لائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اُس وقت صبح ہو چکی تھی تو روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق کر لی ہو۔ اور اطمینان ہو گیا ہو کہ ابھی رات باقی ہے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو تو بنا بر اعوط قضا واجب ہوگی۔
- (۲) اگر کسی کے کہنے پر کہ ابھی رات ہے۔ یہ یقین کر لے۔ اور بعد ازاں اس کے خلاف ظاہر ہو تب بھی قضا واجب ہوگی (۳) اگر کسی کے اطلاع دینے پر کہ "صبح ہو چکی ہے" یہ شخص خیال کرے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ واقعی اُس وقت صبح ہو چکی تھی۔ تب بھی قضا واجب ہوگی بلکہ اس اطلاع کے بعد اگر یقین بھی ہو کہ رات باقی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہو چکی تھی، تب بھی بنا بر اعوط قضا بجا لائے (۴) اگر کوئی خبر دے کہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ اور خود دیکھ کے تحقیق ممکن نہ ہو۔ اور اظہار کر لے۔ پھر بعد میں اس کے خلاف ظاہر ہو

تو اتویٰ یہ ہے کہ (روزہ کی صحت) روزہ کے دن اور اس سے قبل کی رات کے غسلوں پر موقوف ہے ہاں اگر صبح کا غسل طلوع فجر سے پہلے کرے تو غسل شب کی ضرورت نہیں رہتی۔

بقیہ جارجنگ (۱۹۱۲) طلوع فجر سے پہلے کرے۔ (۱۹۱۲) قیدیہ شمس: بارادہ کے سونا طلوع فجر سے پہلے کرے۔ (۱۹۱۲) ۱۔ عصبیانا: روزہ بیدار نہ ہونے کا حکم ہے۔ (۲) جنب و محالض و نساء: جنابت پر باقی رہنا اعوطیہ کی بنا پر ہی حکم ہے۔ (۳) تیمم: تیمم باطل نہیں ہوگا۔ (۴) استحاذ والی عورت: عورت کا روزہ صبح رہے گا اور اس کے روزہ کی صحت ان غسلوں پر ہے جو اس پر واجب ہوتے ہیں۔ (۵) جنابت: جنابت پر باقی رہنا اعوطیہ کی بنا پر ہی حکم ہے۔

تب بھی قضا واجب ہوگی۔ اور اگر تحقیق ممکن ہو اور نہ کرے تو کفارہ بھی واجب ہوگا۔ اور اگر
ابر وغیرہ کی وجہ سے یقین ہو جائے کہ غروب ہو گیا اور افطار کر لے۔ پھر بعد میں معلوم ہو کہ اُس
وقت تک دن باقی تھا تو اُس روزہ کی قضا واجب نہ ہوگی۔

آداب روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزہ دار کو چاہیے کہ جب وہ روزہ
سے ہو تو اُس کے جمیع اعضا و جوارح یعنی آنکھ، کان، منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب روزے
سے ہوں۔ عورات بلکہ مکروہات سے باز رہے۔ جھوٹ و بدزبانی سے زبان رُکی رہے۔
حرام پر نظر نہ کرے۔ گالی، گلوچ، لڑائی جھگڑا سے پرہیز کرے۔ حسد و غیبت نہ کرے۔
جھوٹی اور سچی قسم نہ کھائے۔ کسی پر بے جا جبر و ظلم نہ کرے۔ بحالت روزہ تسبیح و ذکر خدا میں
مشغول رہے اور اپنے گناہوں سے ناام ہو۔ اور استغفار کرے۔

مکروہات روزہ

۱) وہ کام کرنا جو ضعف کا باعث ہو۔ مثلاً حمام میں زیادہ دیر ٹھہرنا یا بدن سے خون
نکلوانا (۲) مشک و عنبر ملا ہوا سر ملکانا جس کا مزہ یا بوجھت تک پہنچے (۳) پھول سونگھنا خاصکر
ترگس (۴) شیائ لینا (۵) ترنگڑی سے مسواک کرنا (۶) گیلہ کپڑا بدن پر رکھنا (۷) بیکار کلی کرنا
(۸) عورت کا پانی کے اندر بیٹھنا (۹) دانوں کو نکالنا بلکہ مطلق عمل جو دانوں سے خون نکلنے کا
موجب ہو (۱۰) بغیر غرض صحیح کے کوئی چیز منہ میں داخل کرنا (۱۱) شعر پڑھنا

۱۲) یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو اگر بدیچھے سے مجبور ہو لیکن علم حاصل کر سکتا ہو۔ یعنی اگر علم حاصل نہ کرے اور افطار کر لے
و نساؤ کفارہ دونوں واجب ہونگے (۱۳) لیکن اگر خبر دینے والے سے دعا والی ہوں تو کفارہ نہ ہوگا اور ایک عادل کی خبر
پر اعتماد کرنے میں اشکال ہے۔ آتائے محسن حکیم نے لیکن کلاب وغیرہ کی خوشبو و عطاریات کا استعمال کرنا بے ضرر بلکہ مستحب
تھے بلکہ ترکِ اعطاب ہے (۱۴) لے لے لے نہیں کہ اس کا اختصاص اُن اشعار سے ہے جو بغیر اغتران مرثیہ و مدح ائمہ علیہم السلام
مطابقت کے ہوں سوائے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے مرثیہ اور مدح کے دیگر اشعار پڑھنا (آقائے محسن حکیم)

چند مسائل

(۱) ماہ رمضان المبارک میں اختیاراً سفر کرنا جائز ہے لیکن ماہ رمضان المبارک کے علاوہ اگر ایسے واجب روزے ادا کرنے ہوں جن کا وقت معین ہو۔ جیسے قضا کا روزہ۔ جس کا وقت تنگ رہ گیا ہو۔ یا نذر کا روزہ جس کا دن مقرر ہو تو احوط (وجوب) بلکہ اتومی یہ ہے کہ سفر جائز نہیں ہے۔ اور اگر سفر میں ہو۔ اور کسی معین دن کا روزہ ادا کرنا ہو تو اتومی یہ ہے کہ اُس پر آتامت عشرہ کا قصد کرنا واجب ہے۔

(۲) ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے نقد رقم دینا کافی نہ ہوگا (یعنی کھانا کھلانا واجب ہے)

(۳) اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزہ عمدتاً توڑ ڈالنے کے بعد قبل زوال سفر کرے تو بنا بر احتیاط کفارہ دینا چاہیے۔ بلکہ وجوب کفارہ قوت سے خالی نہیں ہے۔

(۴) اگر کھانے اور پینے والی چیز کو ملا کر روزہ میں استعمال کرے یا بروت کی ڈلی منہ میں رکھ کر پہلے اُس کا پانی پی لے۔ اُس کے بعد ڈلی نکل لے تو ان دونوں صورتوں میں ایک کفارہ کافی ہوگا۔

(۵) ماہ رمضان میں بحالتِ روزہ رسول خدا و ائمہ معصومین کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے بنا بر اتومی ایک کفارہ کافی ہے۔ تینوں کفاروں کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) اگر کسی کو ایک کفارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو پہلے درپے اٹھارہ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی امکان سے باہر ہو تو بقدر ضرورت بنا بر احوط ایک ایک (احتیاطاً چودہ چھٹانک) طعام فقرا کو دے گا اور اگر ان دونوں کو جمع کرے تو انتہائی احتیاط ہے۔ اور اگر بالکل قدرت نہیں ہے تو کفارہ کے بدلہ استغفار کرے گا۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو لیکن احوط یہ ہے کہ اگر بعد کو قدرت حاصل ہوگی تو کفارہ دے گا۔

(۷) کفارہ سے مراد یہ ہے کہ دو مہینے کے پہلے درپے روزے رکھنا یا ایک بندہ آزاد کرنا یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلانا۔

(۱۸) اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھے۔ اور اس مرض میں مرجائے یا روزہ رکھنے پر قدرت حاصل نہ ہو۔ حتیٰ کہ مرجائے تو کسی پر قضا بجالانا واجب نہ ہوگا۔

ثبوت رویت ہلال

(۱) اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا۔ پس جس نے چاند دیکھا اس پر روزہ واجب ہے۔ اگرچہ دوسروں نے چاند نہ دیکھا ہو۔

(۲) ماہ شعبان کے تیس روز گزر جائیں۔ اگرچہ ماہ رمضان کا چاند نظر نہ آئے تب بھی اس روز روزہ رکھنا واجب ہے۔ اسی طرح ماہ رمضان کے تیس دن گزر جانے کے بعد ہلال ماہ شوال ثابت ہوتا ہے۔

(۳) رویت ہلال کی دو عادل گواہی دیں۔ اس طور سے کہ وہ چاند دیکھنے کی گواہی میں متفق ہوں۔ ان کی شہادت مقبول ہوگی۔

(۴) شیاع (شہرت عامہ) یعنی لوگ عام طور پر یہ کہیں کہ ہم نے چاند دیکھا۔ اگر اس شیاع کا علم ہر تو ہلال ثابت ہوگا۔

(۵) مجتہد جامع شرائط کا حکم بشرطیکہ اس کی غلطی کا یقین نہ ہو۔

ان امور کے علاوہ جنتری یا کسی دوسرے حساب کا چاند کے متعلق اعتبار نہیں ہے اور

اگر ایک شہر میں چاند ہو جائے اور دوسرے شہر میں ثابت نہ ہو تو اگر یہ دونوں شہر قریب کے ہوں یا دونوں کا آفتی ایک ہو تو ایک مقام پر چاند کی رویت دوسری جگہ کے لئے کافی ہوگی۔

.....

لے ضروری نہیں کہ آفتی متحد ہوں یا غیر متحد۔ اگر کسی ایک مقام پر رویت ہلال کا ثبوت شرعاً ثابت ہو جائے

تو باقی مقامات پر چاند کی رویت ثابت ہو جائے گی۔ آقائے حنفی

اٹھارھواں باب

بیانِ زکوٰۃ

ثوابِ زکوٰۃ و عذابِ ترکِ زکوٰۃ

قریباً پچاس مقامات پر خداوندِ حکیم نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کے متعلق ذکر کیا ہے اور جہاں جہاں اقامہِ صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارہ میں بھی تاکید ہے۔ زکوٰۃ کا وجوب ضروریاتِ دینِ اسلام سے ہے اور جو شخص عمداً اس سے انکار کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ بے شک اگر مال دار لوگ اپنے مال سے وہ حق نکالیں جو خداوندِ عالم نے ان کے ذمہ مقرر کیا ہے تو ان مومنین کی زندگی آرام سے بسر ہو سکتی ہے جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں۔ اور نہایت عسرت و تنگ دستی سے دن گزار رہے ہیں۔ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر اس کو پاک و پاکیزہ بناؤ تاکہ تمہاری نماز مقبول ہو اور زکوٰۃ کو روکنے والا جہنم کی آگ میں جلے گا۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صاحبِ نصاب ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو خدا بروز قیامت سانپ اور اژدھے کو اس پر مستطاف کرے گا۔ اور ان کی گردنوں میں جہنم کی آگ کے طوق ڈالے جائیں گے۔ ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے قبروں سے اس طرح اٹھیں گے کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے بندھے ہوں گے۔ اور فرشتے ان کو ملاست کرتے ہوئے کہتے جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کا حق نہیں دیا۔

۱۔ عمداً : جان بوجھ کر۔

شرائطِ وجوبِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک زکوٰۃ بدن جس کو فطرہ کہتے ہیں اس کی تفصیل آگے

آئے گی۔ دوسرے زکوٰۃ مال جس کے واجب ہونے کی حسب ذیل شرطیں ہیں۔
 اول بالغ ہونا، دوسرے عاقل ہونا۔ تیسرے آزاد ہونا، چوتھے مالک مال ہونا۔ جو
 بقدر نصاب ہو۔ پانچویں مال کا صاحب مال کے قبضہ و تصرف میں ہونا۔ نیز جو مال قرض
 لیا گیا ہو۔ اس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر ہوگی قرض دینے والے پر نہ ہوگی۔ اور زکوٰۃ مال
 واجب ہونے میں غنمی ہونا ضروری نہیں ہے۔ پس جو شخص بھی مالک نصاب ہوگا اس پر
 زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خواہ وہ مال اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی نہ بھی ہو۔ اور اسی طرح
 قرضدار ہونا زکوٰۃ سے مانع نہ ہوگا۔ یعنی اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہو۔ اور اتنا ہی یا اس
 سے زیادہ اس پر قرض ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور کسی زمین کو غلہ کے عوض ٹھیکہ پر
 دے دے تو زکوٰۃ کاشت کار پر ہوگی جس نے ٹھیکہ پر زمین لی ہو نہ کہ مالک زمین پر۔

اشیائے زکوٰۃ

اول سونا۔ دوسرے چاندی و تیسرے گو سفند کہ بھٹرا بکرا و بڑب ایک قسم ہیں خواہ
 نہ ہوں یا مادہ۔ چوتھے اونٹ خواہ نہ ہو یا مادہ۔ پانچویں گائے بیل۔ چھٹے گیہوں۔ ساتویں جو
 آٹھویں مویز مستقی۔ نویں خرما۔

بیان نصاب

۱۔ سونا۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مسکوک ہو خواہ مستعمل ہو یا متروک الاستعمال ہو۔ اسلامی
 سکے ہو یا غیر اسلامی۔ اسی وجہ سے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ سال
 بھر تک بغیر تغیر و تبدل کے رکھا رہے۔ اور بارہواں مہینہ شروع ہو جائے۔ تیسری شرط
 یہ ہے کہ سونا پوری نصاب کا ہو کہ جس مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اس کی

۱۱۔ پس غلام پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگرچہ ہم اس کے قائل بھی ہوں گے کہ وہ اپنے مال کا مالک ہوتا ہے ۱۲

۱۳۔ کوئی زرّوں پر طلا و نقرہ مسکوک کا حکم عام نہیں ہوتا لہذا زرّوں پر زکوٰۃ واجب نہیں وہ نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ

وہ ایک کاغذ ہے جسے سونا چاندی نہیں کہا جا سکتا (الاحقر نقوی عفی عنہ)

۱۔ سونا

دو نصاب میں ہیں۔ پہلا نصاب ۵ تولہ ۱۶ ماشہ ہے۔ دوسرا نصاب ایک تولہ ۱۶ ماشہ ہے پہلے نصاب میں چالیسواں حصہ یعنی ۱۳ ۱/۲ ترقی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور دوسرے نصاب میں پونے تین ترقی زکوٰۃ نکالے۔

۲۔ چاندی۔ کی شرطیں مثل سونے کی ہیں۔ اس کا پہلا نصاب ۲۹ تولہ ۱۶ ماشہ ہے جس کی زکوٰۃ ۱۱ ماشہ ۱۶ ترقی ہوگی۔ اور دوسرا نصاب، تولہ ۱۰ ماشہ ہے۔ جس میں سے ۱۹ ترقی زکوٰۃ میں دے۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس قدر سونا اور چاندی نصاب کے مقدار سے بڑھے اس کا چالیسواں حصہ دے۔ اگرچہ بعض اوقات کچھ زیادہ دینا پڑے۔

۳ تا ۵ اگر گوسفند، اونٹ اور گائے) میں زکوٰۃ۔ یہ ضروری ہے کہ ان پر سال گذر جائے اور بارہواں مہینہ لگتے ہی سال پورا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بارہویں مہینہ کا شمار پہلے ہی سال میں ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ چیزیں تمام سال ملکیت میں رہیں۔ ورنہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور اونٹ اور گوسفند اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ سائتر ہوں۔ یعنی تمام سال جنگل میں چرتے رہیں اور مالک کو اپنے پاس سے کھلانا نہ پڑے اور اس کا دار و مدار عرف پر ہے یعنی اگر کبھی کبھی مالک اپنے پاس سے کھلا بھی دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اتنا کھلائے کہ عرفاً انہیں چرائی کے جائز نہ کہیں تو وہ معلومہ قرار پائیں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اور ان جانوروں کے بچے رسائتر یا معلومہ ہونے کی صورت میں، اپنی ماں کے تابع قرار دئے جائیں گے اور بچوں کے سال کا حساب ان کی پیدائش کے وقت سے ہوگا۔ اور اونٹ اور گائے میں یہ بھی شرط ہے کہ تمام سال ان سے آب کشی، آسیا گردانی، سواری

لے لیکن دوسرا نصاب ذبح حیثیت سے ہے اس معنی میں کہ سونے چاندی کے ٹکے جتنے بھی بڑھتے جائیں یہی دوسری مقدار نصاب رہے گی لے لیکن زائتر میں زکوٰۃ کی نیت نہ کرے ۱۲ آتائے بروجدی۔

لے اور مال تجارت نیزہ منافع جو دکان، مکان، باغ وغیرہ منتقل جائداد سے حاصل ہوں۔ ان کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا ہے ۱ فرق صرف یہ ہے کہ ان میں زکوٰۃ مستحب ہے آتائے محسن حکیم۔

اور ایسا ہی کوئی کام دلیا گیا ہو جس سے انہیں عرف عام میں کارکن کہیں۔

گوسفند کے نصاب پانچ ہیں

اول :- ۲۰ جن میں ایک گوسفند ہے۔ دوسری ۲۱ جن میں دو گوسفند، تیسری ۲۱ جن میں تین گوسفند، چوتھی ۳۱ جن میں چار گوسفند اور پانچویں ۴۰ جن میں بھی چار گوسفند ہوں گی۔ اس کے بعد جس قدر بڑھتی جائیں فی سینکڑہ ایک گوسفند دینی ہوگی اور جو گوسفند زکوٰۃ میں دے وہ اگر بجزی ہو تو لازم ہے کہ اسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور اگر بھیر یا دُنبہ ہو تو اسے ایک سال پورا ہو چکا ہو بنا بر احوط۔

اونٹ کے نصاب بارہ ہیں

(۱) ۵ (۲) ۱۰ (۳) ۱۵ (۴) ۲۰ (۵) ۲۵۔ ان میں ہر پانچ میں ایک گوسفند دے (۶) ۲۶ جن میں ایک اونٹ جو دوسرے سال میں لگا ہو (۷) ۳۶ جن میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو (۸) ۴۶ جن میں ایک اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو (۹) ۶۱ جن میں ایک اونٹ جس کو پانچواں سال شروع ہو گیا ہو (۱۰) ۷۶ جن میں دو اونٹ جو تیسرے برس میں لگے ہوں (۱۱) ۹۱۔ جن میں دو اونٹ جو چوتھے برس میں لگے ہوں یا پھر چالیس میں ایک اونٹ جسے تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ اور ان نصابوں کے درمیان جو تعداد حد نصاب تک نہ پہنچتی ہو اس میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دے وہ لازم ہے کہ مادہ ہو۔

گائے کے نصاب دو ہیں

پہلا نصاب ۳۰۔ دوسرا نصاب ۴۰ اور چالیس کے بعد اگر دونوں نصابوں کا لحاظ ہو سکتا ہو۔ جیسے ۲۰ کی تعداد تو اختیار ہے جس کا چاہے لحاظ کرے اور اگر دونوں کا لحاظ نہ ہو

لے کہ نہ اس کی تقسیم ۳۰ اور ۴۰ دونوں پر بھجواتی ہے اور اگر دونوں پر تقسیم نہ ہو سکتی ہو تو اس عدد کو لینا

چاہیے جس میں کم بچس (الاحقر لغزى عفی عنہ)

سکے توجہ نصاب کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ عدد حساب میں آئیں۔ وہی معین ہوگا۔ پس بہر تیس میں ایک سال بھر کی گائے زکوٰۃ میں دے خواہ نہ ہو یا مادہ۔ اور نہ چالیس میں ایک مادہ گائے دے جو تیس سال میں لگی ہو۔

(۶ تا ۹) گھوڑوں، بچوں، مویشیوں اور خرمے کے نصاب

ان سب کا نصاب ایک ہے اور نصاب تک پہنچنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جس قدر نصاب سے تجاوز ہو خواہ کم ہی ہو۔ اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نصاب میں سو صاع (اعتیاداً ۲۱ من ۲۴ سیر) ہے۔ اس کی زکوٰۃ مختلف ہے۔ پس اگر آبپاشی نہر یا بارش سے خود بخود گہرائی ہو تو در سوواں حصہ دینا ہوگا۔ اور اگر آلات آب کشی وغیرہ کی ضرورت پڑی ہو تو بیسواں حصہ۔ اور دونوں قسم کی آب پاشی کی صورت میں دسویں کا تین چوتھائی (یعنی دسویں اور بیسویں کا نصف نصف) اور اس حکم کی بنا عرف عام پر ہوگی۔ مساوات یا اغلیتت پر نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ اُس وقت سے واجب ہو جائے گی۔ جب سے گھوڑے یا بچے یا گھوڑے یا کچھرا کہا جانے لگے۔ اگرچہ انگور اور خرما میں بھی اس امر کا لحاظ رجحان سے خالی نہیں ہے کہ جب عرفاً اسے انگور یا خرما کہا جائے تب زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور یہ چیزیں خشک ہونے کے بعد اگر بقدر نصاب ہوں گی تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ان چاروں میں یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے سے قبل ان کا مالک ہو چکا ہو خواہ زراعت سے یا بیع سے یا کسی اور طریقہ سے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ بالیوں سے دانہ صاف ہونے اور انگور و خرما کے خشک ہونے تک زراعت میں جو کچھ مصارف ہوئے ہوں۔ وہ

لے اگر آبپاشی نہر وغیرہ سے زیادہ ہوئی ہو تو احوط (دوہنی) ہے کہ در سوواں حصہ لے (اگرچہ شرکت صادق بھی آتی ہو)۔

۱۲۔ اس حکم میں اور دیگر احکام میں بھی جو ان چیزوں کے متعلق ہوں یہ اعتیاداً ترک نہ ہو۔

عہ جب کوئی شخص گندم جو، انگور، خرما کو ان کی زکوٰۃ واجب ہو جانے کے بعد فروخت کر دے تو ان کی زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہوگی۔ اور اگر خریدنے کے بعد گندم میں دانے لگیں اور خرما زرد یا سرخ بعد میں ہوا ہو

تو ان کی زکوٰۃ خریدنے والے پر واجب ہوگی (آقائے عمن یحکم)

اور شاہی مواجب نکالنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مصرفِ زکوٰۃ

اول فقرا، دوسرے مساکین، تیسرے زکوٰۃ وصول کرنے والے چوتھے مولفۃ القلوب
یعنی وہ کفار جو مسلمانوں کی طرف سے جہاد کرتے ہوں، پانچویں اُن غلاموں اور کینیزوں کو آزاد
کرنا جو مصیبت و سختی میں زندگی بسر کر رہے ہوں۔ چھٹے قرض دار لوگ۔ ساتویں امرِ خیر جیسے
مدرسہ مسجد، کاروان سرائے، پل وغیرہ بنانا، زائرین اور حاجیوں کی امداد اور اسی قسم کے دیگر
امور اور آٹھویں اُن مسافروں کی امداد و اعانت جو خرچ کے نہ ہونے کی وجہ سے معطل ہو جائیں
اگرچہ وہ اپنے شہر میں غنی ہوں۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ وہ سفر میں قرض نہ لے سکتے ہوں
مستحب ہے کہ زمانہ غیبت امام میں زکوٰۃ کا مال مجتہد جامع الشرائط کے پاس بھیج دیا جائے
اور زکوٰۃ دینے میں نیت قربت ہونا شرط ہے۔ سادات بنی ہاشم کی زکوٰۃ تیسرا اور غیر سید
دونوں لے سکتے ہیں۔ لیکن سید کو غیر سید کی زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ یہ امر بھی ضروری ہے کہ
جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے وہ شیعہ اثنا عشری ہوں۔ اور اُن کو یہ مال دینا حرام کام میں
امداد نہ ہو۔ اور شراب خورد نہ ہوں۔ اور دینے والے پر اُن کا نان و نفقہ واجب نہ ہو۔ جیسے
مال باپ، اولاد، بیوی۔ اور مستحب ہے کہ ایک مستحق کو سونے چاندی کے پہلے نصاب سے کم
مقدار میں زکوٰۃ نہ دے بلکہ یہ احوط ہے۔ ہاں جتنی زکوٰۃ نکالنا ہے اگر وہ مقدار نہ کر لینی سونے

صہ ہیں اس کا اخراج محل تامل ہے اگرچہ فرائض اور مصارف زراعت نکالنے سے قبل جو نصاب ہو
اُس کا اعتبار احوط ہے (آقائے محسن حکیم) ۱۔ امام یا نائب امام کی طرف سے ۲۔

۳۔ کفار کرمین بلکہ اُن مسلمانوں کو دی جاسکتی ہے جن کے لیان ضعیف ہیں۔ اور زکوٰۃ دینا اُن کے ایمان کو
تقویت بخاتے (آقائے محسن حکیم) ۳۔ بشرطیکہ مصیبت میں صرف نہ کیا ہو۔ ۴۔ جن کا نتیجہ عام دینی
فائدہ ہیں ۵۔ بشرطیکہ سفر مصیبت نہ ہو ۶۔ سونے چاندی کے نصاب سے کم ہو یا نہ ہو بہر حال احوط درجہ
یہ ہے کہ جس قدر دے وہ عین مال یا قیمت کے لحاظ سے کم نہ ہو یعنی الماشہ، ترقی احتیاطاً تو بھرا کر
ایک درہم تقریباً ۱۹ ترقی کا ہوتا ہے۔

۱۔ ضعیف عام دینی

یا چاندی کے پہلے نصاب سے کم ہو تو پھر کم ہی دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دے کہ وہ غنی ہو جائے۔

مستحب زکوٰۃ

- (۱) چاروں نفلوں کے علاوہ ہر نفل میں جیسے چاول، چنا، جوار، ماش وغیرہ۔
- (۲) دوسرے مال تجارت میں نیز اس منافع میں جو دوکان، مکان، باغ وغیرہ مستقل جائداد سے حاصل ہوں اس کی زکوٰۃ کا بھی وہی حکم ہے جو سونے چاندی کی زکوٰۃ کا ہے۔
- (۳) ایسے مال میں جس پر تصرف کی قدرت نہ تھی۔
- (۴) اس مال میں جس کے متعلق مالک نے سال کے اندر زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اس کی صورت تبدیل کر دی ہو مثلاً روپیہ کے نوٹ کر لئے یا اس کا زیور بنوا لیا۔
- (۵) زیور میں جس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ مومنین کو عاریتاً دیا جائے۔

انیسواں باب بیان خمس ثواب خمس

خمس فروغ دین اور ضروریات دین میں سے ہے۔ پانچویں حصہ کا نام خمس ہے۔ جو محمد و آل محمد علیہم السلام کا حق ہے۔ چونکہ زکوٰۃ صدقہ اور لوگوں کی میل کیلی ہے اس لئے خداوند عالم نے ان مقدس حضرات کے لئے زکوٰۃ کو پسند نہ فرمایا بلکہ ان کے واسطے خاص خاص مالوں میں پانچواں حصہ مقرر کر دیا۔ پس جو شخص ان مالوں سے اس کا معمولی حصہ بھی روکے گا۔ وہ

لے لیکن بنا بر احوط اس قدر زیادہ بھی نہ ہو کہ اس کی سال بھر کی ضروریات سے زائد ہو۔ آتائے خمس مطلقاً۔

یقیناً اثر اہل بیت علیہم السلام کے حق کا غاصب قرار پائے گا۔ اور ظالم گردانا جائے گا یہ خدائے بزرگ و برتر کی بڑی رحمت ہے کہ اُس نے اولادِ رسولؐ اور ساداتِ عالی درجات کے لئے ایسا حق قرار دیا تاکہ وہ فاتر کشتی سے محفوظ رہیں۔ لیکن افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خمس دینے میں کوتاہی کرتے ہیں اور اولادِ رسولؐ کا بھوکا رہنا ان کو گوارا ہے۔

روایت میں ہے کہ بروز قیامت ایک منادی ندا دے گا کہ اے خلقِ خدا خاموش ہو جاؤ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس آواز کو سن کر سب خاموش ہو جائیں گے۔ اُس وقت رسولؐ ندا ارشاد فرمائیں گے کہ تم میں سے جن کسی نے مجھ پر احسان کیا ہو کھڑا ہو جائے تاکہ اُس احسان کا آج میں اُس شخص کو بدلہ دوں۔ لوگ عرض کریں گے یا رسول اللہؐ ہمارا آپ پر کیا احسان ہو سکتا ہے بلکہ خدا و رسولؐ کے ہم پر احسانات ہیں۔ اُس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ جس کسی نے میری اولاد کے ساتھ کوئی احسان کیا ہو۔ اُن میں سے کسی بے گھر سید کو جگہ دی ہو۔ بھوکے کو کھانا کھلایا ہو۔ ننگے کو کپڑے پہنائے ہوں۔ وہ کھڑا ہو جائے تاکہ میں اس کو اجر دوں۔ پس جن لوگوں نے ایسا کیا ہو گا وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ خداوندِ عالم کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہو گا کہ ان کی جزا تمہارے اختیار میں ہے۔ پس اُن حضرت ان لوگوں کو ایسے درجہ پر پہنچائیں گے جو آپ کے مکانوں میں سے ہو گا۔ لہذا جہاں تک ممکن ہو سادات کا احترام و اکرام لازم ہے۔ اور اُن کے اس حق کو ضائع نہ کرنا چاہیے۔

ایشائے خمس

سات چیزوں میں سے خمس نکالنا واجب ہے۔ اول لوٹ کا مال جو کافروں سے جہاد میں ہاتھ آئے۔ بشرطیکہ جنگِ امام کے اذن سے ہو۔ دوسرے مسجدِ نبیاتی یعنی وہ چیزیں جو کان سے نکالی جائیں۔ جیسے سونا، چاندی، یا قوت، فیروزہ، نیک وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ

لیکن وہ مال جو کھار جرنی سے چوری یا حیلہ سے لے وہ بنا براتر قوی ارباح کا سب کے حکم میں داخل ہے

(یعنی اس میں بھی خمس ہوگا) آقائے محسن حکیم۔

کوئی معدن اس کی ملک میں نکل آئے یا یہ کسی معدن سے ان چیزوں کو لائے لیکن اگر یہ معدنی چیزیں اس کے پاس خرید یا کسی دوسرے ذریعہ سے آئی ہوں تو ان میں خمس نہیں ہے۔ تیسرے خزانہ جو کہیں سے نکل آئے خواہ جواہر ہوں یا سونا چاندی۔ چوتھے جو چیزیں دریا اور سمندر سے غوطہ لگا کے نکالتے ہیں۔ جیسے مونگامتی وغیرہ۔ اور جو بغیر اس کے دریا وغیرہ سے حاصل ہو وہ منافع میں داخل ہوگا۔ پانچویں جو مالِ حلال مالِ حرام میں مل جائے اور اس کا امتیاز نہ ہو سکے۔ چھٹے وہ زمین جس کو کافر قبیح کسی مسلمان سے خریدے۔ البتہ اگر مسلمان کوئی زمین کافر ذمی کو ہب کر دے تو اس میں خمس نہ ہوگا۔ ساتویں تجارتِ صنعت اور جملہ قسم کے کاروبار سے جو منافع حاصل ہوں اور سالانہ آمدنی سے خرچ و خرک کر کے جو کچھ بچے گا وہ خوراک کی قسم سے ہر ماہ نقد وغیرہ۔

شرائط خمس

معدنیات و خزانہ میں شرط یہ ہے کہ ان کے حاصل کرنے میں جو مصارف ہوں۔ ان کو وضع کرنے کے بعد جو کچھ بچے اس کی قیمت سونے یا چاندی کی پہلی نصاب تک پہنچتی ہو۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تھوڑی مالیت ہو اس میں سے خمس نکالا جائے۔

غواصی یعنی غوطہ لگا کے جو چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ ان میں شرط یہ ہے کہ جو کچھ صرف ہوا ہے اس کو وضع کرنے کے بعد قیمت میں ایک شقال شرعی (۲۷ مثقالی) سونا یعنی ایک دینار کے برابر ہو جو حلال مالِ حرام کے ساتھ مخلوط ہو جائے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ حرام مال کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم نہ ہوں۔ پس خمس نکال دینے سے یہ مخلوط مال حلال ہو جائے گا اور اگر مالِ حرام کی مقدار اور اس کا مالک دونوں معلوم ہوں تو لازم ہے کہ مالک کو جتنا اس کا مال ہر

لے لیکن جو بغیر غوطہ لگائے حاصل ہوں اس میں خصوصی طور پر احوط یہ ہے کہ منافع کے شرائط کا لحاظ کئے بغیر صرف ضروری مصارف وضع کر کے خمس دے لے۔ اس میں بھی خمس کا واجب ہونا دلیل سے خالی نہیں ہے۔ ۱۲۔

تے سالانہ آمدنی کی بچت کوئی الگ چیز نہیں ہے لہذا اگر وہ منافع تجارت وغیرہ میں آتی ہوں تو خمس واجب ہوگا

ورنہ نہیں ۱۲۔ لے جائی کے نصاب کا لحاظ مرفق احتیاط ہے اگر یہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔ ۱۳۔

دے دے اور اگر مقدار معلوم ہو لیکن مالک کا علم نہ ہو تو جب مالک کا پتہ لگنے سے نا اسیدی ہو جائے تب واجب ہے کہ اس مال کو مالک کی طرف سے راہ خدا میں تصدق کرے۔ اور احوط ہے کہ اس میں حاکم شرع سے اجازت لے لے اور اگر مالک معلوم ہو لیکن مقدار معلوم نہ ہو تو جو مقدار یقینی ہو اس کا دے دینا کافی ہے۔

کدنی و منافع تجارت میں خمس واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ اپنے اور اپنے عیال کے سال بھر کا خرچ نکالنے کے بعد جو مقدار بچے خواہ تھوڑی ہی بچے اور خرچ میں ضروری ہے کہ سیانہ روی و اعتدال کا لحاظ کرے۔ پس اگر زیادہ خرچ کیا تو اس زیادتی کا ذمہ دار ہر گالیعی اس میں بھی خمس دینا ہوگا۔ اور کینہ و غلام سواری کے جانور بزمن کتابیں، کپڑے اور خیرات تحفہ و ہدیہ، شادی بایہ، مہمان داری اور سحاب ج و زیارات کے مصارف اور اسی طرح نذر و عہدہ و قسم اور کفارے میں جو خرچ ہو۔ اور اگر اس سال استطاعت ہو گئی ہو تو حج واجب میں جو کچھ صرف ہو۔ یہ تمام مصارف سال کے خرچ میں داخل ہوں گے۔ اور اگر کوئی شخص سال کا خرچ منافع تجارت وغیرہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے پورا کرے۔ مثلاً اسے کوئی میراث مل جائے تو اس صورت میں بہتر بلکہ احوط یہ ہے کہ سال کا خرچ ان منافع سے وضع نہ کرے بلکہ اس ارث وغیرہ سے نکالے اور پوری رقم کا خمس دے۔ اور منافع تجارت وغیرہ میں سال کی ابتدا اس

طے بشرطیکہ کوئی یقینی مقدار اس میں نکلتی ہو اور اگر مختلف چیزیں ہوں یا قیمتوں میں فرق ہو تو بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مالک سے صلح کر لی جائے اگرچہ حاکم شرع کی مداخلت ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور قیمتوں میں جو فرق ہو اس کا نصف نصف بانٹ لیا جائے ۱۲ لے ہر دو بدیہ میں بھی خمس ہے اور جو چیز یا جائے یا بذریعہ وصیت مل جائے شکار جو آپ آجائے جانور یا کینہ کے ہاں اگر بچہ ہو جائے ان سب پر خمس واجب ہے۔ اور عورت کو جو مہر ملتا ہے اس پر بھی خمس واجب ہے۔ آقائے عین حکیم۔

۱۲ نذر و عہدہ و قسم و کفارہ یہ چیزیں خواہ اس سال کی ہوں یا پہلے کی۔ بہر حال جس سال میں یہ مصارف ہوں گے اسی سال کے خرچ میں داخل ہوں گے اور یہی حکم حج واجب اور نقصانات وغیرہ کے مصارف کا بھی۔ ۱۲

۱۲ لیکن اقویٰ یہ ہے کہ ان منافع سے سال کا خرچ وضع کر کے خمس نکال سکتا ہے۔ آقائے بروجردی

وقت سے ہوگی جب سے نفع ملنا شروع ہو۔ اور خمس میں سال تمام ہونے سے یہ مطلب ہے کہ بارہ قمری مہینے پورے ہو جائیں۔ سال کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔ جس قدر بھی ہوگا اس میں سے خمس نکالا جائے گا۔ اور اگر سال بھر کا خرچ وضع کرنے کی غرض سے خمس نکالنے میں آخر سال تک تاخیر کرے تو جائز ہے۔ بخلاف اور چیزوں کے کہ ان میں فوراً خمس نکالنا واجب ہے اور تاخیر جائز نہیں ہے۔

مصروف خمس

خمس کے چھ قسم دھتے ہوتے ہیں۔ تین حصے امام کے۔ اور وہ اس زمانہ کے حضور صاحب العصر با حقین امام علی اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں۔ اور تین حصے سادات کے تیمیوں، مسکینوں اور پریشان حال مسافروں کے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مومن شیعہ اثنا عشری ہوں لیکن عادل سے ہونا شرط نہیں ہے۔ اور ماں باپ یا صرف باپ کی طرف سے سادات بنی ہاشم ہوں اور تیمم و مسکین سال بھر کا خرچ نہ رکھتے ہوں اور نہ کوئی ایسا پیشہ جانتے ہوں کہ جس سے خرچ چل سکے اور مسافر کے متعلق شرط یہ ہے کہ اس شہر میں محتاج ہو جہاں وہ خمس لے اگرچہ وہ اپنے شہر میں مالدار ہو اور مسافر کو ضرورت سے زیادہ دینا جائز نہیں ہے۔

غیر امام کا سہم سادات کو بلا اجازت مجتہد بھی دیا جاسکتا ہے لیکن سہم امام کا اختیار

لے مکاسب کے سال کی ابتدا اس وقت سے ہے جب سے کام کا آغاز کرے اور دوسری چیزوں میں اس وقت سے جب فائدہ حاصل کرنا شروع ہو آقائے محسن حکیم ۱۲ لے احوط دوجہی ایہ ہے کہ جو شخص علانیہ فتنہ زنجیر کرے اسے خمس نہ دیا جائے آقائے بردجودی لے صرف ماں کی طرف سے سید ہونا کافی نہیں آقائے محسن حکیم لے بنا بر احوط ان کو سال بھر کے خرچ سے زیادہ نہ دے۔ آقائے محسن حکیم۔

ص جب کوئی شخص کہے کہ میں سید ہوں تو اس کہنے پر اسے خمس نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ وہ عادل اس کی سیادت کی گواہی نہ دیں اور اگر کوئی شخص اپنے شہر میں سید معروف ہو۔ اور اس کے سید ہونے پر اطمینان حاصل ہو جائے تو اسے خمس دیا جاسکتا ہے ۱۲۔ آقائے محسن حکیم۔

مجتہد جامع الشرائط ہی کو ہے پس اگر سہم امام سادات کو بلا اجازت مجتہد دے دے تو احوط یہ ہے کہ سہم امام دوبارہ نکالے۔ اور اگر سہم امام مجتہد تک پہنچا یا یا پہنچانے کے وقت تک محفوظ رکھنا ممکن نہ ہو تو جائز ہے کہ اسے ایسے یقینی سے یقینی مصرف میں صرف کرنا چاہیے کہ جس میں رمضان کا پورے طور پر یقین ہو۔

بیان صدقات

حسب حال و گنجائش صدقہ دینا سنتِ موکدہ ہے۔ سبب صدقہ کو چھپا کر دینا افضل ہے لیکن صدقہ واجب میں مخفی نہ رکھنا افضل ہے۔ اور سوال سے پہلے کسی چیز کے دینے کی ابتداء کرنا سنت ہے اور ضروریات کے وقت زیادہ صدقہ دینا سنت ہے۔ ماہ رمضان میں اپنے رشتہ داروں پر خصوصاً یتیموں پر اور سنی ہاشم پر خاص کر علویوں پر تصدق کرنا سنت ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ محبوب ترین اشیاء کی خیرات کرے اور صدقہ کے لئے بہترین مال اختیار کرے۔ احتیاج و فقر کا اظہار کرنا مکروہ ہے۔ اور مجالس میں سوال کرنے میں کراہت شدید ہے۔ سائل کا رتہ کرنا مکروہ ہے۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینا حرام ہے مگر برکت ضرورت یا یہ کہ زکوٰۃ دینے والا بھی ہاشمی ہی ہو۔ اور سنی ہاشم پر سوائے زکوٰۃ کے دیگر واجب صدقے (جیسے نذر و کفارہ کے) حرام نہیں ہیں۔ اگرچہ نہ لینا احوط ہے لیکن سنتی صدقہ کا لینا دینا بے اشکال جائز ہے۔

— : : —

لے شکر مومنین کی ضروریات کا پورا کرنا اہل علم کی حاجتوں میں صرف کرنا اور ان لوگوں کو دینا جو اشاعت و ترویج دین کرتے ہیں۔ الاحقر نقوی۔

بیسواں باب

بیان حج

وجوب حج

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ کے لئے لوگوں پر خازن کعبہ کا حج کرنا واجب ہے۔ جو شخص اس کی طرت جانے کی قدرت رکھتا ہو۔ اور جو انکار کرے تو اللہ سب جہان سے غنی و بے نیاز ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ حج کرنا اعظم ارکان دین سے ہے۔ جس وقت حج واجب ہوتا ہے پھر اس میں تاخیر کرنا کناہ عظیم ہے۔ احادیث صحیحہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص پر حج واجب ہو گیا ہو۔ اور نبیر خدا اس کو ترک کرے یا اتنی دیر کرے کہ مر جائے تو یہودی یا نصرانی مرے گا۔ اور قیامت کے دن یہودی یا نصرانی ہی محشر ہوگا۔ حاجی خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اُس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سوار ہو کر حج کو جائے جتنے قدم اس کی سواری کا جائز اٹھائے گا۔ ہر ہر قدم پر خداوند عالم اس کے نامہ اعمال میں ستر ستر حسنات ثبت فرمائے گا اور جو شخص پیادہ پا جائے اور مناسک حج بجالائے۔ تو ہر قدم پر سات سو حسنات حرم خدا سے عطا فرمائے گا۔ راوی نے پوچھا یا رسول اللہ حسنات حرم سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر ستر حسنات حرم کا ایک لاکھ حصہ کے برابر ہے۔ جو حسنات حرم کے علاوہ ہوں۔ حدیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ایک شخص سے حج واجب فوت ہو گیا۔ اس نے جناب رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ اگر اُسے بجالاؤں تو اس کا اجر حج کے برابر ہو جائے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر گوہ اربعہ میں سے سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ تیرے پاس سونا ہو۔ اور تو وہ سب

راہِ خدا میں صرف کرے۔ تب بھی اس کا اجر حاجی کے اجر کے برابر نہیں ہوگا۔ جو مالدار آدمی حج واجب بجالا چکا ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ ایک سال کے بعد یا ہتر تیسرے چوتھے یا پانچویں سال حج مستحب بجالاتا رہے۔

شرائطِ واجب حج

حج جسے حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے، اصل شریعت کی دُور سے تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر مکلف ذمی استطاعت پر واجب ہے۔ استطاعت میں حسب ذیل شرطیں ہیں۔

(۱) زادِ راہ کا اپنی حیثیت کے مطابق پورا ہونا یا مالِ حلال ہے۔
 (۲) آمد و رفت کی مدت تک اہل و عیال واجب النفقہ کا اپنی حیثیت کے مطابق خراج سے مطمئن ہونا۔

(۳) واپسی کے بعد سلسلہٴ معیشت کا باقی رہنا ایسا نہ ہو کہ بالکل فقیر ہو جائے۔
 (۴) اگر بغیر رفیق کے سفر کرنے میں عذر ہو تو رفیق کا ہونا جس حیثیت سے ممکن ہو۔ اور کفایت کرے۔ خواہ خصوصیت سے اپنے ہمراہ لے یا کوئی رفیق سفر ساتھ ہو جائے۔ غرضیکہ جس طرح بھی بن پڑے۔ اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ محرم کے ساتھ ہو۔ پردہ کا لحاظ ہر حال میں عورت کو مقدم ہے خاص کر سفر میں۔

(۵) بالغ ہونا۔ نابالغ پر حج واجب نہیں۔
 (۶) عاقل و باہوش ہونا۔ لہذا مست و دیوانہ پر حج واجب نہیں۔
 (۷) آزاد ہونا۔ پس غلام پر حج واجب نہیں۔
 (۸) صحیح و سالم ہونا۔ یعنی زحمت سفر برداشت کرنے کی بدن میں صلاحیت ہونا۔
 (۹) راہ میں امن ہونا۔

پس جب یہ شرائط پوری ہوں تو وہ شخص مستطیع ہے۔ اور اس پر حج واجب ہے۔
 جس شخص پر حج واجب ہو چکا ہو۔ اور اس نے اتنی دیر کی کہ مر گیا تو اس کے وصل

مسئلہ

طرن سے حج بجالائے۔

اگر کوئی شخص مفروض ہے اور اس کے پاس صرف اتنا مال ہے کہ حج کر سکے۔

مسئلہ

اور اگر اس فرض کو ادا کرے تو حج نہ کر سکے گا تو اس صورت میں نہ مقدر

رکنے والے کے برابر ہوگا۔

(۱) مسلمان کی طرح کافر پر حج یا دیگر عبادات واجب ہیں لیکن بوجہ کفر صحیح نہیں ہیں۔

شرائط صحیح حج

(۲) حقوق الناس کا ادا کرنا۔ لہذا خمس و زکوٰۃ اگر واجب ہوں تو چاہیے کہ پہلے ادا کرے

اور اگر اُس کے مال میں حقوق الناس اور حقوق سادات و ہم امام ہوں اور اسی مال سے وہ جا کر احرام باندھے تو غضبی ہوگا۔ لہذا حج صحیح نہیں ہوگا اور اگر ایسا مال کہ جس میں حقوق الناس وغیرہ مخلوط ہوں خرچ کر کے سفر کرے تو گنہگار ہے۔

(۳) خود مجتہد ہو یا اتنا علم رکھتا ہو کہ عمل احتیاط پر کر سکے ورنہ متقلد ہو۔ اور مسائل ضروری کہ

جن کی حج میں ضرورت پڑتی ہے کہ اپنے مجتہد جامع الشرائط کے فتویٰ کے مطابق جانست ہو اگرچہ بغیر تقلید کے کوئی عبادت صحیح نہیں لیکن حج کے واسطے زیادہ تاکید ہے لہذا حج کے مسائل مجتہد حجتی اعلم کے فتویٰ کے مطابق سمجھے۔

(۴) نہایت ضروری ہے کہ قرأت درست ہو۔ حروف اپنے اپنے مخرج سے نکلتے

ہوں۔ اگر قرأت درست نہ ہو تو محنت و زحمت کر کے جہاں تک ممکن ہو درست کرے۔ اور راہ میں بھی جہاز پر یا منزل پر جہاں موقع ملے شش کرتا ہوا جائے پھر بھی اگر قرأت میں شک ہو۔ تو بحال احتیاط بلیات اربعہ خود بھی پڑھے اور اس کے لئے نائب بھی کرے اور نماز طواف خاص کر نماز طواف النساء کے لئے سب سے زیادہ احتیاط کرے۔ خود بھی پڑھے اور نائب بھی کرے

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج تمتع (۲) حج قرآن (۳) حج افراد۔ آخر کے دونوں

اقسام حج

حج یعنی قرآن و افراد صرف ان لوگوں کے واسطے ہیں جن کے گھر مکہ معظمہ یا

حدود حرم کے اندر ہوں۔ یعنی مکہ معظمہ کے چاروں طرف ۸ میل سے کم کے اندر واقع ہوں۔ اور

جن لوگوں کے گھر مکہ معظمہ سے ۸ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر ہوں ان کے لئے واجب۔

تمتع بجالاتیں۔ لہذا نابریں تمام پاکستانی یا ہندوستانی شیعہ بھائیوں پر صرف حج تمتع ہی واجب ہے۔
پس صرف اسی کے مسائل یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔
جاننا چاہیے کہ جسے حج تمتع کرنا ہو اسے اعمال حج بجالانے سے پہلے عمرہ تمتع کرنا ضروری
ہے۔ عمرہ تمتع حج تمتع پر مقدم ہے۔

افعال عمرہ تمتع

عمرہ تمتع کے افعال پانچ ہیں۔

۱) احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) دو رکعت نماز طواف بجالانا۔
۴) صفادروہ کے درمیان سعی کرنا (۵) تقصیر کرنا یعنی کچھ ناخن یا بال کٹوانا۔
جب ان سے فارغ ہو جائے گا تو جو چیزیں بہ سبب احرام اس پر حرام ہو گئی تھیں
حلال ہو جائیں گی۔ اور عمرہ تمتع تمام ہو جائے گا۔ اس کے بعد جب نویں تاریخ ذی الحجہ کے
قریب پہنچے تو حج تمتع کے اعمال بجالانا شروع کرے۔

اعمال حج تمتع

حج تمتع کے اعمال تیرہ ہیں۔

۱) احرام باندھنا یعنی حج تمتع کے واسطے مکہ سے احرام باندھے۔
۲) نویں تاریخ ذی الحجہ کو مقام عرفات میں پہنچنا جو مکہ سے چار فرسخ ہے۔ اور وہاں
وقوف کرنا۔

۳) عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنا۔ یعنی بعد مغرب روزِ عرفہ (دسویں ذی الحجہ)
کی شب کو عرفات سے چل کر مشعر الحرام میں آنا جو مکہ معظمہ سے قریباً دو فرسخ ہے۔ اور
وہاں دسویں ذی الحجہ کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک وقوف کرنا۔

۴) اسی عید قربان کے دن اور طلوع آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے کوچ کرنا۔ مقام
منیٰ میں پہنچنا اور جمرہ عقبہ پر سنگریزے مارنا۔

(۵) مقامِ منیٰ میں قربانی کرنا۔

(۶) مقامِ منیٰ میں سرسٹڈوانا یا سر کے بال یا ناخن کم کرنا۔

(۷) یہ اعمال بجالانے کے بعد منیٰ سے مکہ معظمہ کی طرف لوٹ آنا اور طوافِ زیارت کرنا۔

(۸) دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم میں بجالانا۔

(۹) پھر اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی بجالانا۔

(۱۰) پھر طوافِ نساء بجالانا۔

(۱۱) دو رکعت نماز طوافِ نساء پڑھنا۔

(۱۲) پھر گیارہویں تاریخ اور بارہویں تاریخ کی رات منیٰ میں بسر کرنا بلکہ بعض اشخاص کے

نزویک تیرہویں تاریخ کی رات بھی وہیں بسر کرنا۔

(۱۳) گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو رمی جمرات کرنا یعنی تینوں جمروں پر سنگریزے

مارنا بلکہ بعض اشخاص کے لئے تیرہویں تاریخ کو بھی سنگریزے مارنا ہے۔

جس شخص نے حالتِ احرام میں شکار یا بیوی سے اجتناب نہ کیا ہو تو اس پر

مسئلہ واجب ہے کہ تیرہویں شب بھی وہیں بسر کرے اور تیرہویں تاریخ تینوں

جمروں پر سنگریزے بھی مارے۔

اگر کوئی شخص جس پر حج واجب ہو چکا ہے۔ ابتدائاً احرام میں ان اعمال

مسئلہ سے جاہل نہ ہو لیکن ارادہ یہ کرے کہ حج واجب جو اس کے ذمہ ہے۔ اُسے

ادا کرتا ہوں تو عمل میں مشغول ہونے کے بعد جو برس سالہ مناسک حج کے بیان میں اس کے

پاس ہے یا کسی معکم کا قول جو مجتہد مرجع تقلید کی رائے کے مطابق ہو۔ اگر اس کے بعد جب

عمل کرے گا تو اس کا عمل انشاء اللہ صحیح ہوگا۔

بیانِ مواقیت

احرام اس وقت صحیح ہوگا جب کہ ان مقامات میں جن کو شرعی اصطلاح میں "مقیات" کہا جاتا ہے۔

احرام باندھا جائے اور یہ "مقیات" مکہ کو جانے والے اور عبور کر نیوالے

مکلف لوگوں کے لئے جو ہر طرف سے آتے ہیں۔ مختلف ہیں۔

جسے ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو مدینہ کی طرف سے مکہ آتے ہیں۔ اور ضرورت کے وقت

۱۔ میقات مسجد شجرہ

اس شخص کے لئے جو مدینہ کی راہ سے مکہ جاتا ہے۔ اتنی تاخیر جائز ہے کہ اپنا احرام جحفہ میں باندھے۔

ان لوگوں کے لئے ہے جو عراق اور نجد کے راستہ سے مکہ جاتے ہیں۔ اس کے حصہ اول کو مسلح درمیانی حصہ

۲۔ میقات وادی عقیق

کو غمرہ اور آخری حصہ کو "ذات عرق" کہتے ہیں۔ اگر بطریقین معلوم ہو جائے تو اول احرام مسلح سے ہے۔ لیکن تاخیر احوط ہے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ وادی عقیق میں پہنچ گیا ہے اور احوط یہ ہے کہ احرام باندھنے میں "ذات عرق" تک دیر نہ کریں۔

ان لوگوں کے لئے ہے

۳۔ میقات قرآن المنازل

جو طائف سے مکہ جاتے ہیں۔

جو ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہے جو مین کے راستہ سے مکہ آئیں۔

۴۔ میقات یلم

جو شام کے راستہ جانے والے لوگوں کے لئے ہے۔

۵۔ میقات جحفہ

بنا بر احوط اقوی میقات کا علم حاصل کرنا لازمی ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو بعید نہیں ہے کہ ظن کفئی ہو جائے جو اہل خبر و معرفت لوگوں سے حاصل

مسئلہ

ہو کہ جس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔

جن لوگوں کے گھر ان میقاتوں سے مکہ سے نزدیک تر ہیں اس صورت میں ان کا گھر ہی میقات ہے یعنی اپنے گھروں ہی میں احرام باندھ لیں۔

مسئلہ

احرام میں حدیث اصغر اور حدیث اکبر سے محرم کا طہر ہونا شرط نہیں ہے اور جنب و محائض و نساء کا احرام باندھنا بھی جائز ہے بلکہ محائض و نساء

مسئلہ

کے لئے غسل احرام مستحب ہے۔

واجباتِ احرام

احرام کے واجبات تین ہیں۔

اول نیت یعنی قصد کرے کہ میں عمرہ تمتع حجۃ الاسلام کا احرام باندھتا ہوں۔ اطاعت فرمانِ خداوندی کے لئے اپنا احرام باندھنے کے یہ معنی ہیں کہ اپنے اوپر ان امور کو ترک کرنا ضروری قرار دے دیکر جن کا ذکر کیا جائے گا اس خیال سے کہ وہ عمرہ معہودہ اور حج معہودہ کے افعال مقررہ شریعت بجالانے کے لئے عازم نکتہ ہے۔ دوسرے چار تلبیہ کا کہنا اور اس کی صورت یہ ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ (اور اس پر بنا براہ و طریقیہ صاف ذکر ہے)
 اَنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔

ان فقرات کا صحیح پڑھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ تکبیرۃ الاحرام کا صحیح کہنا اور سورۃ حمد اور دوسرے سورہ کا صحیح ادا کرنا واجب ہیں۔ اگر کسی کو تلبیہ نہیں آتا تو اسے سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے یا کوئی شخص اسے تلقین کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جس طرح ہو سکے خود بھی ان فقرات کو ادا کرے۔ اور کسی دوسرے کو کہنے میں نائب بھی مقرر کرے۔ اور جو شخص گونگا ہو وہ انگلی سے اشارہ کرے اور اپنی زبان کو بھی حرکت دے۔

تیسرے نیت اور تلبیہ سے واجب ہے کہ احرام کے لئے صرف دو کپڑے ایک کو لنگ قرار دے جو ناف سے زانو تک کو ڈھانپ لے اور دوسرے کو اپنے کندھے پر شل چادر کے ڈال لے جو دو شانوں کو چھپا لے۔ اور احوط یہ ہے کہ دو جامہ احرام پہننے کے وقت یہ نیت کرے کہ میں ان دو جاموں کو برائے احرام عمرہ (یا حج) فرمانبرداری امرِ خدا کے لئے پہنتا ہوں۔ اور اس نیت کے بعد احرام عمرہ اور تلبیہ بجالائے۔

ان دو جاموں میں ہی محرم کی نماز جائزہ صحیح ہوگی۔ پس رٹھی کپڑا یا ایسا لباس جو غیر ماکول اللحم سے بنا ہو یا کسی ایسی نجاست سے جنس ہو جو معفو نہیں ہے

مسئلہ

نیز وہ لنگ بھی جو بشرہ مجسم کو نمایاں کرتا ہو۔ احرام کے لئے کفایت نہیں کرتا اور وحش پر

ڈالنے والے جاہل ہیں بھی یہ احتیاط ہوگی۔ جب کوئی شخص احرام باندھ چکے اور اس کے بعد اس کا لباس نجس ہو جائے تو بنا براحتیاط واجب اسے پاک کرے یا کوئی دوسرا پاک کپڑا تبدیل کر لے۔ بلکہ بنا براحتیاط اگر اس کا بدن بھی نجس ہو جائے تو بدن فورا پاک کر لے اور بعض علماء کا قول ہے کہ عورت بھی حالت احرام میں خالص ریشمی لباس نہ پہنے اور یہ قول قوت سے خالی نہیں ہے بلکہ بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ احتیاط ہے کہ عورت احرام کی تمام حالتوں میں حریر خالص نہ پہنے۔ اور یہ بھی احتیاط ہے کہ یہ لباس چرمی اور مالیدہ مثل نمندے کے نہ ہو اور نہ سلاہرا چور۔

محرمات احرام

اور

ان کا کفارہ

وہ چیزیں جن کا محرم کے لئے استعمال احرام اور اپنے نفس پر ترک کرنا واجب ہے۔ چوبیس ہیں۔

(۱) شکار صحرائی وحشی جانوروں کا محرم پر حرام ہے اور محرم کا شکاری کی شکار میں اعانت کرنا یا نشان دہی کرنا اگرچہ اشارہ سے ہی ہو۔ اور اسے ہاتھ سے پکڑنا اور شکار کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔ اگرچہ غیر محرم شخص نے شکار مارا ہو۔ نیز ایسے شکار کو ذبح کرنا بھی حرام ہے جو دوسروں نے شکار کیا ہو۔ البتہ ان جانوروں کو جو موزی ہوں۔ اور جن سے اذیت کا خوف ہو۔ بحالت احرام مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دریائی جانوروں کے شکار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح حیوانات اہل بیٹھے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ۔ پس ان کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت کھانا محرم کے لئے جائز ہے۔ اگر محرم شکار کو ذبح کرے خواہ حرم میں ہو یا غیر حرم میں ہو یا غیر محرم شکار کو حرم میں ذبح کرے تو مشہور بین العلماء یہ ہے کہ وہ مردار ہے اور مردار کے تمام

احکام اس پر مرتب ہوں گے۔ جب کہ محرم شکار کو مارے تو اس پر کفارہ واجب ہے اور شکار کے کفارہ میں احکام و مسائل بہت زیادہ ہیں اور یہاں اس کے بیان کی گنجائش نہیں۔

(۲) اپنی عورت سے جماع کرنا یا بوسہ لینا یا خوش طبعی کرنا یا نگاہ شہوت سے دیکھنا بنا بر احوط۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بحالت احرام عمدًا (رنکہ از راہ نیان و نادانی) جماع کرے عورت سے یا رالیا فَا بِاللہ کسی مرد سے خواہ فرج میں ہو یا دُب میں۔ پس اگر عمرہ مفردہ میں سہی سے قبل یہ فعل واقع ہوا ہے تو اس کا عمرہ فاسد ہوگا۔ اُسے چاہیے کہ بنا بر احوط اسے تمام کرے۔ اور لازم ہے کہ دوسرا عمرہ بجلائے۔ اور ایک اونٹ کفارہ میں دے۔ اور اگر سہی کے بعد اور تقصیر سے پہلے یہ فعل کیا ہو تو بنا بر قول بعض علماء ایک اونٹ کا کفارہ لازم ہوگا۔ اور احرام حج کی حالت میں خواہ حج تمتع ہو یا افسار یا قرآن۔ پس اگر مشعر الحرام میں وقوف کے بعد سرزد ہوا ہو تو فقط ایک اونٹ کفارہ اس پر لازم ہوگا۔ اور وقوف اور مشعر الحرام سے قبل کی صورت میں ایک اونٹ کفارہ واجب اور اس کا حج بھی فاسد ہوگا لیکن اُسے چاہیے کہ اُسے تمام کرے اور اگلے سال حج کی قضا بھی بجلائے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص شہوت کی نظر سے کسی عورت کو بوسہ دے تو ایک اونٹ کفارہ لازم ہوگا اور اگر از روئے شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند کفارہ ہوگا۔ اگر چہ بعض علماء کے نزدیک ایک اونٹ کفارہ ہے۔ اور یہ احوط ہے بلکہ یہ قول خالی از قوت نہیں ہے۔

مسئلہ اگر کسی عورت کی طرف عمدًا شہوت کی نظر کرے اور انزال ہو جائے تو بنا بر احوط وہ کفارہ میں ایک اونٹ دے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایک گائے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو پھر ایک گوسفند دینا اس پر لازم ہوگا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنی بیوی پر نظر ڈالے اور انزال ہو جائے تو اگر یہ

شہوت کی نظر تھی تو کفارہ ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر شہوت سے نہیں ترکوئی کفارہ نہیں۔

(۱۳) حرام ہے کسی عورت سے اپنا عقد کرنا یا اپنے سے غیر کا عقد پڑھنا۔ خواہ وہ غیر محرم ہو یا حالت احرام میں ہو۔ اور اسی طرح عقد کا گواہ بننا یا بنا بر احوط کوئی کسی گواہی دینا اگرچہ احرام باندھنے سے پہلے وہ گواہ مقرر ہو چکا ہو۔ اور احوط یہ ہے کہ عورت سے خاستگاری عقد نہ کرے لیکن اس عورت کی طرف رجوع کرنے میں جس کو طلاق رجعی دے چکا ہو کوئی عیب نہیں۔

اگر کوئی شخص ایسے انسان کا عقد پڑھے جو احرام باندھے ہوئے ہو اور عقدہ **مسئلہ** ہو جانے کے بعد محرم اپنی بیوی سے جماعت بھی کرے پس ان دونوں جماعت کرنے والا محرم اور اس کا نکاح پڑھنے والا پر ایک ایک اونٹ کفارہ واجب ہو جائے گا اور اگر دخول نہ کیا ہو تو کسی پر بھی کفارہ نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح کفارہ لازم ہے اگرچہ اس کو علم ہو کہ اس کا شوہر محرم ہے۔

(۱۴) استمناء یعنی اپنے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے اپنی منی کا خارج کرنا خواہ تصور سے یا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعیلوں سے یا بیوی کے سوا کسی اور سے منی خارج کر کے مشت زنی سے منی خارج کرنے کے فعل کو بعض علماء نے مثل جماعت مفید **مسئلہ** حج گردانا ہے۔ اور بعض کے نزدیک تنہا کفارہ واجب ہے جو ایک اونٹ ہوگا۔

(۱۵) خوشبوؤں کا استعمال مثل مشک کا فورد زعفران و عود و عنبر کے۔ ان کا سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا یا ایسا لباس پہننا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو اور اثر کر گئی ہو۔ اور اگر کسی (احرام باندھے ہوئے) کو خوشبو میں بسی ہوئی خوراک کھانے یا لباس پہننے کی احتیاج ہو جائے تو اپنے ناک کو بند کر کے رکھے۔ اور احوط بلکہ واجب ہے کہ خوشبو دار پھولوں کا استعمال نہ کرے اور خوشبو والے میوہ جات مثل سیب وغیرہ کو سونگھنے سے پرہیز کرنے میں انتہائی احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ

بنا بر مشہور خلوق کعبہ ایک خوشبودار بوٹی کعبہ میں ہوتی ہے جس سے خانہ کعبہ کو معطر کرتے ہیں، خوشبو کے حکم سے متشبیٰ ہے۔ اور بصورت شبہ اس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا احوط ہے۔ اور بازار عطاراں سے جو صفا و مردہ کے مابین واقع ہے۔ گزرتے وقت خوشبو کا دماغ میں پہنچنا بھی خوشبو کے حکم سے خارج ہے۔ اور بنا بر احوط اس سے بھی اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ خوشبو کے استعمال کا کفارہ بنا بر مشہور ایک گوسفند ہے۔ اور بدبو سے بچانے کے لئے اپنی ناک کو بند کرنا محرم کے لئے بنا بر احوط بلکہ اقویٰ کی بنا پر حرام ہے لیکن اگر اس سے بچنے کے لئے تیز مچلا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔

(۶) سلے ہوئے یا سلے ہوئے سے مشابہ کپڑے کا پہننا اعرام والے شخص پر حرام ہے مثلاً غدہ کا لحاف، بالا پوش، کلچو دکلاہ وغیرہ اور بنا بر احوط کسی چھوٹی سی سلی ہوئی چیز سے بھی اجتناب کیا جائے۔ یہاں تک کہ بمیانی بھی جس میں روپے رکھتے ہیں۔ اور جسے کمر میں باندھتے ہیں۔ اگرچہ بمیانی کے باندھنے کا جواز اقویٰ ہے۔ جو چیز کہ مجبوری و ضرورت کی وجہ سے یا قنق کو روکنے کے لئے باندھی جائے۔ جائز ہے اس صورت میں احتیاطاً فدیہ دے دیا جائے۔ اگر کسی سلی ہوئی چیز کے پہننے کی حاجت ہو تو اس پر ایک گوسفند کفارہ لازم ہے اور بنا بر احوط لباس اعرام خصوصاً روا میں جو مردش پر ڈالتے ہیں گرہ لگانا اور تکمر (ٹپن وغیرہ) بنانا جائز نہیں۔ اور اس لباس کو لکڑی یا سونے وغیرہ سے بھی پیوند نہ کرے۔

بنا بر مشہور سلے ہوئے کپڑے صرف مردوں کے لئے پہننا حرام ہے۔ پس

مسئلہ

عورتوں کے لئے بحالت اعرام سلاہو لباس جائز ہے لیکن دستی دستاں جو عورتیں عرب میں ہاتھوں کو سردی سے بچانے کے لئے سیتی اور پہنتی ہیں، اس سے بچنا احوط بلکہ اقویٰ ہے۔

(۷) سیاہ سر لگانا کہ جس سے زینت ہو۔ اگرچہ بنا بر احوط قصد زینت بھی نہ ہو۔ اور بنا بر احتیاط واجب مطلق سر برد سے جس میں قصد زینت ہو۔ اجتناب کیا جائے خصوصاً اگر وہ خوشبودار ہو۔

(۸) آمینہ کا پکھنا حرام ہے لیکن پانی میں نظر کرنا بنا براتقیٰ جائز ہے اور عینک کا لگانا بھی جائز ہے اگر موجب زریب و زینت نہ ہو۔

(۹) مؤذہ اور جو تا اور جراب اور پردہ چیز جو پشت پاکو تماً ڈھانپ لے۔ احرام والے انسان پر حرام ہے اور حسب تصریح بعض علماء کچھ حصہ کو ڈھانپنا مثل کل کا ڈھانپنا ہے (لہذا اس چیز کو بھی نہ پہننے جو پاؤں کے اوپر والے کچھ حصہ کو ڈھانپ لے) لیکن چسپلی وغیرہ کے تسمے پہننے میں بنا بر احوط کوئی حرج نہیں۔ اور اگر جو تا پہننے کی احتیاج ہو تو اس کے اوپر والے حصہ کو شکافہ کر دینا احوط ہے۔

(۱۰) فسق۔ جس سے مراد جھوٹ بولنا، گالی دینا اور دوسروں پر اپنی فضیلت و مغایرت کا اظہار کرنا اور اس کی حرمت میں کوئی شبہ نہیں۔

(۱۱) جدال۔ جس سے مراد لاؤ اللہ یا بلی و اللہ کہنا ہے اور اس کا الحاق بنا بر احوط مطلق قسم سے ہے۔ البتہ بوقت ضرورت اثباتِ حق یا نفیِ باطل کے لئے قسم کھانا جائز ہے۔

اگر جدال صدق پر مبنی ہو یعنی سچی قسم کھائے پس اس میں پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار کرے۔ اور تیسری مرتبہ کے لئے ایک گوسفند کفارہ میں دے اور اگر جدال جھوٹا ہے تو بنا بر مشہور پہلی مرتبہ ایک گوسفند دوسری مرتبہ بنا بر احوط ایک گائے اور تیسری مرتبہ بنا بر اتقیٰ ایک گائے کفارہ ہوگا لیکن چھٹی قسم کی تمام صورتوں میں افضل و احوط کفارہ اونٹ ہے۔

(۱۲) ان جانوروں کا مارنا جو بدن میں رہتے ہیں جیسے جوئیں یا کھٹمل یا لتو وغیرہ بلکہ ان کو بدن اور کپڑوں سے نکال کر ایسی جگہ ڈال دینا بھی جہاں وہ غیر محفوظ رہیں۔ بنا بر احتیاط حرام ہے۔

(۱۳) بغرض زینت انکو کھٹی پہننا حرام ہے لیکن استنجاب کی نیت سے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حسب تصریح بعض علماء بحالت احرام بقصد زینت مہندی استعمال کرنا حرام ہے بلکہ احرام باندھنے سے پہلے بھی اثر زمانہ احرام تک رہے مہندی لگانا

حرام ہے اور بنا براہوط اسے استعمال نہ کیا جائے اگرچہ زیب و زینت کا قصد نہ بھی ہو۔
(۱۴) زینت کی غرض سے عورتوں کا زیور پہننا حرام ہے۔ لیکن ان زیوروں کو بجالت
احرام رکھنے میں جو وہ عادتاً پہنتے رہتی ہیں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان کو قصداً اپنے شوہر اور
دوسرے مردوں کے سامنے جو بنا براہوط اس کے محرم ہوں نمایاں و ظاہر نہ کریں لیکن
اقویٰ جواز ہے۔

(۱۵) بدن پر تیل ملنا حرام ہے اگرچہ وہ بنا براہوط بلکہ علی الاقویٰ خوشبو دار نہ ہو۔ مگر
بجبت ضرورت جائز ہے۔ اور اسی طرح احرام سے پہلے تیل ملنا حرام ہے اگر وہ خوشبو دار
ہو اور اس کی خوشبو کا اثر احرام کے وقت باقی رہے۔

(۱۶) اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ وہ غیر محرم ہو یا محرم۔ بالوں کو جدا کرنا حرام
ہے۔ اگرچہ ایک بال ہو۔ البتہ بوقت ضرورت جائز ہے مثلاً جوڑوں کی زیادتی، سر میں درد
یا آنکھوں میں بال پڑ جانا جو موجب اذیت ہو۔ اور اسی طرح وضو ہے بلکہ غسل کے وقت
اگر بال بغیر اکھاڑنے کے گر پڑیں تو کوئی حرج نہیں۔

جب سر پر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرے اور اس سے ایک یا دو یا زیادہ بال گر
پڑیں تو بنا براہوط ایک مٹھی بھر جو یا گندم وغیرہ صدقہ دے۔
جب کوئی شخص اپنے سر کو مونڈے۔ اگر بوجہ ضرورت ہو۔ اس کا کفارہ ایک
گوسفند دے خصوصاً اس صورت میں جب کہ بغیر ضرورت کے ہو۔ لیکن
اس فرض میں احتیاط لازم نہیں۔

جب کوئی شخص اپنی دونوں بغلوں کے بال مونڈے تو کفارہ ایک گوسفند
ہے اور اسی طرح ایک بغل کے بال مونڈنے کا کفارہ بنا براہوط ایک گوسفند
ہے اور تین مسکینوں کو کھانا کھلانا اقویٰ ہے۔

(۱۷) مرد کو اپنا سر ڈھانپنا حرام ہے یہاں تک کہ مٹی اور مہندی بھی نہ لگائے اور کوئی
چیز بھی سر پر نہ لگائے بلکہ ہاتھ وغیرہ سے بھی سر کو نہ چھپانا احوط و ادلی ہے اگرچہ اظہر جواز
ہے۔ اور کان میں بال احتیاطاً سر کے حصہ میں محسوب ہیں۔ اور سر کا کچھ حصہ بھی سر کے حکم

میں داخل ہے سوائے اس کے کہ جس کی استثناء کی گئی ہو مثلاً مشکِ آب کا تسمہ جو سر پر رکھا جاتا ہے یا رومال جو درد سر کی وجہ سے سر پر باندھتے ہیں۔ لیکن مردوں کے لئے منہ کو ڈھانپنا جائز ہے (بنا برائے شہر و انظر) اور کوئی شخص بجالالتِ احرام سر کو پانی یا کسی جاری پانی میں نہیں ڈبو سکتا (یعنی غسل ارتناسی جائز نہیں)۔

مسئلہ | سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے اور کوئی مرتبہ ڈھانپنے میں بنا بر احوط ہر مرتبہ ایک گوسفند کفارہ دے خصوصاً جب کہ کوئی عذر نہ ہو۔ اور خصوصاً جب کہ مسترد دفعہ ہو۔

(۱۸) عورت کو اپنا چہرہ نقاب وغیرہ سے چھپانا حرام ہے۔ اور اسی طرح منہ کا کچھ حصہ بھی۔ لیکن نماز کے واسطے چہرے کے اطراف سے پیشانی کا کچھ حصہ سر کا پردہ مکمل کرتے کے لئے اگر چھپ جائے تو کوئی حرج نہیں مگر نماز کے بعد فوراً ہی کھول دے۔ جائز ہے کہ عورت نا حرم سے منہ چھپانے کے لئے ناگ کے مخازات تک

مسئلہ | بلکہ ٹھوڑھی تک چادر وغیرہ سے گھونگھٹ کھینچ لے۔ اور احوط یہ ہے کہ ہاتھ یا لکڑی سے اس چادر کو اپنے منہ سے جدا رکھے کہ وہ اس کی نقاب نہ بن جائے۔ اگرچہ انظر جواز ہے۔

(۱۹) بجالالتِ احرام مرد کو منزلیں طے کرنے میں سر پر سایہ کرنا حرام ہے مثلاً ہودج اور چھت والی موٹر وغیرہ میں بیٹھنا یا بنا بر احوط چھتری وغیرہ اوپر لگانا خواہ سوار ہو یا پیادہ اور یہ بھی احوط ہے کہ جامہ چھتری اور اس قسم کی کوئی شے سایہ کے طور پر نہ ہو۔ اگرچہ اس کا سایہ سر کے اوپر نہ آتا ہو لیکن منزل پر پہنچ کر سایہ کر سکتا ہے اگرچہ اپنے کاموں کے لئے چلتا پھرتا رہے اور نہ بیٹھے لیکن احوط ہے کہ جب کہیں منزل کے ہوئے ہو تو اسے جبکہ کاموں کے لئے آنا جانا پڑے تو اس حالت میں بھی اپنے اوپر چھتری وغیرہ نہ لگائے لیکن منزل کرتے وقت کرے وغیرہ میں جانے میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ اور اسی طرح بوقتِ ضرورت شدتِ سرما یا گرمی یا بارش سے بچاؤ کے لئے سر پر سایہ کرنا جائز ہے لیکن پھر بھی کفارہ دے مگر عورت اور بچوں کو سر پر سایہ کرنا جائز ہے اور کوئی کفارہ نہیں

مسئلہ

سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند ہے۔ اور جب کہ کئی دفعہ سایہ کیا جائے تو بقول بعض علماء ہر روز ایک گوسفند کفارہ میں دے لیکن بعید نہیں کہ بحالت احرام عمرہ سایہ کرنے کا کفارہ ایک گوسفند کافی ہو جائے اور حج کا احرام میں بھی ایک گوسفند کفایت کرے۔ اگرچہ متعدد مرتبہ سایہ کے نیچے چلا آیا ہو۔

(۲۰) اپنے بدن سے خون نکالنا حرام ہے۔ غیر کہ بدن سے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ بدن کھانے سے یا مسواک کرنے سے ہو جب کہ اسے علم ہو کہ ان چیزوں کی وجہ سے نخل آئے گا مگر بوقت ضرورت جائز ہے اور بحالت اختیار اس کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک ایک نفر مسکین کو کھانا کھلانا فدیہ ہے۔

(۲۱) ناخن اتارنا اگرچہ تھوڑی سی مقدار کیوں نہ ہو۔ بحالت احرام حرام ہے۔ البتہ ناخن کا کچھ حصہ گر گیا ہو۔ اور باقی ماندہ حصہ موجب تکلیف و اذیت ہو تو اس کو اتارنے میں کوئی حرج نہیں لیکن پھر بھی کفارہ دے۔

ایک پورے ناخن کے اتارنے کا فدیہ ایک مد طعام بنا بر احوط ہے اور اگر ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ تمام ہاتھ پاؤں کے ناخن اتار ڈالے تو اس کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہوگا۔ اور اگر ایک جگہ ہاتھوں کے ناخن اور کسی دوسری جگہ پاؤں کے ناخن اتارے تو پھر دو گوسفند کفارہ لازم ہوں گے۔

مسئلہ

(۲۲) دانتوں کا اکھاڑنا حرام ہے۔ اگرچہ خون نہ نکلے اور اس کا کفارہ بنا بر احوط ایک گوسفند ہے۔

(۲۳) حدود حرم میں کی گھاس اور درخت کا اکھاڑنا حرام ہے البتہ اس درخت یا گھاس کے کاٹنے میں جو احرام والے شخص کی ملکیت میں ہوں یا خود اس نے کاشت کئے ہوئے ہوں یا اس درخت یا گھاس کے اکھاڑنے میں جو اس کے گھر میں آگے ہوں۔ بعد اس کے کہ وہ اس کا گھر ہو گیا ہو کوئی حرج نہیں ہے اور اس حکم میں اذخرا جو ایک مشہور و معروف گھاس ہے، اور میوہ دار درخت اور غرمول کے درخت داخل

نہیں ہیں۔

اگر کسی درخت کو کاٹ دے تو بڑے درخت کا کفارہ ایک گائے اور
چھوٹے درخت کا کفارہ ایک گوسفند ہوگا۔ اور اگر درخت کا کچھ حصہ کاٹے

مسئلہ

تو اس کی قیمت صدقہ دے۔ اور گھاس اکھاڑنے کا کفارہ سوائے استغفار کے کچھ نہیں ہے
اگر احرام باندھے ہوئے شخص اونٹ کو چھوڑ دے کہ وہ گھاس کھائے تو کوئی

مسئلہ

صرح نہیں لیکن خود اس کے لئے گھاس نہیں کاٹ سکتا یہ حکم ان کے لئے
ہے جو حالت احرام میں بھی نہ ہوں۔ اور جب انسان عام عبادت کے ماتحت راستہ چل
رہا ہے۔ اور اس کے چلنے سے حرم کا کچھ کچھ گھاس اکھڑتا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۴) ہتھیار باندھنا حرام ہے۔ مثلاً تلوار، نیزہ اور وہ آلات جسے براق و آلات جنگ
کہتے ہیں مگر بوقت ضرورت جائز ہے۔ اور بنا براہِ عوط ان آلات کو بھی ساتھ نہ رکھے۔
اگرچہ اس نے ان کو باندھ بھی رکھا ہو جب کہ وہ ظاہر و نمایاں ہوں۔

واجبات طواف

عمرہ تمتع میں سکھت پر کہ معتقل میں داخل ہونے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب
ہے اور طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے۔ پس اگر کوئی شخص عمدتاً اسے ترک کرے۔ اور
اس کے بجالانے میں اتنی تاخیر کرے کہ وہ بروز عرفہ عرفات میں وقوف نہ کر سکے تو اس کا
عمرہ باطل ہے۔ خواہ اس مسئلہ کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو۔ پس اس صدمت میں اس کا حج حج
افراد میں بدل جائے گا۔ اور بنا براہِ عوط و اقویٰ اسے آئندہ سال حج تمتع بجالانا چاہیے۔

اگر سہواً طواف ترک ہو گیا ہو تو جس وقت ہو سکے طواف بجالانا واجب ہے
اور اگر وہ اپنے وطن پہنچ چکا ہو یا اگر راستہ میں ہو اور واپس لوٹنا مشکل ہو
تو پھر طواف کسی نائب سے کرائے۔ اور اگر کسی کر چکا تھا تو بنا براہِ احتیاط سعی کو پھر سے بجا
لائے مگر جب کہ عمرہ کا اعادہ ذی الحجہ کے بعد ہو تو اس صدمت میں بنا براہِ اقویٰ اعادہ سعی
لازم نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی مریض ہو اور خود طواف نہ کر کے تو اسے اس طرح طواف کرایا جائے کہ اس کے پاؤں زمین پر لگتے رہیں اور اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو اسے کندھے پر اٹھا کر طواف کرائیں۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کے واسطے طواف کے لیے نائب مقرر کرے۔

شرائط

جاننا چاہیے کہ واجبات طواف بارہ امر ہیں جن میں سے پانچ شرط خارج اور سات واجب داخل ہیں۔

شرط اول باطہارت ہونا۔ پس محدث کے لئے طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر آرزوئے عفت طواف کرے تو طواف باطل ہے اور اگر اٹھائے طواف میں اسے حدت ہو جائے تو اس کا حکم واجبات داخل کے ذیل میں بیان ہوگا۔

مسئلہ اگر با وضو ہوتے ہوئے شک ہو جائے کہ آیا اسے حدت ہو گیا ہے یا نہ۔ تو اپنے آپ کو باطہارت سمجھے وضو لازم نہیں۔ اور اگر غیر حالت حدت میں شک ہو جائے کہ آیا وہ با وضو ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری ہے۔ اور اسی طرح سے اگر طواف کے شروع و آخر میں شک ہو تو بھی وضو ضروری ہے۔ اور اگر طواف تمام ہونے کے بعد اخیر کی دو شکایات میں سے کوئی شک عارض ہو تو طواف کو صحیح سمجھے اور بعد کے اعمال کے لئے وضو کرے۔

مسئلہ اگر پانی برائے وضو یا برائے تیمم کوئی شے موجود نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ کسی شخص کو درجنب و حائض و نساء نہ ہونا نائب مقرر کرے اور خود بھی طواف بجا لائے لیکن جنب و حائض و نساء کو چاہیے کہ وہ برائے طواف نائب مقرر کریں۔ اور باقی اعمال خود بجا لائیں۔

شرط دوم بدن اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا خواہ اس قدر نجاست ہی ہو۔ جو نماز میں معاف ہے مثلاً خون جو درہم لغبی سے کم ہو۔ اور دمل وغیرہ کا خون بنا برا عوط اور اگر زخم وغیرہ کے خون سے اجتناب مشکل ہو تو اس حالت میں اتوی جواز طواف ہے۔ بلکہ اس لباس نجس میں بھی طواف کا جائز ہونا بعید نہیں جو بصورت تنہائی

نماز میں ساتر عورت نہ ہو۔

اگر طواف کر چکنے کے بعد نجاست کا علم ہوا ہو تو طواف بنا بر اظہر صحیح ہے
مسئلہ اور اگر اثنائے طواف میں لباس یا بدن کے نجس ہونے کا علم ہو جائے۔ تو

اگر طواف کو چھوڑے بغیر ان کا پاک کرنا ممکن ہو تو نجاست کو دُور کرے اور طواف مکمل کرے اور اگر بحالت طواف پاک کرنا ممکن نہ ہو تو چوتھے چکر نشو و نما تک نہ پہنچا ہو تو تمام راستینان کو جمع کرنا احوط ہے (یعنی یہ طواف ختم کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے اور اگر چوتھے چکر تک پہنچ گیا ہو تو اُسے پورا کرے۔ اس کا طواف صحیح ہے اور حج کرنے کی صورت میں دو رکعت نماز طواف بجالائے۔ اور یہی حکم اس حالت کا ہے جب کہ لباس یا بدن میں بحالت طواف نجاست عارض ہو جائے اور اگر لباس یا بدن کی نجاست کو بھول جائے اور اس حالت میں طواف کرے تو احوط یہ ہے کہ پھر سے طواف کرے۔

شرط سوم مردوں کا ختنہ شدہ ہونا۔ پس ختنہ کے بغیر طواف باطل ہے اور یہ شرط عورتوں کے بارہ میں نہیں اور چھوٹے بچوں میں اس شرط کا ہونا احوط ہے لہذا اگر ختنہ ہوئے بغیر طواف نساء کرے یا کوئی اسے طواف نساء کرائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ پس بنا بریں اس کے بالغ ہونے کے بعد عورت اُس پر حلال نہ ہوگی۔ مگر اس صورت میں کہ وہ دوسری دفعہ مکہ معظمہ جائے اور طواف نساء بجالائے یا کسی کو اپنی طرف سے نائب کرے جو اس کی طرف سے یہ طواف بجالائے۔

شرط چہارم ستر عورتیں یعنی آگے پیچھے ڈھانپنا ان تمام شرائط کے ساتھ جو بنا بر احوط نماز گزارنے کے لئے ہیں بلکہ اقویٰ و معتبر ستر کا مباح ہونا ہے۔ جس کا نماز میں اعتبار ہے بلکہ اس میں نماز گزار کے لباس کے جملہ شرطوں کا لحاظ اولیٰ ہے۔

شرط پنجم اس طرح سے نیت کرے کہ سات چکر طواف خانہ کعبہ کے کرتا ہوں طواف عمرہ تمتع جو حجۃ الاسلام کے لئے فرض ہے۔ حکم خدا کی اطاعت و فرمان برداری میں۔

واجبات (جو طواف میں شامل ہیں)

(جو حقیقت طواف میں داخل ہیں، سات امر ہیں)

اول

طواف حجرِ اسود سے شروع کرے۔ اس طرح کہ اس کا تمام بدن حجرِ اسود کے سامنے سے گزرے۔ اقویٰ و احوط یہ ہے کہ طواف کرنے والا شخص حجرِ اسود سے ذرا ہٹ کر کھڑا ہو اور نیت کر کے طواف شروع کرے۔ اور اسی نیت پر باقی رہے یہاں تک کہ حجرِ اسود کے سامنے پہنچ جائے۔

دوم

سب سے پہلے (دور) کا حجرِ اسود پر ختم کرنا اور آخری (ساتواں) چکر کو تھوڑا سا حجرِ اسود کے سامنے تک بجالانے تاکہ یقین ہو جائے کہ وہ سات چکر بالکل ٹھیک پورے کر چکا ہے۔

سوم

حالت طواف خانہ کعبہ کو بائیں ہاتھ پر رکھے لیکن اگر طواف کے کسی حصہ میں ارکان کو بوسہ دینے کے لئے خانہ کعبہ کی طرف منہ ہو جائے یا حاجیوں کے اثر و نام یا پھیر کی وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جائے تو وہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور واجب ہے کہ اتنے حصہ طواف کو پھر سے ادا کرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ باب حجرِ اسمعیل پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو بائیں طرف موڑے اور حجرِ اسمعیل کے دوسرے دروازے پر پہنچنے سے پہلے اپنے بدن کو ذرا دائیں طرف موڑے تاکہ بائیں شانہ خانہ کعبہ سے ہٹنے نہ پائے اور ارکان خانہ کعبہ پر پہنچنے کے وقت بھی ایسا ہی کرے۔

چہارم

حجرِ اسمعیل کو جوان کی مادرِ گرامی کا مدفن بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السلام کا مدفن ہے۔ طواف میں اس طرح داخل کرے کہ اس کے گرد تو پھرے مگر اس کے اندر نہ جائے اور اگر طواف کرتے وقت اس میں داخل ہو جائے پس وہ شوط (چکر) باطل ہے اور یہ کفایت نہ کرے گا بلکہ احوط یہ ہے کہ باقی ماندہ چکر کو پورا کرنے کے بعد پھر دوبارہ سالم طواف انجام دے۔

پنجم

خانہ کعبہ اور مقام حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے درمیان جمیع اطراف میں طواف

ہونا چاہیے۔ اور جاننا چاہیے کہ خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کی مسافت تقریباً ساڑھے چھبیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ اتنی ہی مسافت خانہ کعبہ کے چاروں طرف ملاحظہ کر کے اس حد کے اندر طواف کرے۔ پس اگر اس مقدار مذکورہ سے زیادہ حالت طواف میں دور ہو جائے گا تو بقدر دور ہوئے اتنا طواف باطل ہوگا۔ اور مقدار مذکورہ سے جبراً عمل علی الاحوط بنا کر تقریباً بیس ہاتھ (ذراع) ہے۔ پس جبراً مذکورہ کی طرف سے عمل طواف چھ ہاتھ اور کچھ کرے زیادہ نہیں۔ لہذا اگر اس مقدار سے زیادہ جبراً عمل سے دور ہو جائے گا تو یہ حصہ طواف میں محسوب نہ ہوگا۔ اور بنا پر احتیاط واجب طواف کے اس چکر کو دوبارہ بجلائے۔

طواف کرنے والے کا خانہ کعبہ سے اور جو کچھ کہ خانہ کعبہ میں محسوب ہے ششم اس سے باہر نکل جاتا۔ وہ صفحہ کو چمک ہے اطراف خانہ کعبہ جو شاذ رواں کے نام سے موسوم ہے۔ پس اگر بعض حالتوں میں طواف کرنے والا اس رستے پر چلا جائے تو اس کا یہ حصہ طواف باطل ہے۔ اور اس کا اعادہ لازم ہے۔ اسی طرح اگر طواف کرتے وقت جبراً عمل کی دیوار کے اوپر چلنے لگے بلکہ بنا براحوط چکر لگانے کی حالت میں رکن وغیرہ کو ملنے کی غرض سے اپنا ہاتھ بھی شاذ رواں کی طرف سے خانہ کعبہ کی دیوار تک نہ لے جائے اور اسی طرح اپنا ہاتھ حجر اسود کی دیوار کے اوپر بھی نہ رکھے۔

طواف میں سات دور چکر لگانا کم نہ زیادہ۔ پس اگر کوئی شخص عمدتاً چکر کم یا ششم زیادہ لگائے تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اور اسے نئے سرے سے طواف شروع کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱ اگر کوئی شخص بھول کر طواف واجب میں سات چکروں سے کچھ زیادہ کر دے تو اس کا آٹھواں چکر لپرا کرنے سے پہلے اگر اُسے یاد آجائے تو اُسے وہیں قطع کر دے۔ اس کا طواف صحیح ہوگا۔ اور اگر آٹھویں چکر پر پہنچنے پر یاد آجائے تو اسے اختیار ہے کہ اس زیادتی کو شمار نہ کرے اور اس طواف کو تمام کرے طواف صحیح ہو جائے گا۔ پہلے سات چکر واجب ہو جائیں گے دوسرے سات چکر مستحب ہوں گے

اور احوط تمام ہے۔ اور اس کے بعد چار رکعت نماز بجالائے۔ دو رکعت تو طواف واجب قبل از سعی کے لئے اور دوسری دو رکعت طواف مستحب بعد از سعی کے لئے۔

اگر طواف کرنے والے شخص کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے

مسئلہ نمبر ۱۲

پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو یہ شک معتبر نہیں اور اگر اثنائے طواف میں شک تمام و زیادہ کے مابین ہو جائے۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ وہ چکر ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس شک کا بھی اعتبار نہیں طواف اس کا صحیح ہوگا اور اگر شک تمام و زیادہ کے مابین نہ ہو بلکہ چکروں کے عدد میں کمی کا احتمال ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ مثلاً آخر چکر میں شک ہو جائے کہ یہ چکر چھٹا ہے یا ساتواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا آٹھواں۔ اور یا کہ چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں یا چکروں کے دوران میں شک ہو جائے کہ آیا وہ ساتواں ہے یا آٹھواں۔ تو اس کا طواف باطل ہوگا۔ اسے چاہیے کہ نئے سرے سے طواف شروع کرے۔ اگرچہ احوط یہ ہے کہ کم پر بنا کر کے طواف کو پورا کرے اور دوبارہ طواف بھی بجالائے۔

اگر قطع طواف عذر کی بنا پر ہو۔ مثلاً بیماری یا حیض یا حدث بصورت اختیار ہی۔ پس اگر طواف کے چار چکر لگا چکا ہو تو اس کا طواف اس مقدار تک صحیح ہے۔ اور عذر کے برطرف ہونے کے بعد اعادہ طواف لازم نہیں بلکہ جہاں سے طواف قطع کیا تھا۔ وہاں سے طواف کو پورا کرے۔ اور اگر نصف دو سوڑھے تین چکر ہوتے ہیں، تک نہ پہنچا ہو۔ تو طواف باطل ہوگا۔ اور زوال عذر کے بعد دوبارہ طواف بجالائے۔ اور اگر نصف سے زیادہ طواف ہو گیا ہو۔ اور چار چکر تک نہ پہنچا ہو تو بنا بر

مسئلہ نمبر ۱۳

احتیاط واجب عذر کے زائل ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر اس جگہ سے جہاں وہ قطع ہوا تھا پورا کرے۔ اور دو رکعت نماز طواف بجالائے اور اس کے بعد دوبارہ طواف کرے اور دو رکعت نماز بھی پڑھے۔

نماز طواف

طواف عمر مکہ مطلق طواف واجب کے بعد دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح کے

پڑھنا واجب ہے جو مقام حضرت ابراہیمؑ کے نزدیک بجالائے اور بنا براہوط فوراً طواف کے بعد اس نماز کو ادا کرے اور اقویٰ یہ ہے کہ اُس پتھر کے پیچھے نماز پڑھے جس پتھر کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ اور جس پر آں حضرت کا نشان قدم ہے اور اگر کثرت اثر و حام کی وجہ سے مقام ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر کھڑا نہ ہو سکے تو پھر اس مقام کے دونوں طرف نزدیک کسی جگہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر جتنا قریب ہو سکے۔ مقام ابراہیمؑ کی پشت یا اُس کے دونوں طرف کے قریب تر کھڑا ہو کر بجالائے۔ اور اولیٰ و احوط اعادہ نماز ہے۔ بشرطیکہ پشت مقام ابراہیم میں تمکن حاصل ہو جائے۔

رہا طوافِ مستحب تو اُس کی نماز مسجد الحرام کے سبب مقامات اختیار میں ادا کی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص طواف کی نماز پڑھنی بھول جائے تو جب بھی یاد آئے مقام **مسئلہ نمبر ۱** ابراہیمؑ کی پشت پر جیسا کہ ذکر ہو چکا، جا کر ادا کرے۔ اور اگر ممکن نہ ہو تو پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ جس قدر کہ مقام ابراہیمؑ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکے نماز بجالائے لیکن بھولی ہوئی نماز کو دوبارہ بجالانے کے بعد سعی وغیرہ کا اعادہ لازم نہیں اگرچہ احوط اعادہ ہے۔

اگر کوئی شخص نماز طواف پڑھنی بھول جائے اور اس کے لئے پھر **مسئلہ نمبر ۲** مسجد الحرام میں واپس جانا بھی دشوار ہو تو اُسے چاہیے کہ ہر اس مقام پر جو آؤ پر مذکور ہو چکا نماز بجالائے۔ اگرچہ وہ کسی دوسرے شہر میں بھی جا چکا ہو۔ اور بنا براہوط اگر حرم میں دوبارہ آنا اس کے لئے دشوار نہ ہو تو نماز وہیں پر ادا کرے اور احوط ہے کہ مسجد الحرام میں واپس نہ آنے کے بعد کسی صورت میں ایک نائب بھی مقرر کرے کہ وہ مقام ابراہیمؑ میں اُس کی طرف سے نماز طواف بجالائے اور اگر فراموش شدہ نماز کے ادا کرنے سے قبل وہ مرجائے تو اس کے ولی (خلفِ اکبر) پر اُس کی قضا واجب ہے۔

سعی کے احکام

نماز طواف کے بعد سعی کرنا واجب ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان جو مقام مسجد کے نزدیک دو معین مقام ہیں آمد و رفت کرے۔ اس طرح کہ صفا و مروہ کے مابین تمام مسافت کو سعی میں داخل قرار دے اور مسافت میں کوئی چیز باقی نہ رہ جائے کہ جس کی سعی نہ کی ہو۔ اگرچہ مسافت کم ہو۔ اور طواف کی طرح سعی بھی ایک رکن ہے۔ اور اسے عمداً یا سہواً ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو طواف میں بیان ہو چکا۔

سعی میں حدیث و نبیث سے طہارت اور ستر عورت بھی معتبر نہیں ہے لیکن حدیث و نبیث سے طہارت کا لحاظ احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۱

واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کو شروع کرے اور اگر بھول جائے اور طواف پر سعی کو مقدم کرے تو طواف کے بعد سعی کا اعادہ احوط ہے اور یہی حکم ہے۔ اس شخص کے لئے جو جاہل مسئلہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲

واجب ہے کہ صفا کے اول حصہ سے ابتداء کرے اور احوط استجابی یہ ہے کہ صفا سے چار درجہ اوپر جائے اور نیت کرے اور نیچے اترنے تک اس نیت پر باقی رہے نیت اس طرح کرے کہ سات مرتبہ سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان فرض عمرہ تمتع میں خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے۔ پس وہاں سے پیدل یا کسی حیوان پر سوار ہو کر یا آدمی کے کندھے پر مروہ تک جائے اور یہ ایک پھیر اٹھو ہر گاہ اور بنا بر احوط استجابی مروہ کے تمام درجوں کے اوپر تک جائے اور وہاں سے پھر واپس آئے۔ اس طرح کہ صفا سے ابتداء کر کے صفا پر پہنچ کر مروہ پر ختم کرے پس ایک دفعہ جانا اور ایک دفعہ واپس آنا دو پھیرے (شروط) ہو جائیں گے اور ساتواں پھیر مروہ پر ختم ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۳

واجب ہے کہ متعارف راستہ سے آئے اور جائے پس اگر مسجد اطرام میں سے گذر کر یا سونق البلیل کی طرف سے مثلاً مروہ جائے یا صفا آئے تو سعی باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۴

مسئلہ نمبر ۵

واجب ہے کہ جانے کے وقت مردہ کی طرف اور واپس آنے کے وقت صفا کی طرف منہ ہو۔ پس اگر جاتے وقت منہ صفا کی طرف اور واپس آتے وقت منہ مردہ کی طرف ہو تو سعی باطل ہوگی لیکن دائیں بائیں گنکھوں سے دیکھنا یا پشت کی طرف دیکھنا کوئی عرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶

صفا یا مردہ پر ستانے کے لئے بیٹھ جانا جائز ہے لیکن زیادہ دیر تک نہ بیٹھے کہ جس کی وجہ سے سعی میں مولات قائم نہ رہے اور بغیر کسی عذر کے صفا و مردہ کے درمیان کسی جگہ نہ بیٹھنا احوط ہے۔

مسئلہ نمبر ۷

رفع تکان یا گرمی یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے سعی میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اور دوسرے دن تک تاخیر کرنا جائز نہیں۔ البتہ اگر اضطراری صورت ہو۔ تو جائز ہے۔ اور رات تک سعی میں تاخیر بنا بر اقویٰ جائز ہے۔ لیکن احوط ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو رات تک بھی تاخیر نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۸

سعی میں سات پھیروں سے عمدہ زیادہ کرنا مبطل سعی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹

اگر بھول کر یا از روئے جهالت سات پھیروں سے زیادہ سعی کی تو صحیح ہے۔ اگر ایک پھیرا پہنچ گیا ہو تو باقی چھ پھیرے بریت استجاب بجا لائے کہ پہلے سات پھیرے واجب اور دوسرے سات پھیرے مستحب ہو جائیں گے جیسا کہ طواف میں بیان ہو چکا۔

مسئلہ نمبر ۱۰

اگر بھول کر سات سے کم پھیرے بجلائے تو واجب ہے کہ اسے جب بھی یاد آجائے باقی ماندہ سعی پوری کرے۔ اور اگر مکہ معظمہ سے باہر چلا گیا ہو تو وہ دوبارہ واپس آئے اور سعی بجلائے۔ اگرچہ وہ اپنے وطن بھی پہنچ چکا ہو۔ اور اگر اس کی مراحضت ممکن نہ ہو تو نائب کرے جو اس کی طرف سعی کرے۔ اور اگر سعی پوری نہ کرے تو جو چیزیں احرام کے باندھنے کی وجہ سے اس پر حرام ہو چکی ہیں وہ حلال نہ ہوں گی۔ اور چار پھیرے پورے نہ ہونے کی صورت میں احوط یہ ہے کہ دوبارہ نئے سرے سے سعی بجلائے۔

اگر پھیروں کی تعداد میں شک اُس وقت ہو جبکہ وہ سعی ختم کر کے آگیا ہو۔ تو اس شک کا اعتبار نہیں۔

مشکل نمبر ۱۱

اسی طرح اگر تمام وزیادہ میں شک ہو تو اس شک کی بھی پرواہ نہ کرے اور اگر پھیروں میں کمی کا احتمال ہو تو اس کی سعی مطلقاً باطل ہے۔

مشکل نمبر ۱۲

اگر غضب شدہ حیوان پر سوار ہو کر یا غضبی لباس یا غضبی نعلین کے ساتھ سعی کرے تو اس کی سعی باطل ہے۔ اور اسی طرح کسی غضبی چیز کو اپنے

مشکل نمبر ۱۳

ساتھ رکھنا بھی سعی کو باطل کرتا ہے۔

تقصیر کا بیان

سعی سے فراغت کے بعد تقصیر واجب ہے۔ یعنی کچھ ناخن، کچھ مونچھوں یا ڈاڑھی کے بال یا سر کے بال یا ابروؤں کے بال کاٹنا ہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں تقصیر کرتا ہوں واسطے عمل ہونے عمرہ تمتع کے جو حجہ الاسلام میں فرض ہے۔ خداوند عالم کی فرمانبرداری اطاعت کے لئے تقصیر عمرہ تمتع میں سر سنڈوانا کافی نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔ اور اُس پر تمام سر منڈوا دینے کا کفارہ ایک گوسفند لازم ہے۔ اور سر کے کسی حصہ کے بال بھی سنڈوانا جائز نہیں لیکن کفارہ نہیں۔

احرام حج باندھنے کے بعد اگر وہ عمل تقصیر بجالانا بھول جائے تو اس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن اُسے بنا براحوط ایک گوسفند کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر وہ

مشکل نمبر ۱۴

حکم شریعت سے جاہل تھا تو اُس کا عمرہ باطل ہوگا۔ اور اُس کا حج بدل جائے گا، حج افراد میں اور بنا براحوط اگلے سال دوبارہ حج کرنا بھی ہوگا۔

شخص محرم اگر چاہتا ہو کہ وہ تمام چیزیں جو اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہو گئی تھیں۔ بغیر سر سنڈوا دینے کے اُس پر ملال ہو جائیں تو قاضائے

مشکل نمبر ۱۵

اعتیاد پر ہے کہ وہ تقصیر کے بعد طواف لے لے اور اس کی نماز بھی بے نیت رجا بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۳

اگر کسی شخص مکلف کے لئے یہ ممکن نہ ہو کہ وہ مکہ معظمہ میں پہنچے۔ تنگی وقت کی وجہ سے یا عورت کو حیض آنے کے باعث کہ پاک ہونے تک طواف کرنے کے لئے منظر رہے۔ عمرہ تمتع کے اعمال بجالانے میں اتنی دیر ہو جائے کہ وہ عرفات

و شرف الحرام میں وقت پر پہنچ سکے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ حج تمتع کو حج افراد میں تبدیل کر دے اور حج افراد کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی بنا پر میقات سے احرام باندھ کر نہ آیا ہو تو اسے حج افراد کی نیت سے مکہ معظمہ سے احرام باندھ لینا چاہیے اور اگر وہ عمرہ و حج تمتع کے لئے احرام باندھ چکا ہو تو عمرہ تمتع کی نیت کو حج افراد کی نیت میں بدل لے اور عرفات چلا جائے۔ اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ ظہر کے بعد تک وہاں وقوت کرے اور پھر مغرب کے بعد شرف الحرام کی طرف کوچ کرے۔ اور وہاں رات بسر کر کے سورج نکلنے سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور عید کے دن منیٰ میں حجرہ عقبیٰ کو گنت کیاں مار کر اپنا سر منڈوائے لیکن حج افراد کے لئے قربانی واجب نہیں۔ سر منڈوانے کے بعد اس دن یا دوسرے روز مکہ معظمہ واپس آجائے۔ طواف حج واجب بجالائے اور اس کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھے۔ اور پھر صفا و مردہ کے ماہن سعی کرے۔ اور سعی کے بعد طواف نسا بجالا کر دو رکعت نماز طواف مذکور پڑھے اور منیٰ میں واپس آجائے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی رات تک وہیں رہے اور گیارہویں اور بارہویں تاریخ کے دن میں تین جمروں کو پتھر مارے اور نبض حاجیوں کو تیرہویں کی رات کو بھی وہیں رہنا اور اس تاریخ کے دن میں تین جمروں کو بھی پتھر مارنا ہوگا (جیسا کہ حج تمتع کے بیان میں مفصل ذکر ہو چکا ہے) اور اس کے بعد حج مکمل ہو جائے گا پھر وہ حرم مکہ سے باہر نکل کر عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے۔ مکہ معظمہ واپس آئے طواف کرے۔ سعی بجالائے اور طواف نسا کرے اور عمل تقصیر بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۴

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمرہ تمتع کو باطل کر دے۔ اور دوبارہ عمرہ تمتع بجالانے کا وقت باقی نہ رہے تو بظاہر اس کا حج حج افراد ہو جائے گا۔ اور اس کے اعمال بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے لیکن ایسے شخص کا حج تمتع سے بری الذمہ نہ رہتا (یعنی اگلے سال ایک سالم حج تمتع بھی بجالائے)۔

احکام حج تمتع

اعمال عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد مکلف پر حج تمتع حجۃ الاسلام کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔ اور اس کا وقت وسیع ہے۔ اگرچہ روزِ ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) سے پہلے مکہ معظمہ سے باہر نہ جانا احوط ہے۔ اس کی کیفیت اور حالت احرام میں تروک واجبہ وہی ہیں جو احرام عمرہ میں مذکور ہوئے اور احرام حج مکہ معظمہ کی جس جگہ سے چاہے باندھ سکتا ہے اگرچہ مسجد الحرام میں مقام ابراہیم یا حجر اسمعیل سے احرام باندھنا مستحب ہے۔

اگر کوئی شخص مکہ معظمہ سے احرام باندھنا بھول جائے یہاں تک کہ وہ منے یا عرفات میں پہنچ جائے تو اسے مراجعت لازم ہے۔ اور اگر تنگی وقت یا کسی

مسئلہ ٹھہرا

اور عذر کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو پھر وہ جہاں پر ہے وہیں سے احرام باندھے اور اگر افعال حج ختم کر چکنے کے بعد معلوم ہو کہ اس نے حج کا احرام نہیں باندھا تو بظاہر اس کا حج صحیح ہے اگرچہ عرفات یا مشعر الحرام میں ٹھہرنے کا وقت گزر جانے کے بعد یا حج کے اعمال ختم کر چکنے سے قبل یاد آجانے کی صورت میں احوط ہے کہ اگلے سال حج بھی بجلائے۔ اور کوئی شخص عرفات یا مشعر الحرام میں وقوف کا وقت فوت ہو جانے تک عمداً احرام حج نہ باندھے تو اس کا حج باطل ہے۔

عرفات میں وقوف

عرفات میں وقوف (ٹھہرنا) واجب ہے۔ اور وہ ایک محدود مقام ہے جس کی حدیں معلوم ہیں۔ اور وقوف سے مراد عرفات میں موجودگی ہے۔ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ و ساکن ہو یا متحرک۔ البتہ اگر تمام زمان وقوف میں سونا رہا یا بالے ہوش رہا تو اس کا وقوف باطل ہے اور بنا بر احوط واجب ہے کہ وہاں زوال آفتاب سے لے کر غروبِ شرعی تک موجود رہے۔ اور اس مقام میں مثلاً وقتِ عصر میں حاضر ہونا کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ نیتِ وقوف اس طرح کرے کہ میں عرفات میں آج کے ظہر کے وقت سے غروب

شرعی تک حجۃ الاسلام کے حج تمتع کے لئے خداوند عالم کے فرمان کی اطاعت کے لئے ٹھہر رہا ہوں۔

تمام وقت معینہ میں عرفات میں ٹھہرنا رکن نہیں ہے۔ پس اگر اس کے بعض اجزا ترک کرنے کی وجہ سے یہ ترک ہو جائے مثلاً اگر زوال ہونے کے بعد سے حضورِ احمدہ وقوف نہ کرے تو اس کا حج صحیح ہو جائے گا۔ اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن وقوف کا صرف سٹی رکن ہے۔ اور اس کا ترک موجب بطلان حج تمتع ہے۔ اور بھول کر وقوف عرفات ترک کرنے سے حج باطل نہ ہوگا مگر مشعر الحرام میں وقوف بھی اگر سہواً ترک کر دے (تو حج باطل ہوگا)۔

اگر ظہر کے وقت سے عرفات میں اتنی تاخیر ہو جائے کہ وہ وقت ظہر سے کچھ وقت گزر جانے کے بعد عرفات میں حاضر ہو۔ پس جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔ زوال آفتاب سے غروب شرعی تک وقوف واجب ہے۔ یہ شخص گنہگار ہوگا اگرچہ اس کا وقوف صحیح ہے۔ اور کفارہ بھی لازم ہے۔

اگر کوئی شخص غروب شرعی سے قبل عرفات سے عمداً کوچ کرے اور اس کی حدود سے باہر آجائے۔ پس اگر نادوم ہو کہ آجائے۔ اور وہاں غروب آفتاب تک رہے تو بنا براہِ احوط استنجائی کفارہ دے۔ اور اگر واپس نہ آئے تو اس پر ایک اونٹ قربان کرنا واجب ہوگا۔ اور وہ راہِ خدا میں بروز عیدِ نحر کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پھر پلے درپلے اٹھارہ روزے رکھے۔ اور اگر سہواً عرفات سے باہر چلا جائے تو یاد آنے پر واپس آجائے۔ اور اگر واپس نہ آئے گا۔ تو از روئے معصیت ظاہراً حکمِ عامد میں داخل ہوگا لیکن وجوب کفارہ محلّی تامل ہے اگرچہ احوط ہے اور اگر اسے غروب تک پتہ نہ چل سکے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں اور باطل مسئلہ کے لئے وہی حکم ہے جو بھول جانے والے شخص کے لئے ہے۔

اگر کوئی شخص مدتِ مذکورہ کا کوئی حصہ بھی عمدتاً عرفات میں بسر نہ کرے تو اس کا حج باطل ہوگا اور اس کا شبِ عید دوبارہ عرفات میں وقوف

کرنا کفایت نہ کرے گا۔ یہ وقوف عرفہ میں وقوف اضطراری ہے۔ اگرچہ یہ دوبارہ وقوف اس شخص کے لئے کافی ہوگا جس نے جھول کر ایسا کیا ہو۔

اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے مثلاً جھول کر یا وقت کی تنگی وغیرہ سے

مسئلہ نمبر ۵

مدت نہ کرے کسی حصہ میں بھی عرفات میں نہ جاسکے تو اس کے لئے کافی ہوگا کہ وہ شب عید میں رات کا کچھ حصہ چاہے کتنا ہی کم ہو عرفات میں وقوف کرے اور اس مدت وقت کو وقت اضطراری عرفہ کہتے ہیں۔ اور اگر عید کی رات بھی عمداً عرفات میں نہ ٹھہرے اگرچہ وہ مسجد الحرام میں آکر ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶

اگر کسی شخص کو وقت اختیاری و اضطراری میں عرفات میں وقوف کرنا جھول جائے۔ یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے (لیکن نیا نا نہیں) وقوف نہ کر سکے تو اس کے حج کی صحت کے لئے یہ کافی ہوگا کہ وہ زمان اختیاری میں مشعر الحرام میں وقوف کرے۔

اگر ستیوں کے قاضی کے نزدیک ذی الحجہ کا چاند ثابت ہو جائے

مسئلہ نمبر ۷

اور پہلی تاریخ ہونے کا حکم بھی کر دے۔ لیکن شیعوں کے نزدیک رویت شرعاً ثابت نہ ہو تو اس صورت میں اگر تفتیح کی رو سے سنی قاضی کے حکم پر عمل کرنا چھوٹے تو صحیح اور جائز ہوگا۔ اگرچہ ان کو علم بھی ہو کہ اس قاضی کا حکم واقع کے خلاف ہے (یعنی رویت بلال ثابت نہیں)۔

مشعر الحرام میں وقوف

جب شب عید قربان عرفات سے کوچ کر کے مشعر الحرام میں پہنچے تو بجا براہِ ویاں رات سے صبح تک رہے اور نیت اس طرح کرے کہ میں آج کی رات صبح تک مشعر الحرام میں رضائے الہی کے لئے رہوں گا۔ اور جب طلوع فجر ہو تو وقوف کی نیت کرے کہ میں مشعر الحرام میں طلوع آفتاب تک حجتہ الاسلام کے حج تمتع کے لئے بر نیت و جب یعنی واجب قربتہ الی اللہ رہوں گا۔ اور بنا بر اشمہ و احوط طلوع آفتاب تک

وہاں رہنا واجب ہے۔ یا ایسے وقت میں کوچ کرے کہ سورج نکلنے سے پہلے وادیِ محسّر سے آگے نہ نکل جائے۔ پس اگر عمدًا طلوعِ آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر آجائے۔ اور وادیِ محسّر سے سورج نکلنے سے پہلے آگے نکل جائے تو بنا بر احتیاط گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱ مشعر میں وقوف کا مستیٰ رکھنا ہے۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے۔ لیکن وقوف مشعر کبھی ساقط ہو جاتا ہے اس شخص کے حق میں جو رات کو وہاں وقوف کے قصد سے آگیا ہو۔ اور اس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد تک وہاں رہنا دشوار ہو۔ مثلاً عورتیں۔ بوڑھے مرد اور بیمار اشخاص جو لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائیں۔ اور جس شخص کو ضروری و فوری کام درپیش ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ طلوعِ فجر سے قبل ہی وہاں سے باہر نکل کر منیٰ کی طرف آجائے۔

مسئلہ نمبر ۲ جس شخص نے وقتِ مذکورہ کا درک نہ کیا تو اس کے طلوعِ آفتاب سے قبل زوال تک کے مابین زمانہ میں وہاں رہنا کافی ہوگا۔ وقوف مشعر کے تین وقت ہیں۔ ایک تو شبِ عید میں اس شخص کے لئے جس کے لئے طلوعِ فجر کے بعد مشعر میں رہنا ممکن نہ ہو۔ اور دوسرا وقت طلوعِ فجر و طلوعِ آفتاب کے مابین اور تیسرا وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں وقوف ہر دو کے لئے ایک وقت اختیاری اور ایک ایک وقت اضطراری ہے۔ پس اگر مکلف نے دو مرتبہ یا وقتِ اختیاری یا اضطراری میں سے کوئی وقت پایا تو اس کا حج صحیح ہے اور ان میں سے کسی ایک وقت کا نہ پانا تو قسم کا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اضطراری مشعر کی دو قسمیں ہیں۔ صبح و شام بارہ قسم پر منقسم ہے۔ اول جس نے مشعر الحرام اور عرفات دونوں کے اختیاری وقوف کو پایا تو اس کا حج صحیح ہے۔ دوم جس نے مشعر اور عرفات کے نہ اختیاری اور نہ ہی اضطراری وقوف کو پایا تو اس کا حج باطل ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اسے احرامِ عمرہ مفردہ میں بدل دے اور اس کے تمام اعمال یعنی طواف

نماز طواف سعی تقصیر طواف نساء اور اس کی نماز بجالائے اور اس کے بعد احرام سے باہر
 ہر جائے گا اور اگر اس کے چہرہ کو سفید ہو تو اس کو بھی راہِ خدا میں قربان کر دے اور مستحب
 ہے کہ وہ جابیوں کے ساتھ منیٰ میں ٹھہرا رہے اور جب مکہ جائے تو افعالِ عمرہ بجالائے
 اور آئندہ سال حج بھی کرے۔ اگر اس کے بارہ مہینے وچوب حج کی مقررہ شرائط پوری ہو جائیں
 یا اگر وہ سالہائے مابتن میں مستطیع ہو گیا ہو۔ اور تنگی وقت کی وجہ سے عرفات اور مشعر الحرام
 کا وقوف اُس سے فوت ہو گیا ہو جس میں اس کی کوتاہی نہ پائی جائے (بلکہ ایسا اتفاقاً ہو
 گیا ہو) تو اُس پر اگلے سال حج مطلقاً واجب ہے۔

سوم۔ جس نے عرفہ کو اختیاراً اور اضطراراً پایا ہو۔

چہارم۔ اس کے برعکس صورت مان ہر دو صورت میں حج صحیح ہے۔

پنجم۔ جس نے عرفات اور مشعر کے ہر دو وقوف اضطراری کو پایا تو اس کے حج کی

صحّت میں تاثر ہے۔ اور بنا بر اقویٰ حج صحیح ہے۔

ششم۔ جس نے فقط مشعر الحرام کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں بنا بر

اقویٰ واثبہ اس کا حج باطل ہے۔

سپتم۔ جس نے فقط عرفات کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں حج کا صحیح

ہونا بعید نہیں۔ بشرطیکہ اگر منیٰ کی طرف جانے کے وقت اس نے مشعر سے بوقتِ شب

کو کوچ کیا ہو۔ اور اگر روزِ عید کے ختم ہونے کے بعد تک اُس نے باقی ماندہ وقت عرفات

میں گزارا ہو۔ اور اس کے بعد مشعر سے کوچ کیا ہو تو اُس کے حج کے صحیح ہونے میں اشکال ہے

ہشتم۔ جس نے صرف مشعر الحرام کا اختیاری وقوف پایا ہو تو اُس کا حج بلا اشکال

صحیح ہے۔

نہم۔ جس نے صرف عرفات کا اضطراری وقوف پایا ہو تو اس صورت میں اس

کا حج صحیح نہیں ہے۔

واجباتِ منیٰ

مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد عید کے روز مکلف پر منیٰ کی طرف بازگشت واجب ہے

اور اس میں تین امر واجب ہیں۔

امر اول رمی حجرہ عقبہ یعنی سنگریزے مارنا حجرہ عقبہ پر اور اس کا وقت عید قربان کے دن طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔ اور اگر کوئی جھول جائے تو تیرہ تاریخ تک بھی سنگریزے مار سکتا ہے۔ اور اگر یاد ہی نہ آئے تو سال آئندہ خود یا اس کا نائب بجلائے اور شرط یہ ہے کہ ان سنگریزوں پر اسم سنگ (پتھر، صافق آتا ہو۔ اور انہیں حرم سے چٹنا ہو یا جہاں سے بھی لئے ہوں۔ خوب ہے۔ اگر چہ مستحب ہے کہ رات کو شعر سے ان سنگریزوں کو اٹھایا ہو۔ اور پہلے پہل ہی اٹھایا ہو یعنی رمی حمرات کے کام میں پہلے سے ملائے گئے ہوں۔

واجبات رمی الحمرات

- ۱۔ نیت کرے کہ میں سات سنگریزے حج تمتع حجۃ الاسلام میں حجرہ عقبہ پر مارتا ہوں واجب قربہ الی اللہ۔
- ۲۔ ان کو پھینکنا۔ پس اگر سنگریزوں کو حجرہ پر رکھ دے کہ ان کا مارنا صافق نہ آئے تو جائز نہ ہوگا۔
- ۳۔ سنگریزے مارنے کی غرض یہی ہے کہ حجرہ کو جا کر لگیں۔ پس اگر کسی دیگر جگہ پر لگ کر حجرہ پر جا پڑیں یا کسی دوسرے آدمی یا حیوان کے واسطے سے حجرہ تک پہنچیں تو یہ جائز نہ ہوگا اور اگر پہنچنا مشکوک سمجھے تو نہ پہنچنے میں شمار کرے۔
- ۴۔ جو سنگریزے پھینکے وہ سات عدد سے کم نہ ہوں۔
- ۵۔ ساتوں سنگریزے ایک ہی دفعہ نہ پھینک دے اگرچہ وہ گننے میں ایک دو کے کے پیچھے جا کر لگیں (تو بھی صحیح نہیں ہے) بلکہ واجب ہے کہ ایک دوسرے کے بعد پھینکے۔ اگرچہ وہ ایک دفعہ اسے جا کر لگیں۔ (تو پھر یہ صحیح ہے)۔

امردوم

واجباتِ منیٰ - (قربانی) جمع متع کرنے والے حاجی پر ایک ہدیٰ (قربانی کا جانور) کا ذبح کرنا واجب ہے۔ اور ایک ہدیٰ کئی حاجیوں کے لئے کفایت نہیں کرے گا۔

اگر قربانی کا جانور خریدنے کا مقدر نہ ہو تو دس دن روزے رکھے تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے حج سے لوٹنے کے بعد۔

مسئلہ نمبر ۱

اگر قربانی کا جانور نہ مل سکے تو اس کی قیمت کسی شخصِ مسکند کے پاس رکھوائے کہ بقیہ ماہ ذی الحجہ میں خرید کر کے ذبح کرے اور اگر اس سال صبح و سالم جانور میسر نہ ہو۔ اور ناقص جانور مل جائے تو اس کی قربانی بھی دے اور آئندہ سال صبح و سالم جانور کی بھی قربانی دے۔ اور دس دن روزے بھی رکھے۔

مسئلہ نمبر ۲

اگر بروزِ عید جانور ذبح کرنا بھول جائے یا اس روز کسی عذر کی وجہ سے ذبح نہ کر سکے تو تاخیراً یا تمسکین تک بلکہ آخر ذی الحجہ تک جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۳

واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ ہو یا گائے یا گوسفند۔ اگر اونٹ ہو تو پورے پانچ سال کا اور چھٹے سال میں داخل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے اس کا سن کم نہ ہو۔ اور اگر گائے ہو تو بنابر احوط دو سال کی ہو۔ اور تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور گوسفند اگر بھیر ہو تو احوط ہے کہ ایک سال کی پوری ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور اگر بکری ہو تو بنابر احوط دو سالہ ہو۔ اور تیسرا سال اس کو لگ چکا ہو۔

مسئلہ نمبر ۴

شرط یہ ہے کہ قربانی کا گوسفند صبح الاعضاء اور سالم ہو پس اندھا۔ لنگڑا اور بہت بوڑھا اور بعض جانور جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہوا ہو یا اس کا سینک ٹوٹا ہو یا کوئی اور نقص ہو تو بھی جائز نہیں۔ اور وہ لاغر بھی نہ ہو۔ اگر کان پھٹا ہو یا سوراخ دار ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵

اتنی ہے کہ قربانی کا حیوان بالکل سینک کٹا، دم بریدہ اور کان کٹا نہ ہو اور وہ اختہ نہ ہو۔ اور اس کے خبیثہ مسل نہ دئے گئے ہوں بنا بر احوط

مسئلہ نمبر ۶

یعنی جس حیوان کے نصیوں کو کوٹ ڈالا ہو وہ جائز نہیں۔ اور بنا بر اظہر و اشہر خصی نہ ہو اور وہ وہ بکرے جس کے خبیثے باہر نکال دئے گئے ہوں۔

اگر کسی حیوان کو صحیح و سالم خیال کر کے خرید کیا۔ اور اُسے ذبح کیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عیب دار تھا تو جائز نہ ہو گا یعنی دوبارہ قسربانی

دینی ہوگی، اور اگر اُسے چاک و چونبند سمجھ کر ذبح کیا پھر بعد میں لاغر معلوم ہوا تو وہی کافی ہے احوط یہ ہے کہ ذبیحہ میں سے کچھ کھائے اور کچھ بدیر اور کچھ صدقہ دے

اور یہ بھی احوط ہے کہ صدقہ اور بدیر کی مقدار ذبیحہ کے تیسرے حصہ سے کم نہ ہو۔

احوط ہے کہ صدقہ و بدیر مومنین کو دے۔ پس بنا بریں اُن لوگوں کو جو غالباً بلکہ دائماً اہل سوڈان سے ہیں۔ اور منیٰ میں قربانی کا گوشت لے جاتے ہیں، ذبیحہ کا گوشت دینا جائز نہیں۔ کیونکہ اُن کا ایمان اور اسلام معلوم نہیں پہلے

تھوڑا سا گوشت اپنے لئے رکھ لے اور اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ حاجیوں میں سے کسی فقیر مومن کو تصدق کرے اور ایک تیسرا حصہ اپنے کسی برابر ایمانی کو بدیر دے اگرچہ

اس وقت صدقہ و بدیر کا حصہ علیحدہ علیحدہ بھی نہ کیا ہو۔ اگر اہل سوڈان کو صدقہ دے دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر اس احتیاط پر عمل کرنے سے پہلے وہ سوڈانی لوگ زبردستی یا چوری

کر کے ذبیحہ لے جائیں تو قربانی کے جانور کا ذبح باطل ہو جائے گا لیکن دوبارہ قربانی دینی ضروری نہیں۔ البتہ اگر خود قربانی اُن سوڈانیوں کے حوالہ کر دے تو پھر اسے بنا بر احوط

فقرا کا حصہ ہتیا کر کے اُن کو دینا ہوگا۔

اگر کسی کو ناقص عیب دار قربانی کے جانور خریدنے کا بھی مقصد روزہ نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے۔ تین روزے ماہ ذی الحجہ میں رکھے اور ساتویں

سے نویں تاریخ تک روزے رکھنا افضل و احوط ہے۔ اور اگر ساتویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو پھر آٹھویں اور نویں تاریخ روزے رکھے۔ اور ایک روزہ منیٰ سے مراجعت کے بعد

رکھے اور اگر آٹھویں تاریخ روزہ نہ رکھے تو نویں تاریخ بھی روزہ نہ رکھے بلکہ صبر کرے۔ اور

منی سے واپس آجانے کے بعد تین روزے رکھے۔ اور مستحب ہے کہ روزے رکھنے میں جلدی کرے۔ باقی رہے سات روزے تو جب اپنے گھر پہنچ جائے تو یہ روزے رکھے اور اگر تین روزے رکھنے کے بعد صبح و سالم قربانی کا جانور خریدنے پر قادر ہو جائے۔ تو بنا برا حوط استجابی قربانی دے۔

(امر سوم) واجبات منی ر حلق یا تقصیر

سر منڈوانا یا قدرے موچھوں کے بال کترانا اور ناخن کٹوانا مردوں کے لئے۔ اگرچہ اس شخص کے لئے جس نے اپنے سر کے بالوں میں جوں وغیرہ کے بچنے کے لئے شہد، یا اس قسم کی کوئی چیز لگائی ہوئی ہے یا جس نے اپنے بالوں کو اکٹھا کر کے ان میں گرہ دی ہوئی ہے۔ اور ان کو ایک جگہ بٹ کر جمع کر رکھا ہے بلکہ ہر اس شخص کے لئے بھی کہ جس شخص کا پہلا حج ہے۔ بنا برا حوط اپنا سر منڈوالے اور تقصیر (قدرے بال کٹوانا) کافی نہ ہوگی۔ لیکن عورتوں اور غشی کے بارے میں تقصیر متعین ہے۔ اور سر منڈوانا ان کے لئے جائز نہیں۔ نیت اس طرح کرے کہ میں سر منڈواتا ہوں یا بال کترواتا یا ناخن ترشواتا ہوں۔ فرض حج تمتع میں واجب قربتہ الی اللہ اور جب حاجی حلق یا تقصیر بجالائے تو جو چیزیں اس پر احرام باندھنے کے بعد حرام ہوگئی تھیں حلال ہو جائیں گی مگر عورت، شکار اور بڑے خوش حرام وہیں گی۔

سنگریزے پھینکنے اور ذبح کرنے اور سر منڈوانے میں بنا برا شہر و احوط

مسئلہ نمبر ۱ ترتیب لازم ہے۔ اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور دوسرے امر کو پہلے امر پر یا تیسرے امر کو دوسرے یا پہلے امر پر مقدم کرے۔ پس اگر یہ ذرا موشی کی بنا پر ہوئی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو گناہ کیا۔ اور اگر احتیاطاً ممکن ہو تو پھر نئے سرے سے ترتیب کے مطابق اعمال بجالائے۔ (یعنی پہلے رمی پھر ذبح پھر حلق) (یعنی سر منڈوانا)

مسئلہ نمبر ۲ اگر حلق یا تقصیر عید کے دن بھول جائے اور منی سے باہر نکل آئے

تو واجب ہے کہ حلق (سر منڈوانے) کے لئے واپس آجائے اور اگر ممکن ہو تو ہر اس مقام پر جہاں یاد آئے سر منڈوانے اور اپنے بالوں کو اگر ممکن ہو تو منیٰ بھیج دے۔ اور بالوں کا منیٰ میں دفن کرنا احتیاط و ادائے ہے۔ اور ہر دو صورت میں اعادہ طواف واجب ہے اگرچہ حلق سے پہلے طواف بجالا چکا ہو بلکہ اعادہ سعی بھی لازم ہے۔ اگرچہ یہ بھی بجالا چکا ہو۔

ادائے مناسک منیٰ کے بعد کے واجبات

مسئلہ نمبر ۱ تین مناسک منیٰ درمی و ذبح اور حلق و تقصیر کے بعد مکہ معظمہ میں مراجعت واجب ہے تاکہ طواف زیارت اس کی نماز اور سعی اور طواف نساء کرے ان کی نیت وہی ہے جو عمرہ تمتع کے بیان میں ذکر ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ حج تمتع کرنے والے حاجی کے لئے گیارہویں تاریخ تک تاخیر کرنا جائز ہے بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک اس تاخیر کا جائز ہونا بعید نہیں۔ تمتع میں آخر ذی الحجہ تک اشکال سے خالی نہیں اگرچہ یہ صحیح و مجزی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ عرفات و مشعر و منیٰ میں جانے سے پہلے طواف وسیعی کو مقدم کرنا جائز نہیں البتہ وہ شخص جو مکہ معظمہ میں واپس آکر ان اعمال کو نہ بجالا سکے مثلاً عورت کو گمان ہو کہ منیٰ سے واپس آنے پر اسے حیض و نفاس ہو جائے گا یا کوئی بوڑھا آدمی جو کثرتِ مخلوق کی وجہ سے طواف بجالانے سے عاجز ہو تو ان صورتوں میں عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے وہ طواف وسیعی بنا بر اظہر بجالا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ اگر کسی صاحبِ عذر کو یقین ہو کہ وہ منیٰ سے واپس آنے کے بعد مکہ معظمہ میں ماہ ذی الحجہ کے آخر تک بھی طواف وسیعی نہیں بجالا سکے گا تو اس کے لئے واجب ہے کہ عرفات و مشعر و منیٰ میں وقوف سے پہلے ان اعمال کو بجالائے لیکن احتیاط ہے کہ وہ اپنا نائب بھی کرے جو اس کی طرف سے طواف وسیعی وغیرہ بجالائے۔

مسئلہ نمبر ۵ جب طواف زیارت نماز اور صفا و مردہ کے نابین سعی بجالا چکے

تو اس پر بڑے خوش جو حلقی کے بعد بھی اس پر حرام تھی حلال ہو جائے گی۔ اور شکار و بیوی ابھی اس پر حرام رہے گی اور طواف نسا اور اس کی نماز بجالانے کے بعد بیوی اور شکار بھی حلال ہو جائیں گے۔ البتہ حرم کے حیوانات اور شکار ابھی اس پر حرام رہے گا۔

منیٰ میں شب ہائے تشریق کے احکام

جب عید کے دن حاجی طواف وحی کے واسطے مکہ معظمہ جائے واجب ہے کہ منیٰ لوٹ آئے تاکہ گیارہویں اور بارہویں کی شب وہاں بسر کرے۔ اور واجب ہے کہ پہلی رات یعنی گیارہویں کی رات میں نیت کرے۔

جس شخص نے حالت احرام میں بیوی یا شکار سے پرہیز نہیں کیا۔ اس پر واجب ہے کہ وہ منیٰ میں تیرھویں شب بھی بسر کرے اور تیرھویں تاریخ بھی رمی تبرات کرے اور جس شخص نے ان دو چیزوں سے اجتناب کیا ہو اس پر تیرہویں شب وہاں بسر کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱

جائز ہے کہ حاجی بارہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد کوچ کرے اور اگر اتفاقاً اس روز وہاں رہ جائے کہ رات داخل ہو جائے تو اس پر وہ رات وہاں رہنا لازم ہے۔ اور اسی طرح اس رات کے اگلے دن یعنی تیرھویں تاریخ کو سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۲

حدِ شب کہ جس کا منیٰ میں بسر کرنا لازم ہے اودھی رات تک ہے پس اگر اودھی رات کے بعد وہاں سے باہر چلا جائے تو کوئی عیب نہیں اور احتیاط ہے کہ طلوع فجر سے قبل مکہ معظمہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳

جو شخص منیٰ میں رات بسر کرنے کو ترک کرے تو اس پر واجب ہے کہ ہر شب کے بدلے ایک گوسفند قربانی دے اور اگر بھول جائے یا مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے عمدتاً منیٰ میں شب باشی نہ کی ہو تو ایسے شخص کے لئے بھی واجب ہے کہ ہر رات کے لئے ایک گوسفند قربانی کرے۔

مسئلہ نمبر ۵

خواہ مختار ہو خواہ معذور۔ اگرچہ معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ اور وہ شخص ہے کہ جو بوجہ عذر منی میں رات بسر نہ کر سکے۔ مثلاً بیمار یا کسی بیمار کا تیمار داریا جسے اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ منی میں رہے گا تو اس کا مال کوئی لے جائے گا۔ اور اسی طرح گو سفندوں کا رکھوالا اور وہ اشخاص جن کے ذمے حاجیوں کو پانی پلانا ہو۔ اور اسی طرح وہ شخص جو مکہ معظمہ میں عبادت کے لئے ایسے شب کرے اور عبادت کے علاوہ دیگر امور میں مشغول نہ ہو۔ سوائے امور ضروریہ کے۔ یعنی کھانا پینا۔ تجدید وضو وغیرہ۔ ان سب کو بنا براہو ایک گو سفند ہر رات کے لئے ذبح کرنا چاہیے۔ اگرچہ آخر کی دو قسموں میں بنا براتوی کوئی کفارہ نہیں۔

تین جمروں پر سنگریزے مارنے کے احکام

ان دنوں میں کہ جن کی راتوں کو منی میں بسر کرنا واجب ہے تینوں جمروں میں سنگریزے مارنا واجب ہے کہ پہلے حجرہ اولیٰ پر پھر حجرہ وسطیٰ پر پھر حجرہ عقبہ پر علی الترتیب۔ پس اگر ترتیب کا لحاظ نہ رکھے تو پھر پہلے حجرہ سے شروع کر کے حجرہ عقبہ پر ختم کرے۔ تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

جب ان جمروں میں سے ایک کو چار سنگریزے مارے اور پھر چھوڑ دے اور دوسرے حجرہ کو پختہ مارنا شروع کر دے تو یہ مخالف ترتیب نہ ہوگا۔ پھر اس کے بعد آخر میں تین سنگریزے پہلے حجرہ پر مار دے۔ البتہ اگر عمدتاً ترتیب کی مخالفت کرے گا تو اس صورت میں دوبارہ نئے سرے سے سنگریزے مارنا احوط و اقویٰ ہے۔ اور جاہل کے لئے وہی شرعی حکم ہے جو بھول کرنے والے کے لئے ہے اور واجبات رضی وہی ہیں جو مناسک منی میں مذکور ہوئے۔

اگر کوئی پہلے دن مثلاً حجرہ پر سنگریزے مارنا بھول جائے تو وہ دوسرے دن اس روز کا عمل بجالانے سے قبل پہلے دن کی قضا بجالائے۔ اور

مسئلہ نمبر ۶

اگر سب بھول جائے اور ابھی منی میں ہی ہو تو ترتیب دار قضا بجالائے اور اگر منی سے باہر

چلا گیا ہر اور ایام تشریق میں اُس کی یاد آجائے تو پھر واپس منی جا کر قضا بجالائے۔ اور اگر ایام تشریق گزر جائیں تو اگلے سال خود منی واپس آکر سنگریزے مارے یا کسی کو اس بارہ میں نائب کرے اور اگر مکہ معظمہ میں ایام تشریق کے بعد یاد آئے تو احوط ہے کہ خود منی میں واپس جائے اور سنگریزے مارے اور اگلے سال خود یا اُس کا نائب ایام تشریق میں سنگریزے مارے۔

مسئلہ نمبر ۲

اگر کسی مرضی کو جہوں پر وقت پر پتھر مارنے کی امید نہ ہو تو اگر ممکن ہو تو کوئی شخص اس کے عوض میں سنگریزے مارے اور تندرست ہو جانے کے بعد اعادہ لازم نہیں۔ اگرچہ وقت پر قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں اعادہ احوط ہے۔ اور اگر چاہتے تو مرضی سنگریزیں کو اپنے ہاتھ میں لے اور کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ پر رکھے ہوئے سنگریزیں کو اُس کے ہاتھ سے جہوں کو مارے۔

مسئلہ نمبر ۳

اگر کوئی شخص عمدہ سنگریزے نہ مارے تو اس کا حج بنا برابر اہتر و اقرے فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴

جائز نہیں کہ رات کے وقت روز گذشتہ کے لئے یا اگلے روز کے لئے سنگریزے مارے۔ البتہ اگر کسی عذر کی وجہ سے اس روزہ سنگریزے مارنے پر قادر نہ ہو سکے تو وہ اُس دن کی رات کو پتھر مار سکتا ہے اور جائز ہے کہ منی میں ایک ہی رات کل عمل بجالائے اگر وقت منحصر ہو۔

مسئلہ نمبر ۵

جب کسی دوسرے دن کے پتھر مارنے بھول جائے تو پہلے گزرے ہوئے دن کی قضا بجالائے اور اس کے بعد اُس دن کے لئے پتھر مارے مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں طوافِ وداع و زیارت مقام حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت قبر جناب ابوطالب اور غارِ حرا اور منزلِ خدیجہ الکبریٰ کی زیارت کو جائے۔

اور تاکید مستحب ہے کہ مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائے تاکہ وہاں جا کر جناب رسولِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس اور حضرت فاطمہ الزہراء

سلام اللہ علیہا اور ان حضرات ائمہ اطہار کی زیارت سے شرف ہو جو جنت البقیع میں منون ہیں۔ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اگر حاجی ان مقدس بزرگواروں کی زیارت نہ کرے تو گویا اس نے ان پر جفا کی۔

اکیسواں باب

بیان جہاد

جہاد منجملہ فروع دین میں سے ہے جو ہر مسلم مرد بالغ عاقل آزاد پر جو بڑھا، بیمار اور زمین گیر نہ ہو واجب کفائی ہے بشرطیکہ امام معصوم واجب الاطاعت یا نائب خاص امام علیہ السلام کے حکم سے مامور ہو اور اس زمانہ غیبت حضرت امام زمان علیہ السلام دُوجی لَہُ الْفِیْءُ اَعْوَجَّلَ اللّٰهُ فُرُجَہُ وَجَعَلْنَا مِنْ اَعْوَانِہِ وَالصّٰمِرَہِ میں یہ شرط منقوہ ہے۔

دین مبین کے قوانین مقتدرہ ممالک اسلامیہ کے نظام داخلی و خارجی کے جملہ وجہات کے متکفل ہیں کہ جن سے بقا و استحکام دین ہے اور مسلمانوں کا ناموس محفوظ ہے۔ اور دوسری قسم یعنی جہاد دین اور ممالک اسلامیہ کی حفاظت کفار کی مداخلت سے اور دشمنان دین اسلام پر غلبہ حاصل کرنا فقہائے دین مبین کی اصطلاح میں حفظ بقیۃ اسلام کہلاتا ہے۔ اور مسلمانوں پر جو کچھ واجب ہے۔ ان میں سے یہ اہم واجب ہے غیبت امام زمان علیہ السلام کے زمانہ میں یعنی آج کل جہاد دفاعی مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے جب کہ کفار ممالک اسلامیہ اور مسلمانوں پر ہجوم و یورش کریں کہ جس سے زوال بقیۃ اسلام کو خطر ہو۔

مسئلہ نمبر ۱

مسئلہ نمبر ۲

مسئلہ نمبر ۳

آیہ شریفہ اَعِدُّوْا لِهٰٓمِہٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ۔ الخ کے مطابق مسلمانوں پر واجب ہے کہ علوم اور صنائع اور ہر طرح کی مادی و

ادبی قوتوں سے اس زمانہ کے موافق جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ جس سے ہجوم کفار کے وقت بیضہ اسلام کی حفاظت کے لئے مستعد و تیار رہیں۔ پس جب کبھی فنی و ادبی تدابیر اور نشریات کتب و رسائل سے کفار کا ہجوم و حملہ بیضہ اسلام پر ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ادبی اور علمی ہتھیاروں سے انکار نہ کریں اور بیضہ اسلام کو زوال سے محفوظ رکھیں۔ یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے بلکہ اقسام جہاد میں اہم ہے۔

غیر شیعہ مسلمانوں یعنی برادران اہل سنت کی اگر جنگ کافروں سے چھڑ جائے اور شیعوں سے امداد و شرکت چاہیں تو اس وقت شیعوں

مسئلہ نمبر ۴

پر واجب ہے کہ وہ مجتہد اعلم جامع الشرائط نائب عام امام زمان علیہ السلام کی طرف رجوع کریں۔ اگر مجتہد اعلم معلوم کرے کہ بیضہ اسلام خطرے میں ہے۔ اور اہل سنت کی جنگ کفار کے مقابلہ میں توحید اسلام اور نبوت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے ہے تو جہاد دفاعی کے وجوب اور اس دفاع میں شیعوں کی شرکت کے لازم ہونے کا حکم کرے گا۔ تاکہ ہجوم کفار کا خطرہ دفع ہو۔ ایسی حالت میں عوام شیعہ کی تکلیف مجتہد اعلم کے حکم کی اطاعت کرنا ہے۔

کتاب المعاشه والمعامله

(اس میں تہذیب زندگی اور نکاح و طلاق، قرض و میراث
اور فریح و شکار کا بیان ہے)

باب ۲۲

تہذیب زندگی

سب کو علم ہے کہ دنیا چند روزہ زندگی ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے آخرت کا مرحلہ درپیش ہے جہاں پر اعمال کی جزا و سزا کا ملنا ضروری ہے۔ پس ہر شخص کے لئے واجب ہے لازم ہے کہ اپنی زندگی کو عمدہ زندگی بنائے۔ خدا کے واجب کئے ہوئے کاموں کو بجا لائے۔ اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے۔ ان سے پرہیز کرے۔ قانون شریعت کو سمجھے تاکہ زندگی کے فرائض کا علم ہو اور حلال و حرام میں تمیز ہو۔

فضیلت علم

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے اور خداوند عالم طالب علموں کو دوست رکھتا ہے اور کہا ہے کہ کوئی فقیرمی جہالت سے بڑھ کر نہیں۔ اور کوئی مال علم سے زیادہ مفید نہیں۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین کا کمال علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم علم دین ضرور حاصل کرو۔ اور گنوار بنو۔ اور حضرت فرماتے ہیں کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم دوسرے طالب علم اور تیسرے نص و خاشاک۔ یعنی جو شخص نہ عالم ہو نہ طالب علم وہ گڑا گڑا کی طرح بیکار ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہم السلام فرماتے ہیں کہ عالم سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا فضل ان کے قول کی تصدیق کرے۔ اور جن کا فضل اس کے قول کی تصدیق نہ کرے وہ عالم نہیں ہے غرضیکہ علم و عالم دین کی فضیلت میں بے شمار احادیث و اخبار وارد ہوئے ہیں۔

بعض گناہان کبیرہ کا بیان

والدین کی نافرمانی، ماں باپ کو اذیت دینا اور ان کا کلمہ ماننا۔ اُنکے خلاف کوئی کام کرنا گناہ عظیم ہے۔ ماں باپ کی خوشی سے خدا و رسول بھی خوش ہیں۔ اور ان کی ناراضگی سے وہ بھی ناراض ہیں۔ والدین کی اطاعت جنت میں، اور ان کی نافرمانی جہنم میں پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ ماں باپ سے اُن نہ کہو۔ اُن کے کہنے کو رد نہ کرو۔ اور شائستہ طریق سے بات چیت کرو۔ اور ماں باپ کی ایسی عظمت ہے کہ خداوند عالم اپنی عبادت کے ساتھ ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے **وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا**۔ یعنی خدا کی عبادت کرو۔ کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ جھلائی سے پیش آؤ۔ حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اُن کے آگے سو کر مرت جلا۔ تیز نگاہ سے اُن کو نہ دیکھو۔ اگر وہ تمہیں ماریں تو تم اُن کے لئے بخشش کی دعا مانگو۔ اُن کے سامنے عاجزی سے بیٹھو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے لوگ اُن کو بُرا کہیں۔ اُن کے مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ اگر تم اُن کے نافرمان تھے تو ان کاموں سے پھر اُنکے فرمانبردار شمار کئے جاؤ گے۔ جناب رسالت مآب **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** فرماتے ہیں۔ کہ بہشت کی خوشبو ایسی تیز ہے کہ ہزار سال کے راستہ سے بھی سونگھنے والے اس کو سونگھیں گے مگر ایک ماں باپ کا نافرمان ایک قطع رحم کرنے والا۔ ایک بڑھاپے میں زنا کرنے والا اور ایک تکبر کرنے والا۔ یہ لوگ بوسے بہشت کو نہ سونگھ سکیں گے۔

زنا

زنا کی ممانعت و مذمت قرآن مجید کی کئی آیتوں اور احادیث میں موجود ہے۔ جناب رسول خدا **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میری امت میں زنا پھیل جائیگا تو گناہانی مزے زیادہ ہوں گی۔ اور زانی مردوں اور زانی عورتوں کے لئے چھ قسم کا عذاب ہے۔ تین قسم کا دنیا میں اور تین قسم کا آخرت میں۔ دنیا میں ایک تو چہرہ کا نور جاتا رہتا

ہے۔ دوسرے منگی گھیر لیتی ہے۔ تیسرے موت قریب ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں ایک خدا کا غضب۔ دوسرے حساب کی سختی اور تیسرے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے روایت میں ہے کہ جب بروز قیامت زنا کرنے والے مرد و عورتیں میدانِ حشر میں لائے جائیں گے تو ان کے مقامِ پیشاب سے ایسی سخت بدبو آتی ہوگی جس سے تمام اہلِ محشر ایذا پائیں گے اور سب ان پر لعنت کریں گے۔ بیوی والے مرد اور شوہر دار عورت کا زنا اور بھی بدتر ہے اس میں دنیا و آخرت دونوں کی سزائیں بہت زیادہ سخت ہیں۔

اغلام وغیرہ

مردوں کا آپس میں بے ہودہ اور خلافِ فطرت عمل زنا سے بھی بدتر ہے کہ خداوند عالم نے اس حرکت کی وجہ سے ایک اُمت کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اسی طرح عورتوں کا آپس میں چھٹی کھیلنا بھی شرمناک عمل ہے جس کے عذاب کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شریعت میں اغلام کی دنیوی سزا یہ ہے کہ اگر دونوں بالغ و عاقل ہوں تو قتل کئے جائیں خواہ کسی طریقہ سے ہو۔ اور چھٹی باز عورتوں کو اس حرکت پر سوسو کوڑے مارے جائیں۔ دوسری تیسری مرتبہ بھی یہی سزا دی جائے۔ اور چوتھی مرتبہ قتل کر دی جائیں۔

سود

یہ بھی گناہ کبیرہ ہے کہ قرآن مجید میں چند جگہ اس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو خدا ارشاد فرماتا ہے کہ سود کا معاملہ کرنے والے لوگ خدا اور رسول سے لڑنے کے واسطے تیار ہیں۔ حدیث میں ہے کہ سود کے ایک درہم کا گناہ حمارم کے ساتھ ستر بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جو شخص سود لے اور دے اور جو کوئی اس کو لکھے۔ اور جو کوئی اس پر گواہ ہو خداوند عالم سب پر لعنت فرماتا ہے۔ اور سود یہ ہے کہ کوئی شخص ایک جنس کی چیز کو جناب اور تول میں بکتی ہو۔ اسی جنس کے ساتھ زیادتی پر بیچے یا خریدے۔ اور جو چیز گن کر بکتی ہوں۔ جیسے اخروٹ انڈے وغیرہ ان میں سود نہ ہوگا۔ اور جب دو چیزیں دو جنس کی

سے عدد اور وزن کے ساتھ بکنے میں اگر مشروہوں میں اختلاف ہو تو احوط یہ ہے کہ سود کا حکم ہر شہر میں جاری کیا جائے گا۔ ۲۵۴ پر دیکھیں۔

ہوں تو سود نہ ہوگا۔ ہاں گیہوں اور جو شرعاً ایک ہی جنس قرار دے دئے گئے ہیں۔ لہذا ان میں سود ہوگا اور چند مقامات پر سود حرام نہیں ہے بلکہ وہ سود ہی نہیں ہے۔

(۱) باپ اور بیٹے کے درمیان

(۲) شوہر و زوجہ کے درمیان

(۳) آقا و مملوک (غلام و کینز کے درمیان)

(۴) مسلمان اور کافر حربی کے درمیان اس معنی میں کہ اس سے سود لے سکتا ہے۔ مگر

دے نہیں سکتا۔ اور اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے۔ اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ سود نہیں ہے۔

بھوٹ

ہر شخص کیا مسلمان کیا کافر چھوٹا بڑا سب بھوٹ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ یہ تمام برائیوں کی جڑ

ہے۔ بھوٹ برتنے والوں پر جا بجا قرآن مجید میں خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ بھوٹ

ایمان کو خراب کرنے والی چیز ہے۔ اس سے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہوتا

ہے۔ جو شخص بھوٹی تمہیں کھائے۔ وہ خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور جو بھوٹی گواہی دے

وہ منافقین کے ساتھ جہنم کے نچلے حصہ میں ہوگا۔

شراب

شراب انسان کی عقل کو زائل کر دیتی ہے۔ اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے

خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور کثرت سے حدیثوں میں اس کی

ذمت بیان کی گئی ہے۔ جو شخص شراب یا کوئی دوسری نشہ کی چیز پیتا ہے چالیس دن تک

نہایت ۲۵۴ لیکن دونوں کی اصل ایک ہی ہو۔ جیسے گھی پیر اور وہی جو شلا گائے کے دودھ سے ہے ہوں۔ اسی

طرح پھل اور میوے پختہ اور خام سب بنا برت ہو یا ایک ہی جنس میں قرار دئے گئے ہیں۔ لہذا احتیاط یہ ہے

کہ ان چیزوں کی معاشرت کمی بیشی کے ساتھ نہ ہو (آقائے محسن حکیم)

اس کی نماز مقبول نہیں ہوئی۔ اور اگر اس کے درمیان میں بغیر توبہ کئے وہ مرجائے تو اس کی موت کفر کی موت ہوگی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جو شخص کوئی نشہ کی چیز استعمال کرتا ہے میں اُن کی شفاعت نہ کروں گا۔ اور نہ وہ حوض کوثر پر آنے پائے گا۔ شرعیّت نے شرابی کی سزا اسی کوڑے مقرر کئے ہیں جو جسم ننگا کر کے مارے جائیں۔ اور تیسری یا چوتھی مرتبہ قتل کر دینے کا حکم ہے۔

جُوا

ہر وہ کھیل جس میں بازی ہو۔ جو ہے۔ جس کے حرام ہونے کا تذکرہ قرآن مجید میں جا بجا موجود ہے۔ صرف گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی میں بازی لگانا جائز ہے۔ باقی تمام کھیل مثلاً شطرنج، چومر، تاش، گنہفہ وغیرہ سب حرام ہیں۔ شطرنج کے بارے میں کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ہے۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اس کو انہی لوگوں کے لئے چھوڑ دو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شطرنج کا بیچنا اس کی قیمت لینا حرام ہے۔ اس کی حفاظت کرنا کفر ہے اور اس کا کھیلنا شرک ہے۔ اور اس کے کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ ہے۔ اور اس کا پھونانا سورا کا گوشت پھونانا ہے۔

گانا بجانا

قرآن مجید کی آیات اور پیغمبر اسلام کی احادیث کی رو سے گانا بجانا قطعاً حرام ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں گانا بجاتا ہے۔ وہ گھر نہ دردناک بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے نہ دعا قبول ہوتی ہے۔ اور نہ رحمت کے فرشتے وہاں نازل ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ گانے والی عورت ملعونہ ہے۔ اور اُس کی کمائی کھانے والا ملعون ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ گانا زنا کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ گانا بجانا اُن برائیوں میں سے ہے جن کے لئے خداوند عالم نے جہنم کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت صادق

آں محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ گانا زنا سے بدتر ہے پھر گانے کے ساتھ جو چیزیں مثلاً طنبورہ، سارنگی، ہارمونیم، طبلہ، ڈھول، باجا وغیرہ بجاتی جاتی ہیں۔ ان کا بجانا اور سننا سب حرام ہیں۔ پھر وہ شادیاں کس طرح مبارک ہو سکتی ہیں۔ جن میں ناچ، رنگ اور باجا وغیرہ کا اہتمام ہو۔ لہذا ان تمام امور سے بالکل پرہیز چاہیے تاکہ خدا اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی خوشنودی حاصل ہو۔ شادیوں میں باجا وغیرہ کے اہتمام سے ایک تو ابراہن بے جا ہوتا ہے اور دوسرے خدا و رسول ناراض ہوتے ہیں۔

غیبت (چغلی)

یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جن کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ غیبت یعنی چغلی ایک ایسا گناہ ہے کہ توبہ کے علاوہ جب تک وہ مومن بھی نہ بخش دے جس کی چغلی کی گئی ہے۔ خداوند عالم بھی نہ بخشنے کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کرنا زنا سے بھی بدتر ہے۔ بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اگر ان کو اس وقت ٹوکا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے ہم تو اس کے منہ پر کہہ دیں کہ یہ امر واقعہ ہے۔ ایسا سمجھنا ان لوگوں کی بڑی غلطی ہے۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے برادر مومن کے بارے میں اُس کے پیٹھ پیچھے کسی ایسے امر کا ذکر کیا جائے کہ اگر اُس کے کان میں وہ کلمہ پڑے تو اُسے صدر پہنچے۔ خواہ وہ اس کا جسمانی عیب ہو جیسے لنگڑے کو لنگڑا کہنا۔ اندھے کو اندھا کہنا یا کوئی نسبی یا اخلاقی عیب لگانا۔ ورنہ اگر حقیقت میں وہ عیب اُس مومن میں نہ ہو تو ایسی بات کہنا جھوٹ میں داخل اور افتراء و بہتان ہے۔ البتہ کسی کا فرساف یا دشمن اہل بیت کے عیب بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔ اسی طرح کسی مظلوم کا ظالم کے متعلق فریاد کرنا یا کوئی نیک مومن جو ایک بدکار کے پاس اٹھنا بیٹھا ہے۔ اس کے عیب ظاہر کر کے اُس مومن کو اُس کی صحبت و ہم نشینی سے روکنا یا کسی ایسے شخص کا عیب ظاہر کرنا جو کھلم کھلا ایسا بدکار ہے کہ اپنی بدکاری کو عیب نہیں سمجھتا۔

یہ تمام صورتیں غیبت سے مستثنیٰ ہیں۔ اور جس طرح غیبت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح غیبت
سنا حرام ہے۔

حسد و تکبر

مومن سے حسد رکھنا گناہ ہے۔ کیونکہ اپنے کسی مومن بھائی سے اُن نعمتوں کے زائل
ہونے کی تمنا کرنا جو خداوند عالم نے اُس مومن کو عطا فرمائی ہیں۔ اسی کا نام حسد ہے۔ حسد
کرنے والے کی دنیا بھی خراب اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اور اس مومن کا کچھ نہیں بگڑتا
کہ جس سے حسد کیا جائے بلکہ اس کے حسنات میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور اس کے درجے
بلند ہوتے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ خدا کی نعمتوں
کے دشمن ہیں کسی نے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ حاسد ہیں جو خدا کے فضل و عطا پر
لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔ حسد بھی اسی طرح نیک عمل کو برباد کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی
کو کھا جاتی ہے۔ غرور و تکبر یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو ذلیل و حقیر جانا بہت
بڑی عادت ہے۔ خداوند عالم نے ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم قرار دیا ہے۔ سب سے پہلا
تکبر کرنے والا شیطان ملعون ہے۔ جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار
کیا۔ اور زندہ درگاہ الہی ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ متکبر من خدا کے نزدیک بے قدری کی
وجہ سے بروز قیامت چوٹیوں کی طرح مشہور ہوں گے اور لوگ ان کو پامال کرتے ہوئے
دوسری حدیث میں ہے کہ اگر کسی کے دل میں بقدر زانی کے دانہ کے بھی غرور و تکبر ہو گا۔ تو
وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

قطع رحم

اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اُن کے حقوق ادا کرنا یہ صلہ رحم ہے
اور اپنے قرابت داروں کی حق تلفی کرنا اور اُن کی حاجتوں کو ٹھکراتا قطع رحم ہے۔ ایسے لوگوں
پر یعنی قطع رحم کرنے والوں پر خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے۔ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے بدتر عمل شرک ہے اور اس کے بعد

قطع رحم ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین حصلیں ایسی ہیں۔ کہ انسان مرنے سے پہلے ہی ان کا وبال دیکھ لیتا ہے۔ ایک سرکشی، دوسرے قطع رحم اور تیسرے جھوٹی قسم کھانا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک صلہ رحم سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز عمر میں زیادتی کرنے والی نہیں۔ پس صلہ رحم میں خدا و رسول کی خوشنودی اور جان و مال کی ترقی ہے۔ اور اس کے خلاف قطع رحم میں خدا و رسول کی ناراضگی دنیا کی پریشانی، خاندان کی تباہی اور محتاجی و فاقہ کشی ہے اور اس سے عمریں کوتاہ ہوتی ہیں۔

عقد نکاح کا بیان

نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور جن لوگوں کو نکاح نہ کرنے کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔ ان پر نکاح کرنا واجب ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نکاح میری سنت ہے۔ اور جو نکاح سے بے رغبتی کرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ دو رکعت نماز جو زوجہ والا شخص پڑھتا ہے۔ افضل ہے ان ستر رکعتوں سے جو بے زوجہ والا پڑھے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی محتاجی کی شکایت کی تو ان حضرت نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی حکم فرمایا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ پس رزق عورتوں اور عیال کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہذا نکاح کرنا وسعت رزق کا باعث بھی ہے۔ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمد خدا ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! خداوند عالم کی جانب سے جبرئیل امین میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ کنواری لڑکیاں درخت کے پھل کی مانند ہیں۔ جب پھل پک جاتے ہیں اور توڑے نہیں جاتے تو دھوپ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جب بالغ ہو جاتی ہیں سنہ روایت میں ہے کہ جو شخص نکاح کرے تو اس نے نصف دین اور برداریت دیگر دو حصہ دین محفوظ کر لیا۔ الاحقر نقوی عفی عنہ۔

توان کی دوا سوائے شوہر کے کچھ نہیں ہے۔ ورنہ فساد کا خوف ہے کیونکہ وہ بشر ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اس کے گھر میں حائض نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر اور بے پردہی سے کام لینا سخت غلطی ہے۔ والدین کے یہ عذرات کہ اس قدر روپیہ پیسیہ نہیں ہے کہ رواج کے مطابق جہیز وغیرہ تیار ہو سکے اور شادی دھوم دھام سے ہو۔ محض بے پردہ ہیں۔ لڑکی کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کر دینی چاہیے۔ اور جو جوان لڑکیاں بیوہ ہو جائیں ان کو عقد ثانی سے روکنا اور دنیا کے شرم و لحاظ سے اس رسم کو بڑا سمجھنا ظلم عظیم ہے۔ اور یہ خدا و رسول کے حکم کی سرسرا نافرمانی ہے

احکام نکاح

نکاح کا معاملہ چونکہ اہم ہے اس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے۔ لہذا لازم ہے کہ نکاح و منکوحہ اور مقدار مہر کی تعیین ہو اور عقد نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو۔ اور قبول مرد کی طرف سے ہو۔ اور ایجاب و قبول ماضی کے صیغوں سے ہو۔ اور بقصد النشاہور یعنی یہ قصد ہو کہ اس وقت نکاح ہوتا ہے۔ اور میں ان صیغوں سے عقد واقع کر رہا ہوں۔ بالغہ رشیدہ عورت کے عقد میں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ماں باپ کی اجازت لینا احتیاط ہے۔ اسی طرح ماں اور بھائی کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔ اور مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد متین نہیں ہے۔ جس قدر بھی رضامندی ہو جائے البتہ مہر کا کم ہونا مستحب ہے۔ اور سنتی مہر پانچ سو درہم ہیں (جو تھینا ایک سو تولا چاندی کی قیمت ہے) اور نکاح کرنے والا اگر بالغ رشید ہو تو مہر اسی کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے اور لڑکے کا کچھ ذاتی مال بھی نہ ہو تو مہر باپ کے ذمہ ہے۔ اور نابالغ بچوں کے ولی صرف باپ و دادا ہو سکتے ہیں۔ ان کے سوا کسی دوسرے رشتہ دار کو حق ولایت حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر شخص نکاح کر دے گا تو یہ عقد فضولی

نہ عقد دائمی میں ذکر مہر اور اس کی تعیین شرط صحت نہیں لیکن نکاح متعین ذکر مہر شرط صحت ہے۔ آقائے عسکریہ حکم ۱۲۔

لے بارہ کی صورت میں یہ احتیاط ترک نہ ہونی چاہیے یعنی احتیاط واجب ہے۔ ۱۲۔

ہوگا۔ اور یہ نکاح لڑکا لڑکی کے باغ ہونے کے بعد اُن کی رضامندی پر موقوف رہیگا۔ ایجاب و قبول کے صیغوں کو چند مرتبہ دہرانا احوط ہے۔ اور جواب فوراً دینا چاہیے۔ صیغے عربی زبان سے میں ادا ہونے چاہئیں۔ اور اگر مرد و عورت دونوں یا اُن میں سے کوئی ایک کسی اور شخص کو اپنا وکیل کرے تو جائز ہے۔ اور اگر ایک ہی شخص عربی کے صیغے جانتا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہی طرفین کا وکیل ہو جائے۔ اور ایجاب و قبول میں الفاظ کا صحیح طریق پر ادا کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اگر ایک طرف بھی غلط ہو جائے گا کہ جس سے معنی بدل جائیں تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اور سنت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو۔ اور قرور و عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور کچھ لوگ گواہ ہوں تاکہ اعلان ہو جائے اور صیغہ نکاح سے قبل خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ بہتر ہے کہ یہ خطبہ پڑھا جائے۔

خطبہ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا وَبِنِعْمَتِهِ وَكَوَالِهَةِ اِلٰهِ اللّٰهِ اِخْلَاصًا وَتَوْحِيدًا اِنْبِیَّتِهِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِیَّتِهِ وَعَلٰی اٰلِصْفِیَّاءِ مِنْ عَشْرَتِهِ
اَمْثَا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی الْاَنَامِ اَنْ اَعْنَاهُمْ بِالْحَدَلِ
عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَكَ وَتَعَالٰی وَاَنْكَحُوا الْاَدِیَامِی مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ
مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَانِكُمْ اِنْ یَكُوْنُوْا فُقَرَاءَ یَغْنِیْهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ
وَاللّٰهُ وَاَسْعَ عَلَیْهِمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ تَنَآكْحُوْا
وَتَنَاسَلُوْا كَثُرُوْا فَاِنِّیْ اَبَاھِیْ بِكُمْ اَلْیَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَوْ بِالسَّقَطِ
وَقَالَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلِیْسَ مِنِّیْ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

لے اور ہر لفظ کو سمجھ کے استعمال کرے جن طرح عرب استعمال کرتے ہیں نیز کہ بے سمجھے پر افسوس پڑھ

کے یہ قصد کر لے کہ اس سے نکاح ہو جائے گا۔ ۱۱

صیغہ نکاح

(۱) جب مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور خود اپنا صیغہ نکاح پڑھنا چاہیں اور قرأت بھی ان کی درست ہو تو اس طرح پڑھیں۔

پھر فرما رکھئے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
قَبِلْتُ التَّرْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
قَبِلْتُ التَّرْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِنَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّرْوِيجَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں۔

پھر فرما رکھو گا وکیل کہے

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ التَّرْوِيجَ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمَوْكِلِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

اول عورت کہے

أَتَمَّكَتُ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
وَوَجَّهْتُ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ
رَوَّجْتُ نَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

أَتَمَّكَتُ نَفْسِي عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

أَتَمَّكَتُ وَرَوَّجْتُ نَفْسِي نَفْسَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

پلے عورت کا وکیل کہے

أَتَمَّكَتُ مَوْكِلَتِي مَوْكِلَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

رَوَّجْتُ مَوْكِلَكَ مَوْكِلَتِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

أَتَمَّكَتُ مَوْكِلَتِي بِمَوْكِلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ۔

قِيلَتْ التَّزْوِجُ لِمَوْكِلِي عَلَى
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

قِيلَتْ النِّكَاحُ وَالتَّزْوِجُ لِمَوْكِلِي
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک سینہ

قِيلَتْ النِّكَاحُ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ -

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص

پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے

قِيلَتْ النِّكَاحُ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

قِيلَتْ التَّزْوِجُ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

قِيلَتْ النِّكَاحُ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ -

قِيلَتْ التَّزْوِجُ لِمَوْكِلِي عَلَى

الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

قِيلَتْ النِّكَاحُ وَالتَّزْوِجُ لِمَوْكِلِي

عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

اس صورت میں بھی اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لی گئی ہے تو ایک

قِيلَتْ النِّكَاحُ لِمَوْكِلِي عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُومِ -

زَوَّجْتُ مَوْكِلِي بِمَوْلِكَ عَلَى
الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ

أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مَوْكِلِي مَوْلِكَ
عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

یہ بھی پڑھیں۔

أَنْكَحْتُ مَوْلِكَ مَوْكِلِي وَكَالَتْهَا
وَعَنْ أَيْمَانِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ رشید ہوں۔ اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص

کو وکیل کریں تو صیغہ نکاح اس طرح پڑھیں

اول عورت کی طرف سے کہے

أَنْكَحْتُ مَوْكِلِي مَوْلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

زَوَّجْتُ مَوْكِلِي مَوْلِكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

أَنْكَحْتُ مَوْكِلِي بِمَوْلِكَ عَلَى
الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

زَوَّجْتُ مَوْكِلِي بِمَوْلِكَ عَلَى

الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

أَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ مَوْكِلِي مَوْلِكَ

عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُومِ -

سینہ یہ بھی پڑھا جائے۔

أَنْكَحْتُ مَوْلِكَ بِمَوْلِكَ وَكَالَتْهَا

وَعَنْ أَيْمَانِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -

(۴) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں لیکن ولی رباپ یا دادا موجود ہوں تو ان سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغہ نکاح پڑھیں۔

<p>پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے</p> <p>قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكَّلِي عَلَى المَهْرِ المَعْلُومِ۔</p> <p>قَبِلْتُ التَّرْوِيجَ لِابْنِ مُوَكَّلِي عَلَى الصِّدَاقِ المَعْلُومِ۔</p>	<p>اول لڑکی کے ولی کا وکیل کہے</p> <p>اَنْكَحْتُ بِنْتِ مُوَكَّلِي ابْنَ مُوَكَّلِكَ عَلَى المَهْرِ المَعْلُومِ۔</p> <p>رَوَّجْتُ بِنْتِ مُوَكَّلِي بِابْنِ مُوَكَّلِكَ عَلَى الصِّدَاقِ المَعْلُومِ۔</p>
--	---

(۵) اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں۔ اور دونوں کے ولی بھی موجود نہ ہوں۔ لیکن نکاح مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغہ نکاح پڑھ سکتے ہیں۔

<p>پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف سے کہے</p> <p>قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِلصَّبِيِّ المُعَيَّنِ المَعْلُومِ عَلَى المَهْرِ المَعْلُومِ۔</p> <p>قَبِلْتُ التَّرْوِيجَ لِلصَّبِيِّ المُعَيَّنِ المَعْلُومِ عَلَى الصِّدَاقِ المَعْلُومِ۔</p>	<p>اول ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے</p> <p>اَنْكَحْتُ الصَّبِيَّةَ المُعَيَّنَةَ المَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ المَعَيَّنِ المَعْلُومِ عَلَى المَهْرِ المَعْلُومِ۔</p> <p>رَوَّجْتُ الصَّبِيَّةَ المُعَيَّنَةَ المَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ المَعَيَّنِ المَعْلُومِ عَلَى الصِّدَاقِ المَعْلُومِ۔</p>
---	--

یہ صیغے یوں بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ اول لڑکی کی طرف سے ایک شخص کہے اَنْكَحْتُ نَرِيذِبَ مُحَمَّدًا عَلَى المَهْرِ المَعْلُومِ۔ پھر فوراً لڑکے کی طرف سے ایک شخص کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى المَهْرِ المَعْلُومِ (زینب و محمد کی جگہ اس لڑکی لڑکے کا نام لیا جائے۔ جن کا نکاح ہوتا ہے ایہ نکاح حضولی ہے۔ جسے مرد و عورت بالغ ہو جانے کے بعد مجاز ہیں کہ بجالا رکھیں یا فسخ کر دیں۔ اس میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے علاوہ نکاح کی اور بھی صورتیں ہیں۔ جن کے لئے بھی نکاح کے صیغے ان میں سے بنائے جاسکتے ہیں۔

عقدِ مُتَع

مُتَع میں بھی احتیاط لازم ہے۔ اور اس میں مرد و عورت اور مہر کی قیمتیں کے علاوہ مدت کا معین ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر مدت معین نہ ہوگی تو وہ عقد نکاح دائمی ہو جائے گا۔ مہر فوراً ادا کر دینا چاہیے۔ پاک دامن و مومنہ عورت سے مُتَع کرنا مستحب ہے۔ اور کنواری لڑکی سے مکروہ ہے۔ اور بازاری عورت سے بھی مکروہ ہے۔ اس ضمن میں یہ واضح رہے کہ مُتَع کی تشریح ضرورت کی صورتوں کے لئے ہوئی ہے لیکن چونکہ مخالفین نے اس حکم اسلامی کو ممنوع سمجھ لیا۔ لہذا اس قانون کی بقا کے لئے مُتَع کی فضیلت میں احادیث وارد ہوئے ہیں۔ بہر حال بہر شخص کے لئے بلا ضرورت جب کہ عقد دائمی وہ کر چکا ہے۔ یا کر نیکی ضرورت رکھتا ہے۔ عقد منقطع (مُتَع) کے بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سوائے ان صورتوں کے جب کہ مخالفین کے خلاف اس شعار کو قائم رکھنے کے لئے عمل کی ضرورت ہو۔ بہر مسلمان عورت اور کافر سے جو اہل کتاب اور ذمی ہو۔ مُتَع صحیح ہے۔ صیغہ مُتَع میں بھی ایجاب و قبول اور قصد انشاء اور الفاظ کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا ضروری ہے۔

صیغہ مُتَع

(۱) اگر مرد و عورت خود صیغہ پڑھ سکتے ہوں تو اول عورت کہے۔ مَتَّعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ بِمَرَدٍ كَيْ قَبِلْتُ الْمَتَّعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۲) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے دو شخص وکیل ہوں تو اول عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ مَوْكَلَتِي مَوْكَلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ بِمَرَدٍ كَيْ قَبِلْتُ الْمَتَّعَةَ لِمَوْكَلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۳) اگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے ایک ہی شخص وکیل ہو تو اول عورت کی طرف

سے کہے۔ مَتَّعْتُ مَوْلَاتِي بِمَوْكَلَتِي عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فرامرد کی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمَتْعَةَ لِمَوْلَاتِي عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۱۴) اگر عورت کی طرف سے خود متعہ کرنے والا مرد ہی وکیل ہو تو پہلے عورت کی طرف سے کہے۔ مَتَّعْتُ مَوْلَاتِي لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فرامرد اپنی طرف سے کہے۔ قَبِلْتُ الْمَتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۱۵) اگر عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص وکیل ہو اور مرد خود پڑھنا چاہے تو اول عورت کا وکیل کہے۔ مَتَّعْتُكَ مَوْلَاتِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر فرامرد کہے۔ قَبِلْتُ الْمَتْعَةَ لِنَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ۔

(۱۶) اگر مرد و عورت دونوں عربی زبان نہ جانتے ہوں۔ اور خود متعہ کا صیغہ پڑھنا چاہیں تو دوسری زبان میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً اردو زبان میں اس طرح پڑھیں۔ اول عورت کہے میں نے اپنے نفس کو اتنی مدت کے لئے اس قدر مہر پر متعہ میں دیا پھر فرامرد کہے۔ میں نے اتنی مدت کے لئے اس قدر مہر پر متعہ کو قبول کیا۔

حرام عورتیں

اول وہ عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا رسالت قسم کی ہیں۔

(۱) ماں، دادی، نانی، پر نانی اور اس سے اوپر

(۲) بیٹی، نواسی اور اس کی اولاد۔ پوتی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے۔

(۳) بہن

(۴) بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

(۵) اپنی بھوپھی - ماں باپ کی بھوپھی - دادا دادی - نانا، نانی کی بھوپھی - اور اس کے اوپر

(۶) اپنی خالہ، ماں کی خالہ، دادا، دادی - نانا، نانی کی خالہ اور اس سے اوپر

(۷) بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اُس کی لڑکیاں - اور لڑکیوں کی لڑکیاں - اور اس

سے نیچے۔

دوسرے نسب کی طرح رضاعت (دودھ پینے پلانے) سے بھی یہ ساتوں قسم کی

عورتیں حرام ہو جاتی ہیں، کیونکہ دودھ پینے والا بچہ اس عورت کے لئے جن نے دودھ

پلایا ہے۔ اور اُس کے شوہر کے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سب

رشتہ دار یاں دودھ کی قائم ہو جائیں گی بلکہ جن بچے نے دودھ پیا، اُس کے باپ کے لئے

بھی یہ جائز نہیں ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی سے جو اُس کے بطن سے ہو یا

اُس کے شوہر کی لڑکی سے نکاح کرے۔ کیونکہ یہ لڑکیاں اس کی اولاد کے حکم میں ہیں۔ لہذا

اگر نانی اپنے نواسہ یا نواسی کو یا ساس اپنے داماد کی دوسری اولاد کو دودھ پلائے گی تو اس

دودھ پلانے والی کی لڑکی داماد پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ اور نکاح منع ہو جائے

گا۔ لیکن اگر دادی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اُس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہوگی۔

رضاعت کی آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا دودھ جائزہ حمل سے حاصل ہوا ہو۔ یعنی زنا

کا نہ ہو۔ اور نہ خود بخود آتا ہو۔

(۲) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) زندہ ہو۔

(۳) بچہ ہر مرتبہ چھاتی سے منہ لگا کر پئے۔ یہ نہ ہو کہ کسی برتن میں دودھ کے پلایا جائے۔

(۴) دودھ خالص ہو، اُس میں کوئی چیز ملا کے نہ دی جائے۔

(۵) دودھ ایک شوہر سے ہو۔ دو شوہروں سے نہ ہو۔ پس اگر مرضعہ کو شوہر نے طلاق

دے دی ہے اور دوسرا عقد کر کے وہ حاملہ ہو گئی ہو۔ اور دودھ برابر جاری رہا ہو۔ اور وضع

حمل سے قبل (پہلے شوہر سے) دس مرتبہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے (پانچ مرتبہ

کسی بچہ کو دودھ پلایا ہو تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ مرضہ ایک ہو۔ یعنی پوری رضاعت ایک عورت سے ہو۔ پس اگر حضور ایک عورت پلائے۔ اور حضور دوسری عورت اگرچہ دونوں ایک ہی شوہر کی بیویاں ہیں تو رضاعت متحقق نہ ہوگی۔

(۶) دودھ پینے والے بچہ کی عمر نوپے دو سال کی نہ ہونی ہو۔ اور مرضہ کے بچے میں اس کی شرط نہیں ہے کہ اس کا سن بھی دو برس سے کم ہو۔

(۷) بچہ کو ایسا مرض نہ ہو کہ دودھ پی کر فتنے کہ دیتا ہو۔ پس اگر ایسا ہو تو احتیاط لازم ہے۔

(۸) دودھ اتنا پئے کہ اس سے گوشت پیدا ہو۔ اور بڑی میں طاقت آئے۔ یا یہ کہ ایک شب دو روز میں جب بچہ بھوکا ہو۔ مرضہ نے اُسے دودھ پلایا ہو۔ یا لگاتار پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو۔ اور ہر مرتبہ بچے نے پیٹ بھر کر پیا ہو۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ اس درمیان میں کسی اور کا دودھ اُس نے نہ پیا ہو۔ مگر احوط یہ ہے۔ کہ دستل مرتبہ دودھ پیا ہو۔ تب بھی احتیاط کا لحاظ رکھا جائے۔ یعنی رضاعت کا حکم جاری کیا جائے۔

تیسرے وہ عورتیں جو نسب و رضاعت کے بغیر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں گیارہ قسم کی ہیں۔

(۱) زوج کی ماں جو عقد ہوتے ہی حرام ہو جاتی ہے۔

(۲) باپ کی زوجہ بیٹے پر۔ اور بیٹے کی زوجہ باپ پر۔

(۳) زوجہ مدخولہ کی بیٹی۔

لے لیکن اگر دو عورتیں ایک ہی شوہر سے دو بچوں کی پوری رضاعت کریں تو ان دونوں بچوں کے درمیان رضاعت متحقق ہو جائے گی۔ پس اس قسم میں مرضہ کا ایک ہونا شوہر کے ایک ہونے کی مانند نہیں ہے۔
 (آٹھ) عمن حکیم سے بشرطیکہ دودھ کے سوا اور کوئی غذا اسے نہ دی گئی ہو۔ ۱۲ (آٹھ) عمن حکیم

(۱۴) جس شوہر دار عورت سے یا اس عورت سے جو کسی کے طلاق رجعی کے عدہ میں ہو۔ جان کر عقد کر لے تو اس کا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۵) اسی طرح اگر شوہر دار عورت سے زنا کیا جائے تو وہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۶) اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ نکاح حرام ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۷) اگر کوئی شخص لڑکے کا انکار کرے کہ یہ میرے نطفہ کا نہیں ہے۔ اور زوجہ اس کا بتائے اس پر دونوں حاکم شرع کے سامنے ایک دوسرے پر لعنت کریں تو یہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(۱۸) جس لڑکے سے اغلام کیا ہو۔ اس کی ماں بہن اور بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ فاعل و مفعول دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں۔

(۱۹) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کر کے جماع کیا جائے۔ اور انفساً واقع ہو۔ یعنی اس کے حیض و پانخانہ کا مقام ایک ہو جائے۔ تو پھر بنا بر مشہور اس کے لئے وہ حرام ہو جائے گی۔

(۲۰) وہ عورت جس کے ساتھ عقد ہونے سے قبل اس کی ماں یا بیٹی وغیرہ سے زنا کر چکا ہو۔ اسی طرح اگر وہ بی با شبہ کر چکا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔

۱۱۔ شوہر دار عورت کا ہمیشہ کے لئے حرام ہو جانا بنا بر احتیاط و جوبی ہے۔

۱۲۔ عدہ نود رجعیہ ہو یا غیر رجعیہ۔

تہ اگر لڑکے والے نابالغ ہو تو اس پر مفعول شخص کی ماں بہن اور بیٹی حرام ہے لیکن اگر لڑکے والا نابالغ ہو۔ تو بنا بر احتیاط (واجب) اس کی ماں بہن اور بیٹی سے عقد کرے (۲۱ آقائے محسن حکیم)

۱۳۔ یا اگر عقد کے بعد اور دخول سے پہلے زنا واقع ہو۔ تب بھی بنا بر احتیاط ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی ۱۴۔ یعنی زانیہ کی ماں اور بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور زانی کا باپ اور بیٹا زانیہ پر ۱۵۔ لیکن اگر نکاح کے بعد زنا ہوا ہے۔ یا وہ بی با شبہ ہوئی ہے۔ تو اس سے حرمت نہیں ہوتی (محسن)

(۱۱) آزاد زوجه جسے نومبر شوہر نے طلاق عدہ دی ہو تو وہ نویں طلاق کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ لیکن تیسری اور چھٹی طلاق کے بعد پھر نکاح کا جائز ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی دوسرا شخص جسے محلل کہتے ہیں۔ اس سے نکاح کر لے۔
چوتھے۔ وہ عورتیں جو بعض حالات میں حرام ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔
(۱۱) ایک بیوی جب تک عقد میں ہے۔ اُس کی بہن سے نکاح حرام ہے۔
(۱۲) جب کہ چار عورتیں نکاح دائمی میں موجود ہوں تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا حرام ہے۔

(۱۳) زوجہ کی بختی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے دے تو جائز ہے۔

(۱۴) زین کافرہ سے جو اہل کتاب نہ ہو۔ مسلمان مرد کا نہ اُس سے نکاح صحیح ہے اور نہ مستقہ اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر مرد سے عقد حرام ہے۔ خواہ وہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح زین کتابیہ سے بھی بنا براتوئے نکاح دائم جائز نہیں ہے۔ یاں مستقہ کتابیہ سے جائز ہے۔ اور اسی طرح مومنہ عورت کا عقد مخالف (غیر مومن) کے ساتھ بنا برا حرام ناجائز ہے۔

اعمال بعد نکاح

جب دلہن شوہر کے گھر جائے تو مومنین کو کھانے کی دعوت ایک روز یا دو روز دی جائے اس سے زائد مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے کہ دلہن کو جب شوہر کے گھر لایا جائے تو رات کا وقت ہو۔ اور دن میں دعوتِ دلیمہ کی جائے اور دلہن با وضو ہو۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دلہن کو تیرے پاس لائیں تو کہہ کہ آنے سے پہلے وضو کر لے۔ اور تو بھی وضو کر۔ اور دو رکعت نماز پڑھ۔ اور دلہن کو بھی حکم کر کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر خدا کی حمد بجالا اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیج۔ اور دعا کر اور وہ عورتیں جو اُس کے ساتھ آئی ہیں اُن سے کہہ کہ آمین کہیں۔ اور یہ دعا پڑھ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ذِقْتِیْ الْفَهْمَا

سے بنا براتوئی جواز ہے ۱۲

وَوَدَّهَا وَرِضًا هَا وَأَرْضِنِي وَأَجْمَعْ بَيْنَنَا بِأَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَالْإِسْرَائِيلَاتِ
فَاتَاكَ تَحْتِ الْحَدَلِ وَتَكْرَهُ الْحَوَامَ - اور اپنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ اور یہ دعا پڑھ
اللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَوَجَّهْتُ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحَلَلْتُ
فَرَجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئًا فَاجْعَلْهُ مُسَلِّمًا سَوِيًّا وَلَا
تَجْعَلْهُ شَرِكًا شَيْطَانٍ پھر دلہن کے دونوں پاؤں کسی طرف میں دھوئے اور اس پانی
کو گھر میں پھڑکے کہ موجب خیر و برکت ہو گا۔ اور خداوند عالم ستر بزار پریشانیوں گھر سے دفع
فرمائے گا۔ اور ستر بزار طرح کی برکتیں داخل کرے گا۔ اور چاہئے کہ سات روز تک دودھ اور سرکہ
اور دھنیا اور ترش سیب کھانے سے دلہن کو روکا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بانجھ ہو جائے۔ پھر
جب جماع کرنے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے جو امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے بِسْمِ اللَّهِ
وَبِاللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا دَرَقْتَنِي تَاكِرُ جَمَاعٍ مِیں
شیطان شریک نہ ہو۔ وقت جماع بسم اللہ پڑھے۔ اور حق تعالیٰ سے سوال کرے کہ اُسے
فرزند صالح مرحمت فرمائے اور جماع پیر، منگی، جھڑت اور جمعہ کی راتوں میں مستحب ہے
اور جمعرات کو بوقت زوال اور بروز جمعہ عصر کے بعد اور جب عورت کی خواہش ہو۔ اور ماہ رمضان
کی شبِ اول میں بھی مستحب ہے۔

مندرجہ ذیل وقتوں میں جماع کرنا مکروہ ہے۔ چاند گہن کی رات، سورج گہن کا دن،
وقت غروب آفتاب یہاں تک کہ سرخی شفق زائل ہو۔ بعد طلوع فجر، طلوع آفتاب تک
سرخ یا زرد دسیاہ آندھی آنے کے دن، وقت زلزلہ، وقت زوال پھر مہینہ کی پہلی رات سوائے
ماہ رمضان کی پہلی رات کے کہ جس میں جماعت مستحب ہے۔ نہ مہینہ کی پندرھویں شب، نہ
مہینہ کی آخر کی وہ راتیں جن میں چاند چھپ جاتا ہے۔ جس رات کو سفر سے واپس آئے
شبِ عیدین نہ رہنے ہو کہ اور اسی طرح کشتی میں۔ مکان کی چھت پر پھل دار درخت پر چھلدار
درخت کے نیچے۔ دھوپ میں۔ خضاب لگا کر اور احتلام کے بعد بھی بغیر غسل یا وضو کے
جماع کرنا یا کھڑے ہو کر یا اس طرح کہ عورت کی پشت مرد کی طرف ہو جماع کرنا یا رو بقبیلہ
یا پشت بقبیلہ ہو کہ جماع کرنا اور بوقت جماع عورت کے مقام پیشاب کی طرف نظر کرنا مکروہ

ہے۔ اور اسی طرح وقت جماع سوائے ذکر خدا کے اور کوئی کلام کرنا بھی مکروہ ہے۔ اور ایسی انگوٹھی کا ہاتھ میں ہونا جس پر خدا کا نام یا کوئی آیت کندہ ہو۔ یا حاملہ عورت سے بغیر وضو کے جماع کرنا۔ اور ایسی جگہ جماع کرنا کہ جہاں کوئی تمسیر شخص ہو۔ یہ سب امور مکروہ ہیں اور چاہیے کہ صاف کرنے کے لئے مرد اور عورت کا کپڑا علیحدہ علیحدہ ہو۔ کیونکہ کپڑے کا ایک ہونا عادت کا باعث ہے۔

حقوق زوجہ و شوہر

شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے کہ اُس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس مکان، خدمت گار وغیرہ اپنی حسب استطاعت و قدرت اور رواج کے مطابق مہیا کرتا رہے۔ لیکن اگر عورت نافرمان ہو۔ اور اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے۔ تو نان و نفقہ کی مستحق نہ رہے گی۔ شوہروں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رعایت برتیں اور اُن کے ساتھ خواہ مخواہ سختی سے پیش نہ آئیں۔ اور اُن کو ایسے کاموں کی تکلیف نہ دیں جو اُن کی قدرت سے باہر ہوں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ بھول کے ہے خدمت گار نہیں ہے۔ پس اُس سے ملاطفت و نرمی سے پیش آتے رہو۔ تاکہ ہر حال میں تم اُس سے فائدہ حاصل کر سکو۔ حدیثوں میں ہے کہ بیوی کا حق اُس کے شوہر پر یہ ہے۔ کہ اُس کے خرچ کو دے۔ اُس کے کپڑوں کا خیال رکھے اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے معاف کر دے۔ ترش مزاجی سے پیش نہ آئے۔ ہر وقت ماتھے پر تیوری نہ پڑھی رہے۔ کم از کم تیسرے دن گوشت کھلائے۔ چھ مہینے میں ایک مرتبہ مہندی دیکھ دے۔ سال میں چار جڑے پوشاک دو گرم اور دوسرے بنائے۔ تیل موجود رہے۔ میوے حسب قدرت و رواج کھلائے۔ عید کے دنوں میں بہ نسبت اور موقعوں کے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں مہیا کرے۔ اسی طرح شوہر کے حقوق عورت پر ہیں۔ ایک عورت جناب رسالتاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت زوجہ پر شوہر کا کیا حق ہے۔ فرمایا کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ اُس کی نافرمانی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے

کرنی چیز سی محتاج کو نہ دے۔ اور سنتی روزہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ رکھے۔ اور جس وقت وہ جماع کا ارادہ کرے۔ تو انکار نہ کرے۔ اگرچہ اونٹ پر بھی سوار ہو۔ اور بغیر شوہر کی اجازت کے باہر نہ جائے۔ اگر بے اجازت باہر جائے گی تو آسمان وزمین کے فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کریں گے کہ جب تک گھر میں واپس آئے۔ حدیث میں ہے کہ زوج پر شوہر کا یہ حق ہے کہ خوشبو لگائے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ بناؤس نکار کرے۔ ہر صبح وشام شوہر کے سامنے حاضر ہو کہ اگر شوہر جماع کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ موجود رہے۔ اور انکار نہ کرے۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور جس عورت کا شوہر اُس کو جماع کے لئے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر صبر جائے تو فرشتے اُس عورت پر اُس وقت تک لعنت کرتے ہیں کہ شوہر بیدار ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی تو اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اگر شوہر راضی ہے تو خدا اور رسول بھی راضی ہیں۔ اور اگر وہ ناخوش ہے تو یہ بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے شوہر کے آرام و راحت کو ہمیشہ مقدم رکھیں بلکہ شوہر کے ماں بہن یعنی اپنی ساس خندوں کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ کیونکہ اُن کی ناراضگی میاں بیوی کے درمیان میں سارے بھگڑاؤں کی جڑ ہے۔ اس طرح سسرال کی شکایت کبھی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ بات بٹھ جاتی ہے۔ اور ذرا سی زبان تمام عمر گھر آباد نہیں ہونے دیتی۔ ماں باپ کو چاہیئے کہ اپنی لڑکیوں کو لڑکپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھانے اور نماز روزہ کے فیض و درسی مسائل تعلیم کرنے کے بعد کام کاج سیکھنا پڑونا اچھی اچھی عادتیں سکھانا چاہیئے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عورتوں کو گھڑکیوں اور کوٹھوں پر نہ جانے دو۔ اُن کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۃ نور یا دللاؤ۔ غرضیکہ اُن میں ایسی عادتیں ڈالی جائیں جو شرناک لڑکیوں میں برتنی چاہئیں۔ پردہ کے متعلق بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے کیونکہ نامحرم کے سامنے

حکم کھلا آنا حرام ہے۔ پردہ دار عورتوں سے پردہ کا اٹھنا قریب قیامت کی دلیل ہے۔

اعمال طلب اولاد

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ

ہر روز سو مرتبہ استغفار پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہر روز صبح و شام سو مرتبہ استغفر اللہ

اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اس کے بعد

ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہنا چاہیے۔ روایت میں ہے کہ طلب اولاد کے لئے سجدہ میں

یہ پڑھا کرے۔ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

سے منقول ہے کہ طلبِ فرزند کے لئے جماع کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَدْزُقْنِيْ

وَلَدًا وَاَجْعَلْهُ تَقِيًّا لَيْسَ فِيْ خَلْقِهِ زِيَادَةٌ وَّلَا نَقْصَانٌ وَاَجْعَلْ عَاقِبَتَهُ

اِلَى الْخَيْرِ۔ اور جو عورت حاملہ نہ ہوتی ہو تو سورۃ آل عمران (پارہ ۳ و ۴) زعفران کلاب

سے لکھ کر اُس کے باندھی جائے۔ حاملہ ہو جائے گی۔ اور جو سورۃ فجر (پارہ ۳۰) گیارہ مرتبہ

پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور پھر جماع کرے۔ خداوند عالم اُسے فرزند عطا فرمائے گا۔

کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے دو کابنیں

ہوئے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ آیتیں پڑھے۔

اِنشَاء اللّٰہِ تَجِبُ كَوْ فَرْزَنْدِ عَطَا ہُوْكَ۔ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذُہِبَ مَعَا ضِبَابُ فِظْنٍ اَنْ تَنْ تَقْدِرُ

عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ

الظَّالِمِيْنَ فَاَسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْعَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِيْ

السُّوْمِيْنَ وَ ذَكَرْنَا اِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَاَنْتَ

خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ہ۔

روایت میں ہے کہ عورت کے حاملہ ہونے کے بعد اگر کوئی شخص چاہے کہ وہ

لڑکا جنے۔ تو چار مہینہ کا حمل ہونے سے پہلے متواتر چار جمعہ اس کے پیٹ پر رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَمِیْتُہُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَنْتَ اَیْضًا مُحَمَّدٌ مُحْرَمٌ مُحَمَّدٌ وَاَوْلَادِہٖ الطَّیْبِیْنَ
 الظَّاهِرِیْنَ۔ پھر جب پتھ پید ہو تو اُس کا نام محمد رکھا جائے۔ حضرت امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے روایت ہے کہ بوقت جماع یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ سَمَّیْتَنِیْ
 ذَکُوًّا سَمِیْتُہُ مُحَمَّدًا۔ پتھ کا نام محمد رکھے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
 سے منقول ہے کہ طلبِ فرزند کے لئے ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا
 وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَاَجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَدُنْکَ وَلِیًّا تَیْرِثُنِیْ فِیْ حَیَوٰتِیْ
 وَیَسْتَفْرِیْ لِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ وَاَجْعَلْہٗ خَلْفًا سَوِیًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْہِ
 شَرْکًا وَلَا تُصِیْبَا اللّٰهُمَّ رَاۤیِیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِنَّکَ اَنْتَ
 الْعَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اعمال وقتِ حمل و آسانی وضع حمل

سورۃ بقرہ پارہ ۳۰ کو اگر لکھ کر پانی سے دھویا جائے۔ اور اس پانی کو حاملہ عورت
 پئے تو اُس کا حمل محفوظ رہے گا۔ اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

دیگر۔ ان آیات کو پوسٹ آہو پر لکھ کر ابتدائے حمل سے لے کر چالیس روز تک
 حاملہ کے پاس رکھا جائے۔ پھر علیحدہ کر لیا جائے۔ اور وضعِ حمل کے مہینہ میں پھر اُس کے
 پاس رہے تو بچہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ آیات یہ ہیں۔ وَاٰیُوْبُ اِذْ نَادٰی
 رَبَّہٗ اِنِّیْ مَسْیُوْرٌ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَاَسْتَجَبْنَا لہٗ وَكَشَفْنَا
 مَا بِہٖ مِنْ ضَرِّہٖ وَاٰتَيْنَاہٗ اُمَّلَہٗ وَاَمْثَلْہُمْ مَعْمَہٗ رَحْمَہٗ مِّنْ عِنْدِنَا
 وَفَرَّخُوْا لِلْعَابِدِیْنَ۔

اور جس عورت کو خون زیادہ آجائے۔ ان آیات کو اُس کے دامن پر لکھیں خون منقطع

ہو جائے گا۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْفُرْاٰنَ لَسَا اُوْکَ اِلَیْ مَعَا دِلِکَ لِنَبَاۤءِ
 مُسْتَقَرِّ لِّکُلِّ نَبَاۤءٍ مُّسْتَقَرِّ لِّکُلِّ نَبَاۤءٍ مُّسْتَقَرُّ لَوْ حُوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس روز ذکر اڑا کا متوکل ہو۔ حاملہ سات دانہ خرما کھالے جو مولود کے فہم و فراست میں زیادتی کا باعث ہوگا۔ وضع حمل کی آسانی کے لئے اس دعا کو لکھ کر حاملہ کی ران پر باندھا جائے۔ **وَمِنْهَا خَلَقْتُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَمُخْلِصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ فَسَبِّحْ عَنْهَا فَإِنَّ نَفْسَهُ سَوِيًّا لِيَا ذُنَ اللّٰهِ عَسْرًا وَجَلَّ**

اگر اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی داہنی ران پر باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے۔

دیگر وہ برائے آسانی وضع حمل اس شکل کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھا جائے وہ شکل یہ ہے۔

اخرج نفسي من هذا المجلس

٢	٩	٢
٣	٥	٤
٨	١	٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمہما الہمہمہ صمیعہ لہذہ

دیگر اسی مطلب کے لئے حاملہ پر یہ دعا پڑھی جائے۔ **يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخْلِصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ أَخْلِصْهُ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ**۔
دیگر سورۃ اتا انزلناہ کو حاملہ پر پڑھنے سے ولادت آسان ہو جائے گی۔

دیگر خواص السورۃ میں ہے کہ سورۃ ذاریات یا سورۃ واقعیہ یا سورۃ الشفاق کو لکھ کر حاملہ کے باندھا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔ اور جب ولادت ہو جائے تو اسے آتار لیا جائے۔

اعمال بعد ولادت

بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کو غسل دینا سفید پارچہ میں لپیٹنا۔ اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور خاک شفا یا شہید یا خرماکو فرات کے پانی یا شیریں پانی سے آمیزش کر کے اس کے تالو کو اٹھانا یہ سب امور ناف کاٹنے سے پہلے سنت ہیں۔ اور سورۃ الحاقیہ معوذتین سورۃ فلق و سورۃ ناس کو لکھ کر بطور تعویذ بچے کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو جمیع آفات و بلیات اور برشر سے محفوظ ہو جائے گا اور ام الصبیان کے دفعیہ کے لئے یہ شکل لکھ کر بچے کے گلے میں لٹکانی جائے۔

جریوٹ امر اوٹ ہیون بیوٹوٹ سلموٹ سلمو ماتقین الغیار
وما درنا فرونا اھیون حیوم۔

سنت ہے کہ بچے کے پیدا ہونے سے سات روز بعد اُس کا نام حضرت انبیاء و
آئمہ معصومین علیہم السلام کے ناموں پر رکھا جائے اور وہ نام رکھنے چاہئیں جو عبودیت پر
مشتمل ہوں۔ مثلاً عبد اللہ، عبد الرحیم وغیرہ اور بدترین نام یعنی حکیم، خالد، مالک و حارث
اور بدترین کنیت ابو علیسی، ابو الحکم اور ابو مالک نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور جس بچے کا نام محمد رکھا
جائے اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہو۔ اور سنت ہے کہ اسی روز عقیقہ کیا جائے۔ اور اس
سے پہلے بچے کا سر منڈوایا جائے اور بالوں کے برابر سونا یا چاندی تصدق کیا جائے۔ اور مکروہ
ہے کہ سر منڈانے کے وقت کچھ بال بطور کامل یا گیسو چھڑوٹے جائیں۔ اور اُسی روز بچے کے
کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ سوراخ کرنا مستحب ہے۔ اور اُس روز بچے کا ختنہ بھی سنت ہے۔

عقیقہ

عقیقہ سنت مؤکدہ ہے۔ اور گو سفند کی بجائے اس کی قیمت تصدق کرنا کافی نہیں
ہے۔ اگر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کسی وجہ سے عقیقہ نہ ہو سکے تو اُس کے بالغ ہونے
کے وقت تک ولی کے ذمہ ہے اور بالغ ہونے کے بعد اُسے خود اپنا عقیقہ کرنا چاہیے
اور اگر بچہ ساتویں روز بعد زوال مر جائے تو بھی عقیقہ کا استحباب ساقط نہیں ہوتا حدیث
میں ہے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا۔ بچہ آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور عقیقہ کے لئے
اونٹ پانچ برس کی عمر سے اور بکرا دو سال سے اور بھیڑ یا دنبہ ایک سال سے کم نہ ہو زیادہ
کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور سنت ہے کہ اس میں قربانی کے جانور کی سب شرطیں
پائی جائیں۔ یعنی دبلا تیلانہ ہو اور کسی قسم کا جسمانی عیب اُس میں نہ ہو۔ چاہیے کہ عقیقہ
کا جانور نہ ہو۔ خواہ مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔ اور سنت ہے کہ ذبح کے بعد جانور کا بند سے بند
بند کریں۔ ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ اور گوشت چکا کر کم سے کم دس مومنین کی دعوت کی جائے
اور چکا گوشت تقسیم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔ اور عقیقہ کا چوتھا حصہ پاؤں کی طرف

سے دایہ کو دیا جائے۔ اور اگر دایہ نہ ہو تو ماں کو دیا جائے کہ وہ اسے تصدق کر دے۔ اور باقی تین حصے حاجت مند مومنین میں تقسیم کر دئے جائیں۔ اور چاہیے کہ بچہ کے ماں باپ اس گوشت کو نہ کھائیں بلکہ ان کے متعلقین جن کا کھانا پہننا ان کے ذمہ ہو وہ بھی نہ کھائیں۔ اور موتراشی سے پہلے جانور کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ بعد میں یا دونوں کام ایک وقت میں اور ایک ہی مقام پر ہوں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هِدْهُ عَقِيْقَتَهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِحَمِّهَا بِلَحْمِهَا وَدَمِّهَا بِدَمِّهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وَقَاءً لِّاَزْلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ (فلاں بن فلاں کی جگہ لڑکے اور اس کے باپ کا نام لے) اور اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو اسی دعا کو اس طرح پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هِدْهُ عَقِيْقَتَهُ عَنْ فُلَانَةَ ابْنَةِ فُلَانٍ لِحَمِّهَا بِلَحْمِهَا وَدَمِّهَا بِدَمِّهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وَقَاءً لِّاَزْلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اور یہاں بھی فلائنتہ ابنتہ فلاں کی جگہ لڑکی کا اور اس کے باپ کا نام لے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ذبح عقیقہ کے وقت یہ دعا پڑھے یا قَوْمِ اِنِّي

بِرَحْمَتِكَ مِمَّا تَشْرِكُونَ اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا مَّسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ه اِنَّ صَلَوٰتِي وَ سَكْنِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ بِذٰلِكَ اَمَرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (فلاں بن فلاں) اور اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کیا جائے۔

ختہ

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سنت ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کا ساتویں روز ختنہ کرو کہ اس سے بچہ کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہے۔ اور اس کے بدن میں گوشت جلد پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کا ختنہ نہ ہو، ہوزمین اُس کے پشیاب سے کراہت کرتی ہے۔ بچہ کا ختنہ بلوغ تک ولی کے ذمہ ہے اور جب لڑکا بالغ ہو جائے تو پھر خود اُس پر واجب ہے اور ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

اللَّهُمَّ هَذِهِ سُنَّتُكَ وَسُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّوْا تَاكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاتَّبَاعِ مَتَالِكَ وَلِنَبِيِّكَ لِمَشِيَّتِكَ وَإِمْرَادَتِكَ وَقَضَائِكَ لَا مَرَّ أَرَدْتَهُ وَقَضَاءِ حَمَمَتِهِ وَحَكْمِ أَمْرَتِهِ فَأَدْفَعْ عَنْهُ حَرَّ الْحَدِيدِ فِي خِتَاتِهِ وَحَاجَمَانِيهِ لَا مَرَّ أَنْتَ أَعْرَفْتَ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ فَطِمْرَةٌ مِنَ الذُّنُوبِ وَبِرْدٌ فِي عُمُرِهِ وَأَدْفَعْ الْأَفْئَاتَ عَنْ بَدَنِهِ وَالْأَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهِ وَبِرْدَةً فِي الْغِنَى وَأَدْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

اعمال رضاع مولود و حق فرزند

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ فرزند کے لئے زرن دیوانہ وزن بد کردار کے دودھ سے اجتناب کرو۔ اور جب عورت کا دودھ کم ہو تو سورۃ لیل یا سورۃ فتح یا سورۃ حجر زعفران سے لکھو۔ اور اُسے پانی سے دھو کر عورت کو بلاؤ۔ اُس کا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ اور اگر بچہ مٹی کھاتا ہو تو یہ آیات سورۃ سبأ کی لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالیں۔ بچہ مٹی کھانا چھوڑ دے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فَعِلَ يَا شَيْعَاءَهُمْ مِنْ قَبْلِ إِيْتِهِمْ كَانُوا فِي شَكِّ مُرِيبٍ ۝

اور دانتوں کے آسانی سے نکل آنے کے لئے مسورہ حق کو لکھ کر اسے پانی سے دھوئیں اور اس پانی سے بچہ کے دہن کو دھوئیں۔ روانت آسانی سے نکل آئیں گے۔ جب بچہ تین سال کا ہو جائے تو اس سے کہلواد۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب اُس کی عمر تین سال سات ماہ اور بیس روز کی ہو جائے تو اُسے پڑھاؤ کہ وہ سات بار مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور جب وہ پانچ سال کی عمر کا ہو جائے تو اُسے دائیں بائیں کی پہچان کراؤ۔ اور اُسے کہو کہ رُوْبُقْبُلُ ہو کر سجدہ کرے۔ اور جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ منہ ہاتھ دھو کر نماز پڑھے اور مکتب میں جائے اور نو سال کی عمر میں بچہ کو کہو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر ترک کرے تو اُسے سزائش کرو۔ اور جب بچہ چودہ سال کا ہو جائے تو اُسے کہو کہ کسبِ علم کرے اور حلال و حرام یاد کرے۔ باپ کا یہ فریضہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام تجویز کرے اُسے ارب سکھائے۔ قرآن شریف پڑھائے۔ اُسے پاک رہنے کی ہدایت کرے۔ اور تیر اندازی وغیرہ کی تعلیم دلائے۔ اور اُسے خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے تربیت دے۔

طلاق کا بیان

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے۔ اور چونکہ طلاق بڑا سخت معاملہ ہے۔ لہذا انہایت اچھی طرح اور ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر طلاق کا اقدام کیا جائے۔ پاک و امن عورت کے طلاق پر عرشِ الہی کا نپ اٹھتا ہے۔ اور خداوندِ عالم کے نزدیک حلال امور میں طلاق سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہے جب زن و شوہر کی نا اتفاقی و نا چاقی بالکل اصلاح کے قابل نہ رہے۔ اور بجز علیحدگی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو طلاق ضروری ہو جاتی ہے۔ اور خصوصاً جب کہ عورت اپنی علیحدگی کے لئے جائز خواہش بھی رکھتی ہو تو شوہر کا طلاق پر آمادہ نہ ہونا ظلمِ عظیم اور عورت کے لئے بڑی مصیبت ہے۔ طلاق دینے والے کی شرطِ اطیہ ہیں کہ وہ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اپنے قصد و اختیار سے طلاق دے۔ لہذا نابالغ اور مجنون کا طلاق دینا صحیح نہیں

ہے۔ البتہ مجنون کا ولی اگر اس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائز ہے۔ بخلاف نابالغ کے ولی کے کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا۔ اور بے قصد و ارادہ یا مذاق مذاق میں ویسے ہی طلاق کے الفاظ نکل جانے سے طلاق نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ جبراً طلاق صحیح ہوگی۔

شرائط مطلقہ۔ عقد دائم میں ہو۔ پس متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ اس میں جب مدت گزر جائے یا شوہر مدت بخش دے۔ جدائی حاصل ہو جائیگی۔ دوسرے طلاق کے وقت حیض و نفاس سے پاک ہو۔ لیکن اگر غیر مذکورہ یا حاملہ ہو یا شوہر کہیں باہر ہو۔ اور اسے حالات نہ معلوم ہو سکیں تو ان صورتوں میں اس کے لحاظ کی ضرورت نہیں ہے۔ طلاق صحیح قرار پائے گی۔ اگرچہ بعد میں معلوم ہو کہ بوقت طلاق وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔ تیسرے طلاق اس زمانہ طہارت میں ہو جس میں جماع نہ ہوا ہو۔ مگر یہ شرط نابالغ لڑکی اور حاملہ اور اس عورت کے لئے نہیں ہے۔ جس کی عمر حیض آنے کی ختم ہو چکی ہو لیکن جو عورت سن حیض میں ہو مگر حیض نہ آتا ہو۔ اس کی طلاق جماع کے تین مہینے بعد صحیح ہوگی۔ چوتھے مطلقہ کا تین ہو۔ پس کسی ایک زوجہ کو بلا تین طلاق دینا صحیح نہ ہوگا۔

شرائط طلاق۔ صیغہ طلاق صحیح عربی میں ہو۔ اور دو عادل گواہوں کے سامنے ہو جو صیغہ طلاق کو سنیں۔ صیغہ کے لئے اگر شوہر خود جاری کرے تو صرف یہ کہنا کافی ہے **فَلَانَةٌ مِنْ ذَاتِي طَلِيقٌ** (فلانہ کی جگہ اپنی زوجہ کا نام لے) اور اگر کسی کو وکیل کر دیا ہو تو وہ یہ کہے۔ **فَلَانَةٌ**

لے کبیر السن، غیر نایسہ اور غیر حاملہ میں بھی شرط ہے کہ ظہر میں جماع نہ ہوا ہو۔ (آقائے محسن حکیم)

لے اور حمل کا علم بھی ہو گیا ہو پس اگر علم نہ ہو کہ حمل ہے تو احتیاط یہ ہے کہ معلوم ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے اس طرح اس صورت میں بھی بنا بر احتیاط پھر سے طلاق دے کہ جب طلاق اس پاک رہنے کے زمانہ میں واقع ہوئی ہو جس میں جماع ہوا ہو۔ اور حمل بھی رہ گیا ہو جو ظاہر نہ ہوا ہو۔ ۱۲

تے ہاں اگر اس کے باہر جاتے وقت وہ حیض سے تھی یا پاک تھی۔ اور یہ جماع کر چکا تھا تو ایسی صورت میں طلاق کے لئے اتنا عرصہ ٹھہرے کہ عادت علم ہو جائے کہ دوسرے طہر کا زمانہ آ گیا۔ ۱۲

تے یہاں تک کہ عادت وغیرہ شرعی طریقوں سے بھی نہ معلوم ہو سکیں ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

زَوْجَتَهُ مَوْجِبًا طَائِقًا (لفظ فلائکہ کی حکم عورت کا نام لے) اور لفظ طائِق کہے بغیر طلاق نہ واقع ہوگی۔

اقسام طلاق - دو قسم کی طلاق ہے۔ ایک طلاق بائن جس کے بعد عدۃ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کر سکتا۔ اس کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) ایسی سن رسیدہ عورت (زن یا نسہ) کا طلاق جس کے مائض ہونے کا زمانہ ختم

ہو چکا ہو۔

(۲) نابالغ لڑکی کا طلاق۔

(۳) زوجہ غیر بدخول کا طلاق۔ یعنی وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد رخصتی سے قبل

عمل میں آئے۔

(۴) تیسری مرتبہ کی طلاق جس کے بعد اُس عورت کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا۔ صورت

یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ طلاق دینے کے بعد عدۃ گزر گیا اور پھر نکاح کیا۔ اور دوبارہ طلاق دیا

اور عدۃ گزرنے کے بعد پھر نکاح کیا۔ اب تیسرا اگر طلاق دیا تو عدۃ گزرنے کے بعد اُس کے

ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ محلل نہ ہو جائے لیکن اگر پھر ایسا ہوا کہ عدۃ میں دو دفعہ

رجوع کر کے تیسرا (یعنی چھٹا) طلاق ہو۔ اور پھر محلل کی ضرورت ہو۔ اور محلل کے بعد پھر شوہر

اول عقد کرے اور پھر ایسے ہی تین طلاق دے۔ تو نویں طلاق کے بعد وہ ابدی طور پر حرام

ہو جائے گی۔

(۵) اُس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو۔ اور اسے طلاق کے عوض میں

کچھ مال دے یا اُسے حق مہر بخش دے۔ اس طلاق کا نام "طلاق خلعی" ہے۔ اسی طرح اگر زوجہ

شوہر ایک دوسرے سے کراہت رکھتے ہوں۔ اور زوجہ شوہر کو طلاق کے عوض کچھ دے

جسے "مبارات" کہتے ہیں تو یہ بھی طلاق بائن ہوگی۔ صرف پانچویں صورت (عدۃ خلعی و مبارات)

میں اگر عورت عدۃ کے اندر خود اُس مال کی واپسی چاہے جو طلاق کے عوض میں شوہر کو دیا ہے

تو شوہر کو بھی اس طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہو جائے گا۔

دوسرا طلاق رجعی۔ جس میں عدۃ کے اندر شوہر رجوع کر سکتا ہے اور عورت

مطلقہ زوجہ کے حکم میں ہے۔ اور جب تک اس کا عدہ تمام نہ ہو گا شوہر کے مرنے پر میراث پائے گی۔ اور اسی طرح اگر وہ مر جائے تو شوہر بھی اس کا ترکہ پائے گا۔

خلع میں بھی شرط ہے کہ شوہر بالغ و عاقل ہو۔ اور بقصد و اختیار خلع واقع کرے۔ اور عورت حیض میں نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ جیسا کہ طلاق میں بیان ہوا پہلے "عوض" یا مقدار مال کی تشخیص کی جائے اور اس کی کوئی حد معین نہیں۔ پس جس پر شوہر و زوجہ راضی ہو جائیں۔ اگر وکیل ہوتیوں کہے۔ زَوْجَةُ مَوْكَلِيٍّ مُخْتَلَعَةٌ عَلَىٰ عَوَضٍ الْمُبْتَلِغِ الْمَعْلُومِ۔ اور خلع بعوض زہر ہوتو کہے۔ عَلَىٰ عَوَضٍ الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور لفظ مختلفہ میں بکسر لام اور ففتح لام دونوں کا احتمال ہے۔ پس بنا بر احوط ایک مرتبہ مختلفہ اور دوسری مرتبہ مختلفہ کے ساتھ کہے۔ اور اگر شوہر خود وصیتہ خلع جاری کرے تو کہے زَوْجَتِي فُلَانَةٌ مُخْتَلَعَةٌ عَلَىٰ عَوَضٍ الْمُبْتَلِغِ الْمَعْلُومِ۔ یا زوجہ کو مخاطب کر کے کہے اَنْتِ مُخْتَلَعَةٌ عَلَىٰ عَوَضٍ الْمُبْتَلِغِ الْمَعْلُومِ۔ اور فلانہ کی جگہ اپنی عورت کا نام لے اس میں بھی قرأت کا لحاظ اور معنوں کا جاننا ضروری ہے۔ اور وصیتہ خلع کے بعد وصیتہ طلاق بھی جاری کرے۔ پس وکیل یوں کہے زَوْجَةُ مَوْكَلِيٍّ مُخْتَلَعَةٌ فَهِيَ طَالِقٌ۔

عدہ طلاق و وفات

نابالغہ لڑکی اور غیر مدخولہ اور زین یا لہ کے لئے طلاق کا عدہ نہیں ہے۔ اور جس عورت کو حیض آتا ہو، اس کے عدہ کا زمانہ تین طہر ہو گا۔ مثلاً طلاق کے بعد پہلا طہر اگرچہ ایک لمحہ بھر بھی ہو تو اس کا شمار ہو جائے گا۔ دوسرا طہر اس سے پہلے حیض سے پاک ہونا۔ اور تیسرا طہر دوسری مرتبہ حیض کے ایام ختم ہو کر پورا پاک رہنے کا زمانہ، پس یہ عدہ کا زمانہ ہے۔ اور تیسرا حیض شروع ہوتے ہی عدہ سے باہر ہو جائے گی۔ اور وہ عورت جس کا سن تو حیض آنے کا ہو لیکن وہ عاقل نہ ہوتی ہو۔ اس کے لئے طلاق کا عدہ تین مہینے کا زمانہ ہے۔

سے احتیاط ہے کہ دو طہر اور پورے دو فوج حیض ان دونوں میں جس کی مدت زیادہ ہو اس کو زیادہ عدہ قرار دے۔ ۱۲

اور متوجہ عورت کے عہدہ کی مدت دو حیض ہوگی۔ اور اگر زوجہ حاملہ ہو تو اس کے عہدہ کی مدت تا وضع حمل ہوگی۔ خواہ وضع حمل اسقاط ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ پھر عورت کے لئے عہدہ کا زمانہ طلاق واقع ہونے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عہدہ کے اندر اس عورت کا نام و نفقہ و مکان مرد کے ذمہ ہے۔ جس کو طلاق جہی دی گئی ہو۔ اس زمانہ میں عورت کے لئے مکان سے باہر نکلنا ناجائز ہے۔ اور طلاق بائن میں صرف حاملہ عورت کے نان و نفقہ وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے تک مرد ذمہ دار ہے۔

عہدہ وفات وہ عہدہ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب و لازم ہے۔ عہدہ وفات کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ خواہ زوجہ نابالغ ہو۔ یا لٹہ ہو یا غیر یا لٹہ ہو۔ یا غیر مدخول ہو یا متوجہ ہو۔ لیکن اگر زوجہ حاملہ ہو تو چار مہینے دس دن اور وضع حمل ان دونوں میں جو زمانہ زیادہ ہو۔ وہی عہدہ کی مدت قرار پائے گا۔ اور اگر زوجہ کثیرہ ہو۔ تو عہدہ وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا۔ اور عہدہ وفات اُس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب عورت کو شوہر کے مرنے کی خبر معلوم ہو۔

جس عورت کا شوہر مر جائے اس پر زمانہ عہدہ میں رنگین لباس، سرمہ اور اس قسم کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل بناؤ سنگھار کہا جاتا ہے۔

ظہار کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دے اور اپنی عورت سے یہ کہے اَنْتِ عَلَيَّ كَظْهِرِ اُمِّي (اَوْ اُخْتِي) یعنی تو میرے لئے میری ماں یا بہن کی پشت کی مانند ہے۔ اسے ظہار کہتے ہیں۔ جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے۔ جب تک کہ

لہ یعنی نوے دن آقائے محسن حکیم) لے احوط یہ ہے کہ کثیرہ بھی آزاد عورت کی طرح چار مہینہ دس دن

عہدہ رکھے بلکہ ام ولد (یعنی صاحب اولاد) کے لئے یہ حکم قوت سے خالی نہیں ہے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

تک ظہار سے زوجیت زائل نہ ہوگی نہ ظہار میں عہدہ ہے۔ صرف مرد کو جماع کرنا حرام ہے جب تک کہ کفارہ نہ

دیا جائے ۱۲ (آقائے محسن حکیم)

کفارہ نہ دے۔ اس میں شرط ہے کہ زوجہ مدغولہ ہو۔ اور شوہر بالغ اور عاقل ہو۔ اور اس نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو۔ اور شامدین عادلین کے سامنے الفاظ کہے ہوں۔ اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہو۔ اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔ کفارہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تب دو مہینے کے روزے رکھے اور جب یہ ممکن نہ ہو۔ تب ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

امور خانہ داری

مکان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان کی سعادت یہ ہے کہ اس کی رہائش کے لئے مکان فراخ ہو۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جو مومن کے لئے راحت و مسرت کا موجب ہوتی ہیں۔ ایک فراخ و کشادہ گھر، دوسرے نیک بیوی جو دنیا و آخرت کے امور میں اس کی مدد کرے۔ اور تیسرے بیٹی یا بہن۔ جب تک اُس کے عیال میں رہے۔ ضرورت سے زیادہ مکان نہیں بنانا چاہیے۔ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص اپنی ضرورت و حاجت سے زیادہ مکان بنائے وہ مکان اس کے مالک پر وبال ہوگا۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ لوگوں کو دکھانے یا ہمسایوں پر فخر و غرور کرنے کے لئے تعمیر کیا جائے۔ اور اٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچا مکان نہ ہونا چاہیے۔ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے اہل و عیال کو جنات آزار پہنچاتے ہیں حضرت نے پوچھا کہ تیرے مکان کی بلندی کتنی ہے۔ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ کر باقی جگہ میں دس ہاتھ تک آیت الکرسی اس مکان کے گرد لکھ دے۔ بہتر ہے کہ مکان میں ایک مقام نماز کے واسطے معین کیا جائے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بھی ایک حجرہ نماز کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ گھر میں قرآن کی تلاوت ترک نہ کی جائے۔ کیونکہ جس گھر میں قرآن زیادہ پڑھا جائے گا۔ وہاں خیر و برکت زیادہ ہوگی۔

طہر میں جماع نہ ہونے کی شرط اس وقت ہے جبکہ شوہر حاضر یا حاضر کے حکم میں مرد آٹھ مہینے تک

ہے۔ لیکن فضول خرچی نہیں کرنی چاہیے۔ اتنا نہ کھائے کہ عبادتِ خدا میں خلل واقع ہو۔ بلکہ مقصود کھانے پینے سے صحت کی برقراری اور عبادت بجالانے کی قوت ہو۔ سنت ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے۔ کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اپنے سامنے سے کھائے۔ چھوٹے چھوٹے لقمے اٹھائے۔ خوب چبا کر کھائے۔ زمین پر بیٹھ کر کھائے۔ دو زانو بیٹھے۔ لیٹ کر اور راستہ چلتے ہیں نہ کھائے۔ کھانے کی حالت میں بائیں جانب بوجھ دے کر بیٹھے۔ کھاتے وقت ادھر ادھر نہ دیکھے اور اگر بسم اللہ کہنا بھول جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ اُسی وقت کہے۔ بہت گرم کھانا نہ کھائے۔ روٹی کو پھری سے نہ کاٹے۔ پیالہ روٹی پر نہ رکھے۔ جو دانہ، بزرہ وغیرہ دسترخوان پر گرے اُس کو کھائے۔ اس میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے۔ بڑی گرم چوسے کہ اس میں جنت کا حصہ ہے۔ نمکین کھانے سے ابتداء کرے۔ اور نمک یا سرکہ پر ختم کرے۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹے۔ دونوں ہاتھ دھوئے۔ گو ایک ہاتھ سے کھانا کھایا ہو۔ تنہا کھانا نہ کھائے۔ اگر کچھ لوگ مہمان ہوں تو کھانے سے پہلے اس طرح ہاتھ دھوئیں کہ صاحب خانہ شروع کرے۔ پھر اُس کے داہنی طرف والا۔ پھر بائیں طرف والے۔ اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا بائیں طرف سے شروع کرے صاحب خانہ پر ختم ہو۔ صاحب خانہ اول کھانا شروع کرے۔ اور سب کے بعد کھانے سے ہاتھ کھینچے۔ اگر کھانا نماز کے وقت تیار ہو۔ اور وقت تنگ ہو تو نماز کو مقدم کرنا واجب ہے۔ اور وسعتِ وقت کی حالت میں اول نماز پڑھے اور بعد میں کھانا کھائے۔ مہمان کا اعزاز و احترام کرے اکثر اوقات دعوت کرنا اور زیادہ مہمانوں کو کھانے پر بلانا مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جتنے ہاتھ زیادہ کھانے میں پڑیں گے۔ اسی قدر برکت زیادہ ہوگی۔ دو دن تک مہمان کی حسبِ مقدرت خوب خاطر تواضع کرے۔ جس چیز کی فرمائش کرے۔ حاضر کرے۔ اور تیسرے دن مہمان عیال میں داخل ہو جاتا ہے۔ مہمان کے ساتھ خود بیٹھ کر کھانا کھائے جب روٹی آجائے تو دوسری چیز کا منتظر رہے۔ کھانا شروع کر دے۔ رات کا کھانا ترک نہ کریں۔ خصوصاً ہفتہ و آوار کی رات کو۔ کیونکہ اس سے ایک ایسی قوت زائل ہو جاتی

بچے جو چالیس دن تک نہیں لٹتی بغیر کچھ کھائے پیئے باہر نہ جائے۔ کھانے کے بعد الحمد للہ کہئے۔ یعنی خدا کی حمد بجالائے۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا فِیْ جَائِعِیْنَ وَسَقَانَا فِیْ ظَمَآنِیْنَ وَكَسَانَا فِیْ عَمَارِیْنَ وَابْدَعَنَا وَانْعَمَ عَلَیْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلا یُطْعَمُ وَیُجَبِّرُ وَلا یُجَابَرُ عَلَیْهِ وَیَسْتَعْنِیْ وَیَقْتَضِرُ اِلَیْهِ۔

اگر ضعف معده کی شکایت ہو تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیرے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِیْهِ اَللّٰهُمَّ سَوِّغْ لِیْهِ اَللّٰهُمَّ اَمْرِیْ بِیْهِ رَشَاکِیْتِ جَاتِیْ رِبِّیْ کِیْ۔ کھانے کے بعد چپٹ لیٹے۔ اور داینے پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھے کھانے کے بعد پانی پیئے۔ اس طرح کچھ پی کر منہ ہٹالے۔ اور الحمد للہ کہئے۔ پھر پیئے اور منہ ہٹالے۔ پھر الحمد للہ کہئے پھر پیئے۔ پانی بیٹھ کر پیئے۔ دائیں ہاتھ سے پیئے۔ اور پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیت اور اصحاب پر صلوات بھیجے۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے۔ اس کا بے حد ثواب دیا ہے۔ بہتر ہے اگر اس طرح کہئے۔

صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْ الْحُسَیْنِ وَاهْلِ بَیْتِهِ وَاصْحَابِهِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْ قَاتِلِیْ الْحُسَیْنِ وَاعْدَائِهِ۔

لباس

حسب حیثیت و استطاعت حلال مال سے عمدہ کپڑے پہننا اور زینت کرنا سنت ہے۔ اور خداوند عالم کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مردوں کو خالص ریشم اور سونے کا بنا ہوا اور کڑھا ہوا لباس پہننا حرام ہے۔ مگر عورتوں کے واسطے جائز ہے اور جو لباس مخصوص مردوں کا ہے وہ عورتوں کے لئے اور جو لباس مخصوص عورتوں کا ہے وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں سے مشابہ ہوں۔ اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی شبیہ اختیار کریں اور وہ لباس بھی پہننا حرام ہے جو مخصوص کافروں

کاہور سنت ہے کہ لباس سفید اور سوتی ہو۔ گھر میں روزمرہ پہننے کا لباس اور ہو اور باہر جانے کا لباس اور ہو۔ پانچا گھر سے ہو کر اور رو قبضہ نہ پہننا چاہیے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین دن تک اس شخص کی حاجت پوری نہیں ہوتی۔ عمامہ گھر سے ہو کر باندھے جوتا اور روزہ بیٹھ کر پینے۔ اول دہانے پاؤں میں جوتا اور روزہ پینے۔ پھر بائیں پاؤں میں۔ اور نکالتے وقت اس کے برعکس کرے۔ جب نیا کپڑا پہنے تو ایک گوزہ میں پانی لے کر اس پر اتا ازلناہ تین مرتبہ پڑھے۔ اور دم کر کے اس کپڑے پر چھڑک دے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک اس کپڑے کا ایک ٹار بھی باقی رہے گا نعمت میں فراوانی رہے گی۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے رکھے اَللّٰهُمَّ مَا مُحَمَّدٌ مَّا سُوْلُ اللّٰهِ۔ سب آفتوں سے نجات پائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کپڑے آتا تو بسم اللہ کہو تاکہ جن نہ پہنیں۔ اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو صبح تک وہ کپڑے جن پہنیں گے۔ اور سوائے عمامہ اور عبا اور موزہ کے سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ اسی طرح سیاہ جوتا بھی نہ پہننا چاہیے۔ کیونکہ یہ غم و رنج کا باعث ہوتا ہے۔ جوتے کا سب سے عمدہ رنگ زرد اور اس کے بعد سفید ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو آدمی زرد جوتا پہنے ہمیشہ خوش حال رہے گا۔ جب تک کہ وہ جوتا پرانا ہو اور بھٹ جاتے سفید جوتا کے بارہ میں حضرت کا ارشاد ہے کہ وہ پرانا نہ ہونے پائے گا کہ کچھ مال اس کے ہاتھ لگے۔ اور ایسا لباس پہننا مکروہ ہے جس کی وجہ سے لوگ انگشت نمائی کریں۔

انگشتری

سونے چاندی کے زیورات کا استعمال عورتوں اور بچوں کے لئے جائز ہے اور مردوں کے واسطے سونے کی انگشتری بھی حرام ہے۔ مومن کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ اس کے دہانے ہاتھ میں انگوٹھی ہو۔ خاص کر عقیق کی انگوٹھی۔ جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے تو اس کے

لے ثواب اُس شخص سے چالیس درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھے احادیث میں ہے کہ عقیق حاقبت بخی ہوئے، حاجت بر آنے، سفر میں بے خوف رہنے۔ اور ہر بدی سے محفوظ ہونے کا باعث ہے۔

عقیق روپیہ سے ہاتھ کو خالی نہیں ہونے دیتا۔ اور جنم میں وہ ہاتھ نہ جائیں گے جن میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ یا قوت کی انگوٹھی پہننے سے مغلسی دور ہوتی ہے۔ جس ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو۔ وہ محتاج و فقیر نہ ہوگا۔ در نجف کے متعلق ایک روایت میں وارد ہے کہ جو شخص اس کو پہنے۔ خداوند عالم اُس کے نامہ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ جذع یانی کی انگوٹھی سرکش شیاطین کے مکروغا کو دفع کرتی ہے۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے۔ لوہے کی انگوٹھی ہاتھ میں رکھنا مکروہ ہے۔

خوشبو و سرمہ

احادیث میں وارد ہے کہ ایک نماز جو خوشبو لگا کر پڑھی جائے۔ بہتر ہے۔ اُن شتر نمازوں سے جو بغیر خوشبو کے پڑھے۔ اور خوشبو خریدنے میں جو کچھ صرف ہو۔ وہ فضول خرچی میں داخل نہیں ہے۔ عطر لگانا پیغمبروں کا اخلاق پسندیدہ ہے۔ خوشبو لگانا قوت جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مرد ہر روز خوشبو لگائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیسرے روز۔ ورنہ ہر جمعہ کو لگائے۔ اسے ترک نہ کرے۔ سرمہ لگانا بیانی کو تیز کرتا ہے۔ پلکوں کو مضبوط اور سجدے کے طول ہونے میں مدد دیتا ہے۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے قبل سرمہ لگاتے تھے۔ چار سلائیاں واپسی آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں آنکھ میں۔

کنگھی و ایلینہ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سر میں کنگھی بہت کرنا بخار کو دور کرتا ہے۔ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور جماع کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو کنگھی کرتے تھے۔ لہذا ہر واجب و سنت نماز کے بعد کنگھی کرنا چاہیئے۔ جب سرد اور ڈاڑھی میں کنگھی کرنے

سے فارغ ہو تو اُس کو اپنے سینے پر پھیرے کہ اس سے غم اور سہر جہاڑی دور ہوتی ہے کھڑے ہو کر لنگھی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ ضعف دل اور قرض داری و فقیری کا باعث ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خداوند عالم اُس جوان کے لئے بہشت واجب فرماتا ہے جو ائینہ بہت دیکھے۔ اور خدا کی حمد اس غرض سے بہت زیادہ بجالائے کہ اُس نے اس شخص کو خوب صورت پیدا کیا۔

حجامت و ناخن تراشی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق ارشاد فرماتے ہیں کہ سر کے بال جڑ سے منڈواؤ تاکہ میل جمع نہ ہو۔ اور جانور اس میں جگہ نہ کریں۔ گردن موٹی اور آنکھ روشن ہو۔ اور بدن راحت پائے۔ جب کہ سر کی حجامت کا ارادہ ہو۔ تو رو قبیلہ بیٹھ۔ اور سر کے اگلے حصہ پیشانی کی جانب سے ابتدا ہو۔ حجامت شروع کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ صَلَٰتِ مَنْ سَوَّلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور جب فارغ ہو تو کہے۔ اَللّٰهُمَّ نَزِّیْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَنِّبْنِی السُّؤٰی۔ عورتوں کے لئے بلا ضرورت وغیر سر کے بال منڈوانا حرام ہے۔ اور مرد کے لئے جائز ہے کہ یا دہ سر کے بال منڈوائیں۔ اور یہ بہتر ہے۔ اور یا سارے سر پر بال رکھیں لیکن پھر اُن کو دھونا ان میں لنگھی کرنا اور ناگ نکالنا چاہیے۔ سنت ہے کہ وارٹھی درمیانی رکھی جائے۔ نہ تو بہت بڑی ہو اور نہ بہت کم۔ اور ایک قبضہ سے زیادہ مکڑہ ہے۔ مشورہ ہے کہ ڈاڑھی منڈوانا حرام ہے۔ البتہ رخساروں پر کے بال اور ہونٹ کے نیچے دونوں طرف اور حلق کے بال منڈوانا بقدر اصلاح کے جائز ہے۔ اور ڈاڑھی کو قینچی سے اس قدر کترانا کہ منڈنے سے مشابہ ہو۔ جائز نہیں ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک گروہ ایسا تھا جو ڈاڑھی کو منڈواتے اور مونچھوں کو بل دیا کرتے تھے۔ خداوند عالم نے اُن کو سخی کر دیا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اپنی مونچھوں کو نہ بڑھاؤ کہ شیطان اُن میں پوشیدہ ہوتا ہے اور جگہ کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مونچھیں کٹوانا غم و دوسواں

کو دفع کرتا ہے۔ ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ روزی زیادہ ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کٹوایا کر ناخن کٹوانا سنت مؤکدہ ہے۔ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں۔ تو شیطان اُن میں بھی جگہ کرتا ہے۔ اور فراموشی کا موجب ہے۔ اسی طرح بغل کے بال اور زیر ناز بال صاف کرنے کی بہت تاکید ہے۔ اور ناک کے بال لینا بھی سنت ہے۔ نان کے نیچے کے بالوں کو چالیس روز سے زیادہ نہ رہنے دے۔ اور اس میں عورت کے بال سے زیادہ تاکید ہے۔ کہ وہ بیس روز سے زیادہ ترک نہ کرے۔

مسواک و مہندی وغیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبر کی سنت ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو رکعت نماز مسواک کر کے پڑھنا اُن ستر نمازوں سے بہتر ہے جو یہ مسواک کے ہوں۔ صادق آل محمد علیہ السلام کا فرمان ہے کہ مسواک میں بارہ فائدے ہیں۔ یہ سنت پیغمبر ہے۔ منہ کو صاف رکھتی ہے آنکھوں کو روشن کرتی ہے۔ موجب خوشنودی خدا ہے۔ بلفم کو دفع کرتی ہے۔ حافظ کو تیز کرتی ہے۔ دانتوں میں چمک پیدا کرتی ہے۔ اور ان کو مضبوط اور مسوڑھوں کی دانتوں کے گرنے سے حفاظت کرتی ہے۔ جھوک خوب لگاتی ہے۔ اس سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ اور رحمت میں نیکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ مردوں کے لئے سر اور ڈاڑھی کا خضاب سنت مؤکدہ ہے۔ اور عورتوں کو سر کے بالوں کا اور ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا سنت ہے۔ خضاب میں چودہ فائدے ہیں۔ زینت ہے۔ خوشبو ہے۔ خوشحالی مومنین کا سبب ہے۔ باعث خشم کفار ہے۔ عذاب قبر سے موجب خلاصی ہے۔ منکر و کبیر شرم کرتے ہیں۔ ہوا کانوں سے دور کرتا ہے۔ آنکھ سے غبار بربط کرتا ہے۔ ناک کو نرم کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے۔ بوئے بغل کو دفع کرتا ہے۔ شیطان کے دوسرے کو کم کرتا ہے اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے خواہ وہ بوڑھی ہوں۔ مناسب نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ خضاب سے خالی رکھیں۔ اگرچہ ہندی سے رنگے ہوں۔ وسمہ کے بھی بہت کچھ فضائل مرقوم ہیں۔

بیان ذبح و شکار

حلال جانور

چھ قسم کے جانور حلال ہیں۔

(۱) اونٹ نہر ہوا مادہ۔

(۲) گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔

(۳) بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، مینڈھا۔ ہرن نہر ہوا مادہ۔

(۴) گورخر۔

(۵) دریائی جانوروں میں پھیلکوں والی مچھلی۔

(۶) پرندگیں، میں وہ پرندے جو لوطہ والے یا سنگ دانہ رکھتے ہوں۔ یا ان کے پاؤں کے پچھے کانٹا ہو۔ یا پر مار کر اڑتے ہوں۔ مثلاً کبوتر اڑتا ہے۔ باز و پھیلا کر اڑنے سے (مثلاً چیل اڑتی ہے) زیادہ ہو۔ پس چڑیا، مرغ، کبوتر، قمری، تیتڑ، دراج، بیڑ، تلیٹر، ہریل، لار، بط، مرغابی، قاز، کلنگ اور مثل ان کے حلال ہیں۔

حرام جانور

مندرجہ ذیل قسم کے جانور حرام ہیں۔

(۱) کتا، سور، بلی، چوہا، خنزیر، سنجاب، سمور، بلی، چھکے کی مچھلی، کچھوا، کوا۔

(۲) سب پنچھے والے (چھکے گیر) پرندے، مثلاً چیل، باز، بہری، شاہین۔

عقاب وغیرہ۔

(۳) سب درندے جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، لوطی وغیرہ۔

(۴) سب مسخ شدہ جانور۔ مانتھی۔ بھٹیر یا۔ ریچھ۔ خرگوش۔ سور۔ بندر۔ چمگاڈ۔ چوہا۔ بچھو۔ بھڑ۔ بندک۔ مارا ہی۔ سوہمار۔ اور بعض روایات میں کتا بھی ہے اور بعض میں مور اور بعض میں ساہی۔ کچھو۔ ککڑی۔ مچھر۔ جوں بھی مسخ شدہ جانوروں میں سے بیان کئے گئے ہیں۔

(۵) سب زمین کے کڑے جیسے جیڑی، مکھی، سانپ وغیرہ۔

(۶) سب نجاست کھانے والے جانور۔ خواہ وہ پہلے سے نہ کھاتے ہوں۔ اور حلال ہوں۔ جیسے گائے یا بکری یا مرغ نجاست کھانے لگے مگر استبراء سے یعنی ایک خاص مدت تک بند کر کے پاک غذا کھلانے سے ایسے جانور حلال ہو جاتے ہیں (اس کا ذکر طہارت کے بیان میں ہو چکا ہے)۔

(۷) سب وہ جانور جن کا گوشت، پوست، سوڑی کا دودھ پی کر پیدا ہو۔ اور بڑی سخت ہو۔ بلکہ ایسے جانوروں کے بچے بھی۔

(۸) سب وہ جانور جن سے آدمی نے فعل بد کیا ہو۔ بلکہ ان کے بچے بھی۔ ایسے جانوروں کو قتل کرنے کے بعد جلا دینا چاہیے۔

(۹) وہ جانور جن کو تیر کا نشانہ بنا کر یا کسی دوسری طرح زخمی کر کے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ بغیر باقاعدہ ذبح کئے مر جائے۔ یہ سب کے سب حرام ہیں۔ اور حرام جانور کا انڈا بھی حرام ہے۔ اور اگر حرام جانور اور حلال جانور کے انڈے مل کر مشتبہ ہو جائیں۔ تو جس انڈے کی دونوں طرفیں کیساں ہوں وہ حرام ہے۔ اور جس کے دونوں رُخ مختلف ہوں۔ وہ انڈا حلال ہے۔ اور گندا انڈا بھی حرام ہے۔

مکروہ جانور

گھوڑا، گدھا، خچر، فاختہ، نیل کنٹھ، ابابیل، بید، لٹورا، چنڈول، سرخاب اور جس جانور نے اتفاقاً یعنی ایک آدھ دفنہ سوڑی کا دودھ پی لیا ہو۔ اور جس جانور نے شراب پی لی ہو۔ اور جس جانور نے آدمی کا دودھ پی لیا ہو۔ ان سب جانوروں کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔

حرام و مکروہ اشیاء

حلال جانوروں میں چند چیزوں کا کھانا حرام ہے۔

(۱) مقام پیشاب خواہ جانور زہرہ یا مادہ (۲) تلی (۳) پتہ (۴) خیسے (۵) مشانہ (۶) بچہ دانی (۷) خون (۸) سفید مغز جس کو حرام مغز کہا جاتا ہے (۹) غدود یعنی جوگرہ کی طرح گوشت میں پڑ جاتے ہیں (۱۰) دونوں چوڑے زرد چٹھے جو پشت کی درمیانی پٹریوں کے دونوں طرف ہوتے ہیں (۱۱) آنکھوں کے حلقے (۱۲) انگلیوں کی جڑیں (۱۳) مغز کے بیج کی گولی جو چسنے کے برابر دماغ میں ہوتی ہے (۱۴) ذات الاشباح (جو ایک چیز کھڑے بیج میں ہوتی ہے) (۱۵) علاوہ ان اعضاء کے تمام جانوروں کا پیشاب حرام ہے۔ سوائے اونٹ کے پیشاب کے جو بغرض دوا استعمال کرنا جائز ہے (۱۶) مٹی (۱۷) گوبر (۱۸) تھوک بلغم۔ ناک کا پانی (۱۹) مردہ جانور اور گوشت کا وہ ٹکڑا جو زندہ کے جسم سے کاٹ لیا جائے حرام ہے۔ اور مردہ جانور کا انڈا اگر اس کے اوپر کا پھلکا سخت ہو گیا ہو تو حلال ہے اور گوشت کی رگیں۔ آنت اور گردہ مکروہ ہیں۔ اور ادبھری بھی مکروہ ہے۔

احکام ذبح

ذبح کے متعلق چند امور واجب ہیں۔

(۱) ذبح یا نحر کرنے والا شخص سمجھ دار ہو۔ اور بے تیز زچہ نہ ہو۔

(۲) صاحب عقل ہو۔ کیونکہ دیوانہ شخص کا ذبح جائز نہیں۔

(۳) مست و بے ہوش نہ ہو۔

(۴) مسلمان ہو۔ لیکن مومن ہونا بہتر ہے۔

(۵) چار رگوں کا پیلے درپے کٹنا۔ ایک غذا کا راستہ، دوسری سانس کا راستہ

تیسری اور چوتھی وہ رگیں جو حلقوم کو گھیرے ہوئے ہوتی ہیں

۴ چار رگوں کا کٹنا ذبح میں معتبر ہے۔ نہ کہ اونٹ کے نحر کرنے میں ۱۲۔

(۶) حتی المقدور لوہے کے آلے سے ذبح کرنا۔

(۷) ذبح کے وقت خدا کا نام لینا۔ یعنی بسم اللہ کہنا۔

(۸) قبلہ کی طرف رُخ ہونا۔ اس طرح کہ جانور کا سر اور گردن اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ اگر

کسی جانور کو ذبح کرتے وقت بھول کر خدا کا نام نہیں لیا یا قبلہ کی طرف رُخ نہیں کیا۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک شخص کو قبلہ کا علم نہیں کہ کس طرف ہے۔ اور جانور قریب المرگ ہے تو جس سمت قبلہ کا ظن ہو جائے۔ اُس طرف رُخ کر کے ذبح کرے اور اگر قبلہ کا ظن بھی نہ ہو تو اُسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے جانور کا رُخ کرے۔

(۹) ذبح کے بعد جانور کا حرکت کرنا اور رگ سے معمول کے موافق خون کا نکلنا۔

(۱۰) اگر اونٹ ہو تو اس کو بچر کرنا۔ اس طرح کہ نیزہ گلے پر مارا جائے اور وہ اندر چلا جائے پس اگر

اور جانور مثلاً گائے بھینس وغیرہ نخر کئے جائیں یا اونٹ کو ذبح کیا جائے تو حلال نہیں کسی جانور کو حلال کرنے کے بعد جب حیات ختم ہو جائے اور معلوم ہو کہ رگ باقی رہ گئی ہے تو وہ حلال نہیں ہے اگر ذبح شدہ

جانور کے پیٹ سے مڑا ہوا ایسا بچہ نکلے جس کی خلقت پوری ہو گئی ہو اور پورے بال بھی نکل آئے ہوں تو وہ بنا بر مشہور حلال ہے۔ اور اگر پیٹ سے زندہ نکلے تو اُسے بھی باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہو گا

لیکن اگر بچہ کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو تو اُس کا کھانا حرام ہے۔ اور مچھلی کا ذبح یہ ہے کہ اس کو پانی سے کوئی مسلمان زندہ نکالے۔ اور اگر اسی طرح مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کافر کے

ہاتھ سے زندہ مچھلی مل جائے تو حلال سمجھے۔ مڈھی کا ذبح یہ ہے کہ اگر مڈھی کو زندہ پکڑ لیں تو حلال ہے۔ اور اگر خود بخود مر جائے تو حرام ہے۔ اگر کسی جانور کا باقاعدہ ذبح کرنا ممکن نہ ہو

مثلاً کنویں میں گر پڑے کہ اس کو وہاں شرعی طریقے سے ذبح نہیں کر سکتے تو جس ہتھیار سے جس طرح بھی ہوسکے گا۔ حلال ہو جائے گا۔ ذبح شدہ جانور جب تک زندہ ہے۔ اگر اُس

کا سر جُدا کر دیا جائے تو مشہور کی بنا پر مکروہ ہو گا۔ اگرچہ حلال رہے گا۔ اگر کسی مسلمان نے دیکھا کہ کافر نے پانی سے مچھلی نکالی یا کافر کے ہاتھ میں مگھی یا اُس نے زمین پر گرا دی اور مگھی

مٹے اگر اس کی حیات معلوم نہ ہو ۱۲۔ اور یہی اتنی بھی ہے ۱۲۔ یا کافر مسلمان کی موجودگی میں اور اس کے مشاہدہ میں مچھلی پکڑے۔ ۱۲۔

ان تمام صورتوں میں حلال ہے۔ مستحب ہے کہ ہر جانور کے ذبح کرنے میں جلد ہی کی جائے اور مکروہ ہے کہ جانور جمعہ کے روز قبل زوال ذبح کیا جائے۔ یا ایک جانور دوسرے جانور کے سامنے ذبح ہو۔ یا بوقت ذبح چھری نیچے سے اوپر کھینچی جائے۔ یا ذبح کے وقت سر جھکا کر دیا جائے یا ذبح کے وقت اس بڑی کو کاٹ دیا جائے جو گردن کے پیچھے پشت کی گڑھ میں ہوتی ہے۔

احکام شکار

شکاری کتے اور تیر و نیزہ و شمشیر و پھری وغیرہ کے علاوہ اگر کسی ایسی چیز سے جس میں باطن نہ ہو۔ مثلاً غلیل۔ بندوق۔ پتھر یا باز شکرہ وغیرہ سے شکار کیا جائے۔ اور اسے باقاعدہ ذبح نہ کیا جائے تو حلال نہیں۔ شکاری کتے اور تیر وغیرہ سے شکار کے حلال ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کتا سدھایا ہوا ہو کہ جب اسے شکار پر دوڑائیں دوڑ پڑے اور جب روکیں تو روک جائے۔ دوسرے یہ کہ وہ کتا شکار کو نہ کھا جاتا ہو۔ تیسرے شکار کرنے والا شخص مسلمان ہو۔ چوتھے کتے کو شکار پر چھوڑتے وقت یا تیر یا نیزہ وغیرہ لگانے کے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ یعنی **بِسْمِ اللّٰهِ** یا **اللّٰهُ اَكْبَرُ** کہے۔ پانچویں شکار ہی کے لئے کتا چھوڑا جائے یا تیر وغیرہ لگایا جائے۔ چھٹے شکار کی جنس کا قصد ہو۔ ورنہ اگر کتا چھوڑنے کے وقت کوئی جانور پیش نظر ہو۔ اور کوئی حیوان شکار ہو جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔ ساتویں یہ کہ جانور کتے کے زخمی کرنے یا تیر وغیرہ کے کھانے سے مرے۔ ورنہ اگر کوئی اور موت کا سبب ہو جائے گا تو حلال نہیں۔ آٹھویں یہ کہ زخمی شکار جو حیات مستقرہ رکھتا ہے۔ نظر سے غائب نہ ہو۔ نویں یہ کہ اگر شکاری شکار کو زندہ پائے اور اتنا موقع بھی ہو کہ شکار کو ذبح کر سکے تو ذبح کرنا لازم ہے۔ اور شکار کی جو جگہ کتا دانتوں سے پڑے اسے دھونا واجب ہے۔ اور مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے سے شکار کھینا مکروہ ہے اور سیاہ کتے سے شکار کرنا بارات کے وقت شکار کرنا جانوروں کے بچے گھونسلوں سے نکالنا یا جمعہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا مکروہ ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ کھیل کے طور پر شکار کرنا حرام ہے۔ اور ایسے سفر میں شکاری کی نماز قصر نہیں ہوتی۔

تیسواں باب

اول احکام خرید و فروخت (تجارت)

اگر کسی واجب امر کا ادا کرنا تجارت پر موقوف ہو۔ مثلاً واجب النفعہ عیال کو خرچ دینا وغیرہ تو تجارت واجب ہوگی بلکہ اس طرح اگر قرض کی ادائیگی اس پر موقوف ہو۔ تب بھی بنا بر اتومی تجارت واجب ہوگی بشرطیکہ کاروبار کرنا موجب عسر و حرج نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل و عیال کی وسعت روزی اور خیرات و صدقات اور زیارات عتبات عالیات اور اس قسم کے دیگر امور کے لئے تجارت کرے تو وہ مستحب تجارت ہوگی

آداب و مستحبات تجارت

(اول) مسائل تجارت یاد کرے بلکہ اگر کسی چیز کے بارے میں نہ جانتا ہو کہ اس کی خرید و فروخت صحیح ہے یا فاسد اور معاملہ کرے تو جو معاوضہ ملے گا۔ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ پس واجب ہے کہ معاملہ کے صحیح و فاسد ہونے کا علم حاصل کرے تاکہ تصرف کر سکے۔

(دوم) دو مسلمان خریداروں کے درمیان قیمت میں کوئی فرق نہ کرے۔

(سوم) جو شخص کہ کسی شے کے خریدنے یا بیچنے پر پشیمان ہو۔ اسے اس کی چیز یا قیمت واپس کر دے۔

(چہارم) معاملہ کرنے میں سخت گیری نہ کرے۔ اور

(پنجم) فروخت کرتے وقت (پلٹا) جھکتا ہوا دے اور خریدنے کے وقت ذرا کم لے۔

مکروہ پلٹے

صرافی، طعام فروشی یعنی گیہوں، بجز اور اسی قسم کی چیزیں۔ کفن فروشی۔ قصابی۔ سفند

و کینہ لوگوں سے خرید و فروخت کرنا۔ ظالموں سے سودا کرنا۔ بشرطیکہ یہ معلوم نہ ہو کہ جو مال

ظالم دے رہا ہے، وہ حرام ہے (اور نہ معاملہ حرام ہوگا)۔ برہہ فروشی۔ دوسرے کے سوتے

میں خود خریدنے کے ارادہ سے دخل دینا چار فرسخ (قریباً تیرہ میل چھ فرلانگ) سے کم ہستی یا شہر سے باہر جا کر اُن لوگوں سے خرید و فروخت کرنا جو بغرض تجارت ہستی میں آنے والے ہوں اور وہاں کے نرخ سے ناواقف ہوں) سودا کرنے میں قسم کھانا۔ اگرچہ سچی ہی کیوں نہ ہو۔ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین تجارت میں مشغول ہونا۔

حرام معاملے

(اول) عین نجاسات (جیسے خون، شراب وغیرہ) کی خرید و فروخت۔ اگرچہ اتنی ہی یہ ہے کہ ان سے جائز منافع کا حاصل کرنا حرام نہ ہو گا لیکن تنجسِ شے (جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے) کی بیع و شرا بنابر اتنی جائز ہوگی۔ مگر صرف وہی انتفاعات حاصل کرنے کی غرض سے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو (جیسے نجس تیل کی خرید و فروخت چہرے جلا کرنے کے لئے) بلکہ وہ نجس چیزیں جن کی طہارت ممکن ہو۔ اُن کی خرید و فروخت مطلقاً جائز ہوگی (دوم) مالِ غضبی سے بیع و شری کرنا۔ لیکن اگر کوئی چیز اپنی ذمہ داری پر خرید کرے اور اس کے عوض مالِ غضبی دے تو معاملہ باطل نہ ہو گا لیکن صاحب مال اور بیچنے والا ہر دو مشغول الذمہ رہیں گے بلکہ اگر خریدنے کے وقت اس نے یہ طے کیا ہو کہ قیمت مالِ غضبی سے ادا کرے گا تو صحتِ معاملہ اشکال سے خالی نہیں ہے اور اسی طرح اگر پہلے ہی سے قیمت دینے کا ارادہ نہ ہو تو معاملہ صحیح نہ ہو گا۔ اور اگر بائع کو مال کے غضبی ہونے کا علم ہو جائے تو قیمت میں اس کا لینا حرام ہو گا۔ اور اس کو چاہیے کہ مال مالکِ اصلی کو واپس کر دے۔

(سوم) اُن چیزوں کی تجارت، جو مالیت نہیں رکھتیں مثلاً حشرات الارض، رمخ شدہ جانور اور درندے۔

(چہارم) اُن چیزوں کی تجارت جن کا مقصد حرام ہو۔ مثلاً آلات لہو و لعب یا کربابیع و شترمی دونوں کا قصد حرام میں استعمال کرنے کا ہو۔ جیسے شراب بنانے کی غرض سے انکو رکھنا وغیرہ۔

(پنجم) خالص چیزوں میں ملاوٹ کر کے بیچنا جب کہ خریدار بے خبر ہو۔ اور یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے۔
 (ششم) دو شخصوں کے باہمی سودے میں مداخلت کر کے قیمت بڑھا دینا۔
 (سہم) سود کا معاملہ۔

بیع و شرا

اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کی قیمت لے کر دوسرے کی مالک بنادے اور بائع کے لئے لازم ہے کہ کئے والی چیز اور قیمت کی تعین کے بعد مشتری سے کہے۔ مثلاً
 بِعْتُكَ هَذَا الدَّارَ بِالفِ تَوْمَانٍ دیر مکان میں تمہارے ہاتھ ہزار تومان (روپے) میں بیچتا ہوں اور خریدار فوراً کہے قَبِلْتُ هَذَا د میں اسے قبول کرتا ہوں یا اِشْتَرَيْتُ هَذَا د میں اسے مول لیتا ہوں یا مثلاً بائع کہے مَلَكَتُ هَذَا الْكِتَابَ بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ (میں دس درہم (پیسے) کے عوض اس کتاب کا تمہیں مالک بناتا ہوں) اور خریدار کہے تَمَلَّكَتُ د میں ملکیت قبول کرتا ہوں یا اِشْتَرَيْتُ د میں مول لیتا ہوں) اور عقد بیع میں ضروری ہے کہ بائع کی طرف سے ایجاب ہو۔ اور خریدار کی طرف سے قبول۔ اور لازم ہے کہ دونوں صیغہ کے معنی جانتے ہوں۔ اور اس صیغہ سے مالک بنانے اور بننے کا قصد بھی کریں۔ اور دونوں اپنا وکیل بھی کر سکتے ہیں بلکہ بنا بر اقومی جائز ہے کہ دونوں ایک ہی شخص کو یا آپس میں ہی ایک شخص دوسرے کو وکیل کر دے۔ اور طرفین سے ایک ہی شخص ایجاب و قبول کرنے والا ہو سکتا ہے۔ اور اقومی کی بنا بر غیر عربی زبان میں بھی صیغہ ادا ہو سکتا ہے اگرچہ چاہیے کہ عربی زبان میں ادا ہو یا کسی کو وکیل کر دے کافی ہوگا۔

بائع و مشتری کے شرائط

(۱) بائع و مشتری دونوں بائع ہوں۔ پس نابائع سے معاملات جائز نہیں ہے۔ اگرچہ

سمجھدار ہو۔

- (۱۲) بائع و مشتری دونوں عاقل ہوں۔
 (۱۳) دونوں خرید و فروخت کا قصد رکھتے ہوں۔
 (۱۴) دونوں رضامند ہوں۔
 (۱۵) جس چیز کی معاشرت ہو۔ اس کی بیع و شرا کر سکتے ہوں۔ اور شرط بیع کے لازم ہونے میں ہے۔
 (۱۶) مال اور قیمت میں غیر کا حق نہ ہو ورنہ بیع صحیح نہ ہوگی۔
 (۱۷) بیع اصل شے کی ہو نہ کہ اُس کے نفع کی لیکن قیمت میں منفعت کا ہونا کافی ہے۔
 (۱۸) مال اور قیمت دونوں کی مقدار۔ وزن۔ پیمانہ یا گن یا عدد سے معین ہو۔
 (۱۹) مال اور قیمت دونوں موجود ہوں۔

دوم۔ رہن (گرو)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض دینے والے کے پاس قرضدار کوئی شے بطور ضمانت گرو رکھے تاکہ اگر وہ ادا نہ کرے تو قرض دینے والا اُس کے مال سے وصول کر لے اور جو شخص گرو رکھوائے اُسے راہن کہتے ہیں۔ اور جو کوئی چیز جس کے پاس گرو میں رکھے اُسے مرہن اور مال کو عین مرہونہ کہا جاتا ہے۔ اور رہن میں ایجاب و قبول معتبر ہے ان لفظوں میں جو ایجاب و قبول پر دلالت کریں۔ اور راہن و مرہن کے لئے ضروری ہے کہ عاقل و بالغ ہوں۔ اور راہن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مال میں تصرف کر سکتا ہو۔ اور جو چیز رہن رکھی جائے۔ ضروری ہے کہ وہ عین مال ہو۔ جس کی بیع صحیح ہو۔ اور قرض بھی ضروری ہے کہ راہن کے ذمہ ثابت ہو۔ خواہ عین مال ہو یا منفعت۔ اور اگر دوسرے کا مال رہن کرے تو اس شخص کی اجازت پر صحت رہن موقوف ہے اور عین مرہونہ اور اس کے منافع مالک کے ہوں گے لیکن اُس کے لئے جائز نہیں کہ بلا اجازت مرہن عین مرہونہ کو کسی دوسرے شخص کو منتقل کر دے۔ اسی طرح مرہن کے لئے بلا اجازت راہن تصرف کرنا جائز نہ ہوگا۔ پس اگر راہن یا مرہن کسی ایک نے تصرف کیا تو اس کا صحیح ہونا ایک دوسرے کی

اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور جب مرتب کو مطالبہ کا حق ہو جائے اور مطالبہ کے بعد راہن نہ دے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عین مرہونہ کو بیچ کے اپنا حق وصول کر لے اگر عین مرہونہ ان چیزوں میں سے ہو جو قرض وصول کرنے میں مستثنیٰ ہیں (جیسے مکان سواری وغیرہ) اور چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو یہ صورت حال حاکم شرع کی اجازت سے ہو اور اگر عین مرہونہ کی قیمت اس کے مطالبہ سے زیادہ ہو تو اپنا حق لینے کے بعد باقی مال راہن کو دے دے۔

سوم ، قرض

قرض دینے کا بے حد اجر و ثواب ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ دینے سے دوگنا ہے۔ اور اس کا صیغہ یہ ہے اَقْرَضْتُكَ (میں تمہیں قرض دیتا ہوں) اور اسی طرح کے الفاظ جو اس مطلب کو پورا کرتے ہوں۔ اور بلا صیغہ جاری کئے بھی قرض دینا جائز ہے۔ قرض دینے والا جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے اور قرضدار جس وقت بھی ادا کرے، قرض خواہ پر اس کا لینا واجب ہے۔ اور اگر قرض دینے والا اصل سے زیادہ لینے کی شرط کرے تو وہ سود ہے، اور حرام ہے۔ اگرچہ وہ زیادتی کوئی اور چیز ہی کیوں نہ ہو بلکہ اگر وہ زیادتی کوئی شرط یا وصفت ہو تب بھی سود ہوگا۔ البتہ اگر قرض دیتے وقت زیادتی کی شرط نہ کرے اور قرض لینے والا اپنی خوشی سے زیادہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور اگر قرض کے وقت مدت کی شرط کر لیں تو بنا بر اتویٰ اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ اور مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ جائز نہیں ہے۔ اور مدت گزر جانے کے بعد مطالبہ کر سکتا ہے اگر قرضدار ادا نہ کر سکتا ہو یا بالفاظ دیگر مکان، سواری، کینز، غلام اور دیگر چیزیں جو اس کے لئے ضروری ہوں۔ ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو کہ بیع کو قرض ادا کرے تو اس صورت میں قرض دینے والے کا مطالبہ کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ اسے چاہیے کہ اس وقت تک صبر کرے کہ جب تک کہ قرض دار ادا کرنے پر قادر ہو جائے۔ اور اگر کوئی شخص روپیہ پیسہ یا کوئی اور چیز کسی کو قرض دے اور بازار میں اس کی قیمت کم ہو جائے تو اگر قرضدار اتنی ہی مقدار واپس کر دے جتنی قرض کی تھی تو کافی ہے اور جو چیز قرض دے اس میں مقدار کی تعیین معتبر ہے۔ اور

مضامین تجزیہ بنا بر احوط کافی نہیں ہوگا۔

چوبیسواں باب

میراث

سبب ارث دو ہیں۔ اول نسب، دوسرے سبب نسبی وارثوں میں تین طبقے بترتیب ذیل ہیں۔

طبقہ اول۔ ماں، باپ، اولاد یا اولاد کی اولاد جہاں تک سلسلہ جائے مگر اولاد میں "الاقرب فالاقرب" (قریب ترین رشتہ) کا لحاظ کیا جائے گا۔ یعنی بیٹا بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتے یا نواسے کو۔ اور پوتے یا نواسے کی موجودگی میں ان کی اولاد کو میراث نہ ملیگی۔

طبقہ دوم۔ دادا، دادی، نانا، نانی یا ان سے اوپر کا سلسلہ جیسے پردادا، پردادی، پرانا، پر نانی لیکن قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو ورثہ نہیں ملے گا۔ اور بھائی بہن اگر وہ

زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد وارث ہوگی۔ اور قریب ترین رشتہ کا لحاظ رکھا جائے گا۔

طبقہ سوم۔ چچا، پھوپھی، ماموں۔ خالہ اگر یہ زندہ نہ ہوں تو ان کی اولاد مستحق ورثہ ہوگی۔ چچا پھوپھی، ماموں اور ان کی اولاد کے بعد ماں باپ کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کا درجہ ہے۔ اور اگر یہ زندہ نہ ہوں تو پھر ان کی اولاد وارث ہوگی اور "قریب ترین رشتہ" کا لحاظ رکھا جائے گا۔

ہدایات۔ (۱) زوجہ اور شوہر ہر طبقہ کے ساتھ میراث پائیں گے۔

(۲) طبقہ اول کی موجودگی میں طبقہ دوم اور طبقہ سوم کے ہوتے ہوئے تیسرا طبقہ ورثت سے محروم ہو جائے گا۔

(۳) جس فوت شدہ شخص کا کوئی وارث نہ ہو یا وارث ہو مگر موانع ارث کی وجہ سے

میراث نہ پاسکے تو اس کا ترکہ امام زمانہ حضرت عجل اللہ فرجہ کا مال قرار پائے گا۔

اور آپ کے زمانہ غیبت میں اس کا اختیار حاکم شرع یعنی مجتہد جامع الشرائط کا ہوگا (۴)

(۴) شوہر زوجہ کے جملہ ترکہ و مال سے میراث پائے گا۔

(۵) مشہور قول کے مطابق زوجہ جو اولاد والی نہ ہو۔ زرعی جائیداد سے حصہ نہ پائے گی لیکن آلات، درخت، زراعت وغیرہ، اور مکان کی عمارت کی قیمت میں اس کا حصہ نکالا جائے گا۔ اور صاحب اولاد زوجہ کو اراضی و جائیداد و نقد وغیرہ سے حصہ ملیگا (۶) اگر بیویاں ایک سے زائد ہوں تو حصہ ہم یا برابر سب پر برابر کر دیا جائے گا۔

(۷) جو زوجہ طلاقِ رجعی کے عہد میں ہو وہ میراث پائے گی۔ بشرطیکہ شوہر عہد کے دوران میں فوت ہو جائے۔ اور اگر عہد گزر جانے کے بعد شوہر کا انتقال ہو جائے تو میراث کی حق دار نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر اس کی میراث پائے گا۔ (۸) اگر زوجہ کو طلاق بائن دیا جائے اور عہد کے دوران میں شوہر مر جائے تو وراثت نہیں ملے گی۔

(۹) اگر کوئی شخص بحالتِ بیماری کسی عورت سے عقد کرے اور ابھی دخول نہ کیا ہو کہ اس مرض کی وجہ سے مر جائے تو وہ عورت شوہر کے مال سے نہ میراث پائے گی اور نہ مہر اور اگر دخول واقع ہو گیا ہو تو میراث اور مہر دونوں پائے گی۔

موثقات

(وہ امور جو میراث پانے میں رکاوٹ ہیں)

۱۔ عورت (خواہ صاحب اولاد ہو یا نہ ہو) شوہر کے اموال متروکہ میں سے منقولات جیسے کہ حیوانات وغیرہ کی وارث ہے۔ اور زمین خواہ رہائشی ہو یا زراعتی عورت کو وراثت میں نہیں دی جاسکتی البتہ جو چیزیں زمین میں ثابت ہیں ان کی قیمت میں حق وراثت ہے لہذا وارثوں کو قیمت بقدر حصہ ادا کرنا واجب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

۲۔ جب تعمیر شدہ مکان یا درخت وغیرہ کی قیمت سے حصہ وراثت عورت کو دینا چاہیں تو طلبہ کی قیمت اس طرح لگائی جائے گی کہ اگر یہی عمارت اس زمین سے بغیر خراب ہونے کے اکیر کر کسی دوسری جگہ رکھ دی جائے تو اس وقت جتنی قیمت اس کی ہونی چاہیے اس کے حساب سے وراثت تقسیم کہے عورت کا حصہ اسے دیا جائے گا (آقائے محسن حکیم)

(۱) کفر میں کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ خواہ بیٹا ہو یا باپ لیکن مسلمان کافر کا وارث ہو گا۔

(۲) قتل۔ اگر وارث اپنے مورث کو عمداً اور ناحق قتل کر ڈالے تو وہ میراث کا حق دار نہ ہو گا (۱۳) غلامی۔ غلام اور کنیز نہ کسی کے وارث ہوں گے اور نہ مورث بلکہ ان کا مال آت کر ملے گا۔

(۴) لعان۔ جب لعان واقع ہو تو زوجہ و شوہر آپس میں وارث نہ ہوں گے اور اس طرح وہ اولاد جن کا انکار کیا جائے ان کے ماہین وراثت نہ ہوگی۔

(۵) قرض۔ جب میت کا ترکہ قرض کے برابر ہو یا اس سے کم تو اس کا ترکہ تقسیم نہیں کیا جائے گا جب تک کہ قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ قرض میں زبردہن اور مہر بھی داخل ہے بلکہ حج اور زکوٰۃ بھی قرض میں داخل ہے۔

(۶) مصارف و فن و کفن۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور صرف اتنا مال چھوڑے کہ اس کے کفن و دفن میں صرف ہو جائے تو اس میں سے وارثوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷) وصیت۔ تنہائی مال کی وصیت کرنا کہ اس میں وارث حصہ پانے کے حق دار نہ ہوں گے۔

سہام و فروض کا بیان

حدیث و قرآن کی رو سے جس قدر مال پانے کا وارث مستحق ہوتا ہے اتنے مال کو سہم کہتے ہیں۔ سہام چھ ہیں۔

(۱) نصف۔ یعنی آدھا ترکہ پانے کے تین شخص مستحق ہیں۔ اول شوہر جب کہ زوجہ اپنے بطن سے اولاد یا اولاد کی اولاد نہ چھوڑے۔ دوسرے صرف ایک بیٹی۔ تیسرے صرف ایک بہن خواہ عینی ہو یا پدری۔

(۲) ثلث۔ یعنی ایک تہائی ترکہ پانے کے دو شخص مستحق ہیں۔ اول میت کی ماں جب کہ میت کی اولاد یا اولاد کی اولاد۔ اور یا زیادہ بھائی عینی یا پدری نہ ہوں۔ دوسرے

۱۔ دو سے زیادہ ماری بہن بھائی یا ان کی اولاد۔

۳۔ ثلثین۔ یعنی دو تہائی ترکہ دو قسم کے لوگ پاسکتے ہیں۔ اول صرف بیٹیاں جب کہ دوسری سے زیادہ ہوں۔ دوسرے صرف بہنیں خواہ عینی ہوں یا پدری۔

۴۔ رُبع۔ یعنی چوتھائی مال میت دو قسم کے آدمی پائیں گے۔ اول شوہر جب کہ زوجہ اپنی نسل سے اولاد چھوڑے۔ دوسرے زوجہ اپنے شوہر کے مترکہ میں سے جب کہ شوہر اولاد نہ چھوڑے خواہ اسی زوجہ کے لطن سے ہو یا کسی دوسری سے۔

۵۔ سدس۔ یعنی چھٹا حصہ یہ سہم تین وارثوں کا ہے۔ اول ماں، باپ جبکہ میت نے اولاد کی اولاد چھوڑی ہو۔ دوسرے ماں جب کہ میت دو بھائی یا زیادہ یا ایک بھائی اور دو بہنیں اور چار بہنیں چھوڑے اور میت کا باپ موجود نہ ہو۔ تیسرے ایک ماری بہن یا بھائی۔

۶۔ ثمن۔ یعنی آٹھواں حصہ۔ یہ سہم زوجہ کا ہے۔ خواہ ایک ہو یا زیادہ۔ جب کہ میت اولاد یا اولاد کی اولاد چھوڑے خواہ وہ اولاد موجودہ زوجہ کی نسل اور لطن سے ہو یا اور کسی زوجہ سے۔

تقسیم وراثت

طبقہ اول۔ پہلی صنف ماں، باپ

۱۔ اگر باپ کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ تمام مال میراث میں پائے گا اور اگر ماں کے سوا کوئی اور وارث نہ ہو تو وہ ایک ثلث کھیت فرضیہ اور باقی بہ لحاظ رو پائے گی۔ یعنی فرضیہ سے جو کچھ بچے گا اسی کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر ماں باپ کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو شوہر کو ۱/۲ اور زوجہ کو ۱/۴ حصہ ملے گا۔ اور باقی ماں یا باپ کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ اگر ماں باپ دونوں ہوں تو ایک ثلث ماں کو ملے گا بشرطیکہ حاجب نہ ہو اور باقی باپ کو ملے گا بشرطیکہ شوہر یا زوجہ نہ ہو۔ ورنہ شوہر یا زوجہ کو اعلیٰ حصہ اور ماں

کو حاجب ہونے کی صورت میں ثلث اور باقی باپ کو ملے گا۔

۳۔ ماں باپ دونوں کی موجودگی میں خواہ شوہر یا زوجہ ہو یا نہ ہو۔ اگر میت کے حقیقی یا پدری دو بھائی یا ایک بھائی دو بہنیں یا چار بہنیں ہوں۔ اور وہ آزاد اور مسلمان ہوں۔ اور ایک قول کی بنا پر قائل بھی نہ ہوں۔ اور یہ قول اقویٰ ہے اگرچہ وہ خود میراث نہ پائیں گے (کیونکہ دوسرے طبقہ میں ہیں) لیکن ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوں گے۔ اسی طرح اگر ماں باپ کے ساتھ میت کی ایک لڑکی بھی ہو تو چونکہ خود ماں کے لئے چھٹے حصے سے زیادہ پانے میں حاجب ہوتے ہیں۔ لہذا باقی چوتھا حصہ باپ اور لڑکی کو ملے گا۔

مثلاً ۲۲۔ اس میں سے ۱۲ لڑکی کو اور باپ کو چھٹا یعنی ۴ اور ماں کو چھٹا یعنی ۴ اب جو چھٹا حصہ (یعنی ۴) بچا تو اس میں سے ۲ باپ کو اور ۲ لڑکی کو مل جائے گا۔

دوسری صنف اولاد

۱۔ اگر ایک لڑکا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو سب پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو بحیثیت فرضیہ نصف اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی لڑکیاں ہوں تو دو ثلث بحیثیت فرضیہ اور باقی بلحاظ رد سادی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو۔ یا کئی لڑکے لڑکیاں ہوں تو لڑکے کو دوسرا اور لڑکی کو اکہر حصہ ملے گا۔

۳۔ اگر لڑکا اور لڑکی دونوں ہوں یا صرف لڑکا ہو۔ اور میت کے ماں باپ بھی ہوں تو ماں اور باپ ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور باقی حصہ میں لڑکے کو دوسرا اور لڑکی کو اکہر حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکا ہو تو سب اس کو ملے گا۔

۴۔ اگر ایک لڑکی ہو۔ اور صرف ماں باپ ہو تو فرضیہ اور رد دونوں ملکر ایک چوتھائی ماں یا باپ کو اور باقی تین حصہ مال لڑکی کو ملے گا۔ اور اس صورت میں اگر دو لڑکیاں ہوں یا زیادہ ہوں تو ماں باپ کو پانچواں حصہ ملے گا۔ اور باقی لڑکیوں میں برابر تقسیم ہو تو

جائے گا (۵) اگر میت کی اولاد نہیں بلکہ اولاد اللاد یعنی پوتاپوتی۔ نواسہ، نواسی ہو تو فرضیہ اور رد ملا کر دونوں میں جو کچھ اولاد کو ملتا ہو وہ اولاد کی اولاد کو ملے گا۔

جبوہ

مال میت میں سے خاص کر چار چیزیں خلیفہ اکبر د بڑے لڑکے کو ملیں گی۔ اس کو "جبوہ" کہتے ہیں۔ ان میں باقی وراثت شریک نہ ہوں گے وہ چیزیں یہ ہیں۔

اول پینٹے کے کپڑے۔ دوسرے انگوٹھی، تیسرے تلواریں، چوتھے قرآن مجید بلکہ تمام اسلحہ، کتب، خاص رہنے کی جگہ اور سواری۔ ان چیزوں میں احوط ہے کہ بڑے لڑکے اور دیگر وراثت کے ماہن مصالحت ہو جائے۔ اسی طرح اگر اول کی چار چیزیں متعدد ہوں اور کپڑے جو پینٹے کے لئے رکھے ہوں مگر ان کو پینٹے کی نسبت نہ آئی ہو۔ تب بھی بڑے لڑکے اور دیگر وراثتوں میں بنا براحوط مصالحت ہو۔

طبقہ دوم

پہلی صنف بھائی بہن

۱۔ حقیقی بھائی یا پدیری بھائی جب کہ حقیقی بھائی نہ ہو تو اگر اکیلا ہو تو تمام مال پائے گا۔ اور اگر کئی ہوں تو مساوی حصہ پائیں گے۔ لیکن حقیقی بہن یا جب حقیقی بہن نہ ہو تو پدیری بہن اگر اکیلی ہو تو نصف مال بحیثیت فرضیہ اور باقی بحیثیت رد پائے گی۔ اور اگر کئی ہوں تو دوثلث فرضیہ اور باقی رد میں پائیں گی جو ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ اور مادری بھائی یا بہن اگر تہا ہو تو ہر حصہ بلحاظ فرضیہ اور باقی رد میں ملے گا۔ اور بصورت متعدد ایک ثلث بحیثیت فرضیہ اور باقی بلحاظ رد انہیں ملے گا اور مادری بہن اور بھائی دونوں کو مساوی حصہ تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر حقیقی بھائی بہن کے ساتھ پدیری بھائی بہن بھی ہوں تو پدیری بھائی بہن محجوب الارث ہو جائیں گے۔ اور کل مال حقیقی بھائی بہن کو ملے گا۔ خواہ ایک ہی بہن کیوں نہ ہو اور خواہ مادری بہن بھائی بھی ہوں یا نہ ہوں۔

۱۔ اگر حقیقی بھائی بہن نہ ہوں تو پدری بھائی بہنوں میں کل مال دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔ اور اگر حقیقی یا پدری بھائی بہنوں کے ساتھ مادری بھائی بہن بھی ہوں تو اگر مادری بھائی یا بہن تنہا ہوتو اسے چھٹا حصہ اور اگر کئی ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا جو ان میں برابر تقسیم ہوگا۔ اور باقی مال حقیقی یا پدری بھائی بہن کو دیا جائے گا۔
 اور ان تمام صورتوں میں اگر شوہر یا زوجہ بھی ہوتو شوہر کو نصف اور زوجہ کو ربع ملے گا اور اگر کسی پڑے تو صرف حقیقی یا پدری بھائی بہن کے حصہ میں آئے گی۔

دوسری صنف جد و جدہ

۱۔ اگر دادا یا دادی یا نانا یا نانی ہوتو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر دادا اور دادی دونوں ہوں تو مال ان میں دُہرے اکہرے کی صورت میں تقسیم ہوگا۔ اور اگر نانا اور نانی دونوں ہوں تو ان میں مال مساوی تقسیم ہوگا۔

۲۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ نانا، نانی بھی ہوں تو نانا، نانی کا حصہ ایک ثلث ہوگا۔ اور اگر ایک ہی ہوتو کل ثلث اُسے ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو ان میں برابر سے تقسیم ہوگا۔ اور باقی دو ثلث دادا، دادی کا حصہ ہوگا۔ پس اگر ایک ہی ہوتو اُسے کل ملے گا۔ اور اگر دونوں ہوں تو دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

۳۔ جد اور جدہ ایک ہو یا کئی ہوں، اگر ان کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہوتو اسے اعلیٰ حصہ (نصف یا ربع) ملے گا۔ اور کسی دادا، دادی کے حصہ میں آئے گی۔

۴۔ اگر دادا، دادی کے ساتھ حقیقی یا پدری بھائی بہن بھی ہوں تو دادا، دادی مثل بھائی بہن کے حصہ دار ہوں گے۔ اسی طرح اگر نانا، نانی کے ساتھ بھائی بہن بھی ہوں تو نانا، نانی مادری بھائی بہن کی طرح حصہ دار ہوں گے۔

طبقہ سوم

پہلی صنف چچا اور چھوچی

اگر صرف ایک چچا یا ایک چھوچی ہوتو کل مال اُسے ملے گا۔ اور اگر کئی چچا یا کئی چھوچیاں

ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اور اگر چچا اور چھوچی دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک ہی ہوں یا متعدد ہوں تو ان میں دُہرے اکہرے کے حساب سے تقسیم ہوگی۔

دوسری صنف ماموں اور خالہ

۱۔ اگر صرف ایک ماموں یا ایک خالہ ہو تو اُسے کل مال ملے گا۔ اور اگر کئی ماموں یا کئی خالہ ہوں تو ان میں مساوی تقسیم ہوگی۔ اسی طرح اگر ماموں اور خالہ دونوں ہوں۔ خواہ ایک ایک یا متعدد ہوں تب بھی تقسیم برابر کی ہوگی۔

۲۔ اگر کئی چچا اور کئی ماموں ایک ساتھ ہوں تو ایک ثلث تمام ماموں اور باقی (دو ثلث) تمام چچا پائیں گے۔ اور اگر کئی چچا یا کئی ماموں یا دونوں ہوں۔ اور ان کے ساتھ شوہر یا زوجہ بھی ہو تو اس کو اعلیٰ حصہ نصف یا ربع ملے گا۔

۳۔ اگر چچا، چھوچی، ماموں، خالہ کوئی نہ ہو تو ان کی اولاد قائم مقام ہو کر میراث پائے گی۔

۴۔ اگر میت کے چچا چھوچی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد کوئی نہ ہو تو میت کے ماں باپ کے چچا چھوچی، ماموں، خالہ وارث قرار پائیں گے۔

سببی وارث زوجیت

شوہر اپنی دائمی زوجہ کے ترکہ سے اگر زوجہ کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو نصف حصہ یا ٹیگا ورنہ اُسے چوتھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح زوجہ اپنے شوہر کے ترکہ سے اگر شوہر کی اولاد یا اولاد کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ پائے گی ورنہ اُسے آٹھواں حصہ ملے گا۔ اور اگر کئی بیویاں ہوں تو دونوں صورتوں میں رخواہ چوتھائی ملے یا آٹھواں حصہ ان میں برابر کی تقسیم ہوگی۔

نیز شوہر اور زوجہ کے میراث پانے میں اس کا کوئی فرق نہیں ہے کہ دونوں یا ایک نابالغ ہو یا بالغ۔ اس طرح اس میں کوئی فرق نہیں کہ زوجہ مدغولہ ہے یا غیر مدغولہ۔ اور شوہر زوجہ کے تمام ترکہ کی میراث پانے کا بخلات زوجہ کے کہ وہ خاص خاص چیزوں میں حصہ پائے گی جس کی تفصیل پہلے گدی جکی ہے۔

کتاب الدعیہ و الأعمال

اس میں اوعیہ مشہورہ منقولہ اور دیگر اعمال

بارہ ماہ و اشجارہ وغیرہ

درج ہیں

پچھسواں باب

ثواب تلاوت قرآن مجید و استخارہ وغیرہ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ قرآن شریف پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوزخ کی آگ سے نجات ہے۔ عذابِ خدا سے امان ہے۔ قرآن پڑھنے والے پر رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے۔ اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ اور خدا کی یاد ہوتی ہے۔ تو اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت اور خدا کی یاد نہیں ہوتی تو اس گھر میں برکت کم ہو جاتی ہے۔ ملائکہ اس سے دُور رہتے ہیں۔ اور شیاطین کا داخلہ ہوتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ یا مولانا مجھ کو قرآن حفظ ہے۔ آیا میں حفظ پڑھوں یا دیکھ کر پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس پر نظر کرنا بھی عبادت ہے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں بروز قیامت خدا سے شکایت کریں گی۔ ایک وہ مسجد کہ جس میں محلہ والے نماز نہ پڑھیں۔ دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو۔ اور وہ اُس کی توقیر و احترام نہ کریں۔ اور تیسرے وہ قرآن جو گھروں میں یونہی رکھا رہے۔ اور اُس پر گرد و غبار جم گیا ہو۔ اور اس کی تلاوت نہ کی جائے اور چھ چیزیں ایسی ہیں کہ مومن کو اُس کے مرنے کے بعد نفع پہنچاتی ہیں۔ ایک نیک بخت بیٹا جو اس کے لئے استغفار کرے۔ دوسرے وہ قرآن جو چھوڑ جائے اور لوگ اس کی تلاوت کریں۔ تیسرے وہ کنواں جو خدا کی راہ میں کھدوایا جائے۔ چوتھے وہ درخت جو خوشنودھی خدا کے لئے لگایا جائے۔ پانچویں پانی کا چشمہ جو جاری کیا جائے اور چھٹے وہ نیک طریقہ جو اس کے بعد لوگ اُس پر عمل کریں۔

آداب تلاوت قرآن مجید

طہارت کے بغیر قرآن مجید کے حروف کو چھونا حرام ہے۔ چاہیے کہ جب قرآن کی تلاوت کرے تو حروف کو اُن کے مخرج سے ادا کرے۔ جیسا کہ نماز کے ذکر میں قرأت کے سلسلہ میں بیان ہو چکا ہے۔ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔ حرفوں میں ایک کو دوسرے سے تمیز رہے۔ ایسا بھی نہ ہو کہ حروف بالکل آپس میں جُدا ہو جائیں بلکہ مدّ وغیرہ کی رعایت رکھے اور قرآن کے معانی کا خیال رکھے۔ اور حضور و خشوع اور رجوع قلب کے ساتھ تلاوت کرے۔ جب آیتِ رحمت پر پہنچے تو خدا سے طلبِ مغفرت کرے اور جب غضب کی آیت پڑھے تو خدا کے غضب سے پناہ مانگے۔ با وضو حالت میں قرآن پڑھے۔ قبلہ رُوبرو کر بیٹھے۔ اور تلاوت سے قبل استعاذہ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن ختم کرنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ لہذا بعد ختم دعا کرے اور طلبِ حاجت کرے اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ اَمْرًا حَمَنِیْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَاَجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهَدٰی وَّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْ فِیْ مِنْہٗ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہٗ مَا جَهِلْتُ وَاذْکُرْنِیْ بِتِلَاوَتِہٖ اِنَّہٗ اِنَاءَ اللَّیْلِ وَاِنَاءَ النَّہَارِ وَاَجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّادَّبُ الْعَالَمِیْنَ

بعض سورتوں کے مختصر فضائل و خواص

سورۃ فاتحہ :- جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ فاتحہ یعنی الحمد کو پڑھے وہ اُس شخص کی مانند ہے کہ جس نے دو تہائی قرآن پڑھا ہے یہ سورت قرآن مجید میں تمام سورتوں سے افضل ہے اور سوائے موت کے اس میں ہر بیماری و درد کے لئے شفا ہے۔ اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو پاک برتن پر لکھے۔ اور

بارش کے پانی سے دھو کر کسی مریض کا منہ دھلائے تو وہ مریض اپنی بیماری سے نجات پائیگا اور جو کوئی اس پانی کو پیئے وہ ہر قسم کے خوف و خفقان سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ یسین - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۃ یسین ہے۔ جو شخص اس سورۃ کو دن میں پڑھے تو وہ اس روز تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور خداوند عالم اس کو شام تک بہت کچھ رزق عطا فرمائے گا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت کو تہلیل اللہ پڑھے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اس سورۃ کے بہت کچھ فضائل ہیں۔ جو شخص مرض برص اور بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ اگر اس سورۃ کو شہد سے لکھ کر اور دھو کر پیئے تو انشاء اللہ شفا ہوگی۔

سورۃ فتح - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اس کا اجر و ثواب یہ ہے کہ گو یا وہ فتح مکہ کے دن حضور کے ہمراہ حاضر رہا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم اپنے مال اور اپنی عورتوں کو اور جو کچھ تمہارے قبضہ و تصرف میں ہے۔ اس سورت کی تلاوت سے سب کا حصار کرو۔ جو کوئی اس سورۃ کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے تو وہ ظالم حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا اور اگر کوئی عورت اس کو پانی سے دھو کر پیئے تو وہ دھڑ زیادہ ہو جائے گا۔

سورۃ رحمن - جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص یہ سورۃ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی ضعفی اور عاجزی پر رحم کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ رحمن کا پڑھنا ترک نہ کرو۔ اور اس سورۃ کو نماز میں پڑھو یہ سورۃ کافروں کے دل میں قرار نہیں کیٹتا۔ اور اس سورۃ کو نماز صبح کے بعد بروز جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس سورۃ کو پانی سے دھو کر پینا تلی کو دفع کرتا ہے اور جو شخص کہ در در دل میں مبتلا ہو۔ یا جیسے مرض صرع ہو یا جس کو آشربِ حتم کا عارضہ ہو اس سورۃ کو بطور تعویذ زب کلو کرے تو شفا پائے گا۔

سورۃ واقعہ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر

شب جمعہ کو سورۃ واقعہ پڑھے تو خداوند عالم اُس کو دوست رکھے گا۔ اور وہ شخص دنیا میں بد حالی و محتاجی نہ دیکھے گا۔ اُس کے رزق میں وسعت ہوگی۔ اور وہ کسی آفت و بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر شب سونے سے قبل پڑھے تو قیامت میں اُن کا منہ مانند چاند نورانی ہوگا۔ اگر اس سورۃ کو حاملہ عورت کے گلے میں ڈالا جائے تو وضع حمل آسان ہو جائے گا۔

سورۃ مزمل۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو اُس سے دنیا و آخرت کی تنگی و عسرت دور ہوتی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو دن میں یا رات میں پڑھے خداوند عالم اس کو دنیا میں عمدہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا۔ اور اچھی موت سے اپنے جواری رحمت میں طلب فرمائے گا۔ جو شخص اس سورۃ کو رجوع قلب سے پڑھنا رہے تو وہ خواب میں رسول خدا کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سورۃ دھر۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے تو خداوند عالم کے نزدیک اُس کی جزاء جنت اور ریشمی لباس ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص بروزِ شنبہ نمازِ صبح کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ دھر پڑھے گا تو وہ اُس دن کے شہر سے محفوظ رہے گا۔ ہر پنج شنبہ کی صبح کو اس سورۃ کا پڑھنا موجب ثوابِ عظیم ہے۔ اگر طائی میں اس سورۃ کو پڑھے تو دشمن پر غالب آئے گا۔

سورۃ قدر۔ جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ (سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهَا) کو پڑھے۔ تو وہ مثل اس کے ہے کہ اُس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے۔ اور شب قدر کو عبادت میں بسر کیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو نمازِ فرضیہ میں پڑھے تو یہ نذر ہوگی کہ اسے بندہِ خدا تیرے گناہوں کو خداوند عالم نے بخش دیا۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے وسعتِ رزق کے واسطے اس سورۃ کو سو مرتبہ پڑھنا منقول ہے جو شخص اس سورۃ کو اُس چیز پر جو چاہے پڑھے۔ تو وہ چیز محفوظ رہے گی۔ اور اگر کوئی غمگین یا مریض یا مسافر یا قیدی اس سورۃ کو پڑھے۔ تو

اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

سُورَةُ تَوْحِيدٍ - جسے سُورَةُ اخْلَاصِ یا سُورَةُ قُلْ بِرِاللّٰهِ یُحِیُّ کِتْمَہِیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنا منہ داسنی طرف کر کے اور بائیں جانب کر کے اور سامنے اور پشت کی طرف کر کے اور زمین کی طرف دیکھ کر اس سورۃ کو پڑھے تو وہ لوگوں کی شر سے محفوظ ہوگا۔ اور اگر کسی حاکم جابر کے پاس جائے تو جس وقت تیزی نظر اُس پر پڑے تو اس سورۃ کو تین مرتبہ پڑھے۔ اور جب سورۃ کو ختم کرے تو بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرے۔ اور اسی طرح جب تک اُس کے پاس سے جدا نہ ہو۔ بند رکھے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو مثل اُس کی ہے کہ اُس نے ایک تہائی قرآن اور تہائی تہائی باقی تین کتب سادہ کو پڑھے اور جو شخص اس کو دکھتی ہوئی آنکھ پر پڑھے تو شفا حاصل ہوگی۔ اس سورۃ کو نماز میں پڑھنے کی بے حد تاکید وارد ہوئی ہے۔

سُورَةُ مَعُوذَتَیْنِ - یعنی سورۃ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَاقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نظر کا لگنا برحق ہے اور تو بے خوف نہیں ہو سکتا۔ اس سے کہ تیری نظر خود تجھ میں یا دوسرے میں اثر کر جائے۔ پس اگر نظر لگنے کا ڈر ہو تو تین مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔ اور اگر کوئی شخص ایسی زمینت کرے کہ جو خوش نما مسکوم ہو تو جب اپنے مکان سے باہر نکلے تو ان دونوں سورتوں کو پڑھے۔ نظر بد سے محفوظ ہوگا۔ جو شخص ہر رات کو ان دونوں سورتوں کو پڑھے تو وہ جن و انس کے شر اور دوسوہ شیطانی سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص ان دونوں سورتوں کو لکھ کر تموین بنا کر بچے کے گلے میں لٹکائے تو وہ بچہ جنات و شیاطین کے شر اور سانپ بچھو وغیرہ موزی کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

بعض آیات و اسمائے الہی کے فوائد

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم اعظم سے اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ جس قدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیت الکرسی **هَمْزٌ فِيهَا خَالِدُونَ** تک پڑھے تو خداوند عالم اس سے ہزار بلائیں دنیا کی اور ہزار بلائیں آخرت کی دور فرماتا ہے۔ اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کو آشوبِ چشم کا عارضہ ہو تو وہ آیت الکرسی کو پڑھے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھے کہ یہ عارضہ زائل ہو گیا ہے اور جو شخص طلوعِ آفتاب سے قبل گیارہ مرتبہ سورۃ توحید اور گیارہ مرتبہ سورۃ قدر اور گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو خداوند عالم اس کے مال کو تلف ہونے سے محفوظ رکھے گا۔ جناب رسالت مآب **صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** سے منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز فرضیہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو وہ مستحقِ بہشت بریں ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص ہر نماز فرضیہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔ اور وہ امانِ خدا میں ہوگا۔ اسم اللہ کو ۶۶ مرتبہ دن چڑھے اور بوقتِ عصر اور آخرِ تنہائی رات میں پڑھنا حاجت کے پورا ہونے کا باعث ہے۔ **الْقَدُّوسُ** کو سو مرتبہ ہر جمعہ کے دن پڑھنا باطنی برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ **السَّادِمُ** کو پڑھنا ہر آفت و مرض سے سلامتی کا موجب ہے۔ جو شخص کسی مریض پر سو مرتبہ پڑھے گا تو وہ شفا پائیگا **الْحَبَّارُ** کو ہر روز اکیس مرتبہ پڑھنا ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ **الْوَهَّابُ** کو پڑھنا روزی کے وسیع ہونے کا موجب ہے۔ **الْوَدُّودُ** کو پڑھنا آپس میں محبت و دوستی کا باعث ہے۔ جس کھانے یا شہیرے پر اسے ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اور وہ دونوں شخص جن میں دشمنی ہے۔ انہیں کھلائیں تو باہم دوست ہو جائیں گے۔ **الْمَنَّانُ** کو سوتے وقت پڑھنا قرض کی ادائیگی کا باعث ہے۔ **الْبَدِيعُ** کو ہزار مرتبہ پڑھنا حاجتِ روانی کا موجب ہے۔ **التَّوَّابُ** کو پڑھنا توبہ کے قبول ہونے کا موجب ہے۔ **الْوَارِثُ** کو ہزار مرتبہ پڑھنا نیک راہ کی طرف ہدایت کا موجب ہے اور جو شخص **الْغَنِيُّ الْمَغْنِيُّ** دس جمعہ تک ہر جمعہ میں دس ہزار مرتبہ کہے اور اس دوران میں ترکِ حیوانات کرے تو خداوند عالم دنیا و آخرت میں اس کو غنی فرمائے گا۔

سجده قرآن

قرآن شریف میں جن مقامات پر سجده کرنا پڑتا ہے۔ پندرہ ہیں۔ جن میں سے چار جگہ تو سجده واجب ہے۔ ایک کیسواں پارہ کی سورۃ سجده میں جو ائمہ تنزیل سے شروع ہوتی ہے وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ پر سجده واجب ہے۔ دوسرے چوبیسواں پارہ کی سورۃ النجم سجده میں حَمْدٌ تَنْزِيلٌ سے شروع ہوتی ہے اِنَّا تَعْبُدُونَ پر سجده واجب ہے۔ تیسرے ستائیسویں پارہ کی سورۃ وَالنَّجْمِ کے ختم پر سجده واجب ہے اور چوتھے تیسویں پارہ کی سورۃ علق کے ختم پر سجده واجب ہے۔ گیارہ مقامات جہاں پر سجده کرنا سنت ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) سورۃ اعراف میں سورۃ کے ختم ہونے پر وَلَهُ يَسْجُدُونَ (۲) سورۃ رعد میں بِالْعُدْوَةِ وَالْوَالِیَاتِ ط پر (۳) سورۃ نحل میں یَوْمَ مَوْدُنَ ط پر (۴) سورۃ بنی اسرائیل میں خَشُوعًا ط پر (۵) سورۃ مریم میں مِیْکَاتًا ط پر (۶) سورۃ حج میں تَقْلِحُونَ ط پر (۷) سورۃ حج میں نُفُودًا ط پر (۸) سورۃ فرقان میں نُفُودًا ط پر (۹) سورۃ نمل میں رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ط پر (۱۰) سورۃ ص میں اَنَابًا ط پر (۱۱) سورۃ الشقاق میں لَا یَسْجُدُونَ ط پر :-

ان تمام آیتوں کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے یا اُن کو لکھنے سے یا دیکھنے سے یا اُن کا خیال دل میں لانے سے سجده کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سجده فوراً کرنا چاہیئے۔ آیت کے پڑھنے والے یا کان لگا کر سننے والے پر بے اشکال سجده واجب ہے۔ اور عام سننے والے پر احوط ہے بلکہ اس کا وجوب قوت سے خالی نہیں ہے۔ اگر قصداً یا سہواً سجده نہ کرے پھر بعد کو یاد آئے تو فوراً سجده کر لے۔ طہارت یا رُو بقبطلہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور جس طرح نماز میں سات اعضاء پر سجده واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح بجالاتے۔ اس سجده کے لئے نہ تکبیر نہ شہدہ نہ سلام ہے۔ البتہ جب سجده سے اٹھے تو اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ سجده میں اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَتُصَدِّقًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
عِبُودِيَّةً وَرِقًا سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًا لَوْ مُسْتَكْبِرًا عَنِ
عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَكْبِفًا وَلَا مُتَعَطِّمًا بَلْ أَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ بِكَ
مُسْتَجِيرٌ سَجْدَهُ وَالِي آمِنُونَ فِيهِ اِدَاءُ قَضَائِهِمْ هِيَ - بلکہ فرما اگر نہ ہو سکے تو اس کے
بعد فرما بجا لائے۔

بیانِ استخارہ

استخارہ (یعنی طلبِ خیر) کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام واجب یا حرام
ہو۔ اس کے واسطے استخارہ نہیں ہو سکتا بلکہ جب کسی مباح کام کے کرنے یا نہ کرنے میں
تردد ہو۔ اور اس کا نتیجہ سمجھ میں نہ آئے۔ تب استخارہ کرنا چاہیے۔ اور جو کچھ حکمِ استخارہ کا
نکلے اُس پر مٹھن ہو جائے۔ اور یقین رکھے کہ اس میں میرے واسطے بھلائی ہے۔ اور
جب کسی کام کے لئے مطلقاً استخارہ ہو جائے تو پھر دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ
استخارہ بے موقع ہے۔ دیوانِ حافظ یا اشارِ باطلہ سے فال لینا یا بخرمیوں کی باتوں
پر اعتماد کرنا یہ سب امور لغو ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ یہاں پر استخارہ کے
چند طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ :- قرآن مجید سے استخارہ ہے جس کو سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ
نے اس طرح لکھا ہے کہ جس وقت کوئی شخص چاہے کہ کتابِ خدا سے تفاعل کرے تو تین مرتبہ
سورۃ قل حوالہ اللہ اُحد پڑھے۔ اور تین مرتبہ درود پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَقَاءَلْتُ
بِکِتَابِکَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَیْکَ فَادْرِیْ مَا هُوَ اَلْمَکْتُومُ مِنْ سِرِّکَ اَلْمَکْنُونِ
فِیْ غَیْبِکَ لِمَعْدِ اِسْمِکَ اَلْمُجِیْدِ کَسُوْلَیْ۔ جو مضمون ذرا سنی طرف کے صفحہ کی پہلی سطر میں
نکلے اُس پر عمل کرے۔ اگر آیتِ رحمت ہے۔ امر خیر ہے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور اگر آیت
عَنْبِیْ ہے یا کوئی مانعت ہے تو وہ کام کرنا اچھا نہیں ہے۔

دوسرا طریقہ :- یہ وہ استخارہ ہے جو ذاتِ الرقاع کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو اور اس میں تردد ہو تو چہرے پر کاغذ کے لے اور تین ہی لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَيْرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَفْعَلُهُ اور تین رقعوں میں لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَيْرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَا تَفْعَلُهُ اور فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے پس ان سب پر چوں کہ جاہ نماز کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ اَسْتَحْیِیْ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ خَيْرَةٌ فِی عَاقِبَتِهِ کہے پھر اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرِيْ لِيْ فِيْ جَمِیْعِ اُمُوْرِيْ لَيْسَ مِنْكَ وَعَاقِبَتِهِ اور ان رقعوں کو آپس میں ملا دے۔ اور ایک ایک نکالتا جائے۔ پس اگر پے در پے تینوں پرچے افعَلُهُ کے نکلیں تو اس کام کو کرے۔ اور اگر پے در پے تینوں پرچے لَا تَفْعَلُهُ کے نکلیں تو وہ کام نہ کرے۔ اور اگر کوئی پرچہ اَفْعَلُهُ کا اور کوئی پرچہ لَا تَفْعَلُهُ کا نکلے تو پانچ پرچوں تک نکالے۔ اگر اِنْفَعَلُهُ والے پرچے زیادہ ہوں تو کام کرے۔ اور اگر لَا تَفْعَلُهُ کے پرچے زیادہ ہوں تو کام نہ کرے۔

تیسرا طریقہ۔ یہ وہ استخارہ ہے جس کے متعلق حضرات ائمہ علیہم السلام نے اپنے بعض اصحاب کو ہدایت فرمائی کہ اپنے کام میں خداوند عالم سے اس طرح مشورہ کرو کہ دل میں اس کام کا قصد کر کے کاغذ کے ایک پرچہ پر لفظ لَا اور دوسرے پرچہ پر لفظ نَعْمَ لکھو۔ اور ہر ہر پرچہ کو مٹی کی ایک ایک گولی میں رکھ دو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دونوں گولیاں کو اپنے دامن کے نیچے رکھو اور کہو۔ يَا اللّٰهُ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِيْ اَمْرِیْ هٰذَا وَ اَنْتَ خَيْرُ مُسْتَشَارٍ وَ مُشِيرٍ فَاسْرِعْ عَلَيَّ بِمَا فِيْهِ صَلَاحٌ وَ حَسُنْ عَاقِبَتِهِ۔

پھر دامن کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک گولی کو نکالو۔ اور کھول کر دیکھو۔ اگر اس پرچہ میں نَعْمَ ہو تو وہ کام کرو۔ اور اگر لَا ہو تو نہ کرو۔

چوتھا طریقہ - استخارہ سجادیہ جو کتاب کے اوپر موجود ہے۔ مختصر طریقہ یہ ہے کہ بعد نیت کتاب کو داہنے ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ اسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خَيْرٌ لِّىْ عَافِيَةً کو پڑھے پھر تین مرتبہ درود پڑھے۔ اب کتاب کو کھول کر دیکھے جو حکم نکلے اس کو عمل واجب اور خلاف کو گناہ سمجھے۔

پانچواں طریقہ - جو سب میں مختصر ہے۔ حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ درود پڑھ کر تسبیح کے دانوں پر ہاتھ ڈالے۔ پھر دو دو کر کے گنے۔ اگر ایک دانہ باقی رہے تو وہ کام خوب ہے ورنہ بد۔

وَظَائِفٌ مَّقْبُولٌ

عکسی رنگین مترجم

مولانا سید مقبول احمد صاحب اعلیٰ الشرفی

ناشر

افتخار بگڈ پور، جہڑ، اسلام پورہ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ ہائے مبارکہ قرآن کریم

جو

مؤمنین کرام عموماً تلاوت کرتے ہیں

(۱) سورہ مبارکہ البقرہ

(۲) سورہ مبارکہ الفتح

(۳) سورہ مبارکہ الرحمن

(۴) سورہ مبارکہ الواقعة

(۵) سورہ مبارکہ الملک

(۶) سورہ مبارکہ المزمل

(۷) سورہ مبارکہ الدهر

(۸) سورہ مبارکہ النبا

(۹) سورہ مبارکہ الجمعہ

(۱۰) سورہ مبارکہ المنافقون

(۱۱) آیت الکرسی

١- سُورَةُ الْحَكِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَيْسَ ① وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ② إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ③ عَلَى صِرَاطٍ
 مُسْتَقِيمٍ ④ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ⑤ لِنُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ
 آبَاءَهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ ⑥ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا
 يُؤْمِنُونَ ⑦ إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْيُنِهِمْ أَغْشَاءً فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ
 مُّقْمَحُونَ ⑧ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
 فَأَعْيَنَهُمْ فَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ ⑨ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ
 تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑩ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ
 َ الْغَيْبِ فَبَشِيرَةً يَنْخَفِرُ بِهِ وَأَجْرٌ كَرِيمٌ ⑪ إِنَّا لَمِنَ نَجْحِ الْمُؤْتِقِ وَنَكَلْتُ
 مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ⑫
 وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ مَآذِجًا هَآئِلًا لِّمُرْسَلِينَ ⑬
 إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَٰهِيكُمْ
 مُرْسَلُونَ ⑭ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ
 مِن شَيْءٍ ءِإِن أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ⑮ قَالُوا رَبَّنَا عَلِّمْنَا إِلَٰهِيكُمْ
 لِمُرْسَلُونَ ⑯ وَمَا عَلَّمْنَا إِلَّا الْبَلْغَ الْمُبِينِ ⑰ قَالُوا إِنَّا نَطِيرُكَ
 بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجِمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ
 ⑱ قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ ءِإِئِنَّ دُكْرَكُمْ وَبَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
 مُّسْرِفُونَ ⑲ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَاقَوْمِ
 اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ⑳ اتَّبِعُوا مَن لَّا يَسْئَلْكُمْ أَجْرًا فَهُمْ مُّهْتَدُونَ
 ㉑ وَمَالِي لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ رُجْعُونَ ㉒ ءَأَخْتَدُ
 مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِن يُشْرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِبَصَرٍ لَّا تَعْنُ عَنِّي

٢٦
مصدق

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقَدُونَ ﴿٣٦﴾ اِنِّي اِذَا لَقِيْتُ خَلْقًا مُّبِينًا ﴿٣٧﴾ اِنِّي
 اَمَدْتُ بِرَبِّكُمْ فَاَسْتَعُونُ ﴿٣٨﴾ قِيلَ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ ط قَالِ يَلَيْتَ
 قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ بِمَا عَفَّرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٤٠﴾
 وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا
 مُنْزِلِينَ ﴿٤١﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٤٢﴾
 يَحْسَرَةُ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤٣﴾
 اَلَمْ يَرَوْا كَمَا اَهْلَكْنَا اٰمِلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ
 ﴿٤٤﴾ وَاِنْ كُلُّ لُجَّتٍ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٤٥﴾ وَاٰيَةٌ لَهُمُ الْاَرْضُ
 الْمَيْتَةُ اَخْيَيْنَاهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَجَعَلْنَا
 فِيهَا جَدَّتٍ مِنْ نَخِيْلٍ وَاَعْنَابٍ وَفَجْرَتٍ فِيْهَا مِنَ الْعِيُوْنِ ﴿٤٧﴾
 لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٤٨﴾
 سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَاَرْضًا كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
 وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَاٰيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسُوْخٌ مِنْهُ النَّهَارُ فَاِذَا هُمْ
 مُّظْلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
 الْعَلِيْمِ ﴿٥١﴾ وَالْقَمَرَ قَدْرْتَهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
 الْقَدِيْمِ ﴿٥٢﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ
 سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبَحُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَاٰيَةٌ لَهُمُ اَنَّا حَمَلْنَا
 ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٥٤﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ
 ﴿٥٥﴾ وَاِنْ نَشَاؤْغْرِهُمْ فَلَا صِرَٰحَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَدُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِلَّا
 رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا اِلَىٰ حِينٍ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اتَّقُوا مَا بَيْنَ
 اَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَمَا تَتَّبِعُهُمْ مِنْ اٰيَةٍ
 مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اتَّقُوا
 مَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ قَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَطَعْنَا مِنْ لَوْنِ

يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٥﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى
 هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٦﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا الصَّيْحَةَ وَاحِدَةً
 تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٧﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ
 أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ
 يَنْسِلُونَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لَوْلَا إِنَّا مَن بَعَثْنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ
 الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٠﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ
 جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥١﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظَلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تَجْرُونَ
 الْأَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِنْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فُكُونُونَ ﴿٥٣﴾
 هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكُونَ ﴿٥٤﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ
 وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ ﴿٥٥﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ ﴿٥٦﴾ وَ
 امْتَأَنُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٧﴾ أَلَمْ أَعْهَدَ إِلَيْكُمْ بِبَنِي آدَمَ
 أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٥٨﴾ وَإِنْ أَعْبَدُوني
 هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٥٩﴾ وَلَقَدْ أَصَلَّ مِنْكُمْ جِبَلًا كَثِيرًا أَفَلَمْ
 تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦١﴾ أَصَلَّوْهُمُ
 الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٢﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَنُكَلِّمُنَا
 أَيْدِيهِمْ وَنَشْهَدُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٣﴾ وَلَوْ نَشَاءُ
 لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ
 نَشَاءُ لَسَخَّضْنَا عَلَىٰ مَكَانِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٥﴾
 وَمَنْ تُعَذِّبْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٦﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ
 وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٧﴾ لِيُنذِرَ مَن كَانَ
 حَيًّا وَيُحِقِّ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّنَّا
 عَمَلَتْ أَيْدِيئِنَّا فَمَا لَهُمْ لَهَا مَلِكُونَ ﴿٦٩﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا
 رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُبْصَرُونَ ﴿٤٤﴾
 لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحَضَّرُونَ ﴿٤٥﴾ فَلَا يَخْزُكَ
 تَوَلَّهُمْ أَن تَفْعَلَهُمْ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٦﴾ أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ
 أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٤٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا
 مَثَلًا وَلَيْسَ خَلْقَهُ فَكَّالٍ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٤٨﴾ وَشَلَّ
 يَجِيئُهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٤٩﴾ الَّذِي
 جَعَلَ لَكُمُ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٥٠﴾
 أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۗ
 بَلَىٰ ۗ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٥١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ
 لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَكْرُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ
 تُرْجَعُونَ ﴿٥٣﴾

٢ - سُورَةُ فَتْحِ مَدِينَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ﴿١﴾ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
 ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا
 ﴿٢﴾ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيمًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ
 فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزِدُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ط وَاللَّهُ جَبَّارٌ
 السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرُ
 عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ط وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ
 وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّالِمِينَ يَا اللَّهُ ظَنَّ السُّوءَ ط عَلَيْهِمْ
 دَائِرَةُ السُّوءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط

وَسَاءَتْ مَصِيرًا ٦) وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
 حَكِيمًا ٧) إِنَّا أَمْرُسُنَّتَكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ٨) لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
 وَرَسُولِهِ وَتَعَزَّزْ مِنْهُ وَتَتَّقُوهُ وَتَسْبِحُوهُ بِكُرَّةٍ وَأَصْبَلًا ٩) إِنَّ
 الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ط يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
 فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ
 اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ١٠) سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلْفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
 شَغَلْنَا أَمْوَالَنَا وَهَلُونا فَاسْتَعْفِرْنَا فَيَقُولُونَ بِالسِّنْتِهِمْ مَا لَيْسَ
 فِي قُلُوبِهِمْ ط قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
 أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ١١) بَلْ ظَنَنْتُمْ
 أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَذِينَ ذَلِكَ
 فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوِيًّا ١٢) وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ١٣) وَمَنْ
 لَمْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ١٤) وَلِلَّهِ
 مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط وَكَانَ
 اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ١٥) سَيَقُولُ الْمُخَلْفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ
 لِتَأْخُذُوهَا ذَرُّوا نَائِبِكُمْ فَيُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ط
 قُلْ لَنْ تَلْفِظُوا كَذِبًا كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَيَقُولُونَ بَلْ كُفِّرْنَا
 بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ١٦) قُلْ لِلْمُخَلْفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ
 سَتَدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ
 فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
 مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ١٧) لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
 الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ط وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 يَدْخُلْهُ جَنَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَنْ يَتَوَلَّ يَعْذِْبُهُ
 عَذَابًا أَلِيمًا ١٨) لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ

الشجرة فعلمه ما في قلوبهم فأنزل السكينة عليهم وأثابهم فتحاً
 قريباً ١٨ ﴿ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَ بِهَا ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ١٩ ﴾
 وَعَدَّكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُوهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هُدًى
 وَكَفَّتْ أَيْدِي النَّاسِ عَنْكُمْ ۖ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ
 صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ٢٠ ﴿ وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ط
 وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ٢١ ﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا
 الْأُدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ٢٢ ﴿ سُنَّهَ اللَّهُ الَّتِي قَدْ خَلَتْ
 مِن قَبْلُ ۖ وَلَنْ يَجْدِسَ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَبْدِيلًا ٢٣ ﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيهِمْ عَنْكُمْ
 وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَرْفِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللَّهُ بِمَا
 تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ٢٤ ﴿ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدَّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
 الْحَرَامِ وَالْمَهْدَىٰ مَعَكُوفًا أَنْ يُبْلَغَ مَجَلَّةُ ط وَلَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ
 وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمَّ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَّوُّوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ
 مَعْرَةٌ بَغَيْرِ عِلْمٍ لِّيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مِنْ شَيْءٍ لَّو تَزَيَّلُوا
 لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ٢٥ ﴿ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ
 كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ فَنَزَّلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
 عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا
 أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ط وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ٢٦ ﴿ لَقَدْ صَدَقَ
 اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّبِّيًّا بِالْحَقِّ ۖ لَسْتَ دُخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنِ شَاءَ اللَّهُ
 الْإِمْنِينَ مُحَلِّفِينَ رُؤُوسِكُمْ وَمَقْصِرِينَ ۖ لَا تَخَافُونَ دِفْعَلَكُمْ مَا لَمْ
 تَعْلَمُوا فَبَجَلْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتَحَاقِرِيًّا ٢٧ ﴿ هُوَ الَّذِي أَمْرًا سَلَّ
 رَسُولَهُ بِالْمُهْدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط وَكَفَىٰ
 بِاللَّهِ شَهِيدًا ٢٨ ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى
 الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سَيِّئًا لَهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ
 مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۗ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۖ كَزُرْجٍ أَخْرَجَ شَطْطَهُ
 فَازْدَرَأَهُ فَاسْتَعْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ
 وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

٣- سُورَةُ رَحْمَنِ بَدَنِيَّةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنِ ١ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ٢ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ٣ عَلَّمَهُ
 الْبَيَانَ ٤ كَتَبَ السَّمْوَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ٥ وَالتَّجْمُ وَالشَّجَرُ
 يَسْجُدَانِ ٦ وَالسَّمَاءُ مَرْفَعُهُا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ٧ أَلَّا تَطْغَوْا
 فِي الْمِيزَانِ ٨ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ٩
 وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ١٠ فِيهَا فَالِكِهَةٌ ١١ وَالشَّجَلُ ذَاتُ الْكُفَّامِ
 وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ١٢ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
 ١٣ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ١٤ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ
 مَّاءٍ مِّمَّنْ تَامٍ ١٥ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ١٦ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
 وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ١٧ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ١٨ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
 يَلْتَقِيَانِ ١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ٢٠ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢١
 يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللَّوْلُ وَالْمَرْجَانُ ٢٢ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢٣ وَلَهُ
 الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ٢٤ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢٥
 كُلٌّ مِّنْ عِندِهَا فَاِن ٢٦ وَيَنْبِئُ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ٢٧
 فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٢٨ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ
 يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ٢٩ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٣٠ سَنَفْرَعُ لَكُمْ

آيَةَ الثَّقَالِينَ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٢﴾ يَمْعُرُ الرِّجِينَ وَالْإِنْسِ
 إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا
 لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ
 عَلَيْكُمَا شَوْطُورٌ مِّنْ نَّارٍ وَنَحَّاسٌ فَلَا تَنْتَصِرُونَ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
 تُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا الشَّقِيقَةُ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ دُونِهِ إِشْرًا وَلَا جَاذِبًا ﴿٣٩﴾
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ يَعْرِفُونَ الْمُجْرِمُونَ لِسِيئَتِهِمْ فَيَسْخَرُونَ
 بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٢﴾ هَذِهِ جَهَنَّمُ
 الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَبِيبِهَا إِنِ
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٍ ﴿٤٥﴾ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٦﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٨﴾
 فِيهِمَا عَيْنِينَ تَجْرِيانِ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٠﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ
 فَاكِهَةٍ رَّوْحِيْنٌ ﴿٥١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٢﴾ مَتَكِّئِينَ عَلَى فُرُشٍ
 بَطَّانِيهَا مِنْ أَسْبَاقٍ وَجَنَّاتٍ جُنتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ
 ﴿٥٤﴾ فِيهِمْ نَضْرِبَاتُ الطُّرُقِ لَمْ يُطْمِئِثْ عَنْهَا النَّسُّ فَلَهُمْ وَلَا جَانِحٌ ﴿٥٥﴾ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٦﴾ كَانَتْ هُنَّ الْيَاقُوتَ وَالْمَرْجَانَ ﴿٥٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
 رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٨﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٥٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
 تُكَذِّبِينَ ﴿٦٠﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَيْنِ ﴿٦١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٢﴾ مُدْهَمَمَتَيْنِ
 ﴿٦٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٤﴾ فِيهِمَا عَيْنَتَيْنِ نَضَّاحَتَيْنِ ﴿٦٥﴾ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٦﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ﴿٦٧﴾ فَبِأَيِّ
 آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٦٨﴾ فِيهِمْ حَيْرَاتٌ حِسَانٌ ﴿٦٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
 تُكَذِّبِينَ ﴿٧٠﴾ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٧٢﴾
 لَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ﴿٧٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٧٤﴾

قصص

مُتَكِبِينَ عَلَى دَفْرٍ خَصِرٍ وَعَبْقَرِي حِسَانٍ ﴿٤٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبِينَ ﴿٤٨﴾ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٤٩﴾

٢١ سورة واقعة مدنية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِيُوقِعَهَا كَإِذِ بَدَأَتْهَا ﴿٢﴾ حَافِظَةٌ تَرَافِعُهَا ﴿٣﴾
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُتَبَشِّئًا ﴿٦﴾ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ
الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿٩﴾ وَالسَّيِّئُونَ
السَّيِّئُونَ ﴿١٠﴾ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنَّةٍ النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ ثَلَاثَةٌ مِنْ
الْأُولَئِينَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُتَكِبِينَ عَلَيْهَا
مُتَقَبِّلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقٍ
لَهُمْ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ﴿١٨﴾ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَكَأْسٍ زُرُوفٍ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ
مِمَّا يَنْتَجِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمٍ طَيِّبٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٍ عِينٍ ﴿٢٢﴾
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ وَالسَّكَنِونِ ﴿٢٣﴾ حِزًّا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَعْنًا وَلَا تَأْتِيكُمَا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ
مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلِّ
مَمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَا مَقْطُوعَةٍ
وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنْسَاءً ﴿٣٥﴾
لَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عَرَبًا أَشْرَابًا ﴿٣٧﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثَلَاثَةٌ مِنْ
الْأُولَئِينَ ﴿٣٩﴾ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ
الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سُنُومٍ وَحِينٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلِّ مَنْ يَحْمُونَ ﴿٤٣﴾ لَا بَارِدٌ

وَلَا كَرِيمٍ ٢١ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُتْرَفِينَ ٢٢ وَكَانُوا يُصِرُّونَ
 عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ٢٣ وَكَانُوا يَقُولُونَ ءَأَنذَامِنَّا وَكَتَّابِتَا رَبَّا وَ
 عِظَامُنَا إِنَّا لَمُبْعُوثُونَ ٢٤ أَوَابَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ٢٥ قُلْ إِنَّا الْأَوْلِيُّونَ
 وَالْآخِرِينَ ٢٦ لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ٢٧ ثُمَّ آتَاكُمْ
 آيَاهَا الصَّاخِرُونَ الْمُكَذِّبُونَ ٢٨ لَا يَكُونُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ رَقُومٍ ٢٩
 فَمَا يُؤْنَسُ مِنْهَا الْبُطُونُ ٣٠ فَشَرِبُوا مِنْهُ مِنْ الْحَمِيمِ ٣١ فَشَرِبُوا
 شَرِبَ الْهَيْبِيُّ ٣٢ هَذَا نُزِّلَهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ٣٣ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا
 نَصِيحَتُنَا ٣٤ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ٣٥ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ
 الْخَالِقُونَ ٣٦ نَحْنُ قَدَرْنَا بَيْنَكُمْ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ٣٧
 عَلَىٰ أَنْ تَبَدَّلَ امْتِحَانَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ٣٨ وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ
 النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ٣٩ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ٤٠
 ءَأَنتُمْ تُزْرَعُونَ ءَأَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ٤١ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا
 فَظَلَّمْتُمْ نَفْسَكُمْ ٤٢ إِنَّا لَمَعْرِمُونَ ٤٣ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ٤٤
 أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ٤٥ ءَأَنتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ
 نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ٤٦ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أَجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ٤٧
 أَفَرَأَيْتُمُ السَّمَاءَ الَّتِي تُوَمُّونَ ٤٨ ءَأَنتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا
 أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ٤٩ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا وَرَمَاءً لِلْمُنْفِقِينَ ٥٠
 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ٥١ فَلَا أَسْمَ بِسَوْفِجِ النَّجُومِ ٥٢ وَإِنَّا
 لَعَسَمَ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمًا ٥٣ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ٥٤ فِي كِتَابٍ
 مَكْنُونٍ ٥٥ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ٥٦ تَنْزِيلٌ مِنَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٥٧
 أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُذْهِبُونَ ٥٨ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ
 تُكَذِّبُونَ ٥٩ فَلَوْلَا إِذَا بَدَأْتَ الْخَلْقَومَ ٦٠ وَأَنتُمْ جِيئْتُمْ بِظُلُومٍ ٦١
 ٥٨ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ ٥٩ فَلَوْلَا إِنَّا

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾
 فَاَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقْرَبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرِيحَانٌ ﴿٨٩﴾ وَجَدْتُمْ نَعِيمًا ﴿٨٩﴾
 وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾
 ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنَزْلٌ مِنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾
 وَتُصَلِّيَةٌ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَذَا الْقَوْحُ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
 رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

(٥) سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبْرَكَ الَّذِي يَدْرِؤُا الْمُلْكَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ الَّذِي
 خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ
 الْعَقُورُ ﴿٢﴾ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ
 مِنْ تَفْوُتٍ فَا رْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
 كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ حَاسِدًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
 السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَأَعْتَدْنَا
 لَهُمْ عَذَابَ الشَّعِيرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
 وَيَسُ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَبَعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورٌ ﴿٧﴾
 نَكَادُ نَسِيرٌ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا
 أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا
 قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَ
 تَالُو الْوَكُوفِ نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ الشَّعِيرِ ﴿١٠﴾
 فَاعْرِفُوا أَيْدِيَهُمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ الشَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ السَّادِينَ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٣﴾ وَأَسِرُوا قَوْلَكُمْ
أَوْ أَجْهَرُوا بِهِ طَائِفَةٌ عَلَيْهِمْ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ لَأَيُّكُمْ مِنَ خَلْقِي وَ
هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلًّا فَامْسُوا
فِي مَنَاجِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ط وَالْيَهُ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ وَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي
السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ آمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ قَوْلَهُمْ
صَفَتْ وَيَقْبِضْنَ وَمَا يَمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ ط إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ
﴿١٩﴾ آمَنَ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدُكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ ط إِنْ
الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ آمَنَ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ
رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَمَسُّنِي مِثْلَ مَسِّهِ
أَهْدَىٰ أَمْ مَنْ يَمَسُّنِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي
أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مِمَّا
تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ
عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرْفَعُهُ سَعَتٌ
وَجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدْعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ
أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكْنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ
مِنْ عَذَابِ الْيَوْمِ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّنَّ بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسْتَعْلَمُونَ
مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا
فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿٢٩﴾

(٤) سُورَةُ الْمَزْمَلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ ① قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ② تَصَفَّهٗ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ③
 أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ④ إِنَّا سَلَّمْنَا عَلَيْكَ قَوْلًا تَقِيلًا ⑤ إِنَّ
 نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَفْوَمٌ قَلِيلًا ⑥ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ⑦
 ⑧ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ⑨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ⑩ وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ
 هَجْرًا جَمِيلًا ⑪ وَدَرِنِيْ وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ⑫
 إِنَّ لَدَيْنَا الْأَنْكَالَ وَجَحِيمًا ⑬ وَطَعَامًا ذَا غَضَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ⑭ يَوْمَ
 تَرْجَبُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ⑮ إِنَّا أَرْسَلْنَا
 إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا ⑯
 فَعَصَى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْدًا وَبَيْلًا ⑰ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ
 إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ⑱ السَّمَاءُ مَنقُطْرٌ رِيْدٌ كَانَ
 وَعَدُهُ مَفْعُولًا ⑲ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا
 ⑳ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَلِصَفَاهُ تَشْتَهُ وَ
 طَأْفَهُ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِيمٌ إِنَّ لَنْ
 نَحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْتُمْ
 سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضًىٰ وَأَخْرُونَ يُضَرِّبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ
 فَضْلِ اللَّهِ وَالْأَخْرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي قَارِعَةٍ وَأَمَّا تَيَسَّرَ
 مِنْهُ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَقَرِّضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ط
 وَمَا تَعَدُّوا لِنَفْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ أَرَأَيْتُمْ

أَجْرًا طَوَّاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٤

(٤) سُورَةُ وَهَرْدَانِيَّةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ①
 إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ لُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَيِّعًا أَبْصِيرًا ②
 إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ③ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
 سُلَيْلًا وَأَعْلَالًا وَسَعِيرًا ④ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا
 كَأَنُورًا ⑤ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ⑥
 يُفُوقُونَ بِاللَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ⑦ وَيُطِيعُونَ
 الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ⑧ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ
 لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ⑨ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا
 عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ⑩ فَوَقَّهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ نَضْرَةً
 وَسُرُورًا ⑪ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ⑫ مُتَّكِنِينَ فِيهَا
 عَلَى الْأَدْنَى لَا يُرُونَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ⑬ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ
 ظِلُّهَا وَذُلَّتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ⑭ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِانِيَّةٍ مِّنْ
 فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا ⑮ قَوَارِيرًا مِنْ فِضَّةٍ قَدْرُوهَا
 لِقْدِيرًا ⑯ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا رَجِيًّا ⑰ عَيْنًا
 فِيهَا تُسْقَى سُلَيْلًا ⑱ وَيُطَوَّقُونَ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٍ مُّخَلَّدُونَ إِذَا دَأَبْتَهُمْ
 حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ⑲ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ ذَعَبْتَهُمْ ذَعَبَةً مِّنْ كَأْسٍ ⑳
 عَلَيْهِمْ نِيَابٌ مُّسَدِّسٌ حُضِرُوا اسْتَبْرَقًا وَحَلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ
 وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ㉑ إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ
 سَعْيَكُمْ مَشْكُورًا ㉒ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ㉓ فَاصْبِرْ

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا لَطَعُ مِنْهُمَ اثْمًا أَوْ كِفُورًا ١٣) وَأَذْكُرَ اسْمَ رَبِّكَ
 بُكْرَةً وَأَصِيلًا ١٤) وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ١٥)
 إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذُرُّونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ١٦)
 نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ١٧) وَإِذَا شئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَلَهُمْ
 تَبْدِيلًا ١٨) إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ١٩) فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ٢٠)
 وَمَا شَاءَ رُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ٢١) يَدْخُلُ
 مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ٢٢) وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ٢٣)

سُورَةُ نَبَاِكِيهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ١) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ ٢) الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ٣)
 كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ٤) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ٥) أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا ٦) وَالْجِبَالَ
 أَوْتَادًا ٧) وَخَلَقْنَاكُمْ أَمْوَاجًا ٨) وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ٩) وَجَعَلْنَا
 اللَّيْلَ لِيَاسًا ١٠) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ١١) وَبَدَّلْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا
 بِسُدًى أَدًّا ١٢) وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا ١٣) وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ
 مَاءً نَّجَّاجًا ١٤) لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ١٥) وَجَدَّتِ الْقَافُ ١٦) إِنَّ يَوْمَ
 الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ١٧) يَوْمَ يُفْعَفُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ١٨) وَفُجِّتِ
 السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ١٩) وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ٢٠) إِنَّ
 جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ٢١) لِلطَّغْيِينِ ٢٢) مَا بَاءُ ٢٣) لِبَيْتَيْنِ فِيهَا آخَقَاتًا ٢٤)
 لَا يَدْخُلُون فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ٢٥) إِلَّا حِيمِيمًا وَعَسَاقًا ٢٦) جَزَاءً
 وَفَاتًا ٢٧) إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ٢٨) وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
 كِذْبًا ٢٩) وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ٣٠) فَذُوقُوا فَلَئِنْ تَرِيدُمْ
 إِلَّا عَذَابًا ٣١) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَقَارًا ٣٢) حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ٣٣) وَكَوَاعِبَ

أَثْرَابًا ۝ ۳۱ ۝ وَكَأْسًا دِهَانًا ۝ ۳۲ ۝ لَا يَسْعَوْنَ فِيهَا الْعُورَاءُ وَلَا كَذِبًا ۝ ۳۳ ۝
 جَزَاءً مِمَّنْ تُبِكُ عَطَاءً حِسَابًا ۝ ۳۴ ۝ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
 الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ ۳۵ ۝ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ
 صَفًّا ۝ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ۳۶ ۝
 ذَلِكَ يَوْمُ الْحَقِّ ۝ فَمَنْ شَاءَ اخْتَدِ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَاءَ ۝ ۳۷ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ
 قُرْآنًا قَرِيبًا ۝ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاؤُهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ
 يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝ ۳۸ ۝

(١٩) سُورَةُ حُجُرَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِلْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ
 الْحَكِيمِ ۝ ١ ۝ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
 آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
 لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ ٢ ۝ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ ۝ ٣ ۝ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ
 الْعَظِيمِ ۝ ٤ ۝ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ
 الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
 وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ ٥ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا
 إِنْ زَعَمْتُمْ أَنكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَتَّوْا الْمَوْتَ إِنْ
 كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ٦ ۝ وَلَا يَتَمَتَّوْنَ أَبَدًا بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيهِمْ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ ٧ ۝ قُلْ إِنْ الْمَوْتُ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ
 فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَلِيمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
 بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ٨ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَدَّعْتُمْ لِلصَّلَاةِ

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۗ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
 إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ فَإِذَا أَقْبَضْتِ الصَّلَاةَ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا
 مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ وَإِذَا رَأَوْا
 تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ
 خَيْرٌ مِنَ اللَّهِوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٦﴾

(١٠) سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
 إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ۗ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾ إِشْحَذُوا
 أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا
 يَعْمَلُونَ ﴿٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ
 فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٣﴾ وَإِذَا دَايَبَهُمْ نُجُوبُكَ أَبْجَسُوا بِهَا وَإِنْ يَقُولُوا
 لَسَمِعُ لِقَوْلِهِمْ كَانَتْهُمْ حَشَبٌ مُّسْتَدَةً ۗ يُحْسِبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ
 عَلَيْهِمْ ۗ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۗ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴿٤﴾
 وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّا أَمْؤُوسَهُمْ
 وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ﴿٥﴾ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفِرْتَ
 لَهُمْ أَمْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
 الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ
 رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ
 الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٧﴾ يَقُولُونَ لَنْ نَرْجِعَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا
 الْأَعْرَابُ مِنَ الْأَرْضِ ۗ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ
 الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُمُ أَمْوَالَكُمُ

وَلَا أُولَا دُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ
 الْخٰسِرُونَ ﴿٩﴾ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ
 الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَحْسَلِ قَرِيبٍ فَأَصَّدَقْتُ
 وَأَكُنُ مِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴿١٠﴾ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا
 وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١١﴾

١١ آية الكرسي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ٥

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ
 لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا
 بِإِذْنِهِ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ
 مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۗ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۗ وَلَا
 يَـُٔوْدُهُ حِفْظُهُمَا ۗ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿١﴾ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ
 تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ
 فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
 ﴿٢﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۗ
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَمُ الطَّاغُوتُ ۗ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ
 إِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ أُولَئِكَ أَصْحَابُ
 النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٣﴾

ادعیہ ماثورہ مشہورہ

۱۔ دعائے جوشن کبیر

جناب رسالت مآب ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض اظہار میں زرہ پینتے تھے اور اس کی گرانی سے آپ کے جسم مبارک کو اذیت ہوتی تھی۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور بعد تحفہ درود و سلام عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ یہ زرہ اتار دو اور اس دعا جوشن کبیر کو پڑھو کہ یہ آپ اور آپ کی امت کے لئے امن و امان کا باعث ہے۔ پس جو شخص اس دعا کو اپنے گھر سے نکلنے وقت پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو خداوند عالم اس کی حفاظت فرمائے گا۔ جس گھر میں یہ دعا ہوگی وہ گھر چوری اور آتشزدگی سے محفوظ رہے گی اور جو کوئی خالص نیت سے رخصی پڑھے گا تو وہ حکم خدا شفا پائیگا اس دعا مبارک کے ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں پڑھنے کا بے حد اجر و ثواب ہے اور وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

«اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ
 یَا مَعِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا قَدِیْمُ یَا عَدِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ سُبْحٰنَکَ
 یَا اِلٰهَ الْاَزَلِ الْاَبَدِ اَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ الشَّرِّ یَا رِبِّ (۲)
 یَا سَيِّدَ السَّادَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ یَا وَلِیَّ
 الْحَسَنَاتِ یَا غَاثَ الْخَطِیْبَاتِ یَا مُعْطِیَ الْمَسْئَلَاتِ یَا تَابِلَ التَّوْبَاتِ
 یَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ یَا دَافِعَ الْبَلَدِیَّاتِ سُبْحٰنَکَ

يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣) يَا خَيْرَ
 الْغَافِرِينَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِينَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِينَ
 يَا خَيْرَ الرَّازِقِينَ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِينَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِينَ
 يَا خَيْرَ الْمُزَلِّينَ يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِينَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ
 الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤) يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ
 يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَدَلُ يَا مَنْ هُوَ
 الْكَبِيرُ الْمُتَعَالَى يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثَّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ
 يَا مَنْ هُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيدُ الْعِقَابِ يَا مَنْ هُوَ
 عِنْدَهُ حَسَنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ أَمُّ الْكِتَابِ سُبْحَانَكَ يَا
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥) اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا بُرْهَانَ يَا سُلْطَانَ
 يَا رِضْوَانَ يَا غَفْرَانَ يَا سُبْحَانَ يَا مُسْتَعَانَ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَسِيانِ
 سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
 (٦) يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ يَا مَنْ أَسْأَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهِ
 يَا مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ يَا مَنْ
 انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ خَشْيَتِهِ يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهِ
 يَا مَنْ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ بِأَمْرِهِ يَا مَنْ اسْتَقَرَّتِ الْأَرْضُونَ بِأَذْنِهِ
 يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ يَا مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَى أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ سُبْحَانَكَ
 يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٧)
 يَا غَافِرَ الْخَطَا يَا يَا كَاشِفَ الْبَلَاءِ يَا مُنْتَهَى الرَّجَا يَا مُجْرِلَ
 الْعَطَا يَا وَاهِبَ الْهَدَا يَا رَازِقَ الْبَرَا يَا قَاضِيَ الْمَتَابِ يَا
 سَامِعَ الشَّكَايَا يَا بَاعِثَ الْبَرَا يَا مُطْلِقَ الْأَسَارِ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨) يَا ذَا الْحَمْدِ

وَالشَّاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ
يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ يَا ذَا الْمَنْ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ
وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّخَاءِ يَا ذَا الْأَلَاءِ وَالنِّعْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩) اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَانِعُ يَا دَارِعُ يَا سَرَّافِعُ يَا صَانِعُ يَا تَانِعُ يَا سَامِعُ
يَا جَامِعُ يَا شَانِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوسِعُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٠) يَا صَانِعُ كُلِّ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقَ
كُلِّ مَخْلُوقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوكٍ يَا كَاشِفَ
كُلِّ مَكْرُوبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُومٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُومٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ
مُخْذَلٍ يَا سَاتِرَ كُلِّ مَعْيُوبٍ يَا مُلْجِئَ كُلِّ مَطْرُودٍ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١١) يَا عُدَّتِي
عِنْدَ شِدَّتِي يَا رَجَائِي عِنْدَ مُصِيبَتِي يَا مُوَسِّئِي عِنْدَ وَحْشَتِي يَا صَاحِبِي
عِنْدَ غُرْبَتِي يَا وَلِيَّي عِنْدَ نِعْمَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُرْبَتِي يَا دَلِيلِي عِنْدَ
حَيْرَتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ انْفِقَارِي يَا مَدْجَائِي عِنْدَ اضْطِرَارِي يَا مَعِيثِي
عِنْدَ مَفْرَعِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (١٢) يَا عَلَامَ الْغُيُوبِ يَا عِقَادَ الذُّنُوبِ يَا سِتَارَ الْعُيُوبِ
يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ يَا طَيِّبَ الْقُلُوبِ يَا مُنَوِّرَ
الْقُلُوبِ يَا أَنْبِئَ الْقُلُوبِ يَا مُفْرِجَ الْهَمُومِ يَا مُنْقِصَ الْعُمُومِ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٣) اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَمِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا دَلِيلُ يَا قَلِيلُ
يَا مَدِيلُ يَا مَنِيلُ يَا مَقِيلُ يَا مُجِيلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (١٤) يَا دَلِيلَ الْمُتَحَيِّرِينَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَغِيثِينَ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضْرِحِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

اما بعد۔ یہ استغاثہ سجادیہ ہے جس کے ایک صفحہ عربی اور اس کے ساتھ ترجمہ دیا گیا ہے۔

يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا رَاحِمَ الْمَسْكِينِ يَا مَلْجَأَ الْعَاصِينَ يَا غَافِرَ
الْمُذْنِبِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۵) يَا ذَا الْجُودِ وَالْإِحْسَانِ
يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْإِمْتِنَانِ يَا ذَا الْأَمْنِ وَالْأَمَانِ يَا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ
يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْبُرْهَانِ
يَا ذَا الْعِظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا السَّرَّافَةِ وَالْمُنْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْعُضْرَانِ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۱۶) يَا مَنْ هُوَ دَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ إِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ صَانِعُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ
كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ نَوَاقِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ
هُوَ قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ سَبْقِي وَبَعْدِي وَبَعْدِي كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۷) اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيِّمُ يَا مَكِينُ يَا مَلِكُ يَا مَبِينُ
يَا مُهَيِّمُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزِينُ يَا مُعَلِّنُ يَا مُفَسِّمُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۸) يَا مَنْ هُوَ فِي
مَلِكِهِ مُقِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي سُلْطَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي جَلَالِهِ عَظِيمٌ
يَا مَنْ هُوَ عَلَى عِبَادِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ
عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي صُنْعِهِ
حَكِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ قَدِيمٌ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۹) يَا مَنْ
لَا يُرْحَى إِلَّا فَضْلُهُ يَا مَنْ لَا يُسْتَلُّ إِلَّا عَفْوُهُ يَا مَنْ لَا يُنْظَرُ إِلَّا بَرُّهُ
يَا مَنْ لَا يَخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ يَا مَنْ لَا يَدْرُمُ إِلَّا مُنْكَهُ يَا مَنْ لَا سُلْطَانَ
إِلَّا سُلْطَانُهُ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ

الرفیق یہ ہے کہ با وضو ہو کر اپنے مقصد کو دل میں رکھ کر صدق دل سے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں

غَضَبَهُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۰) يَا فَارِجَ
الْهُمِّ وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ يَا خَالِقَ
الْحَلْقِ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ يَا مُوفِيَ الْعَهْدِ يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا فَالِقَ الْحَبِّ
يَا رَازِقَ الْأَنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۱) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَلِيُّ يَا وَفِيُّ يَا
غَنِيُّ يَا مَلِيٌّ يَا خَفِيُّ يَا رَضِيُّ يَا زَكِيُّ يَا بَدِيُّ يَا قَوِيُّ يَا وَلِيُّ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۲) يَا مَنْ
أَظْهَرَ الْجَمِيلَ يَا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجُرَيْرَةِ يَا مَنْ لَمْ
يَهْتِكِ السِّرَّ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ
يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مَنْ هَمَى كُلَّ شَكْوَى
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۲۳) يَا ذَا النِّعَمَةِ السَّابِقَةِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ يَا ذَا الْمِنَّةِ
السَّابِقَةِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ
الْقَاطِعَةِ يَا ذَا الْكِرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ يَا ذَا الْقُوَّةِ
الْمُبْتَلِيَّةِ يَا ذَا الْعِظَمَةِ الْمُبِيعَةِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۴) يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ يَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ
يَا مَرَاحِمَ الْعِبْرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثْرَاتِ يَا سَاتِرَ الْعُورَاتِ يَا مُجِيئَ
الْأَمْوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ يَا مُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ يَا مَاجِيئَ السَّيِّئَاتِ
يَا شَدِيدَ التَّقْمَاتِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۲۵) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُصَوِّرَ مَا مَقْدَرُ
يَا مُدَبِّرَ مَا مَطْهَرُ يَا مُنَوِّرَ مَا مَبْسُورُ يَا مُبَشِّرَ مَا مُنْذِرُ يَا مُقَدِّمُ
يَا مُؤَخِّرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

یَارِبِّ (۲۶) یَا رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْبَلَدِ
الْحَرَامِ یَا رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ یَا رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ یَا رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ یَا رَبَّ النَّوْرِ وَالظُّلَامِ یَا رَبَّ التَّحِيَّةِ
وَالسَّلَامِ یَا رَبَّ الْقُدْرَةِ فِي الْأَنَامِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۷) يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ يَا أَعْدَلَ
الْعَادِلِينَ يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ يَا أَظْهَرَ الظَّاهِرِينَ يَا أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ
يَا أَسْرَعَ الْخَاسِبِينَ يَا أَسْمَعَ السَّمِيعِينَ يَا أَبْصَرَ الشَّاطِرِينَ يَا أَشْفَعَ
الشَّافِعِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۸) يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَدَّ
مَنْ لَا سَدَّ لَهُ يَا دُخْرَ مَنْ لَا دُخْرَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا غِيَاثَ
مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا مُخْرَجَ مَنْ لَا مُخْرَجَ لَهُ يَا عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَهُ يَا مُعِينَ مَنْ
لَا مُعِينَ لَهُ يَا أَيْسَرَ مَنْ لَا أَيْسَرَ لَهُ يَا أَمَانَ مَنْ لَا أَمَانَ لَهُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۲۹) اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَاصِمُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا رَاحِمُ يَا سَالِمُ
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاسِمُ يَا قَاضٍ يَا بَاسِطُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ (۳۰) يَا عَاصِمَ مَنْ أَسْعَفَهُ
يَا رَاحِمَ مَنْ اسْتَرْحَمَهُ يَا غَافِرَ مَنْ اسْتَعْفَرَهُ يَا نَاصِرَ مَنْ اسْتَنْصَرَهُ
يَا حَافِظَ مَنْ اسْتَحْفَظَهُ يَا مُكْرِمَ مَنْ اسْتَكْرَمَهُ يَا مُرْشِدَ مَنْ اسْتَرْشَدَهُ
يَا صَرِيحَ مَنْ اسْتَصْرَحَهُ يَا مُعِينَ مَنْ اسْتَعَانَهُ يَا مُغِيثَ مَنْ اسْتَعَاثَهُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ
(۳۱) يَا عَزِيزًا لَا يُضَامُ يَا لَطِيفًا لَا يُدْرَمُ يَا قَيُّومًا لَا يَنَامُ يَا دَائِمًا
لَا يَغُوتُ يَا حَيًّا لَا يَمُوتُ يَا مَلِكًا لَا يَرُودُ يَا بَاقِيًا لَا يَفْنَى يَا عَالِمًا
لَا يَجْمَلُ يَا صَمَدًا لَا يُطْعَمُ يَا قَوِيًّا لَا يُضْعَفُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

پڑھ کر کتاب کو کھول کر دیکھیں جو حکم ہو۔ اُس پر عمل واجب ہے۔

إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۲) اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَحَدًا يَا وَاحِدًا يَا شَاهِدًا يَا مَاجِدًا يَا حَامِدًا يَا رَاشِدًا

يَا بَاعِثًا يَا وَارِثًا يَا صَارِيًّا يَا نَارِعَ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ

الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۳) يَا أَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ يَا أَكْرَمَ

مِنْ كُلِّ كَرِيمٍ يَا أَرْحَمَ مِنْ كُلِّ رَحِيمٍ يَا أَعْلَمَ مِنْ كُلِّ عَلِيمٍ يَا

أَحْكَمَ مِنْ كُلِّ حَكِيمٍ يَا أَدَمَ مِنْ كُلِّ قَدِيمٍ يَا أَكْبَرَ مِنْ كُلِّ كَبِيرٍ

يَا أَلْطَفَ مِنْ كُلِّ لَطِيفٍ يَا أَجَلَ مِنْ كُلِّ جَلِيلٍ يَا أَعَزَّ مِنْ كُلِّ عَزِيزٍ

سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(۳۴) يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا كَثِيرَ الْخَيْرِ يَا قَدِيمَ

الْفَضْلِ يَا دَائِمَ اللَّطْفِ يَا لَطِيفَ الصَّنْعِ يَا مَنْفَسَ الْكُرْبِ يَا كَاشِفَ

الضَّرِّ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا قَاضِيَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۵) يَا مَنْ هُوَ فِي عَهْدِهِ

وَفِي يَمَانٍ هُوَ فِي وَفَائِهِ قِيَمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي قُوَّتِهِ عَلِيٌّ يَا مَنْ هُوَ فِي

عُلُوِّهِ قَرِيبٌ يَا مَنْ هُوَ فِي قُرْبِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ فِي لُطْفِهِ شَرِيفٌ

يَا مَنْ هُوَ فِي شَرَفِهِ عَزِيزٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عِزِّهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي

عَظَمَتِهِ مُجِيدٌ يَا مَنْ هُوَ فِي مَجْدِهِ حَمِيدٌ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۶) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

بِاسْمِكَ يَا كَانِي يَا شَانِي يَا وَانِي يَا مَعَانِي يَا هَادِي يَا دَاعِي يَا قَاضِي

يَا رَاضِي يَا عَالِي يَا بَاقِي سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۳۷) يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَاضِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ

شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ كَانٌ لَهُ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مَوْجُودٌ بِهِ

يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ مُنِيبٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ خَافَتْ مِنْهُ يَا مَنْ

كُلُّ شَيْءٍ قَائِمٌ بِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ صَائِرٌ إِلَيْهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ يُسَبِّحُ

لَا تَحْمِلُ فِيمَا عَزَمْتَ اللَّهُ مَعَكَ -

حَمْدِهِ يَا مَنْ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٨) يَا مَنْ لَا مَفْرَجَ
إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَفْرَجَ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا مَقْصَدَ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ
لَا مَنجِي مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا يُرْعَبُ إِلَّا إِلَيْهِ يَا مَنْ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يَسْتَعَانُ إِلَّا بِهِ يَا مَنْ لَا يَتَوَكَّلُ إِلَّا عَلَيْهِ يَا مَنْ
لَا يُرْجَى إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُعْبَدُ إِلَّا آيَاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٩) يَا خَيْرَ الْمَرْهُوبِينَ
يَا خَيْرَ الْمَرْغُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَطْلُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ يَا خَيْرَ
الْمَقْصُودِينَ يَا خَيْرَ الْمَذْكُورِينَ يَا خَيْرَ الْمَشْكُورِينَ يَا خَيْرَ
الْمَحْبُوبِينَ يَا خَيْرَ الْمَدْعُومِينَ يَا خَيْرَ الْمُسْتَأْسِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٠) اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا غَافِرُ يَا سَاتِرُ يَا قَادِرُ يَا قَاهِرُ يَا فَاطِرُ
يَا كَاسِرُ يَا جَابِرُ يَا ذَاكِرُ يَا نَاطِرُ يَا نَاصِرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤١) يَا مَنْ خَلَقَ
مَسْوِيًّا يَا مَنْ قَدَّرَ فَهْدَى يَا مَنْ تَكَشَّفَ الْبَلَايَ يَا مَنْ يَسْمَعُ
التَّجْوِيَّ يَا مَنْ يُنْقِذُ الْعَرَقِيَّ يَا مَنْ يُنْجِي الْمُهْلِكِيَّ يَا مَنْ يُشْفِي الْمَرْضِيَّ
يَا مَنْ أَصْحَكَ وَابْكِيَّ يَا مَنْ أَمَاتَ وَأَحْيِيَّ يَا مَنْ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٤٢) يَا مَنْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِيلُهُ يَا مَنْ
فِي الْأَفَاقِ آيَاتُهُ يَا مَنْ فِي الرِّيَابِ بُرْهَانُهُ يَا مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
قُدْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقُبُورِ عِبْرَتُهُ يَا مَنْ فِي الْقِيَامَةِ مُلْكُهُ يَا مَنْ
فِي الْحِسَابِ هَيْبَتُهُ يَا مَنْ فِي الْمِيزَانِ قَضَاءُهُ يَا مَنْ فِي الْجَنَّةِ تَوَابُهُ
يَا مَنْ فِي النَّارِ عِقَابُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۳) يَا مَنْ إِلَيْهِ يَهْرَبُ الْخَائِفُونَ
 يَا مَنْ إِلَيْهِ يَفْرَعُ الْمَذْنُبُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَقْصِدُ النِّيَّيُونَ يَا
 مَنْ إِلَيْهِ يَرْغَبُ التَّارَهُدُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَلْجَأُ الْمُتَحَيِّرُونَ
 يَا مَنْ بِهِ يَسْتَأْنِسُ الْمُرِيدُونَ يَا مَنْ بِهِ يَفْتَخِرُ الْمُحِبُّونَ يَا مَنْ
 فِي عَفْوِهِ يَطْمَعُ الْخَاطِئُونَ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَسْكُنُ الْمُوقِنُونَ يَا مَنْ عَلَيْهِ
 يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ
 خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۴) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَبِيبُ
 يَا طَبِيبُ يَا قَرِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَسِيبُ يَا مَهْبِيبُ يَا مُثِيبُ يَا مُجِيبُ
 يَا خَيْرُ يَا بَصِيرُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
 مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۵) يَا أَتْرَبَ مِنْ كُلِّ تَرِيبٍ يَا أَحَبَّ مِنْ كُلِّ
 حَبِيبٍ يَا أَبْصَرَ مِنْ كُلِّ بَصِيرٍ يَا أَخْبَرَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ يَا أَشْرَفَ
 مِنْ كُلِّ شَرِيفٍ يَا أَرْحَمَ مِنْ كُلِّ رَفِيعٍ يَا أَقْوَى مِنْ كُلِّ قَوِيٍّ يَا أَغْنَى
 مِنْ كُلِّ غَنِيٍّ يَا أَجْوَدَ مِنْ كُلِّ جَوَادٍ يَا أَرْوَعَ مِنْ كُلِّ رَوْفٍ سُبْحَانَكَ
 يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۶) يَا غَالِبًا
 غَيْرَ مَغْلُوبٍ يَا صَانِعًا غَيْرَ مَصْنُوعٍ يَا خَالِقًا غَيْرَ مَخْلُوقٍ يَا مَالِكًا
 غَيْرَ مَمْلُوكٍ يَا قَاهِرًا غَيْرَ مَقْهُورٍ يَا رَافِعًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ يَا حَافِظًا
 غَيْرَ مَحْفُوظٍ يَا نَاجِرًا غَيْرَ مَنْصُورٍ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ يَا قَرِيبًا
 غَيْرَ بَعِيدٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
 مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۴۷) يَا نُورَ النُّورِ يَا مَنْوَرِ النُّورِ يَا خَالِقَ النُّورِ يَا
 مَدِيرَ النُّورِ يَا مُقَدِّرَ النُّورِ يَا نُورَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا قَبْلَ كُلِّ نُورٍ يَا
 نُورًا بَعْدَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا فَوْقَ كُلِّ نُورٍ يَا نُورًا لَيْسَ كَمِثْلِهِ نُورٌ
 سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
 يَا رَبِّ (۴۸) يَا مَنْ عَطَاءُهُ شَرِيفٌ يَا مَنْ فِعْلُهُ لَطِيفٌ يَا مَنْ لُطْفُهُ

مُفِيدٌ يَا مَنْ إِحْسَانُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ قَوْلُهُ حَقٌّ يَا مَنْ وَعْدُهُ صِدْقٌ
يَا مَنْ عَفْوُهُ نَضْلٌ يَا مَنْ عَذَابُهُ عَدْلٌ يَا مَنْ ذِكْرُهُ حُلْوٌ يَا مَنْ
فَضْلُهُ عَمِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٣٩) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا سَمِيحٌ يَا مَسْمُومٌ يَا مُفْصِلٌ
يَا مُبَدِّلٌ يَا مُدَلِّلٌ يَا مُنَزِّلٌ يَا مُنَوِّلٌ يَا مُفْضِلٌ يَا مُجْزِلٌ يَا مُمَهِّلٌ
يَا مُجْمِلٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنْ
النَّارِ يَا رَبِّ (٥٠) يَا مَنْ تَبَرَّى وَلَا يُرَى يَا مَنْ يَخْلُقُ وَلَا يُخْلَقُ يَا
مَنْ تَهْدِي وَلَا يُهْدَى يَا مَنْ يُحْيِي وَلَا يُحْيَى يَا مَنْ يُسْئَلُ وَلَا يُسْأَلُ
يَا مَنْ يُطْعَمُ وَلَا يُطْعَمُ يَا مَنْ يُجْبَرُ وَلَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ يَا مَنْ يَقْضَى وَ
لَا يُقْضَى عَلَيْهِ يَا مَنْ يُحْكَمُ وَلَا يُحْكَمُ عَلَيْهِ يَا مَنْ لَمْ يَبْدُ وَلَمْ
يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْوًا أَحَدٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥١) يَا نِعْمَ الْحَسِيبُ يَا نِعْمَ الطَّيِّبُ
يَا نِعْمَ الرَّقِيبُ يَا نِعْمَ الْقَرِيبُ يَا نِعْمَ الْمُحِيبُ يَا نِعْمَ الْحَبِيبُ
يَا نِعْمَ الْكَفِيلُ يَا نِعْمَ الْوَكِيلُ يَا نِعْمَ الْمَوْلَى يَا نِعْمَ النَّصِيرُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٢) يَا سَرُورُ
الْعَارِفِينَ يَا مَمِيَّ الْحَبِيبِينَ يَا أَنِيسَ الْمُرِيدِينَ يَا حَبِيبَ التَّوَابِينَ
يَا رَازِقَ الْمُقْدِينَ يَا رَجَاءَ الْمُدْنِبِينَ يَا قَرَّةَ عَيْنِ الْعَابِدِينَ يَا مَنْفَسَ
عَنِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُفْرَجَ عَنِ الْمَعْمُومِينَ يَا إِلَهَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(٥٣) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا إِلَهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا
يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيلَنَا يَا مُعِينَنَا يَا حَبِيبَنَا يَا طَبِيبَنَا سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٥٤) يَا
رَبَّ النَّبِيِّينَ وَالْأَنْبِيَاءِ يَا رَبَّ الصِّدِّيقِينَ وَالْأَخْبَارِ يَا رَبَّ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ يَا رَبِّ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ يَا رَبِّ الْحُبُوبِ وَالنِّمَارِ يَا رَبِّ الزُّهَارِ
 وَالشَّجَارِ يَا رَبِّ الصَّحَارِ وَالْبَرَارِ يَا رَبِّ الْبِحَارِ يَا رَبِّ
 اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا رَبِّ الْإِعْلَانِ وَالْإِسْرَارِ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۵) يَا مَنْ تُفَدِّي كُلَّ شَيْءٍ
 أَمْرَهُ يَا مَنْ لِحَقِّ كُلِّ شَيْءٍ عِوَضٌ يَا مَنْ بَلَغْتَ إِلَى كُلِّ شَيْءٍ قُدْرَتَهُ
 يَا مَنْ لَا تُحْصِي الْعِبَادُ نِعْمَةَ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الْخَلَائِقُ شُكْرَهُ يَا مَنْ لَا
 تُذَرِّكُ الْأَفْهَامُ جَلَالَهُ يَا مَنْ لَا تَنَالُ الْأَفْهَامُ كُنْهَهُ يَا مَنْ الْعِظَمَةُ
 وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِعُهُ يَا مَنْ لَا تَقْرُدُ الْعِبَادُ قِصَاةَهُ يَا مَنْ لَا مَلِكَ إِلَّا مَلِكُهُ
 يَا مَنْ لَا عَطَاءَ إِلَّا عَطَاءُهُ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ
 خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۶) يَا مَنْ لَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَى يَا مَنْ لَهُ
 الصِّفَاتُ الْعُلْيَا يَا مَنْ لَهُ الْآخِرَةُ وَالْأُولَى يَا مَنْ لَهُ الْجَنَّةُ الْمَأْوَى
 يَا مَنْ لَهُ الْآيَاتُ الْكُبْرَى يَا مَنْ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يَا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ
 وَالْقَضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْهُوَاءُ وَالْفِضَاءُ يَا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالشَّرَى يَا مَنْ
 لَهُ السَّمَوَاتُ الْعُلَى سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا
 مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۷) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَفُوًّا يَا غَفُورًا
 يَا صَبُورًا يَا شَكُورًا يَا رَوْفًا يَا عَطُوفًا يَا مَسْئُولًا يَا دُودُودًا يَا سُبُوحًا
 يَا قُدُّوسًا سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ
 النَّارِ يَا رَبِّ (۵۸) يَا مَنْ فِي السَّمَوَاتِ عِظَمَتُهُ يَا مَنْ فِي الْأَرْضِ آيَاتُهُ
 يَا مَنْ فِي كُلِّ شَيْءٍ دَلِيلُهُ يَا مَنْ فِي الْبِحَارِ عَجَائِبُهُ يَا مَنْ فِي الْجِبَالِ
 خَزَائِنُهُ يَا مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ يَا مَنْ إِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ
 كُلُّهُ يَا مَنْ أَظْهَرَ فِي كُلِّ شَيْءٍ لُطْفَهُ يَا مَنْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ
 يَا مَنْ تَصَرَّفَ فِي الْخَلَائِقِ قُدْرَتَهُ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۵۹) يَا حَبِيبَ مَنْ لَا

إِذَا تَوَكَّلْتَ عَلَى اللَّهِ فَأَعْلَمْ أَنَّهُ يُعِينُكَ -

حَيْبٌ لَهٗ يَا طَيْبٌ مَنْ لَا طَيْبٌ لَهٗ يَا حَيْبٌ مَنْ لَا حَيْبٌ لَهٗ
يَا شَفِيقٌ مَنْ لَا شَفِيقٌ لَهٗ يَا رَفِيقٌ مَنْ لَا رَفِيقٌ لَهٗ يَا مَغِيثٌ مَنْ لَا
مَغِيثٌ لَهٗ يَا دَلِيلٌ مَنْ لَا دَلِيلٌ لَهٗ يَا أُنَيْسٌ مَنْ لَا أُنَيْسٌ لَهٗ يَا رَاحِمٌ
مَنْ لَا رَاحِمٌ لَهٗ يَا صَاحِبٌ مَنْ لَا صَاحِبٌ لَهٗ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٠) يَا كَافِي مَنْ
اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِي مَنْ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِي مَنْ اسْتَكَلَاهُ يَا رَاعِي مَنْ
اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِي مَنْ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِي مَنْ اسْتَقْضَاهُ يَا مَغْثِي
مَنْ اسْتَعْنَاهُ يَا مُوْنِي مَنْ اسْتَوْنَاهُ يَا مَقْوِي مَنْ اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِيَّ مَنْ
اسْتَوْلَاهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (٦١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا نَاطِقُ يَا
صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا رَاتِقُ يَا سَابِقُ يَا سَاقٍ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٢) يَا
مَنْ يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ يَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْأَنْوَارَ يَا مَنْ
خَلَقَ الطُّلُقَ وَالْمَحْرُورَ يَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَا مَنْ قَدَّرَ الْخَيْرَ
وَالشَّرَّ يَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ يَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ يَا مَنْ
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلِكِ يَا مَنْ
لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦٣) يَا مَنْ يَعْلَمُ مَرَادَ الْمُرِيدِينَ يَا مَنْ
يَعْلَمُ ضَمِيرَ الصَّامِتِينَ يَا مَنْ يَسْمَعُ أَيْنِ الْوَاهِنِينَ يَا مَنْ يَرَى
بَكَاءَ الْكَافِينَ يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَاجِ السَّائِلِينَ يَا مَنْ يَقْبَلُ عَذْرَ
التَّاسِبِينَ يَا مَنْ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُسْئِرِينَ يَا مَنْ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ يَا مَنْ لَا يَبْعُدُ عَنْ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ يَا أَجْوَدَ الْجَوَادِينَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(۶۴) يَا دَائِمَ الْبَقَاءِ يَا سَامِعَ الدَّعَاءِ يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا غَافِرَ الْخَطَاةِ
يَا بَدِيعَ السَّمَاءِ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ يَا جَمِيلَ الشَّنَاءِ يَا قَدِيمَ الشَّنَاءِ يَا
كَثِيرَ الْوَقَاءِ يَا شَرِيفَ الْجَزَاءِ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ

الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۶۵) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا سِتَّارِيَا غَفَّارِيَا قَهَّارِيَا جَبَّارِيَا صَبَّارِيَا بَارِيَا مُحْتَارِيَا فَتَّاحِ
يَا فَتَّاحِ يَا مُرْتَحِ سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۶۶) يَا مَنْ خَلَقَنِي وَسَوَّانِي يَا مَنْ مَرَّرْتَنِي
وَمَرَّبَّنِي يَا مَنْ أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي يَا مَنْ فَرَّبَّنِي وَأَدْنَانِي يَا مَنْ
عَظَّمَنِي وَكَفَّنِي يَا مَنْ حَفَظَنِي وَكَلَّنِي يَا مَنْ أَعَزَّنِي وَأَعَانِي يَا مَنْ

وَقَفَّنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ أَنْسَنِي وَأَوَّانِي يَا مَنْ أَمَاتَنِي وَأَحْيَانِي
سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۶۷) يَا مَنْ يُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ

يَا مَنْ يَحْوُلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا بِذَنبِهِ
يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لَا مَعْقِبَ لِحُكْمِهِ يَا
مَنْ لَا رَادَ لِقَضَائِهِ يَا مَنْ أُنْقَادَ كُلِّ شَيْءٍ لَكُمْرِهِ يَا مَنْ السَّمَوَاتُ

مَطْوِيَّاتٌ بِمِيزَانِهِ يَا مَنْ يُسِيلُ الرِّيحَ لِبُشْرٍ أَيْنَ يَدِي مَرْحَمَتِهِ
سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ
(۶۸) يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ أَوْتَادًا يَا مَنْ

جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ
لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشِيًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا يَا مَنْ
جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْأَشْيَاءَ أَمْرًا وَاجِبًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ

مِرْصَادًا سُبْحَانَكَ يَا كَلَّ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (۶۹) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ
۳۵۳

لَا تَحَادِرْ مِنْ نُورِ نَصِيْبِكَ عِنْدَ اللَّهِ لَا يُخَيِّبُكَ فِيْمَا نُوِّتَ لَا تَحْزَنْ -

يَا رَفِيعُ يَا مَنِيْعُ يَا سَرِيْعُ يَا بَدِيْعُ يَا كَبِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا حَبِيْرُ يَا مُجِيْبُ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(٤) يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ
حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ يُشَارِكُهُ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ إِلَى حَيٍّ

يَا حَيُّ الَّذِي هَمِيْتُ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يَرُدُّ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيَّا لَمْ
يَرِثِ الْحَيَوَةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى يَا حَيُّ يَا قِيَوْمُ لَا تَأْخُذْهُ

سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ
النَّارِ يَا رَبِّ (٥) يَا مَنْ لَهُ دِكْرٌ لَا يَنْسِي يَا مَنْ لَهُ نُورٌ لَا يَطْفَأُ يَا

مَنْ لَهُ نِعْمٌ لَا تُعَدُّ بِأَمْنٍ لَهُ مُلْكٌ لَا يَزُولُ يَا مَنْ لَهُ شَاءٌ لَا يَخْصِي
يَا مَنْ لَهُ جَلَالٌ لَا يَكْفِي يَا مَنْ لَهُ كَمَالٌ لَا يُدْرِكُ يَا مَنْ لَهُ قَضَاءٌ

لَا يَرُدُّ يَا مَنْ لَهُ صِفَاتٌ لَا تُبَدَّلُ يَا مَنْ لَهُ لَعُوْثٌ لَا تُغَيِّرُ سُبْحَانَكَ
يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٦) يَا

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ يَا ظَهْرَ الدَّاجِيْنَ
يَا مُدْرِكَ الْهَارِبِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ يَا

مَنْ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

(٧) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ يَا حَفِيْظُ يَا مُحِيْطُ
يَا مُقِيْبُ يَا مُعِيْثُ يَا مُعَرِّ يَا مُدِلُّ يَا مُبْدِيُّ يَا مُعِيْدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨) يَا مَنْ هُوَ
أَحَدٌ بِلَا ضِدٍّ يَا مَنْ هُوَ قَدْرٌ بِلَا نِدْبٍ يَا مَنْ هُوَ صَمَدٌ بِلَا عَيْبٍ يَا مَنْ

هُوَ تَرَبُّبٌ بِلَا كَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ قَاضٍ بِلَا حِيْفٍ يَا مَنْ هُوَ رَبٌّ بِلَا وَزِيْرٍ
يَا مَنْ هُوَ عَزِيْزٌ بِلَا دُلٍّ يَا مَنْ هُوَ عَنِيٌّ بِلَا فَقْرٍ يَا مَنْ هُوَ مُلْكٌ بِلَا عَدَلٍ

يَا مَنْ هُوَ مُوصُوْفٌ بِلَا شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ

اپنے حصہ کے ضائع ہونے سے نڈر وہ اللہ کے پاس جمع ہے اس میں خیانت نہ ہوگی جو کہ تبت کی ہے اس کے متعلق غم نہ کر

الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۵) يَا مَنْ ذُكِرَتْ شَرَفٌ لِلذَّاكِرِينَ
يَا مَنْ شُكِرَتْ فَوْنٌ لِلشَّاكِرِينَ يَا مَنْ حَمِدُهُ عِزٌّ لِلْحَامِدِينَ يَا مَنْ
طَاعَتُهُ نَجَاةٌ لِلْمَطِيعِينَ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِلطَّالِبِينَ يَا مَنْ سَبِيلُهُ
وَاضِحٌ لِلْيَنبُوبِينَ يَا مَنْ آيَاتُهُ بُرْهَانٌ لِلنَّاطِرِينَ يَا مَنْ كِتَابُهُ تَذَكُّرَةٌ
لِلْمُتَّقِينَ يَا مَنْ رَزَقَ عَمُومٌ لِلطَّائِعِينَ وَالْعَاصِيينَ يَا مَنْ رَحْمَتُهُ
قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ الْعَوْتُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۶) يَا مَنْ تَبَارَكَ اسْمُهُ يَا مَنْ تَعَالَى جَدُّهُ
يَا مَنْ لَا الدَّغِيرُ يَا مَنْ جَلَّ شَأْنُهُ يَا مَنْ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاءُهُ يَا مَنْ
يَدُومُ بَقَاءُهُ يَا مَنْ الْعِظَمَةُ بِهَا أَسْمَاءُهُ يَا مَنْ الْكِبْرِيَاءُ مِرْدَاةٌ يَا مَنْ
لَا تُحْصَى أَعْرَافُهُ يَا مَنْ لَا تُعَدُّ نِعْمَاتُهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۷) اللَّهُمَّ ارِنِي أَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا مُعِينُ يَا آمِنُ يَا مُبِينُ يَا مَتِينُ يَا مَكِينُ يَا رَشِيدُ يَا
حَبِيدُ يَا مَجِيدُ يَا شَدِيدُ يَا شَهِيدُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ
الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۸) يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا ذَا الْقَوْلِ
السَّيِّدِ يَا ذَا الْفِعْلِ الرَّشِيدِ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعْدِ
يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ يَا مَنْ هُوَ
قَرِيبٌ غَيْرُ بَعِيدٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ
بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۷۹) يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرٌ يَا مَنْ لَا شَبِيهَ
لَهُ وَلَا نَظِيرٌ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ يَا مُعْنَى الْبَاسِ
الْفَقِيرِ يَا ذَا زِقِ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا جَابِرَ
الْعَظْمِ الْكَسِيرِ يَا عَصَمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ هُوَ بَعِيدٌ
جَدِيدٌ بَصِيرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ

الصَّبْرُ حِينَ الْعَوَاقِبِ لَا تَعْمَلُ تَحْدُ خَيْرًا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٠) يَا ذَا الْجُودِ وَالنَّعْمِ

يَا ذَا الْفَضْلِ وَالكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِعَ الدِّدِ وَالنَّسَمِ

يَا ذَا الْبَأْسِ وَالنِّقَمِ يَا مُلْهِمَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ يَا كَاشِفَ الضُّمْرِ وَالْأَلَمِ

يَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْهَمَمِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ يَا مَنْ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ

مِنَ الْعَدَمِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ

النَّارِ يَا رَبِّ (٨١) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا فَاعِلُ يَا جَاعِلُ يَا قَابِلُ

يَا كَامِلُ يَا فَاضِلُ يَا وَاصِلُ يَا عَادِلُ يَا غَالِبُ يَا هَالِبُ يَا وَاهِبُ

سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

يَا رَبِّ (٨٢) يَا مَنْ أَنْعَمَ بِطَوْلِهِ يَا مَنْ أَكْرَمَ بِمَجُودِيهِ يَا مَنْ جَادَ

بِلَطْفِهِ يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهِ يَا مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهِ يَا مَنْ حَكَّمَ

بِتَدْبِيرِهِ يَا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ يَا مَنْ تَجَاوَزَ بِجَلْبِهِ يَا مَنْ دَانِي فِي

عُلُوِّهِ يَا مَنْ عَلَانِي دَلُوهُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ

خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٣) يَا مَنْ تَخَلَّقَ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا

يَشَاءُ يَا مَنْ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يَعَذِّبُ

مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُحْزِرُ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُذِلُّ

مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُصَوِّرُ فِي الْأَرْحَامِ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ

مَنْ يَشَاءُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

يَا رَبِّ (٨٤) يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ

شَيْءٍ قَدْرًا يَا مَنْ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا يَا مَنْ جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ

رُسُلًا يَا مَنْ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ

خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمْدًا يَا مَنْ أَحَاطَ

بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عِدَدًا سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ الْعَوْتُ الْعَوْتُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٨٥) اللَّهُمَّ إِنِّي

صبر سے اچھے نتیجے نکلتے ہیں جلد ہی ذکر انشاء اللہ تیرے لئے بھلائی ہے۔

أَسْأَلُكَ يَا سَمِيكَ يَا أَوَّلَ يَا آخِرِيَا بَاطِنَ يَا ظَاهِرِي يَا بَرِيًّا يَا حَقًّا يَا فَرْدًا
يَا وَثَرِيًّا صَمَدًا يَا سَرْمَدًا سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۶) يَا خَيْرَ مَعْرُوفٍ عَرِيفٍ يَا أَفْضَلَ مَعْبُودٍ
عَبْدِي يَا أَجَلَ مَشْكُورٍ شَاكِرِيًّا أَعَزَّ مَذْكُورٍ ذَكِرِيًّا أَعْلَى مَحْمُودٍ
حَمِيدِيًّا أَقْدَمَ مَرْجُودٍ طَلِبِيًّا أَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وَصِيفِيًّا أَكْبَرَ
مَقْصُودٍ قَصْدِيًّا أَكْرَمَ مَسْئُولٍ سُئِلَ يَا أَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عَلِمَ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۸۷) يَا حَبِيبَ الْبَاكِيْنَ يَا سَدَدَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ يَا هَادِيَ
الْمُضِلِّيْنَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا أَنْبَسَ الدَّاكِرِيْنَ يَا مَفْرَعَ اللَّهْوِيْنَ
يَا مَنْجِيَّ الصَّادِقِيْنَ يَا أَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا أَعْلَمَ الْعَالِمِيْنَ يَا إِلَهَ
الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۸) يَا مَنْ عَلَا فَفْهَرِيًّا مِنْ مَلَكٍ فَقَدَرِيًّا مِنْ
بَطْنٍ فَخْبَرِيًّا مِنْ عَبْدٍ فَشَكَرِيًّا مِنْ عَصِيٍّ فَغَفَرِيًّا مِنْ لَا تَحْوِيَهُ
الْفِكْرِيَّا مِنْ لَا يَدْرِكُهُ بَصَرِيًّا مِنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرِيَّا مَا رَمَقَ
النَّبَشِيَّا يَا مَقْدِرَ كُلِّ قَدَرٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۸۹) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا حَافِظِي يَا بَارِيَّ يَا ذَارِعِيَّ يَا بَادِحِيَّ يَا فَارِحِيَّ يَا فَارِحِيَّ يَا كَاسِفِيَّ يَا مُضَا
يَا أَمْرِي يَا نَاهِيَّ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا
مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۹۰) يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصِفُ
الشَّوْءَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَمُتُّ النَّعْمَةَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَقْلِبُ الْقُلُوبَ إِلَّا
هُوَ يَا مَنْ لَا يَدْبِرُ الْأَمْرَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَنْزِلُ الْغَيْثَ إِلَّا هُوَ
يَا مَنْ لَا يَنْسُطُ الرِّزْقَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَحْيِي الْمَوْتَى إِلَّا هُوَ سُبْحَانَكَ

إِذْ أَنْوَيْتَ خَيْرًا فَأَجْرِمُ عَزْمَكَ يَا اللَّهُ كَرِيمٌ يُعِينُكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩١) يَا مُعِينُ
الضُّعْفَاءِ يَا صَاحِبَ الْعُرْبَاءِ يَا نَاصِرَ الْأَوْلِيَاءِ يَا قَاهِرَ الْأَعْدَاءِ يَا
مَرَاغِبَ السَّمَاءِ يَا أَيْنِسَ الْأَضْفِيَاءِ يَا حَبِيبَ الْأَتْقِيَاءِ يَا كَثْرَ الْفُقَرَاءِ
يَا إِلَهَ الْأَعْيَاءِ يَا أَكْرَمَ الْكِرْمَاءِ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ
الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٢) يَا كَافِيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَا قَائِمَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَزِيدُنِي فِي مَلِكِهِ شَيْءٌ
يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَنْقُصُ مِنْ خَزَائِنِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ لَا يَعْرُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ هُوَ خَيْرُ
أَكْلِ شَيْءٍ يَا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٣) اللَّهُمَّ اجِبْ
أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُكْرِمُ يَا مُطْعِمُ يَا مُنْعِمُ يَا مُعْطِي يَا مُعْنِي يَا
مُغْنِي يَا مُغْنِي يَا مُجِيبِي يَا مُرْضِي يَا مُنْجِي سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٤) يَا أَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَ
آخِرَهُ يَا إِلَهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصَانِعَهُ يَا بَارِيَّ
كُلِّ شَيْءٍ وَخَالِقَهُ يَا قَابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَبَاسِطَهُ يَا مُبْدِيَّ كُلِّ شَيْءٍ
وَمُعِيدَهُ يَا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ يَا مُكُونَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَحْوِلَهُ
يَا مُجِيبِي كُلِّ شَيْءٍ وَمُجِيبَتَهُ يَا خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَارِثَهُ سُبْحَانَكَ يَا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٥) يَا
خَيْرَ ذَاكِرٍ وَمَذْكُورٍ يَا خَيْرَ شَاكِرٍ وَمَشْكُورٍ يَا خَيْرَ حَامِدٍ وَمَحْمُودٍ يَا خَيْرَ شَاهِدٍ
وَمَشْهُودٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُودٍ يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَمُجَابٍ يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ وَأَيْنِسٍ
يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَمَحْبُوبٍ
سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (٩٦) يَا مَنْ هُوَ
لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَى مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ

ب نیکی کی نیت کرے تو اپنے ارادہ کو بخیر کرے کیونکہ اللہ کریم ہے وہ اس کام میں انشاء اللہ تیری مدد کرے گا۔

يَا مَنْ هُوَ مِنْ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ يَا مَنْ هُوَ مِنْ رَجَا هُ كَرِيمٌ يَا
مَنْ هُوَ مِنْ عَصَا هُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عَظَمَتِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ
فِي حِكْمَتِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي إِحْسَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ مِنْ أَرَادَهُ
عَلَيْهِمْ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۹۷) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَسْبُوبٌ يَا مَرْغُوبٌ يَا
مُقَلَّبٌ يَا مَعْقَبٌ يَا مَرْتَبٌ يَا مَخْوَوْتُ يَا مُحَدَّرٌ يَا مُدَكَّرٌ يَا مُسَجَّرٌ
يَا مَغِيرٌ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ
يَا رَبِّ (۹۸) يَا مَنْ عَلِمَهُ سَابِقٌ يَا مَنْ وَعَدَهُ صَادِقٌ يَا مَنْ لَطْفُهُ
ظَاهِرٌ يَا مَنْ أَمْرُهُ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهُ مُحْكَمٌ يَا مَنْ قَضَاءُهُ كَأَنَّ
يَا مَنْ قَرَأَهُ مَجِيدٌ يَا مَنْ مُلْكُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ فَضْلُهُ عَمِيمٌ
يَا مَنْ عَرْشُهُ عَظِيمٌ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثُ الْغَوْثُ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۹۹) يَا مَنْ لَا يَشْعَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ
لَا يَسْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِمُهُ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ
لَا يَغْلَطُهُ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَخْجُبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يَا
مَنْ لَا يَأْبُرُهُ إِحْمَاحُ الْمُلْجِحِينَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةٌ مُرَادُ الْمُرِيدِينَ
يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَى هِمَمِ الْعَارِفِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَى طَلِبِ الطَّالِبِينَ
يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ ذَرَّةٌ فِي الْعَالَمِينَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ (۱۰۰) يَا حَلِيمًا لَا يَعَجَلُ
يَا جَوَادًا لَا يَبْغُلُ يَا صَادِقًا لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُ يَا قَاهِرًا
لَا يَغْلِبُ يَا عَظِيمًا لَا يُوصَفُ يَا عَدَلًا لَا يُجْهِفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا
كَبِيرًا لَا يَصْغُرُ يَا حَافِظًا لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْغَوْثُ الْغَوْثُ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ -

الرِّضَاءُ فِي الْأُمُورِ سَعَادَةٌ فِي الدِّينِ وَرَاحَةٌ لِلْبَدَنِ فِيمَا أَنْتَ فِيهِ

دُعَاءُ جَوْشَنِ صَنِيْرِ

کفعمی علیہ الرحمۃ نے حاشیہ بلد الایمن میں لکھا ہے کہ یہ دُعا ریح الشان اور عظیم المرتبت ہے جب مرے ہادی عباسی نے حضرت امام مرے کاظم علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ نے اس دُعا کو پڑھا اور خواب میں اپنے جد بزرگوار محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آل حضرت نے آپ سے فرمایا کہ خداوند عالم تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ طِ اللَّهُمَّ كَمَا مَنَّ عَلَيَّ مِنْ عَدُوِّ انْتَضَى عَلَيَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهِ وَشَجَذَ لِي طَبَّةَ مَدْيَنَتِهِ وَأَرْهَفَ لِي شَبَاحِدَةَ وَدَانَ لِي تَوَاتِلَ سَمُومِهِ وَسَدَّدَ لِي صَوَابَ سَهَامِهِ وَلَمْ تَنْمَعْ عَنِّي بَعِينُ حِرَاسَتِهِ وَأَضْمَرَ أَنْ يَسْتُوْمِنِي الْمَكْرُوهَ وَيَجْرِ عَنِّي دُعَانَ مَرَارَتِهِ نَظَرْتَ يَا اللَّهُ إِلَى ضَعْفِي وَعَيْنِ اخْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِي عَنْ مُلَمَّاتِ الْحَوَاجِّ وَقُصُورِي عَنِ الْإِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِي بِمَحَادِبَتِهِ وَوَحْدِي فِي كَثِيرٍ مِمَّنْ نَاوَانِي وَأَرْصَدَنِي فِيمَا لَمْ أَعْمَلْ فِكْرِي فِي الْأَرْضِ أَجِدُ لَهُمْ بِمِثْلِهِ نَائِدٌ تَنِي بِقُوَّتِكَ وَشَدَّدْتَ أَرْزِي بِبُصْرَتِكَ وَفَلَّتَ لِي حِدَّةً وَخَدَلْتَهُ بَعْدَ جَمِيعِ عَدِيدِهِ وَحَشِدِهِ وَأَعْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَدَ إِلَيَّ مِنْ مَكَائِدِهِ إِلَيْهِ وَرَدَدْتَهُ عَلَيْهِ فِي مَهْوِي خَضْرَتِهِ وَلَمْ تَلِيْفْ عَلَيْهِ وَكَمْ تَبَرَّدَ حَرَازَاتُ غَيْظِهِ وَقَدْ عَضَّ عَلَيَّ أَنَا مِلَّةً وَأَدْبَرَ مَوْلِيًا قَدْ أَحْفَقْتُ سَرَابًا لَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مَنْ مَقْتَدِرُ لَا يَغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ أَجْعَلْنِي لِنِعْمَاتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا تَوَكَّلْ مِنَ الذَّاكِرِينَ ۱۲ اللَّهُمَّ وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِي بِمَكَائِدِهِ وَتَصَبَّ لِي أَشْرَاكَ مَصَائِدِهِ وَوَكَّلَ لِي نَفَقَةَ رِعَايَتِهِ وَأَضْبَأَ إِلَيَّ أَضْيَاءَ السَّبْعِ لِطَرِيدَتِهِ إِنْتَظَارًا لِإِنْتِهَارِ فُرْصَتِهِ

راضی برضا رہنے میں دین کی سعادت ہے اور دین کی راحت اس کام میں جو کرنا ہے۔

وَهُوَ يَطْهَرُ لِشَاشَةِ الْمَلِيقِ وَيَبْسُطُ وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَأَيْتَ دَعَلَ
سَرِيرَتَهُ وَقُبِحَ مَا الطَّوَى عَلَيْهِ لِشَرِيكِهِ فِي مَلَّتِهِ وَأَصْحَحَ مُجَلِّبًا إِلَى
فِي بَغِيهِ أَرْكُسْتَهُ لَأَمِّ مَرَأْسِهِ وَأَتَيْتَ بُنْيَانَهُ مِنْ أَسَاسِهِ فَصَرَعْتَهُ
فِي رُبَيْتِهِ وَرَدَّيْتَهُ فِي مَهْوَى حُفْرَتِهِ وَجَعَلْتَ خَدَّهُ طَبَقًا لِتُرَابِ
رِجْلِهِ وَشَعَلْتَهُ فِي بَدَنِهِ وَرَدَّقِيهِ وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ وَخَنَقْتَهُ
بِوَتْرِهِ وَذَكَيْتَهُ بِمَشَاقِصِهِ وَكَبَيْتَهُ بِمَنْجِرِهِ وَرَدَدْتُ كَيْدَهُ فِي
حُجْرِهِ وَرَبَّقْتَهُ بِبَدَامَتِهِ وَفَسَّاتَهُ بِحُسْرَتِهِ فَاسْتَحْدَأُ أَوْ تَضَاءُ لِبَعْدِ
نُحُوتِهِ وَالْقَمْعَ بَعْدَ اسْتِظَالَتِهِ ذَلِيلًا مَا سَوَّرَانِي رَبِّي جِبَالَتِهِ الَّتِي
كَانَ يَوْمَئِذٍ أَنْ يَرَانِي فِيهَا يَوْمَ سَطُوتِهِ وَقَدْ كِدْتُ يَا رَبِّ لَوْ لَا رَحْمَتَكَ
أَنْ يُجَلِّبَنِي مَا حَلَّ لِسَاحَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (۳) إِلَهِي وَكَمُّ مِنْ حَاسِدٍ
شَرِقٍ بِحُسْرَتِهِ وَعَدُوٍّ شَجِيٍّ بِعَيْطِهِ وَسَلَقْنِي بِجِدِّ لِسَانِهِ وَوَجْهَ لِي
بِقُنُونِ عَيْنِهِ وَخَزَنِي بِمَوْقِ عَيْنِهِ وَجَعَلْنِي عَرْضًا لِإِسْرَامِيهِ وَقَلْدِي
خِلَافًا لِمَنْ نَزَلَ فِيهِ نَادِيَتُكَ يَا رَبِّ مُسْتَحِيرًا لِكَ وَأُفْقًا لِسُرْعَةِ
إِحَابَتِكَ مَتَوَكِّلاً عَلَى مَا لَمْ أَنْزَلْ أَعْرِفُهُ مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِمًا
أَنَّكَ لَا يُضْطَهَرُ مَنْ أَوْى إِلَى ظِلِّ كَنَفِكَ وَلَنْ تَفْرَعِ الْحَوَادِثُ مَنْ
لَجَأَ إِلَى مَعْقِلِ الْإِنْتِصَارِ بِكَ فَحَصَّنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَأَنَّكَ
مِنَ الذَّاكِرِينَ (۴) إِلَهِي وَكَمُّ مِنْ سَحَابٍ مَكْرُوهٍ جَلِيمَتِهَا وَسَمَاءُ
نِعْمَةٍ مَطْرَتِهَا وَجَدَاوِلُ كَرَامَةٍ أَجْرُونِيهَا وَأَعْيُنُ أَحْدَاثٍ طُمُثَتِهَا
وَنَاشِئَةٌ رَحْمَةٍ لَسْرَتِهَا وَجَنَّةٌ عَافِيَةٌ الْبَسْتَتِهَا وَغَوَاوِرُ كَرِيَمَاتِ

وَأَضْرَعُ فِي أَمْرِ تَصَدَّقْتَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ إِسْنَاءَ اللَّهِ تَعَالَى

كُفِّهَهَا وَأُمُورٍ جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تَعْجُزْكَ إِذْ طَلَبْتَهَا وَلَمْ تَمْسُحْ مِنْكَ
إِذْ أَرَدْتَهَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي آنَاةٍ لَا
يَعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَلَا لَكَ مِنَ الدَّاكِرِينَ (٥) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ
وَمِنْ كَسْرٍ أَمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ فَأَدْحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ
مُهْلِكَةٍ تَعَشَّتْ وَمِنْ مَشَقَّةٍ أَمَحَّتْ لَا تَسْأَلُ يَا سَيِّدِي عَمَّا تَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْأَلُونَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَا أَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سَأَلْتُ فَأَعْطَيْتَ وَ
لَمْ تَسْأَلْ فَأَبْتَدَأْتَ وَاسْتَمِيحَ بَابُ فَضْلِكَ فَمَا أَكْدَيْتَ أَبِيتَ
إِلَّا أَنْعَامًا وَآمِنَانًا وَإِلَّا تَطَوُّوْا يَا رَبِّ وَإِحْسَانًا وَأَبَيْتَ يَا
رَبِّ إِلَّا أَنْتَهُمَا كَالْحَرَمَيْنِ عَلَيَّ وَعَاجِبِيكَ وَتَعَبَّدِيَا
لِحُدُودِكَ وَغَفْلَةَ عَيْنٍ وَعَيْدِكَ وَطَاعَةَ لِعَدْوِي وَعَدْوِكَ لَمْ
يَنْتَعِكْ يَا إِلَهِي وَنَاصِرِي إِخْلَاقِي بِالشُّكْرِ عَنْ إِتْمَامِ إِحْسَانِكَ
وَلَا حَجَرَ نِي ذَلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاحِيظِكَ اللَّهُمَّ وَهَذَا مَقَامُ
عَبْدٍ ذَلِيلٍ اعْتَرَفَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَأَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ بِالتَّقْصِيرِ
فِي أَدَاءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ لَكَ بِسُبُوغِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ وَجَمِيلِ عَادَتِكَ
عِنْدَهُ وَإِحْسَانِكَ إِلَيْهِ فَهَبْ لِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي مِنْ فَضْلِكَ
مَا أُرِيدُهُ سَبَبًا إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَتَّخِذُهُ سُلْمًا أَعْرُجُ فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ
وَأَمِنَ بِهِ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِي آنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَكَ مِنَ الدَّاكِرِينَ (٦) إِلَهِي وَكَمْ
عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِي كُرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَالنَّظَرِ
إِلَى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُودُ وَتَفْرَعُ لَهُ الْقُلُوبُ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ

بہن کام کا ارادہ کیا ہے اس میں گھبرائے کہ ذہل نہ دے کیونکہ اللہ تیری حاجت پوری کریگا انشاء اللہ

مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَالْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُعْلَبُ وَذِي
أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لِأَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٤) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ
عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ سَقِيمًا مَوْجِعًا مُدْنَفًا فِي آتَةٍ وَعَوِيلٍ يَتَقَلَّبُ
فِي غَيْبِهِ لَا يَجِدُ مَحِيضًا وَلَا يَسْبِغُ طَعَامًا وَلَا يَسْتَعْذِبُ شَرَابًا
وَلَا يَسْتَطِيعُ ضَرْأًا وَلَا نَفْعًا وَهُوَ فِي حَسْرَةٍ وَتَدَامَةٍ وَأَنَا فِي
صِحَّةٍ مِنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ مِنَ الْعَيْشِ كُلُّ ذَلِكَ مِنْكَ بِفَضْلِكَ
فَالْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُعْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَلَا لِأَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٥) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَ
أَصْبَحَ خَائِفًا مَرْعُوبًا مَسْهُدًا مُشْفِقًا وَجِدًّا وَجَلًّا هَارِبًا طَرِيدًا
مَحْجُورًا مُنْحَجِرًا فِي مَضِيئِ أَوْخِيَاةٍ مِنَ الْمَخَابِي قَدْ صَافَتْ
عَلَيْهِ الْأَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيلَةً وَلَا مَنَجِي وَلَا مَا وِي وَلَا
مَهْرَبًا وَأَنَا فِي أَمْنٍ وَأَمَانٍ وَطُمَآنِينَةٍ وَعَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ
فَالْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُعْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَلِأَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٦) إِلَهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى
وَأَصْبَحَ مَغْلُودًا مُكْبَلًا فِي الْحَدِيدِ بِأَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرِحْمُونَهُ
فَقِيدًا مِنْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ مُنْقَطِعًا عَنْ إِخْوَانِهِ وَبَلَدِهِ يَتَوَقَّعُ كُلَّ
سَاعَةٍ بِأَيِّ قَتْلَةٍ يَقْتُلُ وَبِأَيِّ مِثْلَةٍ يُبْتَلَى بِهِ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ
مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَالْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُعْلَبُ وَذِي
أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَائِكَ
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لِأَنَّكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (٧) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ

مَنْ النَّجَى إِلَى اللَّهِ كَفَاهُ مِعْمَاتَهُ لَا تَخَفُ فِيمَا نَوَيْتُ تُرِيحُ الشَّاءُ اللَّهُ -

عَبْدُ أَمْسَى وَأَصْبَحَ يُقَاسِي الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهِ قَدْ
غَشِيَتْهُ الرُّعْدَاءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوفِ وَالرِّمَاحِ وَالْأَلَّةِ الْحَرْبِ
يَتَّقَعُ فِي الْحَدِيدِ قَدْ بَلَغَ جَهْمُودَهُ لَا يَعْرِفُ حِيلَةَ وَلَا يَهْتَدِي
سَبِيلًا وَلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ أُذِنَتْ بِالْجَرَاحَاتِ أَوْ مَتَشَحَّطًا
بِدَمِهِ تَحْتِ السَّنَابِكِ وَالْأَرْجُلِ يَتَمَنَّى شَرْبَهُ مِنْ مَاءٍ أَوْ حَبَّةً
مِنْ مَالِهِ أَوْ نَظْرَةً إِلَى أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَأَنَا فِي
عَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَوْلَاكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ (١١) إِلَهِي وَكَمْ
مَنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِي ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ الرِّيَاحِ
وَالْأَهْوَالِ وَالْأَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغُرُقَ وَالْمَهْلَكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى حِيلَةٍ
أَوْ مُبْتَلَى لِبِصَاعِقَةٍ أَوْ هَدْمٍ أَوْ حَرْقٍ أَوْ شَرْقٍ أَوْ خَسْفٍ
أَوْ مَسْخٍ أَوْ قَذْفٍ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَوْلَاكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
(١٢) إِلَهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ مُسَافِرًا شَاخِصًا عَنْ أَهْلِهِ
وَوَطْنِهِ وَوَلَدِهِ مُتَحَيِّرًا فِي الْمَفَاوِزِ تَابَتْهَا مَعَ الْوَحُوشِ وَالْمَهَائِمِ
وَالْهَوَاجِمِ وَحَيْدٍ أَوْ فَرِيدٍ لَا يَعْرِفُ حِيلَةَ وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا أَوْ
مَتَأَذِيًا بِبُرْدٍ أَوْ حَرٍّ أَوْ جُوعٍ أَوْ عَطَشٍ أَوْ عَزْيٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ
الشَّدَائِدِ مِمَّا أَنَا مِنْهُ خِلْوٌ فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ
يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَوْلَاكَ مِنَ
الذَّاكِرِينَ (١٣) إِلَهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِقِيرًا

جو اللہ کی طرف پناہ لے جاتا ہے وہی اس کی نعم کے لئے کافی ہے جو کفریت کی ہے خوف ذکر انشاء اللہ خوشی حاصل ہوگی

عَابِدًا عَارِيًّا مُتَمَلِّقًا مُخْفِقًا مَهْجُورًا جَائِعًا ظَمَانًا يَنْتَظِرُ مَنْ يَعُودُ
عَلَيْهِ بِفَضْلِ أَوْ عَبْدِ وَجِيهِ عِنْدَكَ هُوَ أَوْجَهُ مِنِّي عِنْدَكَ أَوْ
أَشَدُّ عِبَادَةً لَكَ مَغْلُوبًا مَقْهُورًا أَقْدَحِيْلًا نِفْلًا مِّنْ تَعَبِ
الْعَنَاءِ وَسِدَّةَ الْعُبُودِيَّةِ وَكَلْفَةَ الرِّقِّ وَثِقْلَ الضَّرِيْبَةِ أَوْ مُبْتَلَاً
بِبَلَاءٍ شَدِيْدٍ لَا قِبَلَ لَكَ إِلَّا بِمَنِّكَ عَلَيَّ وَأَنَا الْمَخْدُومُ الْمُنْعَمُ
الْمُعَانِي الْمَكْرَمُ وَأَنَا فِي عَافِيَةٍ مِّمَّا هُوَ فِيهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ أَنْتَ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِتَعْمَاتِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلَا لِأَوْلَاكَ مِنَ
الدَّاكِرِيْنَ (۱۴) إِلَهِي وَسَيِّدِي وَكَمِّ مِّنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَ أَصْبَحَ
شَدِيْدًا طَرِيْدًا حَيْرَانًا مُتَحَيِّرًا خَائِفًا خَاسِرًا فِي الصَّحَارِي
وَالْبَرَارِي قَدْ أَحْرَقَهُ الْحَرُّ وَأَدْفَنَهُ الْبَرْدُ وَهُوَ فِي ضَرْ مِّنْ
الْعَيْشِ وَضَنْكَ مِّنْ الْحَيَوَةِ وَذُلٍّ مِّنَ الْمَقَامِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ
حَسْرَةً لَا يَقْدِرُ لَهَا عَلَى ضَرْ وَلَا نَفْعٍ وَأَنَا خَلَوْتُ مِّنْ ذَلِكَ كُلِّهِ
بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ
ذِيْ أَنْتَ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِتَعْمَاتِكَ
مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلَا لِأَوْلَاكَ مِنَ الدَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۱۵) إِلَهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمِّ مِّنْ عَبْدٍ
أَمْسَى وَ أَصْبَحَ عَلِيْلًا مَّرِيضًا سَقِيْمًا مُدْنِفًا عَلَى فُرْشِ الْعِلَّةِ وَ
فِي لِبَاسِهَا يَتَقَلَّبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا لَا يَعْرِفُ شَيْئًا مِّنْ لَذَّةِ الطَّعَامِ
وَلَا مِّنْ لَذَّةِ الشَّرَابِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرْ
وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خَلَوْتُ مِّنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ أَنْتَ لَا يُعْجَلُ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ وَلِتَعْمَاتِكَ

لَا تَعْلَمُ فِي أَمْرِنَا لَعْلَ مِنْ اللَّهِ رِضَاَهُ انْشَاءَ اللَّهِ -

مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٧) إِلَهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمِّمَنَ عَبْدِي
أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدَدْنَا يَوْمَهُ مِنْ حَتْفِهِ وَأَحَدَقَ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ
فِي أَعْوَانِهِ يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَحِبَاضَةَ تَدُّرِ عَيْنَاهُ
يَمِينًا وَشِمَالًا تَنْظُرُ إِلَى أَحِبَّائِهِ وَأَوْدَائِهِ وَأَحْلَانِهِ قَدْ مَنَعَ
مِنَ الْكَلَامِ وَحَجَبَ عَنِ الْخِطَابِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا
يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خَلَوُومِنَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَ
كَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَ
ذِي أَنَاةٍ لَا يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ
مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٨) إِلَهِي وَمَوْلَايَ وَ
سَيِّدِي وَكَمِّمَنَ عَبْدِي أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِي مَصَائِقِ الْحُبُوسِ وَالسُّبُحِ
وَكَرْبَهَا وَدَوْلَهَا وَحَدِيدِهَا تَدَاوُلُهُ أَعْوَانُهَا وَرَبَائِنُهَا
فَلَا يَذَرُنِي أَحَى حَالٍ يُفْعَلُ بِهِ وَآئِي مُثَلَّةٌ يُمَثَّلُ بِهِ فَهَوُّ فِي ضِرِّ
مِنَ الْعَيْشِ وَضُنْكَ مِّنَ الْحَيَاةِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ
لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خَلَوُومِنَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ
فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا
يُعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ
الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (١٨) إِلَهِي وَمَوْلَايَ
وَسَيِّدِي وَكَمِّمَنَ عَبْدِي أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدْ اسْتَمَرَّ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ
وَأَحَدَقَ بِهِ الْبَلَاءُ وَفَارَقَ أَوْدَاءَهُ وَأَحِبَّائَهُ وَأَخْلَاءَهُ وَأَمْسَى
حَقِيرًا أَسِيرًا ذَلِيلًا فِي أَيِّدِي الْكُفَّارِ وَالْأَعْدَاءِ يَتَدَاوَلُونَهُ يَمِينًا

جس کام کی تبت کی ہے اس میں جلدی ذکر شایہ کر اللہ کی مرضی ہوا اس معاوضہ کی نسبت انشاء اللہ

وَسَمَاءٌ قَدْ حَصَرَ فِي الْمَطَامِيرِ وَثَقَلَ بِالْحَدِيدِ لَا يَرَى شَيْئًا مِنْ
ضِيَاءِ الدُّنْيَا وَلَا مِنْ مَرُوجِهَا يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ
لَهَا صِرًا وَلَا نَفْعًا وَأَنَا خَلَوُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ
فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُ وَذِي آنَاةٍ لَا
يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ
وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۱۹) إِلَهِي وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِي وَكَمُّ
مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدْ اشْتَقَ إِلَى الدُّنْيَا لِلرَّغْبَةِ فِيهَا إِلَى أَنْ
خَطَرَ نَفْسِهِ وَمَالِهِ حِرْصًا مِنْهُ عَلَيْهَا قَدْ رَكِبَ الْفَلَكَ وَكَسِرَتْ
بِهِ فَمَهْوِي أَفَاقِ الْبَحَارِ وَظَلَمَهَا يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا
يَقْدِرُ لَهَا عَلَى صِرٍّ وَلَا نَفْعٍ وَأَنَا خَلَوُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَ
كَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُ وَذِي
آنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ
الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (۲۰) إِلَهِي وَمَوْلَايَ
وَسَيِّدِي وَكَمُّ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدْ اشْتَمَرَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ
وَأَحْدَقَ بِهِ الْبَدَاءُ وَالْكَفَّارُ وَالْأَعْدَاءُ وَأَخَذَتْهُ الرِّمْلُ وَالسُّيُوفُ
وَالسَّهَامُ وَجِدَلُ صَرِيْعًا وَقَدْ شَرِبَتْ الْأَرْضُ مِنْ دَمِهِ وَأَكَلَتْ
السَّبَاعُ وَالطَّيْرُ مِنْ لَحْمِهِ وَأَنَا خَلَوُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَ
كَرَمِكَ لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِنِّي فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ
مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلِبُ وَذِي آنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنِعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ
وَلَا لَذَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

طالبت الكثرة لا تشبع ومن قنع بالقليل شبع لا تحرك من مكانك.

(٢١) ويعزتك وطولك يا كريم لا طلبن ميثالديك ولا لحن عييك
ولا مدن يدي نحوك مع جرمها اليك يا رب فمن اعوذ يا رب وبمن
الوذ يا كريم لا احدثي الا انت افتردي وانت معولي وعليك
متكلي اسلك ياسبك الذي وضعت على السماء فاستقلت وعلى الارض
فستقرت وعلى الجبال فرست وعلى الليل فاطلم وعلى النهار فاستنار
ان تصلي على محمد وال محمد وان تقضي لي جميع حوائجي كلها
وتغفر لي ذنوبي كلها صغيرها وكبيرها وتوسع علي من الرزق
ما استعني به شرف الدنيا والاخرة يا ارحم الراحمين
مولاي بك استغيث فصل على محمد وال محمد و
اعني وبك استجرت فصل على محمد وال محمد و
واجزي واعني بطاعتك عن طاعة عبادك وبمسئلتك عن مسئلة
خلقك وانقلني من ذل الفقر الى عز الغنى ومن ذل المعاصي الى عز
الطاعة فقد فضلني على كثير من خلقك جودا منك وكرما لا
باستحقاق مني الهى فللك الحمد على ذلك كله صل على محمد و
ال محمد واجعلني لعنائك من الشاكرين ولذاتك من الذاكرين
وارحمني برحمتك يا ارحم الراحمين - بس سجده بين باين اور كهين سجد
وجهي الدليل لوجهك العزيز الجليل سجد وجهي البالي الفاني
لوجهك الدائم الباقي سجد وجهي الفقير لوجهك الغني الكبير
سجد وجهي وسعي وبصري وحمي ودمي وجلدي وعظمي
وما اقلت الارض مني لله رب العالمين - اللهم عد على جهلي
مهلك وعلى فقري بغناك وعلى ذلي بعزك وسلطانك وعلى ضغني
يقوتك وعلى خوفي بامنك وعلى ذنوبي وخطاياي بعفوك ورحمتك
يا رحمن يا رحيم اللهم اني اذمر عليك في تحرف فلان بن فلان و

زیادہ خواہش کرینو لے کا پیٹ نہیں بھرتا جس نے قلیل برتفاعت کی سیر ہو گیا اپنی جگہ سے نہ سرک

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ فَكَفَيْتَهُ بِمَا كَفَيْتَ بِهِ أَنْبِيَاءَكَ وَأَوْلِيَاءَكَ
مِنْ خَلْقِكَ وَصَالِحِي عِبَادِكَ مِنْ فِرَاعِنَةِ خَلْقِكَ وَطَعَاةِ عِدَّتِكَ وَشَرِّ
جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

۳۔ دُعائے کیل

حضرت کیل ابن زیاد علیہ الرحمۃ جو حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کے خاص صحابی تھے، ناقل ہیں کہ میں ایک روز جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں
مسجد بصرہ میں حاضر تھا۔ ماہ شعبان کی پندرہویں شب کا ذکر آگیا۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص
اس شب بیدار رہ کر عبادتِ خدا میں بسر کرے اور جناب خضر علیہ السلام کی دعا کو پڑھے۔ تو
اس کی دعائیں مستجاب ہوگی۔ اور اسے کیل اگر تم اس دعا کو ہر شب جمعہ میں ایک بار یا ہر
جمعینے میں ایک دفعہ یا ہر سال میں یا تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لو گے تو تم دشمنوں کے شر سے
محفوظ رہو گے۔ خدا کی امداد و شامل حال ہوگی۔ روزی میں برکت ہوگی۔ گناہوں کی بخشش ہوگی
اس کے بعد حضرت نے دعائیں فرمائی۔ اسی وجہ سے ”دُعائے کیل“ کے نام سے مشہور
ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَخَضَعَ
لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَوَدَلَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَجَبَّ رُؤُوسًا لَهَا الَّتِي غَلَبَتْ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ
وَعَبَّرْتَكَ الَّتِي لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ وَوَبِعْظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ
وَبِسُلْطَانِكَ الَّتِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ وَوَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّ شَيْءٍ
وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَوَبِعَلِيكَ الَّذِي أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ وَوَبِسُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُورَ دِيَارِ قُدُوسٍ
يَا أَدْلَ الدُّوَابِّ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي
تَهْتِكُ الْعِصْمَةَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَنْزِلُ النَّقْمَ

مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ لَا يَخْفَى

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ
الَّتِي تُخَيِّسُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُقَطِّعُ الرَّجَاءَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنَزِلُ الْبَلَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أُوذِبْتُهُ
وَكُلَّ خَطِيئَةٍ أَخْطَرْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ
بِكَ إِلَى نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قَرَبِكَ وَأَنْ تُؤْذِعَنِي
شُكْرَكَ وَأَنْ تُتْلِمَنِي بِذِكْرِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ خَاصِحٍ
مُتَدَلِّلٍ خَاشِعٍ مُتَضَرِّعٍ أَنْ تُسَاحِبَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي بِقَسْبِكَ
رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُوَاضِعًا اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ سُؤَالَ
مَنْ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ وَعَظَمَ فِيهِمَا
عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اللَّهُمَّ عَظَمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَامَاكَ وَخَفِيَ مَكْرُوكُ
وَوَظَهَرَ أَمْرُكَ وَعَلَبَ قَهْرُكَ وَجَبَتْ قُدْرَتُكَ وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ
مِنْ حُكُومَتِكَ اللَّهُمَّ لَا أَحْدِلْ دُنُوبِي غَافِرًا وَلَا لِقْبَائِي سَاطِرًا
وَلَا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِي الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مَبْدَأًا غَيْرَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي وَسَكَنْتُ إِلَى قَدِيحِ
ذِكْرِكَ لِي وَمَنْكَ عَلَيَّ اللَّهُمَّ مَوْلَايَ كَمُ مِنْ قَبِيحِ سِتْرَتِهِ وَكَمُ
مِنْ فَادِحِ مِنَ الْبَلَاءِ أَقْلَتُهُ وَكَمُ مِنْ عِثَارٍ وَقَيْتُهُ وَكَمُ مِنْ
مَكْرُوهٍ دَفَعْتُهُ وَكَمُ مِنْ ثَنَاءٍ جَمِيلٍ لَسْتُ أَهْلًا لَهُ لَشَرَّتَهُ اللَّهُمَّ
عَظَمَ بِلَائِي وَأَفْرَطَ بِي سُوءُ حَالِي وَقَصُرَتْ بِي أَعْمَالِي وَتَعَدَّتْ بِي
أَغْلَابِي وَجَبَسَتْ عَنِّي لَفْعِي بَعْدَ أَمَالِي وَخَدَعْتَنِي الدُّنْيَا بِغُرُوبِهَا
وَلَفْسَنِي بِخِيَابِهَا وَمِطَالِي يَا سَيِّدِي نَاسَلْتُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ لَا يَحْجُبَ
عَنكَ دُعَائِي سُوءُ عَمَلِي وَفِعَالِي وَلَا تَفْضُخْنِي بِخَفِيِّ مَا أَطْلَعْتَ
عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي وَلَا تُعَاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلَى مَا عَمِلْتَهُ فِي خُلُوقِي
مِنْ سُوءِ فِعْلِي وَإِسَاءَتِي وَدَوَامِ تَفْرِيطِي وَجَهَالَتِي وَكَثْرَةِ شَهْوَاتِي وَ

جس نے خدا پر توکل کیا وہ اس کے لئے کافی ہو گیا۔ خون نہ کر۔

عَفَلْتِي وَكُنَ اللَّهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا رَوْفًا وَعَلَىٰ فِي
جَمِيعِ الْأُمُورِ عَطْوًا يَا إِلَهِي وَرَبِّي مَنْ لِي عَيْدُكَ أَسْأَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي
وَالنَّظَرَ فِي أَمْرِي إِلَهِي وَمَوْلَايَ أَجْرَنْتَ عَلَيَّ حُكْمًا إِنَّبَعْتُ فِيهِ
هَوَىٰ نَفْسِي وَلَمْ أَحْتَرَسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي نَعَرْتَنِي بِمَا أَهْوَىٰ
وَأَسْعَدَهُ عَلَىٰ ذَلِكَ الْقَضَاءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرَىٰ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ
بَعْضَ حُدُودِكَ وَخَالَفْتُ بَعْضَ أَوْامِرِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ
ذَلِكَ وَلَا حُجَّةَ لِي فِيمَا جَرَىٰ عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ وَالزَّمَنِي حُكْمُكَ
وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا إِلَهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَإِسْرَافِي عَلَىٰ نَفْسِي
مُعْتَدِرًا يَا أَدَمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيبًا مُقِرًّا مُذْعِنًا
مُعْتَرِفًا لَا أَحْجَدُ مَفْرَأَةً مِمَّا كَانَ مِنِّي وَلَا مَفْرَعًا أَوَّجَّهُ إِلَيْهِ فِي
أَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُدْرَتِي وَإِذْ خَالَكَ أَيَّتِي فِي سَعَةِ مِنْ مَرَحْمَتِكَ
اللَّهُمَّ فَا قَبْلِ عُدْرَتِي وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي وَنَكْبَتِي مِنْ شِدَّةِ وَثَاقِي
يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدْنِي وَرِقَّةَ جَلْدِي وَرِقَّةَ عَظْمِي يَا مَنْ أَبْدَأَ
خَلْقِي وَذَكَرَنِي وَتَرَبَّيْتَنِي وَبَرَّيْتَنِي وَتَغَدَّيْتَنِي هَبْنِي لِابْتِدَائِكَ وَمَا
سَالَيْتَ بِرِكَ لِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي أَتْرَاكَ مَعْدِي بِبَارِكَ بَعْدَ
تَوْجِيدِكَ وَبَعْدَ مَا انْظُرُوا عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلِهَجِّ بِهِ لِسَانِي
مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُجِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرَافِي
وَدُعَايِي خَاصِعًا لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ
رَبَّيْتَهُ أَوْ تَبْعِدَ مَنْ أَدْبَيْتَهُ أَوْ تَسْتَرِدَّ مَنْ أَوْتَيْتَهُ أَوْ تَسْلِمَ إِلَىٰ الْبَلَاءِ
مَنْ كَفَيْتَهُ وَمَرَحِمْتَهُ وَلَيْتَ شِعْرِي يَا سَيِّدِي وَإِلَهِي وَمَوْلَايَ
السَّلْطَنَاءُ عَلَيَّ وَجُوهٌ حَرَّتْ لِعَظْمِكَ سَاجِدَةٌ وَعَلَىٰ أَلْسِنٍ لَطَقَتْ
بِتَوْجِيدِكَ صَادِقَةٌ وَبِشُكْرِكَ مَا دَحَّةٌ وَعَلَىٰ قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلَهِيَّتِكَ
مُحَقِّقَةٌ وَعَلَىٰ ضَمَائِرِ حَوْتٍ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّىٰ صَارَتْ خَاسِعَةً وَ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ إِذْ حَفَظَكَ اللَّهُ لَا يُغْلِبُ عَلَى صَبْرِكَ أَحَدٌ

عَلَى جَوَارِحِ سَعْتِ إِلَى أَوْطَانِ تَعْبُدُكَ طَائِعَةً وَرَأْسَاتِ بِاسْتِعْفَارِكَ
مُدْعِنَةً مَا هَكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أَخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيمُ يَا رَبِّ
وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِّنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعُقُوبَتِهَا وَمَا يَجْرِي فِيهَا مِنْ
المَكَارِهِ عَلَى أَهْلِهَا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ بَلَاءٌ وَمَكْرُوهٌ وَقَلِيلٌ مَّكْثُهُ لَيْسَ يُرْبِقَاؤُهُ لَا
تَصِيرُ مُدَّتُهُ فَكَيْفَ اِحْتِمَالِي لِبَلَاءِ الأُخْرَةِ وَجَلِيلٌ وَقُوْعُ المَكَارِهِ فِيهَا
وَهُوَ بَلَاءٌ طَوَّلَ مُدَّتَهُ وَيُدْرِمُ مَقَامَهُ وَلَا يُحَقِّقُ عَنْ أَهْلِهِ لَاتَهُ
لَا يَكُونُ إِلاَّ عَنِ غَضَبِكَ وَاتِّقَامِكَ وَسَخَطِكَ وَهَذَا مَا لَا تَقُومُ لَهُ
السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ يَا سَيِّدِي فَكَيْفَ لِي وَإِنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ الذَّلِيلُ
الْحَقِيقِيُّ المُسْكِينُ المُسْتَكِينُ يَا إِلَهِي وَرَبِّي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ لَا حَيْثُ
أَوْ مُورِ إِلَيْكَ أَشْكُو وَإِلَى مِنْهَا أَصِحُّ وَأَبْكِي لِأَلِيمِ العَذَابِ وَشِدَّتِهِ
أَوْ لَطُولِ البَلَاءِ وَمُدَّتِهِ فَلَمَّنْ صَيَّرْتَنِي فِي العُقُوبَاتِ مَعَ أَعْدَائِكَ وَ
جَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلَائِكَ وَفَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ وَ
أَوْلِيَائِكَ فَهَبْنِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَرَبِّي صَبْرْتُ عَلَى
عَذَابِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِكَ وَهَبْنِي صَبْرْتُ عَلَى حَسْرَتِكَ فَكَيْفَ
أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى كَرَامَتِكَ أَمْ كَيْفَ أَسْكُنُ فِي التَّارِ وَمَرَجَاتِي
عَفْوِكَ فَبِعِزَّتِكَ يَا سَيِّدِي وَمَوْلَايَ أُمِّمِ صَادِقًا لَمَنْ تَرَكْتَنِي
نَاطِقًا لَوْ صَجَّتْ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا ضَجِيجُ الأَمْلِيَيْنِ وَلَا صُرْحَتُ إِلَيْكَ
صَرَخُ المُسْتَصْرِخِينَ وَلَا بَكِيَّتُ عَلَيْنِكَ بِكَاءِ الفَاقِدِينَ وَلَا نَادِيَّتَكَ
أَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ المُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ أَمَالِ العَارِفِينَ يَا غِيَاثَ
المُسْتَعِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلَهَ العَالَمِينَ
أَفْتَرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلَهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسَلِّمٍ
سَجِنَ فِيهَا بِسُخَالِفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَجَلَسَ بَيْنَ
أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يُضِجُ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤْمِلٍ لِرَحْمَتِكَ

لَا تَجْعَلْ يَانَ الْعَجَلَةَ يَجْعَلُ صَاحِبَهَا فِي الدَّارَيْنِ

أَوْ إِحْسَانٍ تَفْضِلُهُ أَوْ يَبْرُ تَنْشُرُهُ أَوْ رِزْقٍ تَبْسُطُهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَاةٍ
تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكِ رِثِي يَا مَنْ
بِيَدِهِ نَاصِيَتِي يَا عَلِيمًا بَصِيرِي وَمَسْكَنَتِي يَا خَيْرًا أَبْفَقِرِي وَفَاقَتِي يَا رَبِّ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ أَنْ
تَجْعَلَ أَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَذْكُرُكَ مَعْمُورَةً وَبِحَدِّ مَتِكَ
مَوْصُولَةً وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُولَةً حَتَّى تَكُونَ أَعْمَالِي وَأَوْمَارِي
كُلُّهَا وَرَدًّا وَوَاحِدًا وَأَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَدًا يَا سَيِّدِي يَا مَنْ
عَلَيْهِ مَعْوَلِي يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكْوَتُ أَحْوَالِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ فَوَعَلِي
خِدْمَتِكَ جَوَارِحِي وَأَشُدُّ عَلَى الْعَزِيمَةِ جَوَانِحِي وَهَبْ لِي الْجِدِّي
خَشِيَتِكَ وَالذَّوَامَ فِي الْإِتِّصَالِ بِخِدْمَتِكَ حَتَّى أَسْرَحَ إِلَيْكَ فِي مَيَادِينِ
السَّائِقِينَ وَأَسْرِعَ إِلَيْكَ فِي الْمُبَادِرِينَ وَأَشْتَأِقَ إِلَى قُرْبِكَ فِي
الْمُسْتَأَقِينَ وَأَذْنُومِكَ ذُنُومَ الْمُخْلِصِينَ وَأَخَانِكَ مَخَاقِفَ الْمُوقِنِينَ
وَأَجْتَمِعَ فِي جَوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ وَمَنْ أَمْرَانِي بِسُوءِ فَارِدُهُ
وَمَنْ كَادَنِي فِكْدُهُ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَحْسَنِ عِبَادِكَ نَصِيبًا عِنْدَكَ وَ
أَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ وَأَخْصِهِمْ ذُلْفَةً لَدَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْأَلُ
ذَلِكَ إِلَّا لِفَضْلِكَ وَجِدَلِي بِجُودِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِسُجُودِكَ وَاحْفَظْنِي
بِرَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِسَانِي يَذْكُرُكَ لِهَجَاؤِ قَلْبِي بِحُبِّكَ مُتِمِّمًا وَ
مَنْ عَلَيَّ بِمُحْسِنِ إِجَابَتِكَ وَأَقْلِبْ عَشْرَتِي وَاعْفِرْ لِي ذَلَّتِي فَبَاتِكَ
قَضَيْتَ عَلَى عِبَادِكَ لِعِبَادَتِكَ وَأَمْرَتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمْ
الْإِجَابَةَ فَإِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ
يَدِي فَبِعِزَّتِكَ اسْتَحْبِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي مُنَاسِي وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِكَ مَرَجَاتِي وَكَفِّنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالنَّاسِ مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّمَانِ
اعْفِرْ لِي لَمْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءُ فَإِنَّكَ فَعَالٌ لِأَشْيَاءِ يَا مَنْ اسْمُهُ

جلد ہی نہ کر کہی کہ جلد ہی کرنے والا دین و دنیا میں نکل رہتا ہے۔

دُؤَاءٌ وَذِكْرٌ شَفَاءٌ وَطَاعَةٌ عِنِّي اِرْحَمْ مَنْ رَأْسِ مَالِهِ الرَّجَاءُ
 وَسَلَاحَةُ الْبُكَاءِ يَا سَابِغَ التَّعْمِيَا دَافِعِ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ
 فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يَعْلَمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ لِي مَا
 أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ وَالْأَيْمَةَ الْيَامِينَ مِنَ اللهِ
 وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا

۴۔ دُعائے مشلول

جناب سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے کتاب فرج الدعوات میں اس دُعائے
 امیر المؤمنین کے متعلق جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ ارشاد
 فرماتے ہیں کہ اس دُعائے اسم اعظم ہے۔ اور اس کا پڑھنا اجابت دُعَا کا باعث اور غم و
 الم دور ہونے کا موجب ہے۔ اس کی برکت سے پڑھنے والے کا قرض ادا ہو جائے گا
 محتاجی بالدارای سے بدل جائے گی۔ گناہ بخشے جائیں گے۔ شیطان اور سلطان کے
 شر سے محفوظ رہے گا۔ پھر حضرت فرماتے ہیں کہ اس دُعَا کو باطہارت پڑھا کرو۔ بغیر
 طہارت کے جرات نہ کرو۔ چونکہ مشلول اس کو کہتے ہیں کہ جس کا بدن شل و بے حس ہو
 جائے اور جس شخص کو امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ دُعَا رحمت فرمائی تھی اُس کا جسم
 باپ کی بددُعَا سے شل ہو گیا تھا لیکن اس جلیل القدر دُعَا کی برکت سے اُس نے شفا
 پائی۔ اور اُس کی توبہ قبول ہوئی۔ بریں وجہ یہ دُعَا "مشلول" کے نام سے مشہور ہے
 اور دُعَا یہ ہے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا ذَا الْجَلَالِ
 وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ
 وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا أَيْنَ هُوَ وَلَا حَيْثُ هُوَ إِلَّا هُوَ يَا ذَا الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ
 يَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوتِ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا
 مَهْيَمُنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ

لَا تَحْتَرِكْ لِذَجَلِ الشَّرِّ وَلَا تَحْتَرِبْ بِقَوْلِ وَلَا فِعْلٍ

يَا مُعِيذُ يَا مُدَبِّرُ يَا شَدِيدُ يَا مُبْدِيُ يَا مُعِيدُ يَا مُبِيدُ يَا وَدُودُ يَا مُحَمَّدُ
يَا مَعْبُودُ يَا بَعِيدُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا رَقِيبُ يَا حَبِيبُ يَا بَدِيعُ
يَا رَفِيعُ يَا مَنِيعُ يَا سَمِيعُ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ يَا حَكِيمُ يَا قَدِيمُ
يَا عَلِيُّ يَا عَالِمُ يَا عَظِيمُ يَا حَسَنُ يَا مَنَانُ يَا دَيَّانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا
جَلِيلُ يَا جَمِيلُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ يَا مَقِيلُ يَا مَبْنِيَّ يَا نَبِيلُ يَا دَلِيلُ
يَا هَادِيُ يَا بَادِيُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ
يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاضِيُ يَا عَادِلُ يَا فَاصِلُ يَا وَاصِلُ يَا ظَاهِرُ يَا
مُطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقَدِّرُ يَا كَبِيرُ يَا مُتَدَبِّرُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا
مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَلَا
وَلَدٌ وَلَا كَانَ مَعَهُ وَزِيرٌ وَلَا اتَّخَذَ مَعَهُ مَشِيرًا وَلَا اِحْتِاجَ إِلَى ظَهْرٍ
وَلَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ
عُلُوًّا كَبِيرًا يَا عَلِيُّ يَا شَاحُحُ يَا بَادِحُ يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا
مُفَرِّجُ يَا نَاصِرُ يَا مُنْصِرُ يَا مُدْرِكُ يَا مُهْلِكُ يَا مُنْقِمُ يَا بَاعِثُ يَا
وَارِثُ يَا طَالِبُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَا يَفُوتُهُ هَارِكُ يَا تَوَّابُ يَا أَوَّابُ
يَا وَهَّابُ يَا مُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ يَا مُفْتِحُ الْأَبْوَابِ يَا مَنْ حَيْثُ مَا رَمَى
أَجَابَ يَا طَهُورُ يَا شَكُورُ يَا عَفْوُ يَا غَفُورُ يَا نُورُ النُّورِ يَا مُدَبِّرُ
الْأُمُورِ يَا لَطِيفُ يَا خَيْرُ يَا مُبِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُنِيرُ يَا بَصِيرُ يَا نَصِيرُ
يَا كَبِيرُ يَا وَثَرُ يَا فَرْدُ يَا أَبَدُ يَا سَدُّ يَا صَمَدُ يَا كَافِيُ يَا شَافِيُ
يَا مُعَافِيُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا مُنْكَرُ يَا مُتَفَرِّدُ
يَا مَنْ عَلَا فَفَهَرَ يَا مَنْ مَلَكَ فَتَقَدَّرَ يَا مَنْ بَطَّنَ فَخَبَّرَ يَا مَنْ عُبِدَ
فَشَكَرَ يَا مَنْ عَصِيَ فَغَضِبَ يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكْرُ يَا مَنْ لَا يَدْرِكُهُ الْبَصَرُ
وَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يَا عَالِي الْمَكَانِ
يَا شَدِيدَ الْأَرْكَانِ يَا مُبَدِّلَ السَّمَانِ يَا قَابِلَ الْقُرْبَانِ يَا ذَا الْعَرْشِ وَ

الْإِحْسَانِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ يَا رَحِيمَهُ يَا رَحْمَنُ يَا مَنْ هُوَ كُلُّ يَوْمٍ
 فِي شَأْنِ يَأْمَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يَا عَظِيمَ الشَّانِ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ
 مَكَانٍ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْجِحَ الطَّلِبَاتِ يَا قَاضِيَ
 الْحَاجَاتِ يَا مَنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا رَاحِمَ الْعِبْرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثْرَاتِ يَا
 كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ
 يَا مُجِيبَ الْأَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا مُطْمَعٍ عَلَى النِّيَّاتِ يَا رَأْدَ مَا قَدْ
 فَاتَ يَا مَنْ لَا تُشْبِهُهُ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ يَا مَنْ لَا تُضْجِرُهُ السُّلُوكُ
 وَلَا تُغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ يَا نُورَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ يَا سَابِعَ النَّعْمِ يَا دَافِعَ
 النِّقَمِ يَا بَارِيَّ التَّنْمِ يَا جَامِعَ الْأُمَمِ يَا شَافِيَ السَّقَمِ يَا خَالِقَ النُّورِ
 وَالظُّلْمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يَا مَنْ لَا يَطُءُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يَا أَحْوَدَ
 الْأَجْوَدِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَسْعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ
 النَّظِيرِينَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ يَا ظَهَرَ الْوَالِدِينَ
 يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَعِيثِينَ يَا غَايَةَ الطَّلِبِينَ يَا صَاحِبَ
 كُلِّ غَرِيبٍ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَجِيدٍ يَا مُلْجَأَ كُلِّ طَرِيدٍ يَا مَاوِيَّ
 كُلِّ شَرِيدٍ يَا حَافِظَ كُلِّ ضَالَّةٍ يَا رَاحِمَ الشَّيْءِ الْكَبِيرِ يَا رَازِقَ
 الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظِيمِ الْكَسِيرِ يَا فَاتِكَ كُلِّ أَسِيرٍ يَا مُغْنِيَ
 الْبَائِسِ الْفَقِيرِ يَا عِضْمَةَ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَهُ الشَّدْبِيرُ
 وَالْتَقْدِيرُ يَا مَنْ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ لَيْسِيرٌ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ إِلَى
 تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا
 مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَّاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ
 الدُّرُوحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا مَنْ يُبِيدُ كُلَّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ
 صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ يَا مُجِيبَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عَدَّتِي
 فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غَرَبَتِي يَا مُؤْنِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيَّ فِي نِعْمَتِي

اسْتَفْتَمُ بِاللَّهِ وَأَسْتَعْمَلُ الصَّبْرَ وَالْقَنَاعَةَ وَتَلْقَى بِالْيَسِيرِ وَالرِّضَاءِ

يَا لَفِي حِينَ تَعِينِي الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِي الْأَقَارِبُ وَيَحْتَدِلُنِي كُلُّ مَاجِبٍ
يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَدَّ مَنْ لَا سَدَّ لَهُ يَا ذَخْرَ مَنْ لَا ذَخْرَ لَهُ
يَا حِزْرَ مَنْ لَا حِزْرَ لَهُ يَا كَهْفَ مَنْ لَا كَهْفَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ
يَا رَكْنَ مَنْ لَا رَكْنَ لَهُ يَا عِيَاثَ مَنْ لَا عِيَاثَ لَهُ يَا جَارَ مَنْ لَا جَارَ لَهُ
يَا جَارِي اللَّصِيقِ يَا رَكْبِي الْوَثِيقِ يَا إِلَهِي يَا تَحْقِيقِي يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَيْنِيِّ
يَا شَمِيقِي يَا رَفِيقِي فُكِّنِي مِنْ جَلْقِ اللَّضِيقِ وَأَصْرِثْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَوَعْمٍ
وَضَيْقٍ وَكَفْنِي شَرًّا مَا لَا أُطِيقُ وَأَعْنِي عَلَى مَا أُطِيقُ يَا مَرَادِي يُوسُفَ
عَلَى يَعْقُوبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ الْيُوبِ يَا غَافِرَ ذُنُوبِ دَاوُدَ يَا رَافِعَ عَيْسَى
بَنَ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ أَيْدِي الْيَهُودِ يَا حَبِيبَ نَبِيِّ يُونُسَ فِي
الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفَى مُوسَى بِالْكَلِمَاتِ يَا مَنْ غَفَرَ لَادَمَ خَطِيئَتَهُ
وَمَرَّعَ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا بِرَحْمَتِهِ يَا مَنْ نَجَّى نُوحًا مِنَ الْغَرَقِ يَا
مَنْ أَهْلَكَ عَادَةَ الْأَدْوَالِي وَتَمَوَّدَ فَنَمَا أَبْنَى وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلِ إِيَّاهُمْ
كَأَنَّهُمْ أَظْلَمَ وَأَطْعَى وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلَى قَوْمِ
لُوطٍ وَدَمَّ دَمًّا عَلَى قَوْمِ شَعْبِيبَ يَا مَنْ أَخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا يَا
مَنْ أَخَذَ مُوسَى كَلِمًا وَأَخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ
الْحَمْدُ جَنَابًا يَا مُؤْتِي الْقِمَانَ الْحَكْمَةَ وَالْوَاهِبِ لِسُلَيْمَانَ مُلْكًا
لَا يَدْبَعِي لِوَحْدٍ مِنْ بَعْدِهِ يَا مَنْ نَصَرَ ذَا الْقُرْنَيْنِ عَلَى الْمُلُوكِ
الْجَبَابِرَةِ يَا مَنْ أَعْطَى الْحَضْرَةَ الْحَيَوَةَ وَرَدَّ لِيُوسَعَ ابْنَ نُونٍ نُورَ
الشَّمْسِ بَعْدَ غُرُوبِهَا يَا مَنْ رَبَّطَ عَلَى قَلْبِ أُمِّ مُوسَى وَأَحْصَنَ
فَرْجَ مَرْيَمَ ابْنَتِ عِمْرَانَ يَا مَنْ حَصَّنَ يَحْيَى ابْنَ مَرْكَرِيَا مِنْ
الدَّبِّ وَسَكَّنَ عَنِّي مُوسَى الْغَضَبَ يَا مَنْ بَشَّرَ مَرْكَرِيَا بِيَحْيَى يَا مَنْ
فَدَى إِسْمَاعِيلَ مِنَ الذَّبْحِ بِذِيحِ عَظِيمِ يَا مَنْ قَبَلَ قُرْبَانَ هَابِيلَ وَ
جَعَلَ اللَّعْنَةَ عَلَى قَابِيلَ يَا هَارِمَ الْأَحْزَابِ لِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سے طلب کثايش کر صبر اور نفاعت کو وسیلہ بنا اور تھوڑے سے برصافی برضا رہو۔

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَ
مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ مَسْأَلَةٍ
سَأَلْتُكَ بِهَا أَحَدًا مِنْ رَضِيَّتَ عَنْهُ فَعَثِمْتَ لَهُ عَلَى الْإِجَابَةِ
يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّ الرَّحْمَنِ يَا رَبَّ الرَّحِيمِ يَا رَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ
فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَبِعَايِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ
مِنْ كِتَابِكَ وَبِمَالِكَ وَأَنْ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَوْ قَلَمٍ أَوْ
الْبَحْرِ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةَ أَبْحُرٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ وَأَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى الَّتِي نَعَّمْتَ فِي
كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَقُلْتَ ادْعُونِي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقُلْتَ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
وَقُلْتَ يَا عِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَا
أَسْأَلُكَ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ
إِجَابَتِي يَا مُؤَلَّاهِي كَمَا وَعَدْتَنِي وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا أَمَرْتَنِي
فَا فَعَلْتُ بِئِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ۝

پھر اپنی حاجات خداوند عالم سے طلب

کرے انشاء اللہ برائیں گی۔

تُحْرِكُ فَإِنَّ فِي الْحُرُوكَةِ بَرَكَاتٌ إِذَا عَزَمْتَ فَأَفْعَلْ وَلَا تَحَلَّ عَنْ ذَلِكَ -

۵۔ دُعَايُ جَامِع

جناب سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے بیچ الدعوات میں جناب امیر علیہ السلام سے یہ دعا روایت کی ہے اور حضرت نے اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے۔ اس دعا کے پڑھنے والے کے لئے بہت کچھ فیصلت و ثواب منقول ہے۔ بالخصوص اس شخص کے لئے جو مدت عمر میں سو مرتبہ پڑھے اور وہ دعا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ
عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَ عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ أَلَّا
أَكْبُرُ بَعْدَ عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَعَ عَلَيْهِ مُنْتَهَى
رِضَاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَ عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَعَ عَلِيٍّ
مُنْتَهَى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللَّهِ فِي عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَعْدَ
عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَعَ عَلَيْهِ مُنْتَهَى رِضَاهُ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِ
مُنْتَهَى رِضَاهُ فِي عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَحَقُّ لَهْ ذَلِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نُورُ
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَنُورِ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَنُورِ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ تَهْلِيلًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ أَحَدٍ وَبَعْدَ
كُلِّ أَحَدٍ اللَّهُ أَكْبَرُ تَكْبِيرًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَمَعَ
كُلِّ أَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ أَحَدٍ سُبْحَانَ اللَّهِ تَسْبِيحًا لَا يُحْصِيهِ غَيْرُهُ
مِثْلَ كُلِّ أَحَدٍ وَمَعَ كُلِّ أَحَدٍ وَبَعْدَ كُلِّ أَحَدٍ - اللَّهُمَّ إِنِّي
أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي أَنَّ قَوْلَكَ حَقٌّ وَفِعْلَكَ حَقٌّ
وَأَنَّ قَضَاءَكَ حَقٌّ وَأَنَّ قَدْرَكَ حَقٌّ وَأَنَّ رُسُلَكَ حَقٌّ وَأَنَّ أَوْصِيَاءَكَ
حَقٌّ وَأَنَّ رَحْمَتَكَ حَقٌّ وَأَنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ وَأَنَّ نَارَكَ حَقٌّ وَأَنَّ قِيَامَتَكَ

تکرار کرنا اپنے مقام سے جہش میں برکتیں ہیں جب ہم قصہ کر لیا کہ گزارا اور اس سے درگزر نہ کر

حَقِّ وَأَنَّكَ مُبِيَّتُ الْحَيَاءِ مُحْيِي الْمَوْتَى وَأَنَّكَ بَاعِثٌ مَنْ فِي الْقُبُورِ
 وَأَنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا دَيْبَ فِيهِ وَأَنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي أَنَّكَ رَبِّي وَأَنَّ
 مُحَمَّدًا صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ رُسُوكَ نَبِيٌّ وَأَنَّ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ
 الْأَيْمِيُّ وَأَنَّ الدِّينَ الَّذِي سَرَعْتَ دِينِي أَنْ الْكِتَابَ الَّذِي أَنْزَلْتَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ رُسُوكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ نُورِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ
 وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا فَاشْهَدْ لِي أَنَّكَ أَنْتَ الْمُنْعَهُ عَلَيَّ لَا غَيْرَكَ لَكَ الْحَمْدُ
 وَبِنِعْمَتِكَ تَتَمُّ الصَّالِحَاتُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ
 وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى
 عِلْمُهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ
 وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ
 وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَ
 مِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَمِثْلَ مَا أَحْصَى عِلْمُهُ وَأَضْعَافَ مَا أَحْصَى
 عِلْمُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ
 وَبِحَمْدِهِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالَى وَالْأَحْوَالُ وَالْأَقْوَامُ إِلَّا بِاللَّهِ وَالْمَلْجَأُ
 وَالْمُنْجَى مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَسْوَاعِدِ كَلِمَاتِ رَبِّي
 الطَّيِّبَاتِ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ
 الْمُرْسَلُونَ

4 - دُعَاءُ مِعْرَاجٍ

کفھی علیہ الریحۃ مصباح میں تحریر فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب
 رسالت تاب صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کچھ فضائل کے ساتھ اس دعا کو نقل

لَا تَدْعُ مَا خَلَقَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ لَا تَبْرَحُ مِنْ مَكَانِكَ

فرمایا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اُس پر رحمت فرما
ہے اور اُس کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے بلکہ اُس کے ماں باپ اور پڑوسیروں کی
مغفرت فرماتا ہے۔ اور اُس شخص کو ستر ہزار سال کی عبادت کا ثواب کراست فرماتا ہے
ہر قسم کے غم دور ہوتے ہیں۔ فرض اس کا ادا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس دعا کو شک و رعب
سے لکھ کر بیمار کو پلائے تو مریض کو شفا حاصل ہو جو کوئی اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھ
ہر ایک شر سے محفوظ رہے اور حاجتیں پوری ہوں۔ جو کوئی اپنے گھر میں رکھے۔ روز
میں وسعت ہو اور گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔ غرضیکہ اس دعا کے واسطے سے حاجت
طلب کرنے میں ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعِبَادَةِ كُلِّ مَعْبُودٍ
يَا مَنْ يَحْمَدُهُ كُلُّ مَحْمُودٍ يَا مَنْ يَفْرَعُ إِلَيْهِ كُلُّ مَجْهُودٍ
مَنْ يَطْلُبُ عِنْدَهُ كُلُّ مَفْقُودٍ يَا مَنْ سَأَلَهُ غَيْرَ مَرْدُودٍ يَا مَنْ
بَابُهُ عَنْ سُؤَالِهِ غَيْرَ مَسْدُودٍ يَا مَنْ هُوَ غَيْرَ مَوْصُوفٍ وَلَا مَحْدُودٍ
يَا مَنْ عَطَاؤُهُ غَيْرُ مَمْنُوعٍ وَلَا مَنكُودٍ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ لَيْسَ
بَعِيدٍ وَهُوَ نَعْدَ الْمَقْصُودِ يَا مَنْ تَرَجَّأَ عِبَادَهُ بِجَبَلِهِ مَسْتَدُونَ
يَا مَنْ شَبَّهَهُ وَمِثْلَهُ غَيْرَ مَوْجُودٍ يَا مَنْ لَيْسَ بِوَالِدٍ وَلَا مَوْلُودٍ
يَا مَنْ كَرَّمَهُ وَفَضَلَهُ لَيْسَ بِمَعْدُودٍ يَا مَنْ حَوَّضُ بَرِّهِ لِلنَّاهِ
مَوْجُودٍ يَا مَنْ لَا يُوصَفُ بِقِيَامٍ وَلَا فَعُودٍ يَا مَنْ لَا تَجْرِي عَلَيْهِ
حَرَكَةٌ وَلَا جَمُودٌ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودٌ يَا رَاحٍ
الْشَيْخُ الْكَبِيرُ يَعْقُوبُ يَا غَانِرٌ ذُنُوبِ دَاوُدَ يَا مَنْ لَا يَخْلِفُ الْوَعْدُ
وَيَعْفُو عَنِ الْمَوْعُودِ يَا مَنْ رَزَقَهُ وَسِتْرَهُ لِلْعَاصِيْنَ مَسْدُودٌ
يَا مَنْ هُوَ مَلْجَأُ كُلِّ مُقْصِيٍّ مَطْرُودٍ يَا مَنْ دَانَ لَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ
بِالسُّجُودِ يَا مَنْ لَيْسَ عَنْ نَيْلِهِ وَجُودَةٌ أَحَدٌ مَصْدُودٌ يَا مَنْ
يَخْفِي فِي حُكْمِهِ وَيَحْكُمُ عَنِ الظَّالِمِ الْعَنُودِ اِرْحَمِ عَبْدًا خَاطِ

سوائے خدا کے کسی کے سامنے اپنی حاجت نہ لے جا اور اپنی جگہ سے نہ سرکے۔

لَمْ يُؤْتِ بِالْعُهُودِ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِيدُ يَا بَارِئُ يَا وَدُودُ وَصَلِّ عَلَيَّ
 مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَبْعُوْثٍ دَعِيَ اِلَى خَيْرٍ مَّعْبُوْدٍ وَعَلَى اِلَهِ الطَّيِّبِيْنَ
 الطَّاهِرِيْنَ اَهْلِ الْكِرَامِ وَالْجُوْدِ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ يَا اَرْحَمَ
 الرَّاحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ ط
 دعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

۷۔ دعائے توسل

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے اس دعا کو اپنی کتاب تحفۃ الزائرین نقل کیا ہے ابن بابریہ
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جن امر کے متعلق میں نے اس دعا کو پڑھا بہت جلد کامیابی کا
 اثر دیکھا۔ یہ دعا حضرت ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے۔ اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاتَّوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا اِمَامَ الرَّحْمَةِ
 يَا شَفِيْعَ اُمَّتِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
 بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ
 اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا عَلِيَّ ابْنَ
 اَبِي طَالِبٍ يَا اَخَ الرَّسُوْلِ يَا زَوْجَ الْبَتُوْلِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ
 يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ
 وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا
 عِنْدَ اللهِ يَا نَاطِقَةَ الرَّهْرَاءِ يَا بَدَنَتَ مُحَمَّدٍ اَيْتَمَّهَا الْبَتُوْلُ يَا
 قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
 وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهَةً
 عِنْدَ اللهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ اَيْتَمَّهَا
 الْمُحَبَّبِيُّ يَا بَنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَ

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَتَوَجَّهْ إِلَى اللَّهِ أَيْ أَمْرًا رَدَّتْ

مَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الشَّهِيدُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ
عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ
أَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا
جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ
اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَ
تَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ
أَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا
إِبْرَاهِيمَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ أَيُّهَا الْكَاطِمُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ
يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى أَيُّهَا
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا

خدا پر توکل رکھ اور جس کام کا ارادہ کیا ہے اس میں اسی کی لوت متوجہ ہو۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَيُّهَا الشَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الرَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَالْخَلْفَ الصَّالِحَ الْحُجَّةَ أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيَّ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ ۝

۸۔ حدیث شریف کساء

حدیث کساء بڑی مشہور حدیث ہے۔ جس کو حضرات علماء نے بہت سی روایات سے نقل فرمایا ہے۔ قرآن کی یہ آیت اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ یعنی اے اہل بیت! خدا تمہیں یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور ایسا پاک و پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ اسی آیت کو آیتِ تطہیر کہتے ہیں جو حضرات اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حدیث کساء میں اسی کے نازل ہونے کا تذکرہ ہے۔ اس کو روزانہ یا کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں یاد رکھو۔

لَا تَمِيلُ مِنَ الطَّلَبِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ كَثَرَ طَعْمُهُ أَفْعَلُ مَا نَوَيْتَ تَرْزُقُ الْخَيْرَ

میں پڑھنا نہایت درجہ اجر و ثواب و برکت کا باعث اور حاجتوں کے پورا ہونے اور ہر طرح کے رنج و غم دور ہونے کا موجب ہے۔ جیسا کہ اسی حدیث کے اخیر حصہ سے ثابت ہے۔ اور یہ حدیث اس طرح ہے بسند صحیح۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا

السَّلَامُ بَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ

فَاطِمَةَ أَنَّهُمَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ إِنِّي أَجِدُ فِي بَدَنِي

ضَعْفًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْيِدُكَ بِاللَّهِ يَا أَبَتَاهُ مِنَ الضَّعْفِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ

إِنِّي نِيَّ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي فَقَطِئِي بِهِ فَاتَيْنَهُ بِالْكِسَاءِ الْيَمَانِي

فَقَطِئْتُهُ بِهِ وَصِرْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِذَا وَجْهُهُ يَتَلَاؤُكَ كَأَنَّهُ الْبَدَنُ

فِي لَيْلَةٍ تَمَامِهِ وَكَمَالِهِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بَوْلَدِي الْحَسَنَ

قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّةً فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا

فَرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ يَا أُمَّةً إِنِّي أَشْمُ عِنْدَكَ مَرَّاحَةَ

طَيِّبَةً كَأَنَّهَا مَرَّاحَةُ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ إِنَّ جَدَّكَ

تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

جَدَّاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ

قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِي وَيَا صَاحِبَ حَوْضِي قَدْ أَوْذَنْتُ لَكَ

فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَمَا كَانَتْ إِلَّا سَاعَةً وَإِذَا بَوْلَدِي

الْحُسَيْنَ قَدْ أَقْبَلَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّةً فَقُلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ

يَا وَلَدِي وَيَا فَرَّةَ عَيْنِي وَثَمَرَةَ فُؤَادِي فَقَالَ لِي يَا أُمَّةً إِنِّي أَشْمُ

عِنْدَكَ مَرَّاحَةَ طَيِّبَةً كَأَنَّهَا مَرَّاحَةُ جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ

إِنَّ جَدَّكَ وَأَخَاكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ أَنْ تَأْذُنَ لِي

طلب کرنے سے کشیدہ خاطر نہ ہو کیونکہ اللہ زیادہ مانگنے والے کو درست رکھتا ہے جس کا نام کائنات کا ہے کریم یا شیخا

أَنْ أَدْخَلَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَدِدِي وَيَا
شَافِعَ أُمَّتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْكِسَاءِ فَأَقْبَلَ عِنْدَ
ذَلِكَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ
نَقَلْتُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ إِنِّي أَشَمُّ عِنْدَكَ
رَأْحَةً طَيِّبَةً كَأَنَّهَا رَأْحَةُ أَخِي وَإِنْ عَنِيَ رَسُولُ اللَّهِ نَقَلْتُ نَعْمَ هَاهُوَ مَعَكَ وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَأَقْبَلَ عَلِيُّ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذِنُ
لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ لَهُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَخِي
يَا وَصِيَّيَّ وَخَلِيفَتِيَّ وَصَاحِبَ لِي وَأَبِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيُّ تَحْتَ
الْكِسَاءِ ثُمَّ أَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَاءِ وَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ قَالَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ يَا بِنْتِي وَيَا ابْنَتِي قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيعًا تَحْتَ الْكِسَاءِ أَخَذَ أَبِي رَسُولُ اللَّهِ بَطْرَفِي
الْكِسَاءِ وَأَذَى عَيْبِدَةَ الِيمْنَى إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ
أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي وَحَامَتِي لِحَمِيمِهِمْ لِحَمِيٍّ وَدَمُهُمْ مِنِّي يُؤَلِّمُنِي
مَا يُؤَلِّمُهُمْ وَيَجْرُنُنِي مَا يَجْرُنُهُمْ أَنَا حَرْبٌ بَلَنْ حَارِبَهُمْ
وَسَلْمٌ مَلَنْ سَالِمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُمْ وَمُحِبٌّ بَلَنْ أَحَبَّهُمْ
إِنَّهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ
وَغُفْرَانِكَ وَرِضْوَانِكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ وَأَذِيبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ
وَطَهِّرْهُمْ طَهِيرًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَلَأَ بَيْتِي وَيَا سَكَّانَ
سَمَوَاتِي إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مَبْنِيَّةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا
مَنْبِرًا وَلَا شَمْسًا مُضِيَّةً وَلَا فَلَكَائِدَ وَرُؤُوسَ بَجَرٍ أَيْجُرِي وَلَا
فَلَكَاسِرِي إِلَّا فِي مُحَبَّةٍ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةُ الَّذِينَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ الْأَمِيرُ جِبْرِائِيلُ يَا رَبِّ وَمَنْ تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ

أَتَيْتُكَ مَا تَوَيْتَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَصَدَّقَ بِشِقَالِ نَفْسِهِ وَمُدٍّ مِنْ طَعَامِ

هُمُ أَهْلُ بَيْتِ الشُّبْرَةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمُ فَاطِمَةُ وَأَبُوهَا وَ
بَنَاهَا وَبَنُوهَا فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا رَبِّ أَتَأْذِنُ لِي أَنْ أَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ
لَأَكُونَ مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَهَبْطِ الْأَمِينُ
جِبْرَائِيلُ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى يَقْرُبُكَ
السَّلَامُ وَيَخْصُكَ بِالتَّحِيَّةِ وَالْإِكْرَامِ وَيَقُولُ لَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَدِي
إِنِّي مَا خَلَقْتُ سَمَاءً مُبِينَةً وَلَا أَرْضًا مَدْحِيَّةً وَلَا قَمَرًا مُنِيرًا
وَلَا شَيْئًا مُضِيئَةً وَلَا فَلَكَ يَدُورُ وَلَا بَحْرًا مُجْرِيًّا وَلَا فُلْكَ
تَسْرِي إِلَّا لِأَجْلِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَقَدْ أَذِنُ لِي أَنْ أَدْخُلَ مَعَكُمْ
فَهَلْ تَأْذِنُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِينُ
وَحَيَّ اللَّهُ إِنَّهُ نَعَمْ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ جِبْرَائِيلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَقَالَ لِي إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ يَقُولُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ
عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَ عَلِيُّ لِأَبِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا جَلُوسْنَا هَذَا تَحْتَ الْكِسَاءِ مِنَ الْفَضْلِ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذَكَرَ خَيْرًا هَذَا فِي مُحْفَلٍ مِنْ مُحَافِلِ أَهْلِ
الْأَرْضِ وَفِيهِ جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُجِبِّينَا الَّذِي نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا
فَقَالَ عَلِيُّ إِذَا وَاللَّهِ فُرْنَا وَفَارَ شِيعَتُنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ثَانِيًا يَا عَلِيُّ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَاصْطَفَانِي
بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَا ذَكَرَ خَيْرًا هَذَا فِي مُحْفَلٍ مِنْ مُحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيهِ
جَمْعٌ مِنْ شِيعَتِنَا وَمُجِبِّينَا وَفِيهِمْ قَهْمُومٌ إِلَّا وَفَرَّجَ اللَّهُ هَمَّهُ
وَلَا مَغْمُومٌ إِلَّا وَكَشَفَ اللَّهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَ
فَقَضَى اللَّهُ حَاجَتَهُ فَقَالَ عَلِيُّ إِذَا وَاللَّهِ فُرْنَا وَسُعدْنَا وَكَذَلِكَ

جو ارادہ کیلئے اس سے باز رہے اور اگر کزنہی چاہتا ہے تو ایک شعل چاند ہی اور ایک مکھانا راہ خدا میں دیدے

شَيْعِنَا فَاِنْرُوْا وَسِعِدُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝

۹۔ دُعَاۃِ مُحَمَّدٍ

یہ عظیم المرتبت دُعَاۃ ہے۔ جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مروی ہے کہ آنحضرت ایک مرتبہ مقام ابراہیمؑ میں نماز میں مشغول تھے کہ جبرائیلؑ امین نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ جو شخص اس دُعَا کو ماہ رمضان المبارک کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں بارشش کے قطروں و درختوں کے پتوں اور ذراتِ ریگ صحرا کے برابر ہوں۔ جو شخص اس دُعَا کو پڑھتا رہے، ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص تین روزے رکھے اور اس دُعَا کو سات مرتبہ پڑھے اور سیدھا لیٹ کر سوتے تو خواب میں آنحضرت کی زیارت سے مشرک ہوگا۔ اس دُعَا کی برکت سے مریض شفا پاتا ہے۔ قرضدار کا قرض ادا ہوتا ہے۔ شکرگاہی فراخی میں بدل جاتی ہے۔ مصائب کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ بادشاہ کے ظلم و جور اور شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ چار رکعت نماز پڑھے اور ہر ایک رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد اور گیارہ مرتبہ سورہ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دُعَا پڑھے اور اپنے سر کے نیچے لکھ کر رکھے تو وہ چیز مل جائے گی۔ اور جو شخص اس دُعَا کو دس مرتبہ پڑھے جہنم کی آگ اس پر حرام ہو جائے گی۔ چھپہ جبرائیل نے عرض کی کہ یا حضرت اس دُعَا میں اسم اعظم ہے۔ سوائے متقی و پرہیزگار شخص کے کسی کو تعلیم نہ کیجئے۔ دُعَا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُبْحَانَكَ يَا اَللّٰهُ تَعَالَيْتَ يَا رَحْمٰنُ اَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْبُ
سُبْحَانَكَ يَا رَحِیْمُ تَعَالَيْتَ يَا كَرِیْمُ اَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْبُ
سُبْحَانَكَ يَا مَلِکُ تَعَالَيْتَ يَا مَالِکُ اَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْبُ
سُبْحَانَكَ يَا قُدُّوسُ تَعَالَيْتَ يَا سَلَامُ اَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِیْبُ

سُبْحَانَكَ يَا مُؤْمِنُ تَعَالَيْتَ يَا مَهْمِيمُنُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَزِيزُ تَعَالَيْتَ يَا جَبَّارُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُتَكَبِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُتَجَبِّرُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَافِئُ تَعَالَيْتَ يَا بَارِيءُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُصَوِّرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقَدِّمُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا هَادِي تَعَالَيْتَ يَا بَاتِي اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَهَّابُ تَعَالَيْتَ يَا ثَوَّابُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَتَّاحُ تَعَالَيْتَ يَا مُوْتَّاحُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدِي تَعَالَيْتَ يَا مُوَلَّايِ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَرِيبُ تَعَالَيْتَ يَا قَرِيبُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُبْدِي تَعَالَيْتَ يَا مُعْبِدُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَمِيدُ تَعَالَيْتَ يَا مَجِيدُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا تَدِيمُ تَعَالَيْتَ يَا عَظِيمُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفُورُ تَعَالَيْتَ يَا شَكُورُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا شَهِيدُ تَعَالَيْتَ يَا شَهِيدُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَنَّانُ تَعَالَيْتَ يَا مَنَّانُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا بَاعِثُ تَعَالَيْتَ يَا وَارِثُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُجِيبُ تَعَالَيْتَ يَا مُسِيبُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا شَافِقُ تَعَالَيْتَ يَا رَفِيقُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا أَيْنِسُ تَعَالَيْتَ يَا مُوْنِسُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَلِيلُ تَعَالَيْتَ يَا جَمِيلُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا خَبِيرُ تَعَالَيْتَ يَا بَصِيرُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا حَفِي تَعَالَيْتَ يَا مَلِي اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَعْبُودَ تَعَالَيْتَ يَا مُوجِدُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَفَّارَ تَعَالَيْتَ يَا تَهَامُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَذْكُومَ تَعَالَيْتَ يَا مَشْكُورَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَوَادَ تَعَالَيْتَ يَا مَعَادُ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا جَمَالَ تَعَالَيْتَ يَا جَلَالَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَابِقَ تَعَالَيْتَ يَا سَائِقَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا صَادِقَ تَعَالَيْتَ يَا فَالِقَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سَمِيعَ تَعَالَيْتَ يَا سَرِيعَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَفِيعَ تَعَالَيْتَ يَا بَدِيعَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَعَالَ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاضِيَ تَعَالَيْتَ يَا رَاضِيَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا قَاهِرَ تَعَالَيْتَ يَا طَاهِرَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَالِمَ تَعَالَيْتَ يَا حَاكِمَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا دَائِمَ تَعَالَيْتَ يَا قَائِمَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا عَاصِمَ تَعَالَيْتَ يَا فَاسِمَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا غَنِيَّ تَعَالَيْتَ يَا مُغْنِيَّ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَفِيَّ تَعَالَيْتَ يَا قَوِيَّ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا كَافِيَ تَعَالَيْتَ يَا شَافِيَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقَدِّمَ تَعَالَيْتَ يَا مُؤَخِّرَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا أَوَّلَ تَعَالَيْتَ يَا آخِرَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ظَاهِرَ تَعَالَيْتَ يَا بَاطِنَ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رِجَاءَ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَجَى اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْمَنِّ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الطُّولِ اجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

سُبْحَانَكَ يَا تَوَّجَّهْتَ وَلَا تَفْرَعُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

سُبْحَانَكَ يَا حَيُّ تَعَالَيْتَ يَا قَيُّوْمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا وَاحِدُ تَعَالَيْتَ يَا أَحَدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا سَيِّدُ تَعَالَيْتَ يَا صَمَدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا قَدِيرُ تَعَالَيْتَ يَا كَبِيرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا وَالِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُتَعَالِيُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا عَلِيُّ تَعَالَيْتَ يَا أَعْلَى أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا وَلِيُّ تَعَالَيْتَ يَا مُوَلَّى أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا ذَارِيُّ تَعَالَيْتَ يَا بَارِيُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا خَافِضُ تَعَالَيْتَ يَا رَافِعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مُقْسِطُ تَعَالَيْتَ يَا جَامِعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مُعِزُّ تَعَالَيْتَ يَا مُذَكُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا حَافِظُ تَعَالَيْتَ يَا حَفِيظُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا تَادِرُ تَعَالَيْتَ يَا مُقْتَدِرُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا عَلِيمُ تَعَالَيْتَ يَا حَلِيمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا حَكَمُ تَعَالَيْتَ يَا حَكِيمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مُعْطِي تَعَالَيْتَ يَا مَانِعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مُنْزِلُ تَعَالَيْتَ يَا نَافِعُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مُجِيبُ تَعَالَيْتَ يَا حَسِيبُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا عَادِلُ تَعَالَيْتَ يَا فَاصِلُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا لَطِيفُ تَعَالَيْتَ يَا شَرِيفُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا رَبُّ تَعَالَيْتَ يَا حَقُّ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا مَلِكُ تَعَالَيْتَ يَا وَاجِدُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

سُبْحَانَكَ يَا عَفُو تَعَالَيْتَ يَا مُنْتَقِمُ أَجْرُنَا مِنَ النَّارِ يَا خَيْرُ

جس کام کا قصد کیا ہے اس کے لئے چلا جا اللہ پر توکل کرو اور گریہ و زاری نہ کرو

سُبْحَانَكَ يَا وَاسِعُ تَعَالَيْتَ يَا مُوسِعُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَمُودُ تَعَالَيْتَ يَا عَطُودُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَردُ تَعَالَيْتَ يَا وَثِرُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُقِيْتُ تَعَالَيْتَ يَا مُحِيْطُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا وَكِيْلُ تَعَالَيْتَ يَا عَدْلُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مَبِيْنُ تَعَالَيْتَ يَا مَتِيْنُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا بَرُّ تَعَالَيْتَ يَا وَدُودُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا رَشِيْدُ تَعَالَيْتَ يَا مُرْتَبِدُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا نُوْمُ تَعَالَيْتَ يَا مَنْسُوْمُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا نَصِيْرُ تَعَالَيْتَ يَا نَاصِرُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا صَبُوْرُ تَعَالَيْتَ يَا صَابِرُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُحْصِي تَعَالَيْتَ يَا مَنْشِيْ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا سُبْحَانَ تَعَالَيْتَ يَا دِيْانُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا مُغِيْثُ تَعَالَيْتَ يَا غِيَاثُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا فَاطِرُ تَعَالَيْتَ يَا حَاضِرُ أَجْرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ
سُبْحَانَكَ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْجَمَالِ تَبَارَكَ يَا ذَا الْجَبْرُوتِ وَاللَّحْلَالِ
سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْعَمْدِ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَكَانَ حَوْلُ وَكَانَ
نُورُهُ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

۱۰۔ دُعَائے صد سبحان

اسے "دُعائے صحیفہ" بھی کہتے ہیں۔ اس دُعائے کے پڑھنے والے کے گناہ بخشے جاتے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ إِنْ آتَيْنَا خَيْرًا لَفَاعَلْنَا

ہیں۔ عمر اور رزق میں ترقی و وسعت ہوتی ہے۔ قوتِ حافظہ بڑھتی ہے۔ جو شخص اس دعا کو بالاترجم پڑھے گا۔ خداوند عالم ستر بلائیں دنیا کی اور سات سو بلائیں آخرت کی دفع فرمائے گا۔ اگر کسی شخص کو کوئی غم یا بیماری یا کسی طرح کی بے چینی ہو تو تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ خداوند عالم اسے غم و ہم سے نجات دے گا۔ اور اس کی حاجت بر لایسگا دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ مِنْ اِلٰهِ مَا اَقْدَرَهُ
وَسُبْحَانَكَ مِنْ قَدِیْرٍ مَا اَعْظَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَظِیْمٍ مَا اَجَلَّهُ
وَسُبْحَانَكَ مِنْ جَلِیْلِ مَا اَجْبَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مَّاجِدٍ مَا اَرْعَفَهُ
وَسُبْحَانَكَ مِنْ ذَرُوْبٍ مَا اَعَزَّهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَزِیْزٍ مَا اَكْبَرَهُ
وَسُبْحَانَكَ مِنْ كَبِیْرٍ مَا اَقْدَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ قَدِیْمٍ مَا اَعْلَاهُ
وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَلِیٍّ مَا اَسْنَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سِنِیٍّ مَا اَبْهَاهُ وَسُبْحَانَكَ
مِنْ بَعْیٍّ مَا اَنُوْرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُنِیْرٍ مَا اَظْهَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ
ظَاہِرٍ مَا اَخْفَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ خَفِیٍّ مَا اَعْلَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَلِیْمٍ
مَا اَخْبَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ خَبِیْرٍ مَا اَكْرَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ كَرِیْمٍ
مَا اَلْطَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ لَطِیْفٍ مَا اَبْصَرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ لَبِیْرٍ مَا
اَسْعَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَبِیْحٍ مَا اَحْفَظَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ حَفِیْظٍ مَا
اَمْلَاَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مَلِیٍّ مَا اَوْفَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ ذَوِیٍّ مَا اَغْنَاهُ
وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَنِیٍّ مَا اَعْطَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مَّعْطٍ مَا اَوْسَعَهُ وَسُبْحَانَكَ
مِنْ وَّاسِعٍ مَا اَجْوَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ جَوَادٍ مَا اَفْضَلَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ
مَفْضِلٍ مَا اَنْعَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُنْعَمٍ مَا اَسَیْدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَیِّدٍ
مَا اَرْحَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ رَحِیْمٍ مَا اَشَدَّهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ شَدِیْدٍ مَا
اَقْوَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ قَوِیٍّ مَا اَحْمَدَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ حَبِیْدٍ مَا اَحْكَمَهُ

جزئی کام کرتا ہے اپنے نفس کے لئے کرتا ہے جب نیکی کا ارادہ کرے کرگند۔

وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَكِيمٍ مَّا أَبْطَشَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاطِشٍ مَّا أَقْوَمَهُ وَ
سُبْحَانَهُ مِنْ قَيُّومٍ مَّا أَدْوَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَائِمٍ مَّا أَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ بَاقٍ مَّا أَفْرَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَرْدٍ مَّا أَوْحَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
وَاحِدٍ مَّا أَصَمَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ صَدِيدٍ مَّا أَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَّا
أَوْلَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَدِيدٍ مَّا أَعْظَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَظِيمٍ مَّا أَكْمَلَهُ وَ
سُبْحَانَهُ مِنْ كَامِلٍ مَّا أَتَمَّهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ تَامٍّ مَّا أَعْجَبَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ عَجِيبٍ مَّا أَفْخَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَاخِرٍ مَّا أَبْعَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
بَعِيدٍ مَّا أَقْرَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَرِيبٍ مَّا أَمْنَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُنَاجٍ
مَّا أَغْلَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ غَالِبٍ مَّا أَعْفَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَفْوٍ مَّا أَحْسَنَهُ
وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُحْسِنٍ مَّا أَجْمَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ جَمِيلٍ مَّا أَقْبَلَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ قَابِلٍ مَّا أَشْكُرُهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَكُورٍ مَّا أَعْفَرَكَ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
عَافٍ مَّا أَصَابَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ صَبُورٍ مَّا أَخْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
جَبَّارٍ مَّا أَدِينَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَيَّانٍ مَّا أَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
قَاضٍ مَّا أَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَاضٍ مَّا أَلْفَدَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ نَافِذٍ
مَّا أَحْلَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَلِيمٍ مَّا أَخْلَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ خَالِقٍ
مَّا أَرْمَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَازِقٍ مَّا أَفْهَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاهِرٍ مَّا
أَلْشَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مُنْشِئٍ مَّا أَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَّا أَوْلَاهُ
وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَالٍ مَّا أَرْفَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَفِيعٍ مَّا أَشْرَفَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ شَرِيفٍ مَّا أَبْطَطَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاسِطٍ مَّا أَقْبَضَهُ وَسُبْحَانَهُ
مِنْ قَاضٍ مَّا أَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَادٍ مَّا أَقْدَسَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
قُدُّوسٍ مَّا أَظْهَرَكَ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَاهِرٍ مَّا أَمْرَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
نَزِيٍّ مَّا أَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ هَادٍ مَّا أَصَدَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ
صَادِقٍ مَّا أَعْوَدَكَ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَوَادٍ مَّا أَطْرَدَكَ وَسُبْحَانَهُ مِنْ نَاطِرٍ مَّا

اَسْجُوْكَ لَكَ فِيْ هٰذِهِ الْاَمْرِ خَيْرًا

اَرْعَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ رَّاحٍ مَا اَدْعُوهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُعِينٍ مَا اَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَكَ
مِنْ وَقَابٍ مَا اَتُوْبُهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ تَوَابٍ مَا اَسْجَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَبْحِيٍّ مَا اَلْصَّرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ
نَصِيْرٍ مَا اَسْلَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ سَلَامٍ مَا اَشْفَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ
شَامِتٍ مَا اَنْجَاهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مَنِيْعٍ مَا اَبْرَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ بَايِرٍ
مَا اَطْلَبُهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ طَالِبٍ مَا اَدْرَكُهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُدْرِكٍ
مَا اَرْشَدُهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ رَشِيْدٍ مَا اَطْعَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُنْعَطِفٍ
مَا اَعْدَلُهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ عَدْلٍ مَا اَنْقَضَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ مُتَّقِنٍ
مَا اَحْكَمَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ حَكِيْمٍ مَا اَكْفَلَهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ
كَفِيْلٍ مَا اَشْهَدُهُ وَسُبْحَانَكَ مِنْ شَهِيدٍ مَا اَحْمَدُهُ وَسُبْحَانَكَ
هُوَ اللهُ الْعَظِيْمُ وَيَحْمَدُهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دَافِعِ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَهُوَ
حَسْبِيْ وَرِجْءُ الْوَكِيْلِ ۝

۱۰۔ دُعَائِ سَمَات

یہ طویل القدر دُعا اور غیبی مشہورہ میں سے ہے۔ اور اکثر علما نے سلف اس دُعا کو
بالافتخار پڑھا کرتے تھے۔ مستحب ہے کہ اس دُعا کو ہر جمعہ المبارک آخر ساعت میں تلاوت
کی جائے۔ المختصر اس دُعا کا پڑھنا موجب آمرزش گناہ اور باعث ازیاد روحانیت و
رفع غم و ہم ہے۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْدَّ الْاَوْجَلِ
الْاَكْرَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتُ بِهِ عَلٰى مَغَالِيْنِ اَبْوَابِ السَّمٰوٰتِ لِفَتْحِ
بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِيْتُ بِهِ عَلٰى مَصَابِيْقِ اَبْوَابِ الْاَرْضِ
لِلْفَرَجِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِيْتُ بِهِ عَلٰى الْعُسْرِ لِلنُّسْرِ تَسَّرَتْ وَاِذَا

دُعِيَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْوَاطِ لِلنُّشُورِ اُنْتَشَرَتْ وَ اِذَا دُعِيَتْ بِهِ عَلَى
 كَشَفِ النَّبَاسِ وَالصَّوْءِ اُنْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الْكَرِيمِ
 الْوَجُوهُ فَاعْرِ الْوَجُوهُ الَّذِي عَدَّتْ لَهُ الْوَجُوهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّبَابُ
 وَخَضَعَتْ لَهُ الْأَرْضَوَاتُ وَوَجَلَّتْ لَهُ الْقُلُوبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَبِقُوَّتِكَ
 الَّتِي بِهَا تَمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِكَ وَتَمْسِكُ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَبِمَشِيئَتِكَ الَّتِي كَانَ لَهَا الْعَالَمُونَ وَبِكَلِمَتِكَ
 الَّتِي خَلَقْتَ بِهَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِحِكْمَتِكَ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا
 الْعَجَائِبَ وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلُمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ
 سَكَنًا وَخَلَقْتَ بِهَا النُّورَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ لُشُورًا مُبْصِرًا
 وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ
 وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُورًا وَخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا حُجُومًا قَ
 بُرُوجًا وَمَصَابِيحَ وَزِينَةً وَرُجُومًا وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ وَمَغَارِبَ
 وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِي وَجَعَلْتَ لَهَا نَلَكًا وَمَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا
 فِي السَّمَاءِ مَنَابِرَ فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا وَصَوَّرْتَهَا نَاحِصَةً نَصِيرَةً
 وَأَحْصَيْتَهَا بِأَسْمَائِكَ أَحْصَاءً وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيرًا وَأَحْسَنْتَ
 تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا لِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ وَالسَّاعَاتِ
 وَعَدَدِ السِّنِينَ وَالْحَسَابِ وَجَعَلْتَ رُؤْيِيهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ مَرَىً وَوَاحِدًا
 وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى
 بَنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَقْدَسِينَ فَوْقَ إِحْسَائِ الْكَرُوبِينَ
 نُورِ عَقَائِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ الشَّهَادَةِ فِي عَمُودِ النَّارِ وَفِي
 طُورِ سَيْنَاءَ وَفِي جَبَلِ حُورَيْيْتِ فِي الْوَادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ
 مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ وَفِي أَرْضِ مِصْرَ بِتَبِيعِ آيَاتِ
 بَيِّنَاتٍ وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فِي الْمُنْبَحَاتِ الَّتِي

أَزْهَدُ بِمَا حَدَّثَتْ بِهِ نَفْسَكَ فَإِنَّ التَّهْدِيَةَ رَاحَةٌ وَفِي الْقَنَاعَةِ عِزٌّ

صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ فِي بَحْرِ سُونٍ وَعَقَدْتَ مَاءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ
الْفُؤْرِكَ الْحِجَارَةَ وَجَاوَزْتَ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ وَكَلَّمْتَ كَلِمَتَكَ
الْحُسْنَى عَلَيْهِمْ بِمَا صَبَرُوا وَأَوْثَقْتَهُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَقَارِبَهَا
الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا لِلْعَالَمِينَ وَأَعْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ وَمَرَاكِبَهُ
فِي الْيَمِّ وَبِأَسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ
الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوسَى كَلِمَتِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طُورِ سَيْنَاءَ وَلَا بِرَأْسِهِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلِكَ مِنْ قَبْلِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلَا سَحْقِ صَفِيكَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فِي بَرْشِيحٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيَّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِ إِيْلٍ
وَأَوْفَيْتَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَيْتِكَ وَأَلَسَّحَقَ بِخَلْقِكَ وَ
لِيَعْقُوبَ بِشَهَادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ وَلِلدَّاعِيَةِ بِأَسْمَائِكَ
فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى قُبَّةِ الرُّمَّانِ وَبِأَيَاتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى أَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ
وَالْعُلْبَةِ بِأَيَاتِ عَزِيزَتِهِ وَبِسُلْطَانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ وَبِشَانَ
الْكَلِمَةِ التَّامَّةِ وَبِكَلِمَاتِكَ الَّتِي تَفَضَّلْتَ بِهَا عَلَى أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَّتَ بِهَا
عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَبِاسْتِطَاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِهَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَ
بِنُورِكَ الَّذِي قَدْ حَرَمَ مِنْ فَرْعِهِ طُورِ سَيْنَاءَ وَبِعِلْمِكَ وَجَلَالِكَ
وَكَبْرِيَا نَبِيَّكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبْرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْتَقِلْهَا الْأَرْضُ وَ
انْخَفَضَتْ لَهَا السَّمَوَاتُ وَأَنْزَجَرَلَهَا الْعُمُقُ الْأَكْبَرُ وَمَرَكَدَتْ
لَهَا الْبِحَارُ وَالْأَنْهَارُ وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبَالُ وَسَكَنْتْ لَهَا الْأَرْضُ
بِسْنَاكِبِهَا وَاسْتَسَلَمَتْ لَهَا الْخَلْدَانُ كُلُّهَا وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّيَّاحُ
فِي جَرِيَانِهَا وَخَمِدَتْ لَهَا النَّيِّرَانُ فِي أَوْطَانِهَا وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي
عَرَفْتَ لَكَ بِهِ الْعُلْبَةَ دَهْرَ الدُّهُورِ وَخَمِدَتْ بِهِ فِي السَّمَوَاتِ

حسن کام کر تیرا دل پاتا ہے اس میں سنی کر کیونکہ زہد میں راحت ہے اور قناعت میں عزت۔

وَالَّذِينَ وَكَلَّمْتِكْ كَلِمَةً الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَدَرَّيْتَهُ بِالرَّحْمَةِ وَأَسَلْتَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ
وَبُنُورِ وَجْهِكَ الَّتِي مَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجِبَلِ مَجْعَلَةً دَكَاً وَخَرَّ مُوسَى
صَحْقًا وَبِمَجْدِكَ الَّتِي ظَهَرَ عَلَى طُورِ سَيْنَاءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ
وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ وَبَطَّلَعْتَكَ فِي سَاعِيْرٍ وَظَهَرُوكَ
فِي جَبَلِ قَارَانَ بِرَبَوَاتِ الْمُقَدَّسِينَ وَجُنُودِ الْمَلَائِكَةِ الصَّافِيْنَ
وَخُشُوعِ الْمَلَائِكَةِ الْمُسَبِّحِيْنَ وَبِبَرَكَاتِكَ الَّتِي بَارَكْتَ فِيهَا عَلَى
إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَبَارَكْتَ لِإِسْحَاقَ صَفِيِّكَ فِي أُمَّةِ عَيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ
لِيَعْقُوبَ إِسْرَائِيْلِكَ فِي أُمَّةِ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَبَارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ فِي عَشْرَتِهِ وَدَرَّيْتَهُ وَ أُمَّتِهِ
اللَّهُمَّ وَكَمَا غَبْنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَأَمْتَابِهِ وَلَمْ نَسْرَهُ
صِدْقًا وَعَدْلًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَارِكَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتُرَحِّمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَنْفَضِلَ
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتُرَحِّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَعَالَ مَا تُرِيدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔
اپنی حاجت بیان کے اندر کہے۔ اللہم بحقِ ہذا الدعاءِ وبحقِ ہذیہ
الأسماءِ الَّتِی لَا یَعْلَمُ تَفْسِیرُهَا وَلَا یَعْلَمُ بَاطِنَهَا غَیْرُكَ صَلَّ عَلَیْ
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ
أَهْلُهُ وَاعْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوبِي مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ
مِنْ حَلَالِ رِزْقِكَ وَكَفِّنِي مُؤَنَةَ النَّسَانِ سَوْءٍ وَجَارِ سَوْءٍ وَتَقَرَّبِ
سَوْءٍ وَسُلْطَانَ سَوْءٍ إِنَّكَ عَلَى مَا نَشَاءُ قَدِيرٌ وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
امین رَبِّ الْعَالَمِینَ۔ بعض نسخوں کے مطابق وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اٰمِنُ عَلٰی حَاجَتِكَ عَلٰی بَرَكَاتَةِ اللّٰهِ اَوْ اَفْحَمَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَلَا تَسُدُّ اَحَدٌ لَا تَحْتَفِ عَنِ اللّٰهِ

کے بعد حاجت طلب کیجئے اور اس طرح کیجئے۔ يَا اللّٰهُ يَا حَتّٰنَ يَا مَنّٰنَ يَا بَدِيْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ ۝ اور دُعائے
سمات کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاۤءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ
الَّتِي لَا يَعْلَمُ تَفْسِيْرَهَا وَلَا تَاْوِيْلَهَا وَلَا بَاطِنَهَا وَلَا ظَاهِرَهَا غَيْرُكَ اِنْ تَصَلٰى
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَرْزُقَنِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِسِ اسْمِيْ حَاجَاتِ
طَلَبِ كَرَمٍ وَّ اَفْعَلْ لِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَّلَا تَفْعَلْ لِيْ مَا اَنَا اَهْلُهُ وَاَنْتَقِمَ
لِيْ مِنْ (دشمن کا نام لے) وَاغْفِرْ لِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَاَنْتَ اَخْرَجْتَهُ لِيْ
وَالْجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَوَسَّعْ عَلٰى سَبِيْلِ رِزْقِكَ وَاَلْفَنِيْ مَوْنَةً
اِنْسَانٍ سُوْءٍ وَّجَارٍ سُوْءٍ وَّسُلْطٰنٍ سُوْءٍ وَّقَرِيْبٍ سُوْءٍ وَّيَوْمٍ سُوْءٍ وَّسَاعَةٍ سُوْءٍ
وَاَنْتَقِمْ لِيْ مِنْ تَبِيْعِيْ وَاَنْتَقِمْ لِيْ مِنْ تَبِيْعِيْ عَلٰى وَاَنْتَقِمْ لِيْ مِنْ تَبِيْعِيْ وَاَنْتَقِمْ لِيْ
وَجِيْرَانِيْ وَّقَرَابَاتِيْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ظَلَمًا اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ
وَبِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ پھر کہے اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعَاۤءِ
تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالْعَنِيِّ وَالرِّثْوَةِ وَعَلٰى مَرَضٰى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالشِّفَاۤءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلٰى اَحْبَاۤءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
بِالْحَلْفِ وَالْكَرَامَةِ وَعَلٰى اَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالسَّغْفِرَةِ
وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰى مُسَافِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِالتَّرَدُّ اِلٰى اَوْطَانِهِمْ
سَالِمِيْنَ غٰنِمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ وَصَلٰى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيّٰتِ وَعِزَّتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَمٌ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۝

۱۲۔ دُعائے حجب

مع الدعوات میں سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے اس دعا کے بہت کچھ فضائل نقل کئے
ہیں مختصراً یہ ہیں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے تو خداوند عالم اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے اگر
اس دعا کو دیوانہ پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے اور اگر اس دعا کو اس عورت پر پڑھے کہ جس پر

اللہ سے طلب برکت کرتا ہوا اپنی حاجت کے لئے نکل جاتا ہے اس لئے کہ کائناتیں ہرگز کبھی اپنے نہیں رکھتا اس لئے خدا کی نوری

وضع حمل دشوار ہو تو خداوند عالم پر مرحلہ آسان کر دے گا۔ اگر کوئی شخص چالیس شب جمعہ یہ دعا پڑھے تو خداوند عالم اُس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور کائناتیں رزق فرماتا ہے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ اُخْتِجِبَ بِشِعَاعِ نُورِهِ عَنْ نَوَاطِرِ خَلْقِهِ یَا
مَنْ تَسْرَبِلُ بِالْجَدَالِ وَالْعِظْمَةِ وَاشْتَهَرَ بِالنَّجْبِیْرِ فِیْ قُدْسِیْهِ یَا مَنْ
تَعَالٰی بِالْجَدَالِ وَالْکِبْرِیَاءِ فِیْ تَفَرُّدِ مَجْدِهِ یَا مَنْ اِنْفَادَتْ اُمُورُ
بِارْمَتِهَا طَوْعًا لِاَمْرِهِ یَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُونَ بِحِیَاتِ
لِدَعْوَتِهِ یَا مَنْ رَمَتِ السَّمٰوٰتِ بِالنُّجُومِ الطَّالِعَةِ وَجَعَلَهَا هَادِیَةً
لِخَلْقِهِ یَا مَنْ اَنَارَ الْقَمَرَ الْمُنِیْرَ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ الْمُظْلَمِ بِلَطْفِهِ یَا
مَنْ اَنَارَ الشَّمْسَ الْمُنِیْرَةَ وَجَعَلَهَا مَعٰشًا لِخَلْقِهِ وَجَعَلَهَا مَفْرُقَةً
بَیْنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِعِظْمَتِهِ یَا مَنْ اَسْتَوْجَبَ الشُّکْرَ بِنَشْرِ سَحَابِ
رِغْمِهِ اَسْئَلُكَ بِمُعَادِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمِنْهُی الرَّحْمَةِ مِنْ
کِتَابِكَ وَبِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسُکَ اَوْ اَسْتَاثَرْتَ بِهِ
فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ وَبِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ اَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ
اَثْبَتَهُ فِیْ قُلُوبِ الصَّافِیْنَ الْحَافِیْنَ حَوْلَ عَرْشِکَ فَتَرَا جَعْتَ
الْقُلُوبُ اِلَی الصِّدْقِ وَرَعِنَ الْبَیَانَ بِاِخْلَاصِ الْوَحْدَانِیَّةِ وَ
حَقِیْقِ الْفِرْدَانِیَّةِ مَقَرَّةً لَّکَ بِالْعُبُوْدِیَّةِ وَاِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ اَنْتَ
اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِالْاَسْمَاءِ الَّتِیْ تَجَلَّیْتَ بِهَا
لِلْکَلِیْمِ عَلَی الْجَبَلِ الْعَظِیْمِ فَلَمَّا بَدَا شِعَاعُ نُورِ الْحُجُبِ مِنْ
بَهَاءِ الْعِظْمَةِ حَرَّتِ الْجِبَالُ مُتَدَكِّدَةً لِعِظْمَتِکَ وَجَلَالِکَ
وَهَبِیَّتِکَ وَخَوْفًا مِنْ سَطُوْتِکَ رَاھِبَةً مِنْکَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَتَقْتَ بِهِ
رَفِیْقِ عَظِیْمٍ جَفُوْنَ عِیُّونِ النَّاطِرِیْنَ الَّذِیْ یُہِ تَدَبَّرَ حِکْمَتِکَ

لَا تَطُولُ أَمَلُكَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ الْمَوْتَ قَرِيبٌ إِجْمَعْ حَاطِرُكَ فِيمَا أَنْتَ فِيهِ -

وَشَوَاهِدٌ حَجَّجَ أَنْبِيَائِكَ يَعْرِفُونَكَ بِفِطْنِ الْقُلُوبِ وَأَنْتَ فِي عَوَامِضِ
مَسَرَّاتِ سَرِيرَاتِ الْعُيُوبِ اسْتَلْكَ بِعِزَّةِ ذَلِكَ الْأِسْمِ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَصْرِفَ عَنِّي وَعَنْ أَهْلِ حِرَانَتِي وَ
جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَمِيعِ الْأَفْئَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَالْأَعْرَاضِ
وَالْأَمْرَاضِ وَالْحَطَايَا وَالذُّنُوبِ وَالشُّكِّ وَالشَّرِّكَ وَالْكَفْرَ وَالشَّقَاقَ وَالنِّفَاقَ وَالضَّلَالَةَ وَالْبَقْتِ
وَالْجَهْلَ وَالْعُضْبَ وَالْعُسْرَ وَالضِّيقَ وَفَسَادَ الضَّمِيرِ وَحُلُولَ النَّقْصَةِ
وَسَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَعُغْلَبَةَ الرِّجَالِ إِنَّكَ سَبِيحُ الدُّعَاءِ لَطِيفٌ مَلَأَ تَشَاؤُهُ

۱۳۔ دُعَائِ عَدِيلِهِ

اس دُعائے اعتقادات حقہ کا تذکرہ ہے۔ ہر بندہ مومن کو چاہیے کہ اس دُعائے پڑھتا
رہے تاکہ شیطان نزدیک نہ آنے پائے۔ اور اجر و ثواب کا مستحق ہو بلکہ جان کنی کے وقت
میت کر اعتقادات حقہ کی تلقین کرنے کے سلسلے میں اس دُعائے پڑھنا مستحب ہے۔
دُعایہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ
وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمَذْنُوبُ الْعَاصِي الْمَحْتَجُّ الْفَقِيرُ الْحَقِيرُ
أَشْهَدُ لِمُنْعَبِي وَخَالِقِي وَرَازِقِي وَمُكْرِمِي كَمَا شَهِدَ لذَاتِهِ وَ
شَهِدْتُ لَهُ الْمَدَائِكَةَ وَأُولُو الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ بِأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْإِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْإِمْتِنَانِ قَادِرٌ أَرَادَنِي عَالَمٌ
أَبَدِيٌّ حَتَّى أَحْدَيْتَنِي مَوْجُودٌ سَرْمَدِيٌّ سَبِيحٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ كَارِهٌِ
مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يُسْتَحَقُّ هَذِهِ الصِّفَاتُ وَهُوَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي
عَرِّ صِفَاتِهِ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُودِ الْقَدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ

وإنما هي التي أميد كود لا زكركم كدموت قريب سے اس میں الہدیان قلب حال کہ جزو کر تارا ہے

إِيحَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا إِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ
يَزَلْ سُبْحَانًا عَلَى جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي آدِلِ الْأَمْرِ
وَلِقَائِهِ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ انْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَيْبِي فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ
مُسْتَعِينٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جُورَ فِي قَضِيَّتِهِ وَلَا مَبِيلَ فِي مَشِيَّتِهِ
وَلَا ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَأَ مِنْ سَطْوَاتِهِ
وَلَا مَنْجَأَ مِنْ تَقْمَاتِهِ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا
طَلَبَهُ أَنْزَلَ الْعِلْدَانَ فِي التَّكْلِيفِ وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ
مَنْ آدَاءَ الْمَأْمُورِ وَسَهَّلَ سَبِيلَ الْإِحْتِيَابِ الْمَحْظُورِ لَمْ يَكِلْهُمِ الطَّاعَةَ
إِلَّا دُونَ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةَ سُبْحَانَهُ مَا أَبَيْنَ كَرَمَهُ وَأَعْلَى شَانَهُ
سُبْحَانَهُ مَا أَجَلَ نَيْلَهُ وَأَعْظَمَ إِحْسَانَهُ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِيَبَيِّنَ عَدْلَهُ
وَنَصَبَ الْأَوْصِيَاءَ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلْنَا مِنْ أُمَّةٍ سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ
وَخَيْرَ الْأَوْلِيَاءِ وَأَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَرْكَيَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ امْتَابِهِ وَمَادَعَانَا إِلَيْهِ وَبِالْقُرْآنِ الَّذِي
أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَبِوَصِيئِهِ الَّتِي نَصَبَهُ يَوْمَ الْغَدِيرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ
هَذَا عَلَيَّ إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَيْمَةَ الْأَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْأَخْيَارَ
بَعْدَ الرَّسُولِ الْمَخْتَارِ عَلَيُّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ سَيِّدُ أَوْلَادِهِ
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السَّبِيطُ الشَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ
الْعَابِدُ عَلِيُّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاطِمُ
مُوسَى ثُمَّ الرَّضَا عَلِيُّ ثُمَّ الشَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيُّ ثُمَّ الزُّكِّيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ
ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلْفُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجِيُّ الَّذِي
بِقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَيَمْنُهُ رِزْقُ الْعَوْرَى وَبِوُجُودِهِ تَبَتَّتِ
الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ يَمْلَأُ اللَّهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مَلَأَتْ
ظُلْمًا وَجُورًا وَأَشْهَدُ أَنَّ أَقْوَالَ هَذِهِ حُجَّةٌ وَأَمْتِنَالَهُمْ فَرِيضَةٌ

لَا تَكُنْ فِي عَزْمِكَ خَائِفًا فَخَيْرُ الشَّيْءِ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ بَعَادٍ

وَطَاعَتُهُمْ مَفْرُوضَةٌ وَمَوَدَّتُهُمْ لَا زِمَةَ مَقْضِيَّةً وَالْإِقْتِدَاءُ بِهِمْ
مُنْجِيَةٌ وَمُخَالَفَتُهُمْ مُرَدِيَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ وَ
سُفْعَاءُ يَوْمِ الدِّينِ وَإِنَّهُ أَهْلُ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِينِ وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ
الْمُرْصِيَّينَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْأَلَةَ مَنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ
حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ
حَقٌّ وَالْكِتَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اللَّهُمَّ فَضْلِكَ دَجَائِي وَكَرَمِكَ وَ
رَحْمَتِكَ أَمَلِي لَا عَمَلٍ لِي أَسْتَجِيبُ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِي أَسْتَوْجِبُ
بِهَا الرِّضْوَانَ إِلَّا إِلَيَّ إِعْتَقَدْتُ بِتَوْجِيدِكَ وَعَدْلِكَ وَارْتَجَيْتُ إِحْسَانَكَ
وَفَضْلَكَ وَتَشَفَعْتُ إِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَالِإِلَهِ مِنْ أَحِبَّتِكَ وَأَنْتَ أَكْرَمُ
الْأَكْرَمِينَ وَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وَإِلَيْهِ أَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَالْأَحْوَالَ وَالْقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ إِنِّي
أُذْغَبُكَ يَقِينِي هَذَا وَثَبَاتِ دِينِي وَأَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْجِبٍ وَقَدْ أَمَرْتَنَا
بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهُ عَلَيَّ وَقْتِ حَضُورِي مَوْتِي دَعِنْدَ مَسْئَلَةِ مَنْكَرٍ
وَيَكْبِيرِ مُحَمَّدٍ وَإِلَيْهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۴۱۔ درود طوسی علیہ الرحمۃ

اسناد درود طوسی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہر چند کہ درود طوسی بعض کتب میں مذکور ہے لیکن اصل اس درود کی دعائے

توسل ہے۔ اور بروایت ابن ابی عمیر یہ دعاء آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین سے

اپنے ارادہ میں خائف نہ ہو انشاء اللہ اس میں بہتری ہے کیونکہ خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے

منسوب اور منقول ہے۔ اسی باعث سے اس درود کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور فائدہ اور طریقہ اس درود کا یہ لکھا ہے کہ جب کوئی حصولِ مطالب کے واسطے اس دعا کو شروع کرے تو ایک دو شنبہ سے شروع کرے، اور دوسرے دو شنبہ کو تمام کرے۔ مگر شروع کرنے سے قبل غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور عطر لگائے اور پڑھنے کے وقت خوشبو اپنے پاس رکھے کہ خدائے تعالیٰ ان کی برکت سے دعا جلد مقبول کرتا ہے اور ہر روز گیارہ بار پڑھے اور سب بار شروع کرتے وقت اور سب بار تمام کرتے وقت یہ درود مختصر پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَوْ دُرُودًا سِوَا طَرِيقَةِ اس کا یہ ہے کہ شب جمعہ اول ماہ ماہینِ مغرب و عشاء غسل کرے۔ دو رکعت نماز پر نیت حاجت ادا کرے اور توجہ قلب رُوقبلہ بیٹھ کر آیت کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ موافق اپنے نام کے اعداد کے پڑھے اور چالیس مرتبہ درود پڑھ کر سجدہ میں جائے اور سب بار سَمِعْنَا بِفَضْلِكَ يَا عَزِيزُ پڑھے۔ پھر درست بیٹھ کر توجہ تمام اس درود معظم کی تلاوت کرے اس کے بعد ہر روز بعد نماز صبح ایک مرتبہ پڑھا کرے۔ خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعا اس کی قبول فرمائے اور مقام گناہ اُس کے معاف کرے اور ترقی رزق و نعمت و فراوانی مال و دولت عطا کرے۔ اور دشمن اُس کے مقہور اور جملہ آفات سے امان الہی میں رہے اور روشنی دل حاصل ہو۔ اور بروری قیامت بشفاعتِ حضراتِ چہار درہ معصومین بہشتِ بریں میں مکانِ بلند میں جاگزیں ہو۔ اور عذابِ قبر اور ہولِ قیامت سے امن میں رہے۔ اور آتشِ روزخ اُس پر حرام ہو۔ اور جملہ بیماریوں اور تکالیف و نیرس سے

حفظِ حافظِ حقیقی میں رہے۔

دُعَاءِ اعْتِمَادِ دُرُودِ طُوسِيٍّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ

اعلم ان الحصن والشرا لا يزيد في رزقك والسكون في هذا امر خير

شئ وانت العزيز الحكيم يا كائنا قبل كل شئ ويا باقيا
بعد فتاء كل شئ ويا من هو اقرب الى من حبل الوريد يا من هو
فعال لما يريد يا من يحول بين المرء وقلبه يا من هو بالمنظر
الاعلى ويا لائق المبين يا من ليس كمثل شئ و هو السميع العليم
يا من هو على كل شئ وقد ير اقص حاجاتي بحق محمد وآله
الطيبين الطاهرين

درد طوسي عليه الرحمة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ
الْمَسْكِيِّ الْمَدَنِيِّ الْأَبْطَحِيِّ التَّمَاهِي السَّيِّدِ الْبَهِيِّ السَّرَاحِ الْمُضِيِّ
الْكُوكَبِ الدُّرِيِّ صَاحِبِ الْوَتَارِ وَالسَّيْكِنَةِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ
الْمَدِينَةِ الْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ وَالرُّسُولِ الْمُسَدَّدِ الْمُصْطَفَى الرَّجْدِ الْمَحْمُودِ
الرَّحْمَدِ حَبِيبِ إِلَهِ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَشَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ وَرَحْمَةِ الْعَالَمِينَ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْإِيكِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ يَا إِمَامَ الرَّحْمَةِ يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ
يَا مُحَمَّدَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ وَالْإِمَامِ الْمُظَفَّرِ وَالشُّجَاعِ الْغَضَنَفَرِ
أَبِي شَيْبَةَ وَشَيْبَةَ قَاسِمِ طُوسِي وَسَقَرِ الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ الْأَشْرَفِ الْمَكِينِ
الْأَشْجَعِ الْمَتِينِ الْعَارِفِ الْمُبِينِ النَّاصِرِ الْمُعِينِ وَلِيِّ الدِّينِ الْوَالِيِّ

خوب جان لے کر عرض اور مرثی تیرے رزق کو بڑھانہیں سکتی اس کام میں خاموشی بہتر ہے

الْوَلِيِّ السَّيِّدِ الرَّضِيِّ الْإِمَامِ الْوَصِيِّ الْحَاكِمِ بِالنَّصِّ الْحَقِّيِّ الْمُخْلِصِ
الصَّفِيِّ الْمَدْفُونِ بِالْغُرِّيِّ لَيْثِ بْنِ غَالِبٍ مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَمُظْهَرِ
الْغَرَائِبِ وَمُفَرِّقِ الْكَتَائِبِ وَالشَّهَابِ الثَّاقِبِ وَالْمَرْزُبِ السَّالِبِ
وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمَطَالِبِ أَسَدِ اللَّهِ الْعَالِبِ غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ وَمَطْلُوبِ
كُلِّ طَالِبٍ صَاحِبِ الْمَفَاخِيرِ وَالْمُنَاقِبِ إِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَعَارِبِ
الَّذِي حُبُّهُ فَرَضٌ عَلَى الْحَاضِرِ وَالْعَائِبِ مَوْلِينَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ
الْإِمَامِ بِالْحَقِّ وَالْأَمِيرِ الْمُطَّلَقِ أَبِي الْحَسَنِ إِمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِكَ يَا
أَبَا الْحَسَنِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَا أَخَ الرَّسُولِ يَا
رُوحَ الْبَتُولِ يَا أبا السَّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ
يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيلَةِ الْجَبِيلَةِ الْمُعْصُومَةِ
الْمُظْلُومَةِ الْكَرِيمَةِ الْبَيْلَةِ الْمَكْرُوبَةِ الْعَيْلَةِ ذَاتِ الْأَحْزَانِ
الطَّوِيلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيلَةِ الرَّضِيَّةِ الْحَلِيمَةِ الْعَفِيفَةِ السَّليمةِ الْمَجْمُولَةِ
قَدَمًا وَالْحَفِيفَةِ قَبْرًا الْمَدْفُونَةِ سِرًّا وَالْمُعْصُوبَةِ جَهْرًا سَيِّدَةِ
نِسَاءِ الْإِنْسِيَّةِ الْحَوْرَاءِ أُمِّ الْأَيْمَةِ النَّقْبَاءِ النَّجْبَاءِ بِنْتِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ
الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ الْعَذْرَاءِ فَاطِمَةَ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّهْرَاءِ
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِكَ
يَا فَاطِمَةَ الرَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ أَيُّهَا الْبَتُولُ يَا قَرَّةَ
عَيْنِ الرَّسُولِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ يَا أُمَّ السَّبْطَيْنِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ
يَا سَيِّدَتَنَا وَمَوْلَاتِنَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ
وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهَةَ

إِسْرَعْ يَا تَوْيْتُ نَحْمَدُ الْخَيْرَانَ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعِي لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ بَعْلِكَ وَبِحَقِّ ذُرِّيَّتِكَ
الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبَى وَالْإِمَامِ
الْمُرْتَجَى سَيِّدِ الْمُصْطَفَى وَابْنِ الْمُرْتَضَى عَلَيْهِ الْهُدَى الْعَالِمِ الرَّفِيعِ
ذِي الْحَسَبِ الْمُنِيعِ وَالْفَضْلِ الْجَمِيعِ الشَّفِيعِ ابْنِ الشَّفِيعِ الْمُقْتُولِ بِالسَّوْمِ
النَّقِيعِ الْمَذْمُونِ بِأَرْضِ الْبَقِيعِ الْعَالِمِ بِالْمَعْرَاضِ وَالسُّنَنِ صَاحِبِ
الْجُودِ وَالْمِنَنِ كَاشِفِ الضَّرِّ وَالْبَلْوَى وَالْمُحِنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ الَّذِي عَجَزَ عَنْ عَدَمِ مَدِّ أَلْيِهِ لِسَانُ اللُّسَنِ الْإِمَامِ الْمُؤْتَمَنِ وَ
الْمَسْمُومِ الْمُتَّحِنِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ
وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
يَا أَيُّهَا الْمُجْتَبَى يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
يَا سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدَّمَ نَاكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزَّاهِدِ وَالْإِمَامِ الْعَابِدِ
الرَّكَعِ السَّاجِدِ وَلِيِّ الْمَلِكِ الْمُسَاجِدِ وَقَتِيلِ الْكَافِرِ الْجَاهِدِ تَمْرِينِ
الْمُنَابِرِ وَالْمُسَاجِدِ صَاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ الْمَذْمُونِ
بِأَرْضِ كَرْبَلَاءِ سَيِّدِ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ وَنُورِ الْعَيْنَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى
الْكُونِينَ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ
يَا أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْمَظْلُومُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا بْنَ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى
خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
إِلَى اللَّهِ وَقَدَّمَ نَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا

حسن لام کاراوه کیا ہے جلدی کر انشاء اللہ بہتری ہی بہتری ہے

عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى أَبِي
الْأَيْمَةِ وَسِرَاجِ الْأُمَّةِ وَكَاشِفِ الْعَمَةِ وَوَحْيِي السُّنَّةِ وَسَنِيِّ
الْهِمَّةِ وَرَفِيعِ الرُّتَبَةِ وَأَنْبِيِ الْكُرْبَةِ وَصَاحِبِ الشُّدْبَةِ الْمُدْفُونِ
بِأَرْضِ طَيْبَةِ الْمُبَرَّرِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَشَيْنٍ وَأَفْضَلِ الْمَجَاهِدِينَ
وَأَكْمَلِ الشَّاكِرِينَ وَالْحَامِدِينَ شَمْسِ نَهَارِ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَقَمَرِ
لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِينَ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعَابِدِينَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ
الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا
مُحَمَّدٍ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ أَيُّهَا السَّجَّادُ يَا بْنَ رَسُولِ
اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ
حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
وَبَارِكْ عَلَى قَمَرِ الْقَمَارِ وَثَوْرِ الْأَنْوَارِ وَقَائِدِ الْأَخْيَارِ وَسَيِّدِ الْبُرَادِ
الطَّاهِرِ الطَّاهِرِ وَالتَّجَمِّ الرَّاهِرِ وَالْبَدْرِ الْبَاهِرِ وَالْبَحْرِ الذَّاخِرِ
وَالدَّرِّ الْفَاحِرِ الْمَلْقَبِ بِالْبَاقِرِ السَّيِّدِ الْوَجِيهِ الْإِمَامِ التَّيْبِيِّ الْمَدْفُونِ
عِنْدَ جَدِّهِ وَأَبِيهِ الْحَبْرِ الْمَلِيِّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ
الذَّرِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدِ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الْبَاقِرُ يَا بْنَ
رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصَّادِقِ الصِّدِّيقِ الْعَالِمِ

وَتَغَيَّرَ حَالَكَ مِنْ مَكَانِكَ تَحِدُ الْحَيْرَانَ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

الْوَيْقِي الْحَلِيمِ الشَّفِيعِ الْهَادِي إِلَى الطَّرِيقِ السَّائِقِ شَيْعَتَهُ مِنَ الرَّحِيقِ
وَمُبْلَغِ أَعْدَائِهِ إِلَى الْحَرِيقِ صَاحِبِ الشَّرَفِ الرَّبِيعِ ذِي الْحَسَبِ الْمُنِيعِ
وَالْفَضْلِ الْجَمِيعِ الشَّفِيعِ ابْنِ الشَّفِيعِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ الْبَيْعِ الْمَهْدِ بِ
الْمُسَوِّدِ الْمَسْجِدِ الْأَمَّامِ بِالْحَقِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَيُّهَا الصَّادِقُ يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ
وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ
الْكَرِيمِ وَالْإِمَامِ الْحَلِيمِ وَسَمِيِّ الْكَلِيمِ الصَّابِرِ الْكَطِيمِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ
وَالْجَيْشِ الْمَدْفُونِ بِمَقَابِرِ قُرَيْشٍ صَاحِبِ الشَّرِيفِ الْأَنْوَارِ وَالْمَجْدِ
الْأَضْهِرِ وَالْحَبِيبِ الْأَزْهَرِ وَالنُّورِ الْأَبْيَضِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ
مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ يَا مُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ أَيُّهَا الْكَاطِمُ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّامِحُ
يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا
سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَ
قَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمَعْصُومِ وَالْإِمَامِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ
الْمَسْهُومِ وَالْغَرِيبِ الْمَغْمُومِ وَالْقَتِيلِ الْمَحْرُومِ الْعَالِمِ بِالْجِلْمِ
الْمَكْتُومِ الْبَدْرِي النُّجُومِ الشَّمْسِ الشُّمُوسِ وَآيِسِ التَّفُوسِ
الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ طُوسِ الرَّضِيِّ الْمُرْتَضَى الْمَجْتَبَى الْمُقْتَدَى الرَّاضِي

جس حال میں ہے اس میں تضرع اور تضرع نہ کر۔ انشاء اللہ ستر ہوگا۔

بِالْقَدْرِ وَالْقَضَاءِ الْإِمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّضَا
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ
يَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى أَيُّهَا الرَّضَا يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا
وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ
الطَّاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْعَادِلِ الْعَالِمِ
الْعَابِدِ الْفَاضِلِ الْكَامِلِ الْبَازِلِ الْأَجْوَدِ الْجَوَادِ الْعَارِفِ بِأَسْرَارِ
السُّبُورِ وَالْمَعَادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادِمًا مِنْ الْمَجِيئِينَ يَوْمَ تَنَادَى الْمُنَادِ
الْمَدْكُورِ فِي الْهَدَايَةِ وَالرِّشَادِ الْمَدْفُونِ بِأَرْضِ بَغْدَادِ السَّيِّدِ
الْعَرَبِيِّ وَالْإِمَامِ الرَّحْمَدِيِّ وَالنُّورِ الْمُحَمَّدِيِّ الْمَلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ الْإِمَامِ
بِالْحَقِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ
يَا بْنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ يَا
سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا إِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَ
قَدْ مَنَّاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ
اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الْإِمَامِينَ الْأَسَامِينِ الْأَسَامِينِ الثَّمَامِينَ
السَّيِّدِينَ السَّنَدِينَ الْفَاضِلِينَ الْكَامِلِينَ الْبَازِلِينَ الْعَادِلِينَ الْعَالِمِينَ
الْعَامِلِينَ الْأَوْرَعِينَ الْأَظْهَرِينَ الْأَظْهَرِينَ الشَّمْسِينَ الْقَمَرِينَ الْكُوكِبِينَ
السُّورِينَ السَّيْرِينَ الْأَسْعَدِينَ وَارثِي الْمَشْعَرِينَ وَأَهْلِي الْحَرَمِينَ
كَهْفِي التَّقِيِّ عَوْنِي الْوَرَى بَدْرِي الدُّجَى طُودِي النَّهْيِ عَلَيَّ الْهُدَى
الْمَدْفُونِينَ لِسْرَمَنْ رَأَى كَاشِفِي الْبَلْوَى وَالْوَاحِنِ صَاحِبِي الْجُودِ

لَا تَطْلُعُ عَمَّا نَوَيْتَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ -

وَالْمَنِ الْأَمَامِينَ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ
وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا أَبَا الْحَسَنِ وَيَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَيَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ
يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَيُّهَا الثَّقِيُّ الْهَادِيُّ وَأَيُّهَا الزُّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بَنِي
رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا حُجَّتِي اللَّهُ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ
يَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا يَا تَوْجِهَنَا وَاسْتَشْفَعَنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ
وَقَدْ مُتْنَا كَمَا بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهِينَ
عِنْدَ اللَّهِ اشْفَعْنَا عِنْدَ اللَّهِ بِحَقِّكُمَا وَبِحَقِّ جَدِّ كَمَا وَبِحَقِّ آبَائِكُمَا
الظَاهِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى صَاحِبِ الدَّعْوَةِ
السُّبُوْتِيَّةِ وَالصَّلَاةِ الْجِدْرِيَّةِ وَالْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ وَالْحِلْمِ الْحَسِنِيَّةِ
وَالشُّجَاعَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ السَّجَّادِيَّةِ وَالْمَآثِرِ الْبَاقِرِيَّةِ وَ
الْوَسَائِلِ الْجَعْفَرِيَّةِ وَالْعُلُومِ الْكَاطِبِيَّةِ وَالْحُجُجِ الرِّضْوِيَّةِ وَالْجُودِ
الْقَوِيَّةِ وَالثَّقَاوَةِ الْقَوِيَّةِ وَالْهَيْبَةِ الْعَسْكَرِيَّةِ وَالْغَيْبَةِ الْإِلَهِيَّةِ
الْقَائِمِ بِالْحَقِّ وَالذَّاعِي إِلَى الصِّدْقِ الْمُطْلَقِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَآمَانَ اللَّهِ
وَحُجَّةِ اللَّهِ الْقَائِمِ بِأَمْرِ اللَّهِ الْمُقْسِطِ لِدِينِ اللَّهِ الْعَالِمِ بِأَمْرِ اللَّهِ
وَالذَّابِّ عَنِ حَرَمِ اللَّهِ إِمَامِ السِّرِّ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْكُرْبِ وَالْمِحَنِ
صَاحِبِ الْجُودِ وَالْمَنِ الْأَمَامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ
صَاحِبِ الْعِضْرِ وَالرَّمَانِ وَخَلِيفَةِ الرَّحْمَنِ وَمُظْهِرِ الْإِيمَانِ وَقَاطِعِ
الْبُرْهَانِ وَشَرِيكِ الْقُرْآنِ وَسَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْحَيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ
الْخَلْفِ الصَّالِحِ يَا إِمَامَ بَرَمَانِنَا أَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ
يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ يَا حُجَّةَ
اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْبَعِينَ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا يَا تَوْجِهَنَا وَاسْتَشْفَعَنَا

بیت ڈالوں ڈول نہ کر کیونکہ اللہ اس بندہ کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَدْ مَنَّكَ بَيْنَ يَدَي حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ أَشْفَعُ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ - پس اپنی حاجت بیان کرے اور ہاتھوں کو اٹھا کر کہے۔ يَا سَادَاتِي وَيَا مَوَالِيَّ إِلَيَّ تَوَجَّهْتُ بِكُمْ أَنْتُمْ أَيْمَتِي وَعَدَّتِي لِيَوْمِ فِقْرِي وَفَاقَتِي وَحَاجَتِي إِلَى اللَّهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللَّهِ وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللَّهِ وَبِحَقِّكُمْ وَبِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجْوَةَ مِنَ اللَّهِ فَكُونُوا عِنْدَ اللَّهِ رَجَائِي يَا سَادَاتِي يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَؤُلَاءِ الْأَيْمَةِ الْمُعْصُومِينَ الْمَظْلُومِينَ الْهَادِينَ الْمُهْدِيِّينَ الْمُطَهَّرِينَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَتُوَصِّلَنِي إِلَى مُرَادِي وَمَطْلُوبِي وَادْفَعْ عَنِّي شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ وَعَفْوِكَ وَإِحْسَانِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَيْمَتَنَا وَسَادَتَنَا وَقَادَتَنَا وَكِبْرَاءُونا وَشَفَعَاءَنَا بِهِمْ أَتَوَلَّى دَمِنَ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّؤُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالَاهُمْ وَعَادٍ مِنْ عَادَاهُمْ وَالنَّصْرُ مِنْ نَصْرِهِمْ وَأَخْذُ لِي مَنْ خَدَّ لَهُمْ وَالنَّصْرُ شَيْعَتَهُمْ وَالْعَنْ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُمْ وَأَغْضَبَ عَلَى مَنْ جَدَّهُمْ وَعَجَّلَ فَرْجَهُمْ وَأَهْلِكَ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْحَبْنِ وَالرِّسِّ مِنَ الْأَدْلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فِي الدُّنْيَا زِيَارَتَهُمْ وَفِي الْآخِرَةِ شَفَاعَتَهُمْ وَزِدْنَا مَحَبَّتَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَفِي زَمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ كَوَافِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاعْفِرْ وَأَرْحَمْ بِمَتِّكَ وَكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفَرِّجْ عَنَّا هِمَّ كُلِّ غَمٍّ وَكَثِّفْ عَنَّا هِمَّ كُلِّ هَمٍّ وَاقْضِ لَنَا هِمَّ كُلِّ حَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ

الْمَوْضِعُ فِي هَذَا الدَّمْرِ خَيْرٌ وَسُرُورٌ الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعَدْنَا لَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْ لَهُمْ عِرَّتَنَا وَاسْتَرْهِمِمْ
 عَوْرَتَنَا وَاكْفِنَا بِهِمْ بَعْغِي مَنْ بَغَى عَلَيْنَا وَانصُرْنَا بِهِمْ عَلَى مَنْ
 عَادَانَا وَأَعَدْنَا لَهُمْ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ جُورِ السُّلْطَانِ
 الْعَيْنِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا بِهِمْ فِي
 سِتْرِكَ وَفِي حِفْظِكَ وَفِي كَنَفِكَ وَفِي جِزْنِكَ وَفِي أَمَانِكَ عَزْرٌ
 جَارِكَ وَجَلَّةً تَتَأَوُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا
 يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ
 فِي الْمَلِكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبْرَهُ كَبِيرًا وَحَسْبُنَا
 اللَّهُ وَحَدَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعِزَّتِهِمْ
 أَجْمَعِينَ وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

۱۵۔ دُعائے سباسب

یہ جلیل القدر دُعا جناب حجۃ اللہ الرحمن صاحب العصر والامان عجل اللہ فرجہ سے
 منسوب ہے۔ یہ دُعا دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے سحر کو باطل کرنے اور دینی و
 دنیوی مقاصد کے پورا ہونے کے لئے مجرب اور بار بار دُعا کی آزمودہ ہے۔ اس
 دُعاے مبارکہ کو نصف شب گزرنے کے بعد پڑھنا مناسب ہے اور یہی وقت
 قبولیت دُعا کے لئے مخصوص ہے۔ اگرچہ بوقت ضرورت ہر وقت پڑھ سکتے ہیں مگر
 بار بار پڑھیں۔ تعدد معین نہیں ہے۔ چونکہ یہ دُعا ایسے امام سے تعلیم کی ہوئی ہے
 جو اب تک حکم خداوند عالم زندہ و حیات ہیں۔ اگرچہ نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ لہذا
 اس دُعا کے سترج الاثر ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ اور وہ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى قُلْنَا لَا تَخَفُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى

اس کام کے لئے سفر کرنے میں مصلحتی اور خوشی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَأَنْ مَآ فِي يَمِينِكَ تَلَقَفْتُ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ سِحْرٌ وَلَا
يُفَاحِ السَّحَرِ حَيْثُ آتَى هَ فَالْتَقَى السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا لِمَ تَسْبُرُ
هُرُونَ وَمُوسَى هَ فَعَلِبُوا هُنَالِكَ وَالْقَلْبُوا صَغِيرِينَ هَ فَوَقَعَ الْحَقُّ
رَبَطًا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَ فَأَوْحَيْتَ إِلَى مُوسَى أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ
الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطُّورِ الْعَظِيمِ هَ عُدْتُ بِاللَّهِ رَبِّي وَ
رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ سِحْرِكُمْ سَاحِرٍ وَعَدْرِكُمْ عَادِرٍ وَمَكْرِكُمْ مَآكِرٍ
مِنْ شَرِّكُمْ سَامَةٌ وَهَامَةٌ وَلَا مَتَّهَ وَمِنْ شَرِّكُمْ ذِي شَرٍّ وَاسْتَلَابَ
كُلُّ ذِي صَوْلَةٍ وَعَلْبَةٍ كُلٌّ عُدُوٌّ وَشَمَاتَةٌ كُلٌّ كَارِهٌُّ أَوْ مَرِعٌ بِاللَّهِ
فِي نُحُورِهِمْ وَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِهِمْ وَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ
تَدَرَّعْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ مِنْ ثَقَلِهِمْ وَتَخَصَّصْتُ بِقُوَّةِ اللَّهِ مِنْ جُنُودِهِمْ
وَدَفَعْتُهُمْ عَنِّي بِدِفَاعِ اللَّهِ الْقَاهِرِ وَسُلْطَانِهِ الْبَاهِرِ وَمَمِيتَهُمْ
بِسَهْمِ اللَّهِ الْعَاتِلِ وَسَيْفِهِ الْفَاطِحِ أَخَذْتُهُمْ بِبَطْشِ اللَّهِ وَطَرَدْتُهُمْ
بِأُذُنِ اللَّهِ وَفَرَقْتُهُمْ تَفْرِيقًا بِحَوْلِ اللَّهِ مَرَقْتُهُمْ تَمْرِيقًا بِقُوَّةِ
اللَّهِ شَتَّتُهُمْ تَشْتِيتًا بِمَنْعَةِ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ
عَلَبْتُ مَنْ نَأَوَانِي بِجُنْدِ اللَّهِ الْأَغْلَبِ وَفَهَّمْتُ مَنْ عَادَانِي بِسُلْطَانِ
اللَّهِ الْأَكْبَرِ وَدَمَّرْتُ مَنْ قَصَدَنِي بِحَوْلِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ وَتَبَرَّأْتُ
مَنْ آذَانِي بِأَخْذِ اللَّهِ الْأَسْرَعِ وَدَفَعْتُ مَنْ اعْتَدَى عَلَيَّ بِجَلَالِ اللَّهِ
الْأَمْنِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ وَلَا مَنَعَةَ وَلَا عَوْنَ وَلَا نَصَرَ وَلَا
أَيْدٍ وَلَا عِزَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ هَ هَزَمْتُ الْأَحْزَابَ بِسَطْوَةِ
اللَّهِ قَدَفْتُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ بِأُذُنِ اللَّهِ سَلَطْتُ عَلَى أَفئِدَتِهِمْ
الرَّوْعَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَفَرَقْتُهُمْ تَفْرِيقًا بِسُلْطَانِ اللَّهِ مَرَقْتُهُمْ
تَمْرِيقًا بِقُوَّةِ اللَّهِ دَمَّرْتُهُمْ تَدْمِيرًا بِقُدْرَةِ اللَّهِ أَخَذْتُ

لَا تَجْعَلْ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَاتِلًا أَمْوَرًا مَرْمُوتَةً يَا وَقَاتَهَا وَاللَّهُ سَرِيعٌ بِالْعِبَادِ
 أَسْمَاءَهُمْ وَالنَّصَارَهُمْ وَجَوَارِحَهُمْ وَأَرْكَانَهُمْ يَبْطِشُ اللَّهُ الْقَوِي
 الشَّدِيدُ وَشِدَّتِهِ وَدَفَعْتَهُمْ عَنَّا بِحَوْلِ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقُوَّتِهِ
 وَهَزَمْتَهُمْ وَجَنَدَهُمْ وَأَبْطَأَهُمْ وَشَجَعَانَهُمْ وَالنَّصَارَهُمْ وَ
 أَعْوَاهَهُمْ يَا أَيُّدِ اللَّهِ الْمُتِينَ وَنَصْرِ اللَّهِ الْمُبِينِ مَهْزُومِينَ مَرْمُوتِينَ
 خَائِفِينَ خَائِبِينَ مَحْسُورِينَ مَغْلُوبِينَ مَكْسُورِينَ مَا سُورِينَ
 مَبْهُورِينَ مَكْهُورِينَ مَقْهُورِينَ اللَّهُمَّ ادْفَعْهُمْ عَنَّا لِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَبَطْنِكَ
 وَسَطْوَتِكَ مَفْرَقِينَ مُفْرَقِينَ مَبْهُورِينَ مَكْهُورِينَ مَقْهُورِينَ
 مَذْهُورِينَ مَذْهُورِينَ صَاغِرِينَ خَاسِرِينَ مَخْذُولِينَ مَغْلُوبِينَ
 مَبْهُوتِينَ مَشْمُوتِينَ مُتَبَدِّلِينَ تَائِبِينَ فِي ذَهَابِهِمْ عَا مِهِينَ
 فِي آيَاتِهِمْ حَائِرِينَ فِي مَا هُمْ صَائِرِينَ فِي تَبَاهِهِمْ مَشْغُولِينَ
 بِأَجْسَادِهِمْ مَكْلُومِينَ فِي أَبْدَانِهِمْ مَجْرُوحِينَ فِي آرَائِهِمْ مَضْرُوبِينَ
 بِرِقَابِهِمْ مَشْوَعِينَ عَن سَهَامِهِمْ مَرْدُوعِينَ عَن مَرَامِهِمْ
 مَجْذُوبِينَ فِي كَرْتِهِمْ مَضْرُوعِينَ عَن وَجْهِهِمْ شَمَاتًا مِّنْ
 مُتَوَجِّهِهِمْ شَمَاتًا عَن مُجْمَعِهِمْ مَطْبُوعًا عَلَى قُلُوبِهِمْ مَخْتُومًا
 عَلَى أَنْفِهِمْ مَغْشِيًّا عَلَى الْبَصَارِهِمْ مَعْقُودًا عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ مَرْبُوطًا
 عَلَى أَحْلَامِهِمْ وَأَفْهَامِهِمْ مَشْدُودًا عَلَى أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ
 مَذْرُوعًا بِكَ اللَّهُمَّ فِي حُوزِهِمْ مُسْتَعَاذُكَ مِنْ شُرُورِهِمْ
 مُسْتَنْغَاثُكَ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ فَخَذْهُمْ أَخْذَكَ السَّرِيعِ وَسَلِّطْ
 عَلَيْهِمْ بِأَسْكَ الْفَجِيعِ مَذْذُوعِينَ مَضْرُوعِينَ مَذْذُوعِينَ
 فِي أَنْفُسِهِمْ مَسْحُورِينَ فِي أَسْثَارِهِمْ مَكْبُوبِينَ عَلَى وُجُوهِهِمْ
 وَمُنَاخِرِهِمْ مَخْتُومِينَ بِحَبَائِلِهِمْ وَأَوْتَارِهِمْ مُقَيَّدِينَ بِالسَّلَاسِلِ
 مَكْبَلِينَ بِالْأَغْلَالِ مَقْرَنِينَ فِي الْأَصْفَادِ مَطْرُوقِينَ بِمَطَارِقِ
 الْبَلَايَا مَضْعُوقِينَ بِصَوَاعِقِ الْمَنَابِتِ مَقْطُوعًا دَائِرُهُمْ مَفْجُوعًا

۴۰ میں جلدی نہ کر کیونکہ ہر ایک کام کے لئے وقت معین ہے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

غَايِرَهُمْ مَسْئُورًا سَالِبَهُمْ مَعْلُومًا غَالِبَهُمْ يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ
أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَّرَّ إِذَا دَعَاهُ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرِيسَلِي
إِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلِي عَزِيزٌ إِلَّا إِنْ حِزِبَ اللَّهُ هُمُ الْغَالِبُونَ إِنَّ وَلِيَّيَ اللَّهُ
الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ إِنَّ كَفَيْنَاكَ الْمُشْتَهَرِينَ
فَاتَّبَعْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَّ عَدُوَّهُمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ أَصْبَحْتُ فِي حِسِّي اللَّهُ الَّذِي لَا يَسْتَبَاحُ وَفِي ذِمَّتِهِ الَّتِي
لَا تُخْفَرُ وَفِي جِوَارِ اللَّهِ الَّذِي لَا يُمْنَعُ وَفِي عِزَّةِ اللَّهِ الَّتِي لَا تُسْتَدَلُّ
وَلَا تُفْهَرُ وَفِي حِزْبِهِ الَّذِي لَا يَهْزَمُ وَفِي جُنْدِهِ الَّذِي لَا
يُغْلَبُ وَفِي حَرِيْبِيهِ الَّذِي لَا يَسْتَبَاحُ بِاللَّهِ انْتَحَيْتُ وَبِاللَّهِ اسْتَجَيْتُ
وَلَعَزَمْتُ وَتَعَوَّيْتُ وَانْتَصَرْتُ وَبِعِزَّةِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى أَعْدَائِي بِجَلَدِ
اللَّهِ وَكِبْرِيَايَةِ ظَهَرْتُ عَلَيْهِمْ وَقَهَرْتُهُمْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ وَ
تَقْوَيْتُ وَاحْتَرَسْتُ وَاسْتَعَنْتُ عَلَيْهِمْ بِاللَّهِ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ
حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَتَرَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
وَصَمُّكُمْ عَمِّي فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ عَلَتْ كَلِمَةُ اللَّهِ
وَلَا حَتَّ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ الْفَاسِقِينَ وَجُنُودِ إِبْلِيسَ أَجْمَعِينَ
لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُؤَلُّوكُمْ الْأَذْيَارُ ثُمَّ
لَا يُضُرُّونَ هَ صَرِيْبَتٌ عَلَيْهِمُ الدِّلَّةُ وَالْمُسْكَنَةُ ط أَيَّمَا تَقِفُوا
أَخِذُوا وَاقْتُلُوا تَقْتِيلًا هَ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قَرَى مُخَصَّصَةٍ
أَوْ مِنْ قَرَى جَدِيدٍ ط بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تُحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ
شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ تَخَصَّصْتُ مِنْهُمْ بِأَحْصَنِ الْحَصُونِ
فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا وَأَوْتَيْتُ إِلَى رُكْنِ

تَعُوذُكَ عَمَّا نَوَيْتُ خَيْرًا لَكَ إِضْرَافًا نَظْفَرُ بِالشَّعَادَةِ الشَّاءَ اللَّهُ تَعَالَى

شَدِيدٍ وَالتَّجَاتُ إِلَى كَهْفٍ مَنِيْعٍ وَتَمَسَّكْتُ بِالْحَبْلِ الْمَلْتِيْنِ هِ وَتَرَ
رَعْتُ بِدِرْعِ اللَّهِ الْحَصِيْنَةِ وَتَدَرَّقْتُ بِدُرْقَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَعَوَّذْتُ بِعَوْدَتِهِ وَتَحَمَّمتُ بِخَاتَمِ سَلِيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ هِ فَاَنَا حَيْثُمَا سَلَكْتُ مِنْ مُطْمَئِنٍّ وَعَدُوِّي فِي الْاَهْوَالِ
حَيْرَانٌ قَدْ حَفَّتْ بِالْمَهَانَةِ وَالْبَسَ بِالذُّلِّ وَالصِّغَارِ وَفِيْعَ بِالصِّفَا
وَضَرَبْتُ عَلَى نَفْسِي سُرَادِقَ الْحَيَاطَةِ وَادْخَلْتُ عَلَى هِيََاكِلِ الْمَهِيْبَةِ
وَتَتَوَجَّهْتُ بِتَاجِ الْكِرَامَةِ وَتَقَلَّدْتُ بِسَيْفِ الْعَدِيِّ لَا يُفْلُ وَ
حَفِيْتُ عَنِ الْعِيُوْنِ وَتَوَارَيْتُ عَنِ الطُّنُوْنِ وَآمَنْتُ عَلَى رُوْحِي وَسَلَّمْتُ
عَنْ أَعْدَائِي فَهُمْ لِي خَاضِعُوْنَ وَعَبِيٌّ خَائِفُوْنَ مِنِّي نَافِرُوْنَ
كَأَمْ حُمُرٌ مُسْتَنْصِرَةٌ فَتَرْتُ مِنْ قَسْوَرَةٍ قَصُرَتْ أَيْدِيْهِمْ
عَنْ بُلُوْعِ مَا يُؤْمَلُوْنَ فِي وَصَمْتُ اذْهَمْتُ عَنْ سَمَاعِ كَلِمٍ يُؤْذِنِي
وَعَمِيْتُ اَبْصَارُهُمْ عَنِّي وَخَرَسْتُ السِّنْتَهُمْ عَنْ ذِكْرِي وَذَهَلْتُ
عَقُولُهُمْ عَنِ مَعْرِفَتِي وَتَخَوَّفَتْ قُلُوْبُهُمْ مِنِّي وَارْتَعَدَتْ
قَرَآئِنُهُمْ مِنْ مَخَافَتِي وَانْقَلَبَ حَدُّهُمْ وَانْكَسَرَتْ شَوْكَتُهُمْ
وَاحْتَلَّ عَزْمُهُمْ وَتَشَدَّدَتْ جَمْعُهُمْ وَافْتَرَقَتْ اُمُوْرُهُمْ وَاخْتَلَفَتْ
كَلِمَاتُهُمْ وَضَعُفَتْ جُنْدُهُمْ وَانْهَزَمَ جَبِيْشُهُمْ فَوَلَّوْا مَدِيْرِيْنَ
سَيَهْرَمُ الْجَمْعُ وَيَوْلُوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةِ مَرَعِدُهُمْ
وَالسَّاعَةُ اَذْهَى وَ اَمْرٌ عَلُوْتُ عَلَيْهِمْ يُعْلُوْا اللهُ اَلَّذِي
كَانَ يُعْلُوْا بِهِ عَلَيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبِ الْحُرُوْبِ وَمُنْكَسِرِ الرَّايَاتِ
وَمُفَرِّقِ الْاَقْرَانِ وَتَعَوَّذْتُ مِنْهُمْ بِاَلْاَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَطِمَائِنِ الْعُلَيَّا
وَظَهَرْتُ عَلَى اَعْدَائِي بِبَاسِ شَدِيْدٍ وَ اَمْرٍ عَنِيْدٍ وَ اَذَلَّتْهُمْ وَتَمَعَّتْ
مَرءُوسَهُمْ وَوَطَّئْتُ رِقَابَهُمْ وَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لِي خَاضِعِيْنَ
قَدْ خَابَ مَنْ تَأَوَّنِي وَهَلَكَ مَنْ عَادَانِي فَاَنَا الْمُؤَيَّدُ الْمَحْبُوْرُ

جس کام کے لئے نیت کی ہے اس کے لئے کھڑے ہو جانے میں بہتری ہے مگر اگر خلعے جا اترنے کے ساتھ پائیگا

الْمُظْمَرُ الْمَنْصُورُ قَدْ لَزِمْتَنِي كَلِمَةُ التَّقْوَى وَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقَى وَاعْتَصَمْتُ بِالْحَبْلِ الْمَيْتِنِ فَلَنْ يُضَرَّ نِي بَغْيِ الْبَاغِيْنَ وَلَا
كَيْدِ الْكَائِدِيْنَ وَلَا حَسَدِ الْحَاسِدِيْنَ أَبَدَ الْاَبَدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ
فَلَنْ يَّرَانِيْ اَحَدٌ وَلَنْ يَّجِدَنِيْ اَحَدٌ وَلَنْ يُقْدِرَ عَلَيَّ اَحَدٌ قُلْ اِنَّ مَعَا
اَدْعُوْا رَبِّيْ لَا اَشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا يَا مُفَضَّلُ تَفَضَّلْ عَلَيَّ يَا اَرْضَ عَلِيٍّ
رُوْحِيْ وَالسَّلَامَةُ مِنْ اَعْدَائِيْ وَحُلِّيْ بِنَبِيِّ وَبَيْنَهُمْ بِالْمَلَأْئِكَةِ الْعِلَاطِ
السِّدَادِ وَاَيْدِيْ فِي الْجُمُودِ الْكَثِيْرَةِ وَالْاَزْوَاجِ الْمُطِيْعَةِ فَيَحْصِبُوهُمْ
بِالْحَجَّةِ الْبَالِغَةِ وَيُقْدِرُوهُمْ بِالْاَحْجَارِ الدَّامِغَةِ وَيَضْرِبُوهُمْ
بِالسِّيْفِ الْقَالِحِ وَيَرْمُوْنَهُمْ بِالشَّهَابِ الثَّقِيْبِ وَالْحَرِيْقِ اللَّاهِبِ
وَالسُّوَاطِ الْمَحْرِيْقِ وَيُقْدِرُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُخُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ اِتَى قَدْ فَهَمَهُمْ وَرَجَزَنَهُمْ
وَدَهَرَنَهُمْ وَغَلَبَنَهُمْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَطَهَّ وِلَيْسَ
وَالدَّارِيَّاتِ وَالطَّوَّاسِيْنَ وَالتَّنْزِيْلِ وَالْمُحْوَامِيْمِ وَكُلِّعَصَّ وَحَمَّ عَسَقَ
وَقِيْ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَنِ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ وَبِسْوَاقِ النَّجُوْمِ
وَالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُوْرٍ فِي رِقِيْ مَسْشُوْرٍ وَبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَالتَّنْفِيْ
السَّرْفُوْعِ وَالبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّآلَهُ مِنْ دَافِعِ
فَوَلَّوْا مِنْهُ بَرِيْنًا وَعَلَى اَعْقَابِهِمْ فَاكِصِيْنَ وَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ
جَثِيْمِيْنَ نُوْقِعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَعَلِبُوْا هُنَالِكَ
وَالْقَلْبُوْا صَاغِرِيْنَ وَاَلْقَى السَّحْرَةَ سَاجِدِيْنَ ه فَوْقَهُ اللّٰهُ سَيَّسَاتِ
مَامَكْرُوْا وَوَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ وَحَاقَ بِاَلِ
فِرْعَوْنَ سُوْرَ الْعَذَابِ وَمَكْرُوْا وَمَكْرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ
الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَاَنْقَلَبُوْا سَاجِدِيْنَ

مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٌ لَمْ يَمَسُّهُمْ سُوءٌ وَأَتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ
 عَظِيمٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَأَذْرُهُمْ بِكَ فِي نَحْوِهِمْ
 وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا عِنْدَكَ يَا اللَّهُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ
 الْعَلِيمُ هِجْرًا مِنْ بَيْتِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أُمَّامِي وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَى وَاللَّهُ
 تَعَالَى مُظَلِّقٌ عَلَيَّ يَا مَنْ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا أَحْبَبَ بَيْنِي
 وَبَيْنَ أَعْدَائِي فَلَنْ يَصِلُوا إِلَيَّ أَبَدًا شَيْءٌ يَسُوءُنِي وَبَيْنِي وَبَيْنَهُمْ
 سِتْرُ اللَّهِ إِنَّ سِتْرَ اللَّهِ كَانَ مَحْفُوظًا حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي يَكْفِي مَا لَا
 يَكْفِي أَحَدًا سِوَاهُ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ
 لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً
 أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِذَا ذُكِرْتُمْ فِي الْقُرْآنِ
 وَحَدَّثُوا وَلَوْ عَلَى آذَانِهِمْ لُفُورًا إِنَّا جَعَلْنَا فِي آعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا
 فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
 سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اللَّهُمَّ
 اضْرِبْ عَلَيَّ سِرَادِقَ حِفْظِكَ الَّذِي لَا تَهْتِكُهُ الرِّيَّاحُ وَلَا تَخْرُقُهُ
 الرِّمَاحُ وَفِي رُوحِي بِرُوحِ قُدْسِكَ الَّذِي مِنَ الْقَيْتِ عَلَيْهِ أَصْبَحَ مَعْظَمًا
 فِي عَيْبُونِ النَّاطِرِينَ وَكَبِيرًا فِي صُدُورِ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَوَقِّقْ لِي
 بِأَسْتَانِكَ الْحُسْنَى وَأَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَاجْعَلْ صَلَاحِي فِي جَمِيعِ مَا
 أَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّي أَبْصَارَ النَّاطِرِينَ
 وَاصْرِفْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا يُضْمَرُونَ إِلَيَّ خَيْرًا مَا لَا يَسْلُكُهُ أَحَدُهُ
 اللَّهُمَّ أَنْتَ مَلَكِي قَبْلَ الْوُدِّ وَأَنْتَ عِيَاذِي فِيكَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 ذَلَّتْ لَهُ رِقَابُ الْحَبَائِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهُ أَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ أَجْرِي
 مِنْ خَيْرِكَ وَمَنْ كَشَفَ سِتْرَكَ وَمَنْ نَسِيَانِ ذِكْرِكَ وَالْإِنْصِرَافِ

اس کام کے لئے جانا نہایت خوب اور بہتر ہے۔

عَنْ شُكْرِكِ أَنَا فِي كُنْفِكَ فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَوَطْنِي وَاسْفَارِي
 ذُكْرِكَ شِعَارِي وَالشَّيْءَ عَلَيْكَ دِثَارِي اللَّهُمَّ إِنَّ خَوْفِي أَصْبَحَ
 وَأَمْسَى مُسْتَجِيرًا يَا مَانِكَ فَأَجْرِي مِنْ خَيْرِكَ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِكَ
 وَاضْرِبْ عَلَيَّ سُرَادِقَ حِفْظِكَ وَأَدْخِلْنِي فِي حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَقِي رُوحِي
 بِخَيْرِ مَنِكَ وَاكْفِنِي مِنْ مَوْنَةِ إِنْسَانٍ سَوْءٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قَرِينٍ
 سَوْءٍ وَسَاعَةٍ سَوْءٍ وَشَمَاتَةٍ أَلْعَدَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ أَسْرَحْتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ حَسْبُنَا اللَّهُ
 وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ وَالصُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هُوَ
 لِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْآوَلَى هُوَ وَلَسَوْتَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَارْضَى هُوَ
 أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى هُوَ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى هُوَ وَوَجَدَكَ عَائِلًا
 فَأَغْنَى هُوَ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ هُوَ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ هُوَ وَأَمَّا
 بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ه

اسناد

دعائے نورِ صغیر

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے سلمان فارسی رضوان اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
 فاطمہ الزہراء نے مجھ کو رطب عنایت فرمایا جس میں گٹھلی نہ تھی اور فرمایا یہ اس درخت کا ہے جو
 خداوند عالم نے میرے لیے بہشت میں لگایا ہے بسبب چند کلمات کے جو میرے پدر بزرگوار
 نے مجھے تعلیم فرمائے اور جنہیں میں ہر صبح و شام پڑھتی ہوں اگر چاہتے ہو کہ جب تک زندہ ہو
 تب میں ہرگز مبتلا نہ ہو تو یہ دُعا پڑھا کرو۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ و مدینہ سے ہزار نغمہ کو
 یہ دُعا تعلیم کی ان سب کو خدا نے شفا دی۔ (اس دُعا کو صاحب تپ پڑھے مفید و مجرب ہے۔

امْنَعْ نَفْسَكَ فِيمَا تَشْتَهُيْ اِنَّ مَخَالَفَهَا سَعَادَةٌ وَّ رَاحَةٌ فِي الدَّارَيْنِ۔

دُعائے نور صغیر (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بخش کرے اور اللہ کے نام سے جس کی

بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَسَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَسَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَسَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَسَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّوَسَّلُ

اس اللہ کے نام سے جو برے کو روکے اور اللہ کے نام سے جو نیکو کاروں کو روکے اور اس اللہ کے نام سے جس کی

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ مَدْبَرُ الْأُمُورِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَ

رہتی ہر روشنی برافق ہے اور ہم اس اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوئے اپنے بڑے کاموں کے بننے کی تمنا کرتے ہیں جو

التَّوَسَّلُ مِنَ التَّوَسَّلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ التَّوَسَّلُ مِنَ التَّوَسَّلِ

تمام کام درست کرنے والا ہے۔ اس اللہ کے نام سے جس نے پیدا کیا نور سے نور کو تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے نور

وَأَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَالسَّقْفِ

کو نور سے پیدا کیا۔ اور نازل کیا نور کو طور پر اور اس گھر پر جو مجوم ملائکہ سے آباد ہے۔ اور اس باغ ملک پر جو بہت

الْمَرْفُوعِ فِي كِتَابِ مَسْطُورٍ فِي سِقِّ مَنشُورٍ بِقَدْرِ مَقْدُورٍ

بلند ہے جو کتاب کے کشادہ اوراق میں مذکور ہے اور ہے جو کتاب علم و حکمت والے نبی پر

عَلَى نَبِيِّ حُبُّورٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ وَبِالْفَخْرِ

اُزْرَى تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو عزت اور بزرگی میں زبان زد ہے فخر میں

مَشْهُورٌ وَعَلَى السَّارِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى

مشہور زمانہ ہے اور تمام بندوں پر برتر خواہی اور تم کے نازل ہونے پر قابض شکر ہے۔ خدا یا

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

محمد اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد پر صلوات بھیجے۔

نادِ عَلِيٍّ كَبِيرِ

جس شخص کو کوئی مہم درپیش ہو سات بار پڑھے اور اگر حاکم کے پاس جائے تو تین بار اس دعا کو اپنے اوپر دم کرے اور واسطے طلب فرزند کے روزانہ دس بار پڑھے اور طلب مال کے لیے روزاً ایکس بار پڑھے۔ اور ادائے قرض کے لیے روزانہ پندرہ بار پڑھے۔ اگر عورت کے درد زہ ہو تو پانچ بار پانی پر دم کر کے پلائیں۔ دشمن کے لیے بھی تیرہ دفع ہے۔ بازو پر باندھنے سے تمام آفات دنیاوی سے نجات ہو۔

نادِ عَلِيٍّ كَبِيرِ (مترجم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

اپنی خواہش کو روک کر چونکہ مخالفت نفس میں دونوں جہان کی راحت و سعادت ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَطْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدُكَ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَابِ كُلِّ

(اے رسول) آپ علی کو پکارئیے جو عجائبات عالم کے مظهر میں آپ ان کو مصیبت میں ناصر و مددگار پائیں گے یہی

هَمٌّ وَعَنْمٌ إِلَى اللَّهِ حَاجَتِي وَعَلَيْهِ مَعْوَلِي كُلَّمَا رَمَيْتُ

کہ ہر غم و الم میں اور میری حاجت کا پورا کرے خواہ الہ اللہ ہی ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے اے محبوب خدا اور

مُتَقَاضِيًا فِي اللَّهِ وَيَدُ اللَّهِ لِي وَوَلِيُّ اللَّهِ لِي أَدْعُوكَ كُلَّ هَمٍّ

اے دل خدا جب بھی آپ نے کسی کام کو کیا تو امر الہی کے مطابق کیا اللہ کا ہاتھ یعنی آپ میرے لیے ہیں اور

وَعَنْمٍ سَيُنْجِلِي بِعَظَمَتِكَ يَا اللَّهُ وَيَسْتَوْتِكُ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ

میں نے آپ کو ہر رنج و مصیبت میں پکارا ہے اور عقرب میرا رنج و غم سے اللہ تباری عظمت کے واسطے اور اے محمد

عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي بِحَقِّ لَطْفِكَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی نبوت کے صدقہ میں اور اے علی آپ کی ولایت کے طفیل میں دور ہو جائیگا۔ اے علی

الْحَقِيقِيُّ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَنَا مِنْ شَرِّ أَعْدَائِكَ بَرِيٌّ أَبَوِيٌّ

اے علی آپ ان الطاف کریمانہ معنی تصدیق ہیں جو آپ محمد پر فرمائے ہیں اللہ بزرگ بزرگ اللہ بزرگ بزرگ ہے

بَرِيٌّ اللَّهُ صَمَدِي بِحَقِّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَا أَبَا

(اے علی) میں آپ کے دشمنوں کے شر سے بری ہوں اور نہ مجھے ان کا خوف خطر ہے۔ ان سے خائف ہوں اللہ میرا محافظ ہے۔

الْعَيْثِ أَعْنِي يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي يَا فَاهِرَ الْعَدَدِ وَيَا وَالِيَّ الْوَلِيِّ

اے سب زیادہ فریاد کو سنیجے والے آپ میری مدد کو سنیجے اور میری مدد فرمائیے اس کے صدقہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اسی

يَا مَطْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا مُرْتَضَى عَلِيٍّ يَا قَهَّارَ تَقَهَّرَتْ بِالْقَهْرِ

مدد چاہتا ہوں اے دشمنوں پر فہر کرنے والے اے دلوں کے ولی (علی) اے عباسیات کو ظاہر کرنے والے تو اپنے فہر و جبروت کی بنا پر

وَالْقَهْرُ فِي قَهْرِ قَهْرِكَ يَا قَهَّارَ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ أَنْتَ

قادر ہے اور غضب جنتی تیرے ہی سے سزاوار ہے اے فہر کرنے والے۔ اے صاحب حملہ شدید تو ہی قاہر ہے تو ہی غضب کرنے والا

الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُصَلِّكُ الْمُنتَقِمُ الْقَوِيُّ الَّذِي لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهُ

ہے اور تو ہی ہلاک کرنے والا تو ہی حقیقی انتقام و بدلہ لینے والا ہے چونکہ تم سے انتقام لینے کی کسی کو طاقت نہیں اور میں اپنے

وَأَفْوِضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ

تمام امور اللہ کے سپرد کرتا ہوں وہ اللہ جو یقیناً بندوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور تمہارا اللہ ایک ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

اس کے سوا کوئی خدا نہیں وہ رحمن و رحیم ہے۔ اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور وہی میرا بہترین وکیل ہے وہی بہترین مولا

نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَعِيثِينَ أَعْنِي

اور نصرت کرنے والا ہے۔ اے فریاد کرنے والوں کی فریاد کو سنیجے والے میری فریاد کو سنیجے اور اے مساکین پر رحم کرنے والے

يَا أَرْحَمَ الْمَسَاكِينِ أَرْحَمِي يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي يَا عَلِيٌّ أَدْرِكُنِي

میرے اور بھی رحم فرمائیے اے علی میری مدد کیجئے اور اے خدا میں جو علی سے اپنی حاجت مانگ رہا ہوں وہ تیری رحمت

بِرَحْمَتِكَ وَمَنِّكَ وَجُودِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ه

تیرا احسان تیری جو دوستی کے صدقہ میں مانگ رہا ہوں۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

هَذَا الْأَمْرُ لَا يَجْمَعُ عَلَى ضَلَالَةٍ إِذَا شَاءَ وَرَتَّ حِمَاةً فَنَفَعَلُ مَا أَمَرْتِ

۱- دُعَاةِ شَيْبَر

یہ جلیل القدر دُعا کتاب بیچ الدعوات میں بسند معتبر جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ اور اس دُعا کے فضائل بہت ہیں۔ مختصراً یہ ہیں کہ جس وقت کوئی شخص اس دُعا کے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو خدا آسمان سے نیکی و رحمت اُس پر نازل فرماتا ہے۔ اور خدا اس کو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔ اور جو شخص تین مرتبہ اس دُعا کو پڑھے تو جو حاجت دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کرے گا قبول ہوگی اور عذابِ قبر سے نجات پائے گا اور سینہ کی تنگی دور ہوگی۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ الَّذِي الْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ الْمُرْسَلُونَ الْمَدِينُ الْمَدِينُ الْمَدِينُ الْمَدِينُ
خَلَقَ مِنْ عِبَادِهِ سِتِّينَ أَلْفًا مِائَةً وَخَمْسِينَ أَلْفًا وَخَمْسِينَ أَلْفًا وَخَمْسِينَ أَلْفًا
الْخَلْقِ الْعَظِيمِ الرَّبُّوْبِيَّةِ نُورِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَفَا طَرَهُمَا
وَمُبْتَدِعُهُمَا بِغَيْرِ عَمَدٍ خَلَقَهُمَا وَفَتَقَهُمَا فَتَقًا فَفَقَامَتِ السَّمَوَاتُ
طَائِعَاتٍ يَا مُرَّةً وَاسْتَقَرَّتِ الْأَرْضُونَ بِأَوْتَادِهَا فَوْقَ الْمَاءِ ثُمَّ
عَلَا رَبَّنَا فِي السَّمَوَاتِ الْعُلَى الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى فَا نَا أَشْهَدُ
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ وَلَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا
مُعَزِّ لِمَنْ أَذَلَّتْ وَلَا مُدِلَّ لِمَنْ أَعَزَّزْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ
وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ كُنْتَ إِذْ لَمْ
تَكُنْ سَمَاءً مُبْنِيَّةً وَلَا أَرْضٌ مَدْحِيَّةً وَلَا شَمْسٌ مُضِيَّةً وَلَا لَيْلٌ
مُظْلِمٌ وَلَا نَهَارٌ مُضِيٌّ وَلَا بَحْرٌ لِحْيٌ وَلَا جَبَلٌ رَاسٌ وَلَا نَجْمٌ
سَارٍ وَلَا قَمَرٌ مُنِيرٌ وَلَا رِيحٌ تَهْبُتٌ وَلَا سَحَابٌ يَسْكُبُ وَلَا بَرْقٌ
يَلْمَعُ وَلَا رَعْدٌ يَسْبِقُ وَلَا رُوحٌ تَنْفَسُ وَلَا طَائِرٌ يَطِيرُ وَلَا نَارٌ تَتَوَقَّدُ

جماعت سے مشورہ کرنے کے بعد اس کام کا کرنے والا لکھ نہ ہو گا بس جو صلاح پائے وہ کر

وَلَا مَاءٌ يَّطْرُدُ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَكَوْنَتْ كُلُّ شَيْءٍ وَقَدَرْتَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَابْتَدَعْتَ كُلَّ شَيْءٍ وَأَغْنَيْتَ وَأَفْقَرْتَ وَأَمَتَّ وَ
أَحْيَيْتَ وَأَضْحَكْتَ وَأَبْكَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ قَبْلَ رَكْتِ يَإَللَّهُ
وَتَعَالَيْتَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ أَمْرُكَ
عَالِمٌ وَعِلْمُكَ نَافِذٌ وَكَيْدُكَ غَرِيبٌ وَوَعْدُكَ صَادِقٌ وَقَوْلُكَ
حَقٌّ وَحُكْمُكَ عَدْلٌ وَكَلَامُكَ هُدًى وَوَجْهِكَ نُورٌ وَرَحْمَتُكَ
وَاسِعَةٌ وَعَفْوُكَ عَظِيمٌ وَفَضْلُكَ كَثِيرٌ وَعَطَاؤُكَ جَزِيلٌ وَحَبْلُكَ
مَتِينٌ وَإِمَّاكُنَاكَ عَتِيدٌ وَجَارُكَ عَزِيزٌ وَبِأَسْكَ شَدِيدٌ وَمَكْرُكَ
مَكِيدٌ أَنْتَ يَا رَبِّ مَوْضِعُ كُلِّ شَكْوَى وَحَاضِرُ كُلِّ مَلَأَةٍ وَشَاهِدُ
كُلِّ نَجْوَى وَمُنْتَهَى كُلِّ حَاجَةٍ وَمُفْرَجُ كُلِّ حَزِينٍ وَغِنَى كُلِّ
فَقِيرٍ مُسْكِينٍ وَحِصْنُ كُلِّ هَارِبٍ وَأَمَانٌ كُلِّ خَائِفٍ حَرْدُ
الضُّعْفَاءِ كَنْزُ الْفُقَرَاءِ مَفْرَجُ الْغَمِّاءِ مَعِينُ الصَّالِحِينَ ذَلِكَ
اللَّهُ رَبُّنَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَكْفِي مِنْ عِبَادِكَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ وَأَنْتَ
جَارٌ مَنْ لَا ذَنْبَكَ وَتَضَرَّعَ إِلَيْكَ عِصْمَةٌ مَنْ اعْتَصَمَ بِكَ مِنْ عِبَادِكَ
نَاصِرٌ مَنْ انْتَصَرَ بِكَ تَغْفِرُ الدُّنُوبَ لِمَنْ اسْتَغْفَرَكَ جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ
عَظِيمُ الْعِظَمَاءِ كَبِيرُ الْكِبَرَاءِ سَيِّدُ السَّادَاتِ مَوْلَى الْمَوَالِي
صَرِيحُ الْمُسْتَضْرِحِينَ مُنْقِصٌ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ مُجِيبٌ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّينَ
أَسْمَعُ السَّامِعِينَ أَبْصِرُ السَّاطِرِينَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ أَسْرِعُ الْحَاسِبِينَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ قَاضِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ مُغِيثُ
الصَّالِحِينَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَ
أَنَا الْمَخْلُوقُ وَأَنْتَ الْمَالِكُ وَأَنَا الْمَمْلُوكُ وَأَنْتَ الرَّبُّ وَأَنَا الْعَبْدُ
وَأَنْتَ الرَّازِقُ وَأَنَا الْمَرْمُوقُ وَأَنْتَ الْمُعْطِي وَأَنَا السَّائِلُ وَأَنْتَ
الْجَوَادُ وَأَنَا الْبَخِيلُ وَأَنْتَ الْقَوِيُّ وَأَنَا الضَّعِيفُ وَأَنْتَ الْعَزِيزُ

كَأَنَّ الْحَلِيمَ يَكُونُ بَيْتًا عَلَيْكَ يَا حَلِيمُ وَالصَّبْرُ نَسْأَلُ مِنْ اللَّهِ كَرَامَةً -

وَأَنَا الْبَلِيدُ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ وَأَنْتَ السَّيِّدُ وَأَنَا الْعَبْدُ
وَأَنْتَ الْغَافِرُ وَأَنَا الْمُسِيءُ وَأَنْتَ الْعَالِمُ وَأَنَا الْجَاهِلُ وَأَنْتَ
الْحَلِيمُ وَأَنَا الْعَجُولُ وَأَنْتَ الرَّحْمَنُ وَأَنَا الْمَرْحُومُ وَأَنْتَ الْمَعَافِي
وَأَنَا الْمُبْتَلَى وَأَنْتَ الْمُجِيبُ وَأَنَا الْمَضْطَرُ وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمُعْطَى عِبَادَكَ بِمَا سَأَلَ وَأَشْهَدُ
بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الْمُتَفَرِّدُ الصَّمَدُ الْفَرْدُ وَالْيَتِيمَ الْمَصِيرُ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَغَفِرْ لِي
وَتُوبِي وَاسْتُرْ عَلَيَّ عَيْبِي وَافْتَحْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَرِزْقًا
وَإِسْعَاءً يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ
حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عظیم بربادی کی خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلہ سبب کثرت عطا ہوتا ہے۔

پچیسواں باب

حالات و اعمالِ ایام

حالاتِ ایامِ ہفتہ

جمعة المبارک

جمعة کا روز بے حد مبارک روز ہے۔ اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، خوشبو لگانا، نیا کپڑا پہننا سنت ہے۔ نکاح کا یہ خاص دن ہے۔ سب کاموں کے لئے مبارک و سعید ہے۔ نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔ استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں۔ اور چاندی کی تختیاں، سونے کے قلم کے مسجد کے دروازہ پر نور کی گرسیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اور ترتیب وار ان لوگوں کے نام جو مسجد میں آتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ پہلے کون آیا اور آخر میں کون آیا۔ یہاں تک کہ امام جماعت مسجد سے نکلے جب امام باہر آتا ہے تو وہ اپنے دفتر لیٹتے ہیں۔ اور یہ فرشتے سوائے جمعہ کے کسی روز زمین پر نہیں آتے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو ساعتیں جمعہ کے روز ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک تو خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جس وقت تک نماز کے لئے صفیں اٹھیں۔ اور دوسری ساعت جمعہ کے آخری روز غروب آفتاب تک۔ روزِ جمعہ کی طرح شبِ جمعہ کے بھی بہت فضائل مرقوم ہیں اس میں بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کو خداوند عالم حکم فرماتا ہے کہ آواز دے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کر دوں۔ کوئی تو یہ کرنے والا ہے

إِنْ كَانَ فَضْلُكَ اللَّهُمَّ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَأَنْ كَانَ وَبِئْسَ فَالْسُّرْعَةُ خَيْرٌ

تاکہ میں اُس کی توبہ قبول کروں اور کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخشوں۔

اعمالِ شبِ جمعہ

اس رات بہترین اعمال محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا اور خدا کی راہ میں صدقہ دینا ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شبِ جمعہ و روزِ جمعہ صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے۔ اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا ہزار ثواب کے برابر ہے۔ اس رات سورۃ بنی اسرائیل (پارہ ۱۵) سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ نمل (پارہ ۱۹) سورہ الم سجدہ (پارہ ۲۱) سورہ یسین (پارہ ۲۲) سورہ ص (پارہ ۲۳) سورہ دخان (پارہ ۲۵) سورہ واقعہ (پارہ ۲۶) کا پڑھنا مستحب ہے اور موجب ثوابِ عظیم ہے۔

اس شب کی دعائیں بہت ہیں۔ بہترین دعاء دعائے کیل اور دعائے حجب ہے۔ جن کا ذکر ادعیہ مشہورہ میں ہو چکا ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ یا شبِ عید میں اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو ثواب میں اُس کے دس لاکھ حسنت لکھے جائیں گے۔ بزرگانہ محرموں کے اور ہزار درجے بلند ہوں گے۔ وہ دعایہ ہے۔

يَا ذَا الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا ذَا الْوَاهِبِ السَّنِيَّةِ يَا بَاسِطَ
الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ خَيْرَ الْوَدَى سِحْتَةً فَاغْفِرْ
لَنَا يَا ذَا الْعُلَى فِي هَذِهِ الْعَشِيَّةِ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَعَمٍّ وَآفَةٍ
وَبَلِيَّةٍ۔ اور شبِ جمعہ کی مخصوص دعائوں میں سے ایک یہ دعائے جلیل القدر ہے
کہ اس کو ہر شبِ جمعہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَحْسَبَكَ حَتّٰى كَانِيْ اَمْرًا
وَأَسْعِدْنِيْ بِتَفْوَاكِ وَلَا تُشْفِقْنِيْ بِمَعَا صِيكَ وَخِرْلِيْ فِيْ قَضَائِكَ
وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا أَحِبُّ تَعْجِيْلَ مَا أَخْرَجْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ
مَا عَجَلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ نَفْسِيْ وَمَتَّبِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَابْصَرْنِيْ وَاجْعَلْ
هَذَا الْوَارِثِيْنَ مِنِّيْ وَالصَّرْفِيْنَ عَلَيَّ مِنْ ظَلَمْنِيْ وَآرِنِيْ فِيْهِ قَدْرَتَكَ
يَا رَبِّ وَأَقْرِ ذِيْلِكَ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اگر اس کام میں خواہش و نیا ہے تو ترک نہ کرے اور اگر دین کی غرض سے ہے تو عہد کر کے بہتر ہے۔

وَ أَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ أَمِنًا وَ رَوْحِي مِنَ
 الْحُورِ الْعِينِ وَ الْغَنِيِّ مُؤْتِي وَ مُؤْتَةَ عِيَالِي وَ مُؤْتَةَ النَّاسِ وَ ادْخِلْنِي
 بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَأَهْلُ لَدَيْكَ
 أَنَا وَإِنْ تَغْفِرْ لِي فَأَهْلُ لَدَيْكَ أَنْتَ وَ كَيْفَ تُعَذِّبْنِي يَا سَيِّدِي
 وَ حَبِّبْ لِي قَلْبِي أَمَا وَعِزَّتِكَ لَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ بِي لِتَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَ
 بَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا عَادِيَتْهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ حَقِّي أَوْلِيَايَاكَ الطَّاهِرِينَ
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ارْزُقْنَا صِدْقَ الْحَدِيثِ وَ آدَاءَ الْأَمَانَةِ وَ لِمَا حَافِظَةً
 عَلَى الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنَّا أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ بِنَا اللَّهُمَّ
 افْعَلْهُ بِنَا بِرَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّي إِلَيْكَ صَاعِدًا وَ لَا تَطْبِئْ
 فِي عَدُوِّ وَ لَا حَاسِدًا وَ اخْضِطِّي قَائِمًا وَ قَاعِدًا وَ يَفْظَانَ وَ مَرَاقِدًا
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَ اهْدِنِي سَبِيلَكَ الْأَقْوَمَ وَ قِنِي حَرَّ
 جَهَنَّمَ وَ حَرِّ لِقِ الْمَضْرَمِ وَ احْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَ الْمَأْتَمَ وَ اجْعَلْنِي
 مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي مَثَلًا لَطَاقَةً لِي بِهِ وَ لَا صَبْرًا لِي
 عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت
 پڑھنے کا بھی بیحد ثواب ہے۔

اعمال روزِ جمعہ

جمعہ کے روز غسل سنتِ موکدہ ہے۔ بنا براہِ طحاوی الامکان اسے ترک نہ کرنا
 چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روز جمعہ کا غسل پاکیزہ کرنے
 والا ہے۔ اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ غسل
 کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَ اَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الشَّوَابِغِ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الشَّطِطِ هَرِينِ۔ اور
 بہترین اعمال محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ اس طرح کہے

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَاسْتَبِرُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ سُرُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ قُوجَهُمْ۔ بعد نماز عصر یہ دعا سات مرتبہ پڑھنا باعثِ مغفرت ہے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَعَلَى أَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةً اللَّهُ وَبَرَكَاتَهُ۔ اور آخر روزِ حُبِّكَ کہ نصفِ آفتاب غروب ہو چکا ہو جو دعائے قبول ہونے کا وقت ہے یہ کلمات زبان پر جاری کرے۔ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَقَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ؛ اور بروزِ جمعہ سورہ کہف (پارہ ۱۵) سورہ اعراف (پارہ ۸) سورہ ہود (پارہ ۱۱) سورہ مؤمنون (پارہ ۱۸) سورہ صافات (پارہ ۲۳) سورہ احقاف (پارہ ۲۶) اور سورہ رحمن (پارہ ۲۷) کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس روز صبح کے وقت نمازِ جعفر طیار پڑھنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ اس روز کی دعائیں بہت ہیں جہاں تک ممکن ہو تلاوتِ قرآن کرے اور دعیہ پڑھے۔

شنبہ (ہفتہ)

شنبہ کا روز مبارک ہے۔ اور سب کاموں کے لئے بہتر ہے خصوصاً سفر کرنا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ اگر ایک پتھر اپنے مقام سے شنبہ کے دن جڑا ہوتا ہے خداوند عالم اس کو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے۔ لیکن اس روز کپڑوں کا قطع کرنا ناسخ ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے دن چڑھے تک پھر زوالِ آفتاب سے عصر تک ہے۔ اس کی شب میں غذا ترک نہ کرنی چاہیے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ اور ایک شنبہ کی شب میں پیہم غذا کو ترک کرے تو اس سے ایک ایسی قوت نازل ہو جاتی ہے جو چالیس روز تک واپس نہیں آتی۔

یک شنبہ (اتوار)

اتوار کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ اور مکان بنانے، درخت لگانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے نیا کپڑا قطع کرنا ناسخ ہے وہ لباس مبارک نہیں ہوتا اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوعِ صبح سے ظہر تک اور پھر عصر سے شام تک ہے۔

کہہ دے لے رسول کریمؐ میں جیل پھر کر دیکھو اس کام کے لئے حرکت کرنے میں انشاء اللہ خوشی ہے۔

دوشنبہ (پیر)

پیر کا روز بے حد منحوس ہے۔ اسی روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی۔ اور یہ روز نبی امیہ کی طرف منسوب ہے کیونکہ بسبب شہادت امام حسین علیہ السلام کے اس روز کو عید قرار دیا۔ اور جس طرح ایام سال میں روز عاشورہ سب سے زیادہ بخش ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں دوشنبہ کا دن بخش ہے۔ کسی کام کے لئے مبارک نہیں۔ البتہ لباس قطع کرنے کے لئے بہتر ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور دن چڑھے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک ہے جو شخص نماز صبح کی رکعت اول میں سورہ ہل اتی پڑھے گا تو وہ اس روز کی نحوست و شر سے محفوظ رہے گا۔

سہ شنبہ (منگل)

منگل کا دن اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ سفر اور طلب حاجت کے واسطے بہتر ہے۔ خداوند عالم نے اس روز حضرت داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہے کو نرم کر دیا۔ اس روز لباس قطع نہ کرنا چاہیے۔ ایسے کپڑے چوری ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ڈوب جاتا ہے یا ابل جاتا ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت دن چڑھے سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

چہار شنبہ (بدھ)

بدھ کا روز اکثر کاموں کے لئے بخش ہے۔ رینا لباس قطع کرنے اور کام کی ابتداء کے لئے بہتر ہے اور وہ کام تکمیل کو پہنچتا ہے۔ شاخ لگانا، مہل لینا اور حمام جانا خوب ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے ظہر تک اور عصر سے عشاء تک ہے۔

پنج شنبہ (جمعرات)

جمعرات کا دن مبارک روز اور سب کاموں کے لئے بہتر و خوب ہے۔ منقول ہے

صَابِرٌ دَامًا صَبْرُكَ إِلَهًا بِاللَّهِ الصَّبْرُ حَسَنٌ وَسَمِيحٌ وَرَبُّ النَّاسِ وَاللَّهُ تَعَالَى

کہ جو شخص اس روز لباس نزع کرے تو ان کپڑوں میں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ شخص لوگوں کی نگاہوں میں مکرم ہوتا ہے۔ اس روز ستر تاشی کرنا اور ناخن لینا خوب ہے۔ مگر پابندی ہے کہ ایک ناخن برائے جمعہ رہنے دے کہ اس روز وہ ناخن تراشے ایک روایت میں اس روز دو اکی مانعت وارد ہے۔ اس روز استخارہ کا بہتر وقت صبح سے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء تک ہے۔ اس روز قبور مومنین کی زیارت کے واسطے جانا مستحب ہے مثل شب جمعہ و روز جمعہ کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمعرات کے دن و رات کے لئے چار رکعت نماز منقول ہے ہر رکعت میں سورہ الحمد سات مرتبہ اور سورہ انا انزلناہ ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغت سومرتبہ درود پڑھے۔ اور سومرتبہ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جِبْرَائِیلَ کہے حق تعالیٰ اس کو جنت میں قصر عطا فرمائے گا۔

ادعیہ ایام ہفتہ

یہ مخصوص دعائیں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی فرمودہ ہیں۔ صحیفہ کاملہ سے نقل کی جاتی ہیں۔ جو شخص با وضو ہر روز کی دعائے مخصوص بوقت صبح پڑھ لیا کرے تو وہ تمام دن اس روز کے شر سے حفظ و امان خدا میں رہے گا اور انشاء اللہ اسے کوئی امر مکروہ پیش نہ آئے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا۔

دعائے روزِ شنبہ (اتوار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اَمْرَ جَوْا لَّا
فَضْلَهٗ وَلَا اَخْشٰی الْاَعْدَلَهٗ وَلَا اَعْتَمَدُ الْاَقْوَلَهٗ وَلَا اَمْسِكُ اِلَّا
بِحَبْلِهٖ بِكَ اَسْتَجِیْرُ بِذَ الْعَفْوِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمِنْ غَیْرِ الرِّمَانِ وَتَوَاتُرِ الْاَحْزَانِ وَمِنْ الْقَضَاءِ الْمُدَّةِ قَبْلَ التَّأْتِبِ
وَالْعُدَّةِ وَرَايَاكَ اَسْتَرْشِدُ لِمَا فِیْهِ الصَّلَاحُ وَالْاِصْلَاحُ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ
وَمَا یَفْتَرِنُ بِهٖ النَّجَاحُ وَالْاِنْجَاحُ وَایَّاكَ اَسْتَعِثُّ فِیْ لِبَاسِ الْعَافِیَةِ

ممبر اور تیرا صبر خدا کے لئے ہونا یا جیسے کیونکہ صبر میں نیکی اور خوشی ہے۔

وَقَمَامَهَا وَشَمُولِ السَّلَامَةِ وَدَوَامِهَا وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيَاطِينِ وَأَحْتَرِزُ بِسُلْطَانِكَ مِنْ جَوْرِ السَّلاطِينِ فَتَقَبَّلْ مَا كَانَ مِنْ
صَلَاتِي وَصَوْمِي وَاجْعَلْ غَدِي وَمَا بَعْدَهُ أَفْضَلَ مِنْ سَاعَتِي وَيَوْمِي
وَأَعِزَّنِي فِي عَشِيرَتِي وَقَوْمِي وَاحْفَظْنِي فِي لِقَظَتِي وَنَوْمِي فَإِنَّتَ اللَّهُ خَيْرُ
حَافِظًا وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ فِي يَوْمِي هَذَا
وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْإِحَادِ مِنَ الشَّرِكِ وَالْإِلْحَادِ وَأُخْلِصُ لَكَ دُعَائِي
تَعَرُّضًا لِلْإِجَابَةِ وَأَقِيمُ نَفْسِي عَلَى طَاعَتِكَ جَاءَ لِلدُّنْيَا بِهَذَا
عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ الدَّاعِي إِلَى حَقِّكَ وَأَعِزَّنِي بِعِزِّكَ الَّذِي
لَا يُضَامُ وَاحْفَظْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاخْتِمِ بِالْإِنْقِطَاعِ إِلَيْكَ
أَمْرِي وَبِالْمَغْفِرَةِ عُمَرِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

دُعَاءِ رُوزِ وَشَنِبِ (پیر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُشْهَدْ أَحَدًا
حِينَ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا اخْتَذَ مَعِينًا حِينَ بَرَأَ النَّسَمَاتِ
لَمْ يُشَارِكْ فِي الْإِلَهِيَّةِ وَلَمْ يُظَاهَرْ فِي الْوَحْدَانِيَّةِ كَلَّتِ الْأَلْسُنُ
عَنْ غَايَةِ صِفَتِهِ وَالْعُقُولُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ
لِعِزَّتِهِ وَعَدَّتْ أَلْوَجُوهَ الْحَشِيئَةِ وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيمٍ لِعَظَمَتِهِ فَذَكَرَ
الْحَمْدُ مَتَوَاتِرًا مُتَسِقًا وَمَتَوَالِيًا مُسْتَوْسِقًا وَصَلَوْتُهُ عَلَى رَسُولِهِ
أَبَدًا وَسَلَامُهُ دَائِمًا سُرْمَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَدَلَّ يَوْمِي هَذَا صَاحِبًا
رَأْسَ سَطْرَةٍ فَلَاحًا وَاجْرَلًا نَجَاحًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ يَوْمٍ أَوَّلُهُ فِرْعَانٌ
وَأَوْسَطُهُ جَزَعٌ وَآخِرُهُ وَجَعٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ نَذْرٍ
نَذَرْتَهُ وَكُلِّ وَعْدٍ وَعَدْتَهُ وَكُلِّ عَهْدٍ عَاهَدْتَهُ ثُمَّ لَمْ أوفِ بِهِ
وَأَسْأَلُكَ فِي مَنْظِلِ عِبَادِكَ عِنْدِي فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبِيدِكَ أَوْ أَمَةٍ

أَنَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ إِذَا تَوَيْتَ خَيْرًا قَالَتْ خَيْرٌ مِمَّا ذَا؟

يَنْ إِمَامِكَ كَانَتْ لَهُ قَبْلِي مَظْلَمَةٌ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ أَوْ فِي
عَرَضِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ أَوْ غَيْبَةً أَوْ غَيْبَةً بِهَا أَوْ
تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمِثْلِ أَوْ هَوَى أَوْ أَنْفَةٍ أَوْ حَيْبَةٍ أَوْ رِيَاءٍ أَوْ عَصِيَّةٍ
غَائِبًا كَانَ أَوْ شَاهِدًا وَحَيًّا كَانَ أَوْ مَيِّتًا فَقَصَّرْتُ يَدِي وَصَنَاقِي
وَسَعَيْ عَنِ تَرْدِّهَا إِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَاسْأَلْكَ يَا مَنْ تَبْلُغُ الْحَاجَاتِ
وَهِيَ مُسْتَجِيبَةٌ لِكَيْفِيَّتِهِ وَمُسْرِعَةٌ إِلَى إِرَادَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَالِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُرْضِيَهُ عَنِّي بِمَا شِئْتُ وَتَهَبَّ لِي مِنْ عِنْدِكَ
رَحْمَةً إِنَّهُ لَا تَقْصُكُ الْمَغْفِرَةَ وَلَا تَضُرُّكَ السُّؤْبَةَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أَوْلِنِي فِي كُلِّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ نِعْمَتَيْنِ مِنْكَ تَنْتَبِهُنِ
سَعَادَةً فِي أَوَّلِهِ بِطَاعَتِكَ وَنِعْمَةً فِي آخِرِهِ بِمَغْفِرَتِكَ يَا مَنْ
هُوَ الْإِلَهُ وَلَا يُعْفِرُ الذُّنُوبَ سِوَاهُ *

دُعَاءُ رُوسِ شَنِبَرٍ مِنْكَلٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهُ كَمَا
يَسْتَحِقُّهُ حَمْدًا كَثِيرًا وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ
لَا مَرَاةً بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي وَأَعُوذُ بِهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
الَّذِي يَزِيدُنِي ذَنْبًا إِلَى ذَنْبِي وَأَحْتَرِزُ بِهِ مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ
وَسُلْطَانٍ جَائِرٍ وَعَدُوِّ قَاهِرٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ جُنْدِكَ فَإِنَّ
جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُونَ وَاجْعَلْنِي مِنْ حِزْبِكَ فَإِنَّ حِزْبَكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَاكَ فَإِنَّ أَوْلِيَاكَ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يُخْزَوْنَ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي فَإِنَّهُ عِصْمَةٌ أَمْرِي
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي فَإِنَّهَا دَارُ مَقَرِّي وَإِيَّاهَا مِنْ مَحَادِرَةِ اللَّئَامِ
مَقَرِّي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَالْوَفَاةَ رَاحَةً

تمام کامرن کا حضرت پر ہے جب نیک کارا رہ کر لیا تو پھر تاخیر کسی

بِئْتِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَتَمَامِ
عِدَّةِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ
الْمُنْتَجِبِينَ وَهَبْ لِي فِي الثَّلَاثَةِ ثَلَاثًا لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا
عَفَرْتَهُ وَلَا عَمَلًا إِلَّا أَذْهَبْتَهُ وَلَا عَدُوًّا إِلَّا دَفَعْتَهُ بِسْمِ اللَّهِ
خَيْرِ الْأَسْمَاءِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ اسْتَدْفِعْ كُلَّ
مَكْرُوهٍ أَوْلَهُ سَخَطُهُ وَأَسْتَجْلِبْ كُلَّ مَحْبُوبٍ أَوْلَهُ رِضَاهُ
فَاخْتَمِ لِي مِنْكَ بِالْغُضْرَانِ يَا وَلِيَّ الْإِحْسَانِ

وَعَاءِ رُوَيْهَا رَشْتَبِه (بُده)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ
اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنُّوْمَ سَبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ لَشُؤْرًا لَكَ الْحَمْدُ
أَنْ بَعَثْتَنِي مِنْ مَرْقَدِي وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ سَرْمَدًا حَمْدًا
دَائِمًا لَا يَنْقُطُ أَبَدًا وَلَا يَحْصِي لَهُ الْخَلَائِقُ عَدَدًا اللَّهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ أَنْ خَلَقْتَ نَسَوِيَّتٍ وَقَدَّرْتَ وَقَضَيْتَ وَأَمَتَّ وَ
أَحْيَيْتَ وَأَمْرَضْتَ وَشَفَيْتَ وَعَافَيْتَ وَأَبْلَيْتَ وَعَلَى الْعَرْشِ
اسْتَوَيْتَ وَعَلَى الْمَلِكِ احْتَوَيْتَ أَدْعُوكَ دُعَاءَ مَنْ ضَعُفَتْ
وَسِيلَتُهُ وَأَنْقَطَعَتْ جِيلَتُهُ وَأَقْتَرَبَ أَجَلُهُ وَتَدَانِي فِي الدُّنْيَا
أَمَلُهُ وَأَشْتَدَّتْ إِلَى رَحْمَتِكَ فَاقْتَهُ وَعَظُمَتْ لِنَفْرِيْطِهِ حَسْرَتُهُ
وَكَثُرَتْ ذَلَّتُهُ وَعَثْرَتُهُ وَخَلَصَتْ لَوْجْهِكَ تَوْبَتُهُ فَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ
وَأَذِقْنِي شِفَاعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَا تَحْرِمْنِي
صَحْبَتَهُ إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اقْضِ لِي فِي الْأَرْبَعَاءِ
أَرْبَعًا اجْعَلْ قُوَّتِي فِي طَاعَتِكَ وَنَسَاطِي فِي عِبَادَتِكَ وَرَغْبَتِي

اسْتَرْخِ بِجَالِكَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ -

فِي ثَوَابِكَ وَرَهْدِي فِيمَا يُوجِبُ لِي إِلَيْهِ عِقَابِكَ إِنَّكَ لَطِيفٌ لِمَا
تَشَاءُ ۝

دُعَاءُ رُوحِ خَشْبَةِ (جمرات)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ اللَّيْلَ
مُظْلِمًا يُقَدِّرَتِهِ وَجَاءَ بِالنَّهَارِ مُبْصِرًا بِرَحْمَتِهِ وَكَسَانِي
خِيَاءَهُ وَأَنَا فِي نِعْمَتِهِ اللَّهُمَّ فَكَمَا أَبْقَيْتَنِي لَهُ فَأَبْقِنِي لِأَمْثَالِهِ
وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تَجْعَلْنِي فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ مِنْ
الْيَأْسِ وَالْأَيَّامِ بِأَرْكَابِ الْحَارِمِ وَالْكَتَابِ الْمَأْتَمِ وَارْتُقِنِي
خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا فِيهِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ
مَا فِيهِ وَشَرَّ مَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي بِذِمَّةِ الْإِسْلَامِ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ
وَبِحُرْمَةِ الْقُرْآنِ أَعْتَمِدُ عَلَيْكَ وَبِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ أَسْتَشْفِعُ لَدَيْكَ وَأَعْرِفُ اللَّهُمَّ ذِمَّتِي الَّتِي رَجَوْتُ بِهَا أَقْضَاءَ
حَاجَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - اللَّهُمَّ اقْضِ لِي فِي الْخَبِيسِ خَيْرًا
لَا يَتَّبِعُ لَهَا إِلَّا كَرَمَكَ وَلَا يُطِيقُهَا إِلَّا نِعْمَتُكَ سَلَامَةً أَتَوَى
بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَعِبَادَةٍ أَسْحَقُ بِهَا جَزِيلَ مَثُوبَتِكَ وَسَعَةً فِي
الْحَالِ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَأَنْ تُؤَمِّنَنِي فِي مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِأَمْنِكَ
وَتَجْعَلَنِي مِنْ طَوَارِقِ الْهَمِّ وَالْعُمُومِ فِي حِضْنِكَ صَلَّى عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ تَوَسُّلِي بِهِ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
نَافِعًا إِنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ -

دُعَاءُ رُوحِ جَمْعٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَدْوَلَ قَبْلَ الْإِنشَاءِ

ایسے مال میں مگر رکھو کہ اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

وَالرَّحِيَاءِ وَالْاٰخِرَ بَعْدَ فَنَاءِ الْاَشْيَاءِ الْعَلِيْمِ الَّذِي لَا يَنْسِي مَنْ
ذَكَرَهُ وَلَا يَنْقُصُ مَنْ شَكَرَهُ وَلَا يَخِيْبُ مَنْ دَعَاهُ وَلَا يَقْطَعُ
رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا وَّ اَشْهَدُ
جَمِيْعَ مَلَائِكَتِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَنْ بَعَثْتَ
مِنْ اَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَالسَّائِتِ مِنْ اَصْنَانِ خَلْقِكَ اِنِّيْ اَشْهَدُ
اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَخَدَّكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَلَا عَدِيْلُ
وَلَا خُلْفَ لِقَوْلِكَ وَلَا تَبْدِيْلَ وَاَنْتَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عِبَدُكَ
وَرَسُوْلَكَ اَدْبَى مَا حَمَلْتَهُ اِلَى الْعِبَادِ وَجَاهِدَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَقَّ الْجِهَادِ وَاَنْتَ بُشْرِيْمًا هُوَ حَقُّ مِنَ الثَّوَابِ وَاَنْذَرِيْمًا هُوَ
صِدْقٌ مِنَ الْعِقَابِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ مَا اَحْيَيْتَنِيْ وَلَا
تُرِخْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
اَنْتَ الْوَهَّابُ. صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجْعَلْنَا مِنْ
اَتْبَاعِهِ وَشِيْعَتِهِ وَاَحْسُرْنِيْ فِيْ رُْمُرَتِهِ وَوَقْفِيْ لِاَدَاءِ فَرْضِ
الْجُمُعَاتِ وَمَا اَوْجَبْتَ عَلَيَّ فِيْهَا مِنَ الطَّاعَاتِ وَتَمَهَّتْ لاهِلَهَا
مِنَ الْعَطَاءِ فِيْ يَوْمِ الْحِزَابِ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

دُعَاءِ رَوْشَنَبِه (مہفتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هُ بِسْمِ اللّٰهِ كَلِمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ
وَمَقَالَةِ الْمُتَحَرِّزِيْنَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ جَوْرِ الْجَائِرِيْنَ وَ
كَيْدِ الْخٰسِدِيْنَ وَبِعِيْ الطَّٰمِئِيْنَ وَاَحْمَدُهُ فَوْقَ حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ بِلَا شَرِيْكَ وَالْمَلِكُ بِلَا تَمْلِيْكَ لَا تَضَادُ
فِيْ حُكْمِكَ وَلَا تَنْزِعُ فِيْ مُلْكِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تُوزِعَنِيْ مِنْ شُكْرِنِعْمَتِكَ مَا تَبْلُغُ بِيْ

وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمِنْ عَلَامَةِ الْمُتَوَكِّلِ إِنْ لَا يَخَافُ غَيْرَ اللَّهِ -

غَايَةَ رِضَاكَ وَأَنْ تُعِينَنِي عَلَى طَاعَتِكَ وَلِرُؤْمِ عِبَادَتِكَ وَ
اسْتِحْقَاقِ مَثُوبَتِكَ بَلُطْفِ عِنَايَتِكَ وَتَرْحَمْنِي بِصِدْقِي عَنْ
مَعَاصِيكَ مَا أَحْيَيْتَنِي وَتُوفِقْنِي لِمَا يَنْفَعُنِي مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَنْ
تُشْرَحَ بِكَتَابِكَ صَدْرِي وَتُحَظَّ بِتِلَاوَتِهِ وَزُرِّي وَتَمَاحِي السَّلَامَةِ
فِي دِينِي وَنَفْسِي وَلَا تُوحِشْ بِي أَهْلَ أَلْسِي وَتُسَلِّمْ أَحْسَانَكَ
فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي كَمَا أَحْسَنْتَ فِيمَا مَضَى مِنْهُ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ :

دُعَاءُ عَافِيَةٍ

جو شخص بوقت صبح اس دعا کو ایک مرتبہ بشرط اعتقاد پڑھے اس دن کے تمام
مکروہات اور شر جن و انس اور دشمنوں سے امان خدا میں رہے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَآلِ بَيْتِي عَافِيَتِكَ وَجَلِّلْنِي
عَافِيَتِكَ وَحَصِّنِّي بِعَافِيَتِكَ وَأَكْرِمْ نِي بِعَافِيَتِكَ وَأَغْنِنِي
بِعَافِيَتِكَ وَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِعَافِيَتِكَ وَهَبْ لِي عَافِيَتِكَ وَأَفْرِشْنِي
عَافِيَتِكَ وَأَصْلِحْ لِي عَافِيَتِكَ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ عَافِيَتِكَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَافِنِي
عَافِيَةَ كَافِيَةَ شَافِيَةَ عَالِيَةَ نَامِيَةَ عَافِيَةَ تَوَلَّدِي فِي بَدَنِي الْعَافِيَةَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَأَمِّنْ عَلَيَّ بِالصِّحَّةِ وَالْأَمْنِ وَالسَّلَامَةِ فِي
دِينِي وَبَدَنِي وَالبصيرة في قلبي والنفاذ في أموري والخشية
لك والخوف منك والقوة على ما أمرتني به من طاعتك
والاجتناب لما نهيتني عنه من معصيتك اللَّهُمَّ وَأَمِّنْ
عَلَيَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَزِيَارَةِ قَبْرِ رَسُولِكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَ

اگر تم میں سے کوئی اللہ پر بھروسہ کرے اور کہے کہ میں توکل کی علامت ہی ہے کہ وہ سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتا۔

رَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَآلِ رَسُولِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَبَدًا
 مَا أَبْقَيْتَنِي فِي عَامِي هَذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَأَجْعَلْ ذَلِكَ مَقْبُولًا مَشْكُورًا
 مَذْكُورًا لَدَيْكَ مَذْخُورًا عِنْدَكَ وَأَنْطِقْ بِحَمْدِكَ وَشُكْرِكَ
 وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْكَ لِسَانِي وَاشْرَحْ لِمُرَاشِدِي دِينِكَ
 قَلْبِي وَأَعِزَّنِي وَدَرِّئْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ شَرِّ السَّمَاءِ
 وَالْمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْعَامَّةِ وَاللَّامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ
 وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ عَنِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ مَتْرِبٍ حَفِيدٍ وَمِنْ
 شَرِّ كُلِّ ضَعِيفٍ وَسُدِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَرِيفٍ وَوَضِيعٍ وَمِنْ
 شَرِّ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ وَبَعِيدٍ وَمِنْ
 شَرِّ كُلِّ مَنْ نَصَبَ لِرَسُولِكَ وَآهْلِ بَيْتِهِ حَرْبًا مِنَ الْحَيِّ
 وَالْأَيْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَابَّةٍ أَنْتَ اخِذْ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ
 مُسْتَقِيمٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ
 فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَادْحَرْ عَنِّي مَكْرَهُهُ وَادْرَأ عَنِّي شَرَّهُ وَرُدِّ كَيْدَهُ
 فِي نَحْرِهِ وَاجْعَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ سُدًّا حَتَّى تَعْبِي عَنِّي بَصْرَهُ وَتُصَمِّمَ
 عَنِّي ذِكْرِي سَمْعَهُ وَتَقْفِلَ دُونَ إِحْطَارِي قَلْبَهُ وَتُحْرِسَ عَنِّي
 لِسَانَهُ وَتَقْمَعَ رَأْسَهُ وَتُبَدِّلَ عِزَّهُ وَتُكْسِرَ جَبْرُوتَهُ وَتُدَلِّ
 مَرْقَبَتَهُ وَتَفْسَحَ كِبْرَهُ وَتُؤَمِّنَنِي مِنْ جَمِيعِ ضَرِّهِ وَشَرِّهِ وَ
 عِزِّهِ وَهَيْبَتِهِ وَكِبْرَتِهِ وَحَسَدِهِ وَغَدَاوَتِهِ وَعَدَاوَتِهِ وَجَائِلِهِ وَمَصَائِدِهِ وَرَجْلِهِ
 وَخَيْلِهِ إِنَّكَ عَزِيزٌ قَدِيرٌ

دُعائے ہلال

چاند دیکھنے کے وقت دعائے ہلال پڑھنا ہر مہینے سنت ہے خاص کر ماہ

رمضان میں اور جس مقام سے چاند دیکھے اسی مقام پر دعا پڑھنی چاہیے بہتر یہ ہے کہ

لَا تَنْنُ فِي أَمْرِكَ مَهْمُومًا فَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَ بِمَصَالِحِ الْعِبَادِ فَاذْهَبْ إِلَى مَا نَوَيْتَ يَكُنْ خَيْرًا
 شب اول میں دعائے بدل پڑھے اور اگر اتفاق نہ ہو تو دوسری شب بلکہ تیسری شب
 بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر ہے کہ دعا پڑھنے وقت رو قبیلہ ہو۔ چاند کی طرف اشارہ
 کی ضرورت نہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت چاند
 دیکھتے تھے تو تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ فرماتے تھے
 اور پھر پڑھتے تھے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ بِشَهْرِكَ إِدْجَاءَ لِشَهْرٍ
 كَذَا۔ پہلے کذا کی جگہ گذشتہ مہینہ کا نام اور دوسرے کذا کی جگہ اس مہینہ کا نام
 لے کہ جس کا چاند دیکھا ہے۔ نیز چاند دیکھتے وقت سات مرتبہ سورہ الحمد پڑھنا مستحب ہے
 حضرت امام زین العابدین علیہ السلام چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا الْخَلْقُ الْمَطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُرْتَدُّ دُنِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ
 الْمُتَصَرِّفُ فِي فَلَاحِ التَّدْبِيرِ أَمَنْتُ بِمَنْ تَوَرَّكَ الظُّلَمَ وَأَوْضَحَ
 بِكَ الْبُهْمَ وَجَعَلَكِ آيَةً مِّنْ آيَاتِ مُلْكِهِ وَعَلَامَةً مِّنْ عِلْمَاتِ
 سُلْطَانِهِ وَأَمْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالتَّقْصَانِ وَالتَّطْلُوعِ وَالْأَفْسُولِ وَ
 الْإِنْتَارَةِ وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذَلِكَ أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ وَإِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ
 سُبْحَانَهُ مَا أَحْجَبَ مَا دَبَّرَ فِي أَمْرِكَ وَالطَّفَ مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ
 جَعَلَكِ مِفْتَاحَ شَهْرٍ خَادِتٍ لَا مَرِحَادِتٍ فَاسْأَلِ اللَّهَ رَبِّي وَ
 رَبِّي وَخَالِقِي وَخَالِقِكَ وَمُقَدِّرِي وَمُقَدِّرِكَ وَمُصَوِّرِي وَ
 مُصَوِّرِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ يُجْعَلَ هَلَالُ بَرَكَةِ
 لَا تَسْحَقُهَا الْوَيَامُ وَطَهَارَةٌ لَا تَدْتَسِمُهَا الْأَشْهُامُ هَلُولِ أَمِنْ
 مِّنْ الْأَنْفَاتِ وَسَلَامَةٍ مِّنَ السَّيِّئَاتِ هَلُولِ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيهِ
 وَيَمِينِ لَا نَكْدَ مَعَهُ وَيَسْرٍ لَا يَمَارِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوبُهُ
 شَرٌّ هَلُولِ أَمِنْ وَإِيمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَإِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَإِسْلَامٍ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضِي مَنْ طَلَعَ

اپنے کام میں نوزم نہ ہو کہ اللہ بندوں کی وصلوں پر مہربان ہے جس کام کی نیت کی ہے جا بہتر ہو گا۔

عَلَيْهِ وَأَرْكِي مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ وَأَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ وَوَقَّعْنَا فِيهِ
 لِلتَّوْبَةِ وَأَعِصْمْنَا فِيهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيهِ مِنْ مَبَاشِرَةِ
 مَعْصِيَتِكَ وَأَذِرْنَا فِيهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَالْبِسْنَا فِيهِ جُبْنَ الْعَافِيَةِ
 وَأَتَمَّ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمَثَلَةَ إِنَّكَ الْمَثَانُ الْحَمِيدُ
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ٥

چاند دیکھنے کے نقش : اور ہر مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا مشہور ہے

<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>			<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		
<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>	<p>لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ</p>		

جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو اپنے مقام سے نہ ہٹو جب تک یہ دعائے پڑھ لو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٥
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ
 هَذَا الشَّهْرِ وَفَتْحَهُ وَنُورَهُ وَبَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَظُهُورَهُ وَرِزْقَهُ

أَسْأَلُكَ يَا صَابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِجَابٍ أَجْمَعُ قَلْبِكَ تَحْتَهُ خَيْرٌ كَثِيرًا الشَّارِعَةُ اللَّهُ تَعَالَى
 وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ دَاعُو دِيكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا
 بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا يَا أَلَمْنَ وَالْإِيمَانَ وَالسَّلَامَةَ وَالْإِسْلَامَ
 وَالْبَرَكَهَ وَالتَّقْوَى وَالتَّوْفِيقَ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

دعاء و نماز روز اول ہر ماہ

روایت ہے کہ پہلی تاریخ ہر ماہ کی دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے
 تیس بار قل ہر اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تیس بار سورۃ انا انزلناہ پڑھے بعد کچھ صدقے
 انشاء اللہ اس ماہ میں سلامتی رہے گی اور کہ جمیع آفات محفوظ رہے گا بعد نماز پر دعا پڑھنا مستحب ہے
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلٰی اللّٰهِ رَزَقَهَا
 وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّمَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلُّ فِیْ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 وَاِنْ یَسْئَلُ اللّٰهُ یُصِرُّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یُرِیدُکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهٖ
 یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْعَظِیْمُ الرَّحِیْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 یَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عَمْرٍ مُسِرًّا مَآشَا ؕ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ
 وَاَمْوُضٌ اَمْرٌ یَّحِیُّ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصَیْرِ الْعِبَادِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ
 الظَّالِمِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ قَیْرٍ رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ؕ
 علیحدہ علیحدہ چاندوں کے لئے حسب ذیل چیزیں مخصوص ہیں جو چاند دیکھ کر دیکھی جائیں۔

ماہ محرم سوّمہ کہت (پارہ ۵)	ماہ صفر سوّمہ حصصن (پارہ ۱)	ماہ ربیع الاول سوّمہ بحالہ (پارہ ۱)
یا سبّہ یا سونا یا چاندی	یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت
ماہ ربیع الثانی سوّمہ ملک (پارہ ۹)	ماہ جمادی الاول سوّمہ موقل (پارہ ۱)	ماہ جمادی الثانی سوّمہ مدثر (پارہ ۲)
یا جاہر یا گھوڑا یا گوسفند	روسے پسر یا ربیب یا چاندی	یا روسے فرزند یا بڑھا آدمی
ماہ رجب سوّمہ بیس (پارہ ۳)	ماہ شعبان سوّمہ حبّ (پارہ ۶)	ماہ رمضان سوّمہ محمد (پارہ ۲۶)
یا پھول یا پھیل یا قرآن مجید	یا سبزہ یا رنگین کپڑا یا روسے پر بیکار	یا تلوار یا اہل و عیال یا بڑھا آدمی
ماہ شوال سوّمہ فتح (پارہ ۲۶)	ماہ ذیقعد سوّمہ نسا (پارہ ۱۲)	ماہ ذی الحجہ سوّمہ حجر (پارہ ۱۳)
یا پھیل یا پانی یا فیروزہ یا سبزہ	یا خضر برتہرہ یا آئینہ یا جگن باپا	یا اچھی صورت یا آب روان

تحقیق صحابہوں کے لئے تعداد جزائلی ہے اطمینان قلب حاصل کر انشاء اللہ بہت جھلا ہوگا۔

بارہ مہینوں کی تاریخیں کے سعد و نحس

تاریخ	ماہ محرم - یہ مہینہ تمام عجم والم کا ہے	تاریخ	ماہ صفر اس مہینہ کی بھی تاریخ غشی کی کوئی تقریب نہیں کرنی چاہیے
۱	نیک	۱	نخن اکبر
۲	نیک	۲	نیک
۳	نخن	۳	نخن
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد	۴	نیک مگر سفر کے لئے بد
۵	نخن	۵	نخن
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک	۷	نیک - ولادت حضرت امام رشتی کاظم
۸	نیک مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک - مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	شہادت امام حسین علیہ السلام - روز عاشورا	۱۰	نخن اکبر
۱۱	نخن اکبر	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نخن	۱۳	نخن شہادت بی بی یکنہ سلام اللہ علیہا
۱۴	نخن اکبر	۱۴	نیک
۱۵	نیک مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۶	نخن	۱۶	نخن
۱۷	میانہ - قرض لینے دینے کو بد	۱۷	نخن - شہادت امام رضا علیہ السلام
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ	۲۰	نخن اکبر - روز اربعین امام حسین
۲۱	نخن	۲۱	نخن
۲۲	نخن اکبر	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نخن	۲۴	نخن
۲۵	نخن - شہادت حضرت امام زین العابدین	۲۵	نخن
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کو بد	۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نخن - وفات جناب رسول خدا و شہادت امام حسن
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد

عہ اس کل مہینہ میں غشی کی کوئی تقریب نہ کرنی چاہیے۔

وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى اللَّهِ فَاجْرَهُ عَلَى اللَّهِ كَانَ اللَّهُ وَلِيَّهُ وَنَاصِرُهُ وَحَافِظُهُ -



ماہ ربیع الاخر	تاریخ	ماہ ربیع الاول	تاریخ
	۱	نیک	۱
	۲	نیک - بقولِ وفاتِ رسولِ خدا ہے	۲
	۳	نیک	۳
	۴	نیک - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۴
	۵	نیک	۵
	۶	نیک	۶
	۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷
	۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸
	۹	نیک - عید شجاع	۹
	۱۰	نیک - ولادتِ حضرتِ امامِ حسنِ عسکریؑ	۱۰
	۱۱	نیک	۱۱
	۱۲	نیک	۱۲
	۱۳	نیک	۱۳
	۱۴	نیک	۱۴
	۱۵	نیک - روزِ مرگِ یزیدؑ	۱۵
	۱۶	نیک - مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۶
	۱۷	نیک - مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۷
	۱۸	نیک	۱۸
	۱۹	نیک	۱۹
	۲۰	نیک - مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰
	۲۱	نیک	۲۱
	۲۲	نیک	۲۲
	۲۳	نیک	۲۳
	۲۴	نیک	۲۴
	۲۵	نیک	۲۵
	۲۶	نیک - روزِ وفاتِ حضرتِ ابوطالبؑ	۲۶
	۲۷	نیک	۲۷
	۲۸	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۸
	۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹
	۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۳۰

نوٹ: اس مہینہ کی بھی آٹھ تاریخ نکاح کو نیک سمجھی گئی تھی مگر یہ کہنے سے بد مزہ کیا جائے اور یہ تاریخ کو سوگ کھول دیا جائے (الاحقر فرمایا ہے)۔ یہ قولِ اقرنی ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔



جو اللہ کی طرف سے ہجرت کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے اور اللہ اس کا ولی اور ناصر اور محافظ ہے۔

تاریخ	ماہ جمادی الاولیٰ	تاریخ	ماہ جمادی الاخریٰ
۱	نیک - بلاکت مارون رشید	۱	نخن
۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۳	نخن	۳	نخن - وفات جناب سیدہ
۴	نیک مگر سفر کے لئے بد تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک مگر بد ہے سفر کو تعمیر مکان کو نیک
۵	نخن	۵	نخن
۶	نیک	۶	نیک
۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نخن اکبر	۱۰	نیک - فتح جنگ جمل
۱۱	نخن اکبر	۱۱	نخن اکبر
۱۲	نیک	۱۲	نخن اکبر
۱۳	نخن	۱۳	نخن
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدین و فتح بصرہ	۱۵	نیک بقولے ولادت امام زین العابدین
۱۶	نخن مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نخن تعمیر مکان کو نیک
۱۷	میانہ مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۱۸	نیک
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نیک - ولادت جناب سیدہ
۲۱	نخن	۲۱	نخن
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک	۲۳	نیک
۲۴	نخن	۲۴	نخن
۲۵	نخن	۲۵	نخن
۲۶	نیک - مگر نجان و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک مگر نجان و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نخن اکبر	۲۸	نیک مگر نجان کے لئے بد
۲۹	نیک مگر نجان کے لئے بد	۲۹	نیک مگر نجان کے لئے بد
۳۰	نیک مگر نجان کے لئے بد	۳۰	نیک مگر نجان کے لئے بد

لے یہ قول معتبر ہے (سیدہ العلماء رحمہم)

لَا تَعْلَجْ فِي الْأَمْرِ فَإِنَّ اللَّهَ قَاضِي الْحَاجَاتِ لِقَضَى حَاجَتِكَ بِغَيْرِ تَعَبٍ

تاریخ	ماہ شعبان	تاریخ	ماہ رجب	تاریخ
۱	نیک ولادت بی بی زینب سلام اللہ علیہا	۱	نیک - ولادت امام محمد باقر علیہ السلام	۱
۲	نیک تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۲
۳	نیک ولادت امام حسین علیہ السلام	۳	نخس - شہادت امام علی نقیؑ	۳
۴	نیک مگر بد ہے سفر کو - ولادت حضرت عباس علیہ السلام	۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو - تعمیر مکان کو نیک	۴
۵	نخس	۵	نیک - ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۵
۶	نیک	۶	نیک	۶
۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷	نیک تعمیر مکان کو نیک	۷
۸	نیک - مگر بد ہے سفر کو	۸	نیک مگر بد ہے سفر کو	۸
۹	نیک ولادت حضرت علی اصغر علیہ السلام	۹	نیک	۹
۱۰	نیک	۱۰	نیک ولادت امام محمد تقیؑ	۱۰
۱۱	نیک	۱۱	نخس اکبر	۱۱
۱۲	نیک	۱۲	نخس اکبر	۱۲
۱۳	نخس	۱۳	نیک ولادت جناب امیر علیہ السلام	۱۳
۱۴	نخس اکبر	۱۴	نیک	۱۴
۱۵	نیک ولادت حضرت صاحب الامرؑ	۱۵	نیک - شہادت امام جعفر صادقؑ	۱۵
۱۶	نخس مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶	نخس - مگر تعمیر مکان کو نیک	۱۶
۱۷	میان مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میان مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷
۱۸	نیک	۱۸	نیک	۱۸
۱۹	نیک	۱۹	نیک	۱۹
۲۰	نخس اکبر مگر تعمیر مکان کو نیک	۲۰	میان تعمیر مکان کو نیک	۲۰
۲۱	نخس	۲۱	نخس	۲۱
۲۲	نیک	۲۲	نیک روز بزرگ معادیت	۲۲
۲۳	نیک	۲۳	نیک روز غم کو امام حسن زنجلی ہونے	۲۳
۲۴	نخس	۲۴	نیک - روز فتح خیبر	۲۴
۲۵	نخس	۲۵	نخس - شہادت امام زکی کاظمؑ	۲۵
۲۶	نخس اکبر	۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶
۲۷	نیک	۲۷	نیک - عید بخت و شب معراج	۲۷
۲۸	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۸	نخس حضرت امام حسین کی مدینہ سے روانگی	۲۸
۲۹	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹
۳۰	نیک مگر نکاح کے لئے بد	۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۳۰

اس کام میں جلدی نہ کر کیونکہ اللہ حاجت کا براہین والا ہے۔ تیری حاجت بھی بغیر تکلیف کے ہمارے کار۔

تاریخ	ماہ رمضان	تاریخ	ماہ شوال
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک	۲	نخن اکبر - تعمیر مکان کے لئے نیک
۳	نخن اکبر	۳	نخن
۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو - تعمیر مکان کو نیک	۴	نیک - مگر بد ہے سفر کو - تعمیر مکان کو نیک
۵	نخن	۵	نخن
۶	نیک	۶	نخن اکبر
۷	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک	۷	نیک - تعمیر مکان کے لئے نیک
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نخن اکبر - یوم غم - جنت البقیع
۹	نیک	۹	نیک
۱۰	نخن رحلت نبی بی خدا پیچہ - الکبریٰ سلام اللہ علیہا	۱۰	نیک
۱۱	نیک	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نخن	۱۳	نخن
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک - ولادت امام حسن علیہ السلام	۱۵	بقولے شہادت امام جعفر صادق
۱۶	نخن - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نخن - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک
۱۹	روز غم کو جناب امیر علیہ السلام زخمی ہوئے شب قدر	۱۹	نیک
۲۰	نخن اکبر - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	میانہ - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۲۱	روز شہادت جناب امیر از غم و شب قدر	۲۱	نخن
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	نیک - شب قدر	۲۳	نیک
۲۴	نخن اکبر	۲۴	نخن
۲۵	نخن	۲۵	نخن
۲۶	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۲۶	نیک - مگر نجاج و سفر کو بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نیک - مگر نجاج کے لئے بد	۲۸	نیک - مگر نجاج کے لئے بد
۲۹	نیک - مگر نجاج کے لئے بد	۲۹	نیک - مگر نجاج کے لئے بد
۳۰	نیک - مگر نجاج کے لئے بد	۳۰	نیک - مگر نجاج کے لئے بد

سے یہ قول قوی ہے (سید العلماء علیہ السلام)

فِي هَذِهِ الْأُمُورِ خَيْرٌ وَبَرَكَةٌ وَلَكِنْ لَا يَدُلُّكَ مِنْ صِدْقَتِهِ قَبْلَ تَوَجُّهِكَ إِلَيْهِ

تاریخ	ماہ ذمی قعدہ	تاریخ	ماہ ذمی الحجہ
۱	نیک	۱	نیک
۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۲	نیک - تعمیر مکان کو نیک
۳	نحسن	۳	نحسن
۴	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۴	نیک - مگر سفر کے لئے بد - تعمیر مکان کو نیک
۵	نحسن	۵	نحسن
۶	نحسن اکبر	۶	نیک
۷	نیک - تعمیر مکان کو نیک	۷	نحسن شہادت امام محمد باقر - تعمیر مکان کو نیک
۸	نیک - مگر سفر کے لئے بد	۸	نحسن اکبر
۹	نیک	۹	نحسن - شہادت حضرت سلم - روز عرفہ
۱۰	نحسن اکبر	۱۰	نیک - برم عید الاضحیٰ
۱۱	نیک ولادت حضرت امام علی رضا	۱۱	نیک
۱۲	نیک	۱۲	نیک
۱۳	نحسن	۱۳	نحسن
۱۴	نیک	۱۴	نیک
۱۵	نیک - مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۵	نیک - ولادت امام علی نقی
۱۶	نحسن - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۱۶	نحسن - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک
۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد	۱۷	میانہ - مگر قرض لینے دینے کو بد
۱۸	نیک	۱۸	نیک - عید غدیر
۱۹	نیک	۱۹	نیک
۲۰	میانہ - مگر تعمیر مکان کے لئے نیک	۲۰	نحسن اکبر - مگر تعمیر مکان کو نیک
۲۱	نحسن	۲۱	نحسن
۲۲	نیک	۲۲	نیک
۲۳	بد - شہادت امام رضا	۲۳	نیک
۲۴	نحسن	۲۴	نیک - عید مبارک
۲۵	عید و حرا الارض ولادت حضرت ابراہیم و عیسیٰ	۲۵	نحسن
۲۶	نیک مگر نکاح و سفر کے لئے بد	۲۶	نیک - مگر نکاح و سفر کے لئے بد
۲۷	نیک	۲۷	نیک
۲۸	نحسن اکبر	۲۸	نحسن اکبر
۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد	۲۹	نیک - مگر نکاح کے لئے بد
۳۰	نحسن - شہادت امام محمد تقی	۳۰	نیک - مگر نکاح کے لئے بد

ان کاموں میں خیر و برکت ہے لیکن اس طعن مترجم ہونے سے پہلے مجھے حدیث دینا چاہیے۔

ہر مہینہ کی سعد و نحس تاریخیں

جناب علی ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ سعد ہے۔ اس روز خداوند عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ تاریخ طلب حاجات، قرب حاکم حاصل کرنے، طلب علم، خواستگاری عورت، سفار و خرید و فروخت کے لئے مبارک ہے۔ اور اگر کوئی بندہ یا حیوان گم ہو جائے تو آٹھ روز میں واپس آجائیگا اور بیمار شفا پائے گا۔ اور اگر اس روز لڑکا تولد ہو تو وہ بابرکت ہوگا۔ روزی میں وسعت ہوگی اور پہلی شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

دوسری تاریخ نیک ہے۔ اس تاریخ حضرت تو پیدا ہوئیں۔ بہتر و مناسب ہے کہ اس روز عورت کی خواستگاری کرے، گھر کی بنیاد رکھے، تنک و قبائلہ وغیرہ تحریر کرے طلب حاجت کرے اور کاروبار اختیار کرے۔ جو شخص اس روز اول وقت میں بیار ہو جائے تو اس کی بیماری خفیف ہوگی لیکن آخر روز کی بیماری شدید ہوگی۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا نیک صالح ہوگا۔ اور دوسری شب کا خواب صحیح نہیں ہے۔

تیسری تاریخ نحس ہے۔ حضرت آدم و حوا بہشت سے زمین پر اتارے گئے تھی اللہ کان سرکام سے پرہیز کرے۔ اس دن بھاگا ہوا داپس آجائے گا جو بیمار ہوگا اس کی بیماری تکلیف دہ ہوگی۔ البتہ اگر اس روز فرزند پیدا ہو تو اس کی عمر دراز ہوگی۔ روزی فراخ ہوگی۔ اس شب کے خواب کی تفسیر برعکس ہوگی۔

چوتھی تاریخ نیک ہے۔ حضرت ایل پیدا ہوئے۔ کھیتی باڑی کرنے، عمارت بنانے

صہ واضح ہو کہ تاریخوں کی سعادت و نحوست اس تفصیل کے ساتھ جو مشہور ہے معتبر احادیث سے ثابت نہیں ہے۔ بے شک دنوں کے متعلق مثلاً دو شنبہ و چہار شنبہ رپیر بدھا کی نحوست اور شنبہ و

پنج شنبہ (مفتہ و جمعرات) کی سعادت معتبر روایات میں وارد ہیں بہر حال نیک و بد تاریخوں کی اہمیت اس درجہ نہیں

کھنا چاہیے کہ ضروریات دینی و دنیوی کو اس کی وجہ سے مٹا کر دیا جائے۔ (سیدنا اعلیٰ علیہ السلام)

شکار کرنے اور جانور خریدنے کے لئے خوب ہے۔ البتہ سفر کرنا مکروہ ہے، خطرہ ہے کہ قتل ہو جائے یا اس کا مال چوری یا کوئی بلا نازل ہو جائے۔ اس روز کا پیدا شدہ فرزند شائستہ و مبارک ہوگا۔ بھگے ہڑے کی دالسی دشوار ہوگی اور اس شب کا خواب صحیح ہے۔

پانچویں تاریخ محسن ہے۔ اس روز قابیل پیدا ہوا۔ اور اس تاریخ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ اس روز نہ کوئی کام کرے اور نہ گھڑے باہر نکلے۔ چھوٹی قسم کھانے والا سزا پائے گا۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ اور اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی۔

چھٹی تاریخ حاجات کے برآنے کے لئے شائستہ ہے اور خواست گامی عورت اور سفر کرنا خواہ بری ہو یا بخیری۔ خوب ہے۔ اور جانور خریدنے کے لئے بھی یہ تاریخ نیک ہے۔ اس روز پیدا ہونے والا بچہ نیک نصیب اور آفات سے محفوظ ہوگا۔ شکار کرنے اور طلب معاش وغیرہ کے لئے بھی خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہوتا ہے مگر اس کا اثر ایک روز کے بعد ظاہر ہوگا۔

ساتویں تاریخ سب کاموں کے لئے اچھی ہے۔ اس روز شق کتابت شروع کرنا والا بدرجہ کمال فائز ہوگا۔ عمارت بنانا اور عردی کہنا خوب ہے جو لڑکا اس تاریخ پیدا ہوگا نیک نصیب ہوگا۔ اور اس کی روزی فراخ ہوگی۔ شکار اور طلب رزق کرنا بھی وارد ہے۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔

آٹھویں تاریخ طلب حاجات اور خرید و فروخت کے لئے شائستہ ہے اگر بادشاہ کے پاس حاجت لے کر جائے تو پوری ہوگی۔ اور اس روز بڑی و بھری سفر کرنا اور لڑائی پر جانا مکروہ ہے جو لڑکا پیدا ہوگا نیک اطوار ہوگا۔ بھگے ہڑے کا ہوا بصد شکل و وقت ہاتھ لگے گا۔ اس روز جو بیمار ہوگا سختی اٹھائے گا اور اس شب کا خواب سچا ہے۔

نویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز کسی کام کی ابتدا کرنا قرض لینا۔ زراعت کرنا اور درخت لگانا خوب ہے اگر دشمن سے لڑائی ہو تو اس پر غالب آئیگا۔ سفر وسیلہ نطفہ است ہوگا۔ چوری شدہ مال جلدی ہاتھ لگے گا۔ اور اس تاریخ کا مولود نیک نصیب ہوگا۔ البتہ

اس کام میں تاخیر فریو برکت کا ذریعہ ہے۔

جو اس تاریخ بیمار ہوگا۔ اس کی بیماری سنگین صورت اختیار کرے گی۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔ اور بنا بر دیگر روایت تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی۔

دسویں تاریخ خرید و فروخت اور سفر کرنے کے لئے خوب ہے۔ اس تاریخ حضرت نوح علیہ السلام متولد ہوئے۔ اس روز کا مولود معمر اور آسودہ حال ہوگا۔ گم شدہ ملے گا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ اس روز بیمار ہونے والے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ وصیت کرے۔ زراعت کرنا، خرید و نا در کاشت کرنا خوب ہے۔ اس شب کا خواب چھوٹا ہوتا ہے۔ اور دیگر روایت کی بنا پر خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی۔

گیارہویں تاریخ ہر کام کے لئے شائستہ ہے۔ اس تاریخ کو حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ خرید و فروخت کرنا بہتر ہے مگر بادشاہ کے پاس جانے سے پرہیز کرے۔ بھاگا ہوا شخص جلدی واپس آجائے گا۔ بیمار شخص جلد شفا یاب ہوگا۔ اس روز کا مولود نیک و صالح ہوگا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے۔ اگرچہ اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہو۔ بروایت دیگر تین روز میں تعبیر نکلے۔

بارھویں تاریخ نیک ہے۔ خواستگاری عورت کے لئے جانا۔ دکان کھولنا اور بحری سفر کرنا خوب ہے۔ بیمار کے شفا یاب ہو جانے کی امید ہے جو لڑکا پیدا ہو وہ نیک تربیت یافتہ ہوگا۔ بڑی عمر پائے گا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

تیرھویں تاریخ نیک ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے۔ بادشاہ کے پاس جانے، سرتراشی اور سر میں تیل ملنے سے پرہیز کیا جائے۔ بھاگا ہوا شخص کے واپس آنے کی امید کم ہے۔ بیمار کی بیماری شدید صورت اختیار کرے گی۔ اس روز کا مولود زندگانی نہ پائے گا۔ اس شب کا خواب چھڑا ہوتا ہے اور بروایت دیگر جو خواب دیکھے اس کا اثر تین روز میں ظاہر ہوگا۔

چودھویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے۔ اس روز جو فرزند پیدا ہوگا۔ ظالم ہوگا۔ اس تاریخ طلب علم، خرید و فروخت اور سفر کرنا اور کشتی پر سوار ہونا خوب ہے۔ بیمار صحت پائیگا۔ بھاگا ہوا ہاتھ آئے گا۔ اس رات جو خواب دیکھے اس کا اثر ۳۶ یا ۴۰ روز کے بعد ظاہر ہوگا اور بظاہر لیت

وَإِذَا عَزَمْتَ عَلَىٰ أَمْرٍ فَاذْعَلْهُ وَلَا تَحْمِلْهُمَا يَحْصِلُ لَكَ خَيْرًا ۗ - الشَّاعِرُ اللَّهُ -

دیگر اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

پندرہویں تاریخ ہر کام کے لئے نیک ہے مگر قرض لینا یا دینا بد ہے۔ بیمار کو جلد صحت ہوگی۔ بھگا ہوا جلد ہاتھ آئے گا۔ جو فرزند اس تاریخ پیدا ہوگا وہ یا گڑبگاہوگا یا اُس کی زبان میں کوئی عیب ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی۔

سولہویں تاریخ نیک ہے۔ کسی کام کے لئے اچھی نہیں مگر تعمیر مکان کے لئے خوب ہے۔ اس روز سفر کرنا موجب ہلاکت ہوگا۔ بھگا ہوا جلد واپس آئے گا۔ بیمار شفا یاب ہوگا۔ پیش از زوال پیدا شدہ فرزند دیوانہ ہوگا مگر بعد از زوال پیدا ہونے والے فرزند کا انجام بخیر ہوگا۔ اس شب کے خواب کا اثر دو روز کے بعد یا بروایتے ویر میں ظاہر ہوگا۔

سترہویں تاریخ میانہ ہے۔ لڑائی جھگڑا کرنے اور قرض لینے دینے سے پرہیز کرے۔ اس روز کے مولود کا حال نیک ہوگا۔ طلب حاجت نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ روز بھاری ہے۔ بروایتے اس تاریخ کو شاخ لگانا خوب ہے۔ اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔

اٹھارویں تاریخ ہر کام کے لئے مبارک ہے۔ خرید و فروخت، زراعت و سفر کرنا بہتر ہے۔ اگر قرض دے گا وصول ہوگا۔ بیمار شفا پائے گا۔ اس تاریخ کو جو فرزند پیدا ہوگا سعید ہوگا۔ اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

انیسویں تاریخ سعد ہے۔ حضرت اسحق پیدا ہوئے۔ سفر و طلب روزی اور حصول علم کے لئے بہتر ہے۔ بھگا ہوا اور گم شدہ ۱۵ روز کے بعد واپس آجائے گا جو فرزند پیدا ہوگا۔ توفیق خیر پائے گا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

بیسویں تاریخ میانہ ہے۔ سفر کرنے اور حاجات کے برآئے کے لئے خوب ہے۔ بھاگے ہوئے شخص کا ہاتھ آنا مشکل ہے جو راہ بھول جائے مگر ہلاکت میں پڑے گا۔ بیمار کی بیماری شدت اختیار کرے گی۔ اس تاریخ کا مولود سخی و شقت میں بسر کرے گا۔ اس شب کا خواب صحیح و موثر ہے۔

اکیسویں تاریخ نیک ہے لہذا اس روز طلب حاجت کرے نہ بادشاہ کے پاس جائے

جس کام کا قصد کیا ہے اسے کر اور غم نہ اٹھا انشاء اللہ تیرے لئے بہتری ہوگی۔

اور نہ سفر کرے کیونکہ اس میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ جو فرزند پیدا ہوگا وہ پریشانی و فقر میں مبتلا ہوگا۔ البتہ فریح حیوانات خوب ہے۔ اس شب کا خواب چھوٹا ہے۔

بائیسویں تاریخ حاجات کے بر آنے اور فرید و فروخت کرنے کے لئے خوب ہے۔ بیماریا جلد شفا یاب ہوگا۔ اور مسافر بخیریت واپس آئے گا۔ اس شب کا خواب سچا ہے اور اس کی تعبیر بہت نیک ظاہر ہوگی۔

تیسویں تاریخ سعد ہے۔ اس روز حضرت یوسفؑ پیدا ہوئے۔ طلب حاجات خواستگاری عورت اور تجارت کا خوب ہے۔ سفر وسیلہ طفر ثابت ہوگا جو فرزند پیدا ہوگا نیکو کار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

چوبیسویں تاریخ نحس اکبر ہے۔ اس تاریخ فرعون پیدا ہوا۔ پس کسی کام کے کرنے کا قصد نہ کرے۔ اس روز کا مولود سختی میں بسیر کرے گا۔ اور اسے توفیق خیر نصیب نہ ہوگی۔ آخر عمر میں مرگ حاجات کا شمار ہوگا۔ اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

پچیسویں تاریخ نحس ہے۔ بیماری کی بیماری طول پکڑے گی۔ البتہ جو فرزند پیدا ہوگا آخر میں فراخ روزی والا ہوگا۔ لیکن ملائے سخت میں گرفتار ہوگا۔ آخر میں چھٹکارا ہوگا۔ اس روز کے شر سے بچنے کے لئے نماز و عبادت صدق کرے۔ اور اس شب کا خواب چھوٹا ہے۔

چھبیسویں تاریخ برائے سفر شائستہ ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ پس اس تاریخ ترک سفر مناسب ہے۔ خواستگاری عورت نہ کرے۔ اس روز جو ازدواج ہوگا وہ زن و شوہر میں جدائی پر منتج ہوگا۔ بیماریا کا حال بد ہوگا۔ اس روز کا مولود لمبی عمر یا نیگا اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔

ستائیسویں تاریخ ہر کام کے لئے خوب ہے جو فرزند اس روز پیدا ہوگا صاحب نیک نصیب ہوگا۔ اور عطر طبعی کو پسندے گا۔ اور عوام میں ہر دو عزیز ہوگا۔ اس تاریخ سفر کرنا خوب ہے اور اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہوگی۔

اٹھائیسویں تاریخ سفر کو نیک ہے لیکن بعض روایات کی بنا پر سفر کرنا ۲۸، ۲۹، ۳۰ بلکہ ۲۳ تاریخ کو بھی مکروہ ہے۔ جب کہ چاند شعاع آفتاب میں ہو۔ لہذا ترک سفر کرنا مناسب ہے۔ اس

إِجْلِبْنَ عَلَىٰ لِسَانِ الضَّبِّ وَالْقَنَاعَةِ فَإِنَّ التَّوْبَةَ مَقْسُومٌ وَالْأَمْرُ مَقْدُورٌ

روز حضرت یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ لہذا جو فرزند پیدا ہوگا تیسرا شے غم و الم ہوگا۔ اس رات کے خواب کا اثر اس روز ظاہر ہو۔ بنا بروائے دیگر تعبیر برعکس ظاہر ہوگی۔

آئیسریں تاریخ خوب ہے جو فرزند پیدا ہو۔ بار بار ہوگا۔ سفر وسیلہ ظفر ہوگا۔ اس روز نہ وصیت نامہ لکھے اور نہ دوستوں کی ملاقات کو جائے اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔

تیسویں تاریخ نیک ہے۔ خرید و فروخت اور نکاح کرنا خوب ہے۔ اس روز کا مولود بڑبار اور صاحب اقبال ہوگا۔ بھاگا ہوا واپس آئے گا۔ گم شدہ چیز ہاتھ آئے گی جو قرض دیگا جلد وصول ہوگا اور اس شب کا خواب صحیح اور موثر ہے۔

نوٹ: اگر کسی کام کی بہت ضرورت ہو اور مہینہ کی تاریخ بد ہو کر آٹھ ہفتہ کا وہ دن نیک ہو تو اس کام کو کرے۔

سئائیسواں باب

حالات و اعمال ہر ماہ

ماہ محرم

خداوند عالم نے قرآن مجید میں چار مہینوں کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ایک محرم، دوسرا رجب، تیسرا ذی قعدہ، چوتھا ذی الحجہ۔ ان مہینوں میں کفار سے بھی لڑائی کا آغاز نہ کیا جاتا تھا۔ اور ماہ محرم کے تو نام سے ہی اس کا احترام ظاہر ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محرم کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتے اور یہ دعائیں مرتبہ پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ الْإِلَهُ الْقَدِيمُ وَهَذَا سَنَةُ حَيْدِيَّةٍ فَأَسْأَلُكَ فِيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلَىٰ هَذِهِ النَّفْسِ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوْرِ وَالرُّسُولِ

صبر اور قناعت کی چادر پہ بیٹھ کر رزق مقسوم ہر چکھتا ہے اور ہر گویا وہی جو متعدد میں لکھا ہے۔

بِمَا يَقْرَبُنِي إِلَيْكَ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا
 عِمَادَ لَهُ يَا دُخْرَ مَنْ لَا دُخْرَ لَهُ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ
 لَا غِيَاثَ لَهُ يَا سَدَّ مَنْ لَا سَدَّ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ يَا حَنَّ
 الْبَلَاءِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ يَا عِزَّ الضَّعْفَاءِ يَا مُنْقِدَ الْغُرْتِ يَا مُبْحِ
 الْهَلَكِ يَا مُنْعِمًا يَا مُجِيبًا يَا مُفْضِلًا يَا مُحْسِنًا أَنْتَ الَّذِي سَجَدَ لَكَ
 سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُورُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوَى
 الْمَاءِ وَخَفِيفُ الشَّجَرِ يَا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا
 خَيْرَ أُمَّةٍ يُظُنُّونَ وَاعْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُونَ وَلَا تَوَاخِدْنَا بِمَا
 يَقُولُونَ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
 الْعَظِيمِ امْتَابِهِ كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
 إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ط

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو روز عاشورہ کہتے ہیں۔ اس روز سید الشہداء و اہل عیال
 گلوں تبا حضرت امام حسین علیہ السلام مجھ اپنے اعزاء و اصحاب کے کہ بلا میں بے جرم و خطا
 بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور یہ دس روز امام مظلوم کو نہایت حزن و غم میں گزرے۔ لہذا
 مومنین کو چاہیے کہ یہ دس روز عزاداری میں بسر کریں اور گریہ و زاری و ماتم میں مشغول رہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ کافر تک اس
 میں لڑائی کو حرام جانتے تھے۔ لیکن اس امت کے منافقوں نے ماہ محرم میں ہمارا خون حلال
 سمجھا۔ ہماری عورتوں بچوں کو قیدی بنایا۔ خیموں میں آگ لگائی۔ ہمارا مال و اسباب لوٹا۔ اور
 ہمارے بارے میں حرمت رسول کی رعایت نہ کی۔ اس مصیبت نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر
 دیا۔ پس لازم ہے کہ رونے والے اس مصیبت پر روئیں۔ کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام
 پر رونے کا بان کبیرہ کو محو کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرماتا ہے کہ جب میرے جد امجد
 حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ خاک پر سائی اگر ان

اخْلِصْ نِيَّتَكَ لِلَّهِ وَأَخْسِنْ مَعَامَلَتَكَ مَعَ النَّاسِ إِنْ أَرَدْتَ الْعِزَّ وَالْجَلَالَ -

مظلوم کے لئے تو اس قدر گریہ دزاری کرے کہ آنسو تیرے چہرہ پر جاری ہوں تو خداوند عالم تمام پھوٹے اور بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جس وقت اس دنیا سے انتقال کرے تو کوئی گناہ تجھ پر باقی نہ ہو۔ پس امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر۔ آپ کے قاتلوں پر لعنت کر۔ اور جس وقت تجھ کو امام حسین علیہ السلام کی مصیبت یاد آئے تو کہہ یا لَیْسَنِي كُنْتُ مَعْصُومًا فَخَوْفٌ فَوْزًا عَظِيمًا۔ (کاش میں بھی شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتا۔ پس درجہ عظیم پر فائز ہوتا)۔

اعمالِ شبِ عاشورا

شبِ دہم وہ شب ہے کہ جس میں جناب سید الشہداء مع اعزہ واصحاب و احباب کے عبادتِ الہی میں مشغول رہے۔ شہادت کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ ساری رات جاگ کر بسر کی۔ لہذا مجاہدین امام حسین علیہ السلام کا ایمانی فرضیہ ہے کہ وہ بھی شبِ بیداری کریں۔ اور انکی مصیبتیں یاد کر کے روئیں۔ اور نوحہ و ماتم کی مجلسیں برپا کریں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے۔ گریہ دزاری کے ساتھ شبِ بیداری کرے اور عبادتِ الہی میں مشغول رہے۔ تو وہ بروز قیامت شہدائے کربلا کی طرح اپنے خون میں آلودہ محسوس ہوگا۔ اور جو شخص شبِ روزِ عاشورا زیارت بجالائے تو ایسا ہے کہ گویا وہ حضرت کی نصرت میں آپ کے سامنے شہید ہوا۔ اس شب چار رکعت نماز یاد و سلام بجالائے۔ اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک مرتبہ کے بعد سورہ قل هو اللہ پچاس دفعہ پڑھے۔ بروایت دیگر چار رکعت نماز دو دو کر کے اس طریق سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیت الکرسی، دوسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل هو اللہ تیسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں دس مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ سورہ قل هو اللہ پڑھے۔ تو خداوند عالم اس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

اعمالِ روزِ عاشورا

روزِ عاشورا بغیر روزہ کی نیت کے نافذ کریں۔ کھانا پینا موقوف کریں۔ حقہ بھی نہ پیئیں

اللہ کے واسطے اپنی نیت کو خالص کر اور لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر اگر عزت و آبرو چاہتا ہے۔

مجالس عزائے سید الشہداء برپا کریں، خوب گریہ و بکا کریں۔ اپنے گھردالوں کو حکم دیں کہ اس طرح گریہ و زاری کریں اور صعب نام بچائیں جس طرح کہ اپنی سب سے پیاری اولاد کے مرنے پر روتے ہیں۔ اور آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے فاقہ شکنی کریں۔ اس روز دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ اور اپنے گھر کے لئے اس دن غلہ وغیرہ کسی چیز کا ذخیرہ نہ کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص روز عاشورا کو مصیبت و غم کا دن قرار دے گا تو خداوند عالم ہر روز قیامت اُس کے لئے خوشی کا دن قرار دے گا۔ اور جو کوئی روز عاشورا کو برکت کا دن سمجھے اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ کرے۔ تو خداوند عالم اس ذخیرہ کو مبارک نہ کرے گا۔ اور قیامت کے دن بڑی ذخیرہ کے ساتھ اُس کا حشر ہوگا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اشخاص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائیں حضرت کی مصیبت پر خوب روئیں۔ اپنے گھردالوں اور جملہ متعلقین کو بھی رونے کا حکم دیں اور سامانِ عزائے اپنے گھر میں برپا کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے سے رو کر ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حضرت کی مصیبت کا پر سادیں تو خداوند عالم اجر عظیم کرامت فرمائے گا۔ ایک دوسرے کو پرسنان الفاظ میں دیں۔

عَظَّمَ اللَّهُ أَجُورَنَا بِصَابِنَا بِأَحْسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَجَعَلَنَا وَ
إِيَّاكُمْ مِنَ الظَّالِمِينَ بِشَارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص روز عاشورا ہزار مرتبہ سورہ قل ہر اللہ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور حضرت کے قاتلوں پر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ اللَّهُمَّ الْعَن قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَ
أَصْحَابِهِ۔ عمل عاشورا کے دو طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل روز عاشورا ہے جو حضرت محمد باقر علیہ السلام نے عقیقہ بن محمد کو تعلیم کیا جب کہ

لَا تَبْرَحُ مِنْ مَكَانِكَ فَإِنَّ طَالِبَ الذِّكْرِ مَهْمَانٌ وَالْقَائِعُ عَزِيزٌ

اس نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وہ تعلیم فرمائیے کہ روز عاشورا اگر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک ہوں تو اس زیارت کو پڑھوں، اور جب باہر کسی اور شہر میں ہوں تب بھی اس کا اشارہ کر کے پڑھوں۔ اس پر حضرت نے یہ عمل فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند عالم تم کو اجر عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی بہت کچھ فضائل اس عمل کے منقول ہیں۔ منجملہ ان کے حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس زیارت کو پڑھو۔ اور خداوند عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی برکت سے وہ حاجت روا ہوگی۔ لہذا روز عاشورا کے علاوہ اور دنوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں صورت عمل یہ ہے کہ اپنے بند جامہ کھول دے اور آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ دے اور صحرا یا چھت پر جا کر رُجوع قلب و باجتم گریاں اول روز قبل دوپہر روضہ مقدسہ رسید الشہداء حضرت امام حسین کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پہلے یہ مختصر زیارت پڑھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبُورُكَاتُهُ - پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اس کے بعد نیت کر کے کہ

زیارت پڑھتا ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا سنت قریبہ الی اللہ یہ

زیارت شروع کرے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ

رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ الرَّهْمَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ وَابْنَ خَيْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللَّهِ

وَابْنَ سَارِهِ وَالْوَسْرَ الْمُؤْتَوْرَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ

بِفِتْيَانِكَ وَأَنَاخَتْ بِوَجْهِكَ عَلَيْكُمْ مَيِّتِي جَمِيعًا سَلَّمَ اللَّهُ أَبَدًا

مَا بَقِيَتْ وَمَا بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ

عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلَى جَمِيعِ

أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ مُصِيبَتُكَ فِي السَّمَوَاتِ عَلَيَّ جَمِيعِ

أَهْلِ السَّمَوَاتِ فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّتَهُ أَسَسَتْ أَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ

اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے اور زیادہ کا طالب نہ ہو تا ہے اور قناعت کرنے والا ہے۔

عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَأَزَالَتْكُمْ
عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمْ اللَّهُ فِيهَا وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَّ
اللَّهُ الْمُهَيِّدِينَ لَهُمْ بِالْمُسِيكِينَ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرَّئْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ
مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَاءِ عِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَأَوْلِيَاءِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ
اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي سَلِمْتُ لِمَنْ سَأَلْتَهُمْ وَحَرَبْتُ لِمَنْ حَارَبْتَهُمْ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَنَّ اللَّهُ إِلَى زِيَادٍ وَالْمَرَوَانَ وَلَعَنَّ اللَّهُ بَنِي أُمَيَّةَ
قَاطِبَةً وَلَعَنَّ اللَّهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَّ اللَّهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَّ اللَّهُ
شِمْرًا وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَالْجَمْتُ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّأَتْ
لِقِتَالِكَ يَا أَبِي أَنْتَ وَأَهْلِي صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مِصَابِي
بِكَ فَاسْتَلْتُ اللَّهَ الَّذِي أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَأَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ يَرْتَفِقَنِي
طَلَبَ تَارِكَ مَعَ إِمَامٍ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحَسْبَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي اتَّقَرَّبْتُ
إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى قَاطِبَةٍ وَإِلَى الْحَسَنِ
وَإِلَيْكَ بِمَوَالاتِكَ وَإِلَى الْبِرَاءَةِ مِنْ قَاتِلِكَ وَنَصَبِكَ لَكَ الْحَرْبُ وَ
بِالْبِرَاءَةِ مِنْ مَنْ أَسَسَ الظَّالِمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَأَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ
وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنْ أَسَسَ الظَّالِمِ ذَلِكَ
وَبَنَى عَلَيْهِ بُيُوتَهُ وَجَرَى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى
أَشْيَاءِكُمْ بَرَّئْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ مِنْهُمْ وَأَتَّقَرَّبْتُ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ
إِلَيْكُمْ بِمَوَالاتِكُمْ وَمَوَالِدَةِ وَلِيَّتِكُمْ وَبِالْبِرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ
وَالنَّاصِبِينَ لَكُمْ الْحَرْبُ وَبِالْبِرَاءَةِ مِنْ أَشْيَاءِ عِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ
وَأَوْلِيَاءِهِمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي سَلِمْتُ لِمَنْ سَأَلْتَهُمْ وَحَرَبْتُ
لِمَنْ حَارَبْتَهُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَاسْتَلْتُ

إِنْ أَرَدْتَ الطَّرِيقَ إِلَى الْحَبِيبِ فَادْفِقِ الْعَجْرَةَ قَدْ رَكَ الْأَمْرُ السَّكِينُ

اللَّهُ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَاكُمْ وَرَزَقَنِي الْبِرَاءَةَ
مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَأَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْ يُشَدِّتَ
لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي
السَّقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنْ يَزِيلَ عَنِّي طَلَبَ تَارِي
مَعَ إِمَامٍ قَهْدِي ظَاهِرًا طَاطِقًا بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَأَسْأَلُ اللَّهَ بِحَقِّكُمْ
وَبِالشَّانِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي بِمَصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا يُعْطَى
مَصَابِيًا بِصِيبَتِهِ يَا لَهَا مُصِيبَةٌ مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رِزْقِيَّتَهَا
فِي الْإِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي
مَقَامِي هَذَا مِنْ تَسَالُهِ مِنْكَ صَلَوَاتٍ وَرَحْمَةٍ وَمَغْفِرَةٍ اللَّهُمَّ
اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَسَاتِي مَسَاتِ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ وَسَلَامِكَ عَلَيْهِمْ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ
تَبَرَّكَتَ بِهِ بَنُو أُمِّيَّةَ وَابْنُ الْكَلْبَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينِ ابْنُ اللَّعِينِ عَلِي
لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلِّ مَوْطِنٍ وَ
مَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَاسُفِيَانَ
وَمَعْوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ ابْنَ مَعَاوِيَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ
مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْأَبَدِينَ وَهَذَا يَوْمٌ فَرِحْتَ بِهِ آلَ زِيَادٍ وَآلَ
مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ
فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيمَ اللَّهُمَّ رَافِعَ
أَقْتَرَبَ إِلَيْكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هَذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي
بِالْبِرَاءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةَ عَلَيْهِمْ وَبِأَمْوَالِهِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ رِسْ دُورَكَتِ نَارِ طُرْسِ بِيَهْرِ سَوْمِ تَبِاسِ طَرِحَ لَعْنِ كَيْ
اللَّهُمَّ الْعَنِ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْآخِرَ
تَابِعَ لَهُ عَلَى ذَلِكَ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنِ

اگر دوست کے پاس جانا چاہتا ہے تو عجز کو چھوڑ دے تیرا کام ہو جائے گا۔

صَلُّوا تَكَ عَلَيَّ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَيَّ قَتْلِهِ اللَّهُمَّ
الْعَنَهُمْ جَمِيعًا پھر سو مرتبہ اس طریق سے سلام کہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا
عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى الْأَزْوَاجِ الَّتِي حَلَّتْ بِفَنَائِكَ وَأَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ
مِثْنِي سَلَامُ اللَّهِ أَبَدًا مَا بَقِيَتْ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ
الْخِرَ الْعَهْدِ مِثْنِي لِزِيَارَتِكَ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ
وَعَلَى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پھر ایک مرتبہ اس طرح لعن
کرے۔ اللَّهُمَّ خُصِّ أَنْتَ أَوْلَى ظَالِمِي بِاللَّعْنِ مِثْنِي وَأَبْدَ ابْنِ أَوْلَادِهِ
الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ثُمَّ الرَّابِعُ اللَّهُمَّ الْعَنُ بَيْرِيدَ بْنَ مَعَاوِيَةَ
خَامِسًا وَالْعَنُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ
وَشِمْرًا وَآلَ أَبِي سُفْيَانَ وَآلَ زِيَادٍ وَآلَ مَرْوَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
پھر سجدے میں جائے اور کہے اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ لَكَ
عَلَى مُصَابِهِمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى عَظِيمِ ذَنْبِي اللَّهُمَّ ارْتُدَّنِي
شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْقَوْمِ وَوَدِّدْتُ لِي قَدَمَ صِدْقٍ
عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَأَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِينَ
بَدَلُوا مَهْجَهُمْ دُونَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اس
کے بعد دعائے علقمہ پڑھے وہ یہ ہے۔ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا مُجِيبَ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا كَاشِفَ كُرْبِ الْمَكْرُوبِينَ يَا غِيَاثَ
الْمُسْتَعِينِينَ وَيَا صَرِيحَ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَيَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ
إِلَى مَنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ وَيَا مَنْ يَحْوُلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَيَا مَنْ
هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى وَبِالْأَفْقِ الْمُبِينِ وَيَا مَنْ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى وَيَا مَنْ يَغْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ
وَيَا مَنْ لَا يُخْفِي عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَيَا مَنْ لَا تَشْتَبُهْ عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ
وَيَا مَنْ لَا تُغْلَطُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ الْحَاحُ الْمَلْحِينُ

وَيَا مُدْرِكَ كُلِّ قُوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِيَّ النَّفْسِ بَعْدَ
الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَانٍ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنْقِسَ
الْكُرْبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّوْءِ لَاتٍ يَا وِلِيَّ الرَّغْبَاتِ يَا كَافِيَ الْمَهْمَاتِ
يَا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ بَيْتِكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التَّسْعَةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنِّي بِهِمْ
أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ فِي مَقَابِي هَذَا وَبِهِمْ أَتَوْسَّلُ وَبِهِمْ أَشْفَعُ إِلَيْكَ
وَبِحَقِّهِمْ أَسْأَلُكَ وَأُقِيمُ دَاعِزُكَ وَعَلَيْكَ وَالشَّانَ الَّذِي لَهُمْ
عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَيَا سَمِيكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ
عِنْدَهُمْ وَيَهْ خَصَّصْتَهُمْ دُونَ الْعَالَمِينَ وَيَا أَبْنَتَهُمْ وَأَبْنَتَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِينَ حَتَّى
فَأَنِّي فَضَّلْتَهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَنْ تَكْتَفِي عَنِّي وَعَنِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي وَتَكْفِيَنِي الْمَهْمَ مِنْ
أُمُورِي وَتَقْضِي عَنِّي دِينِي وَتَجْبُرَنِي مِنَ الْفَقْرِ وَتُخَيِّرَنِي مِنَ
الْفَاقَةِ وَتُعِينَنِي عَنِ الْمَسْئَلَةِ إِلَى الْمَخْلُوقِينَ وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ
أَخَافُ هَمَّهُ وَعُسْرَ مَنْ أَخَافُ عُسْرَهُ وَحُزْنَ مَنْ أَخَافُ
حُزْنَ بَعْدَهُ وَشَرَّ مَنْ أَخَافُ شَرَّهُ وَمَكْرَ مَنْ أَخَافُ مَكْرَهُ وَبَغْيَ
مَنْ أَخَافُ بَغْيَهُ وَجُورَ مَنْ أَخَافُ جُورَهُ وَسُلْطَانَ مَنْ أَخَافُ
سُلْطَانَهُ وَكَيْدَ مَنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَ مَنْ أَخَافُ بَلَاءَ
مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ وَتُرِدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيْدَةِ وَمَكْرَ الْمَكْرَةِ اللَّهُمَّ
مَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَأَصْرَبْ عَنِّي كَيْدَهُ وَ
مَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمَانِيَّتَهُ وَأَمْنَعُهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَآتِي شِئْتَ
اللَّهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرِ لَا يَجْبُرُهُ وَبِإِسْرَارٍ لَا يَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ
لَا تَسُدُّهَا وَبِإِسْقَمٍ لَا تَعْفِيهِ وَدُلَّ لِتَعِزُّهُ وَبِمَسْكِنَةٍ لَا

اگر اس کام میں اللہ کے لئے تصد کیا ہے تو اس کے ما سوا کسی سے نہ ہو

تَجْبِرُهَا اللَّهُمَّ اضْرِبْ بِالذَّلِّ نَصَبَ عَيْنِيهِ وَادْخُلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ
فِي مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسَّقَمَ فِي بَدَنِهِ حَتَّى تَسْغُلَهُ عَنِّي شُغْلٍ شَاغِلٍ
لَا فَرَاغَ لَهُ وَالنَّسَبَ ذِكْرِي كَمَا النَّسَبَةَ ذِكْرِكَ وَخُذْ عَنِّي
سُنْعَهُ وَبَصِيرَهُ وَلِسَانَهُ وَيَدَهُ وَرِجْلَهُ وَقَلْبَهُ وَجَمِيعَ جَوَارِحِهِ
وَادْخُلْ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ السَّقَمَ وَالْأَشْفِيَةَ حَتَّى
تَجْعَلَ ذَلِكَ لِي شُغْلًا شَاغِلًا لِي عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي وَالْفَنِي يَا كَافِي
مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ يَا كَافِي الْكَافِي لَا كَافِي سِوَاكَ وَمَقْرَجٌ لَا مَفْرَجٌ
سِوَاكَ وَمُعِيذٌ لَا مُعِيذٌ سِوَاكَ وَجَامِرٌ لَا جَامِرٌ سِوَاكَ خَابَ مَنْ
كَانَ جَامِرًا لَا سِوَاكَ وَمُعِيذٌ سِوَاكَ وَمَقْرَعَةٌ إِلَى سِوَاكَ وَمَهْرَبَةٌ
مَلْجَأَةٌ إِلَى غَيْرِكَ وَمَنْجَاءَةٌ مِنْ مَخْلُوقِي غَيْرِكَ نَأْتِي تَقْتِي وَرَجَائِي
وَمَفْرَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَأِي وَمَنْجَأِي فَبِكَ اسْتَفْتِحُ وَبِكَ اسْتَجِجُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتُوجِّهُ إِلَيْكَ وَأَتُوسَّلُ وَالشَّفْعُ فَاسْأَلْكَ
يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ فَكَأَنَّكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَإِلَيْكَ الْمُسْتَكِي وَ
أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاسْأَلْكَ يَا اللَّهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُكْشِفَ عَنِّي نَمِي وَهَمِي وَكُرْبِي فِي مَقَامِي
هَذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنِّي نَيْبِي هَمِّي وَعَمَّتِي وَكُرْبِي وَكَفَيْتَهُ
هُوَ لَعْدُوهُ فَكَشِفْتَ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرَّجْتَ عَنِّي كَمَا
فَرَّجْتَ عَنْهُ وَالْكَفِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَأَصْرِي عَنِّي هُوَ لِمَا أَخَافُ
هُوَ لِي وَمَوْنَةٌ مَا أَخَافُ مَوْنَتَهُ وَهَمٌّ مَا أَخَافُ هَمَّتَهُ بِلَا
مَوْنَةٍ عَلَى نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ وَأَصْرِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا
أَهْمَنِي هَمَّتَهُ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا
أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ مَنِّي سَلَامُ اللَّهِ أَبَدًا مَا بَقِيَتْ وَبَقِيَ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ الْآخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمْ وَلَا فَرَّقَ اللَّهُ

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ السَّوَالِيُّ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ اللَّهُمَّ أَحْيِي حَيَاةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَمِتْنِي
مَمَاتِهِمْ وَتَوَقَّنِي عَلَى مِلَّتِهِمْ وَأَحْشُرْنِي فِي مَرْمِهِمْ وَلَا تَفَرِّقْ
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
وَيَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأَتَيْتُكُمْ مَرًّا بَرًّا وَمَتَوَسَّلًا إِلَى
اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ وَمَتَوَجَّهًا إِلَيْهِ بِكُمْ وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمْ إِلَى اللَّهِ
فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَاشْفَعَالِي فَإِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ الْمَقَامَ الْمَحْسُودَ
وَالْحَاجَةَ الْوَجِيهَةَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيعَ وَالْوَسِيلَةَ إِلَيَّ أَنْقَلِبُ عَنْكُمْ
مُنْتَظِرًا التَّجْزِءَ الْحَاجَةَ وَقَضَائَهَا وَحَاجَاتَهَا مِنَ اللَّهِ بِشَفَاعَتِكُمْ
إِلَى اللَّهِ فِي ذَلِكَ فَلَا أُخِيبُ وَلَا يَكُونُ مُنْقَلِبِي مُنْقَلِبًا حَاطِبًا
خَاسِرًا بَلْ يَكُونُ مُنْقَلِبِي مُنْقَلِبًا رَاجِعًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا
لِي بِقَضَائِ جَمِيعِ حَوَائِجِي وَتَشْفَعَالِي إِلَى اللَّهِ أَنْقَلِبُ عَلَى مَا شَاءَ اللَّهُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَفُوضًا أَمْرِي إِلَى اللَّهِ مُلِحًا ظَهْرِي
إِلَى اللَّهِ وَمُتَوَكِّلًا عَلَى اللَّهِ وَأَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
دَعَا لَيْسَ لِي وَرَاءَ اللَّهِ وَرَاءَكُمْ يَا سَادَتِي مِنْهُنَّ مَا شَاءَ رَبِّي
كَانَ وَمَالٌ لِي تَأَلَّمُ بَيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَسْتَوْدِعُكُمْ
اللَّهِ وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي إِلَيْكُمْ أَنْصَرَفْتُ يَا سَيِّدِي
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا مَوْلَايَ وَأَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَا سَيِّدِي وَ
سَلَامِي عَلَيْكُمْ مَتَّصِلٌ مَا تَصِلُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ
غَيْرَ مَحْجُوبٍ عَنْكُمْ سَلَامِي إِشَاءَ اللَّهِ وَأَسْأَلُهُ بِحَقِّكُمْ أَنْ يَشَاءَ
ذَلِكَ وَيَفْعَلَ فَإِنَّهُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ أَنْقَلِبْتُ يَا سَيِّدِي عِنَّمَا تَابًا
حَامِدًا لِلَّهِ شَاكِرًا رَاجِعًا لِلْإِجَابَةِ غَيْرَ الْيَسِّ وَلَا قَارِظٍ لِأَبَاءِ عَبْدِ
رَاجِعًا إِلَى زِيَارَتِكُمْ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمْ وَلَا عَنُ زِيَارَتِكُمْ بَلْ
رَاجِعٌ عَائِدٌ إِشَاءَ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَا سَادَتِي رَغِبْتُ

ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور میری بہتر حامی ہے کیا اچھا آقا اور کیا اچھا مددگار ہے۔

إِلَيْكُمْ وَإِلَى زِيَارَتِكُمْ بَعْدَ أَنْ نُرْهِدَ فِيكُمْ وَأَنِّي زِيَارَتِكُمْ أَهْلُ
الدُّنْيَا فَلَا خِيْبَتَنِي اللَّهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا أَمَلْتُ فِي زِيَارَتِكُمْ إِنَّهُ
قَرِيبٌ مُجِيبٌ؛

دوسرا طریقہ عمل عاشورا

یہ وہ عمل عاشورا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبد اللہ بن سنان کو تعلیم فرمایا۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں روز عاشورا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا اور نمکین پایا۔ آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا مولانا رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی تاریخ تھی۔ جب میرے جد امجد سید الشہداء امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ آج کے روزے کے بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ بغیر روزہ کی نیت کے فاقہ رکھو۔ اور بعد عصر ایک ساعت گزر جانے پر پانی سے افطار کر دو کیونکہ آل رسول سے اسی وقت لڑائی موقوف ہوئی تھی۔ پھر فرمایا کہ پاک کپڑے پہنو اور بند قبائیل کھول دو۔ اور اہل معصیت کی طرح آستینوں کو کھینچو تک چڑھاؤ اور دن چڑھے جنگل یا چھت پر جا کر خضوع و خشوع سے دو دو رکعت چار رکعت نماز اس طور سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ احزاب (پارہ ۲۱) اور چوتھی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ منافقون (پارہ ۲۸) پڑھو۔ اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر غازی سے فارغ ہو کر اپنا منہ روضۃ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف کرو اور آپ کی اور آپ کے اعزہ و اصحاب کی شہادت کا خیال دل میں لا کر سلام کرو۔ اور صلوات بھیجو۔ اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرو۔ بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو۔ اللَّهُمَّ الْعَن قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ۔ پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِهِ

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا وَغَيْرَ اللَّهِ لَا يُمْرُكُ وَلَا يُنْفَعُكَ

وَلَسِيماً الْأُمِرِهِ اَكْرَسَاتِ مَرْتَبِهِ عَمَلِ كَيَا جَانِي تُوْبَتْرِي جِي اَسْ كِي بَعْدِ حَضْرَتِ نِي
فَرَمَا كِي اَسْ حَالَتِ مِيں كَرِي كَرُو اور اِسْ نِي جُكِي پَرُو اِسْ سِي بُو كَرُ ثُرُ هُو۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْعَجْبَرَةَ
الَّذِينَ شَاقُوا رَسُوْلَكَ وَكَادُبُوا اَوْلِيَاءَكَ وَعَبَدُوا غَيْرَكَ وَاسْتَحْلَوْا
مَحَارِمَكَ وَالْعِنِ الْقَادَةَ وَالْاِتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَأَوْضَعَ
مَعَهُمْ اَوْ رَضِي بِفِعْلِهِمْ لَعْنَا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ وَعَجَلْ فَرَجَ اِلِىَّ مُحَمَّدٍ
وَأَجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَيْدِي الْمُنَافِقِيْنَ
الْمُضِلِّيْنَ وَالْكُفْرَةَ الْجَاهِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا لَيْسِيْرًا وَارْتَحْ لَهُمْ
رُوْحًا وَفَرَجًا قَرِيْبًا وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْكَ عَلٰى عَدُوْكَ وَعَدُوِّهِمْ
سُلْطٰنًا نَصِيْرًا۔ پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں کا قصد کرو
اور کہو اَللّٰهُمَّ اِنْ كَثِيْرًا مِّنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَلِيْمَةِ
وَكَفَرَتْ بِاَلِكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلٰى الْقَادَةِ الظَّالِمَةِ وَهَجَرَتِ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَعَدَلَتْ عَنِ الْجَبَلِيْنَ الَّذِيْنَ اَمَرَتْ بِطَاعَتِهِمَا وَالتَّمَسُّكِ
بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَا لَدَتْ الرَّحْزَابِ
وَخَرَفَتِ الْكِتَابِ وَكَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهَا وَتَمَسَّكَتْ
بِالْبَاطِلِ لَمَّا اَعْتَرَضَهَا وَصَيَّعَتْ حَقَّكَ وَاصْلَتْ خَلْقَكَ وَ
قَتَلَتْ اَوْلَادِيْكَ وَخِيْرَةَ عِبَادِكَ وَحَمَلَةَ عِلْمِكَ وَوَرَثَةَ
حِكْمَتِكَ وَوَحِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَائِكَ وَاَعْدَاءِ رَسُوْلِكَ
وَاهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ وَاخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَاْفَلِكْ سِلَاحَهُمْ
وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفَتِّ فِيْ اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ كَيْدَهُمْ
وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَاَرْمِهِمْ بِحَجْرِكَ الدَّامِعِ وَطَهِّمْهُمْ
بِالْبَلَاءِ طَهًّا وَقَهِّمْهُمْ بِالْعَذَابِ قَهًّا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا نُّكْرًا
وَخَذِّمْهُمْ بِالسِّيْنِ وَالْمِثْلَاتِ الَّتِيْ اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَاءَكَ اِنَّكَ
تُوْنِقِمُهُ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ صَارِعَةٌ وَاَحْكَامَكَ

کہدے کہ بگو تو ہری ملے گا جو اللہ نے مقدر میں لکھ دیا ہے اور سوائے خدا کے نہ تو کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی ضرر

مُعْظَمَهُ وَعِثْرَةٌ بَيْنَكَ فِي الْأَرْضِ هَاتِمَةٌ اللَّهُمَّ فَأَعِنِ الْحَقَّ وَ
أَهْلَهُ وَأَنْفِجِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ وَمَنْ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا إِلَى
الْإِيمَانِ وَعَجِّلْ فَرْجَنَا وَأَنْظِمُ بِفَرْجِ أَوْلِيَاكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا
وَدًّا وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفَدًّا اللَّهُمَّ وَأَهْلِكَ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ
نَبِيِّكَ وَخَيْرَتِكَ عَيْدًا وَأَسْهَلَ بِهِ فَرْحًا وَمَرْحًا وَخَذَ خَيْرَهُمْ
كَمَا أَخَذْتَ أَوْلَهُمْ وَضَاعِفِ اللَّهُمَّ الْعَذَابَ وَالْتَكْلِيلَ عَلَى
ظَالِمِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ وَأَهْلِكَ أَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَأَبْرَحَمَاتَهُمْ
وَجَمَاعَتَهُمْ اللَّهُمَّ وَضَاعِفِ صَلَوَاتِكَ وَمَرْحَمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى
عِثْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِثْرَةِ الضَّائِعَةِ الْحَائِفَةِ الْمُسْتَدَلِّهِ بِقِيَّتِهِ مِنَ الشَّجَرَةِ
الطَّيِّبَةِ التَّرَاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَأَعْلِ اللَّهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَأَفِجِ حُجَّتَهُمْ
وَأَكْشِفِ الْبَلَاءَ وَاللَّدَاءَ وَحَنَادِسَ الْوَبَاطِيلِ وَالْعَمَى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ
قُلُوبَ شِيَعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلَى طَاعَتِكَ وَوَلَايَتِهِمْ وَنَصْرَتِهِمْ وَ
مَوْلَاهِمُ وَأَعِينَهُمْ وَأَمْنِحُهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْأَذَى فِيكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ
أَيَّامًا مَشْهُودَةً وَأَوْقَاتًا مَحْمُودَةً مَسْعُودَةً تُوَسِّتُكَ فِيهَا
فَرْجَهُمْ وَتُوجِبُ فِيهَا تَمْكِينَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِأَوْلِيَاكَ
فِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا اللَّهُمَّ فَاكْشِفْ غَمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَا يَبْلُغُكَ كُشْفُ الضَّرِّ
الْأَهْوِيَا وَاحِدِيَا أَحَدِيَا حَيِّي يَا قَيُّوْمُ وَأَنَا يَا إِلَهِي عَبْدُكَ
الْحَائِفُ مِنْكَ وَالرَّاجِعُ إِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ الدَّارِحِيُّ
إِلَى فَنَائِكَ الْعَالِمُ بِأَنَّه لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ فَتَقَبَّلْ

إِيَّاكَ وَالْحُرُصَ فِي الْأُمُورِ فَإِنَّكَ مَدْمُومٌ وَمَصَابِحَةٌ مَدْمُومٌ -

دُعَائِي وَاسْمَعْ يَا إِلَهِي عَلَانِيَتِي وَنَجْوَايَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيَتْ
عَمَلُهُ وَقَبِلَتْ نُسُكَهُ وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ
اللَّهُمَّ وَصَلِّ أَوْلَادًا وَآخِرًا عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ بِأَكْمَلِ وَ
أَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَ
مَلَائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَا إِلَهٍ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ لَا تَفَرِّتْ
بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّوْا تَكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاجْعَلْنِي

يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَدُرِّيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِي التَّمَسُّكَ بِجَبَلِهِمْ
وَالرِّضَا بِسَبِيلِهِمْ وَالْإِخْتِدَابَ بِطَرِيقِهِمْ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ بِرَحْمَتِكَ
مِنْ جَاؤُورِ رِضَايِهِ اِنْبَاخَاكِ بِرُكُوهِ اَوْرُكُوهِ يَا مَنْ يَحْكُمُ مَا يَشَاءُ وَيَفْعَلُ مَا
يُرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مُحَمَّدٌ مَشْكُورٌ أَفْعَلُ يَا
مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجْنَا هُمْ فَإِنَّكَ صَمِتْتَ إِعْرَازَهُمْ بَعْدَ
الدَّلِيلِ وَتَكْتَبُورَهُمْ بَعْدَ القَلْبَةِ وَأَظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْحُمُولِ يَا
أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ فَاسْأَلُكَ يَا إِلَهِي وَ
سَيِّدِي مُتَضَرِّعًا إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ بِسَطَاةِ أَمَلِي وَالتَّجَاوُزِ
عَنِّي وَقَبُولِ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرَةٍ وَالزِّيَادَةِ فِي آيَاتِي وَتَبْلِيغِي
ذَلِكَ الْمَشْهَدِ وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعَى فَيُجِيبُ إِلَى طَاعَتِهِمْ
وَمَوَالِدِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيحُنِي ذَلِكَ قَرِيبًا سَرِيعًا فِي عَافِيَةٍ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - پھر آسمان کی طرف سے منہ کرنا اور کہو - اَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَكَ فَأَعِزَّنِي يَا إِلَهِي بِرَحْمَتِكَ
مِنْ ذَلِكَ -

اپنے کاموں میں حرص سے پناہ مانگ کیونکہ طبع اور طامع دونوں کی مذمت کی گئی ہے۔

اس کے بعد حضرتؓ نے عبد اللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی اس نماز کو اس روز بجالائے اور یہ دعا پڑھے اور بجرع قلب سے اس عمل کو بجالائے تو خداوند عالم اس کو مرگِ مغایات یعنی ڈوبنے، جلنے اور مکان کے نیچے دب کر مرنے سے محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی دشمن اس پر مسلط نہ ہوگا۔

زیارت آخر روز عاشورا

آخر روز عاشوراء یہ زیارت پڑھیں جس میں شہداء کربلا کی زیارت اور جناب رسول خدا اور حضرت ائمہ صِدِّیقِیْنَ عَلَیْہِمُ السَّلَام سے تعزیت ادا کی گئی ہے۔

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صِفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ
 نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ
 يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ
 عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِيدِ سَبْطِ
 رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَ
 الْبَشِيرِ الشَّدِيدِ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ
 الرَّهْمَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ وَابْنَ خَيْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا ثَمَرَ
 اللَّهِ وَابْنَ ثَمَرِهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ أَيُّهَا الْوَثْرُ الْمَوْتُورُ السَّلَامُ عَلَیْكَ
 أَيُّهَا الرِّمَامُ الْهَادِي الرَّكْبِي وَعَلَى أَرْوَاحِ حَلَّتْ بِفَسَائِكَ وَأَقَامَتْ
 فِي جَوَارِكَ وَفَدَّتْ مَعَ زُورِكَ السَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّي مَا بَقِيَتْ وَ
 بَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّ الْمَصَابُ
 فِي الْمُؤْمِنِينَ وَفِي الْمُسْلِمِينَ وَفِي أَهْلِ السَّمَوَاتِ أَجْمَعِينَ وَفِي

اِنْ كَانَ الضَّرُّ وَالنَّفْعُ مِنَ اللَّهِ كُنْ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ

سُكَّانِ الدَّرَاضِيْنَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
وَتَحِيَّاتُهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اٰبَائِكَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجِبِيْنَ وَعَلَىٰ تَرَارِيْهِمْ
الْهُدَاةِ الْمُهْدِيِّیْنَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَىٰ رُوحِكَ
وَعَلَىٰ اَرْوَاحِهِمْ وَعَلَىٰ تُرْبَتِكَ وَعَلَىٰ تُرْبَتِهِمْ اَللّٰهُمَّ لَقِهِمْ رَحْمَةً
وَرِضْوَانًا وَرُوحًا وَرِيْحَانًا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
يَا بَنَ خَاتَمِ النَّبِيِّیْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّیْنَ وَيَا بَنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ
الْعَالَمِيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدَ يَا بَنَ الشَّهِيدِ يَا اَخَا الشَّهِيدِ يَا
اَبَا الشَّهِدَاءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هَذَا
الْيَوْمِ وَفِيْ هَذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا
سَلَامَ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةً اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا بَنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ
وَعَلَىٰ الْمُسْتَشْهِدِيْنَ مَعَكَ سَلَامًا مُّتَّصِلًا مَا اَتَّصَلَ الدَّلِيْلُ وَ
النَّهَارُ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى عَلِيٍّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى عَبَّاسِ ابْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى الشَّهِدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ السَّلَامُ
عَلَى الشَّهِدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ السَّلَامُ عَلَى الشَّهِدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ
السَّلَامُ عَلَى الشَّهِدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيْلِ السَّلَامُ عَلَى كُلِّ
مُسْتَشْهِدٍ مَّعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعِرَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعِرَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعِرَاءَ فِيْ
وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ اَحْسَنَ اللّٰهُ
لَكَ الْعِرَاءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا

جب تو یہ جانتا ہے کہ نفع اور ضرر خدا کی طرف سے ہے تو اس پر بھروسہ کر۔

صَيِّفُ اللَّهِ وَصَيِّفُكَ وَجَارُ اللَّهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ صَيِّفٍ وَجَارٍ قَرِيٌّ وَ
قَرِيٌّ فِي هَذَا الْوَقْتِ أَنْ تَسْأَلَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَنْ يَزُرَّ قَرِيَّ
فَكَانَ رَقَبَتِي مِنَ الشَّارِكَةِ سَمِيحُ الدُّعَاءِ قَرِيبٌ مُجِيبٌ.

ماہِ صَفَرِ

چونکہ ماہِ صفر کی بیسیویں تاریخ روزِ چہلم جناب سید الشہداء ہے۔ اور حضرت امام
حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی علامت پانچ چیزیں ہیں۔ اکیسا ون
رکعت روز و شب فرضیہ و نافلہ نماز اور کرنا، زیارتِ اربعین پڑھنا واسننے ہاتھ میں انگوٹھی
پہننا اور سجدہ شکر میں پیشانی خاک پر رکھنا اور نماز میں سبحان اللہ پکار کر کہنا۔ لہذا ہر مومن کو
زیارتِ اربعین پڑھنی چاہیے۔

زیارتِ اربعین۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب

تھوڑا سادہ چڑھ جائے تو اس طرح زیارت بجا لاؤ۔

السَّلَامُ عَلَى وَلِيِّ اللَّهِ وَحَبِيبِهِ السَّلَامُ عَلَى خَلِيلِ اللَّهِ وَنَجِيبِهِ
السَّلَامُ عَلَى صَفِيِّ اللَّهِ وَابْنِ صَفِيَّتِهِ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الظُّلُمِ الشَّهِيدِ
السَّلَامُ عَلَى أَسِيرِ الْكُرْبَاتِ وَقَتِيلِ الْعَبْرَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ
أَنَّكَ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْمَأْتِرُ بِكَرَمَاتِكَ
أَكْرَمَتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَحُبُّوتِهِ بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهُ بِطَيْبِ
الْوَلَادَةِ وَجَعَلْتَهُ سَيِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِنَ الْقَادَةِ وَ
زَائِدًا مِنَ الزَّادَةِ وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً
عَلَى خَلْقِكَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ فَأَعَدَدَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنْعَ النَّصْحِ لِلْعِبَادِ وَبَدَلَ
مُهْجَتَهُ نِيكَ لِيَسْتَنْقِدَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَلَةِ
وَقَدْ تَوَامَرَ عَلَيْكَ مِنْ عَرَّتِهِ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْأَدْنَى الْأَدْنَى
وَشَرَى اخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ وَتَغَطَّرَسَ وَتَرَدَّى فِي هَوَاهُ وَ

بِوَضِّ أَمْرِكَ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّهُ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْكَ مُؤَيَّدٌ بِرُحْمَتِكَ فِيمَا قَصَدْتَ

أَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أَهْلَ الشَّقَاقِ وَالرِّفَاقِ وَحَمَلَةَ
الْأَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُتَحَنِّنًا
حَتَّى سَفِكَ فِي طَاعَتِكَ دَمَهُ وَأَسْبِيحَ حَرِيمَةَ اللَّهِ فَالْعَنَهُمْ
لَعْنًا وَبَيْلَادًا وَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ
اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ اللَّهِ
وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيدًا وَمَضَيْتَ حَمِيدًا أَوَمَّتْ فَيْقِدًا
مَظْلُومًا شَهِيدًا وَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ مُنْجِرُكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكُ
مَنْ خَدَلَكَ وَمُعَذِّبُ مَنْ قَتَلَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ
قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ إِنِّي وَلِيُّ لِمَنْ وَالَاةُ وَعَدُّوْ
لِمَنْ عَادَاةً يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ
ثَوْرًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالرُّجْحَانِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنْجَسْكَ
الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبَسْكَ الْمُدْ لِهَمَّاتٍ مِنْ نِيَّاسِهَا
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَمَعْقِلِ
الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبُرْهَانِيُّ الرَّضِيُّ الرَّحِيمُ
الْهَادِي الْمُهْدِي وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأُمَّةَ مِنْ وَلَدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى
وَأَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ
أَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَيَا يَا بَيْتَكُمْ مُوقِنٌ بِشِرَائِعِ دِينِي وَ
خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي بِقَلْبِكُمْ سَلَمٌ وَأَمْرِي بِكُمْ مُتَّبِعٌ
وَلِضْرَّتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ
عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ وَأَجْسَامِكُمْ وَ
شَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ أَمِينٌ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

اینا کام خدا کے سیر کر دے کیونکہ وہ کاموں کا سدھارنے والا ہے جو قصد کیا ہے اس کی بھی تدریس کر دے گا۔

اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھو۔ اور جو چاہو دعا مانگو۔ حق تعالیٰ بر لایبکما۔

اور مناسب ہے کہ زیارت آخر روز عاشورا چھلم کے روز پڑھے۔ اس مہینہ کی ساتویں تاریخ ولادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور سترھویں تاریخ شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہے۔ اور بنا بر مشہور اٹھائیسویں تاریخ کو وفات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام ہے۔ لہذا ان تاریخوں میں زیارت جامعہ پڑھنی چاہیے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔

ماہ ربیع الاول

اس مہینہ کی پہلی رات شبِ ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ آنحضرت نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کا ارادہ فرمایا اور امیر المؤمنین علیہ السلام آنحضرت پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اور آپ کے بستر پر کفار کی تلواروں کے سایہ میں سوئے۔ خداوند عالم نے فرشتوں کے ساتھ اس واقعہ جان نثاری پر فخر و مباہات کا اظہار فرمایا۔ لہذا اس نعمتِ عظمیٰ کے شکر کے لئے اس روز روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اور حضرت رسول خدا اور امیر المؤمنین کی زیارت پڑھیں جو زیارات کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی اور حضور صاحب الامر صلوات اللہ علیہ امامت کے منصبِ جلیل پر فائز ہوئے۔ لہذا ان دونوں حضرات کی زیارت پڑھنی چاہیے۔

اس مہینہ کی نویں تاریخ کو عید کا دن ہے جو عیدِ شجاعہ کے نام سے مشہور ہے بنا بر قول بعض علماء اس تاریخ کو عمر بن سعد قاتلِ سید الشہداء جنیم واصل ہوا لہذا دوستانِ آلِ محمد علیہم السلام کو چاہیے کہ اس روز خوشی کریں۔ عمدہ و فاخرہ لباس پہنیں۔ شہتو لکھائیں۔ عید منائیں۔ جو شخص اس روز کو عید قرار دے گا۔ خداوند عالم اس کو ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا اور اس مہینہ کی سترھویں تاریخ بروز جمعہ المبارک بوقت طلوعِ صبح ولادت باسعادت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے سنت ہے کہ اس روز غسل کریں۔ خدا کی راہ میں صدقہ دیں۔ مسرت کا اظہار کریں۔ اور شاہدِ مقدسہ خصوصاً روضہ مبارکہ جناب رسول خدا

إِذَا تَوَجَّهَ إِلَى أَمْرِ فَيُرِضَ اللَّهُ لَاتُخَفُّ وَلَا تَرْجُوا غَيْرَ اللَّهِ ائْتِنِعْ بِالْيَسِيرِ تَنْبَلِ الْخَيْرِ

حضرت امیر المؤمنین کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اگر وہاں نہ پہنچ سکیں تو دور کے شہروں میں زیارت رسولِ خدا پڑھیں۔ اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بھی ولادت ہے۔ زیارت جامعہ پڑھنی چاہیے۔

ماہ ربیع الثانی

اس مہینہ کی دسویں تاریخ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہے۔ اور بہت مبارک دن ہے۔ لہذا مستحب ہے کہ مومنین روزہ رکھیں۔ اعمالِ خیر بجا لائیں۔ اور آپ کی زیارت کے سلسلہ میں زیارت جامعہ پڑھیں۔

ماہ جمادی الاول

اس مہینہ کی تیسری تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے۔ یہ دن نہایت مبارک ہے۔ مستحب ہے کہ مومنین اس دن روزہ رکھیں۔ صدقہ دیں۔ عبادت اور اعمالِ خیر بجالائیں۔ اور آپ کی زیارت کے لئے زیارت جامعہ پڑھیں اور اسی روز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے بصرہ فتح کیا۔ لہذا ان کی زیارت بھی اس روز پڑھنا مناسب ہے۔

ماہ جمادی الاخری

اس مہینہ کی تیسری تاریخ سیدہ عالم جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی وفات حضرت آیات اور اسی مہینہ کی بیسویں تاریخ آن معصومہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت ہے۔ لہذا مومنین کا ایمانی فرض ہے کہ تیسری تاریخ کو ان معصومہ کے مراسم تعزیت بجا لائیں۔ اور آپ کے مصائب ذکر کر کے اظہارِ غم کریں۔ اور آپ کے دشمنوں پر لعنت کریں اور بیسویں تاریخ کو خوشی کریں۔ اس نعمت کے شکر یہ ہیں روزہ رکھیں۔ صدقہ دیں۔ اعمالِ خیر بجالائیں۔ اور ان دونوں تاریخوں میں آن معصومہ کی زیارت پڑھیں۔ یہ زیارت مختصر اور معتبر ہے۔ اور ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ الْحُجَّجِ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
آيَتُهُا الْمَظْلُومَةُ الْمُنَوَّعَةُ حَقَّهَا پھر کہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أُمَّتِكَ

جب کس ایسے کام کی طرف توجہ نہیں میں خوشنودی نماز تو سوائے خدا کے کسی سے نہ روزہ نمبر رکھتے برحمت کر نیکی ملیگی

وَابْتِهَٰةَ بَيْتِكَ وَرَوْحَتِهِ وَصِيَّ نَبِيِّكَ صَلَّى صَلَوةً تُزَلِّفُهَا نَفْسِي لِقَابِ عِبَادِكَ
الْمُكْرَمِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ۔

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں۔ اور خداوند عالم سے مغفرت طلب کریں وہ گناہ معاف فرمائے گا اور داخل جنت کرے گا۔ اور اگر ممکن ہو تو نماز جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا بھی پڑھیں جو سنتی نمازوں میں بیان ہو چکی ہے۔

ماہِ رَجَبِ

رجب کا مہینہ اُن چار مہینوں میں سے ہے جن کے احترام کے لحاظ سے کافروں سے لڑائی حرام ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ رجب خدا کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے۔ اور ماہِ رمضان میری امت کے لئے استغفار کا مہینہ ہے۔ جو شخص ماہِ رجب میں ایک روزہ بھی رکھے گا تو وہ خدا کی خوشنودی کا مستحق ہوگا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اول رجب یا وسط رجب یا آخر رجب میں ایک روزہ رکھے اُس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص تین روز رجب میں روزے رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ہر روزہ کے عوض میں سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو آٹھ روزے رکھے تو خداوند عالم اُس کا حساب آسان فرمائے گا اور جو رجب کے پورے مہینہ میں روزے رکھے تو خداوند عالم اپنی خوشنودی و رضامندی اس کے واسطے لکھ دیگا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو ہر روز ان تسبیحات کو سو مرتبہ پڑھے۔ سُبْحَانَ الْوَالِدِ الْجَلِيلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ الْأَعَزِّ الْأَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْعِزُّ وَهُوَ لَهُ أَهْلٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہِ رجب میں ہر روز صبح و شام اور ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھا کرو۔ يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَأَمِنْ سَخَطِهِ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ يَا مَنْ يُعْطِي الْكَثِيرَ بِالْقَلِيلِ يَا مَنْ يُعْطِي مَنْ سَأَلَهُ يَا مَنْ

كَتَبْنَا فِي أَمْرِكَ مُتَرَدِّدًا نَسَلًا مَرَادَكَ أُنشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

يُعْطِي مَنْ لَمْ يُسْأَلْهُ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ تُحَنُّنًا مِنْهُ وَرَحْمَةً أَعْطَيْتِ
بِمَسْئَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعَ خَيْرِ الْآخِرَةِ وَأَصْرِي
عَنِّي بِمَسْئَلَتِي إِيَّاكَ جَمِيعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ
مَنْفُوسٍ مَا أَعْطَيْتِ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ يَا كَرِيمُ۔ پس حضرت بائیں
ہاتھ میں اپنی ریش مبارک لے کر اپنے واسطے ہاتھ کی انگشت سببہ کو داہنی جانب اور بائیں
جانب حرکت دیتے تھے۔ اور یہ دعا پڑھتے تھے يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا النِّعَمَاءِ
وَالْجُودِ يَا ذَا الْمَنِّ وَالطُّوْلِ حَرِّمُ شَيْئَتِي عَلَى النَّاسِ۔ اور ہاتھ اُس وقت تک
نزد رکھتے تھے جب تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر نہ ہو جاتی تھی۔

اس مہینہ کی پہلی شب کو غسل سنت ہے۔ اور منقول ہے کہ اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں
اور آخری شب میں غسل کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ منقول ہے کہ جب ماہِ رَجَب کا
چاند دیکھے تو یہ پڑھے۔ اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِنْيَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

اور شبِ اَوَّلِ اور روزِ اَوَّلِ اور پندرہویں شب کو زیارت حضرت امام حسین
علیہ السلام پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ اس مہینہ کے پہلے جمعہ کو سوم تہ سورۃ قل ہو اللہ
پڑھنے کا بہت ثواب ہے اور اس مہینہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز
پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہے۔ اس نماز کی ترکیب سنٹی نمازوں میں تفصیل سے بیان
ہو چکی ہے۔ اور اس ماہ میں کثرت سے طلبِ مغفرت کریں اور کہیں اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ
أَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ وارد ہے کہ اس شب میں رکعت نماز پڑھے۔ ہر دو رکعت بیک
سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہو اللہ پڑھے کہ دنیا و آخرت کی بلاؤں سے
بے خوف ہو گا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہِ رَجَب کی شب
اَوَّلِ کو بعد نمازِ عشاء یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ مَلِيكٌ وَأَنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرٌ وَأَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ تَكُنُ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَتُوجِّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ

اپنے کام میں متفکر نہ ہو اللہ انہی کو مراد پائے گا۔

وَاللَّهُ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيُنْجِحَ بِكَ طَلِبَتِي
اللَّهُمَّ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَبِالْأَنْبِيَاءِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
أَنْجِحْ طَلِبَتِي۔ پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے اور ہر شب اس مہینے میں ہزار مرتبہ
کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور منقول ہے کہ جو کون تمام ماہِ رَجَب میں ہزار بار کہے تو سو ہزار حسد
اُس کے واسطے لکھے جائیں گے اور خدا بہشت میں اُس کے لیے ایک گھر منوائے گا۔ اور تمام
ماہ میں ہزار بار سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور وارد ہوا ہے کہ تمام ماہ اس استغفار کو
چار سو بار پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اور جمع و شام اس ماہ میں بلکہ تمام سال ستر
مرتبہ کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ اور سنت ہے کہ ہر روز ماہِ رَجَب میں یہ دعا
پڑھے۔ اور بروایت سید ابن طاووس رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جامع ترین دعا
ہے اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِينَ لَكَ وَ
عَمَلَ الْخَائِفِينَ مِنْكَ وَيَقِينَ الْعَابِدِينَ لَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيمُ وَأَنَا عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِيرُ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ وَأَنَا
الْعَبْدُ الدَّلِيلُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَمْنًا بِغِنَاكَ
عَلَى فِقْرِي وَبِحِلْمِكَ عَلَيَّ جَهْلِي وَبِقَوْلِكَ عَلَيَّ ضَعْفِي يَا قَوِي
يَا عَزِيزُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ
وَالْفِيئِي مَا أَهْنَيْتَنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وارد ہے کہ ہر روز ماہِ رَجَب میں یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْمَلَكُودِينَ
فِي رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّافِي وَأَبْنَيْهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ
وَأَتَقَرَّبُ بِهَمَّا إِلَيْكَ خَيْرَ الْقُرْبِ يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمَعْرُوفُونَ طَلَبُ
وَفِيهِ الدِّيَةُ مَرْغَبُ اسْأَلُكَ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ
أَوْفَقَتْهُ ذُنُوبُهُ وَأَذَقَتْهُ عَيْوَبُهُ فَطَالَ عَلَى الْحَطَايَا ذُوبُهُ
وَمِنَ الرَّغَايَا خُطُوبُهُ لَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ وَحَسَنَ الْأَدْبَةِ وَالزُّرُوعِ

مَنْ تَعَمَّرَ عَتْرِدًا مِنْ طَمَعٍ ذَلَّ أَتْرُكِ الطَّمَعِ مِنَ الْخَلْقِ

عَنِ الْحَوْبَةِ وَمِنَ النَّارِ فَكَأَنَّ رَقَبَتَهُ وَالْحَفْوَةَ عَمَّا فِي رِيقَتِهِ فَانْتَبَهَتْ
بِأَمْرٍ أَعْظَمَ أَمَلِهِ وَثِقَتِهِ اللَّهُمَّ وَاسْتَنْكَ بِمَسَائِلِكَ الشَّرِيفَةِ
وَسَأَلِكَ الْمُنِيفَةَ أَنْ تَتَّعِدَنِي فِي هَذَا الشَّهْرِ بِرَحْمَتِهِ مِنْكَ
وَأَسْعِدَنِي وَنِعْمَتِهِ وَأَزِيعَتِهِ وَنَفْسِي بِمَا رَزَقْتَهَا قَانِعَةً إِلَى نَزْوِلِ الْخَافِرَةِ
وَحِلِّ الْأَخِيرَةِ وَمَا هِيَ إِلَيْهِ صَائِرَةٌ.

ہوں یا عاجز ہو تو بدل روزہ متب ہے کہ ایک دم تصدق کرے یا ایک مرد احتیاطاً
تین پاؤں گندم یا جوڑے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب یا ہر روز ماہِ رجب یا ماہِ شعبان
وماہِ رمضان میں تین تین مرتبہ الحمد اور آیت الکرسی اور سورۃ قل هو اللہ اور سورۃ قل یا ایہا
الکفرن اور سورۃ قل أعوذ برب الفلق اور سورۃ قل أعوذ برب الناس پڑھے اور کہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور تین مرتبہ کہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ اور تین مرتبہ کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور چار سو مرتبہ کہے اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تو خداوند عالم اُس کے گناہ
بخش دے گا۔ اگر چہ شمار میں قطراتِ باران و برگِ درختان و کھیتِ دریا کے برابر ہوں۔ پھر
حضرت نے فرمایا کہ اگر تمام عمر میں ایک دفعہ اس عمل کو بجالائے تو خداوند عالم ہر جن کے
عض میں ستر ہزار نیکیاں اُس کو عطا فرمائے گا۔ اور خداوند عالم اُس کو وہ نعمتیں عطا فرمائے گا
کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔

روایت میں وارد ہے کہ نپدرھویں رجب کی شب کو بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کے پڑھے
اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد جو سورۃ چاہے پڑھے اور نارغ ہونے کے بعد سورۃ حمد
اور سورۃ قل أعوذ برب الفلق اور سورۃ قل أعوذ برب الناس اور سورۃ قل هو اللہ اور
آیت الکرسی کو چار چار مرتبہ پڑھے۔ پھر چار مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اس کے بعد کہے اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ

جس نے قناعت کی عزت پائی اور جس نے طبع کی ذلیل برالایح کو چھوڑ دے۔

بِه شَيْئًا وَمَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت، تیسری تاریخ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی شہادت اور بنا براقتوی پانچویں تاریخ آپ کی ولادت دسویں تاریخ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت اور تیرھویں تاریخ مرلائے کائنات اور اٹھ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ولادت ہے۔ پندرھویں تاریخ شہادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور پچیسویں تاریخ شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارت جامعہ طریقی چاہیے۔ اور اس مہینہ کی چوبیس تاریخ کو فتح خیبر ہے۔ لہذا اس نعمت کے شکر میں اس روز روزہ رکھیں اور ستائیسویں تاریخ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبحوت برسات ہوئے۔ لہذا اس تاریخ روزہ رکھیں اور حضرت کی زیارت پڑھیں۔

ماہِ رَجَبِ كِيْ پَهْلِي اور پندرھویں اور آخری شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ اور غسل کرنا ایسا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پاک اور بیگناہ پیدا ہوا۔ بہترین اعمال نصف ماہِ رَجَبِ دُعائے اُمِّ دَاوُدِ ہے جو حاجات برآنے، اور تکالیف دور کرنے اور ظالموں کے مظالم رفع کرنے میں مجید مجرب ہے۔

عَمَلِ اُمِّ دَاوُدِ

دُعائے اُمِّ دَاوُدِ کے بارہ میں روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فاطمہ مادرِ دَاوُدِ ابنِ الْحَسَنِ پسرِ زَاوِدِ حَسَنِ مَحَبَّتِي علیہ السلام جناب صادق آلِ مُحَمَّدِ كِي دَاوِدِ تَحِيَّتِي اور آپ کو دودھ پلایا تھا جب مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ نے مدینہ میں خروج کیا۔ اور منصورِ دَوَانِقِي کے لشکر نے اُن کو قتل کیا۔ اور ان کے بھائی مُحَمَّدِ كُو بھی شہید کیا۔ اور عبد اللہ بن الحسن کو اور حسنی سادات کی ایک جماعت کو طوقِ دِزِجِخِ میں قید کر کے مدینہ سے عراق لے گئے۔ دَاوُدِ بھي اُن میں تھے فاطمہ مادرِ دَاوُدِ کہتی ہیں کہ ایک مدت تک دَاوُدِ كِي كوئي خَبَرِ مُحَمَّدِ كُو نہ ملی۔ ہمیشہ الحاجِ دِزَارِي کے ساتھ دُعائیں کرتی رہی۔ اور میری التماس پر برادرانِ مومن اور دیگر بزرگ و صلحاء بھی دعائیں کرتے رہے

اَذْهَبْ فِيمَا نَوَيْتَ تَجَدُّدًا كَثِيرًا۔

لیکن قبولیت دعا کا کوئی اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میرا رنج و ملال بڑھنا لگیا۔ یہاں تک کہ غم سے میں لاغر و نحیف ہو گئی۔ اور داؤد کی ملاقات سے بالکل مایوس ہو گئی۔ اسی اثناء میں میں نے سنا کہ حضرت صادق علیہ السلام کا مزاج ناساز ہے۔ میں آپ کی عیادت کو گئی حضرت نے داؤد کا حال دریافت فرمایا۔ اُس کا نام سن کر میں روئی اور کہا آپ پر فدا ہوں۔ داؤد تو عراق میں قید ہے۔ اور میں اُس کی ملاقات سے مایوس ہو چکی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ اُس کے لئے دعا کیجئے۔ کیونکہ وہ آپ کا رضاعی بھائی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ اُس دعا سے کیوں غافل ہیں جو دعائے استفتاح اور دعائے اجابت و نجات ہے اور وہ دعا ہے کہ اُس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کے پڑھنے والے کے استقبال کے لئے فرشتے آتے ہیں۔ اور اُس کو قبولیت دعا کی خوش خبری دیتے ہیں۔ پس حضرت نے اُس عمل کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ اس دعا کی حفاظت کرو۔ اور نا اہل کو تعلیم نہ کرو۔ کیونکہ دعا نہایت جلیل القدر ہے اور اس میں اسم اعظم ہے۔

اُم داؤد کہتی ہیں کہ اس دعا کو حضرت نے لکھ کر مجھے دیا۔ اور میں نے ماہِ رجب میں جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا عمل کیا۔ اور سولہویں شب ماہِ رجب بعد افطار روزہ و نمازِ عشاء تھوڑی دیر عبادت کر کے میں سوئی۔ خواب میں دیکھا کہ جناب رسولِ خدا مجھ کو فرماتے ہیں کہ اے ماورِ داؤد بشارت ہو تجھ کو کہ جمع ملائکہ اور مرسلین اور شہداء تیرے مددگار اور شفیع ہیں اور خوش ہو کہ حق تعالیٰ تیرے فرزند کا محافظ ہے۔ اور بہت جلد انشاء اللہ وہ تیرے پاس آتا ہے۔ میں خواب سے بیدار ہوئی۔ اور اتنے عرصہ میں کہ ایک بہت تیز سوار عراق سے مدینہ میں آسکتا ہے۔ داؤد کو میرے پاس آگیا۔ اُس نے کہا کہ اے اماں میں قید خانہ میں نہایت سختی سے طوق و زنجیر میں گرفتار تھا۔ اور رہائی سے نا امید تھی۔ جب ماہِ رجب کی پندرہویں تاریخ آئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ تم جائے نماز پر بیٹھی ہو۔ اور تمہارے گرد کچھ بزرگ ہیں جو تسبیحِ خدا میں مشغول ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگوار نے جن کے متعلق مجھے گمان ہوا کہ وہ میرے جدِ امجد جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ مجھ سے ارشاد فرمایا تجھ کو بشارت ہو کہ تیری ماں کی دعا تیرے حق میں قبول ہوئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا۔ تو

دَعِ الْحَرَصَ فِي الدُّنْيَا وَطَلِّبِ الزِّيَادَةَ وَلَا تَسْتَدِمَّ مَا يَنْفَعُكَ التَّدَامَةَ

شَيْءٌ وَهُوَ السَّبِيحُ البَصِيرُ العَلِيمُ الخَيْرُ شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ وَالمَلَكَةُ وَأُولُو العِلْمِ قَائِمًا، بِالقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ العَزِيزُ
الحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الإِسْلَامُ وَبَلَغْتَ مُرْسَلَهُ الكِرَامُ وَأَنَا
عَلَى ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ وَلَكَ المَحْدُ وَلَكَ
العِزُّ وَلَكَ المَخْرُ وَلَكَ القَهْرُ وَلَكَ النِّعْمَةُ وَلَكَ العُظْمَةُ وَ
لَكَ الرَّحْمَةُ وَلَكَ المَهَابَةُ وَلَكَ السُّلْطَانُ وَلَكَ البَهَاءُ وَلَكَ
الإِمْتِنَانُ وَلَكَ التَّسْبِيحُ وَلَكَ التَّقْدِيرُ وَلَكَ التَّهْلِيلُ وَلَكَ التَّكْذِيبُ
وَلَكَ مَا يَبْرَى وَلكَ مَا لَا يَبْرَى وَلكَ مَا فَوْقَ السَّمَوَاتِ العُلَى وَلكَ مَا
تَحْتَ التُّرَى وَلكَ الأَرْضُونَ السُّفْلَى وَلكَ الأَخِرَةُ والأُولى وَلكَ مَا
مُحِبُّ وَتَرْضَى بِهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالحَمْدِ وَالشُّكْرِ وَالتَّعْمَائِ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَمِينِكَ وَحَبِيبِكَ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جِبْرَائِيلَ أَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ وَالْقَوِيَّ عَلَى أَمْرِكَ
وَالْمُطَاعَ فِي سَمَوَاتِكَ وَمَحَالِّ كَرَامَاتِكَ المُنْتَحَبِ لِكَلِمَاتِكَ
التَّاصِرِ لِأَيُّبَاتِكَ المُدْمِرِ لِأَعْدَائِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِيكَائِيلَ
مَلِكِ رَحْمَتِكَ وَالمَخْلُوقِ لِوَأَنْتِكَ وَالمُسْتَغْفِرِ المُعِينِ لِأَهْلِ
طَاعَتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِسْرَائِيلَ حَامِلِ عَرْشِكَ وَصَاحِبِ
الصُّورِ المُنْتَظَرِ لِأَمْرِكَ وَالأَوْجِلِ المُشْفِقِ مِنْ خِيْفَتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى عِزْرَائِيلَ قَابِضِ أَرْوَاحِ جَمِيعِ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حَمَلَةِ
العَرْشِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى مَلَائِكَةِ الذِّكْرِ أَهْلِ التَّامِينَ عَلَى دُعَائِ
المُؤْمِنِينَ وَعَلَى السَّفَرَةِ الكِرَامِ البَرَّةِ الطَّيِّبِينَ وَعَلَى مَلَائِكَتِكَ
الكِرَامِ الكَاتِبِينَ وَعَلَى مَلَائِكَةِ الجَنَانِ وَخَزَنَةِ التَّيْرَانِ وَمَلِكِ
المَوْتِ وَالأَعْوَانِ يَا ذَا الجَلَالِ وَإِدْ كِرَامِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آيِنَا
أَدَمَ بَدِيعِ فِطْرَتِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِسُجُودِ مَلَائِكَتِكَ أَبْحَثْهُ

عرض اور طلب دنیا کو چھوڑ دے اور نام نہ نہر کیونکہ شرمندگی کچھ فائدہ دے نہ دے گی۔

جَنَّاتِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أُمَّتِنَا حَقَّ حَقِّهَا وَأَلِّمْهَا حَقَّ حَقِّهَا مِنَ الرَّجْسِ الْمَصْفَاةِ
مِنَ الدَّنَسِ الْمُفْضَلَةِ مِنَ الدَّنَسِ الْمُرَدِّدَةِ بَيْنَ مَحَالِّ الْقُدْسِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى هَارِبِلَ وَشَيْثَ وَإِدْرِيسَ وَنُوحَ وَهُودَ وَصَالِحَ
وَإِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَيُوسُفَ وَالْأَسْبَاطَ وَ
لُوطَ وَشُعَيْبَ وَأَيُّوبَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَيُوشَعَ وَمِيثَاقَ وَالْحَضْرَى
ذِي الْقَرْنَيْنِ وَيُونُسَ وَالْيَاسَ وَالْيَسَعَ وَذِي الْكَلْبِ وَطَالُوتَ وَ
دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَزَكَرِيَّا وَشُعَيْبًا وَيَحْيَى وَتُورَخَ وَمَتَّى وَإِسْمَاعِيلَ
وَخَيْفُونَ وَدَانِيَالَ وَعَزْرِيْرَ وَعِيسَى وَشَمْعُونَ وَجِرْجِيسَ وَالْحَوَارِيْنَ
وَالْأَنْبِيَاءَ وَخَالِدَ وَحَنْظَلَةَ وَقَلْبَمَانَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ مَا صَلَّيْتَ وَرَحَّمْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْوُصِيَاءِ وَالسَّعْدَاءِ
وَالشُّهَدَاءِ وَأَيُّمَةِ الْهُدَى اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْأَبْدَالِ وَالْأَوْلِيَاءِ
وَالسِّيَّاحِ وَالْعُبَّادِ وَالْمُخْلِصِينَ وَالرُّهَّادِ وَأَهْلِ الْجِدِّ وَالْإِحْتِمَادِ
وَإِخْصَصْ مُحَمَّدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَأَجْزَلِ كَرَامَاتِكَ
وَبَلِّغْ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ مِنْبِى نَجِيَّةً وَسَلَامًا وَزُدَّهُ فَضْلًا وَشَرَفًا
وَكَرَمًا حَتَّى تَبْلُغَهُ أَعْلَى دَرَجَاتِ أَهْلِ الشَّرَفِ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَفْضَلِ الْمُقَرَّبِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَمَّيْتُ
وَمَنْ لَمْ أَسْمِ مِنْ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَاءِكَ وَمُرْسَلِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ
وَأَوْصِلْ صَلَوَاتِي إِلَيْهِمْ وَإِلَى أَرْوَاحِهِمْ وَاجْعَلْهُمْ إِخْوَانِي فِيكَ
وَاعْوَانِي عَلَى دَعَائِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَيْكَ وَبِكَرَمِكَ
إِلَى كَرَمِكَ وَبِجُودِكَ إِلَى جُودِكَ وَبِرَحْمَتِكَ إِلَى رَحْمَتِكَ وَ
بِأَهْلِ طَاعَتِكَ إِلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِكُلِّ مَا سَأَلَكَ بِهِ

أَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ مَسْئَلَةٍ شَرِيفَةٍ غَيْرَ مُرْدُودَةٍ وَبِمَا دَعَاكَ بِهِ
 مِنْ دَعْوَةٍ مُجَابَةٍ غَيْرَ مُخَيَّبَةٍ يَا أَللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا حَلِيمُ
 يَا كَرِيمُ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا مَنِيْلُ يَا حَمِيْلُ يَا أَفِيْلُ يَا وَكِيْلُ
 يَا مُقِيْلُ يَا مُجِيْرُ يَا خَيْرُ يَا خَيْرُ يَا مُنِيْرُ يَا مُنِيْعُ يَا مُدِيْلُ يَا مُجِيْلُ يَا
 كَبِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا بَصِيْرُ يَا سُكُوْرُ يَا عَفُوْرُ يَا بُرِّيْ يَا طَهْرُ يَا ظَاهِرُ
 يَا قَاهِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا سَاتِرُ يَا مُحِيْطُ يَا مُقْتَدِرُ يَا حَفِيْظُ يَا
 مُتَجَبِّرُ يَا قَرِيْبُ يَا وَدُوْدُ يَا حَمِيْدُ يَا مُجِيْدُ يَا مُبْدِيْ يَا مُعِيْدُ
 يَا شَهِيدُ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ
 يَا هَادِيْ يَا مُرْسِلُ يَا مُرْشِدُ يَا مُسَيِّدُ يَا مُعْطِيْ يَا مَانِعُ يَا
 دَافِعُ يَا رَافِعُ يَا بَاقِيْ يَا وَاقِيْ يَا خَلَّاقُ يَا رَزَّاقُ يَا وَهَّابُ يَا تَوَّابُ
 يَا فَتَّاحُ يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَّاحُ يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا نَفَّاعُ
 يَا رِعُوْفُ يَا عَطُوْفُ يَا كَافِيْ يَا شَافِيْ يَا مُعَافِيْ يَا مُكَافِيْ يَا وَفِيْ
 يَا مُهَيِّمُنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا
 أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا نُورُ يَا مُدْئِرُ يَا نُورُ يَا وَثِرُ يَا قَدُوْسُ يَا
 نَاصِرُ يَا مُؤْنِسُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا بَارِيْ
 يَا مُتَعَالِيْ يَا مُصَوِّرُ يَا مُسَلِّمُ يَا مُتَجَبِّبُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَلِيْمُ
 يَا حَكِيْمُ يَا جَوَادُ يَا بَارِيْ يَا بَارِيْ يَا سَارِيْ يَا عَدْلُ يَا فَاصِلُ يَا
 دِيَانُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا بَدِيْعُ يَا حَفِيْرُ
 يَا مُعِيْنُ يَا نَاشِرُ يَا عَافِرُ يَا قَدِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُسْقِلُ
 يَا مُبِيْرُ يَا مُبِيْتُ يَا مُجِيْ يَا نَافِعُ يَا رَازِقُ يَا مُقَدِّمُ يَا مُسَبِّبُ
 يَا مُغِيْثُ يَا مُغْنِيْ يَا مُقْنِيْ يَا خَالِيْ يَا رَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا حَاضِرُ
 يَا جَابِرُ يَا حَافِظُ يَا شَدِيْدُ يَا غِيَاثُ يَا عَائِدُ يَا قَابِضُ يَا
 مُنِيْبُ يَا مُبِيْنُ يَا ظَاهِرُ يَا مُجِيْبُ يَا مُتَفَضِّلُ يَا مُسْتَجِيْبُ

يَا عَادِلُ يَا بَصِيرُ يَا مُؤَمِّلُ يَا مُسَدِّدُ يَا أَدَابُ يَا وَافِي يَا رَاشِدُ
 يَا مَلِكُ يَا رَبُّ يَا مُدَلِّ يَا مُعْزِيًا مَا جَدِي يَا ذَارِقُ يَا وَائِي يَا فَاصِلُ
 يَا سُبْحَانَ يَا بَاسِطُ يَا مَنْ عَلَا فَاسْتَعْلَى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى يَا مَنْ
 تَرَبُّبٌ فَدَنِي وَبَعْدَ فَنَائِي وَعَلِيمَ السِّرِّ وَأَخْفَى يَا مَنْ لِيهِ التَّعْدِيرُ وَ
 لَهُ الْمُقَادِيرُ يَا مَنْ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ لِيَسِيرَتِيَا مَنْ هُوَ عَلَى مَا
 يَشَاءُ قَدِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَّاحِ يَا فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ
 يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَّاحِ يَا رَاذِمًا قَدَفَاتِ يَا نَاشِرَ الْأَمْوَاتِ يَا
 جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا زَارِقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا فَاعِلَ مَا يَشَاءُ
 كَيْفَ يَشَاءُ يَا ذَا الْجَدَلِ وَالْكَرَامِ يَا حَيُّ يَا مُؤَمِّمٌ يَا حَيُّ حِينَ لَا
 حَيَّ يَا حَيُّ يَا مَحْيِ الْمَوْتَى يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَ
 الْأَرْضِ يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
 مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَارْحَمُ ذُلِّي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي وَالْفِرَادِي حَيُّ
 وَوَحْدَتِي وَحُضْرِي بَيْنَ يَدَيْكَ وَاعْتِمَادِي عَلَيْكَ وَتَضَرُّعِي إِلَيْكَ
 أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِعِ الذَّلِيلِ الْخَائِعِ الْخَائِفِ الْمُسْتَفِيقِ الْبَاشِ
 الْمَهِينِ الْحَقِيرِ الْخَائِعِ الْفَقِيرِ الْعَائِذِ الْمُسْتَجِيرِ الْمُقَرَّبِ نَبِيهِ
 الْمُسْتَغْفِرِ مِنْهُ الْمُسْتَكِينِ لِرَبِّهِ دُعَاءَ مَنْ أَسْلَمَتْهُ ثِقَتُهُ وَ
 رَفَضَتْهُ أَحِبَّتُهُ وَعَظَمَتْ فَجِيعَتُهُ دُعَاءَ حَرَقِ حَزِينِ
 ضَعِيفِ مَهِينِ بَائِسِ مُسْتَكِينِ بِكَ مُسْتَجِيرِ اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ
 بِأَنَّكَ مَلِكٌ وَأَنَّكَ مَا لَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ وَأَنَّكَ عَلَى مَا
 تَشَاءُ قَدِيرٌ وَأَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ
 وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَبِحَقِّ

اصْبِرْ عَلَى مَا رَزَقَكَ اللَّهُ وَالْقَدْرُ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَالْإِلَهَ السَّلَامُ يَا مَنْ وَهَبَ لِأَدَمَ شَيْئًا وَقَلَّ لِإِبْرَاهِيمَ
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَا مَنْ رَدَّ يُوْسُفَ عَلَى يَعْقُوبَ وَيَا مَنْ كَشَفَ
بَعْدَ الْبَلَاءِ ضُرَّ أَيُّوبَ يَا رَاذِمُوسَى عَلَى أُمِّهِ وَيَا زَانِدَ الْخَضِرَ
فِي عِلْمِهِ وَيَا مَنْ وَهَبَ لِذَاوُدَ سُلَيْمَانَ وَلِزَكَرِيَّا يَحْيَى وَلِعَرِيمَةَ
عِيسَى يَا حَافِظَ بِنْتِ شُعَيْبٍ وَيَا كَافِلَ وَوَلَدِ أُمِّ مُوسَى أَسْأَلُكَ أَنْ
تَصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا وَتُعْطِيَنِي
سُؤْلِي كُلَّهُ وَتُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِكَ وَتُوجِبَ لِي رِضْوَانَكَ وَأَمَانَتَكَ
وَإِحْسَانَكَ وَغُفْرَانَكَ وَجَنَانَكَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تُفَكَّ عَنِّي كُلَّ حَلْقَةٍ
ضَيَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ يُؤْذِينِي وَتَفْصَحَ لِي كُلَّ بَابٍ وَقُلِّبَنَّ لِي كُلَّ
صَعْبٍ وَتُسَهِّلَ لِي كُلَّ عَسِيرٍ وَتُخْرِسَ عَنِّي كُلَّ نَاطِقٍ بِشَرٍّ وَ
تَكْفُتَ عَنِّي كُلَّ بَاغٍ وَتَكَلِّتَ لِي كُلَّ عَدُوٍّ لِي وَحَاسِدٍ وَتَمْنَعَ مِنِّي
كُلَّ ظَالِمٍ وَتَكْفِينِي كُلَّ عَاقِبٍ يَحْوُلُ بَيْنِي وَبَيْنَ حَاجَتِي وَتُجَاوِلُ
أَنْ يَفْرُقَ بَيْنِي وَبَيْنَ طَاعَتِكَ وَيُثَبِّطَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ يَا مَنْ أَلْجَمَ
الْجِنَّ الْمَتَمَرِّدِينَ وَقَهَرَ عَنَاءَ الشَّيْطَانِ وَأَذَلَّ رِقَابَ الْمُتَحَدِّثِينَ
وَرَدَّ كَيْدَ الْمُسَلِّطِينَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَسْأَلُكَ بِعَدْرَتِكَ عَلَى مَا
تَشَاءُ وَتُسَهِّلِكَ لِمَا تَشَاءُ كَيْفَ تَشَاءُ أَنْ تَجْعَلَ قَضَاءَ حَاجَتِي
مِيمًا تَشَاءُ - پس سجدے میں جائے دونوں رخساروں کو خاک پر رکھے اور کہے :-

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ دُلِّي
وَفَاقَتِي وَإِحْتِمَادِي وَتَضَوُّعِي وَمَسْكِنَتِي وَفَقْرِي إِلَيْكَ يَا رَبِّ -

پس حضرت نے فرمایا کہ شیخی کہہ کر کہ انہو آنکھ سے باہر آئے۔ اگرچہ بقدر سرگسٹ ہر کہہ

وہ علامت ہے قبولیت دعا کی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں ایک مرتبہ یہ

دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ فَارْحَمْ دُلِّي وَحُضُوعِي بَيْنَ

دَلِّكَ وَفَقْرِي وَفَاقَتِي إِلَيْكَ وَارْحَمِ الْفُرَادِي وَخُشُوعِي وَإِحْتِمَادِي

جو اللہ نے تجھ کو دیا ہے اس پر صبر کر کیونکہ مقوم سے نہ کم ملتا ہے نہ زیادہ۔

بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَوَكَّلْ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ بِكَ اسْتَفْتِحُ وَبِكَ اسْتَجِجُ وَبِحَمْدِكَ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَالْهَاتِجَةِ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ سَهِّلْ لِي كُلَّ حَزُونَةٍ وَ
ذُلِّ لِي كُلَّ صَعُوبَةٍ وَاعْطِنِي مِنَ الْخَيْرِ أَكْثَرَ مِمَّا أَرْجُو وَعَافِنِي
مِنَ الشَّرِّ وَأَصْرِفْ عَنِّي السُّوءَ اور دوسری روایت میں ہے کہ سجدہ میں سو
مرتبہ کہے۔ يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ اقْضِ حَاجَتِي بِلُطْفِكَ يَا حَنِيفَ
الذُّلَّاتِ۔ اور اس عمل کے بارہ ہیں احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاوہ ماہِ رَجَبِ کے
ہر مہینہ کی تیرھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھ کر یہ عمل ہو سکتا ہے بلکہ جمعہ کے دن یا
ماہِ ذِی الْحِجَّةِ کی نویں تاریخ جو روزِ عرفہ ہے یا اور متبرک دنوں میں بغیر روزہ کے بھی یہ عمل
کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر سوائے ماہِ رَجَبِ اور ذِی قَعْدِ اور ذِی الْحِجَّةِ اور محرم کے یہ دعا پڑھی
جائے تو بجائے بِحَرَمَةِ هَذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ کے صرف بِحَرَمَةِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ کہے۔

اعمالِ شبِ دروزِ مبعوث۔۔ وارو ہے کہ پچیسویں ماہِ رَجَبِ کو روزہ رکھے۔
اور چھبیسویں کو روزہ رکھے۔ اور اس سے زیادہ ستائیس رَجَبِ کے روزہ کا ثواب ہے
اور اسی روز حضرت رسالت مآبِ مبعوث ہوئے۔ روزہ اس روز کا برابر ہے۔ روزہ
ستر برس کے بروایتی ساٹھ برس کے۔ پس روزہ رکھے اور غسل سنت ہے۔ صلوات
بھیجے۔ اور اُن حضرت اور حضرت امیر المومنین کی شبِ دروزِ زیارت بجالائے اور
تمام رات عبادت میں بسر کرے۔ خدا ثوابِ عظیم عطا فرمائے گا۔ بعد نمازِ عشاء سو رہے
آخر شب اٹھے یا پیش از نصف شب بارہ رکعت نماز دو رکعت کر کے پڑھے۔ ہر
رکعت میں بعد الحمد کے ایک چھوٹا سورتہ اور دوسرا یا سین پڑھے۔ اگر مشکل ہو تو ان رکعتوں
کو بیٹھے بیٹھے پڑھے اور سورتہ یسین کو قرآن سے دیکھ کر پڑھے۔ جنبِ فارغ ہو تو جس
طرح نمازِ ختم کی ہے اسی طرح بیٹھا رہے۔ یعنی وضعِ نشست نہ بدلے اور پھر سورتہ الحمد
اور چاروں قل اور انا انزلنا اور آیتہ الکرسی ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ
دعا پڑھے۔

قَصْدُ الْخَيْرِ خَيْرُ اللَّهِ عَاجِلَةٌ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَا ذَكَرًا لَمْ يَكُنْ لَهُ
شَرِيكٌ فِي الْمَلِكِ وَلَا يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدُّنْيَا وَلَا كِبْرَةٌ تُكَبِّرُكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاوِدِ عِزِّكَ عَلَى أَنْ كَانِ عَرْشُكَ وَمُتَمِّمِ
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَيَا سَمِيكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ وَذِكْرِكَ الْأَعْلَى
الْأَعْلَى الْأَعْلَى وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ كُلِّهَا أَنْ تَصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ
تَفْعَلَ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ -

پس جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ اور بسند معتبر
منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز سجالاتے۔ ہر دو رکعت میں سلام اور ہر رکعت
میں بعد الحمد کے جو سورۃ کہ ممکن ہو پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سورۃ الحمد اور چاروں قل ہر ایک
چار چار مرتبہ پڑھے اور پھر چار مرتبہ کہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ پس چار مرتبہ کہے۔ اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا
أَشْرُكَ بِهِ شَيْئًا۔ اور چار مرتبہ کہے۔ لَا أَشْرُكَ بِرَبِّي أَحَدًا۔
اور بسند معتبر منقول ہے کہ اٹھائیسویں ماہ رجب کو روزہ رکھے اور اسیسویں اور
تیسریں کا روزہ بھی فضیلت رکھتا ہے۔

ماہ شعبان

ماہ شعبان کی فضیلت و عظمت ماہ رجب سے زیادہ ہے اور یہ مہینہ تیسرا الانبیاء
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فسوٹ ہے۔ اس ماہ میں شروع سے آخر
تک برابر روزے رکھنے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ اور استغفار و صلوات بھی اس مہینہ
میں کثرت سے پڑھنا چاہیے تاکہ جو بد اعمالیاں گذشتہ مہینوں میں اذراہ عصیاں و
جہالت ہوئی ہیں ان کا کفارہ ہو جائے۔ جناب صادق آل محمد علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ماہ شعبان میرا مہینہ اور ماہ رمضان خدا کا مہینہ ہے
پس جو شخص ایک روز میرے مہینہ میں روزہ رکھے بروز قیامت میں اس کی شفاعت

تک ارادہ اچھا ہے اللہ اس تک جلد پہنچاتا ہے۔

کروں گا اور جو روزے رکھے گا اُس کے گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو تین روزے رکھے گا اُس کو زندگی جائے گی کہ اپنے عمل کو از سر نو بجالار کبیر نکرا اب تیر کوئی گناہ باقی نہیں رہا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں کچھ صدقہ دے۔ اگرچہ آدھا خرابی ہو تو خداوند عالم اُس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام فرمائے گا۔ اور جو شخص تین روزہ ماہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھے۔ اور ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دے تو خداوند عالم دو مہینوں کے پے درپے روزوں کا ثواب اُس کو عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہترین دعا ماہ شعبان میں استغفار ہے جو شخص اس ماہ میں ہر روز ستر مرتبہ کرے گا ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں میں اُس نے ہزار مرتبہ استغفار کیا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت استغفار کس طرح کرنا چاہیے فرمایا کہ کہو **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ** اور بسند معتبر منقول ہے کہ ہر روز اس طرح ستر مرتبہ استغفار پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ط**
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ شعبان میں ہزار مرتبہ **اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَفَرَ الْمُشْرِكُوْنَ** کہے تو خداوند عالم اُس کو ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماہ شعبان کے روزہ سے غافل نہ ہونا۔ کیونکہ اس ماہ کے روزہ کا بہت ثواب ہے۔ اور اس ماہ میں بہترین اعمال تصدق کرنا ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام ہر روز ماہ شعبان میں بوقت زوال اور شب پانزدہم اس صلوات کو پڑھتے تھے۔

**اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ شَجَرَةَ النَّبُوَّةِ وَ مَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَ مَخْتَلَفِ الْمَلٰئِكَةِ وَ مَعْدِنِ الْعِلْمِ وَ اَهْلِ بَيْتِ الْوَجْهِ
اللّٰهُمَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ الْفَلَکِ الْجَادِيَةِ فِي**

كثيرة التفرق في الدنيا مصيبة في الدين والمدن

اللَّجِجِ الْغَامِرَةِ يَا مَنْ مِنْ رَكِبِهَا وَيَغْرَقُ مِنْ تَرَكَهَا الْمُتَقَدِّمُ
لَهُمْ مَارِقٌ وَوَلَمَّا خَرَجَ عَنْهُمْ زَاهِقٌ وَاللَّزِيمُ لَهُمْ لَوْحٌ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَهْفِ الْحَصِينِ وَغِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِينِ وَمَلْجَأِ
الْهَارِبِينَ وَمَنْجَا الْخَائِفِينَ وَعِضْمَةِ الْمُعْتَصِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً تَكُونُ لَهُمْ رِضَى وَ
بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آدَاءً وَتَضَاءً بِجَوْلِ مِنْكَ وَقُوَّةً يَا رَبَّ
الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الْأَبْرَارِ
الْأَخْيَارِ الَّذِينَ أَوْجِبَتْ لَهُمْ حُقُوقُهُمْ وَفَرَضَتْ طَاعَتَهُمْ
وَوَلَايَتَهُمْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْمُرْ قَلْبِي
بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِي بِمَعْصِيَتِكَ وَأَرْزُقْنِي مَوَاسَاةً مَنْ قَسَّرَتْ
عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَلَسَّرْتَ عَلَيَّ مِنْ
عَدْلِكَ أَحْيَيْتَنِي تَحْتَ ظِلِّكَ وَهَذَا شَهْرُ رَيْدِكَ سَيِّدِ
رُسُلِكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ شِعْبَانَ الَّذِي حَقَّقْتَهُ مِنْكَ بِالرَّحْمَةِ
وَالرِّضْوَانِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَدُ أَبٍ فِي صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ فِي لَيْلِيَّتِهِ وَأَيَّامِهِ بِجُوعًا لَكَ
فِي إِكْرَامِهِ وَإِعْظَامِهِ إِلَى مَحَلِّ حَمَامِهِ اللَّهُمَّ فَأَعْنَا عَلَى
الْإِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهِ فِيهِ وَنَيْلِ الشَّفَاعَةِ لَدَيْهِ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ
لِي شَفِيعًا مُشْفَعًا وَطَرِيفًا إِلَيْكَ مَهِيْعًا وَاجْعَلْنِي لَهُ مُتَّبِعًا
حَتَّى أَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِّي رَاضِيًا وَعَنْ دُونِي غَاضِيًا
قَدْ أَوْجِبْتَ لِي مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَالرِّضْوَانَ وَأَنْزَلْتَنِي دَارَ الْفَرَادِ
وَمَحَلَّ الْأَخْيَارِ - اس ماہ کی تیسری تاریخ بہت مبارک ہے اس میں حضرت
سید الشہداء امام حسین کی ولادت باسعادت ہوئی ہے پس بطور شکر یہ روزہ رکھو اور
اس دعا کو پڑھو۔ دعا یہ ہے۔

دنیا میں تفرقہ پر دلائی بدن اور دین دونوں کے لئے مصیبت ہے ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُودِ فِي هَذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ
 لِسَهَادَتِهِ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهِ وَوِلَادَتِهِ بِكَتْمَةِ السَّمَاءِ وَمَنْ فِيهَا وَالْأَرْضِ
 وَمَنْ عَلَيْهَا وَلَمَّا يَطْلُبُهَا قَتِيلَ الْعَبِيرَةِ وَسَيِّدِ الْأُسْرَةِ
 الْمَمْدُودِ بِالتُّصْرَةِ يَوْمَ الْكُرَّةِ الْمُعْوَضِ مِنْ قَتْلِهِ أَنَّ الْآيَةَ
 مِنْ نَسْلِهِ وَالشِّفَاءَ فِي تَرْبِيَتِهِ وَالْفُورَ مَعَهُ فِي أَوْبَتِهِ وَالْأَوْصِيَاءَ
 مِنْ عِثْرَتِهِ بَعْدَ قَائِمِهِمْ وَعَيْبَتِهِ حَتَّى يُدْرِكَوا الْأَوْتَارَ وَ
 يَشَارُوا الشَّارَ وَيَرْضُوا الْجَبَّارَ وَيَكُونُوا خَيْرَ النَّصَارِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اللَّهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ إِلَيْكَ التَّوَسَّلُ
 وَأَسْأَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِبٍ وَمُعْتَرِبٍ مُسَيَّبٍ إِلَى نَفْسِهِ مِمَّا فَسَّرَ ط
 فِي يَوْمِهِ وَأَمْسِهِ يَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ إِلَى مَحَلِّ رُؤْسِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَعِثْرَتِهِ وَأَحْسِنْنَا فِي رُؤْسَتِهِ وَبَوْتَنَا مَعَهُ
 وَارْكَرَامَتِهِ وَمَحَلِّ الْأَقَامَةِ اللَّهُمَّ وَكَمَا أَكْرَمْتَنَا
 بِمَعْرِفَتِهِ فَأَكْرِمْنَا بِرُفَّتِهِ وَارْزُقْنَا مَرَاغِقَتَهُ وَسَائِقَتَهُ
 وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لَامِرَهُ وَيَكْثُرُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ
 وَعَلَى جَمِيعِ أَوْصِيَائِهِ وَأَهْلِ أَصْطِفَائِهِ الْمَمْدُودِينَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ
 الْإِثْنَى عَشَرَ النَّجُومِ الرَّهْرِ وَالْحَجَجِ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ اللَّهُمَّ
 وَهَبْ لَنَا فِي هَذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهَبَةٍ وَأَنْجِحْ لَنَا فِيهِ كُلَّ
 طَلَبَةٍ كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهِ وَعَادَ فُطْرُسٍ بِمَهْدِهِ
 فَنَحْنُ عَائِدُونَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ نَشْهَدُ تَرْبَتَهُ رَنْتًا طُر
 أَوْبَتَهُ أَمِينِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت اور غسل زیارت اس روز مستحب ہے
 اور تیرھویں شب دو رکعت نماز اور چودھویں شب چار رکعت نماز اور پندرھویں شب
 پھر رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الطہ کے بعد سورۃ یسین، سورۃ

الْقَاعَةَ بِالْقَلِيلِ عَزَّةً فِي الْقِيَامَةِ رَاحَةً فِي النَّدَنِ.

ملک، سورۃ قل ہر اللہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو قرآن میں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ان تینوں دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

نیمہ شعبان

شب نیمہ شعبان اور روز نیمہ شعبان دونوں بے حد مبارک ہیں۔ پندرہویں شب جو شب برات کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔ بڑی مبارک رات ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات کو عبادت میں لبر کرو۔ اور دن کو روزہ رکھو۔ یقیناً اول شب سے آخر شب تک خدا کی جانب سے یہ نذکی جاتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تاکہ میں اُس کے گناہوں کو بخشوں۔ آیا کوئی ایسا ہے کہ روزنی طلب کرے اور میں اس کی روزی زیادہ کروں۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اُس سے مصافحہ کریں تو وہ شعبان کی پندرہویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے لہذا ہر مومن کو چاہیے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے، اور چونکہ اس شب کی بڑی فضیلت و عظمت یہ ہے کہ حضور امام آخر الزمان صاحب الامر علیہ السلام کی ولادت باسعادت اس شب کی صبح کو واقع ہوئی اس لئے سنت ہے کہ اس شب میں یہ دعا پڑھی جائے جو بمنزلہ حضرت کی زیارت کے ہے۔

اللَّهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هَذِهِ وَمَوْلُودِهَا وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُودِهَا
الَّتِي قَرَنْتَ إِلَىٰ فَضْلِهَا فَضْلًا قَمَمْتَ كَلِمَتَكَ صِدْقًا وَعَدْلًا
لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِكَ وَلَا مَعْقِبَ لِآيَاتِكَ نُودِكَ الْمَتَّالِقِ وَضِيَاؤِكَ
الْمَشْرِقِ وَالْعِلْمِ النُّورِيِّ طَحْيَاءِ الدَّجُورِ الْغَائِبِ الْمَسْتُورِ
جَلَّ مَوْلِدُهُ وَكَرَّمَ مُحِيطُهُ وَالْمَلِكَةُ شَهْدُهُ وَاللَّهُ تَأَصَّرُهُ
وَمُؤْتِدُهُ إِذَا انْ مِيعَادُهُ وَالْمَلِكَةُ أَمْدَادُهُ سَيِّفُ اللَّهِ الَّذِي

تھوڑے پرفاعت قیامت کے دن عزت ہے اور بدن کے لئے راحت ہے۔

لَا يَلْبُؤُا نَوْمُهُ الَّذِي لَا يُحْبُو وَدُو الْجِلْمِ الَّذِي لَا يَصْبُو مَدَامُ
 الذَّهْرِ وَنَوَامِيْسِ الْعَصْرِ وَوَكَاةُ الْأَمْرِ وَالْمَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ
 وَمَا يَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَأَصْحَابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمَهُ
 وَحَبِيهِ وَوَكَاةُ أَمْرِهِ وَهَمِيهِ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى خَاتِمِهِمْ وَ
 قَائِمِهِمُ الْمُسْتَوْدِعِينَ عَوَالِيَهُمُ اللَّهُمَّ وَ أَدْرِكْ مِنَّا أَيَّامَهُ وَظُهُورَهُ
 وَقِيَامَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَنْصَارِهِ وَاقْرِنْنَا بِرِثَائِهِ وَكُتُبْنَا
 فِي أَعْوَانِهِ وَحُلَصَائِهِ وَاجْعَلْنَا فِي دَوْلَتِهِ نَاعِمِينَ وَبِصَحْبَتِهِ
 غَانِمِينَ وَبِحَقِّقِهِ قَائِمِينَ وَمِنْ السُّوءِ سَاطِئِينَ يَا أَمْرَ حَكَمِ
 الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الصَّادِقِينَ وَ
 عَثْرَتِهِ النَّاطِقِينَ وَالْعَنْ جَمِيعَ الظَّالِمِينَ وَاحْكُمْ بَيْنَنَا وَ
 بَيْنَهُمْ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ

وارو ہے کہ اس شب کو چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں

بعد الحمد سورۃ قبل ہر اللہ احد پڑھے اور بعد نماز زیر دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَتِيرٌ وَمِنْ عَذَابِكَ خَائِفٌ وَبِكَ مُسَجِيرٌ
 رَبِّ لَا تُبَدِّلْ إِسْمِي وَلَا تُعَيِّرْ جِسْمِي رَبِّ لَا تَجْهَدْ بِلَدَائِي رَبِّ
 لَا تُسَمِّتْ لِي وَأَعْدَائِي أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ
 بِرُحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا
 يَقُولُ الْقَائِلُونَ فَبِكَ - حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص
 اس شب میں سورۃ سبحان اللہ اور سورۃ الحمد للہ اور سورۃ قبلہ اللہ پڑھے
 اور سورۃ کآلہ الا للہ کہے تو خداوند عالم اس کے گزشتہ گناہ بخش دے گا
 اور دنیا و آخرت کی حاجتیں برلائے گا۔

اِقْدَسُ الْقَلْبِ مِنْ طَلَبِ كَثْرَةِ الدُّنْيَا۔

وارد ہے کہ شبِ نیمہ شعبان میں دس رکعت نماز دو دو کر کے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں۔
اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدٌ سَوَادِي وَخِيَالِي وَبِيَاضِي يَا عَظِيمُ كُلِّ عَظِيمٍ
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي الْعَظِيمَ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُهُ غَيْرُكَ يَا عَظِيمُ۔

بہترین دعا اس شب میں بیکہ ہر شب جمعہ میں دعائے کلیل ہے جو ادرعیہ ماثورہ کے باب میں درج ہے۔ غرضکہ اس شب مبارکہ میں جاگنا اور تلاوتِ قرآن اور دعا و نماز میں بسر کرنا آتشِ جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمولِ مومنین ہے جو حضور صاحب الامر علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں استغاثہ ہے جو حسب ذیل ہے۔

عَرِيضَةُ حَاجَتِي

بم حضور پُر نور شہنشاہِ دورانِ حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط كَتَبْتُ إِلَيْكَ يَا مَوْلَايَ صَلَوَاتِ
اللَّهِ عَلَيْكَ مُسْتَعِيثًا بِكَ وَشَكَوْتُ مَا نَزَلَ بِي مُسْتَجِيرًا يَا اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَلَغْتُ مِنْ أَمْرِي قَدًّا وَأَهْمَنِي وَأَشْغَلَ قَلْبِي وَأَطَالَ فِكْرِي
وَسَلَبَنِي بَعْضَ لُبِّي وَعَيْرَ خَطِيرَ نِعْمَةِ اللَّهِ عِنْدِي وَأَسْلَمَنِي
عِنْدَ تَخْيِيلِ وَرُودِهِ الْخَلِيلِ وَتَبَرَّأْتُ مِنْنِي عِنْدَ تَرَائِي إِقْبَالِهِ إِلَيَّ
الْحَمِيمِ وَعَجَزْتُ عَنْ دِفَاعِهِ حِيلَتِي وَخَانَنِي فِي تَحْمِيلِهِ
صَبْرِي وَتَوَوَّيْتُ فَلَجَبْتُ فِيهِ إِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ وَتَوَسَّلْتُ فِي
الْمُسْكَرَةِ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاءُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِي دِفَاعِهِ عَنِّي عَلِمًا
بِمَكَانِكَ مِنَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَى التَّوَكُّلِ وَمِلَاكِ الْأُمُورِ
وَإِنْفِائِكَ فِي الْمُسَارَعَةِ فِي الشَّفَاعَةِ إِلَيْهِ جَلَّ ثَنَاءُهُ فِي أَمْرِي
مُتَبَيِّنًا لِأَجَابَتِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِيَّاكَ بِأَعْطَاءِ سُؤْلِي وَأَنْتَ

زیادہ دنیا طلب کرنے سے دل ننگ ہوتا ہے۔

يَا مُؤَلَايَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ جَدِيرٌ بِتَحْقِيقِ ظَنِّي وَتَصَدِيقِ
أَمَلِي فِيكَ فِي أَمْرٍ.

یہاں اپنی حاجات و پریشانیاں لکھیں . . .

فِيمَا لَا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ وَلَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَحِقًّا
لَهُ وَلَا ضَعْفًا فِيهِ بِقَبِيحِ أَعْمَالِي وَتَفْرِيظِي فِي الْوَاجِبَاتِ الَّتِي لِلَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ فَأَعِزَّنِي يَا مُؤَلَايَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهِ فِيمَا
وَقَدِمَ الْمَسْئَلَةَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرِي قَبْلَ حُلُولِ الثَّلَاثِ وَ
شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ فِيكَ بَسِطْتَ النِّعْمَةَ عَلَيَّ وَأَسْأَلُ اللَّهَ جَلَّ
جَدَلُهُ لِي نَصْرًا عَزِيمًا وَفَتْحًا تَرِيبًا فِيهِ بُلُوعُ الْأَمْوَالِ وَ
خَيْرُ الْمَبَادِي وَخَوَاتِيمِ الْأَعْمَالِ وَالْأَمْنُ مِنَ الْمَحَاوِفِ
كُلِّهَا فِي كُلِّ حَالٍ إِنَّهُ جَلَّ شَأْنُهُ لِمَا يَشَاءُ فَعَالَ
لِمَا يُرِيدُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فِي الْمُبْدَأِ وَالْمَعَالِ
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ:

یہاں اپنا نام لکھیں . . .

ہدایات :- زعفران سے عرضیہ کے دریاں میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے
اپنا نام لکھیے۔ اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنوئیں
میں علی الصبح ڈالے۔ جس وقت عرضیہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو ترجمہ تمام پکارے۔
یا حسین بن روح! اور یہ دعا پڑھ کر عرضیہ ڈال دے۔

يَا حُسَيْنَ بْنَ رُوْحٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَشْهَدُ أَنَّ وَفَاتَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَأَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ اللَّهِ مَرْرُوقٌ وَقَدْ خَاطَبْتُكَ فِي حَيَاتِكَ الَّتِي لَكَ
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَذِهِ مَرْفَعَتِي وَحَاجَتِي إِلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الْأَمْرِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَا إِلَيْهِ فَإِنَّتِ الثَّقَةَ الْأَمِينُ:

شَادِرْ أَهْلَ الْآخِرَةِ وَلَا تَدْرُمُ لِبَشَرٍ أَنْ لَا تَحْتَالَفَهُمْ

ماہِ رَمَضَانَ

ماہِ رَمَضَانَ الْبَارِكِ مَاہِ خَدَاوَنِدِ عَالَمِ ہے۔ اور شَرِيعَتِ تَرِيْنِ مَہِيْنَةِ ہے۔ یہ وہ مَہِيْنَةُ ہے کہ جس میں رَحْمَتِ وَ مَہِشَتِ كے دروازے کھُل جاتے ہيں۔ اور جَنَنِمِ كے دروازے بند ہو جاتے ہيں۔ حضرت اِمَامِ رَضَا عَلِيْهِ السَّلَامِ سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآبِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ماہِ شَعْبَانَ كے آخِرِ ميں اِيكِ خُطْبَةِ ارشاد فرمایا۔ جس كا مَلْخُصُّ یہ ہے کہ اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ خُدا كا مَہِيْنَةُ بَرَكَتِ وَ رَحْمَتِ وَ مَغْفِرَتِ لے کہ تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ وہ مَہِيْنَةُ ہے کہ خُدا كے زَرْدِيكِ سَبِّ مَہِيْنُوں سے بہتر ہے۔ اس كے دِنِ تَمَامِ دِنُوں سے اور اس كی رَاتِيں تَمَامِ رَاتُوں سے بہتر ہيں۔ اس مَہِيْنَةِ ميں تمہارا سانس لِينَا تَسْبِيْحِ كَا ثَوَابِ رَكْتَابِ ہے۔ تمہارا سونا بِنَزَلِ عِبَادَتِ ہے۔ تمہارے عَمَلِ مَقْبُولِ ہيں۔ اور تمہاری دَعَا ميں مَسْتَجَابِ ہيں۔ پس تَمَّ صَدَقِ نَيْتِ سے خَدَاوَنِدِ عَالَمِ سے سَوَالِ كِرُو کہ وہ اس مَبَارِكِ مَہِيْنَةِ ميں رُوزَہ رَكْتَنے اور قُرْآنِ پُڑھنے كی تَوْفِيْقِ مَرَحْمَتِ فرمائے۔ اے لوگو جو تم ميں سے كُسي مَرُوسِنِ كا اس مَہِيْنَةِ ميں رُوزَہ كھلوائے گا۔ اس كو خُدا نے بَرَكَّتِ وَ بَرَّزِ اِيكِ غَلَامِ اَزَادِ كَرْنِ كَا ثَوَابِ عَطَا فرمائے گا۔ اور اس كے كُذْرَتِ گناہ بَنُخْتِ جَائِيں گے۔ یہ سُنْ كِرُو کہ چَہرِ لُوگوں نے عَرَضِ كِيَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَبِّ رُوزَہ اِفْطَارِ كِرَانِ كی قَدْرَتِ نَہِيں رَكْتِے۔ حضرت نے فرمایا کہ آتِشِ جَنَنِمِ سے پَرہِيْزِ كِرُو۔ اور رُوزَہ دَارِدِں كا رُوزَہ اِفْطَارِ كِرَاؤ۔ اگر چہ آدھے خَرْمِ سے ہو یا اِيكِ كُھوْنِٹِ پَانِيِ ہو۔ پَہرِ فرمایا کہ جو اس مَہِيْنَةِ ميں مَہِجِ پَرِ اور مِيرِیِ اَوْلَادِ پَرِ كَثْرَتِ سے صَلَوَاتِ بَھِيْمِے گا۔ خَدَاوَنِدِ عَالَمِ اُس كے اَعْمَالِ كی تَرَاوُ بَرُو زِيَا سَتِ بَھَارِيِ فرمائے گا۔ اور جو شَخْصِ اس مَہِيْنَةِ ميں قُرْآنِ كی اِيكِ آيْتِ پُڑھے گا تو اس كو اس قَدْرِ ثَوَابِ مَرَحْمَتِ فرمائے گا جتنا کہ اور مَہِيْنُوں ميں خُتمِ قُرْآنِ كا ہوتا ہے۔ اے لوگو! اس مَہِيْنَةِ ميں بَہِشَتِ كے دروازے کھُلے ہوئے ہوتے ہيں۔ لَہذا خُدا سے دَعَا كِرُو کہ تمہارے لَئِے اُن كو بند كِرُو۔ اور اس مَہِيْنَةِ ميں جَنَنِمِ كے دروازے بند ہوتے ہيں۔ لَہذا خُدا سے سَوَالِ كِرُو کہ تمہارے لَئِے اُن كو نہ كھولے۔ اور اس مَہِيْنَةِ ميں شَيْطَانِ مَقْبِدِ ہوتے

دینداروں سے مشورہ کر اگر تو ان کی مخالفت نہ کرے گا تو کبھی شرمندہ نہ ہوگا۔

ہیں۔ پس تم خدا سے دعا کرو کہ تم پر شیطان کو مسلط نہ کرے۔

اس مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو سید اکبر حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہے۔ لہذا زیارت جامعہ اس روز پڑھنی چاہیے۔ اور اکیسویں تاریخ حضرت ابوالائمہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت ہے۔ پس حضرت کی زیارت پڑھنی چاہیے۔

ادب و دخول ماہ رمضان

ہلال ماہ رمضان کا طلب کرنا سنت ہے۔ اور بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ پس چاند دیکھے تو رُو بقبلہ سر کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور ہلال کو خطاب کر کے یہ کہے۔ رَبِّي وَرَبِّكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ اَللّٰهُمَّ اِهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاَيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْمَسَادَعَةِ اِلَى مَا نَحِبُّ وَتَرْضَى اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَهْرِنَا هَذَا وَاُزِدْنَا خَيْرَهُ وَعَوْنَهُ وَاَصْرِفْ عَنَّا ضَرَّةً وَّشَرَّةً وَّبَلَاءَةً وَّفِتْنَةً۔ اور بہترین دعا دعا دعائے صحیفہ کاملہ ہے۔ جو دعائے ہلال کے بیان میں مذکور ہے۔ روایت میں ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رویت ہلال ماہ رمضان کے وقت قبلہ رُو ہو کر یہ فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاَيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ
وَالْعَافِيَةِ الْمَجْلَلَةِ وَدِفَاعِ الدُّسْقَامِ وَالْعَوْنِ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ
وَالْقِيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ لَنَا شَهْرَ مَصَانَ وَتَسَلِّمْهُ
مَنَا وَسَلِّمْ لَنَا فِيْهِ حَتَّى يَنْقُضِيَ عَنَّا شَهْرَ مَصَانَ وَفَدِّ عَفْوَتَنَا
وَغَفْرَتَنَا وَرَحِمَتَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ہلال ماہ رمضان کی طرف نظر کرے تو یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ قَدْ حَصَرَ شَهْرُ مَصَانَ وَقَدْ اَفْرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهُ وَاَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّن

فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ وَسَعَادَةٌ وَلَا تَحْزَنُ وَلَا تَقْعُدُ۔

الْهُدَى وَالْفُرْقَانَ اللَّهُمَّ أَعِنَا عَلَى صِيَامِهِ وَقَبْلَهُ مِثًا وَسَلِّمْنَا فِيهِ وَسَلِّمْنَا مِنْهُ وَسَلِّمْنَا لِمَا فِي نَيْسِرِ مَنِكَ وَعَافِيَةِ إِيَّاكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمٌ

شبِ، اول میں جماعت سنت ہے۔ اور یہ اسی مہینہ کی خصوصیت ہے۔ بخلاف اس کے دوسرے مہینوں کی شبِ اول میں جماع مکروہ ہے۔ اور شبِ اول میں غسل سنت ہے کہ غسل کرنے والے کو اس سال خارشیں بن نہ ہوگی۔ نہر جاری میں غسل کرے۔ اور تیس چلہ پانی سر پر ڈالے کہ آئندہ ماہِ رمضان تک طہارت معنوی ہو جائے گی اور شبِ اول میں زیارتِ امام حسین علیہ السلام نزدیک دو روز سے سنت ہے جو موجب ثوابِ عظیم ہے۔ شبِ اول ماہِ رمضان کے روزوں کی نیت کرے اور پھر ہر شب نیت کرے کہ میں ماہِ رمضان کا روزہ رکھتا ہوں یا رکھتی ہوں ادا واجب قرآن الی اللہ۔ الفاظ کا زبان پر لانا معتبر نہیں ہے بلکہ قصد و ارادہ کا دل میں پیدا کرنا لازم ہے۔ منقول ہے کہ جو شخص شبِ اول یا روزِ اول دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ اتنا فتحنا پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ حمد جو سورۃ چاہے پڑھے تو خداوندِ عالم اس سال کی جمیع آفات و بقیات سے محفوظ رکھے گا۔ روزِ اول غسل کرنا آپ جاری میں سنت ہے۔ اور وارد ہے کہ جو روزِ اول ایک چلہ گلاب منہ میں ڈالے تو وہ خواری و پریشانی سے نجات پائے گا۔ اور اگر ہر روز اسی طرح کرے تو اس روز بلاؤں سے امین میں ہوگا اور اس سال مرضِ سرسام سے بے خطر رہے گا۔

بہترین اعمالِ تلامذت قرآن مجید ہے۔ اور ہر چیز کی ایک بہار ہے اور قرآن پڑھنے کی بہار ماہِ رمضان المبارک ہے۔ کثرت سے صلوٰۃ پڑھنا اور استغفار کا ورد کرنا بہتر اور موجب کفارہ گناہانِ گذشتہ ہے۔ شبِ و روز کے نوافل حتی الامکان ترک نہ کرے اور طاق راتوں میں خصوصاً آخری دس تارخیوں میں ہر شب غسل سنت ہے۔

۱۱۰ شبِ اول میں پڑھے بیٹے کے روزوں کی نیت کرے اور ہر شب علیحدہ بھی نیت کرتا ہے۔ ۱۱۰

بہترین

اعمال شب و روز

حضرت امہ علیہم السلام سے منقول ہے کہ ہر نماز کے بعد ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھے۔

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا عَفْوُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَرْشُ الْعَظِيمُ
الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهَذَا شَهْرُ عَظَمَتِهِ وَ
كَرَمَتِهِ وَشَرَفَتِهِ وَقَضَلَتَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَهُوَ الشُّهُرُ الَّذِي
فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ
الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ
فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ نِيًّا وَاللَّيْلَ وَاللَّيْلَ وَاللَّيْلَ
يَمُنُّ عَلَيْكَ مَنْ عَلَى بِفَكَالِكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فَيَمُنُّ تَمُنُّ عَلَيْهِ
وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

منقول ہے کہ جو شخص ہر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھے سبحی اجر عظیم ہوگا دعا یہ ہے

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذَا الشَّهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ وَأَفْتَوَضْتَ
عَلَى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأْمُرْ قِسِي
حَاجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَاجِي هَذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَأَعِزُّ لِي تِلْكَ
الدُّنُوبَ الْعِظَامَ فَإِنَّهُ لَا يَعْزُرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمَنُ يَا عَلَامُ

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شب اس ماہ مبارک میں یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي فِيهَا تَقْضِي وَتُقَدِّرَ مِنَ الْأَمْرِ
الْمَحْتَمُومِ فِي الْأَمْرِ الْحَكِيمِ مِنَ الْفَضَاءِ الَّذِي لَا يَرُدُّ وَلَا يَبْدُلُ
أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حَاجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجَّهُمْ الْمَشْكُورِ
سَعِيهِمْ الْمَغْفُورِ دُنُوبِهِمْ الْمَكْفُورِ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَنْ تَجْعَلَ
لِي فِيهَا تَقْضِي وَتُقَدِّرَ أَنْ تَطِيلَ عُمْرِي فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوسِّعَ
فِي مِرَاتِي وَتَجْعَلَ لِي مِنْ تَنْصُرِيهِ لِيَدِيكَ وَلَا تُسْتَبَدَّلْ لِي

أَرْجُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرَكَ وَتَيْسِيرَكَ فِيمَا قَصَدْتَ -

غَيْرِي أَرْجِيهِ دُعَائِي بِرَشْبِ طُرَيْهِ - اللَّهُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِي الصَّالِحِينَ فَأَدْخِلْنَا
وَفِي عَالِيَيْنَا فَارْفَعْنَا وَبِكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ مِّنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيلٍ فَاسْقِنَا
وَمِنَ الْحُورِ الْعِينِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَمِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِينَ
كَأَهْمُ لَوْلُؤُهُ مَكْنُونٌ فَآخِذْنَا وَمِنَ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَ
لُحُومِ الطَّيْرِ فَاطْعِمْنَا وَمِنَ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ
فَالْبَسْنَا وَلَيْلَةَ الْقَدْرِ وَحَجِّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَتَقَدَّرَ فِي سَبِيلِكَ
فَوْقَ لَنَا وَصَالِحِ الدُّعَاءِ وَالْمَسْئَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا وَإِذَا جَمَعْتَ
الدُّوَلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْفِيئَةِ فَأَمْرًا حَمِنَا وَبِرَاءَةً مِّنَ النَّارِ
فَاكْتُبْ لَنَا وَفِي جَهَنَّمَ فَلَا تَعْلَنَّا وَفِي عَدَابِكَ وَهَوَانِكَ فَلَا
تَبْتَلِنَا وَمِنَ التَّرْتُومِ وَالضَّرْبِيعِ فَلَا تَطْعِمْنَا وَمَعَ الشَّيَاطِينِ فَلَا
تَجْعَلْنَا وَفِي النَّسَارِ عَلَى وَجْهِهَا فَلَا تَكْلِبْنَا وَمِنَ ثِيَابِ النَّسَارِ
وَسَرَابِيلِ الْقَطْرَانِ فَلَا تُلْبَسْنَا وَمِنَ كُلِّ سُوءٍ يَا أَدْرَاهَةَ الْإِلَهِ
أَنْتَ بِحَقِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَتَجَنَّبْنَا -

اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو لکھا کہ

بر شب اس ماہ میں یہ دعا پڑھا کر کہ اس میں نیکی دعا کو ملا کر سنتے ہیں۔ اور اس کے صاحب

کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور وہ جلیل القدر دعایا ہے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيعُ الشَّيْءَ

بِحَمْدِكَ وَأَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصُّوَابِ بِمَنْكَ وَإِيقَنْتُ أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ

الرَّاحِمِينَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَأَسَدُّ الْمَعَاقِبِينَ فِي مَوْضِعِ

النَّكَالِ وَالنَّقْمَةِ وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبَّرِينَ فِي مَوْضِعِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَطْفَةِ

اللَّهُمَّ أَدْنَيْ لِي فِي دُعَائِكَ وَمَسْأَلَتِكَ فَاسْمَعْ يَا سَمِيعُ مِدْحَتِي

وَاجِبُ يَا رَحِيمُ وَعَوْتِي وَأَقْلُ يَا غَفُورُ عَثْرَتِي فَكَلِّ يَا إِلَهِي

مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَجْتَهَا وَهَمُومٍ تَدْ كَشَفْتَهَا وَعَثْرَةٍ قَدْ

أَقْلَنْتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا وَخَلَقَهُ بِلَاءٌ قَدْ فَكَّكْتَهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ

۵۰۰

الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وُلَدًا وَلَا مَوْلًى وَلَا مَمْلُوكًا
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ دِينٌ وَلَا مِلَّةٌ وَلَا مَنَازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُغْنِي عَنْهُ خَلْقُهُ وَلَا شَيْءٌ
 مِنْ دُونِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا تَنْفَعُ خَيْرَاتُهُ
 وَلَا تَنْزِيدُهُ كَثْرَةُ الْعَطَاءِ إِلَّا جُودًا
 وَكَرَمًا إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ إِنَّكَ سَأَلْتَ
 مِنْ كَثِيرٍ مَعَ حَاجَةٍ فِي الْبَيْتِ الْعَظِيمِ وَعِنَّاكَ
 عَنْهُ قَدِيمٌ وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ
 تَسِيرٌ اللَّهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذُنُوبِي
 وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي
 وَسِتْرَكَ عَنِّي عَلَى قَبِيحِ عَمَلِي وَجَلْسَتِكَ
 عَنِّي كَثِيرٌ جَرِي عِنْدَ مَا كَانَ مِنْ خَطَايَايَ
 وَعَمْدِي أَظْمَعَنِي فِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَا اسْتَوْجِبُهُ
 مِنْكَ الَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ
 وَعَرَفْتَنِي مِنْ إِبْطَالِكَ فَصَدَقْتَ أَدْعَاؤَنَا
 وَأَسْأَلَكَ مُسْتَانِسًا لِأَخَائِفِ وَلَا وَجَلًا
 مُدًّا عَلَيْكَ فِيمَا قَصَدْتُ فِيهِ إِلَيْكَ فَإِنْ
 أَبْطَأَ عَنِّي عَنَيْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ وَلَعَلَّ
 الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي بِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ
 الْأُمُورِ فَلَمْ أَرْمُولِي كَرِيمًا أَصْبَرَ عَلَى
 عَبْدِي لِيَمُنَّ مِنْكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ إِنَّكَ تَدْعُونِي
 فَأَوْلِي عَنكَ وَتَتَحَبَّبُ إِلَيَّ فَاتَّبَعْتُ
 إِلَيْكَ وَتَسْوَدُّ إِلَيَّ فَلَا أَقْبَلُ مِنْكَ كَأَنَّ لِي
 التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ فَلَمْ يَنْعَكَ ذَلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ
 لِي وَالْإِحْسَانَ إِلَيَّ وَالْتَفَضُّلَ عَلَيَّ بِجُودِكَ
 وَكَرَمِكَ فَأَرْحَمَ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجَدَّ عَلَيْهِ
 بِفَضْلِ إِحْسَانِكَ إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ مَالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِي الْفُلْكِ

الصَّبرُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ لَكَ وَفَرَحُ الشَّاءِ لِلَّهِ.

مُسْعِرَ الرِّيَّاحِ فَالِقِ الإِصْبَاحِ دَيَّانِ الدِّينِ رَبِّ العَالَمِينَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ عَلَى حَلِيمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ
فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى طَوْلِ أُنَاتِهِ فِي غَضَبِهِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى مَا يُرِيدُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الخَلْقِ بَاسِطِ الرِّزْقِ فَالِقِ الإِصْبَاحِ ذِي الجَلَدِ وَ
الدُّكْرَامِ وَالفَضْلِ وَالإِنْعَامِ الَّذِي بَعْدَ فَلاَ يُسْرَى وَقُرْبِ فَشْرِهِ
النَّجْوَى تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنَازِعٌ يُعَادِلُهُ
وَلاَ شَيْبَةٌ يُشَاكِلُهُ وَلاَ ظَهِيرٌ يُعَاضِدُهُ فَهَرَبَتْهُ الأَعْرَاءُ
وَتَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ العُظَمَاءُ فَبَلَغَ بَقْدَرَتِهِ مَا يَشَاءُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ أُنَادِيهِ وَيَسْتُرْ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَأَنَا أَعْصِيهِ
وَيُعْظِمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلاَ أَجَارِيهِ فَكَمْ مِنْ مَوْهَبَةٍ هَنِيئَةٍ قَدْ
أَعْطَانِي وَعَظِيمَةٍ مَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُؤْنِقَةٍ قَدْ أَسْرَانِي
وَبَلِيَّةٍ مُؤَبِقَةٍ قَدْ دَرَأَتْ عَنِّي فَأَشْتِي عَلَيْهِ حَامِدًا وَادْكُرَةً
مُسْتَعَاً الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لاَ يَهْتِكُ حِجَابَهُ وَلاَ يَغْلِقُ بَابَهُ وَلاَ
يُرَدُّ سَائِلُهُ وَلاَ يَحْتَبِ أَمْلُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الخَائِفِينَ
وَيُنَجِّي الصَّالِحِينَ وَيَرْفَعُ المُسْتَضْعَفِينَ وَيَضَعُ المُسْتَكْبِرِينَ وَ
يَهْلِكُ مُكُوكًا وَيَسْخَطُ الأَخْرَبِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَاصِمِ الجَبَّارِينَ
مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مَدْرِكِ الهَارِبِينَ نَكَالِ الظَّالِمِينَ صَرِيحِ
المُسْتَضْرَحِينَ مَوْضِعِ حَاجَاتِ الظَّالِمِينَ مُعْتَمِدِ المُؤْمِنِينَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرَعَدَ السَّمَاءُ وَسَكَّهَا وَ
تَرَجَفَتِ الأَرْضُ وَعَمَّارُهَا وَتَمُوجُ البِحَارُ وَمَنْ يَسْبِجُ فِي
عَمْرَاتِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا هَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْ لاَ أَنْ هَدَانَا اللهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَخْلُقُ وَلَمْ يَخْلُقْ وَيَرْزُقُ
وَلاَ يُرْزَقُ وَيُطْعَمُ وَلاَ يُطْعَمُ وَيَمِيتُ الأَحْيَاءَ وَيُحْيِي المَوْتَى

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَمِينِكَ وَصَفِيكَ وَحَبِيبِكَ
 وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبْلِغِ رِسَالَتِكَ أَفْضَلَ وَ
 أَحْسَنَ وَأَجْمَلَ وَأَكْمَلَ وَأَذْكَى وَأَنْهَى وَأَطْيَبَ وَأَطْهَرَ وَأَسْنَى
 وَأَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ
 عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ وَأَهْلِ الْكِرَامَةِ
 عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَأَخِي رَسُولِكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى
 خَلْقِكَ وَإِيَّتِكَ الْكُبْرَى وَالتَّبَاءِ الْعَظِيمِ وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقَةِ
 الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَصَلِّ عَلَى
 سِبْطِي السَّوْحَمَةِ وَإِمَامِي الْهُدَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيِ شَبَابِ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ وَصَلِّ عَلَى أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ
 بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ
 بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُتَيْفِ الْهَادِي الْمُهَدِيِّ
 حُجَّتِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَأَمَنَاتِكَ فِي بِلَادِكَ صَلَوَةٌ كَثِيرَةٌ دَائِمَةٌ
 اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّ أَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ وَالْعَدْلِ
 الْمُنْتَظَرِ وَحَقِّهِ بِسَلَاةِكَ الْمُقْرَبِينَ وَأَيْدِيَهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ
 يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ إِلَى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ
 بِدِينِكَ اسْتَخْلِفْهُ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِ
 مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ أَبَدًا مِنْ بَعْدِ حَوْفِهِ
 آمَنَّا بِعَبْدِكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا اللَّهُمَّ أَعِزَّهُ وَأَعِزِّدْهُ
 وَالنُّصْرَةَ وَأَنْصِرْ بِهِ وَالنُّصْرَةَ نَصْرًا عَزِيزًا وَافْتَحْ لَهُ فَتْحًا
 يَسِيرًا وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا صَيِّرًا اللَّهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ

اَذْهَبْ فِي ضَمَانِ اللَّهِ وَخَيْرِهِ وَحَفِظْهُ وَأَنْتَ مَنْصُورٌ وَعَدْوُكَ مَمْهُورٌ۔

دِينِكَ وَسُنَّتِهِ نَبِيِّكَ حَتَّى لَا يَسْتَحْفِي بِشَيْءٍ مِنْ الْحَقِّ تَخَافَةَ أَحَدٍ
مِنَ الْخَلْقِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةِ كَرِيمَةٍ نُعَزِّبُهَا
الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَتُدِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنْ
الدَّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَتُرْمِقُنَا بِهَا كِرَامَةَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِلْنَاهُ وَمَا قَصَرْنَا عَنْهُ
فَبَلِّغْهُ اللَّهُمَّ الْمَمْرُوبِ شَعْنَنَا وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا وَارْتُقْ بِهِ
فَتَقْنَا وَكَثِّرْ بِهِ قَلْبَنَا وَأَعِزَّنْ بِهِ ذِلَّتَنَا وَأَغْنِ بِهِ عَائِلَتَنَا
وَاقْضِ بِهِ عَنِّ مَغْرَمَاتِنَا وَاجْمُرْ بِهِ فَقْرَنَا وَسُدِّ بِهِ خَلَّتَنَا وَ
وَيَسِّرْ بِهِ عُسْرَنَا وَبَيِّنْ بِهِ وُجُوهَنَا وَفُكِّ بِهِ أَسْرَنَا وَأَبْجِحْ
بِهِ طَلِبَتَنَا وَأَنْجِزْ بِهِ مَوَاعِيدَنَا وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنَا وَأَعْطِنَا
بِهِ سُؤْلَنَا وَبَلِّغْنَا بِهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمْالَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ
فُوقَ رَغْبَتِنَا يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَأَوْسَعَ الْمُعْطِينَ اشْفِ بِه
صَدْرَنَا وَادْهَبْ بِهِ غَيْظَ قُلُوبِنَا وَاهْدِنَا بِهِ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ
مِنَ الْحَقِّ يَا ذُنُوكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ لَشَاءَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَالصُّرُونَا بِهِ عَلَى عَدْوِكَ وَعَدْوِنَا إِلَهُ الْحَقِّ أَمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّا
نَشْكُو إِلَيْكَ فَقَدْ تَبَيَّنَا صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَغَيْبَتُهُ وَإِلَيْنَا وَ
كَثْرَةُ عَدُوِّنَا وَقِلَّةُ عَدُوِّنَا وَسِدَّةُ الْفِتَنِ بِنَا وَظَاهِرُ الرَّمَانِ
عَلَيْنَا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاعْنَا عَلَى ذَلِكَ بِفَتْحِ مِنْكَ تَعَجُّلَهُ
وَبِصْرٍ تَكْشِفُهُ وَنَصْرٍ تَعِزُّهُ وَسُلْطَانٍ حَقِّ تَطْهَرُهُ وَرَحْمَةٍ
مِنْكَ تَحْلِلُنَاهَا وَعَافِيَةٍ مِنْكَ تُلْبِسُنَاهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس
دعا کو ماہ رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد پڑھے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے
دعا ہے۔ اللَّهُمَّ ادْخُلْ عَلَيَّ أَهْلَ الْقُبُورِ السُّرُورِ اللَّهُمَّ اعْنِ

كُلِّ قَبِيرِ اللّٰهُمَّ اَسْبِغْ كُلَّ جَاوِعٍ اللّٰهُمَّ اَكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ اللّٰهُمَّ
اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدْيُونٍ اللّٰهُمَّ نَرِّجْ عَنِّ كُلَّ مَكْرُوْبٍ اللّٰهُمَّ
رُدِّ كُلَّ عَرِيْبٍ اللّٰهُمَّ فَكِّ كُلَّ اَسِيْرٍ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ نَاسِيْدٍ
مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ اللّٰهُمَّ سُدِّ فَقْرَنَا
بِعِنَاكَ اللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحَسَنِ حَالِكَ اللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا
الدِّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اعمالِ سحر

سحر کھا نا سنتِ متروکہ ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے

کہ جناب رسولیٰ خدا نے ارشاد فرمایا کہ خدا اور فرشتے ان لوگوں پر صلوات بھیجتے ہیں جو سحر
کے وقت استغفار کرتے ہیں۔ اور سحری کھاتے ہیں۔ پس تم سحری کھاؤ۔ اگرچہ ایک گھنٹ
پانی ہو۔ اور میری اُمت کو چاہیے کہ سحر کھا نا ترک نہ کرے اگرچہ خرّے کا ایک دانہ ہو
سحر و افطار کے وقت سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کا پڑھنا بے حد ثواب کا باعث ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یہ دعا بوقتِ سحر پڑھا کرتے تھے۔ یہ جلیل القدر دعا ہے
اس میں اسمِ اعظم ہے جو کوئی اس کو خضوع و خشوع اور رجوعِ قلب سے پڑھے۔ تو

اس کے ذریعہ سے دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ دعا یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

مِنْ اِبْهَاتِكَ يَا اَبْهَاهُ وَكُلَّ اِبْهَاتِكَ بِهَيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

بِبْهَاتِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاجْمَلِهِ وَكُلِّ

جَمَالِكَ جَمِيْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ مِنْ جَدَالِكَ يَا اَجْلَهُ وَكُلَّ جَدَالِكَ جَلِيْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِجَدَالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ يَا عَظِيْمَا

وَكُلَّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُوْرِكَ يَا نُورَهُ وَكُلَّ نُوْرِكَ نُوْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ يَا وَسْعَهَا

كُلُّ الدُّمُورِ لِلَّهِ فَإِنَّهُ مَسَبَبُ الْأَسْبَابِ وَعَلَيْكَ بِالسُّكُونِ وَالتَّسْكُوتِ

وَكُلُّ رَحْمَتِكَ وَسِعَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِأَتَمِّهَا وَكُلُّ كَلِمَاتِكَ تَامَةٌ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ
بِأَجْمَلِهِ وَكُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ أَسْمَائِكَ بِأَكْبَرِهَا وَكُلُّ أَسْمَائِكَ كَبِيرَةٌ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ
بِأَعَزِّهَا وَكُلُّ عِزَّتِكَ عِزِّزَةٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَشِيئَتِكَ بِأَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيئَتِكَ مَاضِيَةٌ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَشِيئَتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ
بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَطَلَّتْ بِهَا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْطَبِلَةٌ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ
بِأَنْفَدِهِ وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِأَدْوَانِهِ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَاضٍ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ
بِأَحْسَنِهَا إِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَائِلِكَ إِلَيْكَ حَيْبَةٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِأَشْرَفِهِ وَكُلُّ
شَرَفِكَ شَرِيفٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ وَكُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَلِكِكَ بِأَفْخَرِهِ
وَكُلُّ مَلِكِكَ فَآخِرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَلِكِكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ عُلُوكَ بِأَعْلَاهِ وَكُلُّ عُلُوكَ عَالٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعُلُوكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهِ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيمٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِأَكْرَمِهَا وَكُلُّ آيَاتِكَ كَرِيمَةٌ اللَّهُمَّ إِنِّي

تمام کاموں کی بازگشت الشکر طرن سے ہے وہی سبب الاسباب ہے ترے لئے خاموشی بہتر ہے۔

أَسْأَلُكَ يَا بَيَاتِكَ كُلِّهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّانِ
وَالْحَبْرُوتِ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَأْنٍ وَحَدَهُ وَحَبْرُوتٍ وَحَدَهَا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا تَحْيِي بِنِي حِينَ أَسْأَلُكَ فَأَجِبْنِي يَا اللَّهُ بِسِمْعَتِ
طَلَبِ كَرَمِ - انشاء اللہ تعالیٰ برائے گی۔

يَا مَفْرُوعِي وَعَمَاءِ سَحْرَبِي - يَا مَفْرُوعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا غَوْثِي
عِنْدَ سَيْدَتِي إِلَيْكَ فَرَعْتُ وَبِكَ اسْتَعْنَيْتُ وَبِكَ لَذْتُ لَا الْوُدَّ
لِسِوَاكَ وَلَا أَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلَّا مِنْكَ فَأَعِشْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ
يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ أَقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي
الْكَثِيرَ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُوفُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا
تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي
إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَمَرَضِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ يَا عَدِّي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا
وَلِيَّيَ فِي نِعْمَتِي وَيَا غَايَتِي فِي رَغْبَتِي أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي وَالْأَمِينُ
رَوْعَتِي وَالْمُهَيْلُ عَثْرَتِي فَأَعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ:

اعمال افطار

شرعی غروب آفتاب کے وقت روزہ افطار کرنا چاہیے سنت ہے کہ
نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کیا جائے۔ لیکن اگر بھوک پیاس زیادہ ہو جس کی وجہ سے
نماز میں اچھی طرح توجہ نہ ہو سکے یا کچھ اور لوگ اس کے ساتھ افطار کے اشتظار میں ہوں
تو بہتر ہے کہ نماز مغرب سے قبل افطار کرے۔ نیم گرم پانی سے روزہ افطار کرنا عمدہ کو
صاف کرتا ہے۔ مینائی کو قوت دیتا ہے۔ روشنی کو زیادہ کرتا ہے۔ بلغم کو قطع اور
دوسرے کو دور کرتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
کہ جو شخص حلال خرچے سے افطار کرے اس کی نماز اجر و ثواب میں چار سو نمازوں کی

لَقَدْ أَثَمَّ اللَّهُ عَلَيْكَ بِالْخَيْرَاتِ فِيمَا تَوَجَّهْتَ وَتَمَالَ مِنْكَ الشَّاءُ اللَّهُ تَعَالَى

برابر ہوتی ہے۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پانی سے افطار کرنا قلب کے گناہوں کو دھو تا ہے۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص برقتِ افطار کسی مسکین کو ایک روٹی دے تو اس کے گناہ بخش گئے جائیں گے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ افطار کے وقت یہ کہے۔ اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ۔ وقت افطار اور بعد سحر کھانے کے سورہ انا انزلناہ پڑھے۔ اور برقتِ افطار یہ کہے۔ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا فِي غَيْرِكَ اغْفِرْ لِي الذَّنْبَ الْعَظِيمَ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ إِلَّا الْعَظِيمُ اور جب نغمہ اول اٹھائے تو یہ کہے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْ لِي۔

تاریخ و اراد عمیہ (دُعائیں)

پہلی تاریخ۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ صِيَامَ الصَّائِمِينَ وَقِيَامِي فِيهِ قِيَامَ الْقَائِمِينَ وَنِيَّهْنِي فِيهِ عَنْ تَوَمِّهِ الْعَافِلِينَ وَهَبْ لِي جُورِي فِيهِ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ وَاعْفُ عَنِّي يَا عَافِيًا عَنِ الْمُجْرِمِينَ دوسری تاریخ اللَّهُمَّ قَرِّبْنِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ سَخَطِكَ وَنَقِيبَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِقِرَاءَةِ آيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تیسری تاریخ۔ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ الذَّهْنَ وَالتَّنْبِيهَ وَبَاعِدْنِي فِيهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّمْوِيهِ وَاجْعَلْ لِي نَصِيبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنَزِّلُ فِيهِ بِجُودِكَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ چوتھی تاریخ اللَّهُمَّ قَوِّنِي فِيهِ عَلَى إِحْقَامِ أَمْرِكَ وَادْفَعْنِي فِيهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ وَادْرِغْنِي فِيهِ لِأَكْثَارِ شُكْرِكَ بِكْرَمِكَ وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ وَسِتْرِكَ يَا أَبْصَرَ السَّاطِرِينَ پانچویں تاریخ۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْقَائِمِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ

جبرگام کا تو نے تصد کیا ہے اس میں اللہ تجھ پر کثا لیش کرے گا اور ترائی آرزو پائے گا۔ انشاء اللہ۔

أُولِيَاكَ الْمُقْرَبِينَ بِرَأْفَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - چھٹی تاریخ -
اللَّهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي فِيهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلَا تَضْرِبْنِي بِسِيَاطِ
نِقْمَتِكَ وَرَحِمْنِي فِيهِ مِنْ مَوْجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِكَ يَا أَدِيكَ
يَا مُنْتَهَى رَغْبَةِ الرَّاعِبِينَ - ساتویں تاریخ - اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى صِيَامِهِ
وَقِيَامِهِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ مَفَوَاتِهِ وَاتَّامِهِ وَأَذْرُقْنِي فِيهِ
ذِكْرَكَ بِهِ وَآمِهِ تَسْوِيفِكَ يَا هَادِيَ الْمَضِلِّينَ - آٹھویں تاریخ
اللَّهُمَّ أَمْرِؤْفِقْنِي فِيهِ رَحْمَةً الْأَيْتَامِ وَأَطْعَامَ الطَّعَامِ وَأَنْشَاءَ
السَّلَامِ وَمَجَانِبَةَ اللَّسَامِ وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مُجْتَمِعَ الْأَمِيلِينَ
نوریں تاریخ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ لَيْبًا مِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ
وَاهْدِنِي فِيهِ لِجِرَاهِيكَ السَّاطِعَةِ وَخُذْ بِنَاصِيئَتِي إِلَى مَرْضَاتِكَ
الْجَامِعَةِ بِسَخْبَتِكَ يَا أَمَلَ الْمُشَاقِقِينَ دسویں تاریخ - اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
فِيهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْفَائِزِينَ لَدَيْكَ وَاجْعَلْنِي
فِيهِ مِنَ الْمُقْرَبِينَ إِلَيْكَ بِإِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ كِبَارِهِمْ نون تاریخ
اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ فِيهِ الْإِحْسَانَ وَكَرِّهْ إِلَيَّ فِيهِ الْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ
وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيهِ السُّخْطَ وَالنِّيرَانَ بِعُونِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ
بارھویں تاریخ - اللَّهُمَّ نَزِّبْنِي فِيهِ بِالسِّتْرِ وَالْعَفَافِ وَأَسْتُرْنِي فِيهِ
بِلِبَاسِ الْقُنُوعِ وَالْكَفَافِ وَاحْمِلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِنصَابِ
وَآمِنِّي فِيهِ مِنْ كُلِّ مَا أَخْذَرُ وَأَخَافُ بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ
الْخَائِفِينَ - تیرھویں تاریخ - اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْدَارِ
وَصَبِّرْنِي فِيهِ عَلَى كَأْسَاتِ الْأَقْدَارِ وَوَقِّفْنِي فِيهِ لِلتَّقَى وَصَحْبَةِ
الْأَبْرَارِ بِعُونِكَ يَا قَرَّةَ عَيْنِ السَّاكِنِينَ - چودھویں تاریخ - اللَّهُمَّ
لَا تُؤَاخِذْنِي فِيهِ بِالْعَثْرَاتِ وَأَقِلْنِي فِيهِ مِنَ الْخَطَايَا وَالْمَقْفُوتِ
وَلَا تَجْعَلْنِي فِيهِ عَرَضًا لِلْبَلَايَا وَالْأَفْئَاتِ بِعِزَّتِكَ يَا بَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ -

أَتْرَكَ الْوَسْوَاسَ عَنِ خَاطِرِكَ وَالْمَقْصُودَ حَاصِلًا - السَّأَلَ اللَّهَ :

بندرهوس تاریخ - اللَّهُمَّ اِمْرُؤُفِي فِيهِ طَاعَةٌ الْخَاشِعِينَ وَاشْرَحْ فِيهِ
صَدْرِي يَا نَابَةَ الْمُحِبِّينَ يَا مَانِكَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِينَ سولهوس تاريخ -
اللَّهُمَّ وَفَّقْنِي فِيهِ لِمِرَافِقَةِ الْاَبْرَارِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِرَافِقَةَ
الْاَشْرَارِ وَاوْنِي فِيهِ بِرَحْمَتِكَ اِلَى دَارِ الْقَرَارِ يَا لِهَيْتِكَ يَا اِلَهَ
الْعَالَمِينَ - سترهوس تاريخ - اللَّهُمَّ اِهْدِنِي فِيهِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَاقْنِي لِي
فِيهِ الْحَوَاجَّ وَالْاَمَالَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيرِ وَالسُّؤَالِ يَا عَالِمًا
بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ - اثماروس تاريخ - اللَّهُمَّ نَهْنِي فِيهِ لِبَرَكَاتِ
اَسْحَابِهِ وَبُورْفِيهِ قَلْبِي بِضِيَاءِ اَنْوَارِهِ وَخُذْ بِكُلِّ اَعْضَانِي اِلَى اتِّبَاعِ
اِثَارِهِ بِتُورِكَ يَا مُتَوَرِّقَ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ - ايسوس تاريخ - اللَّهُمَّ وَفَّقْنِي
فِيهِ حِطِّي مِنْ بَرَكَاتِهِ وَسَهِّلْ سَبِيلِي اِلَى خَيْرَاتِهِ وَلَا تُحْرِمْنِي
تَبَوُّلَ حَسَنَاتِهِ يَا هَادِيًا اِلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ - بيسوس تاريخ - اللَّهُمَّ
اَفْتَحْ لِي فِيهِ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَاغْلِقْ عَنِّي فِيهِ اَبْوَابَ النَّارِ وَ
وَفَّقْنِي فِيهِ لِتَلَاوَةِ الْقُرْآنِ يَا مَنْزِلَ السَّكِينَةِ فِي قُلُوبِ
السُّومِنِينَ - ايسوس تاريخ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ اِلَى مَرْضَاتِكَ
وَدَلِيلًا وَكَاجِعًا لِلشَّيْطَانِ فِيهِ عَلَيَّ سَبِيلًا وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِي مَنْزِلًا
وَمَقِيلًا يَا قَاضِي حَوَاجِّ الطَّالِبِينَ يايسوس تاريخ - اللَّهُمَّ اَفْتَحْ لِي
فِيهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهِ بَرَكَاتِكَ وَوَفَّقْنِي فِيهِ
لِمُوجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَأَسْكِنِّي فِيهِ بِمُجْبُوحَاتِ جَنَاتِكَ يَا مُجِيبَ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ - بيسوس تاريخ - اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي فِيهِ مِنَ الذُّنُوبِ
وَطَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الْعُيُوبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِي فِيهِ بِتَقْوَى الْقُلُوبِ
يَا مَقِيلَ عَثْرَاتِ الْمُذْنِبِينَ - چوبيسوس تاريخ - اللَّهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ
فِيهِ مَا يُرْضِيكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا يُؤْذِيكَ وَأَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ فِيهِ
لَا أَنْ أَطِيعَكَ وَلَا أَعْصِيكَ يَا جَوَادَ السَّائِلِينَ - بيسوس تاريخ

دل سے و سہریں کو نکال ڈال تیرا مقصود حاصل ہو گا۔ انشاء اللہ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مُجْتَابًا وَأَوْلِيَاكَ وَمَعَادِيًا لِذَعْدَائِكَ
 مُسْتَنَابًا لِسُنَّةِ خَاتَمِ أَنْبِيَائِكَ يَا عَاصِمَ قُلُوبِ النَّبِيِّينَ
 پھبیسویں تاریخ۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِي فِيهِ مُشْكُورًا وَذَنْبِي فِيهِ
 مَعْفُورًا وَعَمَلِي فِيهِ مَقْبُولًا وَعَيْنِي فِيهِ مُسْتَوْرًا يَا أَسْمَعَ
 السَّامِعِينَ۔ ستائیسویں تاریخ۔ اللَّهُمَّ اذْرُقْنِي فِيهِ فَضْلًا لِيُنْثَلِ الْقَدِيرُ
 وَصَائِرُ أُمُورِي فِيهِ مِنَ الْعُسْرِ إِلَى الْيُسْرِ وَأَقْبَلْ مَعَادِي يَوْمِي وَ
 حُطِّ عَنِّي الْوِزْرَ يَا مُرَوِّفًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ۔ اٹھائیسویں تاریخ اللَّهُمَّ
 وَفِرْحَظِي فِيهِ مِنَ السَّوَابِلِ وَأَكْرِمْ نِي فِيهِ بِإِحْضَارِ الْمَسَائِلِ
 وَقَرِّبْ فِيهِ وَسِيلَتِي إِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ
 الْحَاحُ الْمُلِحِّينَ۔ انیسویں تاریخ۔ اللَّهُمَّ عَشِّتِي فِيهِ بِالرَّحْمَةِ
 وَارْزُقْنِي فِيهِ التَّوْفِيقَ وَالْعِصْمَةَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنْ غِيَاهِبِ
 الشُّبُهَاتِ يَا رَحِيمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ۔ تیسویں تاریخ۔ اللَّهُمَّ
 اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ بِالشُّكْرِ وَالْقَبُولِ عَلَى مَا تَرْضَاهُ وَيَرْضَاهُ
 الرَّسُولُ مُعَلَّمَةً فَرُوعَهُ بِالْأَصُولِ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 إِلَيْهِ الطَّاهِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اعمال شب قدر

شب قدر بڑی مبارک رات ہے۔ اور اس کی بہت کچھ فضیلت ہے۔ اس
 شب کی عبادت ہزار بہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس
 میں شب کے لئے تمام اُمرد مال و اولاد تندرستی و بیماری، عزت و ذلت وغیرہ
 متعین ہوتے ہیں۔ اور رات بھر ملائکہ حضور صاحب الامر علیہ السلام کے پاس آتے
 ہیں۔ لہذا ہر مومن کو چاہیے کہ شب بیداری کرے۔ اور عبادت و تلاوت قرآن اور
 دعاؤں میں مشغول رہے۔ چونکہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں رات اور اکیسویں

مَنْ طَلَبَ سَيِّئًا وَجَدَ وَجَدَ لِكُلِّ مُجْتَهِدٍ نَصِيبٌ لَوْ خَفَّ وَلَا يَحْزَنُ -

رات اور تیسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہذا ان تینوں راتوں میں اعمال بجالائے۔
 علی الخصوص تیسویں شب میں زیادہ اہتمام کرے۔ ان تینوں راتوں میں غسل سنتِ مرکبہ
 ہے۔ بہتر ہے کہ غروبِ آفتاب کے قریب غسل کیا جائے تاکہ نماز مغرب و عشاء غسل
 کے ساتھ پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو
 شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجالائے۔ اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات
 مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوْبُ
 اِلَيْهِ کہے تو ایسی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ خداوند عالم اس کو اور اس کے ماں باپ کو بخش
 دے گا اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں
 کہ ان شبوں میں قرآن مجید پاتھ میں لے اور کھولے اور اپنے منہ کے سامنے رکھے اور
 یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ وَ مَا فِیْہِ۔ وَ مَا فِیْہِ
 اسْمُکَ الْاَوْکَبِیْنَ وَ اسْمَاءِکَ الْحُسْنٰی وَ مَا یَخْفٰی وَ یُخْفٰی اَنْ یَّجْعَلٰنِیْ
 مِنْ عَتَقَائِکَ مِنَ الشَّرِّ وَ تَقْضِیْ حَوَائِجِیْ لِلْدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۔ پھر اپنی
 حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔ انشاء اللہ وہ حاجت پوری ہوگی اور حضرت
 امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید سر پر رکھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ
 بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْآنِ وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهُ بِہِ وَ بِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهُ
 فِیْہِ وَ بِحَقِّکَ عَلَیْہِمُ فَلَا اَحَدٌ اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ۔ پس دس
 مرتبہ کہے بِکَ یَا اللّٰہُ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیٍّ اور دس مرتبہ
 بِفَاطِمَۃٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ اور دس مرتبہ بِالْحُسَیْنِ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ
 الْحُسَیْنِ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور
 دس مرتبہ بِمُؤَسَّی بْنِ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُؤَسَّیٍّ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ
 بْنِ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اور
 دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ الْقَائِمِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔

پس جو حاجت رکھتا ہو۔ خدا سے طلب کرے اور زیارت امام حسین علیہ السلام کی

جس شخص نے کسی سے طلب حاجت میں کوشش کی اسے پالیہ ایک سی کرنے والے کے لئے حضرت ہے خون نہ کر اور عملین نہ ہو۔

ان تینوں شبوں میں سنت مؤکدہ ہے جو باب زیارت میں مذکور ہے۔ اور سور کعت
 نماز تینوں شب پڑھنا سنت ہے خصوصاً تیسویں شب کو بجالائے کہ بڑی فضیلت ہے
 اور بہت تاکید ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اور اگر اُس شخص کے ذمہ قضا نمازیں
 ہوں تو ان سور کعتوں کے بدلے اپنی قضا نمازیں پڑھے۔ اور جو سن کبیر اور صلوة و ذکر الہی
 جو ہر کے بجالائے۔ اور گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ اور مطالب دنیا و آخرت کا خدا
 سے سوال کرے۔ اور ماں باپ عزیز و اقارب و برادر مومن زندہ و مردہ کے لئے دعا
 کرے۔ اُنیسویں شب کے اعمال مخصوص یہ ہیں کہ علاوہ عمل مذکور کے سو مرتبہ
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَن قَمَلَةَ اَمِيْرِ
 الْمُؤْمِنِيْنَ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تَقْدِرُ مِنْ
 الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَ فِيْمَا تَفْرُقُ مِنْ الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ
 الْفَضَاءِ الَّذِي لَا يُوَدُّ وَ لَا يَبْدُلُ اَنْ تَكْتُمِيْنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
 الْمَبْرُوْرِ حُجَّتْهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعِيْهِمُ الْمَغْفُوْرِ دُنُوْبُهُمُ الْمَكْفُوْرِ
 عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تَقْدِرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمُرِيْ
 وَ تُوَسِّعَ عَلَيَّ فِي رِزْقِيْ وَ تَقْدِرُ لِيْ فِي جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ لِّيْ
 فِيْ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔

اکیسویں شب کو بھی غسل و اعمال و زیارت بجالائے جس طور پر مذکور ہوا اور
 اس شب کی فضیلت شب سابق سے زیادہ ہے۔ اور دہڑ آخر کی دعاؤں میں سے جو
 دعا اس شب کی ہے پڑھے۔ اور وہ آگے مذکور ہیں۔ اور:-

تیسویں شب کے اعمال بھی یہی ہیں۔ دستور بجالائے اور شب بیداری
 کرے۔ اور تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے اور توبہ کرے کہ اس شب میں
 حکمت الہی کے ماتحت مرگ و بلا اور روزی و قضا مقدر ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کہ اُس سال
 تاشب قدر آئندہ واقع ہونے والا ہوتا ہے۔ پس خوشحال اس کا جو عبادت میں شب

بسر کرے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۃ عنکبوت و سورۃ روم اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے۔ اور سورۃ لحم دھان اور ہزار بار سورۃ انا انزلناہ کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ اور زیارت امام حسین علیہ السلام بجالائے اور دعا اس شب کی اور عیدِ دہہِ آخر میں سے پڑھے جو آگے مذکور ہے۔ اور جو شخص اس شب کو بیداری کرے۔ اور سورۃ کحت نماز پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کی روزی کشادہ کرے گا۔ اور دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔ ووبنے اور گھر کے نیچے وبنے اور قمر گلے میں بھیننے اور جانوروں کے بچاڑ کھانے سے محفوظ رکھے گا۔ اور دعائے جوشن کبیر و صغیر کے اس شب میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ اور اس شب یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ اُمَّدِدْ لِي فِي عُمُرِي وَاَوْسِعْ لِي فِي رِزْقِي وَاَرْحَمْ لِي جَسَدِي وَبَلِّغْنِي اَمَلِي وَاِنْ كُنْتُ مِنَ الْاَشْقِيَاءِ فَاَمْحِنِي مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَاكْتَسَبْتَنِي مِنَ السُّعْدَاءِ فَاِنَّاكَ قُلْتَ نِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلَ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتِكَ عَلَيَّ وَاِلَيْهِ يَمْحُو اللّٰهُ مَا لَيْسَ اَوْ يَنْسِي وَاَنْتَ مُنْزِلُهُ مِنْ نُورِ هُدًى يَهْدِي بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْسُرُهَا اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهُ اَوْ بَلَدٍ تَدْفَعُهُ اَوْ ضَرٍّ تَكْسِفُهُ وَاكْتُبْ لِي مَا كُتِبَ لِذَوِي الْاِيْمَانِ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ اسْتَوْجَبُوا مِنْكَ الشُّوَابَ وَاَمْتُوا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ مِنْكَ الْعِقَابَ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَفْعَلْ لِي ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اور صحیفہ کامل میں سے دعائے مکارم الاخلاق اور دعائے توبہ کو ضرور پڑھے اور ان کا ثواب بہت ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

دعائے مکارم الاخلاق

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاِلَيْهِ وَبَلِّغْ بِاَيْمَانِي اَحْمَلُ الْاِيْمَانِ وَاَجْعَلْ يَقِيْنِي اَفْضَلَ الْيَقِيْنِ وَاَنْتَ بِنَيْتِيْ اِلَى اَحْسَنِ النَّيَاتِ وَ

بِعَمَلِي إِلَى أَحْسَنِ الْأَعْمَالِ اللَّهُمَّ وَقَرِّ بِطُفِكَ نَبِيَّتِي وَصَحِّحْ بِمَا
 عِنْدَكَ يَقِينِي وَاسْتَصْلِحْ بِقُدْرَتِكَ مَا فَسَدَ مِنِّي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالْفِنْيَ مَا لِي شَغَلَنِي الْإِهْتِمَامُ بِهِ وَاسْتَعْمِلَنِي بِمَا
 تَسَلَّلَنِي عَدَاؤُهُ وَاسْتَفْرِغْ أَيَّامِي فِيمَا خَلَقْتَنِي لَهُ وَاعْنِينِي وَ
 أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِكَ وَلَا تَقْتَتِنِي بِالنَّظَرِ وَاعْرِنِي وَلَا تَبْتَلِينِي
 بِالْكِبْرِ وَعَبِدْنِي لَكَ وَلَا تَفْسُدْ عِبَادَتِي بِالْعُجْبِ وَاجْرُلْنَنِي
 عَلَى يَدَيِ الْخَيْرِ وَلَا تَمَحِّفْ بِالْمَنِّ وَهَبْ لِي مَعَالِيَ الْأَخْلَاقِ
 وَاعْصِمْنِي مِنَ الْفَخْرِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا
 تَرْفَعْنِي فِي النَّاسِ دَرَجَةً إِلَّا حَطَطْتَنِي عِنْدَ نَفْسِي مِثْلَهَا وَلَا تُخْرِجْ
 لِي عِرَاطًا ظَاهِرًا إِلَّا أَحَدَثْتَ لِي ذِلَّةً بَاطِنَةً عِنْدَ نَفْسِي بِقُدْرَتِهَا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَبِعْنِي بِهَدْيِ صَالِحٍ لَا
 اسْتَبْدِلُ بِهِ وَطَرِيقَةٍ حَقِّ لَا أَرْبِغُ عَنْهَا وَنَيْسَةٍ رُشِدٍ لَا أَسْكَ
 فِيهَا وَعَمْرِي مَا كَانَ عَمْرِي بِذَلِكَ فِي طَاعَتِكَ فَإِذَا كَانَ عَمْرِي
 مَرْتَعًا لِلشَّيْطَانِ فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ قَبْلَ أَنْ تَسْبِقَ مَقْتِكَ إِلَيَّ أَوْ
 يَسْتَحْكِمَ غَضَبَكَ عَلَيَّ اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ خَصْلَةَ نَعَابٍ مِنِّي إِلَّا أَصْلَحْتَهَا
 وَلَا عَائِبَةَ أَوْ تَبَّ بِهَا إِلَّا أَحْسَنْتَهَا وَلَا أَكْرَوْمَةَ فِي نَاقِصَةٍ إِلَّا
 أَتَمَمْتَهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَابْدِلْنِي مِنْ
 بَغْضَةِ أَهْلِ الشَّنَانِ الْمُحِبَّةِ وَمِنْ حَسَدِ أَهْلِ الْبَغْيِ الْمُسَوِّدَةِ وَ
 مِنْ ظَنَّةِ أَهْلِ الصَّلَاحِ الثَّقَةِ وَمِنْ عَدَاوَةِ الْأَدْنَيْنِ الْوَلَايَةِ
 وَمِنْ عُقُوقِ ذَوِي الْأَرْحَامِ الْمَبْرُورَةِ وَمِنْ خِدْلَانِ الْأَقْرَبِينَ
 النَّصْرَةِ وَمِنْ حَبِّ الْمَدَارِينِ تَضْيِجِ الْبِقَةِ وَمِنْ رَدِّ الْمَلَائِسِيِّنَ
 كَرَمِ الْعِشْرَةِ وَمِنْ مَرَارَةِ حُوفِ الظَّالِمِينَ حَلَاوَةَ الْأَمْنَةِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ لِي يَدًا عَلَيَّ مَنْ ظَلَمَنِي وَ

كَفَى بِاللَّهِ حَيْبًا يَكْفِي هَمَّكَ وَيَكْشِفُ غَمَّكَ .

لِسَانًا عَلَى مَنْ خَاصَمَنِي وَظَفْرًا بِمَنْ عَانَدَنِي وَهَبَ لِي مَكْرًا عَلَى
مَنْ كَايَدَنِي وَقُدْرَةً عَلَى مَنْ اضْطَهَدَنِي وَتَكْذِيبًا لِمَنْ قَصَبَنِي
وَسَلَامَةً مِمَّنْ تَوَعَّدَنِي وَوَقْفَنِي لِطَاعَةِ مَنْ سَدَّدَنِي وَمَتَابَعَةَ
مَنْ أَرَشَدَنِي اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَدِّدْنِي لِأَنْ
أَعَارِضَ مَنْ عَشِنِي بِالنُّصْحِ وَأَجْزِي مَنْ هَجَرَنِي بِالْبُرِّ وَأَتِيَّبَ
مَنْ حَرَمَنِي بِالْبَدْلِ وَأَكْفِي مَنْ قَطَعَنِي بِالصَّلَةِ وَأُحَالِفَ
مَنْ اغْتَابَنِي إِلَى حُسْنِ الذِّكْرِ وَأَنْ أَشْكُرَ الْحُسْنَ وَأُعْضِيَ عَنِ
السَّيِّئَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحَلِّبْنِي بِحَلِيَّةِ الصَّالِحِينَ
وَالْبِسْنِي زِينَةَ الْمُتَّقِينَ فِي بَسِطِ الْعَدْلِ وَكُطْمِ الْغَيْظِ وَإِطْفَاءِ
النَّارِ وَضَمِّ أَهْلِ الصَّرْفَةِ وَإِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَإِمْتِثَاءِ
الْعَارِفَةِ وَسِرِّ الْعَابِتَةِ وَلِينِ الْعَرِيكَةِ وَحَفْضِ الْجَنَاحِ وَحُسْنِ
السَّيْرِ وَسَكُونِ الرِّيحِ وَطَيْبِ الْمُخَالَفَةِ وَالسَّبْقِ إِلَى الْفَضِيلَةِ
وَإِيْتَارِ التَّفَضُّلِ وَتَرْكِ التَّعْيِيرِ وَالِإِفْضَالِ عَلَى غَيْرِ الْمُسْتَحَقِّ وَالْقَوْلِ
بِالْحَقِّ وَإِنْ عَزَّ وَاسْتِقْلَالَ الْخَيْرِ وَإِنْ كَثُرَ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي
وَاسْتَكْثَرَ الشَّرَّ وَإِنْ قَلَّ مِنْ قَوْلِي وَفِعْلِي وَأَكْمِلْ ذَلِكَ لِي
يَدَوِّمِ الطَّاعَةَ وَكُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَرَفُضِ أَهْلِ الْبِدْعِ وَمُسْتَعْمِلِ
النَّارِ الْمُخْتَرِعِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ أَوْسَعَ
رِزْقِكَ عَلَيَّ إِذَا كَبُرْتُ وَأَقْوَى تَوَكُّلِكَ فِي إِذَا الْبَسْتُ وَلَا تَبْتَلِنِي
بِالْكِسْلِ عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا الْعَمَى عَنْ سَبِيلِكَ وَلَا بِالْتَّعَرُّضِ
لِخِلَافِ مَحَبَّتِكَ وَلَا مُجَامَعَةٍ مِمَّنْ تَفَرَّقَ عَنْكَ وَلَا مَفَارَقَةٍ
مِنْ اجْتِمَاعِ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
أَصُولَ بَيْتِكَ عِنْدَ الصُّرُورَةِ وَأَسْأَلَكَ عِنْدَ الْحَاجَةِ وَالنُّضْرَعُ
إِلَيْكَ عِنْدَ الْمُسْكِنَةِ وَلَا تَفْتِنِّي بِالدُّسْتِعَانَةِ بِغَيْرِكَ إِذَا اضْطَرَرْتُ

خدا تیرے لئے کافی ہے کفایت کرے گا تیرے رنج کو اور تیرے غم کو کھو دے گا۔

وَلَا يَلْحُضُونَ لِسْوَإِ غَيْرِكَ إِذْ اِفْتَقَرْتُ وَلَا بِالتَّضَرُّعِ اِلَى مَنْ
دُونِكَ اِذَا رَهَبْتُ فَاسْتَحِنُّ بِدَالِكَ خِذْ لَانَكَ وَمَنْعَكَ وَاِعْرَاضَكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي رُوعِي مِنْ
السَّمِيَّةِ وَالتَّظَنِّيِّ وَالْحَسَدِ ذِكْرًا لِعَظَمَتِكَ وَتَفَكَّرًا فِي قُدْرَتِكَ
وَتَذَبِيرًا عَلَيَّ عَدُوِّكَ وَمَا اجْرَى عَلَيَّ لِسَانِي مِنْ لَفْظَةٍ مَحْسُوسَةٍ اَوْ هَجْرٍ
اَوْ شَتْمٍ عَرَضٍ اَوْ شَهَادَةٍ بَاطِلَةٍ اَوْ اِعْتِيَابٍ مُؤْمِنٍ غَائِبٍ اَوْ سَبِّ
حَاضِرٍ وَمَا اشْبَهَ ذَلِكَ نُطْقًا بِالْحَمْدِ لَكَ وَاِعْرَاقًا فِي الشَّنَاءِ
عَلَيْكَ وَبِهَابًا فِي تَمْجِيدِكَ وَشُكْرًا لِنِعْمَتِكَ وَاِعْتِرَافًا بِاِحْسَانِكَ
وَاحْصَاءً لِنِعْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاَلَيْهِ لَا اَظْلَمَنَّ وَاَنْتَ
مُطِيبٌ لِلدَّفْعِ عَنِّي وَلَا اَظْلَمَنَّ وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلَيَّ الْقَبْضِ مِنِّي وَلَا
اَضِلُّنَّ وَقَدْ اَمَكَّنْتَنِي هِدَايَتِي وَلَا اَمْتَقِرَنَّ وَمِنْ عِنْدِكَ وَسِعِي
وَلَا اَطْعَيْنُ وَمِنْ عِنْدِكَ وَجِدِي اَللّٰهُمَّ اِلَى مَغْفِرَتِكَ وَفَدَتْ
وَالِى عَفْوِكَ فَصَدْتُ وَاِلَى تَجَاوُزِكَ اشْتَعْتُ وَبِفَضْلِكَ وَثِقْتُ وَ
لَيْسَ عِنْدِي مَا يُوْجِبُ لِي مَغْفِرَتِكَ وَلَا فِي عَمَلِي مَا اسْتَحِقُّ بِهِ
عَفْوِكَ وَمَا لِي بَعْدَ اَنْ حَكَمْتُ عَلَيَّ نَفْسِي اِلَّا بِفَضْلِكَ فَصَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
وَاَلَيْهِ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ وَاَنْطِقْنِي بِالْهُدَى وَاَهْمِنِي التَّقْوَى
وَوَقِّفْنِي لِلَّتِي هِيَ اَزْكَى وَاَسْتَعْمِلْنِي بِمَا هُوَ اَرْضَى اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ
بِى الطَّرِيْقَةِ الْمُسْتَلَى وَاَجْعَلْنِي عَلَيَّ مِثْلِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيِي اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاَلَيْهِ وَمَتَّعْنِي بِالْاِقْتِصَادِ وَاَجْعَلْنِي مِنْ اَهْلِ
السَّدَادِ وَمِنْ اَدْلَةِ الرَّشَادِ وَمِنْ صَالِحِي الْعِبَادِ وَاَزِدْنِي فَوْزَ الْمَعَادِ
وَسَلَامَةَ الْمِرْصَادِ اَللّٰهُمَّ خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِي مَا يَخْلُصُهَا وَاَنْتَ
اَبْقِ لِنَفْسِي مِنْ نَفْسِي مَا يَصْلِحُهَا فَاِنَّ نَفْسِي هَالِكَةٌ اَوْ نَعِيمَةٌ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَدَدْتَنِي اِنْ حَزَنْتُ وَاَنْتَ مُسْتَجَبِي اِنْ حُرِمْتُ وَبِكَ

ارزق نفسك يان مع العجلة ندامة

اسْتَعَانْتَنِي اِنْ كُرِهْتُ وَعِنْدَكَ مِمَّا فَاتَ خَلْفُكَ وَطَمَّاسِدُ صَلَاحٍ
وَفِيْمَا اَنْكَرْتُ تَغْيِيْرًا فَاْمَنْ عَلَيَّ قَبْلَ الْبِلَاءِ بِالْكَفَايَةِ وَقَبْلَ
الطَّلَبِ بِالْحَدَّةِ وَقَبْلَ الضَّلَالِ بِالرَّشَادِ وَكَفَيْتَنِي مَوْنَةً مَعْرَةَ
الْعِبَادِ وَهَبْ لِي اَمَّنْ يَوْمَ الْمَعَادِ وَامْنِيْحَنِي حُسْنَ الْاِرْشَادِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّالِيْهِ وَاذْرَاعِيْ بِطُفَيْفِكَ وَاغْدِنِيْ بِبِنْعَمَتِكَ وَ
اصْلِحْ لِيْ بِكَرَمِكَ وَدَاوِنِيْ بِصُنْعِكَ وَاظْلِمْنِيْ فِيْ ذَمْرِكَ وَجَلِّبْنِيْ
رِضَاكَ وَوَقِّفْنِيْ اِذَا اسْتَكَلْتُ عَلَيَّ الْاُمُوْرَ لَا هُدَاهاً وَاِذَا اشَابَتْ
الْاَوْعْمَالُ لِارْزَاكِهاً وَاِذَا تَنَاقَضَتْ اِلْمَلَلُ لِارْضَاهاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّالِيْهِ وَتَوَجِّبْ لِيْ بِالْكَفَايَةِ وَسَمِّنِيْ حُسْنَ الْوِلَايَةِ
وَهَبْ لِيْ صِدْقَ الْهَيْدَايَةِ وَكَافِّتِيْ بِالسَّعَةِ وَامْنِيْحَنِيْ حُسْنَ
الدَّاعَةِ وَلَا تَجْعَلْ عَيْشِيْ كَدًا وَلَا تَرُدُّ عَنِّيْ عَلَيَّ رَدًّا فَاِنِّيْ لَوَاجِعٌ
لَّكَ ضِدًّا وَاَدْعُوْا مَعَكَ نِدًّا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّالِيْهِ وَامْنَعْنِيْ
مِنَ السَّرْبِ وَحَصِّنْ رِزْقِيْ مِنَ التَّلَفِ وَوَقِّرْ مَلِكِيْ بِالْبِرْكَاتِ فِيْهِ وَ
اصْبِرْ لِيْ سَبِيْلَ الْهَيْدَايَةِ لِلْبِرِّ فَيَمَّا اَنْفِقُ مِنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّالِيْهِ وَكَفَيْتَنِيْ مَوْنَةَ الْاِكْتِسَابِ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ غَيْرِ اِحْتِسَابٍ فَلَا
اَسْتَعِيْلُ عَنْ عِبَادَتِكَ بِالطَّلَبِ وَلَا اَحْتَمِلُ اِصْرَ تَبِعَاتِ الْمَكْسَبِ
اَللّٰهُمَّ فَاطْلِبْنِيْ بِقُدْرَتِكَ مَا اَطْلُبُ وَاَجِرْنِيْ بِعِزَّتِكَ مِمَّا اَرْهَبُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّالِيْهِ وَصُنِّ وَجْهِيْ بِالْيَسَارِ وَلَا تَبْتَدِلْ
جَاهِيْ بِالْاِقْتَارِ فَاسْتُرْنِيْ اَهْلَ رِزْقِكَ وَاَسْتَعِيْطِيْ شِرَارَ خَلْقِكَ
فَاَنْتَنِيْ بِحَمْدِكَ مَنْ اَعْطَانِيْ وَاَبْتَلِيْ بِدَمِّ مَنْ مَنَعْنِيْ وَاَنْتَ مِنْ
دُوْنِهِمْ وَاِنِّيْ الْاِدْعَاءُ وَالْمَنْعُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّالِيْهِ وَاَرْزُقْنِيْ
صِحَّةً فِيْ عِبَادَةِ وَفَرَاعًا فِيْ زِهَادَةٍ وَعِلْمًا فِيْ اسْتِعْمَالِ وَوَرَعًا
فِيْ اِحْتِمَالِ اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِعَفْوِكَ اَجَلِيْ وَحَقِّقْ لِيْ رِجَاءَ رَحْمَتِكَ

اپنے نفس کے ساتھ رفاقت کر کے کہ جلدی میں ندامت ہوتی ہے۔

أَمَلِي وَسَهِّلْ لِي بُلُوغَ رِضَاكَ سُبُلِي وَحَسِّنْ لِي جَمِيعَ أَحْوَالِي عَمَلِي
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَنَبِّهْنِي لِدُكْرِكَ فِي أَوْقَاتِ الْعُقَلَةِ
وَاسْتَعْبِلْنِي بِطَاعَتِكَ فِي أَيَّامِ الْمُهَلَّةِ وَأَنْهَجْنِي إِلَى مُحَبَّتِكَ سَبِيلًا
سَهْلَةً أَكْمِلْ لِي بِهَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ قَبْلَهُ وَأَنْتَ مُصَلِّ
عَلَى أَحَدٍ بَعْدَهُ وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَوَيْسَى
بِرَحْمَتِكَ عَذَابِ النَّارِ أَمِينٌ أَمِينٌ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَهُوَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ يَا أَوْسَعَ الْوَاهِبِينَ وَكَأَكْرَمِ الْإِجْوَدِينَ فَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الظَّاهِرِينَ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنَّكَ دُورُحَمَةٌ قَرِيبَةٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ.

دُعَاؤُ تَوْبَةٍ :- اللَّهُمَّ إِنَّهُ يَحْبُبُنِي عَنْ مَسْئَلَتِكَ خِلَاوَةً
ثَلَاثًا وَمُحَمَّدٌ وَنَبِيُّ عَلَيْهِ خَلَّةٌ وَاحِدَةٌ يَحْبُبُنِي أَمْرٌ أَمَرْتُ بِهِ
فَأَبْطَأْتُ عَنْهُ وَنَهَى فَهَيَّتَنِي عَنْهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ وَنِعْمَةٌ
أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَقَصَّرْتُ فِي شُكْرِهَا وَيَجِدُونِي عَلَى مَسْئَلَتِكَ
تَفْضُلِكَ عَلَى مَنْ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَيْكَ وَوَفَدَ بِحَسَنِ ظَنِّهِ إِلَيْكَ
إِذْ جَمِيعُ إِحْسَانِكَ تَفْضُلٌ وَإِذَا كَلُّ نَعْمِكَ ابْتِدَاءٌ فَهَذَا أَنَا
ذَايَا إِلَهِي وَاقِفٌ بِبَابِ عِزِّكَ وَقُوفٌ الْمُسْتَسْلِمِ الدَّلِيلِ وَسَائِلِكَ
عَلَى الْحَيَاءِ مِنِّي سُؤَالَ الْبَائِسِ الْمُعِيلِ مُقَرَّرُكَ يَا رَبِّي لَمْ أَسْتَسْلِمْ
وَقَتَّ إِحْسَانِكَ إِلَّا بِالْإِفْلَاحِ عَنْ عَصِيَانِكَ وَلَمْ أَخْلُ فِي الْحَالَاتِ
كُلِّهَا مِنْ أَمْتِنَانِكَ فَهَلْ يُنْفَعُنِي يَا إِلَهِي إِقْرَارِي عِنْدَكَ بِسُوءِ
مَا كَتَبْتُ وَهَلْ يُنْجِينِي مِنْكَ اعْتِرَافِي لَكَ بِقَبِيحِ مَا أَرَكْتُكَتِ
أَمْ أَوْجِبْتَ لِي فِي مَقَامِي هَذَا سَخْطَكَ أَمْ لَرَمْتَنِي فِي وَقْتِ
دُعَاؤِي مَقْتِكَ سُبْحَانَكَ لَا أَيْسُ مِنْكَ وَقَدْ فَتَحْتَ لِي بَابَ التَّوْبَةِ

لَوْ تَحْمِلُ مَعَنَا فَإِنَّ حَاجَتَكَ مَقْضِيَّةٌ

إِلَيْكَ بَلْ أَتَوُّلُ مَقَالَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْمُسْتَحِجِّ بِحُرْمَةِ
رَبِّهِ الَّذِي عَظُمَتْ ذُنُوبُهُ فَجَلَّتْ وَأَذْبَرَتْ أَيَّامُهُ فَوَلَّتْ
حَتَّى إِذَا رَأَى مُدَّةَ الْعَمَلِ قَدْ انْقَضَتْ وَعَايَةَ الْعَمْرِ قَدْ انْتَهَتْ
وَأَيُّنَ أَنْتَ لَا مَحِيصَ لَهُ مِنْكَ وَلَا مَهْرَبَ لَهُ عَنْكَ تَلَقَّاكَ
بِالْإِنَابَةِ وَأَخْلَصَ لَكَ التَّوْبَةَ فَقَامَ إِلَيْكَ بِقَلْبٍ طَاهِرٍ نَقِيٍّ
ثُمَّ دَعَاكَ بِصَوْتِ حَائِلٍ خَفِيٍّ قَدْ تَطَا طَائِلُكَ فَأَخْبَنِي وَنَكَّسَ
رَأْسَهُ فَأَنْشَيْ قَدْ أُرْعَشَتْ خَشِيئَتُهُ رِجْلِيهِ وَعَرَّتْ دُمُوعُهُ
خَدَّيْهِ يَدْعُوكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ أَنْتَابَهُ
الْمُسْتَرْحِمُونَ وَيَا أَعْطَفَ مَنْ أَطَا بِهِ الْمُسْتَعْفِرُونَ وَيَا مَنْ
عَفْوُهُ أَكْبَرُ مِنْ تَقْمِيَّتِهِ وَيَا مَنْ رِضَاةٌ أَوْفَرُ مِنْ سَخَطِهِ وَيَا مَنْ
تَحَمُّدُهُ إِلَى خَلْقِهِ مُحْسِنُ التَّجَاوُزِ وَيَا مَنْ عَوْدَ عِبَادَةٍ قَبُولُ
الْإِنَابَةِ وَيَا مَنْ اسْتِصْلَحَ فَايَسَدَ هُمُ بِالتَّوْبَةِ وَيَا مَنْ تَرْضَى مِنْ
فِعْلِهِمْ بِالنِّسِيرِ وَيَا مَنْ كَانِي قَلِيلَهُمْ بِالْكَثِيرِ وَيَا مَنْ
ضَمِنَ لَهُمْ إِجَابَةَ الدُّعَاءِ وَيَا مَنْ وَعَدَهُمْ عَلَى نَفْسِهِ
بِبَفْضِلِهِ حَسَنَ الْجَزَاءِ مَا أَنَا بِأَعْضَى مِنْ عَصَاكَ فَغَفَرْتَ لَهُ وَمَا
أَنَا بِأَلْوَمٍ مِنْ اعْتَدَرِ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَ مِنْهُ وَمَا أَنَا بِأَظْلَمَ مَنْ
نَابَ إِلَيْكَ فَعُدَّتْ عَلَيْهِ أَتُوبُ إِلَيْكَ فِي مَقَابِي هَذَا تَوْبَةَ
نَادِمٍ عَلَى مَا فَرَطَ مِنْهُ مُشْفِقٍ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ خَالِصِ الْحَيَاءِ
مِمَّا وَقَعَ فِيهِ عَالِمٍ بِأَنَّ الْعَفْوَ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيمِ لَا يَتَعَاظَمُكَ
وَأَنَّ التَّجَاوُزَ عَنِ الْأَثْمِ الْجَلِيلِ لَا يَسْتَضْعِبُكَ وَأَنَّ احْتِمَالَ
الْجُنَايَاتِ الْفَاحِشَةِ لَا يَتَكَادُكَ وَأَنَّ أَحَبَّ عِبَادِكَ إِلَيْكَ مَنْ
تَرَكَ الْاِسْتِكْبَارَ عَلَيْكَ وَجَانِبَ الْأَصْرَارِ وَلَزِمَ الدُّسْتَعْفَارَ وَأَنَّ
أَبْرَأَ إِلَيْكَ مَنْ أَنْ اسْتَكْبَرَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُصْرَّ وَاسْتَغْفِرُكَ

لِمَا قَصَّرْتُ فِيهِ وَأَسْتَعِينُ بِكَ عَلَى مَا عَجَزْتُ عَنْهُ اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَهَبْ لِي مَا يَجِبُ عَلَيَّ لَكَ وَعَافِنِي مِمَّا اسْتَوْجِبُهُ
 مِنْكَ وَأَجِرْنِي مِمَّا يَحْتَاجُكَ أَهْلُ الْإِسَاءَةِ فَإِنَّكَ مَلِكٌ بِالْعَفْوِ
 مَرْجُوٌّ لِلْمَغْفِرَةِ مَعْرُوفٌ بِالْتَّجَاوُزِ لَيْسَ لِحَاجَتِي مَطْلَبٌ سِوَاكَ
 وَلَا لِدُنْيِي عَافٍ غَيْرُكَ حَاشَاكَ وَلَا أَخَانٌ عَلَيَّ لِنَفْسِي إِلَّا آيَاتُكَ
 إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَأَقْضِ حَاجَتِي وَأَنْجِحْ طَلِبَتِي وَاعْفِرْ ذُنُوبِي وَأَمِنْ خَوْفَ نَفْسِي
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَذَلِكَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ أَمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

جمعۃ الوداع اور اعمالِ دسمہ آخر

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ماہِ رمضان

کے آخری جمعہ کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوا جب حضرت کی نظر مجھ پر پڑی تو فرمایا اے جابر ماہِ رمضان کا یہ آخری
 جمعہ ہے اس کو وداع کرو اور کہو۔

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ إِخْرًا الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِنَا آيَاتُهُ فَإِنْ جَعَلْتَهُ
 فَاجْعَلْنِي مَرْحُومًا وَلَا تَجْعَلْنِي مَحْرُومًا وارو ہے کہ آخر دس شہر میں
 ہر شب یہ دعا پڑھے۔ اَعُوذُ بِجَدَائِلِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ يَنْفَضِيَ عَنِّي
 شَهْرُ رَمَضَانَ أَوْ يُطَاعِ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هَذِهِ وَلكَ قَبْلِي ذَنْبٌ
 أَوْ تَبِعَهُ تَعْدَبُنِي عَلَيْهِ۔ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
 کہ آں حضرت آخر کی ہر شب کو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ
 شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلَ فِيهِ الْقُرْآنَ هَدَى لِلنَّاسِ وَبَيَّنَاتٍ
 مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَعَظُمَتْ حُرْمَتُهُ شَهْرُ رَمَضَانَ بَمَا أَنْزَلْتَ
 فِيهِ مِنَ الْفُرْقَانِ وَخَصَّصْتَهُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ

اَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ خَيْرًا وَسُرُورًا

أَلَيْسَ شَهْرُ اللَّهِمْ وَهَذِهِ أَيَّامُ شَهْرٍ رَمَضَانَ قَدْ أَنْقَضْتَ وَ
لِيَالِيهِ قَدْ تَصَرَّمْتَ وَقَدْ صُرْتُ يَا إِلَهِي مِنْهُ إِلَى مَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي وَ أَحْصَى لِعَدَدِهِ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ فَاسْأَلُكَ بِمَا سَأَلْتُكَ
بِهِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبُونَ وَ أَنْبِيَآؤَكَ الْمُرْسَلُونَ وَ عِبَادَكَ
الصَّالِحِينَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تُفَكَّ رَقَبَتِي
مِنَ النَّارِ وَ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَ أَنْ تُفَضِّلَ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ
وَ كَرَمِكَ وَ تُتَقَبَّلَ تَقَرُّبِي وَ تُسَجِّبَ دُعَائِي وَ تَمُنَّ عَلَيَّ
بِالْأَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ هَوَلٍ أَعْدَدْتَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا إِلَهِي
وَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ بِجَلَالِكَ الْعَظِيمِ أَنْ يَنْقُضِيَ أَيَّامُ
شَهْرِ رَمَضَانَ وَ لِيَالِيهِ وَ لَكَ قَبْلِي نِعْمَةٌ أَوْ ذَنْبٌ تَوَاحَدُنِي
بِهِ أَوْ خَطِيئَةٌ تُرِيدُ أَنْ تَنْقُضَهَا مِنِّي لِمَا تَغْفِرُهَا لِي سَيِّدِي سَيِّدِي سَيِّدِي
أَسْأَلُكَ يَا إِلَهَ الْآلَاءِ الْآلَاءِ إِذْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْآلَاءِ الْآلَاءِ الْآلَاءِ الْآلَاءِ الْآلَاءِ الْآلَاءِ
فِي هَذَا الشَّهْرِ فَأُرَدِّدُ عَنِّي رِضًا وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ رَضِيْتَ عَنِّي فَمِنْ
الْآنِ فَارْضَ عَنِّي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا إِلَهَ يَا أَحَدِيَا صَمَدِي
يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اُدْرَسْ دُعَاؤَكَ بِهَيْبَتِ
رُضَا بِهَيْبَتِي يَا مَلِيكَ الْحَدِيدِ لِيَدَاؤِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا كَاشِفَ الضَّرِّ
وَ الْكُرْبِ الْعِظَامِ عَنِ الْيُتُوبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيُّ مَفْرَجِ هَمِّ لِعَقُوبِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيُّ مُنْفَسِّ غَمِّ يُوسِفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَ افْعَلْ
بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَ لَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ -

اور تائیسریں شب کو بھی غسل سنت ہے۔ اور حضرت امام زین العابدین

علیہ السلام اس شب کو بار بار یہ دعا پڑھتے تھے۔ اول شب سے تا آخر شب اللہم

رُدِّقْنِي التَّجَانِي عَنِ دَارِ الْفُرُورِ وَ الْإِنَابَةِ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ وَ الْإِسْتِعْدَادِ

لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُولِ الْفُوتِ - اور انیسویں تاریخ اور شب آخر کو بھی غسل سنت ہے۔ اور زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام شب آخر کو پڑھنا بہت ثواب سے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخر شب ماہ مبارک کو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اِحْرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِي لِشَهْرِي مَصْنَانَ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تَطْلُعَ نَجْرُ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِيْ اَوْ سَدْتَ بِهٖ كَرِيْمٌ دُعَايُ طُرُقِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَحَبِّ مَا دُعَيْتَ بِهٖ وَاَرْضِيْ مَا رَضَيْتَ بِهٖ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاَنْ تَجْعَلَ وَدَاعِ شَهْرِيْ هَذَا وَدَاعِ خُرُوجِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّعَ تَصَاعُفِ الْاَجْرِ وَالْاِجَابَةِ وَالْعَفْوِ عَنِ الذَّنْبِ بِرِضَى الرَّبِّ - ایک روایت میں وارد ہے کہ آخر شب سورۃ النعام و سورۃ کہف و سورۃ یس پڑھے اور سوم تبرک کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ - اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دہم آخر کی برشب کی ایک ایک دعا مخصوص وارد ہے۔ اور یہ دعائیں بہت جلیل القدر ہیں۔ اور مطالب دنیا و آخرت پر مشتمل ہیں۔

دُعَايُ شَبِّ بَسْتٍ وَيَوْمٍ - يَا مُوْبِحَ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ وَيَا مُوْبِحَ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ وَمُخْرَجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرَجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ يَا رِزْقَ مَنْ لَيْسَ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا اَللّٰهَ يَا مَرْحَمُنْ يَا اَللّٰهَ يَا مَرْحِمُ يَا اَللّٰهَ يَا اَللّٰهَ لَكَ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاىِٕ وَالْاِلَآءُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَاءِ وَ اِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيْنَ وَ اِسْأَلُكَ فِيْ مَغْفُوْرَةٍ وَاَنْ تَكْتُبَ لِيْ يَقِيْنًا مَّا شِئْتَهُ قَلْبِيْ وَ اِيْمَانًا تَذْهَبُ الشُّكَّ عَنِّيْ وَ

دَحَابِكَ فِي مَا نَوَيْتَ سَبَّكَ لِرِوَالِ هَمِّكَ وَعَمَّكَ.

تَرْضِينِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ
وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ لَهُ
مُحَمَّدًا وَالْأَهْلَ مُحَمَّدَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

وَعَائِي شَبَّ بَسْتٌ وَدَوْمٌ. يَا سَاحِجَ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَحْنُ
مُظْلِمُونَ وَمُجْرِبِي الشَّمْسِ لِمُسْتَقَرِّهَا بِتَقْدِيرِكَ يَا عَزِيزُ
يَا عَلِيمُ وَمَقْدَرِ الْقَمَرِ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ
يَا نُورَ كُلِّ نُوْرٍ وَمُنْتَهَىٰ كُلِّ رَغْبَةٍ وَوَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ يَا اللَّهُ
يَا رَحْمَنُ يَا اللَّهُ يَا قُدُّوسُ يَا أَحَدِيَا وَاحِدُ يَا فَرْدُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْوَالِدِيَّةُ
أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السَّعْدَاءِ دَرُوجِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَرَاحِسَانِي
بِنِي عَلِيٍّ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَفِينًا تَبَا شَرِيه
قَلْبِي وَإِيمَانًا يَذْهَبُ الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِينِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَ
اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ
وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَالْأَهْلَ
مُحَمَّدَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

وَعَائِي شَبَّ بَسْتٌ وَدَوْمٌ. يَا رَبَّ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَجَاعِلَهَا خَيْرًا
مِّنَ الْفِئَةِ شَهْرِ وَرَبَّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْجِبَالِ وَالْبَحَارِ وَالظُّلَمِ
وَالنُّوْرِ وَالْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ يَا بَارِحِي يَا مَصْرُورِي يَا حَنَّانِي يَا مَنَّانِي
يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا اللَّهُ يَا قَيُّوْمُ يَا اللَّهُ يَا بَدِيعُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ

جو تو نے نیت کی ہے اُس کے لئے تیرا جاننا رنج و غم کے زائل ہونے کا سبب ہے۔

أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي
هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ
وَإِسَاءَتِي مَعْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشِرِيهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا
يُدْهِبُ الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَابْتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ
وَأَرْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ
وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلِّوْا تَكْ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ۔

دُعائے شب بستر و بہار :- یا فاطمہ اِذْ صَبَّاحَ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ
سَنَا وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا يَا عَزِيزِيَا عَلِيمِيَا ذَا الْمِنَّةِ
وَالطُّوْلِ وَالقُوَّةِ وَالْحَوْلِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ يَا ذَا الْجَدَالِ وَالْإِكْرَامِ
يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا اللَّهُ يَا فَرْدُ يَا وَتَرِيَا اللَّهُ يَا ظَاهِرِيَا
بَاطِنِي يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى
وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكَبْرِيَا وَالْأَوْلَادُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَ
رُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَاسْمِي مَعْفُورَةً وَأَنْ
تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَاشِرِيهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُدْهِبُ الشُّكَّ عَنِّي
وَرِضًا لِمَا قَسَمْتَ لِي وَابْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَأَرْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ
وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ لَهُ
مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

دُعائے شب بستر و غم :- یا جَاعِلَ اللَّيْلِ لِبَاسًا وَالنَّهَارَ مَعَاشًا
وَالْأَرْضَ مِهَادًا وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا يَا قَاهِرِيَا اللَّهُ يَا جَبَّارُ

الْقعود راحةً وميسراً تشوش وقتك بالتعجيل

يَا اللَّهُ يَا سَمِيعُ يَا اللَّهُ يَا قَرِيبُ يَا اللَّهُ يَا مُجِيبُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْإِلَاحُ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي
مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَشَّرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ
الشُّكَّ عَنِّي وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِي وَإِتْمَانًا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ
لِمَا وَقَفْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَائِلَتِهِمْ يَا شَمْسُ يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ آيَاتِنِ يَا مَنْ
تَحَايَا لَيْلَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلَ آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِيَتَّبِعُوا فُضْلًا مِنْهُ
وَرِضْوَانًا يَا مُفْصِلَ كُلِّ شَيْءٍ لَفْصِيلًا يَا اللَّهُ يَا مَا جَدَّ يَا وَهَّابُ
يَا اللَّهُ يَا جَوَادُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالُ
الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْإِلَاحُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوحِي
مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ
تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَشَّرُ بِهِ قَلْبِي وَإِيمَانًا يُذْهِبُ الشُّكَّ عَنِّي
وَتُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَإِتْمَانًا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَ
شُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَقَفْتَ
لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ

وَعَائِلَتِهِمْ يَا شَمْسُ يَا مَادَّ الظِّلِّ وَكُوَشِدْتَ لِحَبْلَتِهِ سَاكِنًا
وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْتَهُ إِلَيْكَ بِصَالِحٍ سِرًّا

بعضے رہنے میں راحت اور آسانی ہے جلد ہی کر کے اسنے اوقات کو شکر گزارنا۔

يَا ذَا الْحَوْلِ وَالطُّولِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْأَلَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَالِمُ
الْعَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا قُدُّوسُ
يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا صَبِيحُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا اللَّهُ
يَا خَالِقُ يَا بَارِئُ يَا مَصْصُورُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَكَ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالَ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ وَإِسَاءَتِي
مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَا شَرِبَهُ قَلْبِي وَإِيمَانًا تَبْدَهُ
الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا تَسَمَّيْتُ لِي وَإِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَارْزُقْنِي فِيهَا
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالرِّدَابَةَ وَالتَّوْبَةَ وَالتَّوْفِيقَ
مَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَعَائِلَتِهِمْ بِبِسْمِ اللَّهِ يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَرْءِ وَيَا خَازِنَةَ
النُّورِ فِي السَّمَاءِ وَمَا بَعِ السَّمَاءِ أَنْ تَفْعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ
حَابِسِهِمَا أَنْ تَزُولَا يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا دَائِمُ
يَا اللَّهُ يَا وَارِثُ يَا بَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
لَكَ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْأَمْثَالَ الْعُلْيَا وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْأَلَاءُ أَسْأَلُكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ اسْمِي فِي هَذِهِ
اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرَوْحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَإِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ
وَإِسَاءَتِي مَغْفُورَةً وَأَنْ تَهَبَ لِي يَقِينًا تَبَا شَرِبَهُ قَلْبِي وَ
إِيمَانًا تَبْدَهُ الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا تَسَمَّيْتُ لِي وَإِنِّي
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ
وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالرَّهْبَةَ

اِذَا عَزَمْتَ فَلَا تَقْعُدَنَّ نَالَ الْبِرِّكَهٗ

مِنْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِذْنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَنَقَّتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَاِلَ
مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

وَعَاثُ شَبَّ بَسْتُ وَهَمَّ - يَا مَكْوَرُ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ وَمَكْوَرُ النَّهَارِ
عَلَى اللَّيْلِ يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ يَا رَبَّ الْاَدْبَابِ وَسَيِّدَ السَّادَاتِ لَا
اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَى مَنْ جَبَلَ الْوَرِيدِ يَا اَللهُ يَا اَللهُ
يَا اَللهُ لَكَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَالْاَمْتَالُ الْعُلْيَا وَالْكُبْرِيَاءُ وَالْاَوْلَادُ
اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاِلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِي
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعْدَاءِ وَرُوْحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَاِحْسَانِي فِي
عِلِّيْنَ وَاِسَاءَتِي مَغْفُوْرَةً وَاَنْ تَهَبَ لِي يَقِيْنًا تَبَاشْرِيهِ قَلْبِي وَ
اِيْمَانًا يَذْهَبُ الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي وَاِتْنَانِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ
وَارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْاِذْنَابَةَ
وَالتَّوْفِيقَ لِمَا وَنَقَّتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَاِلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ

وَعَاثُ شَبَّ شَيْ اَمَّ - الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
يَسْبَغِيْ لِكْرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَكَمَا هُوَ اَهْلُهُ يَا قُدُّوْسُ
يَا نُوْرُ يَا نُوْرَ الْقُدُّوْسِ يَا سُبُوْحُ يَا مُنْتَهَى السُّبُوْحِ يَا رَحْمَنُ يَا
فَاعِلَ الرَّحْمَةِ يَا اَللهُ يَا عَلِيمُ يَا كَبِيْرُ يَا اَللهُ يَا لَطِيْفُ
يَا جَلِيْلُ يَا اَللهُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ لَكَ الْاَسْمَاءُ
الْحُسْنَى وَالْاَمْتَالُ الْعُلْيَا وَالْكُبْرِيَاءُ وَالْاَوْلَادُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ
عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَاِلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فِي السُّعْدَاءِ وَرُوْحِي مَعَ الشُّهَدَاءِ وَاِحْسَانِي فِي عِلِّيْنَ وَاِسَاءَتِي
مَغْفُوْرَةً وَاَنْ تَهَبَ لِي يَقِيْنًا تَبَاشْرِيهِ قَلْبِي وَاِيْمَانًا

جب قصد کر لیا تو بیکار نہ بیٹھ رکت لے گی۔

يَذْهَبُ الشُّكَّ عَنِّي وَتَرْضِينِي بِمَا سَأَلْتُ لِي وَإِنِّي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ وَأَرْزُقْنِي فِيهَا
ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَالرَّغْبَةَ إِلَيْكَ وَالتَّوْبَةَ وَالْإِنَابَةَ وَالتَّوْفِيقَ
لِمَا وَقَفْتَ لَهُ مُحَمَّدًا أَوْ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

ماہ شوال

شب عید بڑی بابرکت و عظمت رات ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شب عید عبادت میں بسر کرے اس کا دل
اس روز نرمے گا جن دن کنوٹ کی وجہ سے لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار عید کی رات عبادت و نماز میں
صبح تک بسر فرماتے تھے۔ اور تمام رات مسجد میں رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اے فرزند
آج کی رات شب قدر سے کم نہیں ہے۔ اس شب میں غسل سنت ہے۔ اور حضرت
امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنی چاہیے۔ شب کے اعمال مختصر آ رہے ہیں کہ دو رکعت
نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ہزار مرتبہ اور اگر دشوار ہو تو سو مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ
پڑھے۔ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ مذکور پڑھے۔ اور نماز سے
فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ کہے۔ اَتُوبُ إِلَى اللَّهِ اور پھر کہے۔ يَا
مُصْطَفَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ۔ پس خدا سے اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ برائے گی۔ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اس نماز کو پڑھے جس حاجت کو خدا
سے مانگے پوری ہوگی۔ اور اس کے گناہ اگرچہ بے حد ہوں تو بھی خدا بخش دے گا۔ اور
شب عید میں نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد اور بروز عید نماز صبح اور نماز عید کے بعد
ان تکبیروں کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لِلَّهِ الْحَمْدُ۔ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَهُوَ
الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا۔

لَوْ عَجَّلَ فِيمَا نَوَيْتَ وَطَلَبْتَ فَأَتَهُ وَاسِعَ الْعَطَايَا۔

عید کے دن سنت ہے کہ اول روز خرمے سے افطار کرنے، اور چھت کے نیچے غسل کرنا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ آج کے روز دو چیزوں کا ذکر ضروری ہے۔ ایک فطرہ، دوسری نماز عید۔

فطرہ

فطرہ واجب ہے۔ اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے۔ اور شرائط کے ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص تہجد میں محمد و آل محمد پر صلوات نہ بھیجے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر عید الفطرہ ادا نہ کیا جائے تو روزے قبول نہ ہونگے۔ فطرہ نفس کو تمام روحانی کمزوریوں سے پاک کرتا ہے۔ اور اس کے ادا کرنے والا دوسرے سال تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ فطرہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو بائخ و عاقل ہو اور آزاد ہو۔ یعنی کسی کا غلام و کنیز نہ ہو۔ اور غنی ہو۔ یعنی سال بھر کے کھانے کا سہارا رکھتا ہو۔ خواہ نقد اتنا روپیہ موجود ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ اور بسر اوقات کے لئے کافی ہے۔ یا پیشہ ایسا کرتا ہے جو عموماً اس کے مصارف کو پورا کر دیتا ہے۔ اور اس سال بھر باسانی گزار لیتا ہے۔ پس اگر ایسا نہ ہو تو وہ فقیر ہے۔ اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔ البتہ مستحب ہے۔ اور اگر ایک صاع (احتمالاً ۲ پیرا) سے زیادہ نہ ہو۔ تو بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال میں جو کہ فقیر ہیں۔ دست گردان کرے۔ یعنی کسی ایک کو بحیثیت فطرہ دے۔ اور وہ دوسرے کو دے اور وہ تیسرے کو، حتیٰ کہ آخری شخص تک پہنچ جائے۔ پس اس کا جی چاہے تو عیال ہی سے کسی شخص کو دے دے یا کسی اور فقیر کو دے۔ پس جب یہ شرطیں جس شخص میں پائی جائیں تو اس کا

لے غنی ہونا شرط واجب ہے بشرط صحت نہیں ہے۔ یعنی اگر غیر غنی شخص بھی ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے

کوئی امر بائخ نہیں ہے (آقائے محسن حکیم مدظلہ)

لے بشرطیکہ سب بائخ، عاقل اور مسلمان ہوں ۱۲

جس کام کی نیت اور طلب کا ہے اس میں جلد ہی کر لیں کہ وہ بڑی بخشش کرنے والا ہے۔

اپنا فطرہ بھی واجب ہے۔ اور اُس شخص کا بھی جو عیال میں داخل ہو۔ خواہ اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہو یا نہ ہو۔ اور وہ بالغ ہو یا نابالغ۔ اور آزاد ہو یا غلام و کنیز۔ اسی طرح اُس نہان کا فطرہ بھی واجب ہے۔ جو عیال میں محسوب ہو جائے۔ اگرچہ وہ آخر ماہ رمضان میں جب کہ عید کا چاند ظاہر ہو، نہان ہو اسو۔ البتہ چاند ہو چکنے کے بعد نہان ہو تو اُس کا فطرہ میزبان کے ذمہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر میزبان فقیر ہو۔ اور نہان غنی ہو تو خود نہان پر اپنا فطرہ واجب ہوگا۔

فطرہ چاند رات کو غروب آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کر لے اور فطرہ نکالنے میں نماز عید کے وقت سے زیادہ تاخیر جائز نہیں ہے۔ اور اگر نماز عید کے بعد تک نہ نکالا ہو تو احوط یہ ہے کہ عید کی شام تک بہ نیت قربت دے اور قضا یا ادا کی تصریح نہ کرے۔ اور اگر فطرہ علیحدہ کر لیا ہو تو کسی خاص مستحق کے انتظار میں تاخیر جائز ہے۔

فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو ایک عربی وزن ہے جو اسی تولہ کے سیر کے حساب سے قریباً سو اتین سیر بنتا ہے۔ احتیاطاً ساڑھے تین سیر دینا بہتر ہے۔ ایک فطرہ میں اس قدر گھیوں یا جو یا خرما وغیرہ جو چیز کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہو مستحق کو دی جائے۔ اور اگر بجائے جنس کے اس کی وہ قیمت دی جائے جو نکالنے کے وقت ہر تو بھی کافی ہے۔

مستحقین فطرہ فقرا ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ اعزاکو غیروں پر ترجیح دے۔ اور اعزاکو کے بعد ہمسایوں کو اور ان کے بعد اہل علم کو اور ان پر مقدم کرے۔ اور زمانہ غیبت امام میں بہتر یہ ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کے حوالے کرے اور فطرہ لینے والے کے

لے یہ حکم برنا احتیاط (دجوبی) ہے۔ ۱۲۰ لے زکوٰۃ فطرہ کے ادا کرنے کا وقت روز عید ظہر تک ہے اور بار احتیاطاً واجب وقت ظہر سے تاخیر نہ کرے (آقائے عسکیم) لے بلکہ احوط یہ ہے کہ قبل زوال فطرہ دیدے یا علیحدہ کرے اور اگر زوال سے بھی تاخیر ہو تو اسی دن دیدے یا علیحدہ کرے بلکہ اگر اُس دن بھی نہ دے تب بھی (احوط) (دجوبی) یہ ہے کہ فطرہ دے ۱۳

لَا تَخَفْ فَوْتَ رِزْقِكَ فَإِنَّ الرِّزْقَ مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ -

لے شرط ہے کہ سید نہ ہو۔ لیکن اگر فطرہ دینے والا بھی سید ہو تو جائز ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جو فقیر فطرہ لے اُس کا فقہ فطرہ دینے والے پر واجب نہ ہو۔ اور اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک تھماج کو ایک فطرہ سے کم نہ دینا چاہیے لیکن کسی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔

نماز عید

عید کی نماز غیبت امام زمان علیہ السلام کے زمانہ میں سنت ہے۔ اور اس کا وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک ہے۔ تنہا بھی اور جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی دو رکعت ہیں۔ یوں نیت کرے کہ نماز عید فطر پڑھتا ہوں سنت قرینۃ الی اللہ بین تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہے۔ رکعت اول میں سورۃ الحمد اور یہ سورۃ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سُبْحٰنَ سَمِیْكَ الَّذِیْ لَا یَدْعُیْ الذِّیْ یَخْلُقُ فَسُوْیْ ۝ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝ وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝ فَجَعَلَهُ عَشاۗءَ ۝ اَحْوٰی ۝ هٗ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی ۝ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۝ اِنَّہٗ یَعْلَمُ الْجَهْمَ وَ مَا یَحْفٰی ۝ وَ یَسِّرُ لَكَ لِیُسْرٰی ۝ فَذَکِّرْ اِنَّ نَفْعَ الدِّکْرِی ۝ سَیِّدٌ ۝ کَرِیْمٌ یَّخْشٰی ۝ وَ یَتَجَبَّبُهَا ۝ اِلٰی سَقٰی ۝ الَّذِیْ یَصْلٰی النَّارَ الْکُبْرٰی ۝ ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا ۝ وَلَا یَحْیٰی ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزٰکٰی ۝ وَ ذَکَّرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلٰی ۝ بَلْ تُوَسِّرُوْنَ الْحَیْوَۃَ الدُّنْیَا ۝ وَالْآخِرَةَ خَیْرًا ۝ اَبْقٰی ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی ۝ صَحَّفَ اِبْرٰهٰیْمَ وَ مُوسٰی ۝ یَخْرِیجُ اَتْمٰنَ اِطْحٰکَ فَمَوْتُ ۝ پڑھے۔ اور دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْکِبْرِیَاۗءِ وَالْعَظَمٰتِ وَ اَهْلَ الْجُوْدِ وَالْمَجَبْرُوْتِ وَ اَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمٰتِ وَ اَهْلَ التَّقْوٰی وَ الْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ

۱۔ اگر فقہ راستے زیادہ ہوں کہ اُن کو ایک فطرہ بھی نہ دیا جاسکتا ہو تو کم دینا عمل اشکال سے (آگے محسن مطلقاً)

اپنے رزق کے ضائع ہونے سے خوف نہ کر کیونکہ جہاں تو ہوگا رزق تو ملے گا۔

عَيْدًا أَوْ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ دُخْرًا وَشَرْنَا وَكَرَامَةً وَ
مَزِيدًا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَدْخُلَنِي فِي كُلِّ
خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ
سُوءٍ أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمَخْلُصُونَ۔

اس کے بعد تکبیر کہے۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر یہی دعا قنوت پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ
تکبیر کہے پانچ مرتبہ یہی قنوت پڑھے۔ پس رکوع و سجود بجالائے۔ اور کھڑے ہو۔ اور دوسری
رکعت میں بعد الحمد کے یہ سورۃ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرُ
إِذَا تَلَّهَا وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّهَا وَاللَّيْلُ إِذَا أَيْقَنَهَا وَالسَّمَاءُ وَمَا
بَنَاهَا وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَّهَا وَنَفْسٌ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا
فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَرَكَهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ
دَسَّهَا كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَفْوَيْهَا إِذِ نَبَعَتْ أَشْقَاهَا فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ يَدَيْهِمْ فَسَوَّاهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے پھر وہی قنوت پڑھے۔ بعدہ تکبیر کہے۔ اور پھر وہی قنوت
پڑھے۔ اسی طرح ہر مرتبہ تکبیر کہے چار مرتبہ وہی قنوت پڑھے۔ بعد ازاں رکوع و سجود و
تشہد و سلام کہہ کر نماز کو تمام کرے۔ (اس کے بعد دو خطبے پڑھے جو صفحہ ۶۱۶ تا ۶۲۰ پر درج ہیں)

ماہ ذیقعدہ

ذی قعدہ کا مہینہ بھی حرمت والے مہینوں میں سے ہے کہ جن میں ہلال و قسار
حرام ہے۔ اس مہینہ کی گیارھویں تاریخ ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام اور آخری

التَّوَّافِقُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ رَاضٍ وَ لَوْ تَعَجَّلُ

تاریخ شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے۔ ان تاریخوں میں زیارت جامعہ پڑھنی چاہیے۔ اور اس مہینہ کی پچیسویں تاریخ دعو الارض ہے۔ یعنی اس روز کعبہ کے نیچے زمین بچھانی گئی۔ اور پہلے جس روز آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہوئی، یہی دن تھا۔ اسی روز کعبہ نصب ہوا۔ اور اسی روز کعبہ کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا۔ بے حد مبارک تاریخ ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس روز روزہ رکھے اور اس شب عبادت میں لبر کرے۔ اس کے لئے ایسے سو سال کی عبادت لکھی جائے گی جن میں دنوں کے روزے رکھے ہوں۔ اور راتوں میں عبادت کی ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس روز دن چڑھے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ الشمس پڑھے اور نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا مُقِيلَ الْعَثْرَاتِ أَقْلِنِي عَثْرَتِي يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ أَحِبِّ دَعْوَتِي يَا سَمِيعَ الدَّعَوَاتِ اسْمِعْ صَوْتِي وَارْحَمْنِي وَتَجَاوِزْ عَنِّي يَا ذَا الْجَلَدِ وَالْإِكْرَامِ

ماہ ذی الحجہ

ذی الحجہ کا مہینہ بے حد مبارک اور محترم ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پہلی تاریخ روزہ رکھے۔ خداوند عالم اُس کو ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ آٹھویں تاریخ کو "یوم ترویہ" کہتے ہیں۔ بڑا بابرکت دن ہے۔ اس روز غسل کرنا سنت ہے۔ اس دن کا روزہ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ پھر نویں تاریخ جسے "روز عرفہ" کہتے ہیں۔ یہ شب و روز دونوں بے حد مبارک ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ شب عرفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ شب خداوند عالم سے مناجات کی رات ہے جو شخص اس شب توبہ کرے اُس کی توبہ قبول ہوگی۔ اس شب میں غسل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت سنت مؤکدہ ہے جو شخص حج میں شریک نہ ہو سکے۔ اور نہ کہ بلا میں حاضر ہونے کا موقع ملے تو اُسے چاہیے کہ

کسی بلند مقام پر یا وسیع جنگل میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے پھر شام تک ذکر خدا میں مشغول رہے تاکہ اُن لوگوں کے ثواب میں شریک ہو جو حج میں مشغول ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دعائیں مشغول ہوتے چاہئے کہ سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ قل ہو اللہ اور سو مرتبہ انا انزلناہ اور سو مرتبہ آیتہ الکرسی اور سو مرتبہ لا حول ولا قُوَّةَ الا باللہ اور سو مرتبہ درود پڑھے۔ پھر دعائیں مشغول ہو۔ اور بہترین دعا صحیفہ کاملہ کی دعا ہے۔ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعائے روزِ عسریہ منقول ہے۔ لا الہ الا اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْيَوْمُ الْحِسَابُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَوَاتِي وَسُكُونِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَلَكَ بَرَاءَتِي وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ تَوَقُّي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَمِنَ شَتَاتِ الْأُمْرِ وَمِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لِحْمِي نُورًا وَفِي دَمِي نُورًا وَعِظَامِي وَعُرْوَتِي وَمَقَامِي وَمَقْعَدِي وَمَدْخَلِي وَمَخْرَجِي نُورًا وَاعْظِمْ لِي النُّورَ يَا رَبِّ الْيَوْمِ الْفَاكِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ دعا منقول ہے۔ اللَّهُمَّ كَمَا سَأَلْتُ عَلَى مَا لَمْ أَعْلَمْ فَأَغْفِرْ لِي مَا تَعَلَّمْتُ وَكَمَا وَسَّعْتَنِي عِلْمَكَ فَلْيَسَّعْنِي عَفْوَكَ وَكَمَا بَدَأْتَنِي بِالْإِحْسَانِ فَآتِنَا نِعْمَتَكَ بِالْغُفْرَانِ وَكَمَا أَكْرَمْتَنِي بِمَعْرِفَتِكَ فَاشْفَعْهَا بِمَغْفِرَتِكَ وَكَمَا عَرَّفْتَنِي وَحْدَانِيَّتَكَ فَالْكَرْمَنِي بِطَاعَتِكَ وَكَمَا عَصَمْتَنِي وَمَالَهُمْ أَكْرُنْ أَعْتَصِمُ مِنْهُ إِلَّا بِعِصْمَتِكَ

السُّرْعَةَ مِنِّي هَذَا الْأَمْرَ سُرُورًا وَبَشَارَةً

فَاغْفِرْ لِي مَا لَوْ شِئْتَ عَصَمْتَنِي مِنْهُ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَإِلْكِرَامِ - اور حضرت امام موسیٰ کاظم سے یہ دُعا منقول ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَاحِمًا
عَبْدَكَ وَابْنَ عَبْدِكَ اِنْ تَعَدَّ بَنِي فِیْهَا مُؤْرَقٌ سَلَفْتُ مِیْتِیْ وَ اَنَا بَیْن
یَدَیْكَ بِرِیْمَتِیْ وَ اِنْ تَعَفُّ عَنِّیْ فَاَهْلُ الْعَفْوِ اَنْتَ نَا اَهْلُ الْعَفْوِ یَا اَحَقَّ
مَنْ عَفَا عَفْرَ لِيْ وَ لِیْ خَوَانِیْ -

اس مہینہ کی ساتویں تاریخ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہادت ہے۔ لہذا
زیارت جامعہ پڑھنی چاہیے جو باب زیارات میں مذکور ہے۔

عید الاضحیٰ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ یعنی عید قربان ہے۔ یہ دن اور رات بہت
مبارک ہیں۔ یہ رات اُن چار شبوں میں سے ہے۔ جن میں جاگنے اور عبادت کی بے حد
تاکید ہے۔ اس شب دروز میں غسل و زیارت امام حسین علیہ السلام سُنّتِ مُؤکدہ ہے
اور عید قربان کی نماز کی ترکیب بھی وہی ہے جو ماہ شوال میں عید الفطر کے متعلق بیان کی
گئی ہے۔ اور سب سے پہلے عید قربان کے روز نماز ظہر سے بارہویں تاریخ کی نماز صبح تک
ہر نماز کے بعد تیر بکیریں پڑھے۔ اور جو لوگ مقام منیٰ میں ہوں وہ تیرھویں تاریخ کی نماز صبح
تک تیر بکیریں پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا هَدَاَنَا اللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا
رَزَقْنَا مِنْ بَیْمَتِهِ الْاِنْعَامِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَاَنَا

قربانی

عید قربان کو قربانی کہنا سنتِ مؤکدہ ہے بلکہ جو شخص قدرت رکھتا ہے۔ اُس پر
بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ اور قربانی گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو بھی ہو سکتی
ہے۔ اور حج میں تیرھویں کو بھی کر سکتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت اُم سلمہ اُم المؤمنین نے

اس کام میں جلدی کرنی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ عید قربان قریب ہے میرے پاس قربانی کے جانور کی قیمت نہیں۔ آیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں تو حضرت نے فرمایا۔ یاں قرض لے کر قربانی کرو۔ یقیناً وہ قرض ادا ہو جائے گا۔ قربانی کے لئے اونٹ یا گائے یا بھینٹ یا بکرا ہونا چاہیے سنت ہے کہ اگر اونٹ یا گائے ہو تو مارہ اور اگر بھینٹ یا بکری ہو تو زربہتر ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے دیدہ میں جانور کو خرید لے لیکن اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جو گھر میں پلا ہو۔ اونٹ پانچ سال یا زیادہ کا ہو۔ اور گائے یا بکری دوسرے برس میں ہو بلکہ اگر پورے دو سال کی ہو تو بہتر ہے اور بھینٹ چھ مہینے کی کافی ہے اگر سات مہینے کی ہو گئی ہو تو بہتر ہے۔ اور جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔ اندھا اور کاننا اور لنگڑا، سینک ٹوٹا، کان کٹا اور بہت ڈبلانہ ہو۔ اور ضعیف، بوڑھا اور بیمار بھی نہ ہو۔ اور خسی بھی نہ ہو۔ اگر بغیر خسی کا جانور ممکن نہ ہو تو جائز ہے۔ اور سنت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر ذکر کے وقت قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔ اور شرائط ذبح کے مطابق ذبح کرنا چاہیے اور سنت ہے کہ بوقت ذبح یہ دعا پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِيفًا مِّنْ دِيْنِ
 اَنَامٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوَتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
 الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
 اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَكَذٰلِكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پس ذبح کرے اور کہے
 اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ۔ اور اگر اس کے ساتھ مل کر کئی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے
 اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اور کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ
 تَقَبَّلْ مِنْهُ۔ اور اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہے تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ
 بہتر یہ ہے کہ ہمہ یا میتا کی جگہ پر اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی
 ہے۔ سنت ہے کہ قربانی کی کھال اور کھڑ اور پائے وغیرہ مستحق کو دے دیئے جائیں اور
 ان چیزوں کو قصاب کی اجرت میں لگا دینا یا کھال یا اس کی قیمت کو تھنق نہ کرنا عمل صحیح
 نہیں ہے اور اگر قصاب مومن و پریشان حال ہو تو بطور تصدق اُسے دیدے۔ گوشت کا

لَا تَفْعَلْ مَا عَزَمْتَ إِلَّا بِمَشَاوَرَةٍ مِنْ نُحَّتِهِ وَبِحُكْمِكَ فَلَا تُخَالَفُهُ۔

ایک حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے۔ ایک حصہ ہمسایوں کو دے۔ اور ایک حصہ اپنے اور اپنے عیال کے تصرف میں لائے۔ اور نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے انظار کرے۔ اگر ایک جانور اپنے لئے اور ایک اپنے اہل و عیال کے لئے قربانی کرے تو بہتر ہے بلکہ اگر اپنے ماں باپ اور اولاد اور دوسرے عزیزوں کی طرف سے جو مر گئے ہوں، قربانیاں کرے تو بھی اچھا ہے۔ اور اگر صرف ایک ہی قربانی اپنے اور اپنے عیال کی طرف سے کرے تو بھی کافی ہے۔ بلکہ اگر ایک شخص قربانی پرتا در نہ ہو تو سوات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

عید غدیر

ماہ ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ عید غدیر ہے کہ اسی دن خداوند عالم نے دین کو کامل فرمایا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمایا۔ یہ بے حد مبارک روز ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بروز قیامت عرشِ خدا کے سامنے چار روز ایسی زیب زینت کے حاضر کئے جائیں گے۔ جس طرح دلہن کو آراستہ کرتے ہیں ایک روز جمعہ المبارک۔ ایک روز عید الفطر۔ ایک روز عید قربان اور ایک روز عید غدیر اور ان سب میں عید غدیر کا دن ایسا ہوگا کہ جیسے ستاروں میں چاند ہوتا ہے یہ دعا کے قبول ہونے کا دن ہے۔ عمدہ لباس پہننے کا دن ہے۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا دن ہے۔ گناہوں کے ترک کرنے کا دن ہے۔ خدا کی عبادت کرنے کا دن ہے اور روزہ داروں کے روزے کھلانے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ایک مومن دوسرے مومن کا چہرہ دیکھے کہ تبسم کرے اور جو ایسا کرے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اس پر رحمت کی نظر فرمائے گا۔ اُس کی حاجتیں بر لائے گا۔ جو مومن اس روز ایک دوسرے سے معاف و صاف کرے تو یہ کلمات کہے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ بِوَلَدِيهِ آمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَيْمَنَةَ الْمُعْصِمِينَ

جس کام کا ارادہ کیا ہے اسے اپنے محبوب اور حبیب کے مشورے بغیر نہ کر۔ اور مشورہ کی مخالفت نہ کر۔

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ آج دن کے روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے۔ اور آج صدقہ دینا بھی سید
 اجر کا باعث ہے۔ چنانچہ ایک درہم صدقہ کا ثواب ہزار درہم صدقہ کے ثواب کے برابر ہے
 سنت ہے کہ اس روز اول وقت غسل کرے۔ اور قبل زوال دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت
 میں ایک مرتبہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل بر اللہ اور دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ اور دس مرتبہ
 آیت الکرسی پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز ثواب عظیم کا موجب ہے۔ اس کے بعد جو دعا کی جائے
 خداوند عالم قبول فرمائے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ نماز نہ پڑھ سکے تو دو رکعت نماز جس
 سورۃ کے ساتھ چاہے پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ زوال کے قریب پڑھے۔ کیونکہ یہی وہ وقت
 تھا کہ رسول خدا نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو غدیر خم پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اور اگر پہلی
 رکعت میں ایک دفعہ انا انزلناہ اور دوسری رکعت میں قل بر اللہ پڑھے تو بہتر ہوگا پھر
 نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے۔ اور سو مرتبہ شکر اللہ کہے۔ پھر سجدے سے
 اٹھ کر بیٹھے۔ اور یہ دعا پڑھے۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ وَحَدِّكَ
 لَا شَرِيكَ لَكَ وَ اَنْتَ وَ اَحَدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ وَ لَمْ
 یَكُنْ لَكَ کُفُوًا اَحَدٌ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ
 وَ اٰلِهِ یَا مَنْ هُوَ کُلُّ یَوْمٍ فِیْ شَیْءٍ کَمَا کَانَ مِنْ شَیْءٍ اَنْ تَفْضَلْتَ
 عَلَیْ بِاَنْ جَعَلْتَنِیْ مِنْ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَ اَهْلِ دِیْنِكَ وَ اَهْلِ دَعْوَتِكَ
 وَ وَفَّقْتَنِیْ لِذٰلِكَ فِیْ مُبْتَدِئِ خَلْقِیْ تَفَضُّلاً مِنْكَ وَ کَرَمًا وَ جُودًا اَسْمَ
 اَرَدَفْتَ الْفَضْلَ الْفَضْلَ وَ الْجُودَ الْجُودَ وَ الْکَرَمَ کَرَمًا رَافَةً مِنْكَ وَ رَحْمَةً
 اِلٰی اَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِكَ الْعَهْدَ لِیْ تَجْدِیْدًا بَعْدَ تَجْدِیْدِیْ خَلْقِیْ وَ کُنْتَ
 نَسِیًا مَنْسِیًا نَاسِیًا سَاهِیًا عَافِلاً فَاتَمَمْتَ نِعْمَتَکَ بِاَنْ دَکَّرْتَنِیْ
 ذٰلِکَ وَ مَنَنْتَ بِهٖ عَلَیْ وَ هَدِیْتَنِیْ لَهٗ فَلِیْکُنْ مِنْ شَیْءٍ یَا اَللّٰهُیْ وَ
 سَیِّدِیْ وَ مَوْلَاہِیْ اَنْ تَتِمَّ لِیْ ذٰلِکَ وَ لَا تُسَلِّبْنِیْهِ حَتّٰی تَشَوَّتَ لِیْ
 عَلَیْ ذٰلِکَ وَ اَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ فَاِنَّکَ اَحَقُّ الْمُنْعِمِیْنَ اَنْ تَتِمَّ نِعْمَتَکَ
 عَلَیْ اَللّٰهُمَّ سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا وَ اَجَبْنَا وَ اَعِیْبَکَ بِمَنْکَ فَلْکَ الْحَمْدُ

الضبر مفتاح الفرج لا تفعل يحصل لك الشوق من عند الله

عَفْرَانِكَ رَبَّنَا وَالْيَنِكَ الْمَصِيرُ اَمَّا بِاللّٰهِ وَخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَبِرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَدَقْنَا وَاَجَبْنَا دَاعِيَ
اللّٰهِ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فِي مَوَالِدِهِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَخِي رَسُوْلِهِ وَالصِّدِّيْقِ
اَكْبَرِ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِهِ الْمُؤَيَّدِ بِهِ نَبِيَّتَهُ وَرَيْتَهُ الْحَقِّ
الْمُهَيَّبِ عِلْمًا لِدِيْنِ اللّٰهِ وَخَازِنًا لِعِلْمِهِ وَعَيْنَةً غَيْبِ اللّٰهِ وَ
مَوْضِعِ سِرِّ اللّٰهِ وَامِيْنِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَشَآهِدَهُ فِيْ بَرِيَّتِهِ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مَنَادِيًّا يَدْعُوْهُ لِلدِّيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ
فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكُفْرَنَا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقْنَا
مَعَ الْاَوْبَارِ رَبَّنَا وَاِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تَحْزِنْنَا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا رَبَّنَا بِمَنِّكَ وَلَطْفِكَ اَجَبْنَا
دَاعِيكَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَقْنَا وَصَدَقْنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَكَفَرْنَا بِالْحُبِّيْتِ وَالطَّاغُوْتِ قَوْلَنَا مَا تَوَلَّيْنَا وَاَحْشَرْنَا مَعَ
اَيَّتِنَا يَا نَاهِيْمُ مُؤْمِنُوْنَ مُؤْتَمِرُوْنَ وَلَهُمْ مُسَلِّمُوْنَ اَمَّا سِرِّيْهِمْ
وَعَلَانِيَّتِيْهِمْ وَشَآهِدِيْهِمْ وَغَايِبِيْهِمْ وَحِيَّتِيْهِمْ وَمِيْتِيْهِمْ وَرَضِيْنَا
بِهِمْ اَيْمَةً وَقَادَةً وَسَادَةً وَحَسْبَانَا بِهِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللّٰهِ دُوْنَ
خَلْقِهِ لَا نَبْتَغِيْ بِهِمْ بَدَلًا وَلَا نَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِيْحَةً وَ
بَرِيْنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مَنْ لَّصَبَ لَهُمْ حَرْبًا مِّنَ الْجَبْرِ
وَالاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَكَفَرْنَا بِالْحُبِّيْتِ وَالطَّاغُوْتِ
وَالاُدُوْثَانَ الْاَرْبَعَةَ وَاَشْيَاعِيْهِمْ وَاَتْبَاعِيْهِمْ وَكُلَّ مَنْ وَاَلَهُمْ
مِّنَ الْمُحِيْنِ وَالاِنْسِ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلَى الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَشَهَدُكَ
اِنَّا نَدِيْنُ بِمَا دَانَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَاَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ
وَقَوْلُنَا مَا قَالُوْا دِيْنُنَا مَا دَانُوْا بِهِ مَا قَالُوْا بِهِ قُلْنَا مَا دَالُوْا بِهِ

صبر کشادگی کی کنجی ہے جلدی نہ کر غیب سے فتوح ہرگز۔

وَمَا أَنْكَرُوا أَنْكَرْنَا وَمَنْ وَالُوا وَالَيْنَا وَمَنْ عَادُوا عَادَيْنَا وَمَنْ
لَعَنُوا لَعَنَّا وَمَنْ تَبَرَّؤْا مِنْهُ تَبَرَّأْنَا مِنْهُ وَمَنْ تَرَحَّمُوا عَلَيْهِ تَرَحَّمْنَا
عَلَيْهِ أُمَّتًا وَسَلْمًا وَرَضِينَا وَاتَّبَعْنَا مَوَالِينَا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ
اللَّهُمَّ قَتِمِهِمْ لَنَا ذَلِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا وَاجْعَلْهُ مُسْتَقَرًّا ثَابِتًا عِنْدَنَا
وَلَا تَجْعَلْهُ مُسْتَعَارًا وَأَحِبْنَا مَا أَحَبَّيْنَا عَلَيْهِ وَآمِنْنَا إِذَا آمَنْنَا
عَلَيْهِ أَلِ مُحَمَّدٍ أُمَّتِنَا فِيهِمْ نَاتَهُ وَإِيَّاهُمْ نُوَالِي وَوَعْدُهُمْ
عَدُو اللَّهِ نُعَادِي فَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنْ
الْمُقَرَّبِينَ فَإِنَّا بِذَلِكَ رَاغِبُونَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پھر سجدہ میں جائے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ شکر اللہ کیے۔ حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عمل سچا لائے گا تو ایسا ہے کہ گویا اس
نے غدیر خم پر رسول خدا کے سامنے امیر المومنین کی خلافت پر بیعت کی۔ اور یہ عمل کرنے

والا شخص ان لوگوں کی مانند ہے جو حضور صاحب الارض علیہ السلام کے ساتھ آپ کے
زیر علم ہوں گے۔ شب غدیر اور روز غدیر کو زیارت جناب امیر علیہ السلام کی پڑھنا

نہایت درجہ فضیلت رکھتا ہے جو زیارات کے باب میں مذکور ہے۔ بنا پر قول
مشہور یہ ہے کہ آج کے روز مومنین باہم صیغہ اخوت پڑھتے ہیں۔ چاہئے کہ ایک

مومن اپنا دایاں ہاتھ اپنے برابر مومن کے داہنے ہاتھ پر رکھے اور یہ کہے۔ اَحْبَبْتُكَ
فِي اللَّهِ وَصَافَيْتُكَ فِي اللَّهِ وَصَافَحْتُكَ فِي اللَّهِ وَعَاوَدْتُكَ اللَّهُ وَ

مَلَائِكَتَهُ وَكُتِبَ لَهُ وَرَسُلُهُ وَأَنْبِيَآءُهُ وَالْأُمَّةَ الْمَعْصُومِينَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَلَيَّ أَيُّ إِن كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالشَّفَاعَةَ وَ

أُزِّن لِي بِأَن أَدْخَلَ الْجَنَّةَ لِأَدْخُلَهَا إِلَا وَأَنْتَ مَعِيَ پس وہ بار بار
مومن کہے۔ قَبِلْتُ بَعْدَهُ كَيْسَ۔ اسْقَطْتُ عَنْكَ جَمِيعَ حَقُوقِ الْوَحْوَةِ مَا

خَلَا الدُّعَاءَ وَالزِّيَادَةَ وَالشَّفَاعَةَ

رَاخُذُوا مَا كُوتِبَتْ وَإِلَّا فَلَا تَكُونُوا مِنَ الْإِنفُسِ الْكَافِرَةِ

عیدِ مباہلہ

ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو روزِ عیدِ مباہلہ ہونے کے بعد نصاریٰ پر نفرن کرنے اور ان پر عذاب کے نازل ہونے کی دعا کے لئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم خداوندی کے ماتحت حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو ساتھ لے کر دولت سرا سے باہر تشریف لائے۔ جب یہ پانچوں بزرگوار اُس مقام کے قریب پہنچے جو مباہلہ کے لئے مقرر تھا۔ تو نجران کے نصاریٰ ان نورانی اور پاکیزہ صورتوں کو دیکھ کر گھبرا اٹھے۔ ان کو ایسا معلوم ہونے لگا کہ آسمان زمین میں نازل عذاب کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے بڑا عالم تھا وہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں اس وقت ایسے چند مقدس چہرے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اگر پہاڑ کو اپنے مقام سے ہٹ جانے کی دعا کریں تو وہ بھی ہٹ جائے گا۔ اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ ان سے ہرگز ہرگز مباہلہ نہ کرنا ورنہ سب کے سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ چنانچہ نصاریٰ نے مباہلہ کی جرأت نہ کی اور ذلت کے ساتھ صلح کی اور جزیرہ دنیا قبول کیا۔ پس یہ دن دوستانہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کہ اس روز اسلام کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ اور خداوند عالم نے بیچ تن پاک کا خاص شرف دنیا کے سامنے ظاہر فرمایا۔ اسی روز حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بحالتِ رکوع سائل کو انگشتری عطا فرمائی۔ جس پر آپ کی شان میں آیہ ولایت نازل ہوئی اس تاریخ غسل کرنا اور روزہ رکھنا سنت ہے۔ اور زیارت جامعہ کا پڑھنا مناسب ہے۔ فقراء و مساکین کو صدقہ دینا موجب ثواب عظیم ہے۔ اس تاریخ کی نماز بھی مثل نماز عید غدیر قبل از زوال دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور دس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔ اور اس روز وہ دعا

جن بات کی نیت کی ہے اس سے پرہیز کرو ورنہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرنا۔

پڑھنی چاہیے۔ جو جبریل امین رسول خدا کے پاس اس دن لے کر نازل ہوئے۔ اس دعا کی بہت کچھ فضیلت و عظمت منقول ہے۔ جب کوئی اس دعا کو مانگتا ہے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَہَائِكَ
بِاَبْہَاہِ وَكُلِّ بَہَائِكَ بِعِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِبَہَائِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِہِ وَكُلِّ جَلَالِكَ جَلِیْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِہِ وَكُلِّ
جَمَالِكَ جَمِیْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ
كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِّیْ كَمَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِہَا وَكُلِّ عَظَمَتِكَ عَظِیْمَہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِعَظَمَتِكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ نُوْرِكَ بِاَنْوَرِہِ وَكُلِّ نُوْرِكَ
نَیْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ
بِاَوْسَعِہَا وَكُلِّ رَحْمَتِكَ وَاَسْعَہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّہَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِّیْ كَمَا وَعَدْتَنِیْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَمَالِكَ بِاَكْمَلِہِ وَكُلِّ كَمَالِكَ كَامِلٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِاَتَبَّہَا وَكُلِّ
كَلِمَاتِكَ نَامَہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
مِنْ اَسْمَائِكَ بِاَكْبَرِہَا وَكُلِّ اَسْمَائِكَ كَبِیْرَہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِاَسْمَائِكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَاسْتَجِبْ لِّیْ
كَمَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِزِّكَ بِاَعَزِّہَا وَكُلِّ عِزِّكَ
عِزِّیْرَہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِزِّكَ كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
مَشِیْتِكَ بِاَمْضَاہَا وَكُلِّ مَشِیْتِكَ مَا ضِیْہُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَشِیْتِكَ
كُلِّہَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ اسْتَطَلَّتْ بِہَا عَلٰی كُلِّ

اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ بِاَعْيِهِ وَكُلُّ مِرْمَقِكَ عَامَ اللّٰهِمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ
 بِرِزْقِكَ كُلِّهِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ عَطَايِكَ بِاَمْنِهَا وَكُلُّ عَطَايِكَ
 مِنْي اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِعَطَايِكَ كُلِّهِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِكَ
 بِاَعْجَلِهِ وَكُلِّ خَيْرِكَ عَاجِلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِخَيْرِكَ كُلِّهِ
 اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِاَفْضَلِهِ وَكُلِّ
 فَضْلِكَ فَاصْبِرْ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ كُلِّهِ
 اللّٰهُمَّ اِنِّي اَدْعُوكَ كَمَا اَمَرْتَنِي فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي
 اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْعَثْنِي عَلٰى الْاِيْمَانِ بِكَ
 وَالتَّصَدِيقِ بِرَسُولِكَ عَلَيْهِ وَاِلَيْهِ السَّلَامُ وَالْوَلَايَةِ لِعَلِيٍّ بِنِ ابْنِ طَالِبٍ
 وَالْبِرَاثَةِ مِنْ عَدُوِّهِ وَاَلِ اَيُّمَامِ بِالْاِيْمَةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 فَاِنِّي قَدْ رَضِيتُ بِذَلِكَ يَا رَبِّ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
 رَسُولِكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 فِي الْمَدَآئِ الْاَعْلٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا
 الْوَسِيْلَةَ وَالتَّشْرِيْفَ وَالفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الْكَبِيْرَةَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
 مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَبِعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْمَا اَتَيْتَنِي
 وَاحْفَظْنِي نِي عَيْبَتِي وَفِي كُلِّ غَايِبٍ هُوَ لِي اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْعَثْنِي عَلٰى الْاِيْمَانِ بِكَ وَالتَّصَدِيقِ بِرَسُولِكَ اللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْأَلُكَ خَيْرَ الْخَيْرِ رِضْوَانِكَ وَالجَنَّةِ
 وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّرِّ سَخِيْطِكَ وَالتَّارِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَمِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَمِنْ كُلِّ
 عَقُوْبَةٍ وَمِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَمِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَمِنْ كُلِّ شَرٍّ وَمِنْ كُلِّ مَكْرُوْهِ
 وَمِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَنْزِلُ مِنْ السَّمَآءِ اِلَى
 الْاَرْضِ فِيْ هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَفِيْ هَذَا الْيَوْمِ وَ

الْمُتَوَكِّلِ عَلَى اللَّهِ مَحْفُوظًا-

فِي هَذَا الشَّهْرِ وَفِي هَذِهِ السَّنَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاسْمِ لِي مِنْ كُلِّ سُورَةٍ وَمِنْ كُلِّ بَهْجَةٍ وَمِنْ كُلِّ اسْتِقَامَةٍ وَمِنْ
كُلِّ قَرَجٍ وَمِنْ كُلِّ عَافِيَةٍ وَمِنْ كُلِّ سَلَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ كَرَامَةٍ
وَمِنْ كُلِّ رِزْقٍ وَاسِعٍ حَلَالٍ لَطِيبٍ وَمِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ وَمِنْ كُلِّ سَعَةٍ
نَزَلَتْ أَوْ نَزِلَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هَذِهِ
الَّيْلَةِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الشَّهْرِ وَفِي هَذِهِ السَّنَةِ اللَّهُمَّ
إِنْ كَانَتْ دُنُوبِي قَدْ أَخْلَقْتُ وَجْهِي عِنْدَكَ وَحَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
وَعَيَّرْتَ حَالِي عِنْدَكَ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِسُورِ وَجْهِكَ الَّذِي لَا يُطْفَأُ
وَبُوجْهِ مُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى وَبُوجْهِ وَلِيِّكَ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى
وَبِحَقِّ أَوْلِيَايَاكَ الَّذِينَ أَنْجَبْتَهُمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَنْ تُغْفِرَ لِي مَا مَضَى مِنْ دُنُوبِي وَأَنْ تُعْصِمَنِي فِي مَا بَقِيَ مِنْ عَمْرِي
وَأَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَعُودَ فِي شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي
حَتَّى تَسُوقَانِي وَأَنَا لَكَ مُطِيعٌ وَأَنْتَ عَنِّي رَاضٍ وَأَنْ تُخْتِمَ لِي
عَمَلِي بِأَحْسَنِهِ وَتَجْعَلَ لِي ثَوَابَهُ الْجَنَّةِ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي مَا أَنْتَ
أَهْلُهُ يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ-

عید نوروز

نوروز وہ دن ہے کہ جس روز آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے جس کی تاریخ
بجانب شمس اکیس مارچ ہوتی ہے۔ اس دن کے بہت فضائل ہیں حضرت معلیٰ بن خنیسؓ
سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خاص صحابی تھے۔ منقول ہے وہ کہتے ہیں
میں نوروز کے دن حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ وہ دن
ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہ لا شریک

اللہ پر بھروسہ کرنے والا اس کی حفاظت میں ہے۔

سمجھیں اور کسی کو اُس کی عبادت میں شریک قرار نہ دیں۔ یہی پہلا وہ دن ہے کہ جس میں آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی۔ اس دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے طرفان کے بعد کوہِ جودی پر قرار پکڑا۔ اس روز خداوند عالم نے اُن چند ہزار آدمیوں کو زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے بھاگے تھے اور فوجتہ خدا نے اُن سب کو موت دیدی۔ ایک مدت کے بعد جب اُن کی بڑیاں رہ گئیں تو ایک پنمیر کا وہاں گزر ہوا۔ اس نے خداوند عالم سے سوال کیا کہ پالنے والے مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح برسیدہ بڑیوں کو زندہ کرتا ہے خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم ان بڑیوں پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ اُس نبی نے اُن پر پانی چھڑکا۔ وہ سب بعد مدت خداوند عالم کے اسی وجہ سے سُنتے رہے کہ مومنین اُس روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اوپر پانی ڈالیں اور غسل کریں۔ جو لوگ زندہ ہوئے وہ تیس ہزار تھے اور وہ پنمیر حضرت خرقیل تھے۔ اسی روز امیر المؤمنین نے دمشق مبارک رسول پر چڑھ کر خانہ کعبہ میں بت شکنی کی۔ عید غدیر کا یہی روز تھا۔ اور اسی روز بعد قتل عثمان حضرت امیر المؤمنین کو خلافتِ ظاہری بھی حاصل ہوئی۔ اسی روز امیر المؤمنین نے خابرجوں سے جنگِ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السلام نے خابرجوں سے جنگِ نہروان میں فتح پائی۔ اور اسی روز ہمارے شیعوں کا ہے۔ اس روز غسل کرو پاک و پاکیزہ کپڑے پہنو۔ خوشبو لگاؤ۔ روزہ رکھو۔ اور نماز ظہرین اور نوافل سے فارغ ہو کر چار رکعت دو دو کر کے اس طرح بجالاؤ کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ اتا ازلناہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل یا ایہا الکافرین اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ اور نماز کے بعد سجدہ شکر میں جا کر یہ دعا پڑھو۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الرَّضِیَّیْنَ وَ جَمِیْعِ اَنْبِیَآئِكَ وَ رَسَلِكَ بِاَفْضَلِ صَلَواتِكَ وَ بَارِكْ عَلَیْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِكَ وَ صَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِهِمْ وَ اجْسَادِهِمْ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی

خوف نہ کر کیونکہ اللہ کے پاس بہت سی مہربانیاں ہیں۔

وَالْحَرَّتِ وَالْمَوْتِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَشَرِّ كِتَابٍ
سَبَقَ رَبَّنَا كَشَفْنَا عَنْكَ الْعِذَابَ بِمَرَاتٍ رَتَّبْنَا بِرَحْمَةٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَمُظْهِرٍ لَطِيفِهِ مُحَمَّدٍ وَالِهِ أَجْمَعِينَ

آبِ نِیْسَاءِ

نور روز سے تیس دن کے بعد نیسایا کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے جو تیس روز کا ہے
اس مہینے میں جو پانی برتا ہے، اسے آبِ نیسایا کہتے ہیں۔ جو شخص اس پانی کو جمع کر کے
اور اس پر سورۃ الحمد اور آیتہ الکرسی اور چاروں قل: قل یا ایہا الکافرون: قل
هو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور سورۃ انسان
انزلناہ کو ستر ستر دفعہ پڑھے۔ اور پھر ستر مرتبہ اللہ اکبر اور ستر مرتبہ لا الہ الا اللہ
اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور پھر اسے پیئے تو خداوند عالم اس کے دل کو
نور و روشنی اور فہم و فراست و بینائی سے بھر دے گا۔ اور اس کی زبان پر کلمات
حکمت جاری کرے گا۔ اور اس کے دل سے خیانت و عنیت اور بخل و حسد اور غرور و
تکبر و حرص کو دور کرے گا۔ اور اسے تمام آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ اور
جو کوئی شخص سات روز تک صبح و شام اس پانی (آبِ نِیْسَاءِ) کو پیئے گا۔ تو اس کے
جسم اور ہڈیوں اور رگوں سے ہر قسم کے درد اور بیماریاں اور روگ دور ہو جائیں گے۔
اور جس عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو۔ اور وہ اس نیت سے اس پانی کو پیئے تو خداوند عالم
اس کو فرزند عطا فرمائے گا۔ اور جو عورت بائچھ ہو تو وہ بفضلِ خدا حاملہ ہو جائے گی۔

.....

کتاب الحجات والتعویذات

اس میں حاجتوں یعنی اولیٰ قرض، وسعت رزق
ازالہ مصیبت و دفع خوف و نظر بد اور علاج امراض،
اور تعویذات و نقش اور اعمال سفر درج ہیں۔

اٹھائیسواں باب

بیان اعمال حاجات و وسعت رزق

و ادائے قرض و غیرہ

آلام و مشکلات اور مصائب و شدائد کے دفعیہ و ازالہ کے لئے اور حاجات و مطالب میں کامیابی و کامرانی کے واسطے حضرت امہ معصومین علیہم السلام سے بہت سی تمایز اور دعائیں اور اوراد منقول ہیں جو مومن یا مومنہ صدق دل سے رجوع قلب اور الحاج و زاری کے ساتھ ان اعمال کو بجالائے تو انشاء اللہ العزیز اُسے کامیابی حاصل ہوگی۔ چند اعمال و ادعیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نَسَاجَتُ

پہلی نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک دفعہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد خداوند عالم سے طلب حاجت کرے۔

دوسری نماز۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو غسل کرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر مکان کی چھت پر دو رکعت نماز بجالائے۔ اور بعد ختم نماز سجدہ میں سو مرتبہ کہے **يَا جِبْرَائِيلُ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَا كَفِيَانِ فَاكْفِيَانِي وَ اَنْتَا حَافِظَانِ فَاَحْفِظَانِي وَ اَنْتَا كَالِيَانِ فَاكْلِيَانِي**۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو بجالائے۔ خداوند عالم اس کی حاجات برلائے گا۔

اسْتَجِرْ فَمَا كُوَيْتَ فَشَاوِرْ اَصْدِقَانِكَ

تیسری نماز۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو۔ آدھی رات کو غسل کرے۔ پاکیزہ لباس پہنے۔ اور ایک کورے گھڑے یا لٹے کو پانی سے بھر کر اس پر دس مرتبہ سورۃ اتا انزلناہ پڑھے۔ اور پانی کو اپنی جانماز کے گرد اور مقام سجدہ پر چھڑکے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ اتا انزلناہ پڑھے۔ بعد ختم نماز دعا مانگے جو انشاء اللہ قبول ہوگی۔

چوتھی نماز۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ قبل نماز فرضیہ چار رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ سَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور پندرہ مرتبہ سورۃ توحید سورۃ قل هو اللہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا نَزَلَتْ الْأَرْضُ اِیْکَ مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اَلْطَّكَرُ اَلْکَاشِرُ اِیْکَ مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اِیْکَ مرتبہ اور سورۃ توحید پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ اس کی حاجت روا ہوگی۔

پانچویں نماز۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وضو کرے۔ اور دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجالاتے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَاقِيَ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَّ اَنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مُّقْتَدِرٌ وَّ بِاَنَّكَ مَا لَسْتَ مِنْ اَمْرِ يَكُوْنُ اَللّٰهُمَّ رَاقِيَ اَتُوْجِّهْ اِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَوْمَ مُحَمَّدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاقِيَ اَتُوْجِّهْ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَّرَبِّيْ لِيُنْجِحَ لِيْ بِكَ طَلْبَتِيْ اَللّٰهُمَّ بِبَيْتِكَ اَنْجِحْ لِيْ طَلْبَتِيْ بِمُحَمَّدٍ پھر اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ تری ہوگی۔

اعمال وسعت رزق

حسب ذیل امور موجب سعادت و برکت اور وسعت رزق کا باعث ہیں۔

جس کام کا قصد کیا ہے اس میں استخارہ کرے اور اپنے سچے دوستوں سے مشورہ کرے۔

تعمیناتِ نمازِ صبح و عصر کا پڑھنا بعد نمازِ صبح طلوعِ آفتاب تک جاتماز پر بیٹھے رہنا
موزن کی اذان سن کر اس کے الفاظ خود بھی دہرانا۔ صدقہ دینا۔ خوش واقربا سے نیکی
کرنا۔ خیانت نہ کرنا۔ عین کاشکہ یہ ادا کرنا۔ حرص و طمع ترک کرنا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز
کرنا۔ کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا۔ جو چیز دسترخوان پر گرے اس کا کھالینا۔ گھر
کے صحن میں جھاڑو دینا۔ پاجانہ میں کلام نہ کرنا۔ صبح کو طلبِ رزق میں جانا۔ استغفار
کرنا۔ غروبِ آفتاب کے وقت چراغ روشن کرنا۔ یا قوت و فیروزہ وغیرہ کی انگڑھٹی
پہننا۔ برادرِ مومن کے لئے غائبانہ دعا کرنا۔ نماز پنج گانہ نہایت رجوعِ قلب سے پڑھنا
اور رات کو با وضو سونا۔

حسب ذیل امور نحوست اور فقیری و تنگدستی کا باعث ہیں رگھر میں کوڑا کرکٹ
رکھنا۔ رات کو جھاڑو دینا۔ مگڑھی کا جالا گھر میں رکھنا۔ حمام میں پیشاب کرنا۔ بحالتِ
جنابت کچھ کھانا کھڑے ہو کر لنگھی کرنا۔ مغرب و عشا کے درمیان سونا۔ نمازِ صبح کے
بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے سو جانا۔ جو فقیر رات کو سوال کرے اُسے کچھ نہ دینا۔ زنا
کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گانا سننا۔ اظہارِ حرص کرنا۔ عزیزوں سے بدی کرنا۔ کھڑے
ہو کر پیشاب کرنا۔ جلدی جلدی نماز پڑھنا۔ منہ سے چراغ بجھانا۔ لہسن۔ پیاز کے چھلکے
جلانا۔ پیشاب کرنے کی جگہ پر وضو کرنا۔ قبر پر بیٹھنا۔ چوکھٹ پر بیٹھنا۔ بکدیر کے
درمیان سے گزرنے والوں سے ناخن کاٹنا اور پانی رات کو کھلا رکھنا۔

نماز و سعیتِ رزق۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ کہ مع
سقیات کے وضو کامل کرے۔ اور دو رکعت نماز بجالائے۔ اور رکوع و سجد میں مستحبات
ادا کرے۔ پھر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔
يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ
اَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّكَ
وَتَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ وَأَسْأَلُكَ
نَفْخَةَ كَرِيمَةٍ مِنْ نَفْخَاتِكَ وَفَتْحًا لَيْسِيرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا

مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَىٰ

الْمَشْيُ بِهِ شَعْبِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَىٰ عِيَالِي۔
دیگر نماز برائے زیادتی رزق۔ منقول ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مال دار تھا۔ سب مال تلف ہو گیا۔ اب تنگدستی
و محنت میں مبتلا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب ترکہ سے بازار جانے کا ارادہ کرے تو
مسجد میں جا کر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے۔

عَدُوْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ وَعَدُوْتُ بِلَا حَوْلَ لِي مِنِّي وَلَا قُوَّةَ لِي لَكِنِ
بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ أَلْتَمَسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا
أَمَرْتَنِي نَيْسِرُنِي ذَلِكَ وَأَنَا خَافِضٌ فِي عَافِيَتِكَ۔

وَسَعَتْ رِزْقَ كِي دُعَائِهِمْ

(۱) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وسعت رزق کے لئے یہ دعا منقول

ہے۔ يَا رِزْقَ الْمُقْلِينَ يَا رَاحَةَ الْمَسَاكِينِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا ذَا الْقُوَّةِ
الْمَبِينِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي دُعَائِي وَكَفِّنِي مَا أَهْتَنِي

(۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ زیادتی رزق کے لئے نماز
رضیہ کے درمیان سجدہ کی حالت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ
وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(۳) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دفع افلاس کے لئے یہ دعا
مردی ہے۔ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
ارْضُ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

(۴) آل حضرت صلعم سے بیماری و تنگ دستی دور کرنے کے لئے یہ دعا بھی منقول
ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الَّذِي لَا يَمُوتُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمَلِكِ

جس نے اللہ پر بھروسہ کیا وہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَبِيرَةٌ تَكْبِيرًا۔

(۵) حضرت آمنہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے۔ اس پر تین جمعہ گزرنے نہیں پاتے مگر یہ کہ خدا اس کو اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يَا مَفِيْدُ يَا عَفُوْرُ يَا دُوْدُ اَعْنِيْ بِجَدَلِكَ عَنْ حَرَامِكَ وِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وِبِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

(۶) ہر روز یہ دعا بھی بیس مرتبہ پڑھنا وارد ہے۔ وسعت روزی حاصل ہوگی۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَسِرْحَمَتِكَ فَاِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا اَحَدٌ عَيْرُكَ۔

(۷) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر دروازے طلب معاش کے کسی پر بند ہو جائیں تو یہ دعا پورست آہو پڑ لکھ کر اس کیڑے میں رکھے جو وہ پہنتا ہو یا اپنے پاس رکھے اور اپنے سے جدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع کرے گا۔ اور طلب معاش کے دروازے ایسے راستے سے کھول دے گا کہ جہاں گمان بھی نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانٍ اَبْنِ فُلَانٍ بِالْجَهْدِ وَلَا صَبْرًا عَلٰى الْبَلَاءِ لَا قُوَّةَ لَهُ عَلٰى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَخْطُرْ عَلٰى فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ رِزْقَكَ وَلَا تُفْتِرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَحْرِمْهُ فَضْلَكَ وَلَا تُحْسِمَهُ مِنْ جَزِيْلِ قَسَمِكَ وَلَا تَكِلْهُ اِلٰى خَلْقِكَ وَلَا اِلٰى نَفْسِهِ فَيَعْجِزَ عَنْهَا وَ يَضْعَفَ عَنِ الْقِيَامِ فَيَمِيْ اَيُّضِلِحَهُ وَيُصْلِحُ مَا قَبْلَهُ بَلْ تَفَرِّدْ بِلَوْمَتِهِ وَتَوَلِّ اِيْ كِفَايَتِهِ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ اِنَّكَ اِنْ وَاكَلْتَهُ اِلٰى خَلْقِكَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْحَبَاتُ اِلَى اَقْرَبَايِهِ حَرْمُوْهُ وَاِنْ اَعْطُوْهُ اَعْطُوْهُ قَلِيْلًا تَكْدًا وَاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْهُ كَثِيْرًا وَاِنْ جَحَلُوْا هُمُ لِّلْبُخْلِ اَهْلًا اَللّٰهُمَّ اَعْنِ

اپنا اور اپنے باپ کا نام لے۔

وَعَلَى اللَّهِ فِتْوَىٰ كُلُّ مَنٍ إِنَّ اللَّهَ بِمُتَوَكِّلِينَ

اپنا اور اپنے باپ کا نام رکھے، مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَخْلِهِ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُضْطَرُّ
إِلَيْكَ فَفِيكَ إِلَىٰ مَا فِي يَدَيْكَ وَأَنْتَ عِنْدَ عُنُقِهِ وَأَنْتَ بِهِ خَيْرٌ
عَلَيْهِمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ
جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ -

(۸) خواص قرآنی سررتوں میں ہے کہ جو کوئی سورۃ حجر (پارہ ۱۱۳) لکھ کر اپنی جیب میں
رکھے یا اپنے بازو پر باندھے۔ خداوند عالم اُس کے رزق کو وسیع فرماتا ہے۔ سورۃ القارۃ
(پارہ ۳۰) کے آئینے میں یہی وارد ہے۔ سورۃ یوسف (پارہ ۱۱۲) کو لکھ کر اور اُس کو پانی
سے دھو کر اُسے پینا بھی موجب زیادتی رزق ہے۔ اور جو کوئی سورۃ فاطر (پارہ ۱۲۲)
کی ان آیات کو روئی کے کپڑے کے چار پارچوں پر لکھ کر مال تجارت میں رکھے تو
تجارت میں برکت اور منفعت میں زیادتی ہوگی۔ وہ آیات یہ ہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَتَا مَوَالِيَهُمْ وَالصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ لِيُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ جُودَهُمْ
وَيَزِيدَهُمُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ شَكُورٌ -

ادعیہ اولیٰ قرض

پہلی دعا۔ بروز جمعہ یہ دعا پڑھے اور بقیہ قید جمعہ بھی وارد ہوئی ہے۔ اللَّهُمَّ اغْنِنِي
بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ -
دوسری دعا۔ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک قرض دار شخص کو تعلیم فرمائی
کہ اُسے پڑھے تاکہ خداوند عالم اُس کا قرض ادا کرے۔ اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو۔ اللَّهُمَّ
يَا فَارِجَ الْهُمِّ وَمَنْفِيسَ الْغَمِّ وَمَذْهَبَ الْاِحْزَانِ وَمُجِيبَ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَمَرْحَمِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا

لَوْ رَضَيْتَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مَعَ تَرْوُدِ الشِّرْكِ وَلَا تَعْتَمِدَ أَنَّكَ خَيْرٌ

کرتے تھے وہ دعایا ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَهَبْ لِي الْعَافِيَةَ مِنْ دِينٍ يَخْلُقُ بِهِ
وَجْهِي وَيَجَارُ فِيهِ ذَهْنِي وَيَتَشَعَّبُ لَهُ فِكْرِي وَيَطْوِلُ عِمَارَتِي
سُغْلِي وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ هَمِّ الدِّينِ وَفِكْرِهِ وَسُغْلِ الدِّينِ
وَسَهْمِهِ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَعِزَّنِي مِنْهُ وَأَسْتَجِيرُ بِكَ
يَا رَبِّ مِنْ ذَلَّتِهِ فِي الْحَيَاةِ وَمِنْ تَبِعْتِهِ بَعْدَ الْوَفَاةِ فَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَجِرْنِي مِنْهُ بِوَسْطِ فَاضِلٍ أَوْ كِفَافٍ وَأَصِلِ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَحْجِبْنِي مِنَ السَّرْبِ وَالْإِزْدِيَادِ وَقَوِّمْنِي
بِالْبَدَلِ وَالْإِقْتِصَادِ وَعَلِّمْنِي حَسْنَ التَّقْدِيرِ وَأَقْبِصْنِي بِلَطْفِكَ عَنِ
التَّشْدِيدِ وَأَجِرْ مِنْ أَسْبَابِ الْحَلَالِ أَرْدَائِي وَوَجْهَهُ فِي أَبْوَابِ الْبِرِّ
إِنْفَاقِي وَأَزِوِعْنِي مِنَ الْمَالِ مَا يَحْدِثُ لِي مِحْنَةً أَوْ تَأْدِيبًا إِلَى بَعْضِ
أَوْ مَا أَنْعَقَبُ مِنْهُ طُعْيَانًا اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ صُحْبَةَ الْفُقَرَاءِ وَأَعِزَّنِي
عَلَى صَحْبَتِهِمْ بِحُسْنِ الصَّبْرِ وَمَا ذُوَيْتَ عَنِّي مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْفَآئِنِيَّةِ
فَاذْخَرَهُ لِي فِي خَزَائِنِكَ الْبَاقِيَّةِ وَأَجْعَلْ مَا حَوَّلْتَنِي مِنْ حُطَايَاهَا
وَعَجَلْتَنِي لِي مِنْ مَتَاعِهَا بَلُغَةً إِلَى جَوَارِكَ وَوَصْلَةً إِلَى قُرْبِكَ
وَذُرِّيعةً إِلَى حَبْنِكَ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَأَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيمُ

انس سوال باب

بعض خوفناک امور کے متعلق اعمال

مُصِيبَتِ وَعَمِّ وَالْمِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جن پر کوئی مصیبت نازل

ہو تو اول بہ نیت طلب حاجت غسل کرے پھر دو رکعت نماز پجائے اور بعد

اگر اس کام میں تجھے سوچ بچار ہے تو اسے چھوڑ دے غم نہ کھا خیریت سے رہے گا۔

فَرَعْتَ نَازِيَةً دَعَا طَرَفَهُ. يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ يَا رَحْمَنَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَرَّجْ هَمِّي وَكَشِفْ غَمِّي يَا اللَّهُ
الْوَّاحِدَ الْوَاحِدَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اعْصِمْنِي وَطَهِّرْ نِي وَأَذْهِبْ بِبِلِيَّتِي۔ اس کے
بعد آیت الکرسی اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

(۲) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت کوئی
شخص غم میں مبتلا ہو یا کوئی تکلیف درپیش ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔

(۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کسی مہم کے درپیش ہونے یا کسی حادثہ و
اندوہ کے نازل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے يَا مَنْ تَحَلَّى بِهِ عَقْدُ
الْمَكَارِهِ وَيَا مَنْ يَفْشَأُ بِهِ حَدُّ الشَّدَائِدِ وَيَا مَنْ يُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ
إِلَى دَوْجِ الْفُرَجِ وَذَلَّتْ لِقْدُ رَبِّكَ الصَّعَابُ وَتَسَبَّتْ بِطَطْهِكَ
الْأَسْبَابُ وَجَرَى لِقْدُ رَبِّكَ الْفَضَاءُ وَمَصَّتْ عَلَى إِرَادَتِكَ الْأَشْيَاءُ
فَهِيَ مَشِيَّتُكَ دُونَ قَوْلِكَ مُؤْتَمِرَةٌ وَيَا رَادَتِكَ دُونَ نَهْيِكَ مَنْزُجْرَةٌ
أَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمِهْمَاتِ وَأَنْتَ الْمَفْرُجُ فِي الْمَلِمَاتِ لَا يَنْدَفِعُ
مِنْهَا إِلَّا مَا دَفَعْتَ وَلَا يَنْكَشِفُ مِنْهَا إِلَّا مَا كَشَفْتَ وَقَدْ نَزَلَ بِي
يَا رَبِّ مَا قَدَّرْتُكَادَنِي ثِقْلُهُ وَالْمَبْنِي مَا قَدَّرْتُ بَهْمَطْنِي حَمْلُهُ وَيَقْدُرُ رَبِّكَ
أَوْرَدْتَهُ عَلَيَّ وَبِسُلْطَانِكَ وَجِهْتَهُ إِلَيَّ فَلَا مَصْدِرَ لِمَا أَوْرَدْتِ
وَلَا صَارَتْ لِمَا وَجِهْتِ وَلَا فَاتِحَ لِمَا أَعْلَقْتِ وَلَا مُغْلِقَ لِمَا
فَتَحْتِ وَلَا مَبْسُورَ لِمَا عَسَّرْتِ وَلَا نَاصِرَ لِمَنْ خَدَلْتِ فَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَافْتَحْ لِي يَا رَبِّ بَابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِكَ وَالْكَسْرِ
عَنِّي سُلْطَانَ الْهَمِّ بِجَوْلِكَ وَأَبْلِنِي حَسْنَ النَّظْرِ فِيمَا شَكَوْتُ وَ
أَوْقِنِي حَلَاوَةَ الصَّنِيعِ فِيمَا سَأَلْتُ وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ

إِذَا وَجَدتَّ قَلْبَكَ مُخَوِّضًا فَأَنْعَلِي وَالرَّفْلَا -

فَرَجًا هَيْمًا وَأَجْعَلِي لِي مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَحَيًّا وَلَا تَشْغَلْنِي
بِالْإِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ فَقَدْ ضَيَّعْتُ
لِمَا نَزَلَ بِي يَا رَبِّ رُزْعًا وَأَمْتَلَدْتُ بِحِمْلِ مَا حَدَّثَ عَلَيَّ هَمًّا
وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَيَّ كَشَفِ مَا مُمِنْتُ بِهِ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِيهِ فَأَنْعَلِي
بِي ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ أَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ يَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَذَا الْمِنَّةِ
الْكَرِيمِ فَأَنْتَ قَادِرٌ رِيًّا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ادعیه دفع خوف و غیرہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ محل خوف میں یہ دعاء
پڑھے۔ يَا كَانِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
إِكْفِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

(۲) دعائے کفایۃ البلا بپڑھی مشہور دعاء ہے۔ جس کا پڑھنا ہر قسم کے خوف و ڈر
سے امن و امان میں ہونے کا باعث ہے۔ اللَّهُمَّ بِكَ أَشَارُ وَرُوبِكَ أَحَاوِلُ
وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَنْتَصِرُ وَبِكَ أَمُوتُ وَبِكَ أَحْيِي أَسَلَمْتُ لِنَفْسِي
إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَنِي وَرَزَقْتَنِي وَسَوَّيْتَنِي وَسَتَرْتَنِي
وَبَيْنَ الْعِبَادِ بِلُطْفِكَ خَوَّلْتَنِي إِذَا هَوَيْتُ رَدَدْتَنِي وَإِذَا عَثَرْتُ
أَقَلَّتَنِي وَإِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِي وَإِذَا دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي يَا سَيِّدِي
إَرْضَ عَنِّي فَقَدْ أَرْضَيْتَنِي وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ -

(۳) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی جابر حاکم کے
پاس جائے جس سے تو خوف زدہ ہو۔ پس جس وقت تیری نظر اس پر پڑے اس دعا کو
پڑھ۔ ظالم کے ظلم سے محفوظ ہو جائے گا۔ يَا مَنْ لَا يُطَامُ وَلَا يُرَامُ وَبِهِ
تَوَاصَلَتِ الْأَرْحَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَكَفَيْتَنِي شَرَّهُ بِحَوْلِكَ -

قرآن نے دل کو اگر مستعد بنائے تو اس کام کو دور نہ نہیں۔

(۴) اپنی حضرت سے روایت ہے کہ جب کسی حاکم کے پاس جائے تو بِلِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَيَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آخر تک پہلے اپنی دائیں طرف
پڑھے۔ پھر اسی طرح بائیں جانب پڑھے۔ پھر آگے پھیرے پھر پیچھے۔ پھر اوپر پھیرے پیچھے کی طرف
پڑھے۔ اور اگر حاکم ستمگار کے پاس جانا ہو تو جب اُس کے چہرہ پر نظر پڑے۔ تو تین
مرتبہ اسی کو پڑھے۔ اور پڑھتے وقت بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرتا جائے اور جب تک
اُس کے سامنے رہے۔ انگلیوں کو نہ کھولے۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جا برو
عالم حاکم کے سامنے جائے اور اس سے ترساں ہو تو جس وقت اس کے مقابل ہو سکے
کھینچے اور ہر طرف پر دابنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرتا جائے پھر کہے حَسْبُكَ
اور اسی طرح بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے۔ اور اس کے بعد کہے۔ وَعَدَّتِ الْوُجُوهُ
لِلْحِجِّيِّ الْمَقْتُولِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ پھر اس کے سامنے اپنے دونوں
ہاتھوں کی انگلیاں کھول دے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۶) ظلم عالم کے دفع کرنے کے لئے ایک مُشْتِ خاک ایسی لے کر جس پر دھوپ
نہ پڑی ہو۔ یہ آیت پڑھے اور دشمن کے منہ پر چھڑکے۔ خداوند عالم دشمن کو ذلیل و مغلوب
فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طُسَمُ تِلْكَ اٰیَاتُ الْكِتَابِ
الْمُبِیْنِ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَا یَكْفُرُوْنَ اَمْ مُنِیْنِ ه اِنْ نَّشَا نَزَّلْ عَلَیْهِمْ
مِنَ السَّمَاۗءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِیْنَ ه

(۷) جو شخص اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ
رہے گا۔ اور وہ سب اس کے بیٹھ و منتقاد ہو جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ

سَخِّرْ لِيْ اَعْدَاۗئِيْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ لِسُلَیْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
وَلَيْتَهُمْ كَمَا لَيْتَتْ الْحَدِیْدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَلَّلْتَهُمْ كَمَا
ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَهَرْتَهُمْ كَمَا قَهَرْتَ اَبَا جَهْلٍ لِمُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَهَيْعَتِ حَمَّسِقٍ صَمَّ بِكُمْ عَمٰی فَمَهْمُ لَا

الْقَوَدُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْرٌ لَدُنَّكَ

يَرْجِعُونَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَأَعْيَنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

ربانی قید کے لئے دعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے
پاس قید خانہ میں جبرئیل آئے۔ اور کہا کہ اے یوسف! ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔
اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِرْجًا وَمَخْرَجًا وَأَذِقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ
وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ

(۲) وارد ہے کہ جو قیدی ان کلمات کو پڑھے۔ حق تعالیٰ اسے جلد نجات دے گا۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ

(۳) اگر کوئی شخص قید میں اس دعا کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔ چند روز میں ربانی
پائے۔ يَا مَنْ كَفَانِي مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا وَلَمْ يُكْفِنِي مِنْ خَلْقِهِ أَحَدٌ سِوَاكَ
يَا أَحَدٌ مَنْ لَدَّ أَحَدٌ لَهٗ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ إِلَّا مِنْكَ يَا اللَّهُ فَاغْشِنِي يَا
غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ

(۴) ان کلمات کو قید میں بہت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ربانی ہو جائے گی۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمَعَاوَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
(۵) جو شخص قید میں سورۃ طور یا سورۃ الفطار یا سورۃ انازل ناہ کو بہت پڑھے
انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قید سے ربانی پائے گا۔

گم شدہ اشیاء کے لئے دعائیں

اگر کوئی شخص غائب ہو۔ اور اس کی خبر نہ آتی ہو تو نصف شب کے بعد اٹھ کر
گوشہ خانہ میں کھڑا ہو جائے۔ اور توجہ ستر مرتبہ کہے۔ يَا مُعِدُّ رَدِّ عَلَيَّ فَلَا أَسِي بِهِنَّ
لے فلاں کی جگہ اس کا نام لے۔

اس کام میں خاموش بیٹھ جانا ہی بہتر ہے جلد ہی ذکر۔

میں خدا چاہے تو خبر آئے۔

(۱۲) ایک کاغذ کے چاروں گوشوں پر الشَّهِيدُ الْحَقُّ لکھے۔ اور نام گم شدہ کا کاغذ کے درمیان لکھئے۔ اور نصف شب میں زیر آسمان کھڑے ہو کر شرم تہیہ اسم کے انشاء اللہ گم شدہ اور غائب کی خبر معلوم ہوگی۔

(۳) یہ دعا پڑھے۔ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِعَادَ اجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ..... اس چیز کا نام لے جو کھو گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ سلامت پہنچا دے گا۔

(۴) اگر کوئی بھاگ گیا یا غائب ہو اس کے واپس لانے کے لئے اس دعا کو لکھے۔
اللَّهُمَّ إِنَّ السَّمَاءَ سَمَاوَاتِكَ وَالْأَرْضَ أَرْضُكَ وَالْبَحْرَ بَحْرُكَ
وَمَا بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَكَ فَاجْعَلِ الْأَرْضَ بِمَارِجَبَتْ عَلَى
بِهَا أَسْ كَاوْرَأْسِ كَبَابِ كَانَامِ لَكِهِ۔ أَضِيْقُ مِنْ مَسْنِكَ جَمِيْلٍ وَ خَدُّ
سَمْعِيهِ وَبَصَرِيهِ وَقَلْبِيهِ أَوْ كَظْلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لِيَجِيَّ تَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ
تَوْقِيهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظَلَمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ
يَدَهُ لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِهِ
اور اس دعا کے گرد آیت الکرسی لکھئے۔ اور تین دن ہر امیں معلق لٹکائے پھر اس جگہ دفن کر
دے جہاں وہ سوتا تھا۔

(۵) جب کوئی شخص بھاگ جائے تو اس دعا کو لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اس کے آگے اس کا نام لکھے۔ مَعْلُوْلَةٌ إِلَىٰ عُنُقِهِ إِذَا أَخْرَجَهَا لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا
وَمَنْ لَمْ يُجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرِهِ۔ اس کے بعد اس تعویذ کو لپیٹ
کر لکڑھی کی دو کچھروں میں رکھ کر جن گھر میں وہ سوتا تھا اس کے کسی تار یا ک گوشہ میں رکھ کر
بھاری پتھر کے نیچے دبا دے انشاء اللہ گم شدہ کی خبر جلد ملے گی۔

(۶) سورۃ عبس و توتی اور سورۃ العادیات (پارہ ۲۰) کا پڑھنا گم شدہ کے ملنے اور
غائب کی خبر آنے کا باعث ہے۔

ادعیہ دفع شیاطین و دفع محسوس

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیاطین جن و انس کے شر سے

محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا منقول ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
 كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ
 قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ رَاقِیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ
 شَرِّ كُلِّ وَاوَابَةٍ اَنْتَ اِخْتَدْتَهَا بِنَا حَیْثُمَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

(۲) حضرت جبریل نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دیر کے

دفع کرنے کے لئے جو حضرت کی طرف شعلہ آتش ہاتھ میں لئے آ رہا تھا۔ یہ دعا تعلیم کی۔ جس
 وقت حضرت نے اس دعا کو پڑھا وہ دیورنہ کے بل گر پڑا اور وہ آگ بھی خاموش ہو گئی

وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ اَعُوْذُ بِسُوْرٍ وَجْهٍ اللّٰهِ
 وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُحَاوِرُهَا مِنْ هُنَّ بَرٌّ وَلَا نَاجٍ مِنْ شَرِّ
 مَا دَسَّءَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یُخْرِجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا یُنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
 وَمَا یُصْرَجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ
 اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ الرَّطَارِقِ اَیُّطَّرِقُ بِحَیْرِیَا مَرْحَمٰنٍ ۝

(۳) حرز البروجانہ جس کے متعلق ابو دجانہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت میں شیاطین جن سے بہت
 تکلیف میں ہوں گھر کے صحن میں ایسی چیز دیکھتا ہوں جو گھٹتی بڑھتی ہے۔ اس کی آواز مثل

چکی اور بھڑکی صدا کی طرح ہے۔ اس سے آگ کے شعلے میری طرف آتے ہیں۔ جناب
 رسول اکرم نے جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر اس حرز کے لکھنے کا حکم دیا اور مجھ کو عطا فرمایا

میں نے اس کو اپنے پاس رکھا اور سوتے وقت سر کے نیچے رکھ دیا۔ جب میری آنکھ کھلی
 تو دیکھا کہ کوئی فریاد کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اے ابو دجانہ تیرے ہم کو جلا دیا۔ جب تک

جس کام کا قصہ کیا ہے اس میں خود نکر اور علیؑ نے ہر

میں زندہ ہوں۔ کبھی بھی تمہارے گھر نہ آؤں گا۔ اور نہ وہاں جاؤں گا جہاں یہ عز ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُتَارِ وَالْتَرَوَارِ الْاِطَارِ
يَطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً فَاِنَّ تَكُ
عَاشِقًا مَّوَلِعًا اَوْ فَاجِرًا مَّقْتَحِمًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ
عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَسْخِجُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
وَمَا سَلْنَا يَكْتُوبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا صَاحِبُ كِتَابِي هٰذَا
وَ اَنْطَلِقُوْا اِلَى عِدَّةِ الْاَصْنَامِ وَاِلَى مَنْ يَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ لَهٗ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ هٗ حَمْدٌ لَا يَبْصُرُوْنَ حَمْدَ سَمِئْتٍ تَفَرَّقَتْ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَ
بَلَغَتْ حُجَّةَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَيَكْفِيكُمْ سَمُ اللّٰهِ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۙ

(۴) دفع سحر کے لئے نماز شب کے بعد بوقت سحر یہ دعاسات مرتب پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكَ اِسْلٰمًا
فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكَ اَبَايَاتٍ اَنْتُمْ اَوْ مِنْ اَتْبَعُكُمْ الْعَاثِلُوْنَ ۙ

(۵) جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے اپنے متعلق سحر کی شکایت کی حضرت

نے فرمایا کہ ہرن کے پوست پر ان کلمات کو لکھ کر اپنے بازو وغیرہ پر باندھ لے پھر تھجو کو

کئی مہر نہ پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سُمِّ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهِ لِسْمِ اللّٰهِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ قَالَ مُوسٰی مَا حِثُّ بِهٖ

السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيَبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ هٗ فَوَقَعَ

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ هٗ فَعَلِبُوْا هٰذَا لَكَ وَاَنْقَلَبُوْا

صَاغِرِيْنَ ۔

تُرَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فَيَمَّا تَصَدَّتْ فَأَرْجُوا تَوْفِيقَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ الشَّاءَ اللَّهُ

(۶) جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اگر تمام جن وانس جمع ہوں گے۔ اس شخص کو ہرزہ پہنچا سکیں گے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي
وَإِلَيْكَ الْحَبَاتُ ظَهَرْتَنِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي
بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي
وَمِنْ قُوَّتِي وَمِنْ نَجَّتِي وَمِنْ قِبَلِي وَأَدْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔

(۷) سورۃ یس (پارہ ۲۲) کو کچھ کر اپنے پاس رکھنا اور سورۃ ہاشیہ (پارہ ۲۵) اپنے سرانے
رکنا جنات کے شر سے حفاظت کا باعث ہے۔

ادعیہ دفع نظر بد!

(۱) حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ نظر بد کی تاثیر کو روکنے کے لیے
اس آیت کو پڑھو۔ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا
سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ
(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص ایسی زینت
کرے کہ جس پر نظر بد کا خوف ہو تو گھر سے نکلتے وقت سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ
قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔

(۳) تعویذ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن و امام
حسین علیہما السلام کے لئے تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ اللَّهُمَّ يَا ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيمِ
وَالْمِنِّ الْقَدِيمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيمِ ذَا الْكَلِمَاتِ السَّمَاتِ وَالذَّعْوَاتِ
الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ أَنْفُسِ الْجِنَّ وَالْأَعْيُنِ الْوَسْوَاسِ
(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس تعویذ سے اپنی عورتوں

جس کام کا قصد کیا اس میں الشر پر بھروسہ رکھ کر اس کام میں بھلائی ہے خدا چاہے تو۔

اور اولاد کو خدا کی پناہ میں دو۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَاَسْمَائِهِ
الْحُسْنٰى كُلِّهَا عَامَّةً مِّنْ شَرِّ السَّمَاةِ وَالْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ عَيْنِ
كَاثِمَةٍ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

حفاظت جان و مال کے لئے دعائیں

(۱) جو شخص اول روز یا اول شب میں اس دعا کو پڑھے۔ وہ اس روز و شب میں سانپ
اور بچھو وغیرہ اور چور کے ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اللّٰهُمَّ عَقِدْ زَبَانِي الْعَقْرَبِ
وَلِسَانِ الْحَيَّةِ وَيَدِ السَّارِقِ بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(۲) جو شخص صبح و شام اس دعا کو پڑھے کسی گزند پہنچانے والے سے اُس کو ضرر نہ
پہنچے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ النَّذِيِّ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَكَافِى السَّمَاوَاتِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ۔

(۳) اگر ڈوبنے یا جلنے کا خوف ہو تو کہے۔ اِنَّ وِلٰى اللّٰهِ الَّذِى نَزَلَ الْكِتَابَ
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ وَمَا قَدَّرَ وَا اللّٰهُ حَقُّ قَدْرِهِ وَا الْاَرْضُ جَمِيعًا
بِقُدْرَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى
عَمَّا يَشْرِكُوْنَ۔

اگر سورۃ مائدہ (پارہ ۶) لکھ کر گھر میں یا صندوق میں رکھی جائے تو وہ گھر اور صندوق
چوری سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر سورۃ اعراف (پ) گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے
پاس رکھے تو دشمن اور سانپ اور درندہ وغیرہ کے ضرر سے اور راستہ بھول جانے
سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورۃ توبہ (پ) کو لکھ کر مال تجارت یا اپنی ٹوپی میں رکھے
تو چور اور آگ سے محفوظ رہے گا۔

تیسواں باب

بیان اعمال و ادعیہ متعلق امراض وغیرہ

ثواب بیماری و عیادتِ مریض اور عیہ بیماری

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک شب بیمار رہے اور جو شرط قبولیت ہے اُس کو قبول کرے اور جو تکلیف اٹھائی ہے۔ اُس سے کسی کو مطلع نہ کرے اور صبح کو شکر خدا بجالائے تو خداوند عالم اُس کو ثوابِ عظیم مرحمت فرماتا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری اُس کو گناہوں سے پاک کرنے والی اور خدا کی رحمت ہے۔ اور کافر کی بیماری اس کے لئے عذاب و لعنت ہے۔ حدیث میں ہے کہ خداوند عالم جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو بخاریا در دسہ یا در دسہم ان تینوں میں سے ایک نہ ایک ستم اُس کے لئے بھیج دیتا ہے۔ روایت میں ہے کہ جب کسی مومن کو بخار ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اس طرح بھڑکتے ہیں کہ جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی حاجت میں سعی کرے خواہ کامیاب ہو یا ناکام۔ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے احادیث میں عیادت کرنے والوں کے لئے بے انتہا مدارجِ ثواب وارد ہیں۔ پس مریض کو چاہیے کہ اپنی بیماری کی اطلاع برادرانِ ایمانی کو دے تاکہ وہ اس کی عیادت کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور مریض کو بھی ثواب ہو۔ پھر جس وقت لوگ تیمارداری کو آئیں تو اُن کو داخل ہونے کی اجازت دے شاید انہیں میں سے کسی کی دعا سے وہ شفا یاب ہو جائے اس لئے کہ ہر شخص کی ایک دعا مستجاب ہو کرتی ہے بلکہ عیادت کرنے والوں کو بھی چاہیے کہ مریض سے التماس دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مثل فرشتوں کی دعا کے ہے۔ حضراتِ ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کو جائے تو اس کے

پاس سات مرتبہ پڑھے۔ اَعِيذُكَ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَسَ اَوْ
مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

منقول ہے کہ جب کسی کا بیٹا بیمار ہو تو ماں کو چاہیے کہ اسی گھر کی چھت پر جائے جس
میں وہ لڑکا بیمار پڑا ہے اور سر بڑھنے کر کے بالوں کو زیر آسمان کھولے اور سجدہ میں جا کر اس طرح
دعا کرے۔ اللّٰهُمَّ رَبِّ اَنْتَ اَعْطَيْتَهُ وَاَنْتَ وَهَبْتَهُ لِي اللّٰهُمَّ فَاَجْعَلْ
هَبْتِكَ الْيَوْمَ جَدِيْدَةً اِنَّكَ قَادِرٌ مُّقْتَدِرٌ۔ اس عمل سے انشاء اللہ عزیز فرزند
شفایاب ہو جائے گا۔

دیگر۔ مریض کا داہنا بازو پکڑ کر ستر مرتبہ سورۃ الحمد پڑھنا موجب شفا و رحمت ہے
اگر اس قدر نہ پڑھے تو چالیس مرتبہ پڑھے اور اگر اس سے کم کرے تو سات مرتبہ پڑھے۔ درندہ
کم از کم ایک مرتبہ عیادت کرنے والے کو اس کا پڑھنا مناسب ہے کیونکہ حدیث میں ہے
کہ اگر ستر مرتبہ سورۃ الحمد مردہ پر پڑھی جائے اور وہ زندہ ہو جائے تو کوئی تعجب نہیں درمندی
حدیث میں ہے کہ جس شخص کے لئے سورۃ الحمد باعثِ شفا نہ ہو اس کو کسی چیز سے شفا نہ
ہوگی۔ سورۃ تحريم (رپٹ) کا مریض پر پڑھنا مرض کو زائل کرتا ہے۔ سورۃ والعصر اور سورۃ مجادلہ
رپٹ) کا مریض پر پڑھنا بھی موجبِ شفا ہے۔ اور سورۃ والبتین (پارہ ۳) کو اگر کسی کھانے
کی چیز پر پڑھے اور وہ مریض کھائے تو شفا حاصل ہوگی۔ نیز حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے کسی کو ان کی بیماری میں یہ تعلیم فرمائی۔ اللّٰهُمَّ اَشْفِنِي
بِسِفَايِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ يَا اَبِي عَبْدِكَ وَابْنَ
عَبْدِكَ۔ نیز وہ دعا جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت
امیر المؤمنین علیہ السلام کو جب کہ آپ مریض تھے تعلیم فرمائی یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ
تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجًا مِنَ الدُّنْيَا اِلَى
رَحْمَتِكَ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طب شفا کے لئے
یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يٰمَنْزِلَ الشِّعَاءِ وَمَنْ ذَهَبَ الدَّاءُ اَنْزِلْ عَلَيَّ مَا بَنِي
مِنْ دَاءٍ شِفَاءً۔ منقول ہے کہ ان آیات کو لکھ کر مریض اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ

شفا پائے گا۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ فَهَوْرَةٌ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لَنْفَنَسِبْنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ وَأَمْرٌ
أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ
وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ۔

صدقہ :- ہر زمانہ میں فقراء و مساکین کو خدا کی راہ میں صدقہ دینا آسمانی و زمینی بلاؤں
کے رد کرنے والا اور گناہوں کے معفو ہونے کا موجب ہے۔ صدقہ سے بڑھ کر رزق و
آمدنی میں ترقی کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں۔ صدقہ دینے سے خداوند عالم کی برکتیں اور
رحمتیں ہم کنار ہوتی ہیں۔ صدقہ دینے والا سچی ثواب عظیم ہوتا ہے۔ لہذا حالت بیماری میں
خصوصاً ہر شخص کو چاہیے کہ صدقہ دے اور حسبِ توفیق فقراء و مومنین کے ساتھ سلوک
کرے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ دینا طویل عمر کا باعث
اور ستر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

عمل گندم۔ داؤد بن رزنی سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ مدینہ میں سخت بیمار
ہوا۔ یہ خبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھی پہنچی۔ حضرت نے مجھ کو لکھا کہ تمہاری بیماری
کی خبر معلوم ہوئی۔ تم ایک صاع (احتیاطاً) ۱۳ سیرا گھیوں منگواؤ اور چیت لیٹ کر وہ
گیہوں اپنے سینہ پر ڈالو اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ
اِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ اَلَمْ تُصْطِرْ كَشَفْتُمْ مَا بِهِ مِنْ ضَرٍّ وَ مَلَكْتُ لَدُنِیْ الْاَرْضِیْنَ
وَجَعَلْتَهُ خَلِیْقَتَكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ پھر اٹھ کر سیدھے بیٹھو اور اپنے گرد کے گھیوں ایک جگہ جمع
کردو۔ اور یہی دعا پڑھو۔ اور اس گھیوں کے چار حصے کے چار سکینوں کو اسی وقت دو اور
پھر یہی دعا پڑھو۔ داؤد کہتے ہیں کہ حضرت کے حکم کے موافق میں نے عمل کیا۔ شفا یاب
ہو گیا۔ اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ عمل کیا سب نے شفا پائی۔

عمل گوسفند۔ منقول ہے کہ اگر کوئی مریض اچھا نہ ہوتا ہو تو تین یا پانچ یا سات
گوسفند صبح دسے عیب حلال قیمت سے خریدیں۔ اور ایک ایک کو بیمار کے گرد پھرائیں۔

اور یہ دعا پڑھتے جاہیں۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَنْزِلْ عَلٰى هٰذَا الْكَرِيْمِ الشِّفَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پھر ان کو ذبح کر کے مستحقین کو تقسیم کریں اور کھال وغیرہ بھی مستحقین کو دیں۔

آپ نینساں۔ بارش کا وہ پانی جو نو روز سے تیس دن کے بعد ماہِ نینساں شروع ہونے پر تیس دن کے اندر برے۔ آبِ نینساں ہے۔ اس پانی پر وہ عمل کرنے کے بعد جو عید نو روز کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ پانی سات دن تک ہر روز صبح و شام پئے اس کے جسم اور رگوں اور ہڈیوں سے تمام درد اور بیماریاں دفع ہو جائیں گی۔

خاکِ شفا۔ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے حرم مبارک کی خاک پاک سولہ موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔ پس جو کوئی بقصدِ شفا خاکِ پاک کو کھانے کا ارادہ کرے تو وہ ایسی خاکِ شفا پیتا کرے جو کیفیتِ مخصوصہ کے ساتھ اپنے مقام سے اٹھا لی گئی ہو۔ اس میں سے ایک چنے کے دانے سے کچھ کم مقدار دہنے ہاتھ میں لے کر ہر سوسے۔ آنکھوں سے

لگائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الْظَاهِرَةِ وَرَبِّ النُّوْرِ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ وَرَبِّ الْجَسَدِ الَّذِيْ سَكَنَ فِيْهِ وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمَوْكَلِيْنَ بِهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هٰذَا الطِّيْنَ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ اور اپنی بیماری کا نام لے کر پھر بسم اللہ کہہ کر خاکِ شفا کھائے اور اوپر سے تھوڑا سا آبِ زمزم یا آبِ نینساں یا معمولی پانی پئے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَّاسْعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَرَبِّ الْوَجْهِ الَّذِيْ وَاْرَتْهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هٰذَا الطِّيْنَ لِيْ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّامَانًا مِّنْ كُلِّ سَوْءٍ وَخَوْفٍ وَّعِيْزًا مِّنْ كُلِّ ذَلٍّ وَّعَافِيَةً مِّنْ كُلِّ سَوْءٍ وَّغِيْرًا مِّنْ كُلِّ فَقْرٍ۔

واضح ہو کہ خاکِ شفا کو مقدار مذکور سے زیادہ یا بغیر ضرورت کے کھانا سمجھنا گناہ

ہے۔ شدید ضرورت پر ایسا عمل کرے اور مقدار میں بھی نہایت احتیاط سے کام لے۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص بغیر قصد شفا کے خاک پاک کو کھائے یا مقدار مذکور سے زیادہ استعمال کرے تو ایسا ہے کہ اُس نے ہمارا گوشت کھایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو
ہر روز بوقت صبح چالیس روز تک چالیس دفعہ یہ دعا پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ
تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حدیث قدسی میں خداوند عالم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد
فرمایا کہ اے محمد جو کوئی مریض یہ دعا پڑھے۔ اُس کو میں شفا عطا کروں گا۔ یَا مُصْحِحِ
اَبَدًا اِنْ مَلَئَتْ کِتَابُہٗ وَیَا مُفْرِغِ تِلْكَ الْاَبْدَانِ لِطَاعَتِہٖ وَیَا خَالِقِ الْاَدْوِیَّیْنِ
صَحِیْحًا وَمُبْتَلٰی وَیَا مُعْرِضِ اَهْلِ السَّقَمِ وَاهْلِ الصَّحٰۃِ لِلاَّجْرِ وَالبَلِیَّۃِ
وَیَا مُدَاوِی الْمَرْضٰی وَشَافِہُمْ بِطِبِّہٖ وَیَا مُفْرِجًا عَنِ اَهْلِ الْبَلَاۃِ
بِاَدِیَاہُمْ بِجَلِیْلِ رَحْمَتِہٖ قَدْ نَزَلَ بِنِیِّ مِنَ الْاَمْرِ مَا رَفَضْتَنِیْ فِیْہِ اَقَارِبِیْ
وَاهْلِیْ وَالصَّدِیْقِیْ وَالْبَعِیْدِیْ وَمَا سَمِیْتُ بِنِیِّ فِیْہِ اَعْدَاؤِیْ حَتّٰی صِرْتُ
مَذْکُوْرًا اِبْلَاؤِیْ فِیْ اَفْوَاہِ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَاَعِیْنِیْ اَقَاوِیْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ
بِقَلْبِہٖ عَلَیْہُمْ بَدَاۃً وَاَدَاۃً وَاِیُّیْ وَطِبُّ رَاۤیُّ فِیْ عَلِمِکَ عِنْدَکَ مُنْبَتٌ
فَانْفَعْنِیْ بِطِبِّکَ فَلَا طِبِّیْبَ اَرْجِیْ عِنْدِیْ مِنْکَ وَلَا حَمِیْدَ اَشَدُّ تَعَطُّقًا
مِنْکَ عَلَیَّ قَدْ غَیَّرْتَ بِلِیَّتِکَ نِعْمَکَ عَلَیَّ فَحَوَّلَ ذٰلِکَ عَنِّیْ اِلَی الْفُرْجِ
وَالرَّخَاءِ اِنَّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ لَمْ اَرْجُہُ مِنْ غَیْرِکَ فَاَنْفَعْنِیْ بِطِبِّکَ
وَداوِیْ بِدَوَاۤئِکَ یَا رَحِیْمُ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو مریض اس دعا کو پڑھے انشاء اللہ
وہ شفا پائے گا۔ اَللّٰهُمَّ کَلِمًا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ بِنِعْمَتِہٖ فَلَّکَ عِنْدَہَا سُّکْرٰی وَ
کُلَّ مَا اَسْتَلْتَنِیْ بِسَلْتِہٖ فَلَّکَ عِنْدَہَا صَبْرٰی فِیَا مَنْ قَلَّ سُّکْرٰی

عِنْدَ نِعْمَتِهِ فَلَمْ يَحْجُرْ مِنِّي وَيَا مَنْ قَلَّ صَابِرِي عِنْدَ بَلَاءِهِ فَلَمْ يَخْذُلْنِي
وَيَا مَنْ سَرَانِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يُعَاقِبْنِي وَيَا مَنْ سَرَانِي عَلَى الْخَطَايَا
فَلَمْ يَفْضَحْنِي عَلَيْهِمَا صِلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْقِرْ لِي ذُنُوبِي
وَاشْفِنِي مِنْ مَرَضِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عارضہ میں مبتلا ہو تو

وہ اپنا ہاتھ اس مقام پر رکھے اور یہ آیت پڑھے شفا ہوگی۔ وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا
هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يُزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا۔

دیگر۔ ہر مرض کے لئے نماز واجب کے بعد سات مرتبہ سجدہ گاہ پر ہاتھ پھیرے اور
اس کے بعد ہاتھ مقام درد و مرض پر پھیرے اور ہر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ يَا مَنْ لَبَسَ
الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَارْزُقْنِي مِنَ
الْخَيْرِ مَا أَرْجُو وَمَا لَا أَرْجُو وَعَافِنِي۔ نام مرض کا لے۔

دیگر۔ منہاج المؤمنین میں ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ جو
کوئی میرا بندہ بیمار ہو۔ اور اس کے علاج معالجہ سے حکیم عاجز آگئے ہوں تو یہ دعا پڑھے یا لکھ
کر پانی سے دھوئے اور پئے انشاء اللہ شفا پائے گا۔ يَا مُصَحِّحِ أَبْدَانِ الْمَلَائِكَةِ
وَيَا خَالِقِ الْأَدْوِيِّ صَحِّحْ حَيَاتِي يَا قَيُّوْمُ۔

ادعیہ حاصل امراض بُخَار

جناب رسالت یاک صلَّ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفع بخار کے لئے جناب امیر
علیہ السلام کو دعا تعلیم فرمائی جسے حضرت نے پڑھا۔ اور اسی وقت شفا حاصل ہوئی وہ
دعا یہ ہے۔ اللَّهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِي الرَّقِيقَ وَعَظْمِي الدَّقِيقَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ قُوَّةِ الْحَرِيقِ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ إِنْ كُنْتُ أَمَنْتُ بِاللَّهِ فَلَا تَأْكُلِي

اللَّحْمُ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمُ وَلَا تَفُورِي مِنَ العَمِّ وَأَنْتَقِلِي إِلَى مَنْ يَزْعُمُ
أَنْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ -

دیگر۔ برائے دفع بخار۔ کاغذ کے تین ٹکڑوں کو لے کر ایک پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى -

اُور دوسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا تَخَفْ تَجُوتُ
مِنَ الْعَوَمِ الظُّلَمِيْنَ اُور تیسرے پرچہ پر لکھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْوَلِيُّ الْخَلْقِ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ۔ اس کے بعد ہر پرچہ
کاغذ پر تین مرتبہ سورۃ توحید پڑھے۔ اور بخار کے مریض کو دے کہ وہ ہر روز صبح ایک پارچہ
کاغذ کھائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص بخار میں مبتلا
ہو۔ اُسے چاہیے کہ گھر میں تمام خلوت میں دو رکعت نماز بجالائے۔ بعد فراغت نماز
اپنا منہ دائیں طرف زمین پر رکھے۔ اور دس بار یہ دعا پڑھے۔ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
السَّقْعُ بِكَ اِلَى اللَّهِ فَيَمَّا نَزَلَ بِنِي۔ انشاء اللہ اس کا بخار اُتر جائے گا۔

دیگر۔ جسے بخار آ رہا ہو۔ اُسے چاہیے کہ ہزار مرتبہ سورۃ توحید پڑھے اور اس کے بعد
جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کہ اللہ تعالیٰ سے طلبِ شفا
کرے۔ انشاء اللہ بخار سے آرام آجائے گا۔

دیگر۔ دعائے تُوڑ پڑھے جو جناب سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منقول ہے۔
چاہیے کہ بیمار اسے صبح و شام پڑھے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے شفا پائے گا اور اگر تندرست
آدمی اس کا ورد رکھے بخار سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ التُّورِ بِسْمِ اللَّهِ التُّورِ
التُّورِ بِسْمِ اللَّهِ نُورٌ عَلَيَّ نُورٌ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ مَدْبَرُ الْأُمُورِ
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ التُّورَ مِنَ النُّورِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ التُّورَ

مِنَ النَّوْرِ وَأَنْزَلَ النَّوْرَ عَلَى الطُّورِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَالسَّقْفِ
 الْمَوْفُوعِ فِي كِتَابِ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَشْهُورٍ يَقْدَرُ مَقْدُودٌ عَلَى
 نَبِيِّ مَجْبُورِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ وَبِالْفَخْرِ
 مَشْهُورٌ وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرِّاءِ مَشْكُورٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ صاحبِ تپ یہ نقش اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَالِإِبْرَاهِيمَ وَعَلَى مُحَمَّدٍ
 وَالِإِسْمَاعِيلَ وَعَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فلاں بن فلاں کی جگہ مرضی اور اس کے
 باپ کا نام لکھے

دیگر۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ پوستِ آہو پر لکھ کر
 تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ سب سے آرام حاصل ہوگا۔ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا
 وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالِإِسْمَاعِيلَ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَالِإِسْمَاعِيلَ وَعَلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
 دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر دل سے بازو پر بخار والے شخص کے بازو جائے جو موجب
 شفا ہے (فلاں بن فلاں کی جگہ مرضی اور اس کے باپ کا نام لکھے) بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكُوْنِ قُرْآنًا سَيَّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قَطِيعَتٌ
 بِهِنَّ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَةٍ بِهِنَّ السَّمَوَاتُ بَلَّ اللَّهُ الْأَرْضَ جَمِيعًا يَا سَافِرِي يَا
 كَانِي يَا مَعَانِي وَيَا لِحَقِّ أَنْزَلْنَا هَذَا وَيَا لِحَقِّ نَزَلْنَا بِاسْمِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
 بِسْمِ اللَّهِ وَيَا لِحَقِّ وَعَنِ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَلَا غَالِبَ إِلَّا اللَّهُ

دیگر۔ سب لرزہ کے وضعیہ کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے انشاء اللہ
 شفا یابی ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ
 بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا
 یَا نَارُ كُونِی بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اَبْرَهِیْمَ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
 الْعَالِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ اَتَهُمْ لَهُمْ
 الْمَنُّوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْعَالِبُوْنَ

دیگر:۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ عنکبوت (پارہ ۲۰) کو لکھ کر پانی سے دھوئے۔ اور
 جس شخص کو چوتھیا بخار آتا ہو۔ وہ اسے پی لے۔ انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔ اور صاحب
 درد اسے پی لے تو اس کا درد زائل ہو جائے گا۔

درد دوسر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دفع درد سر کے لئے ہاتھ
 سر پر پھیرے اور سات مرتبہ کہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی الْبَرِّ وَ
 الْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
 دیگر۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے شکایت کی کہ ہفتہ میں دو مرتبہ
 میرے اُدھے سر میں درد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جس طرف درد ہوتا ہے اس طرف
 ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھو۔ یَا ظٰهِرًا مَوْجُودًا وَّیَا بَاطِنًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اَرْدُدْ
 عَلٰی عَبْدِكَ الضَّعِیْفِ اَیَادِیْكَ الْجَبِیْلَةَ عِنْدَهُ وَاذْهَبْ عَنْهُ مَا یَبِ
 مِنْ اَذٰی اِنَّكَ رَحِیْمٌ قَدِیْرٌ

دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص درد شقیقہ میں مبتلا
 ہو۔ وہ ان آیات کو پڑھے شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبَّنَا لَا
 تَزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ
 اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لَیْوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ
 لَا یُخْلِی الْمُبْعَادَ

دیگر۔ درد شقیقہ اور آدھے سر کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا لکھ کر جانبِ درد پر لٹکائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسِتَ بِاِلٰهٍ اَسْتَحْدِثُنَاهُ وَلَا يَرِيْبُ يَدِيْدُ ذِكْرُهُ وَلَا مَعَكَ شُرَكَاءُ يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ قَبْلَكَ اِلٰهٌ نَدْعُوهُ وَتَعُوْذُ بِهِ وَنَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ وَنَدْعُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰی خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشْكُ فَيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ عَافِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰهْلِ بَيْتِهِ (فُلَانِ بْنِ فُلَانِ) کی جگہ مرہض اور اس کے باپ کا نام لکھے۔

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ ہاتھ سے ماتھے کو پکڑ کر سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ نلق اور سورۃ ناس کا پڑھنا اور پھر ہاتھوں کو منہ پر ملنا شفا کے درد سر کا باعث ہے سورۃ اَلْهُكْمُ التَّكَاثُرُ (پارہ ۳۰) اور سورۃ ق وَالْقَلَمِ (پارہ ۲۹) کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے درد سر جاتا رہتا ہے۔

درد چشم

آنکھ کے درد سے شفا کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعُ الدُّعَاءِ يَا لَطِيْفًا لِّمَا تَشَاءُ مَرِّدًا عَلٰی بَصْرِيْ۔
دیگر۔ صحتِ چشم کے ازالہ کے لئے یہ دعا پڑھے۔ اَعِيْذُكَ نُوْرَ بَصْرِيْ يَسُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفِئُ اور ہاتھ آنکھوں پر ملے۔ پھر آیت الکرسی پڑھے۔
دیگر۔ الحی کو انیس مرتبہ پانی پر پڑھے۔ اور اُس سے آنکھوں کو دھو ڈالے۔ آشوبِ چشم دفع ہوگا۔
دیگر۔ الشکور۔ کو پانی پر پڑھ کر اس سے دکھتی ہوئی آنکھوں کو دھونا صحت کا باعث ہے۔

دیگر۔ روئی کو پانی میں کر کے آنکھ پر رکھے اور کہے عَيْنِ الشَّمْسِ فِيْ حِجَّةِ الْبَحْرِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بُوْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ۔
بائے حفاظت و صحتِ چشم ہر روز کہے وَجَعَلْنَا سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

دیگر۔ سورۃ فصلت لکھ کر اُسے آبِ باراں سے دھوئے اور اُس پانی سے سر نہ پیئے۔ اور وہ سر نہ آنکھوں میں لگائے۔ سرخی و درد چشم وغیرہ زائل ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو خاکِ شفا اور آبِ زمزم سے کسی برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر کسی شیئی میں محفوظ کر لے اور اس کی سلائی آنکھوں میں لگائے تاکہ سب آفات سے آنکھیں سالم ہوں۔ وہ آیات یہ ہیں۔ اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُورٍ كَمِشْكُوٰةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجٍ الزُّجَاجُ كَانْهَآ كَوْكَبٌ دَرِّىٌّ يُّوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مَّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَاِنْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّوِّرْ عَلٰى نُورٍ يُّهْدِيْ اللّٰهُ لِنُورِهِ مَن يَّشَاءُ وَكَيَضِرُّبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

خاص سورہ میں ہے کہ سورہ رحمن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے آشوبِ چشم جاتا رہتا ہے۔ اور سورہ ازالہ الشمس (پارہ ۳۰) کو آنکھوں پر پڑھنا باعثِ قوتِ بینائی ہے۔ اور جالا اور پیمپ اس سے زائل ہوتے ہیں۔ اور سورہ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پارہ ۳۰) کو لکھ کر بازو پر باندھنے سے وہ سفیدی زائل ہو جاتی ہے جو آنکھ میں پڑ جائے۔ اور سورہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هَمَزَةٍ لُّسْمَةٍ (پارہ ۳۰) کو آنکھ پر پڑھنا دردِ چشم کے زائل ہونے کا باعث ہے۔ اور سورہ قل ہو اللہ احد کو دکھائی ہوئی آنکھ پر پڑھنا موجبِ صحتِ چشم ہے۔

دیگر۔ راوی کہتا ہے کہ میری آنکھ کے دکھائی نہ دیتا تھا۔ ایک شب میں نے جناب امیر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ عناب کو باریک پس کر آنکھ میں لگا جب اس نے لگایا۔ آنکھیں روشن ہو گئیں۔

درد گوش و دندان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مقامِ درد گوش پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ کہا جائے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الشَّاءُ اللّٰهُ دَرْدُ رُفَعِ هُوَ كَامِ الْاَخْلَاقِ میں ہے کہ اس آیت کو سات بار روحِ یاسمن یا روحِ نبضہ پر پڑھے

اور اُس روغن کو کان میں ٹپکائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی وہ آیت یہ ہے۔
 كَانَ لَمْ يَسْمَعْهَا كَانِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَرَّ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
 كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ عِنْدَهُ مَسْئُوْلًا

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہاتھ دردِ دندان کے مقام
 پر رکھ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ توحید اور سورۃ قدر ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد کہے۔ وَ
 تَرَى الْجِبَالَ تَحْتَبِرُهَا جَامِدَةٌ وَهِيَ تَمْرٌ مِّنَ السَّحَابِ صَنَعَ اللهُ الَّذِي
 اتَّقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ

دیگر۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ چائے کے ہاتھ موضعِ سجود پر
 ملے اور پھر دندان درد ناک پر اسے ملے اور کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِي اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

دیگر۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جسے دردِ دندان کی
 شکایت ہو اسے چائے کی اپنی انگلی دکھتے دانتوں پر رکھے اور سات مرتبہ کہے هُوَ الَّذِي
 اَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

دردِ پسو

جو شخص ذاتِ الجنب (نمونید) میں مبتلا ہو۔ تین مرتبہ مقامِ درد پر ہاتھ پھیرے اور
 ہر بار کہے۔ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ عَلٰی مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ

دیگر۔ اس آیت کو بوقتِ سحر کاغذ پر لکھ کر مریض ذاتِ الجنب کے بازو پر باندھا جائے
 انشاء اللہ دردِ زائل ہوگا اور مریض کو شفا حاصل ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ لِبَصْرِ فَلَآ كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ خَيْرٌ
 فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تولج و فاج و سل و صرع وغیرہ

حضرات ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے کہ تولج و مرض فاج کے لئے سورۃ الحمد اور سورۃ توحید اور سورۃ فلق اور سورۃ والناس کسی سختی پر لکھے۔ پھر اس کے نیچے اس دعا کو لکھ کر بارش کے پانی سے دھوئے۔ اور ناشتے کے وقت مریض اس کو پیئے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔
 دُعَايِهِ اَعُوذُ بِوَجْهِهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْكَرِيْمِ وَيَعِزَّتِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا تُسْرَاهُ وَ لَا يَفْذَرْتَهُ الْبَيْتِ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِّنْ شَرِّ هَذَا الْوَجْعِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْهُ۔

دیگر۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کو سل کا عارضہ ہو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ دُعَايِهِ ہے۔
 يَا اللّٰهَ يَا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَيَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمَلٰوِكِ وَيَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِسْفِنِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ دَايِئِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَنَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس کسی کو صرع و مرگی کا مرض ہو اس پر یہ دُعَايِ بھی جائے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَجُّجُ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلٰى حِيْنَ وَاْدَى الصَّفْرَاءِ فَاجَابُوْا وَاَطَاعُوْا الْمَا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَحَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (فلان بن فلان کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لے)۔

دیگر۔ اس آیت کو صاحب صرع پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس کے پاس رکھے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وَمَا لَنَا اَنْ لَا نَشْكُرَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدَاْنَا سُبُلَنَا وَلَنْصْبِرَنَّ عَلَى مَا اَدْءَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔

دیگر۔ خواص سورۃ میں ہے کہ سورۃ البقرہ کو لکھ کر اس کو دھویا جائے۔ اور پانی مریض صرع پر چھڑکیں۔ مرض زائل ہوگا۔ اور سورۃ رحمن (پارہ ۲۷) کو لکھ کر مریض کے پاس رکھنا موجب

صحت ہے۔ اور سورۃ تحیم (پارہ ۲۸) کو صرع کے مرض پر پڑھنا شفا کا باعث ہے۔ اور سورۃ اللیل کان میں پڑھنے سے مرض کو موش آجاتا ہے۔ اور ایک پیالہ پانی پر سورۃ الحمد اور سورۃ معوذتین (سورۃ قل اعوذ برب الفلق و سورۃ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر اس پانی کو مرض صرع کے سر اور منہ پر چھڑکا جائے۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

دیگر۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ بواسیر کے مرض پر یہ دعا پڑھی جائے۔
 يَا جَوَادِيَا مَا جَدِيَا رَحِيمِي يَا قَرِيبِي يَا مُجِيبِي يَا بَارِحِي يَا رَحِيمِي صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَآزِدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَالْكَفَنِي أَمْرًا وَجَبِي

دیگر۔ مرض بواسیر پر سورۃ سج اسم پڑھنے سے مرض جاتا رہتا ہے۔
 دیگر۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۃ لیس کو شہد سے لکھ کر اسے دھوئے اور پئے۔ بواسیر کا عارضہ دور ہو جائے گا۔

جذام و برص

مکارم الاخلاق میں ہے کہ ان آیات کو صاحبِ جذام پر پڑھا جائے اور لکھ کر اس پر باندھا جائے۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ آیات یہ ہیں۔
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰمُحُو اللّٰهُ مَا لِشَاءٍ وَیُشَبِّتُ وَعِندَهُ اُمُّ الْکِتَابِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاَطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولٰٓئِیْ اَجْنِحَۃً مِّثْنٰی وَثَلٰٓثَ وَرُبَاعَ بِاِسْمِہٖ راس کے آگے مرض اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

دیگر۔ اگر جذام و داغ سفید ہو جائے تو تین روزے ایامِ بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو رکھے اور بوقتِ افطار سو بار اَلْمُحِیْدُ کہے۔ انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔
 دیگر۔ خاکِ تربتِ امام حسین علیہ السلام تین روز کھائے۔ دکھانے کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

دیگر۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ گائے کا گوشت سویا رستق کے ساتھ کھانے سے برص جاتا رہتا ہے۔

دیگر۔ الشافی تین سو اکانوے مرتبہ دوا پڑھ کر مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

مرض وبا چیک و طاعون وغیرہ

اس شکل کو لکھ کر دفن چیک کے لئے مریض کے بازو پر باندھیں تاکہ آبلے نہ نکلیں اور اگر ظاہر ہونے لگے ہیں تو لگی کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	رَبِّ الْعَالَمِیْنَ	اَلرَّحْمٰنِ	اَلرَّحِیْمِ
مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ	اِیَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ اِیَّاكَ
نَسْتَعِیْنُ	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ	المُسْتَقِیْمَ	صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	غَیْرِ الْمَضْرُوْبِ	عَلِیْهِمْ	وَلَا الضَّالِّیْنَ

ساتھ برآمد ہوں ← →

دیگر۔ طاعون سے محفوظ رہنے

کے لئے ہر روز اس طرح سے دعا کرنا

مشہور ہے۔

یَا مَنْ لَطِیْفٌ لَمْ یَنْزَلْ
اَلطُّفَ بِنَا فِیْ مَا نَزَلَ
اَنْتَ الْقَوِیُّ حَسْبًا
عَنْ قَهْرِكَ یَوْمَ الْخُلُقِ

دیگر۔ جب وبا شروع ہو تو وقتاً فوقتاً اس دعا کو پڑھے بلکہ لکھ کر دروازہ پر چسپاں کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔ اَللّٰهُمَّ یَا وَلِیَّ الْوَلَدِیِّ وَ یَا كَا شِفَی الصُّرِّ وَ النِّبَاةِ وَ یَا سَامِعَ الدُّعَاةِ اَجْرِ نِیَّ عَنِ الْقَحِطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْوَبَاةِ وَ الْجَلَاةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفِیِّ وَ عَلِیِّ الْمُرْتَضِیِّ وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاةِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

خنازیر وغیرہ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس دعا کو مریض خنازیر پر پڑھنے سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ یَا دَعُوْا وَ اِنِّیْ اَسْتَدِیْ۔

دیگر۔ مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی کنیز کی گردن پر خنازیر نکل آئی حضرت نے مذکورہ بالا دعا سے تعلیم فرمائی چنانچہ اس دعا کے بار بار پڑھنے سے اُسے شفا حاصل ہو گئی۔

دیگر۔ تین روز میں ہر روز تین بار خنازیر پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ وَهُوَ يَا مُرْكُ اَنْ لَا تُكْبَرُ۔ پس تین بار کے اِبتداء بِاللّٰسِ قَبْلَ
اَنْ يَتَبَدَّ عِيْ بِكَ اور ہر بار اَبِ دهن اُس پڑھے۔ انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

نسیان

جناب رسالت مآب صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
سے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ جس چیز کو سنو اسے حفظ کرو تو ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ مَنْ لَا يَعْتَدِي عَلَى اَهْلِ مَمْلَكَتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَأْخُذُ
اَهْلَ الْاَرْضِ بِالْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤُوفِ الرَّحِيْمِ۔ اللّٰهُمَّ
اجْعَلْ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَّوَبْصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا اِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دیگر۔ اسے قوت حافظہ و ذہن نسیان سورۃ حشر کو شیشہ کے پیالے پر لکھ کر اور
آبِ باران سے دھو کر پیئے۔ صاحبِ حافظہ ہوگا۔

دیگر۔ ان آیات کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ نسیان میں کمی ہو جائے گی وَلَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ اَزْوَاجًا مِنْهُمْ ذَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْئَلْ رِزْقًا حٰنِنٌ نَّرْزُقُكَ وَالْعٰقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

دیگر۔ ہر روز نماز صبح کے بعد قبل اس کے کہ کوئی لفظ کہے یہ دعا پڑھے۔
يٰٰحَسْبُ يٰٰ قِيَوْمٌ فَلَا يَفْقُوْنَ شَيْئًا عِلْمُهُ وَلَا يُوَدُّهُ حٰفِظَةٌ تَزِيْرُ جَانِحًا
اور نسیان کم ہو جائے گا۔

دیگر۔ جو شخص نماز میں کثیر السہر ہو اسے پابنیے کہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ النَّجِيْثِ الْمُحِبِّثِ الشَّيْطٰنِ
الرَّحِيْمِ۔

دیگر۔ روزہ رکھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، مسواک کرنا اور آیۃ الکرسی پڑھنا، قوسٹ حافظہ کا باعث ہیں۔ اور قبر کی تختی پڑھنا، ترش سیدب کھانا، سبز دھنیا استعمال کرنا، ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا اور چوبے کا جھوٹا کھانا، نیان و بھول کا موجب ہیں۔

تسخیر و محبت

اگر زوجہ تابعہ نہ ہو تو سورۃ زخرف لکھ کر دھوئے اور اسے پلائے انشاء اللہ تعالیٰ

فرمانبردار ہو جائے گی۔

دیگر۔ برزخ مجہ ہزار بار شیرینی پر اَلْوَدُودُ پڑھے جسے کھلائے محبت ہوگی۔ اور

زن و شوہر کے ماہن العفت و موافقت کے لئے کھانے پر پڑھ کر کھلائے۔

دیگر۔ عزیز و اقارب میں عزت کے لئے نماز صبح کے بعد ننانوے بار اَلْمُجِدُّ پڑھے۔

دیگر۔ زن و شوہر میں ناچاقی ہو تو المناجیح بہت کہے موافقت ہوگی۔

دیگر۔ اگر کسی مومن کا شوہر بکر و ہات دنیا میں گرفتار ہو۔ اور زوجہ سے لاپرواہی برتتا

اور محبت نہ کرتا ہو تو چاہئے کہ زوجہ دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت

میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ یہ آیہ مجیدہ پڑھے۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ

وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَّوَدَّةً وَّاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَّاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

جب سلام کے بعد نماز ختم کرے تو ستر مرتبہ یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ دِيْمَنْ صَلَّيْ عَلَيْهِ اس کے بعد بہتر مرتبہ یہ دعا

پڑھے اَللّٰهُمَّ لِيْنِ قَلْبِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ زِيَارَةً بِمَا شِئْتَ اِنْ كَانَ اس کا نام لے کر

لِيَسْتَلِمْ اَلْحَدِيْدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَجَّرَ لِيْ كَمَا سَخَّرْتَ

الرَّيْحَ لِسُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاَلْفَ يَمِيْنًا كَمَا اَلْفَتْ

بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اکتیسواں باب

اعمال و ادعیہ سفر

سفر کے لئے بہترین دن روزِ شنبہ اس کے بعد منگل و جمعرات ہیں۔ اور بدترین دن سفر کے لئے پیر و بدھ ہیں۔ اور بروز جمعہ نمازِ جمعہ یا گھر سے قبل سفر ممنوع ہے اور سفر کے لئے بیسویں کی بدترین تاریخیں تیسری، چوتھی، پانچویں، آٹھویں، تیرھویں، اٹھارھویں، اکیسویں، چوبیسویں، پچیسویں اور پھبیسویں ہیں۔ اور قدرِ عقرب کی تاریخیں بھی نحس ترین ہیں۔ سنت ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو روانگی سے قبل غسل کرے اور دو رکعت نمازِ سبحا لائے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ توحید اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اِنشَاء اَنْزَلْنَاہُ طُرُہے اور بعد فراغت نماز کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ دُوْرَیْتِیْ وَ دُنْیَایْ وَ اٰخِرَتِیْ وَ اَمَانَتِیْ وَ خَاتِمَةَ عَمَلِیْ اور کچھ خاکِ شفا یا اس کی تسبیح ساتھ ہونی چاہیے۔ اور اسے اُٹھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هَذِهِ طَیْنَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَ لَیْکَ اَتَّخِذُهَا حِزْرًا لِّمَا اَخَانُ وَ لِمَا لَا اَخَانُ اور گھر سے نکلنے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ۔ اور یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیْ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرٍ کُلِّہَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَعُوْذُ بِمَا عَادَتْ بِہِ مَلَائِکَةُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْیَوْمِ الْمَجْدِیْدِ الَّذِیْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُہُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ طَیْنِ وَ مِنْ شَرِّ السَّبَّاحِ وَ الْمَوْتِ وَ مِنْ شَرِّ مَکُوْبِ الْمَحَارِمِ کُلِّہَا اَجِیْرُ لِنَفْسِیْ بِاللّٰهِ مِنْ کُلِّ سُوْرٍ۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھ کر گھر سے روانہ ہو۔

خداوند عالم اس کے جان و مال کو محفوظ رکھے گا۔ اور سفر میں کامیابی اور ہر قسم کے ضرر و نقصان

سے حفاظت رہے گی۔ پھر دروازہ پر کھڑے ہو کر اُس طرف منہ کر کے کہہ دے کہ جبرہ جانے کا قصد ہے اور تسبیح جناب پیہرہ اور الحمد اور آیۃ الکرسی منہ کے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پڑھے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِيْ وَ اَحْفَظْ مَا مَعِيَ وَ سَلِّمْ نِيْ وَ سَلِّمْ مَا مَعِيَ وَ بَلِّغْنِيْ وَ بَلِّغْ مَا مَعِيَ بِبِلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ۔ اور جو کچھ ہو صدقہ دے۔ اور صدقہ دیتے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْتَوِيْتُ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ سَلَامَتِيْ وَ سَلَامَةَ سَفَرِيْ چاہئے کہ سفر میں سورۃ طور (پارہ ۲۷) اور سورۃ صافات (پارہ ۲۸) اور سورۃ انشا انزلناہ پڑھتا رہے تاکہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے۔ اور اگر دریا کا سفر ہو تو کشتی جہاز وغیرہ میں سوار ہوتے وقت کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٰهُمَا وَ مُرْسٰهُمَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اگر دریا میں تلاطم دیکھے تو بائیں جانب تکیہ کرے۔ اور داہنی جانب سے موج کی جانب اشارہ کر کے کہے۔ رَبِّيْ يَقْرٰ اِلٰ اللّٰهِ وَ اسْتَكْبَرَتْ بِسِكِيْنَتِهِ اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور جب دریا میں زیادہ اضطراب ہو۔ اور غرق ہونے کے قریب کی نوبت آجائے تو خاک شفا دریا میں ڈالے۔ تلاطم ٹھہر جائے گا۔ اور سورۃ محمد (پارہ ۲۶) اور سورۃ اقرار (پارہ ۳۰) کا دریا پر پڑھنا تلاطم و طغیانی سے سلامتی کا باعث ہے۔

روایت میں ہے کہ عقیق کی انگوٹھی اپنے پاس رکھے جس پر یہ دعا کندہ ہو۔

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَعْفِرُ اللّٰهَ اور دوسری طرف عقیق کے مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ كَعْدًا بَرْتُوْجُوْرًا سے بے خطر ہو گا۔ اور سنت ہے کہ سر پر عمامہ ہو۔ اور تحت الحنک بھی ہو۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں اس شخص کا جو سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور سر پر عمامہ تحت الحنک کے ساتھ بندھا ہو اس بات کا صائم ہوں کہ وہ چور سے اور ڈونے جلنے وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر راستہ بھول جائے تو کہے۔

يٰۤاَصْحٰحُ يٰۤاَبَا صَالِحٍ اَوْشِدْهُ وَ نَا اِلَى الظَّرِيْتِيْنَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اور اگر تنہا سفر کرے تو کہے۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنْسُ وَ حُسْتِيْ وَ اِعْيِيْ عَلَيَّ وَ خَدَقِيْ وَ اِرْدُدْ غَيْبَتِيْ

کتاب الزیارات والخطبات

(اس میں چاروہ معصومین کی زیارتیں اور جمعہ و
عیدین کے مشہور و معروف خطبے درج ہیں)۔

تہنسیوں کا باب

زیارات چہارہ معصومین علیہم السلام

ایام متبرکہ میں اور ان ایام میں جن میں چہارہ معصومین علیہم السلام کی ولادت باسعادت اور وفات حسرت آیات واقع ہوئی ہے۔ زیارت پڑھنا مستحب اور موجب صد خیر و برکت اور باعث مغفرت و نوب ہے۔ مومنین باصفا کو لازم و واجب ہے کہ ایام متبرکہ کی نسبت کے لحاظ سے آداب و شرائط کے ساتھ زیارات بجالائیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے۔ بروز قیامت اُس کی شفاعت بذمہ آنحضرت ہوگی۔ اور جن کی اُن حضرت شفاعت فرمائیں گے وہ ضرور جنتی ہے۔ ایسا ہی اجر و ثواب جناب امیر المومنین علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہما۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ و حضرت امام حسین شہید کربلا و دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کے مشابہ مقصد سے کی زیارت میں ہے غسل کرنا پاک و پاکیزہ لباس پہننا خوشبو لگانا اور خضوع و خشوع اور رجوع قلب سے انگشت شہادت سے اشارہ کر کے زیارت پڑھنا آداب زیارات میں داخل ہے۔ یہاں پر وہ مختصر زیارات نقل کی جاتی ہیں جو ہر مقام بعید پر ہر معصوم کے لئے پڑھی جاسکتی ہیں۔

زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِدِّمَتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتَّى أَتَيْتَ الْيَقِينَ نُجْرَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَالِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلُ مَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَالِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَبِيبٌ
مَّجِيدٌ پھر چار رکعت نماز زیارت جس سورت کے ساتھ چاہے دو دو رکعت کر کے پڑھے۔

زیارت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَلِيلِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ صَفِيٍّ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ أَمِينِ اللَّهِ -
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ أَفْضَلِ
أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللَّهِ وَخَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ -
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الشَّهِيدَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الرِّضْوِيَّةُ
الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الرَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا
الْحَوْرَاءُ الْإِنْسِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا
الْمُحَدِّثَةُ الْعَلِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ الْمَعْصُوبَةُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمُضْطَّهَدَةُ الْمَقْمُورَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ وَعَلَىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضِيَّتْ عَلَىٰ بَيْتِنَا
مِنْ رَبِّكَ وَأَنَّ مَنْ سَرَّكَ فَقَدْ سَرَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَمَنْ جَفَاكَ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ أَذَاكَ
فَقَدْ أَذَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ وَصَلَكَ فَقَدْ وَصَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ قَطَعَكَ فَقَدْ قَطَعَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِذَلِكَ لِبُصْعَةِ مَنَّهُ وَمُرُوحِهِ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ
 أَشْهَدُ اللَّهَ وَرُسُلَهُ وَمَلَائِكَتَهُ أَنِّي رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيَتْ عَنْهُ سَاخِطٌ
 عَلَى مَنْ سَخِطَتْ عَلَيْهِ مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّأَتْ مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ
 مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضْتَ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحْبَبْتَ
 وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا وَحَسِيبًا وَجَازِيًا وَمُنْتِيبًا ط م پھر درود شریف پڑھو کہ
 دو رکعت نماز زیارت بجالائے

زیارت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

یہ زیارت جو زیارت ششم کے نام سے مشہور ہے۔ روضہ مبارکہ میں اور دوسرے شہروں
 میں ہر وقت اور ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں حضرت کی قبر مطہر کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو اور کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أَصْطَفَاةِ اللَّهِ وَاخْتَصَّاهُ
 مِنْ بَرِيَّتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيلَ اللَّهِ مَا دَجَى اللَّيْلُ وَغَسَقَ وَأَضَاءُ
 النَّهَارِ وَأَشْرَقَ السَّلَامُ عَلَيْكَ مَا صَمَمَتْ صَامِتٌ وَنَطَقَ نَاطِقٌ وَنَزَرَ
 شَارِقٌ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيَّ مَوْلَانَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ صَاحِبِ السَّوَابِقِ وَالْمُنَاقِبِ وَالنَّجْدَةِ وَمُبِيدِ
 الْكُتَابِ الشَّدِيدِ الْبَأْسِ الْعَظِيمِ الْمَرَّاسِ الْمَكِينِ الْأَسَاسِ سَاقِي
 الْمُؤْمِنِينَ بِالْكَأْسِ مِنْ حَوْضِ الرَّسُولِ الْمَكِينِ الْأَمِينِ السَّلَامُ عَلَيَّ
 صَاحِبِ النَّهْيِ وَالْفَضْلِ وَالطَّوَائِلِ وَالْمَكْرُومَاتِ وَالنَّوَائِلِ السَّلَامُ
 عَلَيَّ فَارِسِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْثِ الْمُؤَجِّدِينَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ وَوَصِيِّ
 رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ آيَدِهِ
 اللَّهُ حَبْرُئِيلُ وَأَعَانَهُ بِيْمِكَائِيلُ وَأَزَلَفَهُ فِي الدَّادِينَ وَحَبَّاهُ بِكُلِّ
 مَا تَفَرَّاهُ الْعَيْنُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى

أَوْلَادِهِ الْمُتَّجِبِينَ وَعَلَى الْأَيْمَةِ الرَّاشِدِينَ الَّذِينَ أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ
 وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَفَرَضُوا عَلَيْنَا الصَّلَوَاتِ وَأَمَرُوا بِإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ
 وَعَرَفُونَا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقِرَاءَةَ الْقُرْآنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْسُوبَ الدِّينِ وَقَاعِدَ الْغُرِّ الْمُحَلِّينَ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا بَابَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللَّهِ الشَّاطِرَةَ وَيَدَهُ
 الْبَاسِطَةَ وَأُذُنَهُ الْوَاعِيَةَ وَحِكْمَتَهُ الْبَالِغَةَ وَنِعْمَتَهُ السَّابِغَةَ
 وَنِعْمَتَهُ الدَّامِغَةَ السَّلَامُ عَلَى قَسِيمِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ السَّلَامُ عَلَى
 نِعْمَتِهِ اللَّهِ عَلَى الْأَبْرَارِ وَنِعْمَتِهِ عَلَى الْفَجَّارِ السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُتَّقِينَ
 الْأَخْيَارِ السَّلَامُ عَلَى أَخِي رَسُولِ اللَّهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَرُوحِ ابْنَتِهِ وَالْمَخْلُوقِ
 مِنْ طِينَتِهِ السَّلَامُ عَلَى الْأَضَلِّ الْقَدِيمِ وَالْفَرْعِ الْكَرِيمِ السَّلَامُ
 عَلَى الشَّمْرِ الْجَبِّيِّ السَّلَامُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ السَّلَامُ عَلَى شَجَرَةِ طُوبَى
 وَسَيِّدَةِ الْمُنْتَهَى السَّلَامُ عَلَى آدَمَ صَفْوَةِ اللَّهِ وَنُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ وَابْرَاهِيمَ
 خَلِيلِ اللَّهِ وَمُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ وَعِيسَى رُوحِ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ حَبِيبِ
 اللَّهِ وَمَنْ بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسَنَ أَوْلِيَّكَ دَقِيقًا السَّلَامُ عَلَى نُورِ الْأَنْوَارِ وَسَلِيلِ الْأَطْهَارِ
 وَعَنَاصِرِ الْأَخْيَارِ السَّلَامُ عَلَى وَالِدِ الْأَيْمَةِ الْأَبْرَارِ السَّلَامُ عَلَى
 حَبْلِ اللَّهِ الْمُتَيْنِ وَجَنِّبِ الْمَيْكِينِ وَمَرْحَمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَخَلِيفَتِهِ وَالْحَاكِمِ بِأَمْرِهِ
 وَالْقَيِّمِ بِيَدَيْهِ وَالنَّاطِقِ بِحِكْمَتِهِ وَالْعَامِلِ بِكِتَابِهِ أَخِي
 الرَّسُولِ وَرُوحِ الْبَتُولِ وَسَيْفِ اللَّهِ الْمَسْئُولِ السَّلَامُ عَلَى
 صَاحِبِ الدَّلَالَاتِ وَالْأَيَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمُعْجَزَاتِ الْقَاهِرَاتِ
 الزَّاهِرَاتِ وَالْمُنْجِي مِنَ الْمَلَكَاتِ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي مُحْكَمِ
 الْآيَاتِ فَقَالَ تَعَالَى وَإِنَّ فِي أُمَّ الْكِتَابِ كَذِبًا عَلِيٌّ حَكِيمٌ

السَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللَّهِ الرَّضِيِّ وَوَجْهِهِ الْمُضِيِّ وَجَنَبِهِ الْعَلِيِّ وَ
 دَحْمَتِهِ اللَّهُ وَبَرَكَاتِهِ السَّلَامُ عَلَى حَجِّجِ اللَّهِ وَأَوْصِيَاءِهِ وَخَاصَّتِهِ اللَّهُ
 وَأَصْفِيَاءِهِ وَخَالِصَتِهِ وَأُمَنَائِهِ وَرَحْمَتِهِ اللَّهُ وَبَرَكَاتِهِ قَصْدُكَ
 يَا مَوْلَا دِي يَا أَمِيرِنَ اللَّهِ وَحُجَّتَهُ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُوَالِيًا ذُو لِيَابِكَ
 مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ مُتَقَرِّبًا إِلَى اللَّهِ بِزِيَارَتِكَ فَاسْفَعْ لِي عِنْدَ اللَّهِ رَبِّي وَ
 رَبِّكَ فِي خِلَاصِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَقَضَاءِ حَوَائِجِي حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

اوقات شریفہ میں مثلاً حضرت کے روز ولادت، روز وفات کو آنحضرت کی
 زیارت پڑھنی اولیٰ والنسب ہے۔ زیارت یہ ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ
 الْمَوْمِنِينَ يَا ابْنَ أَوَّلِ الْمُسْلِمِينَ وَكَيْفَ لَا تَكُونُ كَذَلِكَ وَأَنْتَ سَبِيلُ
 الْهُدَى وَحَلِيفَةُ النَّعَى وَخَامِسُ أَصْحَابِ الْكِسَاءِ غَدَاثُكَ يَدُ
 الرَّحْمَةِ وَرَبِّيَّتُكَ فِي حَجْرِ الْإِسْلَامِ وَرَضَعْتَ مِنْ ثَدْيِ الْإِيمَانِ
 فَطَبْتُ حَيًّا وَطَبْتُ مَيِّتًا غَيْرَ أَنَّ الْأَنْفُسَ غَيْرَ طَبِيئَةٍ لِيُفْرَاكَ
 وَلَا شَاكَةَ فِي الْحَيَاةِ لَكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز
 زیارت پالائے۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

گھر کے صحن میں یا کوٹھے پر جا کر داسنی طرف اور بائیں طرف جانب آسمان نظر
 کرے اور بالائے سر دیکھے۔ پھر حضرت کی قبر مطہر کی طرف بقصد زیارت اشارہ کر کے
 پڑھے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ
 صِفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ
 اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا بَنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَلِيِّ الْمُرْتَضَى السَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بَنَ خُدَيْجَةَ الْكُبْرَى
 السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا شَارِدَ اللَّهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوَثَرَ الْمُؤْتَوْرَ أَشْهَدُ أَنَّكَ
 قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ
 عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينَ فَلَعَنَ اللَّهُ
 أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ
 بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ طَيِّبًا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ
 نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّاهِدَةَ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةَ لَمْ تَخْجَسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ
 بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبَسْكَ مِنْ مَدْلِهِمَاتِ نَبَاهِمَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ
 دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامَ الْبَرُّ الشَّقِيُّ
 الرَّضِيُّ النَّزِيُّ الْمَهَادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَيْمَةَ مِنْ وَوَلَدِكَ
 كَلِمَةُ التَّقْوَى وَأَعْلَامُ الْمَهْدِيِّ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ
 الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَأَنْبِيَآءُهُ وَرُسُلُهُ أَنَّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ
 وَبِأَيَّابِكُمْ مُؤَقِّنٌ لِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سَلَامٌ
 وَأَمْرِي لِذَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى آذَانِكُمْ وَعَلَى
 أَجْسَادِكُمْ وَعَلَى أَجْسَامِكُمْ وَعَلَى شَاهِدِكُمْ وَعَلَى عَائِلَتِكُمْ وَ
 عَلَى ظَاهِرِكُمْ وَعَلَى بَاطِنِكُمْ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھیں
 اور اگر نماز زیارت پڑھنے سے قبل پڑھ لیں تب بھی کوئی حرج نہیں پھر حضرت اکبرؑ کی
 زیارت کا قصد کر کے پڑھیں۔

السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بَنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامِ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامِ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَابْنَ الشَّهِيدِ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ وَابْنَ

الْمَظْلُومِ طَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّتَهُ قَتَلْتِكَ وَلَعَنَّ اللَّهُ أُمَّتَهُ ظَلَمْتِكَ وَلَعَنَّ اللَّهُ
أُمَّتَهُ سَمِعْتُ بِذَلِكَ فَرَضَيْتُ بِهِ

بهر باقی سب شهیدای کربلا کی زیارت کا قصد کریں اور کہیں - السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَاحْتِبَاءَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْدَاءَهُ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ الرَّهْمَاءِ
سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيٍّ التَّرْتِي النَّاصِحِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بَابِي أُمَّتِي
وَأُمِّي طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دَفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيمًا
فِي الْيَتْمَى كُنْتُمْ مَعَكُمْ فَافُوزْ مَعَكُمْ

زیارت حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد باقر و حضرت امام
جعفر صادق علیہم السلام
یہ زیارت جامع ہے

السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَأَصْفِيَاءِهِ السَّلَامُ عَلَى أُمَّتِ اللَّهِ وَاحْتِبَاءِهِ
السَّلَامُ عَلَى أَنْصَارِ اللَّهِ وَخُلَفَائِهِ السَّلَامُ عَلَى مَحَالِ مَعْرِفَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى
مَسَاكِينِ ذِكْرِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مُظْهِرِي أَمْرِ اللَّهِ وَهَيْبَةِ السَّلَامِ عَلَى الدُّعَاءِ
إِلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقْرِنِ فِي مَرْضَاتِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِينَ
فِي طَاعَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الْإِدْلَاءِ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ وَالَاهُمْ
فَقَدْ وَالِي اللَّهِ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ
اللَّهَ وَمَنْ جَاهَلَهُمْ فَقَدْ جَاهَلَ اللَّهَ وَمَنْ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدْ اعْتَصَمَ
بِاللَّهِ وَمَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلَّى مِنَ اللَّهِ عَرَّوَجَلَّ وَأَشْهَدُ اللَّهُ أَنِّي
سَلِمْتُ لِمَنْ سَأَلَكُمْ وَحَرَبْتُ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ
مَقْرُوضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ لِيَكُمُ لَعْنُ اللَّهِ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنَّ

وَالْإِنْسِ وَأَبْرَأَ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مختصر زیارت حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

حدیث میں ہے کہ راوی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کا ثواب کس قدر ہے؟ آپ نے فرمایا جس قدر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ثواب ہے، زیارت یہ ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 الْوَفِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرَّضِيُّ الرَّكِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيرَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا ضِيَاءَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَاءَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشُّورُ السَّاطِحُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَدْرُ الطَّالِعُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
 الْأَدِيَّةُ الْعُظْمَى السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّرَادِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُنْرَةُ عَنِ الْمُعْضَلَاتِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ نَقْصِ الْأَوْصَابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
 الرَّضِيُّ عِنْدَ الْأَشْرَافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ أَشْهَدُ أَنَّكَ
 وَلِيُّ اللَّهِ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ وَأَنَّكَ جُنُبُ اللَّهِ وَخَيْرُهُ اللَّهُ وَمُسْتَوْعُ
 عِلْمِ اللَّهِ وَعِلْمِ الْأَنْبِيَاءِ وَرَكْنُ الْإِيمَانِ وَتَرْجَمَانُ الْقُرْآنِ وَ
 أَشْهَدُ أَنْ مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدَى وَأَنَّ مَنْ أَنْكَرَكَ وَنَصَبَ
 لَكَ الْعِدَاوَةَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَالرَّدَى أَبْرَأَ إِلَى اللَّهِ وَالْيَكِّ مِنْهُمْ
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيَتْ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

مختصر زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام

منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص میری غربت میں زیارت کرے گا خداوند عالم اس کو اجر کثیر و ثواب جمیل عطا فرمائے گا۔ بروز قیامت وہ شخص ہمارے زمرہ میں داخل ہوگا۔ اور اُسے درجات عالیہ عطا ہوں گے اور ہمارا رفق ہوگا۔ زیارت یہ ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا نُورَ اللَّهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُودَ الدِّينِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
 إِسْمَاعِيلَ ذِي بَيْتِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ
 اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ وَوَلِيِّ اللَّهِ وَوَصِيِّ رَسُولِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا وَارِثَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا وَارِثَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ
 بْنِ عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَخْبَرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ
 الصَّادِقِ الْبَارِئِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
 الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ
 أَتَمَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ
 الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ مُخْلِصًا حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

زیارت حضرت امام محمد تقی و حضرت امام علی نقی و حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام

ایام متبرکہ و اوقات شریفہ میں مثلاً روز ہائے ولادت و شہادت میں ان حضرات کی زیارت

پڑھنا افضل و اولیٰ ہے پس زیارت جامعہ جو مذکور ہوئی پڑھنی کافی ہوگی اس کے بعد دو رکعت نماز زیارت پڑھنی چاہیئے۔

زیارت حضور صاحب الامام زما عجل اللہ فرجه

آنحضرت کی زیارت سردار ہیں اور تمام شہروں میں اور ان کے اجداد طاہرین کے ضریح ہائے مقدسہ میں پڑھنی خوب ہے مستحب ہے کہ ہر روز بعد نماز صبح حضور صاحب العصر کی زیارت پڑھی جائے۔ زیارت یہ ہے۔

اللَّهُمَّ بَلِّغْ مُوَلَّادِي صَاحِبِ الرُّمَّانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنِ
جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مُشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا
وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيْثُ هُمْ وَمَيْتِهِمْ وَعَنِّي وَالِدَتِي وَوَلَدِي
وَعَنِّي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالْتِمَاحَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ
وَمُنْتَهَى رِضَاةٍ وَعَدَدَ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ اللَّهُمَّ
إِنِّي أُجِدُّ ذِكْرَكَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً فِي
رَقَبَتِي اللَّهُمَّ كَمَا شَرَفْتَنِي بِهَذَا التَّشْرِيفِ وَفَضَّلْتَنِي بِهَذِهِ
الْفَضِيلَةِ وَخَصَّصْتَنِي بِهَذِهِ التَّعْظِيمَةِ فَصَلِّ عَلَى مُوَلَّادِي وَسَيِّدِي
صَاحِبِ الرُّمَّانِ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْأَصَابِرِ وَأَشْيَاعِهِ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفَةِ
الَّذِي نَعَتَ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفًّا كَأَنَّهُ بَنِيَانٌ مَرْمُوضٌ
عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَتِ رَسُولِكَ وَإِلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُمَّ هَذِهِ بَيْعَةٌ
لِي فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

مختصر زیارت جامعہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر وقت خصوصاً عرفہ کے

دن اور ہر مقام پر ہر معصوم کے لئے اس طرح زیارت پڑھ سکتے ہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا خَيْرَ رَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَآمِنَتَهُ عَلَى وَحْيِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ رَبَّابٍ عَلَيْهِ وَوَصِيُّ

نَبِيِّهِ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ فِي أُمَّتِهِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً غَضَبْتَكَ حَقَّكَ وَقَعَدَتْ

مَقْعَدَكَ وَأَنَا بَرِيٌّ مِنْهُمْ وَمِنْ شَيْعَتِهِمْ إِلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ الْبَتُولَ السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا زَيْنَبَ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً غَضَبْتَكَ

حَقَّكَ وَمَنْعَتْكَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ حِلَالًا أَنْ أَبْرِيَّ إِلَيْكَ مِنْهُمْ

وَمِنْ شَيْعَتِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ الزَّكِيَّ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَبَايَعَتْ فِي أَمْرِكَ

وَسَابَعَتْ أَنْ أَبْرِيَّ إِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شَيْعَتِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى

أَيْبِكَ وَجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً اسْتَحَلَّتْ

دَمَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَاسْتَبَا حَتَّ حَرِيمَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ

أَشْيَاءَهُمْ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً هَدَيْنَ لَهُمْ بِالْتَّمِكِينَ مِنْ قِتَالِكُمْ أَنْ أَبْرِيَّ

إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكَ مِنْهُمْ وَمِنْ شَيْعَتِهِمْ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا

مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ

بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحَسَنِ

عَلِيَّ بْنَ مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ صَاحِبَ الزَّمَانِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَى عَتْرَتِكَ الطَّاهِرَةِ الطَّيِّبَةِ يَا مَوْالِي كُونُوا شَفَعَائِي
 فِي حَظِّ وَذَرِي وَخَطَايَايَ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا اَنْزَلَ إِلَيْكُمْ وَآتَوَلَّيْتُ
 اِحْرَاكُمْ بِمَا آتَوَلَّيْتُ اَوْلَاكُمْ وَبَرَّيْتُ مِنْ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ
 وَالعَزَّى يَا مَوْالِي اَنَا سَلَمْتُ لِمَنْ سَأَلْتَهُمْ وَحَرَبْتُ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
 وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَنَّ اللهُ
 ظَالِمِيكُمْ وَغَاصِبِيكُمْ وَلَعَنَّ اللهُ اَشْيَاعَهُمْ وَاتَّبَاعَهُمْ وَاهْلَ
 مَذْهَبِهِمْ وَابْرَأُ اِلَى اللهِ وَاللَّيْكُمْ مِنْهُمْ

زیارت حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام

آپ کی قبر منور کی طرف رخ کر کے بضرع و شوع اس طرح زیارت پڑھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمَطِيحُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا مَبْرَأَ لِلْمُؤْمِنِينَ
 وَالْحَسَنِينَ وَالْحُسَيْنِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّم السَّلَامُ عَلَيْكَ وَمَرْحَمَةُ اللهِ
 وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلَى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ
 اللهُ أَنَّكَ مَضِيَّتْ عَلَى مَا مَضَى بِهِ الْبَدْرِيُّونَ وَالْمَجَاهِدُونَ فِي
 سَبِيلِ اللهِ الْمَنَاصِحُونَ لَهُ فِي جِهَادِ اَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُونَ فِي نَصْرَةِ
 اَوْلِيَاءِهِ الدَّابُّونَ عَنْ اِحْتِبَائِهِ فَجَزَاكَ اللهُ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَكَثْرَ
 الْجَزَاءِ وَاَوْفَرَ الْجَزَاءِ وَاَوْفَى جَزَاءِ اَحَدٍ مِّمَّنْ وَنِي بِنِعْتِهِ وَاسْتِجَابِ
 لَهُ دَعْوَتُهُ وَاَطَاعِ وِلَاةَ اَمْرِهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَالَعْتَ فِي النَّصِيحَةِ
 وَاَعْطَيْتْ غَايَةَ الْمَجْهُودِ فَبَعَثَكَ اللهُ فِي الشَّهَادَةِ وَجَعَلَ رُوحَكَ
 مَعَ اَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ وَاَعْطَاكَ مِنْ جَنَابِهِ اَفْسَحَهَا مَنَزَلًا وَاَفْضَلَهَا
 عُرْفًا وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِي عَلِيِّينَ فِي الْعَالَمِينَ وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ اَوْلِيَاكَ رَفِيقًا اَشْهَدُ
 اَنَّكَ لَمْ تَهْنُ وَلَمْ تُشْكَلْ وَاَنَّكَ مَضِيَّتْ عَلَى نَصْرَةِ مَنْ اَمْرَكَ

مَقْتَدِرًا بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعًا لِلْبَيْتِينَ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهِ
وَأَوْلِيَائِهِ فِي مَنَازِلِ الْمُخْتَلِفِينَ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

زیارات امام ہفتہ

روز شنبہ (ہفتہ)

روز شنبہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات و سلام بھیجے کا مخصوص

دن ہے جس کا طریق یہ ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ
اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ أَشْهَدُ
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ
لَصَّحْتَ لِوَمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتَّى أَتَاكَ
الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلَ مَا جَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

روز یک شنبہ (انوار)

روز یک شنبہ یعنی انوار حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام پر اس طریق میں درود

سلام کا مخصوص دن ہے۔

السَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ السَّبْوِيَّةِ وَالذَّوْحَةِ الْمَاشِيَةِ الْمُضِيَّةِ
الْمُسْمَرَةِ بِالنُّبُوَّةِ الْمُؤَيَّدَةِ بِالْإِمَامَةِ وَعَلَى ضُجَيْعِكَ أَدَمَ وَنُوحَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُحَدِّقِينَ بِكَ وَالْحَافِظِينَ بِقَدْرِكَ يَا مَوْلَايَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا يَوْمُ الْوَحْدِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَيَا سَمْعَكَ وَأَنَا ضَنْفُكَ

فِيهِ وَجَارِكَ فَأَضْفِنِي يَا مَوْلَايَ وَأَجْرُنِي فَإِنَّكَ كَرِيمٌ تَحْتَبُ الصِّيَافَةَ وَ
 مَأْمُورٌ بِالْإِجَادَةِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ إِلَيْكَ فِيهِ وَرَجَوْتُهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ
 وَأَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ اللَّهِ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

روز دوشنبہ (پیر)

روز دوشنبہ پیر کا دن مخصوص ہے حضرت امام حسن و حضرت امام حسین
 علیہما السلام کی زیارت سے جو اس طرح بجا لانی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَنَ
 رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَنَ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ
 يَا بَنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا صِفْوَةَ
 اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا اَمِیْنَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ
 يَا نُورَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا صِرَاطَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَیَانَ حُكْمِ اللّٰهِ
 اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا السَّیِّدُ الرَّكْبِیُّ
 اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْبُرُّ الْوَفِیُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْقَائِمُ الْاَدْمِیُّ
 اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّوْبِیْلِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْهَادِیُّ
 الْمَهْدِیُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا الطَّاهِرُ الرَّكْبِیُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا
 التَّقِیُّ النَّقِیُّ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْحَقُّ الْحَقِیْقُ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَیُّهَا
 الشَّهِیْدُ الصِّدِّیْقُ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَرَحْمَةً
 اللّٰهِ وَبَرَكَاتٍ

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَنَ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
 اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا بَنَ سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ
 وَاتَّيْتِ الرَّكُوْةَ وَامْرَتْ بِالْمَعْرُوْفِ وَكُهَيْتِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ
 اللّٰهُ مَخْلِصًا وَجَاهِدْتِ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتّٰی اَنَّكَ الْیَقِیْنُ

فَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِثِّي مَا بَقِيَتْ وَيَقِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَنَا يَا مَوْلَايَ مَوْلَى لَكَ وَلَا هِلْ بَيْتِكَ سَلَّمَ لِمَنْ
 سَأَلَكُمْ وَحَرَبٌ لِمَنْ جَارَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ
 وَبَاطِنِكُمْ لَعَنَ اللَّهُ أَعْدَائِكُمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى
 اللَّهِ تَعَالَى مِنْهُمْ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
 هَذَا يَوْمُ الدِّثْنِ وَهُوَ يَوْمُكُمْ مَا وَيَسْهَلُ مَا وَأَنَا فِيهِ ضَيْفًا فَاصْبِرْ لِي
 وَأَحْسِنَ اصْبِرْ لِي فَنِعْمَ مِنْ اسْتَضَيْفَ بِهِ أَنْتَ مَا وَأَنَا فِيهِ مِنْ جَوَارِكُمْ
 فَأَجِيرُونِي فَإِنَّكُمْ مَا مُمُورَانِ بِالضِّيَافَةِ وَالْإِجَارَةِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ
 وَالِكُمْ الطَّيِّبِينَ

روزِ شنبہ (منقل)

روزِ شنبہ (منقل) حضرت امام زین العابدین و حضرت امام محمد باقر و حضرت

امام جعفر صادق علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے۔ لہذا یہ زیارت پڑھے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خِزْرَانِ عَلِمَ اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَا حِمَّةَ وَحَى اللَّهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَيْمَةَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَعْلَامَ التَّقَى السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ يَا أَوْلَادَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ لِبَشَائِكُمْ مُعَادٍ
 لِوَعْدَائِكُمْ مُؤَالٍ لِوَلِيَّائِكُمْ يَا بَنِي أَنْتُمْ وَأُمِّي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَتَوَالِي أَخْرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ أَوْلَهُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَابِلِجَةٍ
 وَوَهُمَ وَالْفُرْ بِالْجِبْتِ وَالطَّاعُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى صَلَوَاتُ اللَّهِ
 عَلَيْكُمْ يَا مَوَالِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْعَابِدِينَ
 وَسَلَامَةَ الْوَصِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عَلِيمِ التَّيِّبِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا صَادِقًا مُصَدِّقًا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوَالِي هَذَا يَوْمُكُمْ وَهُوَ يَوْمُ
 الثَّلَاثِ أَنَا فِيهِ ضَيْفٌ لَكُمْ وَمُسْتَجِيرٌ لَكُمْ فَاصْبِرُونِي وَأَجِيرُونِي
 بِمَنْزِلَةِ اللَّهِ عِنْدَكُمْ وَأَهْلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

روز چہار شنبہ (بدھ)

روز چہار شنبہ (بدھ) حضرت امام موسیٰ کاظم و حضرت امام علی رضا و حضرت امام محمد تقی

و حضرت امام علی نقی علیہم السلام کی زیارت کا مخصوص دن ہے پس ان کی زیارت اس طرح
 بجالائی جائے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا حُجَّجَ اللّٰهِ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا نُورَ اللّٰهِ فِی ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ
 عَلَیْكُمْ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِکُمْ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ یَا بَنِیْ اَنْبِیْ اَرْحَمٰی لَقَدْ عَبَدْتُمْ
 اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ وَ جَاهَدْتُمْ فِی اللّٰهِ حَتّٰی جَعَلٰہِمْ حَتّٰی اَتٰکُمْ الْیَقِیْنَ
 فَاَعٰنَ اللّٰهُ اَعْدَاۤءَکُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرءُ اِلٰی اللّٰهِ
 وَاِلَیْکُمْ مِّنْہُمْ یَا مَوْلٰی یَا اَبَا اَبْرٰہِیْمَ مُوسٰی بْنِ جَعْفَرِ یَا مَوْلٰی
 یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوسٰی یَا مَوْلٰی یَا اَبَا جَعْفَرِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ یَا
 مَوْلٰی یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلٰی لَکُمْ مِّنْ اَنْبِیَآءِکُمْ
 وَ جَعَلْتُمْ مِّنْضِیْفِیْکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ هٰذَا وَ هُوَ یَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ وَ مُسْتَجِیْرًا
 بِکُمْ نَاضِیْفُوْنِیْ وَ اِحْیِیْوُنِیْ بِاَهْلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ۔

روز پنج شنبہ (جمعرات)

روز پنج شنبہ (جمعرات) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مخصوص ہے

اور آپ کی زیارت اس طرح پڑھی جائے۔ اور روز جمعہ کے لیے صفحہ ۶۱۲ دیکھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وِلٰی اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّجَ اللّٰهِ وَ خَالِصَتَہُ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَاٰرِثَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ حُجَّجَ رَبِّ
 الْعَالَمِیْنَ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ
 یَا مَوْلٰی یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ اَنَا مَوْلٰی لَکَ وَاِہْلِ بَیْتِکَ
 وَ هٰذَا یَوْمُکَ وَ هُوَ یَوْمُ الْاَحْمِیْسِ وَاَنَا ضِیْفُکَ فِیْہِ وَ مُسْتَجِیْرُکَ فِیْہِ
 نَآخِصُّ ضِیَافَتِیْ وَ اِحَارَتِیْ حَقِّ اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ۔

زیارت ناحیہ مقدسہ

یہ زیارت حضرت صاحب العصر علیہ السلام نے اپنے جدِ مظلوم حضرت امام حسین کی بارگاہ میں پیش کی ہے
 السَّلَامُ عَلَىٰ آدَمَ صَفْوَةِ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ شِيثَ وَوَلِيِّ
 اللَّهِ وَخَيْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِدْرِيسَ الْفَائِمِ بِحُجَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ نُوحٍ الْكَبَابِ
 فِي دَعْوَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ هُودٍ الْعَمْدِ وَوَدَّ مِنَ اللَّهِ بِمَعُونَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ
 صَالِحِ الَّذِي وَجَّهَهُ اللَّهُ بِكَرَامَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي
 اجْتَبَاهُ اللَّهُ بِحُلَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِسْمَاعِيلَ الَّذِي فَدَاهُ اللَّهُ بِذَبْحِ
 عَظِيمٍ مِّنْ جَدَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ إِسْحَاقَ الَّذِي جَعَلَ اللَّهُ النَّبُوَّةَ فِي
 ذُرِّيَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ يَعْقُوبَ الَّذِي رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصْرَةَ بِرَحْمَتِهِ
 السَّلَامُ عَلَىٰ يُوسُفَ الَّذِي نَجَّاهُ اللَّهُ مِنَ الْحَبِّ بِعَظَمَتِهِ السَّلَامُ
 عَلَىٰ مُوسَىٰ الَّذِي فَتَحَ اللَّهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ هَارُونَ
 الَّذِي حَصَّه اللَّهُ بِنَبُوَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ شُعَيْبَ الَّذِي نَصَرَهُ اللَّهُ عَلَىٰ
 أُمَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ دَاوُدَ الَّذِي تَابَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ خِيَابَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ
 سُلَيْمَانَ الَّذِي ذَلَّتْ لَهُ الْمَجْنُ بِعِزَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ أَيُّوبَ الَّذِي
 شَفَاهُ اللَّهُ مِنْ عِلَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ يُونُسَ الَّذِي أَنْجَزَ اللَّهُ مَضْمُونَهُ
 عِدَّتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ زَكَرِيَّا الصَّابِرِ فِي مِحْنَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ يَحْيَىٰ
 الَّذِي أَرْزَقَهُ اللَّهُ بِسْمِهَا دَرْتَهُ السَّلَامُ عَلَىٰ عَزْرِيحَةَ الَّذِي أَحْيَاهُ اللَّهُ
 بَعْدَ مَيِّتَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ عِيسَىٰ رُوحِ اللَّهِ وَكَلِمَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
 حَبِيبِ اللَّهِ وَصَفْوَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 حُصْنِ بَأَخْوَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ فَاطِمَةَ الرَّهْمَاءِ ابْنَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ
 أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ أَبِيهِ وَخَلِيفَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ الْحُسَيْنِ
 الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ فِي سِرِّهِ
 وَعَلَانِيَتِهِ السَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ جَعَلَ اللَّهُ الشِّفَاءَ فِي تَرْبَتِهِ السَّلَامُ

عَلَى مَنِ الرُّجَابِ مُنَحَّتْ قَبْتِهِ السَّلَامُ عَلَى مِنَ الْأَيْمَةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ السَّلَامُ
 عَلَى بَنِي خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ عَلَى بَنِي سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَى بَنِي
 فَاطِمَةَ الرَّهْمَاءِ السَّلَامُ عَلَى بَنِي خُدَيْجَةَ الْكُبْرَى السَّلَامُ عَلَى بَنِي
 سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى السَّلَامُ عَلَى بَنِي جَنَّةِ الْمَأْوَى السَّلَامُ عَلَى بَنِي
 زَمْزَمٍ وَصَفَاءِ السَّلَامُ عَلَى الْمُرْمَلِ بِالِدَمَاءِ السَّلَامُ عَلَى مَهْتُولِكِ
 الْجَبَاءِ السَّلَامُ عَلَى خَامِسِ أَصْحَابِ الْبَسَاءِ السَّلَامُ عَلَى غَرِيبِ
 الْعُرْبَاءِ السَّلَامُ عَلَى شَهِيدِ الشُّهَدَاءِ السَّلَامُ عَلَى قَتِيلِ الْأُدْعِيَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى سَائِكِي كَرْبَلَاءِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ بَكَتْهُ مَلِكَةُ السَّمَاءِ
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الرُّوحِيَاءُ السَّلَامُ عَلَى يَعْسُوبِ الدِّينِ السَّلَامُ
 عَلَى مَنَازِلِ الدَّرَاهِينِ السَّلَامُ عَلَى الْأَيْمَةِ السَّادَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْحَبُوبِ
 الْمَضْرُوجَاتِ السَّلَامُ عَلَى الشِّفَاةِ الدَّائِلَاتِ السَّلَامُ عَلَى النُّفُوسِ الْمَظْلُومَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الْأَرْوَاحِ الْمُخْتَلِسَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَادِ الْعَائِدَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْجَسُومِ الشَّاحِبَاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الدَّمَاءِ السَّالِفَاتِ السَّلَامُ عَلَى الْأَعْضَاءِ الْمُقَطَّعَاتِ السَّلَامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمَشَالِاتِ
 السَّلَامُ عَلَى الشَّيْئَةِ الْبَارِذَاتِ السَّلَامُ عَلَى حُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آيَاتِكَ الظَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى آيَاتِكَ
 الْمُسْتَشْهِدِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِكَ النَّاصِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 وَعَلَى الْمَلِكَةِ الْمُضَاجِعِينَ السَّلَامُ عَلَى الْقَتِيلِ الْمَظْلُومِ السَّلَامُ عَلَى
 إِخِيهِ الْمَسْمُومِ السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ الْكَبِيرِ السَّلَامُ عَلَى الرَّضِيعِ الصَّغِيرِ السَّلَامُ عَلَى الْأَبْدَانِ
 السَّيْلَةِ السَّلَامُ عَلَى الْبُتْرَةِ الْقَرِيبَةِ السَّلَامُ عَلَى الْمُحْدَلِينَ فِي الْقَلَوَاتِ السَّلَامُ عَلَى النَّارِجِينَ
 السَّلَامُ عَلَى الْمَدْفُونِينَ بِلَدِ الْكُفَّانِ السَّلَامُ عَلَى الرَّءُوسِ الْمَفْرُوقَةِ
 عَنِ الدُّبْدَانِ السَّلَامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصَّابِرِ السَّلَامُ عَلَى الْمَظْلُومِ بِلَدِ
 نَاصِرِ السَّلَامُ عَلَى سَائِكِي التُّرْبَةِ الرَّاحِيَةِ السَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ
 الْقَبْتَةِ السَّامِيَةِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيلُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ أَفْخَرَهُ

مهم عن الأوقات

حَبْرَائِيلُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ تَأْغَاةٌ فِي الْمَهْدِ مِيكَائِيلُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ لَكُنْتُ
 ذِمَّتَهُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ السَّلَامُ عَلَى مَنْ أُرِيقَ بِالظَّالِمِ
 دَمُهُ السَّلَامُ عَلَى الْمُغْسَلِ بِدَمِ الْجِرَاحِ السَّلَامُ عَلَى الْمَجْرَمِ بِكَاسَاتِ
 الرِّمَاحِ السَّلَامُ عَلَى الْمُصْنَمِ الْمُسْتَبَاحِ السَّلَامُ عَلَى الْمُنْحُورِ فِي الْوَرَى
 السَّلَامُ عَلَى مَنْ دَفِنَهُ أَهْلُ الْقُرَى السَّلَامُ عَلَى الْمَقْطُوعِ الْوَتَيْنِ السَّلَامُ
 عَلَى الْمُحَاجِي بِلَا مَعِينِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيبِ السَّلَامُ عَلَى الْخَدِّ
 التَّرِيبِ السَّلَامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيبِ السَّلَامُ عَلَى الشَّخْرِ الْمَقْرُوعِ
 بِالْقَضِيبِ السَّلَامُ عَلَى الرَّاسِ الْمَرْفُوعِ السَّلَامُ عَلَى الْأَجْسَامِ الْعَارِيَةِ
 فِي الْفَلَوَاتِ تَنْهَشُهُمُ الدِّبَابُ الْعَادِيَاتِ وَتُخْتَلِكُ إِلَيْهَا السِّبَاعُ
 الصَّارِيَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى الْمَدْبُوكَةِ الْمَرْفُوفِينَ
 حَوْلَ قَبْرِكَ الْحَافِينَ بِتَرْبَتِكَ الطَّالِفِينَ بِعَرْصَتِكَ الْوَارِدِينَ
 لِيَزِيَارَتِكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنِّي قَصَدْتُ إِلَيْكَ وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ
 لَدَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ سَلَامَ الْعَارِفِ بِحُرْمَتِكَ الْمُخْلِصِ فِي وِلَايَتِكَ
 الْمُتَقَرِّبِ إِلَى اللَّهِ بِمُحَبَّتِكَ الْبَرِّعِي مِنْ أَعْدَائِكَ سَلَامٌ مِنْ قَلْبِهِ بِنُصَايَاكَ
 مَفْرُوعٌ وَدَمْعُهُ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوحٌ سَلَامٌ الْمَفْجُوعِ الْحَزِينِ
 الْوَالِيهِ الْمُسْتَكِينِ سَلَامٌ مَنْ لَوْ كَانَ مَعَكَ بِالطُّفُوفِ رَحْمِي بِنَفْسِهِ
 حَذَّ السُّيُوفِ وَبَدَلَ حُشَاشَتَهُ دُونَكَ لِلدُّخْتُوفِ وَجَاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ
 وَنَصَرَكَ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكَ وَفَدَاكَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ وَمَالِهِ وَ
 وَلَدِهِ وَرُوحَهُ لِرُوحِكَ فِدَاءً قَاهِلَهُ لِذَهْلِكَ وَتَاءً فَلَيْنَ آخِرَتِي
 الدُّهُورُ وَعَاقِبَتِي عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُورُ وَلَمْ أَكُنْ لِمَنْ حَادَبَكَ
 مُحَارِبًا وَوَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَدَاةَ مُنَاصِبًا فَلَا تُدْبِتْكَ صَبَاحًا
 وَمَسَاءً وَلَا تُكْدِبِينَ لَكَ بَدَلَ الدَّمُوعِ دِمَاءً حَسْرَةً عَلَيْكَ وَتَأْسَفًا
 عَلَى مَا ذَهَبَ وَتَلَفًا حَتَّى أَمُوتَ بِلُوعَةِ الْمُصَابِ وَعُصَّةِ الْإِكْتِسَابِ

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ
 وَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعَدْوَانَ وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَمَا عَصَيْتَهُ وَتَمَسَّكَتَ
 بِهِ فَأَرْضَيْتَهُ وَخَشَيْتَهُ وَرَاقَبْتَهُ وَاسْتَحْبَبْتَهُ وَسَدَدْتَ السَّنَنَ
 وَأَطَقْتَ الْفِتْنَ وَدَعَوْتَ إِلَى الرَّشَادِ وَأَوْضَحْتَ سُبُلَ الشَّدَادِ
 وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ الْجِهَادِ وَكُنْتَ لِلَّهِ طَائِعًا وَلِحَدِّكَ مُجْتَمِدًا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تَابِعًا وَلِقَوْلِ أَبِيكَ سَامِعًا وَإِلَى وَصِيَّتِهِ
 أَخِيكَ مُسَارِعًا وَلِعِمَادِ الدِّينِ رَافِعًا وَ لِلطُّغْيَانِ قَامِعًا وَ لِلطُّغَاةِ
 مُقَارِعًا وَ لِلْأُمَّةِ نَاصِحًا وَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ سَابِحًا وَ لِلْفَسَاقِ
 مُكَافِحًا وَ مُحَجِّجَ اللَّهِ قَائِمًا وَ لِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ رَاجِمًا وَ
 لِلْحَقِّ نَاصِرًا وَ عِنْدَ الْبَلَاءِ صَابِرًا وَ لِلدِّينِ كَالِعَا وَ عَنِ حَوَازِنِهِ
 مُرَامِيًا مُحَوِّطَ الْهُدَى وَ تَنْصُرُهُ وَ تَبْسُطُ الْعَدْلَ وَ تَنْشُرُهُ وَ
 تَنْصُرُ الدِّينَ وَ تُظْهِرُهُ وَ تَكْفُتُ الْعَايِبَ وَ تَرْجُرُهُ وَ تَأْخُذُ لِلدِّينِ
 مِنَ الشَّرِيفِ وَ تُسَاوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ كُنْتَ رَبِيعَ
 الْإِنْتَامِ وَ عِصْمَةَ الْإِنْتَامِ وَ عِزَّ الْإِسْلَامِ وَ مَعْدِنَ الْأَحْكَامِ وَ حَلِيفَ
 الْإِنْعَامِ سَالِكًا طَرِيقَ حَدِّكَ وَ أَبِيكَ مُشِيرًا فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيكَ
 وَ فِي الدِّمْرِ رَضِيَ الشَّيْمَ ظَاهِرَ الْكُرَمِ مَتَهَجِّدًا فِي الظُّلْمِ تَوَيْمَ
 الطَّرَائِقِ كَرِيمَ الْخِلَافِ عَظِيمَ السَّوَابِقِ شَرِيفَ النَّسَبِ مُنِيفَ
 الْحَسَبِ رَبِيعَ الرَّتَبِ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ مُحَمَّدَ الْضَّرَائِبِ جَبْرِيْلَ
 الْمَوَاهِبِ حَلِيفَ رَشِيدَ مُنِيبِ جَوَادَ شَدِيدَ عَلَيْهِ إِمَامَ شَهِيدَ
 أَوَاهُ مُنِيبِ حَبِيبِ مُهَيَّبِ كُنْتَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَ لِدَاوُلِقُرَّانِ سَنَدًا وَ لِلْأُمَّةِ عَضُدًا وَ فِي الطَّاعَةِ مُجْتَهِدًا حَافِظًا
 لِلْعَهْدِ وَ الْمِيثَاقِ نَاصِحًا عَنِ سُبُلِ الْفَسَاقِ بَازِلًا لِلْمَجْهُودِ طَوِيلَ
 الزَّكْوَةِ وَ السُّجُودِ وَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زَهْدَ الرَّاحِلِ عَنْهَا نَاطِرًا

إِلَيْهَا بَعَيْنِ الْمَسْتُوحِشِينَ مِنْهَا أَمَّا لَكَ عَنْهَا مَكْفُوفَةٌ وَهَمَّتْكَ عَنْ
 زَيْتِيهَا مَصْرُوفَةٌ وَالْحَيَاظُكَ عَنْ بَهْجَتِهَا مَطْرُوفَةٌ وَرَغَبْتُكَ فِي
 الْوَجْرَةِ مَعْرُوفَةٌ حَتَّى إِذَا الْجُورُ مَدَّ بَاعَهُ وَأَسْفَرَ الظُّلْمَ قِنَاعَهُ وَ
 دَعَى الْعَى أَتْبَاعَهُ وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قَاطِنٌ وَاللِّظَامِلِينَ مُبَايِنٌ
 جَلِيصٌ الْبَيْتِ وَالْمِحْرَابِ مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ تُسْكِرُ
 السُّكْرَ بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ عَلَى حَسْبِ طَاقَتِكَ وَإِمَّا نِكَ تَمَّ أَفْضَاكَ
 الْعِلْمُ لِلذُّكَّارِ وَلَزِمَكَ أَنْ تُجَاهِدَ الْفُجَّارَ فَسَرْتَ فِي أَوْلَادِكَ وَ
 أَهَالِيكَ وَشَيْعَتِكَ وَمَوَالِيكَ وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ وَدَعَوْتَ
 إِلَى اللَّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الْحُدُودِ
 وَالطَّاعَةِ لِلْمَعْبُودِ وَهَمَيْتَ عَنِ الْخَبَائِثِ وَالطُّغْيَانِ وَاجْتَمَعَتْ
 بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ فَجَاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْإِعَادِ إِلَيْهِمْ وَتَأَكِيدُ
 الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فَانكشُوا ذِمَّامَكَ وَبَيْعَتَكَ وَأَسْخَطُوا رَبَّكَ وَجَدَّكَ
 وَبَدَّوْكَ بِالْحَرْبِ فَبَثَّتْ لِلطُّغْيَانِ وَالضَّرْبِ وَطَحْنَتْ جُنُودَ الْفُجَّارِ
 وَاقْتَحَمَتْ تَسْطُلُ الْعِبَارِ مَجَادِلَ بِيْذِي الْفِقَارِ كَأَنَّكَ عَلَى الْمُخْتَارِ
 فَلَمَّ سَارَ أَوْكَ ثَابِتَ الْحَاشِ غَيْرَ خَائِفٍ وَلَا خَاشٍ نَصَبُوا لَكَ غَوَائِلَ
 مَكْرِهِمْ وَقَاتَلُوكَ بِكَيْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ وَأَمَرَ اللَّعِينُ جُنُودَهُ
 فَمَنَعُوكَ الْمَاءَ وَوَرَدَهُ نَاجِرُوكَ الْقِتَالَ وَعَاجَلُوكَ السِّبَالَ
 وَرَشَقُوكَ بِالسَّهَامِ وَالنَّبَالَ وَبَسَطُوا إِلَيْكَ أَكْفَ الْأَرْضِ طَلَامٍ وَلَمْ
 يَرُوعُوا لَكَ ذِمَّامًا وَلَا رَاقِبُونَ لَكَ أَشَاءَ مَهْمُ فِي قَتْلِهِمْ أَوْلِيَاءُكَ
 وَهَيْبِهِمْ رِحَالُكَ وَأَنْتَ مُقَدِّمٌ فِي الْهَبَوَاتِ وَمُخْتَمِلٌ لِلذُّرِيَّاتِ
 قَدْ عَجَبْتَ مِنْ صَبْرِكَ مَلِكَةَ السَّمَوَاتِ نَاخِدُ قُوَابِكَ مِنْ كُلِّ
 الْجِهَاتِ وَأَخْنُوكَ بِالْجِرَاحِ وَحَالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ السَّرَّاحِ وَلَمْ
 يَبْقَ لَكَ نَاصِرٌ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُخْتَسِبٌ تَذِبُ عَنْ لِسُونِكَ وَأَوْلَادِكَ

حَتَّى نَكْسُوكَ عَنْ جَوَادِكَ فَهَوَيْتَ إِلَى الْأَرْضِ جَرِيحًا تَطْوُوكَ الْحَيُولُ
 بِحَوَافِرِهَا وَتَعْلُوكَ الطَّعَاةُ بِبَوَاتِرِهَا فَذَرَسْتُمْ لِلْمَوْتِ جَبِينَكُمْ وَ
 اخْتَلَفْتُمْ بِالْإِدْقِبَاضِ وَالْإِدْبَسَاطِ شِمَالَكُمْ وَيَمِينَكُمْ تُدِيرُ طَرْفًا
 خَفِيئًا إِلَى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ وَقَدْ شَغَلْتَ بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ وَأَهْلِيكَ
 وَأَسْرَعُ فَرَسِكَ شَارِدًا إِلَى خِيَامِكَ مَحْمُومًا بِأَكْيَافِنَا رَايِنُ
 النِّسَاءِ جَوَادِكَ مَخْرَبًا وَسُرْجَكَ عَلَيْهِ مَلُوبًا بُرْدَانٍ مِنَ الْحُدُورِ
 نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْحُدُودِ لِاطْمِنَاتٍ عَنِ الْوَجُوهِ سَافِرَاتِ
 وَبِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتِ وَبَعْدَ الْعِرْمِ مَذَلَّلَاتِ وَإِلَى مَضْرَعِكَ مَبَادِرَاتِ
 وَالشِّمْرِجَالِ عَلَى صَدْرِكَ وَمَوْلِعِ سَيْفِهِ عَلَى نَحْرِكَ قَائِضُ عَلَى
 شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذَائِحُ لَكَ بِمَهْتَدِهِ قَدْ سَكَنْتَ حَوَاسِكَ وَخَفَيْتَ
 أَنْفَاسِكَ وَرَفَعَ عَلَى الْقَنَاةِ رَأْسَكَ وَسَبَى أَهْلَكَ كَالْعَبِيدِ وَصَفَدُوا
 فِي الْحَدِيدِ فَوْقَ أَثْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وَجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ
 يُسَاقُونَ فِي الْبَرَارِيِّ وَالْفُلُوكِ أَيْدِيَهُمْ مَغْلُولَةٌ إِلَى الْأَعْنَاقِ
 يُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ فَالْوَيْلُ لِلْعَصَاةِ الْفُسَّاقِ لَقَدْ قَتَلُوا
 بِثِقَلِكَ الْإِسْلَامَ وَعَظَلُوا الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَنَقَضُوا السَّنَنَ وَالْأَحْكَامَ
 وَهَدَمُوا تَوَاعِدَ الْإِيمَانِ وَحَرَقُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ وَهَمَّ جَوَانِي الْبَغْيِ
 وَالْعُدْوَانِ لَقَدْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ
 أَجْلِكَ مَوْتُورًا وَعَادَ كِتَابُ اللَّهِ مَهْجُورًا وَأَعْوَدَ الْحَقُّ إِذْ هَمَزَتْ
 مَقْهُورًا وَقَدْ يَهْقِدُكَ التَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ وَالتَّحْلِيلُ
 وَالتَّزْيِيلُ وَالتَّوَاوِيلُ وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيرُ وَالتَّسْبِيلُ وَالْإِحَادُ
 وَالتَّعْطِيلُ وَالْأَهْوَاءُ وَالْأَضَالِيلُ وَالْفِتْنُ وَالرِّبَاطِيلُ فَنَامَ نَاعِيكَ
 عِنْدَ قَبْرِ حَبْلِكَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَتَعَالَى إِلَيْهِ بِالْذَمِّ مَعَ
 الْهَطُولِ تَائِدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ سَبْطُكَ وَفَتَكَ وَأَسْتَبِيحُ أَهْلَكَ

وَحَمَاكَ وَسَيِّئَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيكَ وَوَقَعَ الْمَحْذُورُ بِعُتْرَتِكَ وَذَوْبِكَ
 فَأَنْزَعِمِ الرَّسُولُ وَبُكِي قَلْبُهُ الْمَهْمُولُ وَعِزَّاهُ بِكَ الْمَلِيكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ
 وَنَجَّعَتْ بِكَ أُمَّكَ التَّرَهْرَاءُ وَاخْتَلَفَتْ جُنُودُ الْمَلِيكَةِ الْمُقَرَّبِينَ
 تَعَزَّى بِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَقِيمَتْ لَكَ الْمَسَائِدُ فِي أَعْلَى
 عَلِيَّيْنِ وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُومُ الْعَيْنُ وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسَكَهَتْهَا
 وَالْحَنَانُ وَخَرَّانَهَا وَالْأَحْضَابُ وَأَقْطَارُهَا وَالْبَحَارُ وَحَيْثَ أَهْأَا
 وَمَكَّةُ وَبُنْيَانُهَا وَالْحَنَانُ وَوَلَدَانُهَا وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ وَالْمَشْعَرُ
 الْحَرَامُ وَالْحَلُّ وَالْأَحْرَامُ اللَّهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هَذَا الْمَكَانِ الْمُنِيفِ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَحْشُرْنِي فِي زَمَرَتِهِمْ وَأَدْخِلْنِي
 الْحِجَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوسَّلُ إِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ
 وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ رَسُولِكَ إِلَى الْعَالَمِينَ أَجْمَعِينَ وَبِأَخِيهِ الْأَنْزِعِ
 الْبَطِينِ الْعَالِمِ الْمَكِينِ عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِعَاطِمَتِهِ سَيِّدَةِ
 نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَبِالْحَسَنِ الرَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِينَ وَبِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 أَكْرَمِ السُّنْتِشَرِهْدِينَ وَبِأَوْلَادِهِ الْمَقْتُولِينَ وَبِعِزَّتِهِ الْمَظْلُومِينَ
 وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَةَ الْأَوَابِينَ
 وَبِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَصْدَقِ الصَّادِقِينَ وَبِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ مَظْهَرِ الْبَرَاهِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ
 مُوسَى نَاصِرِ الدِّينِ وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِينَ وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَزْهَدِ الزَّاهِدِينَ وَبِالْحَسَنِ
 بْنِ عَلِيٍّ وَآرِثِ الْمُسْتَخْلَفِينَ وَبِالسَّحَابَةِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ أَنْ
 تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِينَ الْأَبْرَارِ الْإِلَاطَةِ وَالسُّيُنِ
 وَأَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَمِينِينَ الْمُطْمَئِنِّينَ الْفَائِزِينَ الْفَرِحِينَ
 الْمُسْتَبْشِرِينَ اللَّهُمَّ التَّيَّبِي فِي الْمُسْلِمِينَ وَالْحَقَنِي بِالصَّالِحِينَ
 وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقِي فِي الْأَخْيَرِينَ وَالصَّرْفِي عَلَى الْبَاغِينَ وَالْكَفَنِي

كَيْدِ الْخَاسِدِينَ وَاضْرُوتِ عَيْتِي مَكْرَ الْمَآكِرِينَ وَاقْبِضْ عَيْتِي أَيَّدِي
 الظَّالِمِينَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَلِكِيَّةِ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ مَعَ
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 بِرُحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَقْسِمُ عَلَيْكَ بِبَيْتِكَ
 الْمَعْصُومِ وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُومِ وَبِنَهْيِكَ الْمَكْتُومِ وَبِهَذَا الْقَبْرِ
 الْمَلْمُومِ الْمَوْسُودِ فِي كَنْفِهِ الْإِمَامِ الْمَعْصُومِ الْمَقْتُولِ الْمَظْلُومِ
 أَنْ تَكْشِفَ مَا بِي مِنَ الْعُيُوبِ وَتَصْرِفَ عَنِّي شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُومِ
 وَتُجَبِّرَنِي مِنَ الشَّارِدَاتِ السُّمُومِ اللَّهُمَّ جَلِّبْنِي بِنِعْمَتِكَ وَرَضْنِي
 بِقِسْمِكَ وَتَعَمَّدْنِي بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَبَاعِدْنِي مِنْ مَكْرِكَ
 وَتَقْمِكَ اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الزَّلَلِ وَسَدِّدْنِي فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
 وَأَسْمَحْ لِي فِي مَدَّةِ الْأَجَلِ وَأَعِظْنِي مِنَ الْأَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ وَبَلِّغْنِي
 بِمَوَالِي وَبِفَضْلِكَ أَفْضَلَ الْأَمَلِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 وَأَقْبِلْ تَوْبَتِي وَارْحَمْ عِبْرَتِي وَأَقْبِلْ عَائِرَتِي وَنَفْسَ كُرْبَتِي وَأَعِزَّنِي
 خَطِيئَتِي وَأَصْلِحْ لِي فِي دُرَيْتِي اللَّهُمَّ لَا تَدْعُ لِي فِي هَذَا الْمَشْهَدِ
 الْمُعْظَمِ وَالْمَحَلِّ الْمَكْرَمِ ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهُ
 وَلَا غَمًّا إِلَّا كَشَفْتَهُ وَلَا رُذْثًا إِلَّا بَسَطْتَهُ وَلَا أَهْلًا إِلَّا عَمَّرْتَهُ
 وَلَا فِسَادًا إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا أَمَلًا إِلَّا بَلَّغْتَهُ وَلَا دُعَاءًا إِلَّا أَحْبَبْتَهُ
 وَلَا مَصِيبًا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا سَمًّا إِلَّا جَمَعْتَهُ وَلَا أَمْرًا إِلَّا أَتَمَمْتَهُ
 وَلَا مَالًا إِلَّا كَثَّرْتَهُ وَلَا خُلُقًا إِلَّا أَحْسَنْتَهُ وَلَا انْفِاقًا إِلَّا أَحْلَفْتَهُ
 وَلَا حَالًا إِلَّا أَحْرَثْتَهُ وَلَا سُوءًا إِلَّا أَصْلَحْتَهُ وَلَا حَسُودًا إِلَّا قَفَعْتَهُ
 وَلَا عَدُوًّا إِلَّا أَرْدَيْتَهُ وَلَا شَرًّا إِلَّا كَفَيْتَهُ وَلَا مَرَضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ
 وَلَا بَعِيدًا إِلَّا أَدْبَيْتَهُ وَلَا شَعْنًا إِلَّا كَمَمْتَهُ وَلَا سُؤَالَ إِلَّا أَعْطَيْتَهُ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعَاجِلَةِ وَثَوَابَ الْأُجَلَةِ اللَّهُمَّ اغْنِنِي

مَحَادِكَ عَنِ الْحَرَامِ وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيعِ الْاَتَامِ اَللّٰهُمَّ رَانِيْ اَسْئَلُكَ
 عِلْمًا تَابِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَيَقِيْنًا شَافِيًا وَعَمَلًا زَاكِيًا وَصَبْرًا
 جَمِيْلًا وَاجْرًا جَزِيْلًا اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَزِدْنِيْ
 اِحْسَانِكَ وَكَرَمِكَ اِلَيَّ وَاجْعَلْ قَوْلِيْ فِي النَّاسِ مَسْمُوْعًا وَ
 عَمَلِيْ عِنْدَكَ مَرْغُوْبًا وَاَثْرِيْ فِي الْخَيْرَاتِ مَثْبُوْعًا وَعَدُوِّيْ
 مَقْسُوْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْاُخْيَارِ فِي
 اِنَاءِ اللَّيْلِ وَاطْرَافِ النَّهَارِ وَالْفَيْئِ شَرِّ الْاَوْشَرَارِ وَطَهِّرْنِيْ مِنْ
 الذُّنُوْبِ وَالْاَوْذَارِ وَاجْرِنِيْ مِنَ النَّارِ وَاجْلِنِيْ دَاِمَةَ الْقَرَارِ وَاغْفِرْ لِيْ
 وَلِجَمِيعِ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَاِخْوَانِي الْمُسُوْمِيْنَ وَالْمُسُوْمَاتِ بِرَحْمَتِكَ
 وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

روز جمعہ

روز جمعۃ المبارک حضرت قائم آل محمد صاحب الامر عجل اللہ فرجہ سے مخصوص
 ہے۔ اور اسی روز حضور صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ حضور کی اس طرح
 زیارت بجالاتی جائے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللَّهِ
 فِي خَلْقِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ
 يُفَرِّجُ بِهِ عَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهْتَدِبُ الْخَائِفُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيَاةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللَّهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنْ
 النَّصْرِ وَظُهُورِ الْأُمْرِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِدٌ
 بِأَوْلِيَّتِكَ وَأُخْرَى لَكَ اتَّقَرَّبْتُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِكَ وَبِأَهْلِ بَيْتِكَ وَأُنْتَظِرُ

ظَهْرَكَ وَظَهْرَ الْحَقِّ عَلَى يَدَيْكَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
وَأَلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يُجْعَلَنِي مِنَ الْمُتَطَرِّينَ لَكَ وَالسَّابِعِينَ وَالتَّاصِرِينَ
لَكَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْفَعِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيَّائِكَ
يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمَتَوَقَّعُ فِيهِ ظَهْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيهِ
لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ لِسَيْفِكَ وَأَنَا يَا مَوْلَايَ فِيهِ ضَيْفُكَ
وَبَارِكُ وَأَنْتَ يَا مَوْلَايَ كَرِيمٌ مِّنْ أَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَا مَوْزُ بِالضِّيَافَةِ وَالْإِجَارَةِ
فَاصْفِنِي وَأَجِرْنِي صَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ
نَزِيلِكَ حَيْثُ مَا أَجْهَتُ رِكَابِي وَضَيْفُكَ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

خطبة أولى يوم جمعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ مَوْجُودًا قَبْلَ حُدُوثِ الْأَشْيَاءِ وَيَبْقَى بَعْدَ فَنَاءِ الْأَشْيَاءِ
تَفَرَّدَ بِالْأَوْلِيَّةِ وَالْقَدَمِ وَوَسَمَ كُلَّ شَيْءٍ مَّا عَدَاهُ بِالْفَنَاءِ وَالْعَدَمِ
كَمَاتِ الْعَرَّشَانِ كُلِّ شَيْءٍ هَذَا لِكِ الْأَوْجُهَةِ وَكُلِّ نَفْسٍ ذَالِقَةٍ
الْمَوْتِ وَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهِ فَنَاءٌ وَيَبْقَى وَجْهٌ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ
الْإِكْرَامِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَحْتِلَافُ النَّبِيَّاتِ وَلَا يَعْرُبُ عَنْهُ
مَعَاصِي الْعِبَادِ فِي الْخَلَوَاتِ سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي مِنْهُ خَلَقَ الْعِبَادَ
وَالْبَيْهَ الْمَعَادِ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ لَشَهَادَةِ أَنَّ اللَّهَ الْأَهُ الْمَلِكُ الَّذِي لَا يُنَارِعُ فِي
مُلْكِهِ وَلَا يُضَادُّ فِي حُكْمِهِ يُعَذِّبُ مَنْ لَبَّسَ بِمَالِئًا كَيْفَ لَبَّسَ
وَيَرْحَمُ مَنْ لَبَّسَ بِمَالِئًا كَيْفَ لَبَّسَ تَعَذِّبُ الْمُسِيئِينَ عَدْلًا وَعَفْوَةً تَفْضُلًا
وَلَشَهَادَةِ أَنَّ مُحَمَّدًا أَسِيدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنذَرِينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمُهَدَاةَ الْمُهْدِيَيْنِ مَنْ رَكِبَ سَفِينَتَهُمْ نَجَّاهُ هَدَى
 وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا ضَلَّ فَعَرَنَ وَهُوَ أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْإِعْتِصَامِ
 بِالتَّقْوَى فَإِنَّهُ حَبْلٌ مَتِينٌ وَعُرْوَةٌ وَثْقَى وَبِعِبَادَتِكُمْ الْمَوْتَ
 قَبْلَ حُلُولِهِ وَإِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ نَزُولِهِ فَإِنَّهُ وَإِذَا قَعَّ
 تَأَزَّلَ فَإِنَّ تَقَرُّوْا مِنْهُ أَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجِ مُشِيْدَةِ اللَّهِ اللَّهُ عِبَادَ
 اللَّهِ فَإِنَّ كُلَّ حَيٍّ فِي الدُّنْيَا إِلَى فَنَاءٍ وَكُلَّ مَدَّةٍ فِيهَا إِلَى انْتِهَاءٍ فَوَا
 عَجَبًا كَيْفَ هَذِهِ الْعُقْلَةُ وَإِنَّمَا حُنَّ كَرَكِبٌ وَقَوْنٌ مِنْ ابْنَاءِ
 السَّبِيلِ سَيُضْرِبُ عَلَيْهِمْ طَبْلُ الرَّحِيلِ فَيُرْمَحُونَ عَمَّا قَبِلُوا وَأَسْفَاهُ
 إِلَى مَتْنِ تِلْكَ الرَّقْدَةِ وَنَحْنُ فِي دَارِ الْبَلَاءِ مَحْفُوفَةٌ وَ
 بِالْغَدْرِ مَعْرُوفَةٌ لَا يَدُومُ أَحْوَالُهَا وَلَا سَلَمٌ نَزَالُهَا الْعَيْشُ فِيهَا
 مَذْمُومٌ وَالْإِمَانُ فِيهَا مَعْدُومٌ كَيْفَ لَا تَعْتَبِرُونَ وَإِخْوَانِكُمْ قَدْ
 سَلَكُوا فِي بُطُونِ الْبَرْزَخِ سَبِيلًا وَفَقَدَتْ أَجْسَادُهُمْ وَعَمِيَتْ
 أَحْبَابُهُمْ أَمَدًا طَوِيلًا جَيْرَانٌ لَدَيْنَا لَسُونٌ وَأَحْبَاءٌ لَا يَتَرَاوِرُونَ
 وَأَعْرَبْنَا مِنْ بَيْتٍ وَحَدَيْتَنَا وَمَنْزِلٍ وَحَشَيْنَا وَمَحَطَّ حَضْرَتِنَا وَ
 مَفْرَدِ عَرَبَتِنَا وَأَمُصِبَتِنَا مَا اسْتَرْعَ الطَّلَبُ وَأَبْعَدَ السَّفَرُ وَأَقْلَّ
 التَّرَادُ وَالْفَسَاةُ إِذَا اسْلَمْنَا الْأَحْبَاءُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْعَلَاظِ الشَّدَادِ وَأَحْرَنَاهُ
 إِذَا نَقَطَ وَكُرْمًا عَنْ حَوَاطِرِ الْأَحْبَاءِ وَالْأَقْرَبَاءِ وَأَكَلَتِ الدِّيْدَانُ مَحَاسِنَنَا
 وَتَصَدَّ مَتِ الْأَعْضَاءُ فَلْيَبْكِ الْبَاكُونَ قَبْلَ أَنْ لَا يَنْفَعُ الْبُكَاءُ وَكَبْتَعْفُونَ
 عَنِ الْخَطِيئَاتِ الَّتِي تَحُولُ بَيْنَ الْأَمْهَاتِ وَالْأَبَاءِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ
 وَأَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ كِتَابُ اللَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْعَصْرَانَ الْإِنْسَانَ لَعْنُ خُسْرٍ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
 عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اس کے بعد پیشمار
 بیٹھ جائے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

خطبة ثمانية يوم جمعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ غَافِرِ الذُّنُوبِ وَقَابِلِ
 التَّوْبِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ سُبْحَانَ مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَبَسَطَ
 اليَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يُكَلِّفْ نَفْسًا إِلَّا دُونَ وَسْعِهَا وَعَفَا
 عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَارِهَا سُبْحَانَ مَنْ لَا يَزِدُكَ عَلَى مَعَاصِي الْعِبَادِ
 إِلَّا كَرَمًا وَجُودًا وَعَلَى كَثْرَتِ الذُّنُوبِ إِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا تَشْهَدُ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَطُوفُ عَلَى الْعِبَادِ بِجُودِهِ وَالْعَوَّادُ عَلَى الْمُذْنِبِينَ بِحِلْمِهِ
 وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَحَبِيبٌ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ
 بَعَثَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الدَّاعِينَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ
 بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قَادَةَ الْأُمَمِ وَأَوْلِيَاءِ التَّعَمُّرِ وَمَعْدِنِ
 الرَّحْمَةِ أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالتَّوْبَةِ عَمَّا سَلَفَتْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ
 وَالْإِنَابَةِ عَنِ الْأَوْزَارِ الَّتِي أَنْقَلَتْ ظُهُورَكُمْ فَإِنَّ تَعَالَى كَرِيمًا
 بِكُمْ رُوِّمَتْ عَلَيْكُمْ يُقْبَلُ الْيَسِيرُ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ
 عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَقَالَ
 قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
 إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ أَلَا فَتَدُ
 أَمْرَكُمْ اللَّهُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ بِالصَّلَاةِ وَعَلَىٰ نَبِيِّهِ وَحَبِيبِهِ فَقَالَ
 تَعْلِمُوا لَكُمْ وَنَشَرْنَا لَكُمْ أَنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى

اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفَاتِدِ الْعُرِّ الْمُحَجِّلِيْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ
 اَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى سَيِّدَةِ نَسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِضْعَةِ
 خَاتَمِ التَّبِيِّيْنَ سَيِّدَتِنَا فاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا
 وَعَلَى الْحَسَنِ الْمُجْتَبَى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ بِكَرْبَلَاءَ وَعَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ
 وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
 وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَا حِجَى اثَارِ الْبِدْعِ
 وَالطُّغْيَانِ هَادِمِ بَنِيَةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوعِ الْبَغْيِ وَالشَّقَاقِ
 صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اَبَائِهِ الْكِرَامِ مَا اَتَّصَلَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامُ
 اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاحْمِلْ نَازِلَنَا بِنِظْرَةٍ مِّنَّا اِلَيْهِ
 وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْهِدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ اُمْرَانَا الْمُؤْمِنِيْنَ
 بِسَزِيْدِ التَّوْفِيْقَاتِ وَاَزِدْ بَادِ الدُّقْبَالِ وَعَكِّوْا الدَّرَجَاتِ اللَّهُمَّ افْعَلْ
 بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهُ بِمَجَاهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 الْمُعْصُوْمِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
 يَدْكُرُ فَتَنْفَعَهُ الدِّكْرَى اِنَّ اللّٰهَ يَا مُرِبَّ الْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاَيْتَاءِ
 ذِي الْقُرْبَى وَيَهْمَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعُظُّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

خطبة اولى عيد الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَفُوهُ تَفْضُلٌ وَعَقُوْبَتُهُ عَذَلٌ لِّسْتُرْعَالِي مَنْ لَوَيْتَاءُ
 فَضَحَّةً وَيَجُوْدُ عَلَيَّ مَنْ لَوَيْتَاءُ مَنَعَهُ سُبْحَانَ مَنْ تَبَى اَفْعَالُهُ عَلَى التَّفْضُلِ
 وَاجْرَى قُدْرَتُهُ عَلَى التَّجَاوُزِ سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لِعَفْوِ عِبَادِهِ بَابَ
 التَّوْبَةِ وَحَسَنَ الْاُوْبَةِ وَتَفَضَّلَ عَلَيَّ اَعْمَالِهِمُ الْخَيْرِ بِالْجَزَاءِ

بِالزِّيَادَةِ فَقَالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَتَوَبُّوْا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً لَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ
 أَنْ يَكْفُرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
 وَقَالَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَلِهَا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 لِوَالِهِ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَىٰ مَا
 هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَىٰ مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِدِينِهِ
 الَّذِي اصْطَفَاهُ وَسَبِيلِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ وَبَصَّرَنَا بِهَا يُوجِبُ الرِّفْقَةَ
 لَدَيْهِ وَالْوُضُوءَ إِلَيْهِ فَأَثَرْنَا الصِّيَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ
 الْقُرْآنُ وَجَعَلَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ وَهُوَ
 شَهْرُ اللَّهِ وَسَيِّدُ الشُّهُورِ وَعُرَّتْهَا وَهُوَ شَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْغُفْرَةِ
 وَشَهْرُ الْحَايِزَةِ نَوْمَانَا فِيهِ عِبَادَةٌ وَأَنْفَاسَانَا فِيهِ تَسْبِيحٌ وَعَمَلْنَا فِيهِ
 مَقْبُولٌ دَعَاؤُنَا فِيهِ مُسْتَجَابٌ فَحَمْدُهُ عَلَىٰ مَا اصْطَفَانَا بِفَضْلِهِ دُونَ
 الْأُمَّةِ الْمَاضِيَةِ وَأَهْلِ الْقُرُونِ الْخَالِيَةِ فَصُمْنَا نَهَارَهُ وَقُمْنَا لَيْلَهُ
 عَلَىٰ تَقْصِيرِهِ وَأَدِينْنَا فِيهِ مِنْ حَقِّهِ قَلِيلًا مِنْ كَثِيرٍ حَتَّىٰ نَارِقْنَا عِنْدَهُ
 تَسَامٍ وَفِتْنَةٍ وَأَنْفِطَاجِ مَدَّتِيهِ فَنَحْنُ مُوَدِّعُونَ وَدَاعٍ مَنْ عَرَّفَ فِرَاقَهُ
 عَلَيْنَا وَأَوْحَشَنَا انْصِرَافَهُ عَنَّا فَنَحْنُ قَائِلُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللَّهِ
 الْأَكْبَرَ وَعِيدَ أَوْلِيَائِهِ الْأَعْظَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ مَصْحُوبٍ
 مِنْ الْأَوْقَاتِ وَيَا خَيْرَ شَهْرٍ فِي الْأَيَّامِ وَالسَّاعَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ
 قَرِينِ جَلِّ قَدْرُهُ مَوْجُودٍ أَوْفَجَمِ فِرَاقُهُ مَفْقُودُ السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ
 شَهْرٍ لَا تَنَافِسُهُ الْأَيَّامُ وَمِنْ شَهْرٍ هُوَ مِنْ كُلِّ أَمْرِ سَلَامٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 كَمَا وَرَدَتْ عَلَيْنَا بِالْبَرَكَاتِ وَعَسَلَتْ عَنَّا وَنَسَّ الْخَطِيئَاتِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ مِنْ مَطْلُوبٍ قَبْلَ وَقْتِهِ وَمَحْرُوفٍ عَلَيْهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ وَعَلَىٰ فَضْلِكَ الَّتِي حُرْمَتَاهُ وَعَلَىٰ مَا كَانَ مِنْ بَرَكَاتِكَ سَلْبِنَاهُ
 اللَّهُمَّ يَا رَحْمَنًا يَا رَحِيمًا يَا عَافِيَةً يَا مُدَدِنَا بِعِصْمَتِكَ

وَاعْفِرْ لَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا فَإِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مُحَمَّدُكَ اللَّهُمَّ
 كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَتَسْتَعِينُكَ وَتَسْتَغْفِرُكَ وَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَرْسَلْتَهُ
 إِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ تَبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ
 وَالْيَاحَا وَالتَّضَيُّلَا وَتَشْهَدُ أَنَّ بَلَّغَ رِسَالَتِكَ وَجَاهَدَ فِي اللَّهِ حَقَّ
 جِهَادِهِ وَعَبَدَكَ حَتَّى آتَاهُ الْيَقِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْمُعْصُومِينَ
 أَلَا إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِيدًا وَجَعَلَ لَهُ أَهْلًا
 فَادْكُرُوا اللَّهَ يَدْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوا وَعَظِّمُوا وَسَبِّحُوا وَمُحَدِّثُوا
 وَادْعُوا لِيَسْتَجِبَ لَكُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ يُغْفِرْ لَكُمْ وَتَضَرَّعُوا وَابْتَهِلُوا
 وَتَوَبُّوا وَابْتَسِمُوا وَأَدُّوا فِطْرَتَكُمْ فَإِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَفَرِيضَةٌ
 وَاجِبَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَلْيُخْرِجْهَا كُلُّ أَمْرٍ مِنْكُمْ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ
 عِيَالِهِ كُلِّهِمْ ذَكَرَهُمْ وَأَنْشَاهُمْ صَغِيرَهُمْ وَكَبِيرَهُمْ صَاعًا
 مِمَّا غَلَبَ مِنْ قُوَّتِكُمْ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَتَرَاحَمُوا
 وَتَعَاظَمُوا وَادَّوَأَفْرَأِضِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ مِنْ
 أَيْفَاعِ الْمَكْتُوبَاتِ وَإِقَامَةِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَاتِ وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ
 وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجِّ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَالْأُمْرِ بِالْمَعْرُوفِ
 وَالتَّهْنِي عَنِ الْمُنْكَرِ وَالإِحْسَانِ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّمًا ذِي
 الأَرْحَامِ مِنْكُمْ وَإِلَى نِسَاءِكُمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ
 مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ مِنْ إِبْتِإَنِ الْفَوَاحِشِ وَشُرْبِ المُسْكِرَاتِ وَالجُودِ
 وَتَرْكِ الوَاجِبَاتِ عَصَمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالتَّقْوَى وَجَعَلَ الأُخْرَةَ
 خَيْرَ النَّاسِ وَلَكُمْ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَابْلَغَ المَوْعِظَةِ
 كَلَامُ اللَّهِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

خطبة ثانية عيد الفطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
 يَجْعَلْنَا زِنَادًا وَرَقَّةً مُضْلِينَ وَلَا مَبْتَدَعَةً شَاكِينَ مُرْتَابِينَ وَلَا عَيْنَ أَهْلِيَّتِ
 نَبِيِّهِ مُشْحَرَفِينَ نَحْمَدُكَ عَلَى مَا هَدَانَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ
 هَدَانَا اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُجْتَبَى وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ وَسَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَأَنَّ
 ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُومِينَ أَيْمَنَّا وَسَادَتْنَا وَنَاوَدْتْنَا إِلَى الْجَنَّةِ بِهَمِّ
 نَتَوَلَّاهُ وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ نَتَبَرَّءُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَآخِذْ لِي
 مِنْ خَدِّكَ اللَّهُمَّ امِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَوْصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ
 وَاعْتِنَامِ طَاعَتِهِ وَإِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الْفَانِيَةِ
 الْخَالِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَهْجَمَ عَلَيْكُمْ الْمَوْتُ الَّذِي لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفْرَجَ
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
 وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَجَنِّبْكَ
 وَصِفَتِكَ أَفْضَلَ صَلَّوْا نَاكَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدِ الْعُرَى الْمُحْجَلِينَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّينَ أَسَدِ اللَّهِ
 الْعَالِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
 عَادَاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالِ مَنْ
 وَالَاهَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِمَامَيْ
 الْمُسْلِمِينَ وَالِ مَنْ وَالَاهُمَا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
 وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
 وَالْمَنْ وَالْأَهْمُ وَعَادِمَنْ عَادَاهُمْ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ الْحُجَّةِ
 الْمُخْلِيفِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
 وَيُغْنِيهِ رِزْقُ الْوَرَى وَيُجُودُهُ نَبَاتُ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَبِهِ تَمَلَأُ الْأَرْضُ
 قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ ظُلْمًا وَجُورًا اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعَمَةَ
 عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا اللَّهُمَّ ظُهُومَهُ إِنَّهُمْ يَرُونَهُ
 بَعِيدًا أَوْ نَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنَّا
 نَشْهَدُ أَنَّ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّاشِدُ ذُو الْمَهْدِ يُؤْنِ الْمَعْصُومُونَ
 الْمَكْرُمُونَ نَحْنُ سَلَّمْنَا لِمَنْ سَأَلَهُمْ وَحَرَبْنَا لِمَنْ حَارَبَهُمْ إِلَى
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ
 وَصِدْقَ النَّيَّةِ وَعِزَّنَا الْحُرْمَةَ وَأَكْرِمْنَا بِالْمُهْدَى وَالِاسْتِقَامَةَ
 وَسَدِّدْ أَسْنِنَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةَ وَأَمْلَأْ قُلُوبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ
 وَطَهِّرْ بَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَةِ وَكفِّفْ أَيْدِينَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسُّرْتَةِ
 وَأَغْضُضْ أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْحَيَاةِ وَأَسَدِّدْ أَسْمَاعَنَا عَنِ
 اللَّغْوِ وَالْغَيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنُّصِيحَةِ وَعَلَيَّ
 الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجَمْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَيَّ الْمُسْتَمِعِينَ بِالِاتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةَ
 وَعَلَيَّ مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ وَعَلَيَّ مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ
 وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلَيَّ مَشَائِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ وَعَلَيَّ الشَّبَابَ بِالِإِنَابَةِ
 وَالتَّوْبَةِ وَعَلَيَّ النِّسَاءَ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَيَّ الْأَغْنِيَاءَ بِالتَّوَّاضِعِ
 وَالتَّسَعُّتِ وَعَلَيَّ الْفُقَرَاءَ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَيَّ الْعُرَبَاءَ بِالْإِذْمَانِ
 وَالسَّلَامَةِ وَعَلَيَّ الْعِزَّاتِ بِالنُّصْرِ وَالْعَلْبَةِ وَعَلَيَّ الْأَسْرَاءَ بِالْخَلَاصِ
 وَالرَّاحَةِ وَعَلَيَّ الْأُمَرَاءَ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَيَّ الرَّعِيَّةَ بِالْإِنصَابِ

وَحُسْنِ السَّيْرَةِ وَعَلَى التَّجَارِ بِالْخَيْرِ وَالْبُرْكَاتِ وَبَارِكْ لِلْحَاجِّ وَالزَّوَّارِ
 فِي الزَّادِ وَالْتَفِقْهُ وَأَقِصْ مَا أَوْجَبَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ
 وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا إِنَّ اللَّهَ بِمَا مُرَّ
 بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِنِّيَأْ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
 وَالْبَغْيِ يُعْظِمُ لِعَظَمَتِكَ تَدَكَّرُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَذُكَّرُ فَتَنْفَعَهُ
 الذِّكْرَى -

خطبة أولي عيد اضحى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا
 هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا
 رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَوْلَانَا سُبْحَانَ اللَّهِ
 الَّذِي ابْتَلَى الْبَرِيَاءَ بِأَنْوَاعِ الْبَلَاءِ الْيَسْتَأْذِنُ الْجَزَاءُ وَلِيُحْسِنَ
 الْعَطَايَا فَبَعَثَ الرَّسُلَ وَلَصَبَ هِدَاةٍ خَيْرِ السُّبُلِ ضِعْفَةَ الْحَالَاتِ
 قَوِيَّةٍ فِي عَرَائِمِ النَّبِيَّاتِ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُمْ أَوْلَى قُوَّةٍ شَدِيدَةٍ
 فَظَلَّتِ الْأَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِينَ وَحَفِضَتْ لَهُمْ أَجْمَعَةَ الْمُشْكِرِينَ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا جَعَلَ عِظَمَةَ
 الْإِخْتِبَارِ وَالْبَلَاءِ سَبَبًا لِمَزِيدِ الْمَثُوبَةِ وَالْجَزَاءِ حَسْرَةَ الْخَدَائِقِ
 بِاجْتِمَاعِهِمْ بِأَحْجَارٍ وَجُدْرَانٍ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَا تُبْصِرُ وَلَا تَسْمَعُ
 ابْتِلَاءً عَظِيمًا وَامْتِحَانًا شَدِيدًا وَلَوْ أَرَادَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنْ يُضْمَعَ
 بَيْتُهُ الْحَرَامَ وَالْمَشَاعِرَ الْعِظَامَ بَيْنَ جَنَاتٍ وَأَنْهَارٍ سَهْلٍ وَقَرَارٍ
 لَكَانَ قَدْ صَغُرَ قَدْرُ الْجَزَاءِ عَلَى حَسْبِ ضِعْفِ الْبَلَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 الَّذِي وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَلَّةِ بَيْتِ الْمُبَارَكِ كَأَوْهَدِي لِلْعَالَمِينَ وَجَعَلَهُ مَثَابَةً
 لِلنَّاسِ كَافَّةً وَمَا مَثَلُ الْعَاكِفِينَ وَالْعَابِدِينَ أَعْمَلُوا عِبَادَ اللَّهِ

فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ الْعَظِيمِ ابْتَلَى اللهُ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهِ اِسْمَعِيْلَ
 فَرَأَى الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَنَّهُ يُوَلِّدُهُ
 ذَا بَحْجٍ وَوَلَدِهِ سَاخٍ فَانْتَبَهَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رَقْدَتِهِ مَرْهُوبًا وَمِنْ مَنَامِهِ مَرْعُوبًا وَقَالَ
 لِابْنَتِهِ يَا خَيْرَ الْبَنِيْنَ وَيَا سَلْدَةَ النَّبِيِّنِ اِنِّي اَرَى فِي الْمَنَامِ عَيَانًا
 اَتَى اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانظُرْ مَا ذَا تَرَى يَا سَيِّدَ الْوَرَى فَقَالَ يَا بَتِ
 افْعَلْ مَا تَوَمَّرَ سَجْدُ نَبِيِّ اِسْتِشَاءَ اللهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَاذْفَرْتِ مِثْنِي
 الْاَوْدَاجَ وَفَارَكَ الدَّمُ الشَّجَايِحَ فَاْحْسِنِي عِنْدَ اللهِ فَرَضْنَا اَوْجَعَلَ اللهُ
 ذَلِكَ عَلَيْكَ فَرَضًا وَضَمَّ ثَوْبَكَ عَنْ دِفْنِي لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّيْفِقَةُ اُمَّحِي
 وَاَقْرَعُ عَلَيْهَا سَلَوِي مَنِيعًا وَاَرُدُّ إِلَيْهَا فَمِصِي مَسْلِيًا وَقُلْ لَهَا
 اِنَّ ابْنِكَ فَقَدَهُ مَوْلَاةُ الْكَرِيْمِ اِلَى دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِيْمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ
 مَقَالَتَهُ وَاَنْتَهَتْ وَصِيَّتُهُ شَدَّةُ الْخَلِيْلِ شَدًّا وَرَيْثًا وَاَضْجَعُوْا ضَجَاعًا
 رَفِيْقًا فَاَقْبَلَتْ الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً وَاَصْبَحَتْ اَلْاَرْضُ وَالْجِبَالُ
 رَاَجِفَةً وَالْمَلَائِكَةُ مُتَفَرِّعَةً وَالْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً وَالسَّمَاوَاتُ مِنْ
 فَوْقِهِمْ تَضْحِكُ وَاَلْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَضْحِكُ رَحْمَةً لِلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ
 وَتَعْجَابًا مِنْ صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فَلَمَّا قَدَّرَ اِيَّ اللهُ صِدْقَ نَبِيِّتِهِ وَ
 اِحْلَاصَ طَوْبِيَّتِهِ وَقُوَّةَ صَابِرَتِهِ عِنْدَ بَلِيَّتِهِ نَادَى اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
 يَا اِبْرَاهِيْمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّوْيَا اِنَّكَ ذَاكَ بِحُزْنِي الْمَحْسِنِيْنَ
 اِنَّ هَذَا هُوَ الْبَلَاءُ الْمُسِيْنُ وَفَدَيْتَاهُ بِذَبْحِ عَظِيْمٍ فَتَهَضُّ عِنْدَ
 ذَلِكَ الْخَلِيْلُ بِالْمُدِّيَةِ اِلَى مَا اَتَتْ حَبْرُ نَبِيْلٍ مِنَ الْفَدْيَةِ فَذَجَّهَا
 قُرْبَانًا وَجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللهِ عَيَانًا فَاجْرَاهَا اللهُ فِي عَقِبِهِ
 سِنَّةً اَكْمَلَ عَلَيْكُمْ بِهَا اَلْمِثْنَ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَلَا اللهُ
 وَاللهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللهُ اَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى
 مَا اَوْلَانَا الَّذِي تَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِالْاِنْعَامِ وَالْاِكْرَامِ وَرَزَقَنَا مِنْ هَيْمَةِ

الْوُعَامِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمُجِيبِ الْمُبْعُوثِ عَلَى
 كَافَّةِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى الْبَرِّ الْكِرَامِ مَا دَامَ عَوْدُ الْعِيدِ وَحَيْثُ بَيْتُ اللَّهِ الْحَرَامِ
 الْوَارِثِ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ قَدْ جَرَتْ السَّنَةُ بِأَرَاقَةِ دَمٍ سَائِلٍ تَكُونُ غَالِبَةً
 إِثْمَانَهَا كَامِلَةً فِي أَرْكَانِهَا فَاذْأَوْجِبَتْ جُنُوبَهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَ
 أَطْعَمُوا الْقَانِعِ وَالْمُعْتَرِكِ كَذَلِكَ سَخَّرْنَا هَالِكَكُمْ لِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
 إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغَ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ الْمَلِكِ الْعَلَامِ أَعُوذُ بِاللَّهِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ
 الْكُوثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَالْحُرَانَ شَانِيَتَكَ هُوَ الْوَالِدُ بَرُّهُ ط

خطبة ثانية عيد الضحى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمُدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ
 وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ الْفَسَاوِ وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي
 اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَنُكْرَهُ
 الْمُشْرِكُونَ وَجَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بِشِيرَاوِ نَدِيرَاوِ دَاعِيَا إِلَى اللَّهِ
 بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يُعْصِمْهَا
 فَقَدْ غَوَى أَوْصِيَكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ الَّتِي يَنْفَعُ بِطَاعَتِهَا مَنْ
 أَطَاعَهَا وَالَّتِي يَصْرُبُ بِمَعْصِيَتِهَا مَنْ عَصَاهَا الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادُكُمْ
 وَعَلَيْهَا حِسَابُكُمْ فَإِنَّ التَّقْوَى وَصِيَّةُ اللَّهِ فِيكُمْ وَفِي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ
 أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا اتَّفَعُوا بِمَوْعِظَةِ اللَّهِ وَالْزُمُوا كِتَابَهُ فَيَا نَبِيَّ
 أَبْلَغِ الْمَوْعِظَةَ وَخَيْرِ الْأُمُورِ فِي الْمَعَادِ عَاقِبَةً وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ الْحِجَّةَ
 فَلَا هَيْكَلٌ مِّنْ هَلَكِ الْأَعْنَ بَيْتِنَا وَلَا يَحْيِي مَنْ حَيَّ الْأَعْنَ بَيْتِنَا وَقَدْ
 بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ فَأَلْزَمُوا وَصِيَّتَهُ وَمَا تَرَكَ فِيكُمْ مِنْ
 بَعْدِهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ الَّذِينَ لَا يُضِلُّ مَنْ تَسَّكَ
 بِهِمَا وَلَا يَهْتَدِي مَنْ تَرَكَهُمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ
 رَسُولِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالِ مِنْ وَالِدِهِ وَعَادِمِنْ
 عَادَاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالِ مِنْ وَالِدَاتِهَا وَعَادِمِنْ عَادَاتِهَا اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِمَامَيْ الْمُسْلِمِينَ وَالِ مِنْ وَالِدَيْهِمَا وَعَادِمِنْ عَادَاتِهِمَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عِي
 ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
 وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
 وَالِ مِنْ وَالِدِهِمْ وَعَادِمِنْ عَادَاتِهِمْ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ
 الْخَلْفِ الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بَقِيَ بَقِيَّتِ الدُّنْيَا
 وَيُمِينِ رِزْقِ الْوَرَى وَيُوجُودِهَا تَبَتَّتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ تَمَلُّدُ الْأَرْضِ
 تَسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَّتْ ظُلْمًا وَجُورًا اللَّهُمَّ افْتَحْ لَهُ فَتْحًا
 لَيْسِيًّا وَالنَّصْرَةَ لِنَصْرَائِكَ اللَّهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِينِكَ وَسِتْرًا
 نَبِيِّكَ حَتَّى لَا يَسْتَخْفِيَ لِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْعُبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةِ كَرِيمَتِكَ تَعَزُّبًا بِهَا الْأَسْلَامَ
 وَأَهْلَهُ وَتَدَلُّ بِهَا الْبِتْفَاقَ وَأَهْلَهُ وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدَّعَاةِ وَالْحَا
 كِمَاتِكَ وَالْعَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 اللَّهُمَّ مَا حَمَلْنَا مِنَ الْحَبْرِ فَعَرَفْنَاهُ وَمَا قَصَرْنَا عَنْهُ فَعَلِمْنَاهُ اللَّهُمَّ
 ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ وَبَعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ

وَأَكْرَمُنَا بِالهُدَى وَالرِّسْقَامَةِ وَسَدِّدُ أَسْتِنَانَا بِالصُّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَأَمْدًا
 قُلُوبِنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بَطُونَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَةِ وَالْكَفِّ
 أَيْدِينَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرْقَةِ وَأَعْضُنْ أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْخِيَانَةِ
 وَأَسَدِّدْ أَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغَيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ عُلَمَائِنَا بِالرُّهْدِ
 وَالنَّصِيحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِينَ بِالْجَهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِينَ
 بِالدِّتْبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالصِّحَّةِ
 وَعَلَى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلَى مَشَائِخِنَا بِالنُّوَارِ
 وَالسَّكِينَةِ وَعَلَى الشُّيَابِ بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالحَيَاءِ
 وَالْحِفَّةِ وَعَلَى الْأَعْيَانِ بِالتَّوَاضُّعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ
 وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْعَرَبِيَّةِ بِالرُّمِينِ وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى الْغُرَاةِ بِالنُّصْرِ
 وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْأَسْرَاءِ بِالْخُلَاصِ وَالسَّرَاحَةِ وَعَلَى الْأَمْرَاءِ بِالْعَدْلِ
 وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى السَّرْعِيَّةِ بِالْإِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيَرَةِ وَعَلَى التَّجَارِ
 بِالْخَيْرِ وَالْبُرْكَاتِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَأَقْبِضْ
 مَا أُوجِبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
 الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
 وَإِتْيَانِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يُعْظِمُكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَذْكُرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرُ

ضمیمہ مفیدہ

مع

ملحقات جدیدہ

مسائل متفرقہ

فروغہ اعلم دوران، افقہ زمان، اعلم العلماء مجتہد اعظم آقائے آقا سید محسن طباطبائی
حکیم نجفی مدظلہ العالی علی رؤوس المسالین۔

مسئلہ ۱۔ اگر مردہ مجتہد زندہ سے اعلم ہو تو اس کی تقلید پر تمام مسائل میں باقی رہنا
واجب ہے۔ اور اگر زندہ مجتہد اس سے اعلم ہو تو پھر زندہ کی طرف رجوع کرنا واجب
ہے۔ اور اگر دونوں مجتہد حجتی اور مجتہد میت، مساوی ہوں تو پھر مقلد کو اختیار ہے کہ
جس کی جی چاہے تقلید کرے اگرچہ زندہ کی تقلید کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ (۲)۔ صرف اونٹ نجاست خور کا پسینہ نجس ہے۔ ہر حیوان نجاست خور کا
پسینہ نجس نہیں ہے۔

مسئلہ (۳)۔ احتیاطاً مستحب یہ ہے کہ نپٹلی کے جدا ہونے کی جگہ تک پاؤں کا مسح
کرے اور ہاتھ کو پاؤں پر رکھ کر اگر تھوڑا سا کھینچے کہ جس پر مسح صادق آجائے تو کافی ہوگا
مسئلہ (۴)۔ تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل کافی ہے اور وضو کی بھی احتیاج
نہیں۔ اگر ان میں سے ایک غسل جنابت ہو۔ جنابت کا قصد کرے یا غیر جنابت غسل کا رنگ
غیر جنابت کی حالت میں احتیاطاً وضو کرنا چاہیے۔ اور اگر نہ تمام غسلوں کی نیت کرے اور
نہ ان میں سے کسی ایک کی بلکہ صرف قربت کی نیت کرے تو ظاہراً یہ غسل باطل ہے مگر یہ
کہ اجمالاً تمام کی نیت ہو جائے۔

مسئلہ (۵)۔ امام علیہ السلام کے زمانہ میں جمعہ کے دن واجب ہے کہ نماز ظہر کی بجائے
نماز جمعہ کو پڑھے لیکن موجودہ زمانے میں جب کہ امام علیہ السلام غائب ہیں اگر کوئی شخص
نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے۔ لیکن اس کے لئے احتیاطاً واجب یہ ہے کہ نماز ظہر کو بھی
بعد میں پڑھے۔

مسئلہ (۶)۔ "أَشْهَدُ أَنْ عَلَيَا وَرَبِّيَ اللَّهُ" اذان و اقامت کا جز نہیں لیکن شہادتین کے
بعد یہ جملہ کسباً نیت قربت مستحب ہے۔

مسئلہ (۷) بڑھام دیا بو طبعی عورت اگر روزہ رکھنے سے معذور ہوں تو ان پر کفارہ دیا کا وجہ مشکل ہے۔ جہاں دینا ہے تو احتیاط یہ ہے کہ گندم سے ہو بلکہ دودھ ہونے چاہئیں۔

مسئلہ (۸) منس کو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف خواہ مستحق موجود ہو یا نہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر مستحق کے موجود ہوتے ہوئے ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کر کے لے جانا فوریت کے منافی ہو تو پھر احتیاط اس میں ہے کہ بغیر حاکم شرع کی اجازت سے نقل نہ کرے۔

مسئلہ (۹) مال منس سہم امام علیہ السلام کا اختیار مجتہد عادل کو ہے اگرچہ غیر علم ہو۔ اور اس کا مصرف وہ موارد ہیں جن میں امام علیہ السلام کی خوشنودی و رضا شامل ہو یعنی مومنین کی ضروریات کا ربح کرنا اور اہل علم حضرات کی حاجتوں کو پورا کرنا اور ترویج و اشاعت دین کے مقام کو اہمیت حاصل ہے۔

مسئلہ (۱۰) اگر تحصیل علم مستحب ہو۔ اور وہ کسب کرنے پر قادر ہو۔ اور وہ کسب اس کی شان کے لائق ہو تو پھر اسے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ اور اگر کسب کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا وہ کسب اس کی شایان شان نہ ہو تو پھر اسے سہم فقرا سے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

مسئلہ (۱۱) وہ منس جو بعض شہروں میں تو وزن یا پیمائش سے فروخت ہوتی ہو۔ اور بعض دوسرے شہروں میں گن کر فروخت ہوتی ہو تو اس کا ہر ایک شہر میں اسی شہر کے رواج کے تحت حکم ہوگا۔ یعنی جہاں وزن ہوگا وہاں سود ہوگا۔ اور جہاں وزن کے ساتھ فروخت نہ ہو تو وہاں سود نہ ہوگا۔

مسئلہ (۱۲) اگر جنس ایک رہے صرف صنف بدل جائے جیسے گندم اور آٹا تو ان میں سود حرام ہوگا۔ اور اگر ایک چیز دوسری سے پیدا ہو تو یہ دو جنس ہوں گی اور سود ان میں ثابت نہ ہوگا۔ جیسے دودھ اور کھن۔

مسئلہ (۱۳) مجتہد میت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز اقویٰ ہے۔ لیکن ابتداءً مردہ مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔

مسئلہ (۱۱۲) اگر نماز میت میں متعدد صفیں ہوں اور سب لوگ فراوی نماز پڑھیں۔ تو نماز کی صحت محل تامل ہے۔

مسئلہ (۱۱۵) میت کو قبر سے نکال کر مشابہ مشرفہ معصومین علیہم السلام میں منتقل بنا باراقوی جائز ہے۔

مسئلہ (۱۱۶) بضرع تہیم زمین پر باہم دونوں پتھیلیوں کو مارنا اور بنا برا حوط و درتہ مارنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ تو پیشانی اور دونوں ہاتھوں کے مسح کے لئے اور دوسری مرتبہ صرف ہاتھوں کے مسح کے لئے۔

مسئلہ (۱۱۷) احتیاط واجب اس میں ہے کہ زوج خود عورت کی طرف سے اپنے ساتھ عقد پڑھنے میں وکیل نہ بنے۔

مسئلہ (۱۱۸) عام متعارف بندوق کے شکار کا حلال ہونا بعید نہیں۔ خصوصاً جب گولی مخروطی شکل کی ہو۔ البتہ چھوٹی چھوٹی گولیاں جنہیں چھترے کہتے ہیں ان میں اشکال ہے۔

مسئلہ (۱۱۹) زندہ مچھلی کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ (۱۲۰) جب مچھلی کو زندہ پانی سے باہر نکال کر دو ٹکڑے کر دیا جائے تو اگر اس کا ایک ٹکڑا جراحی زندہ ہو۔ دوبارہ پانی میں جا پڑے تو اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

مسئلہ (۱۲۱) اگر شوہر بیوی کو نذر کرنے سے روک دے تو پھر عورت نذر نہیں کر سکتی۔ البتہ جب شوہر کے حق کے منافی نہ ہو تو پھر شوہر کی اجازت کے معتبر ہونے میں اشکال ہے اگرچہ اعتبار بعید نہیں۔

مسئلہ (۱۲۲) اگر نذر اطاعت کے کام کرنے کی ہو تو پھر دو رکعت نماز یا ایک دن کا روزہ رکھنا کافی ہوگا۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک عین روزہ رکھوں گا تو اسے سبھی ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے۔ اور اگر نذر کرے کہ ایک زمانہ روزہ رکھوں گا تو اسے پانچ دن روزے رکھنے ہوں گے۔

مسئلہ (۱۲۳) اگر باپ بیٹے کو اور شوہر بیوی کو قسم کھانے سے منع کریں تو پھر بیٹے اور بیوی کی قسم صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ (۱۲۴) جب بیٹا باپ کی اور بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر قسم کھائے تو باپ اور

شہر کو متحق حاصل ہے کہ وہ ان کی قسم کو ختم کر دیں۔

مسئلہ (۲۵) جب انسان مجبوری یا بھول جانے کی وجہ سے قسم پر عمل نہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں یہی حکم ہے، اس کے لئے جب کوئی اُسے مجبور کرے کہ وہ اپنی قسم پر عمل نہ کرے اسی طرح اُس دوسرا سی شخص کی قسم کہ جو کہتا ہے کہ واللہ ابھی نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور پھر وہ اپنے دوسرا کی وجہ سے نماز میں مشغول نہ ہو اور اگر اس کا دوسرا اس حد تک پہنچ چکا ہو کہ وہ شخص بے اختیار اپنی قسم پر عمل نہ کر رہا ہو تو پھر اس پر بھی کفارہ نہیں۔

مسئلہ (۲۶) اگر وقف خراب ہو جائے تو پھر بھی وہ وقف سے خارج نہیں ہوگا۔ مسجد میں حکم یہی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے جب وہ فائدہ اٹھانا ممکن نہ ہو کہ جس کے لئے وقف تھیں تو وقف باطل ہو جائے گا۔ اور وہ چیزیں مطلق صدقہ ہو جائیں گی۔

مسئلہ (۲۷) بیوی منقولات جیسے حیوانات وغیرہ سے وارث ہوگی۔ اسی طرح مکان و درخت، لکڑیوں وغیرہ سے بھی وارث ہوگی لیکن وارث اگر اسے اس کی قیمت دے تو اسے قبول کر لینی واجب ہوگی۔ میوہ و درخت، کھیتی جو شہر کے مرنے کے وقت موجود تھی خود ان سے وارث لے سکتی ہے لیکن بیوی زمین سے خواہ گھر کی ہو یا باغات کی یا زراعتی ہو۔ کسی سے بھی زمین سے اور نہ اُس کی قیمت سے وارث ہوگی۔

مسئلہ (۲۸) جب کوئی شخص مر جائے تو اس کے بالغ وارث اپنے حصہ سے مرنے والے کی عداداری مثل فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں لیکن وہ نابالغ وارث کے حصہ سے کوئی روپیہ وغیرہ مرنے والے کی عداداری پر خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ (۲۹) جب کوئی انسان کسی کی غیبت کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب ہے کہ اگر ذمہ فساد وغیرہ پیدا نہ ہو تو اس شخص سے جا کر معافی مانگے اور اس سے کہے کہ وہ اس کو حلال کر دے اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لئے خدا سے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کرے۔

مسئلہ (۳۰) حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے نہیں اٹھالے جاسکتا۔

مسئلہ (۳۱) وہ آواز اور طرز جو لہو و لعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ غنا ہے۔ اور حرام ہے۔ اگر یہ نوحہ یا مجلس امام حسین علیہ السلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے۔ جیسا کہ آج کل ہماری مجالس میں سینما و گراموفون وغیرہ کی طرز و آواز پر تصدیق بنا کر پڑھے جاتے ہیں یہ بھی حرام ہیں (البتہ صرف اچھی آواز اور خوش الحانی سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس و قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ (۳۲) وہ انعامات وغیرہ جو بینک اُن اشخاص کو اپنی طرف سے دیتا ہے کہ جن کا حساب بینک میں ہوتا ہے چونکہ وہ لوگوں کو تشویق دلانے کی غرض سے اپنی طرف سے دیتا ہے اور جس سے کسی کو ضرر و نقصان نہیں پہنچتا لہذا احلال و جائز ہے۔

مسئلہ (۳۳) گلی و کوچہ و بازار میں کہ جہاں عورتیں گزرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے۔ جب کہ ماتم داروں کے سینے قمیص وغیرہ سے پوشیدہ ہوں۔ اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے کر جانا بھی جائز ہے۔ لیکن انہیں چاہیے کہ آلات لہو و لعب اپنے ساتھ استعمال نہ کریں۔

مسئلہ (۳۴) مہبہ میں اور ہدیہ میں اور جو کچھ ڈھونڈنے سے ملے یا وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہو۔ اور اگر مال میں زیادتی ہو جائے (جیسے جانوروں کے بچے پیدا ہو جائیں) تو اس زیادتی میں اور اُس میراث میں جو غیر متوقع طور پر ہاتھ لگے بنا براحوط خمس دینا ہوگا۔

مسئلہ (۳۵) اتومی یہ ہے کہ نماز واجب کے وقت نوافل یومیہ کے علاوہ مستحب نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۳۶) واجب ہے کہ جہاں پر نماز پڑھے وہ پوری جگہ ایسی نجاست سے جو نماز گزار کے جسم یا لباس میں سرایت کر سکتی ہو۔ پاک ہو۔ پس اگر وہ جگہ خشک ہو۔ اور نجاست سرایت نہ کرے تو نماز صحیح ہے مگر جائے سجدہ اگر نجس ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اگرچہ خشک ہی ہو۔ بلکہ مستحب ہے کہ تمام جگہ پاک ہو۔

مسئلہ (۳۷) اگر ذکر رکوع یا ذکر سجود بھول جائے اور رکوع یا سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو نماز صحیح ہوگی مگر لمپٹ نہیں سکتا۔ اگرچہ ابھی لپید کے رکن میں نہ بھی داخل ہوا

ہو۔ کیونکہ اُس کا عمل گذر چکا رہا ہے کہ اس کمی کی وجہ سے سجدہ سہو بجالائے۔
مسئلہ (۳۸) اگر یہ پتہ نہ چلے کہ خلفت الکر کون ہے تو پھر دونوں لڑکوں پر وجوب کفائی کی طرح
والدین کی عبادت بجالانے کا حکم ہے۔

مسئلہ (۳۹) جب قضا نماز میں ایک دن کی ہوں جیسے ظہر اور عصر ایک دن کی تو ترتیب
سے ان کی قضا بجالانا واجب ہے۔ اور اگر ایک دن کی نہ ہوں تو پھر ترتیب وار بجالانے میں
اشکال ہے۔ اگرچہ احتیاط اسی میں ہے۔

مسئلہ (۴۰) جب کسی انسان کی کسی جگہ پر کوئی ملک وجاؤاد ہو۔ اور وہ چھ ماہ اس ملک و
جاؤاد میں رہ بھی چکا ہو تو وہ جگہ اُس کا وطن ہوگا لیکن اگر وہاں کے قصد وطنیت سے اعراض
کر چکا ہو تو پھر وہ جگہ وطن نہ ہوگی۔ اگرچہ ملک بھی موجود ہو۔ اور چھ ماہ بھی رہ چکا ہو۔

مسئلہ (۴۱) جب یہ صادق آجائے کہ کسی کا سفر کرنا اُس کا شغل و عمل ہے تو وہ نماز پوری
پڑھے گا اگرچہ پہلا سفر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ (۴۲) افعال نماز میں گمان کا یقین کے حکم میں ہونا مشکل ہے لہذا بجالانے کے
گمان میں نماز کے بعد اس نماز کا اعادہ کرے اور نہ بجالانے کے گمان کے وقت واپس
لوٹ کر اس چیز کو بجالائے اور پھر اعادہ نماز بھی کرے۔

مسئلہ (۴۳) وہ چیز جو باپ اپنی بیٹی کو بطور جہیز دیتا ہے اگر تو باپ صلح یا بخشش کے طور
پر اپنی لڑکی کا ملک قرار دے تو پھر وہ لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اس نے جہیز
اپنی لڑکی کا ملک قرار نہ دیا ہو تو پھر وہ اُسے واپس لے سکتا ہے۔

مسائل بطور سوال و جواب

منقول از بیان الخمس

سوال (۱) آیہ قرآن وَاَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ مِّنْ ثَمَرِ النَّخْلِ لَفْظٌ غَنِمْتُمْ ان ساتوں قسموں کو شامل ہے جن کا اکثر احادیث میں ذکر ہے یا لفظ غنیمت سے مراد صرف وہ مال ہے جو جنگ کے بعد کفار سے لوٹ میں جو وقتہ سے حاصل ہو نہ سب اہل بیت و مسلک شیعین اہل بیت میں غنیمت سے مراد فائدہ مکتبہ ہے یا صرف لوٹ کا مال۔
جواب۔ باسم تعالیٰ، مراد مطلق غنیمت ہے مگر مراد کا استثناء ہوا ہے۔ اسے رسالہ توضیح سے جاننا چاہیے۔

سوال (۲) آیہ مذکورہ میں ذوی القربی سے مراد ایام زمانہ ہیں جو آں حضرت کے بعد ان کی جگہ حجت خدا اور امام خلق ہوئے ہیں۔ یا ذوی القربی سے مراد تمام سادات ہیں۔
جواب۔ ذوی القربی سے مراد بالخصوص ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں اور سہم سادات کے حق دار سادات بنی ہاشم ہیں۔

سوال (۳) سہم امام کے کہتے ہیں اور کن حصّوں کو سہم امام کہا جاتا ہے اور کیا ایام زمانہ پر یہ فرض ہے کہ وہ سہم امام صرف سادات پر تقسیم کریں یا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ جہاں ضرورت ہو اور مصلحت سمجھیں صرف یا تقسیم کریں اگرچہ غیر سادات بھی ہوں۔
جواب۔ سہم امام سے مراد خدا اور رسول اور ذوی القربی کے حصّے ہیں اور سہم سادات سے مراد یتامیٰ و مساکین اور ابن سبیل کے حصّے ہیں۔

سوال (۴) حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سہم امام سادات سے مختص رکھتے تھے۔ یا حسب ضرورت و مصلحت صرف فرماتے تھے۔ اگر ضرورت دوم درست ہے تو کن کن پر اور کس کس کام پر صرف فرماتے تھے۔

جواب۔ اپنی نظر میں جہاں مصلحت سمجھتے صرف فرماتے تھے۔

سوال (۵) کیا بوقت ضرورت سہم امام کا ایک حصہ مجتہد جامع الشرط کی اجازت سے معلوم دین کی تحصیل پر صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب - مجتہد کی اجازت سے جس کی تقلید ہو جائز ہے۔

سوال (۶) غیبت امام کے زمانہ میں کیا شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے یا جاری ہے اور جو چیز شیعوں پر معاف کر دی گئی ہے۔ وہ خمس ہے یا انفال ہیں؟

جواب - جو چیز معاف کر دی گئی ہے۔ وہ میدان جنگ کے لوٹ کے مال اور انفال ہیں۔

سوال (۷) غیبت امام کے زمانہ میں کیا مجتہد جامع الشرط کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ فرمان و عمل آئمہ طاہرین علیہم السلام کے مطابق خمس اور خاص کر سہم امام تقسیم فرمائیں یا نہیں۔

جواب - حاکم شرع اور نایب امام کی نظر میں اگر وہ ان امور میں سے ہے جہاں سہم امام صرف ہو سکتا ہے تو درست ہے۔ جیسا کہ رسالہ کی طرف رجوع کرنے سے واضح ہو جائیگا۔

سوال (۸) زید زمین و مکان اور دیگر اموال رکھتا ہے۔ اور ہر سال اخراجات سے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے جو اخراجات سال کے بعد چ جاتے ہیں مگر اس سے کبھی اس

نے خمس ادا نہیں کیا۔ اسی طرح اُسے معلوم ہے کہ اُس کے آبا و اجداد بھی یہی جائداد رکھتے تھے بلکہ اُس کی آمدنی سے مزید جائداد خریدتے تھے مگر جس کسی نے ادا نہیں کیا تو اس صورت

میں زید پر واجب ہے کہ وہ اپنی جدی و پدری اور اپنی کمائی ہوئی جائداد کے ہر حصہ سے زمین یا مکان یا سامان خانگی وغیرہ سے خمس ادا کرے۔ اگر لازم ہے تو کیا ایسا کرنے سے وہ

بری الذمہ ہو جائے گا۔

جواب - مال میراث میں اگر باپ و دادا کے خمس ادا کرنے یا نہ کرنے کا علم یقین نہ ہو۔ تو اس مال کو صحیح سمجھیں۔ اور اگر یقین ہے کہ خمس واجب تھا اور یہ نہیں ادا کیا گیا تو چاہیے کہ ادا

کرے۔ البتہ سال کے منافع میں جو سال کے خرچ سے بچ رہے اُس کا خمس ادا کرنا لازم ہے۔ پس انشاء اللہ بری الذمہ ہو جائے گا۔

سوال (۹) بعض فقہاء فرماتے ہیں۔ اور اپنی کتب و رسائل میں لکھتے ہیں کہ جو مال بذریعہ تجارت یا بذریعہ مشاہرہ ملازمت یا اجرت یا حق الخدمت وغیرہ ایسے شخص سے حاصل ہو

جس نے باوجود خمس حاصل ہونے کے پھر بھی ادا نہیں کیا۔ محصل پر لازم ہے کہ قبل از استعمال اس کا خمس ادا کرے ورنہ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

جواب۔ جو منافع سال کے خرچہ سے بچیں۔ ان پر خمس واجب ہے، سال پورا ہو جانے کے بعد۔ رہا مسئلہ خدمت و محنت و مزدوری یا ملازمت وغیرہ تو وہ اگر حکومت کی ہے تو حاکم شرع کی اجازت ضروری ہے یعنی بحیثیت وکیل ہونے کے اجرت یا تنخواہ حاصل کرے پھر تمسک کرے اور آخر سال میں جو خرچ سے بچ رہے اُس سے خمس ادا کرے۔

نماز حضرت صاحب العصر الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ

(عطیہ مولانا نقوی مدظلہ العالی)

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۃ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیۃ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ پڑھیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۃ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۃ توحید یعنی سورۃ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ لِح ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجالاتے اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا جبرئیل قلب سے پڑھیں۔ انشاء اللہ حمد امیر عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔ تصفیۃ قلب، تزکیہ نفس، اطمینان، روحانیت و نورانیت کے درجہ پر فائز ہوں گے۔ یہ نماز عجیب و غریب اسرار کی حامل ہے۔ شب جمعہ آخر شب یہ نماز پڑھنی چاہیے۔ ورنہ ہر ایک شب پڑھی جا سکتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ عَظَمَ الْبَلَاءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ وَانْكَشَفَ الْغَطَاءُ وَصَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا
وَسِعَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْبَيْتُكَ يَا رَبِّ الْمُسْتَكْبِرِ وَعَلَيْكَ الْمُعْوَلُ فِي الشَّدَّةِ وَالرَّخَاءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجَّلْ
اَللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَالِمِهِمْ وَاظْهِرْ اَعْرَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ
يَا مُحَمَّدُ الْكُفْيَانِي فَاِنَّكُمَا كَا فَيَاي يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ
اَلنُّصْرَانِي فَاِنَّكُمَا نَا صِرَاي يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِحْفَظَانِي

يَا نَسْكَ مَا فِظَايَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الرِّمَانِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الرِّمَانِ
يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الرِّمَانِ الْعُوثُ الْعُوثُ الْعُوثُ أَدْرِكُنِي أَدْرِكُنِي أَدْرِكُنِي
أَدْمَانُ أَدْمَانُ أَدْمَانُ -

ترجمہ۔ بارِ الہا! بلائیں بڑھ گئی ہیں گناہ جو پرستیدہ تھے ظاہر ہو گئے ہیں۔ پروردگار
کھل گیا ہے۔ زمین باوجود آسمان کی وسعت کے تنگ ہو گئی ہے۔ اسے پالنے والے
تجہ سے اپنی شکایت کرتا ہوں اور تکلیف و مصیبت کے وقت تجہ سے ہی مدد کا خواستگار
ہوں۔ پروردگار! تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرما، جن کی اطاعت کا تو نے ہی حکم
دیا ہے۔ بارِ الہا! تو ان کے قائم رآل محمد کے ساتھ ان کی کشائش میں تعجیل فرما، اور ان کے
اعزاز و منزلت کو ظاہر فرما، اسے محمد مصطفیٰ اور اے علی رضیٰ! آپ حضرات میری کفایت
فرمائیے۔ یقیناً آپ کی کفایت میرے لئے کافی ہے۔ میری نصرت فرمائیے اس لئے کہ آپ
ہی میرے ناصر و مددگار ہیں۔ میری جفا ظلمت کیجئے۔ یقیناً آپ ہی میرے محافظ و معین ہیں۔ اے
میرے آقا و مولاد! اے شہنشاہ زمانہ! اے فریاد رس! میری فریاد کو پہنچئے۔ میری نصرت و
اعزاز کیجئے اور اپنی پناہ میں رکھئے تاکہ جمع آفات سے مامون رہوں۔

دعا کی معرفت

رجوع الی الامام الزمان عجل اللہ فرجه کے لئے یہ دعا ہر روز بعد نماز صبح پڑھنی چاہیے
انشاء اللہ العزیز تصفیہ قلب حاصل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللّٰهُمَّ عَرَّفَنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ رَسُوْلَكَ

اللّٰهُمَّ عَرَّفَنِي رَسُوْلَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ

اللّٰهُمَّ عَرَّفَنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ رُبُّوبِي -

ترجمہ۔ بارِ الہا! تو مجھے اپنی ذات کی معرفت مرحمت فرما، پس اگر تو نے مجھے اپنی ذات کی

معرفت سے شناسا نہ کیا تو میں یقیناً تیرے رسول کو نہ پہچان سکوں گا۔

پروردگار! تو مجھے اپنے رسول محمد مصطفیٰ کی معرفت نصیب کر کیونکہ اگر میں تیرے رسول کی معرفت سے محروم رہا تو مجھے تیری حجت کی معرفت حاصل نہ ہوگی۔ خداوند! تو مجھے اپنی حجت (امام آخر الزمان عجل اللہ فرجه) کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت نہ عنایت فرمائی تو میں یقیناً اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

زیارت حضرت زینب خاتون علیہا السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ وَلى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى
سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ وَ الصِّدِّيقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُخْتَ الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ
سَيِّدِي شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ
الرَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الدَّاعِيَةُ الْخَفِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ
النَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَالِمَةُ الْغَيْرُ الْمُعَلِّمَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيَّتُهَا الْمَظْلُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَهْمُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَأْسُورَةُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ الصُّغْرَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَةَ الْمُصِيبَةِ
الْعَظْمَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَبَ الْكُبْرَى وَ لِعِصْمَةَ الصُّغْرَى أَشْهَدُ أَنَّكَ
كُنْتِ صَابِرَةً مُجَلَّدَةً مَعْظَمَةً مَكْرُمَةً مُجَدَّذَةً مُؤَمَّرَةً فِي جَمِيعِ حَالَاتِكَ
وَمُقْبَلَاتِكَ وَمُصِيبَاتِكَ وَامْتِحَانَاتِكَ حَتَّى فِي أَشَدِّهَا وَأَمْرَهَا وَهِيَ وَاللَّهُ وَفَوْقَكَ
هَذَا الْمَكَانَ وَ أَخُوكَ الْعَطْشَانَ مَصْرُوعًا فِي عَمَقِ الْحَاثِرِ مِنْ كَثْرَتِ جِرَاحَاتِ
السَّيْفِ وَ السِّنَانِ وَ الشَّمْرِ جَالِسًا عَلَى صَدْرِهِ وَ حُزْنَ لَا عَلَيْهِ وَ عَلَيْكَ

يَا بِنْتَ الزَّهْرَاءِ وَيَا بِنْتَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِلَّهِ
وَلِرَسُولِهِ وَلَا مِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنِ وَنَصَرْتَهُمْ
بِقَلْبِكَ وَلِسَانِكَ وَجَاهَدْتِ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ فَنِعْمَ الْأَخْتُ أَنْتِ
لِلْحُسَيْنِ وَنِعْمَ الْأَخْلَافُ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَعَلَى
مَنْ أَحَبَّكُمَا وَنَصَرَ كَمَا لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَلَبَتْ قِنَاعَكَ وَضَرَبَتْ بِلَعَبِ
الرِّمَاحِ عَلَى أَعْضَائِكَ وَعَرَفَتْ خِيَامَكَ وَعَسَرَتْ عِيَالَكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً
سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ وَلَمْ يَحْزَنْ يَا سَيِّدَتِي وَمَوْلَاتِي أَنْ زَاثِرُ
لَكَ وَلَا خَيْفُ الْحُسَيْنِ وَتُحِبُّكُمَا وَمُعِينِكُمَا فَاسْتَفْعُوا إِلَيَّ وَلَا بَأْسَ لِي وَأَمَّهَاتِي
وَأَجْدَادِي وَأَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ جَدِّكَ وَأَبِيكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَأُمَّتِكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَأَخَاكَ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ
بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَمُخْتَلَفِ الْمُلْكِ وَمُهَيَّبِ الْوَحْيِ السَّنْبِيلِ وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

مناجات (خمسة عشر) حضرة امير المؤمنين عليه السلام

پہلی مُنَاجَات (توبہ کرنے والوں کے لئے)

اللَّهُمَّ اَلْبَسْتَنِي الْخَطَايَا ثَوْبًا مَذَلَّتِي وَجَلَلَنِي السَّبَاعِدُ مِنْكَ لِبَاسًا
مَشَكَّتَنِي وَآمَاتَ قَلْبِي عَظِيمَ جَنَابَتِي فَاحْبِبْهُ بِنُورِيَّةٍ مِنْكَ يَا مَلِيَّ وَبُعَيْتِي
وَيَا سُبُوْلِي وَمُنِيَّتِي فَبِعِزَّتِكَ مَا أَجِدُ لِدُنُوْبِي سِوَاكَ غَافِرًا وَلَا أَرَى لِكُسْرِي
غَيْرَكَ جَابِرًا وَتَدَخُّصَعْتُ بِالْأَنْبِيَاءِ إِلَيْكَ وَعَوْتُ بِالْإِسْتِسْبَاةِ لَدَيْكَ
فَإِنْ طَرَدْتَنِي مِنْ بَابِكَ فَبِسْمِ الْوَدُوِّ وَإِنْ رَدَدْتَنِي عَنْ جَنَابِكَ فَبِمَنْ أَعُوذُ فَوَ
أَسْفَا مِنْ خَجَلَتِي وَإِفْتِضَاحِي وَالْهَفَا مِنْ سُوءِ عَمَلِي وَاجْتِرَاحِي أَسْأَلُكَ يَا
غَافِرَ الذَّنْبِ الْكَبِيرِ وَيَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَبِيرِ أَنْ تُحِبَّ لِي مُرُوبَقَاتِ الْجَبَرَاتِ
وَتَسْرُ عَلَيَّ فَاصْحَابَاتِ السَّرَائِرِ وَلَا تُحْلِنِي فِي مُشْهَدِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ

وَمَغْفِرَتِكَ وَلَا تُعْرِضْ عَنِّي مِنْ جَبِيلِ صَفْحِكَ وَسِتْرِكَ إِلَهِي ظَلَلْتُ عَلَى ذُنُوبِي عَمَاءَ
 رَحْمَتِكَ وَأَرْسِلْ عَلَى عِيُونِي سَحَابَ رَأْفَتِكَ إِلَهِي هَلْ يَرْجِعُ الْعَبْدُ إِلَّا بِسُقَى
 إِلَّا إِلَى مَوْلَاةٍ أَمْ هَلْ يُجِيرُهُ مِنْ سَخَطِهِ أَحَدٌ سِوَاكَ إِلَهِي إِنْ كَانَ التَّدَمُّرُ عَلَى
 الذَّنْبِ تَوْبَةً فَإِنِّي وَعِزَّتِكَ مِنَ السَّادِمِينَ وَإِنْ كَانَ الْإِسْتِغْفَارُ مِنَ الْخَطِيئَةِ
 حِطَّةً فَإِنِّي أَكُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ لَكَ الْعُيُوبِي حَتَّى تُرَضِيَ إِلَهِي بِعَدْرَتِكَ عَلَيَّ
 نَبَّ عَلَيَّ وَبِجَلْبَتِكَ أَعْفُ عَنِّي وَبِعِلْمِكَ بِي أَرْفُقْ بِي إِلَهِي أَنْتَ الَّذِي فَتَحْتَ بَعْدَ بَدَاكَ
 يَا أَبَا إِلَى عَفْوِكَ سَمَّيْتَهُ التَّوْبَةَ فَقُلْتَ تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا قَامَةً عَدْرَةً مِنْ
 أَعْفَلٍ دُخُولِ الْبَابِ بَعْدَ فَتْحِهِ إِلَهِي إِنْ كَانَ قُبْحُ الذَّنْبِ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسِنِ
 الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ إِلَهِي مَا أَنَا يَا أَوَّلَ مَنْ عَصَاكَ فَتُبْتُ عَلَيْكَ وَتَعَرَّضْتُ لِعَفْوِكَ
 فَجِدْتُ عَلَيْهِ يَا مُجِيبَ الْبُضْطَرِّ يَا كَاشِفَ الضَّرِّ يَا عَظِيمَ الْبِرِّ يَا عَلِيمًا بِمَا فِي السِّرِّ
 يَا جَبِيلَ السِّرِّ اسْتَشْفَعْتُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَتَوَسَّلْتُ بِجَنَابِكَ وَتَوْحِيدِكَ
 فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَلَا تُخَيِّبْ فِيكَ رَجَائِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَكْفِرْ خَطِيئَتِي بِسَمْتِكَ وَ
 رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

دوسری مناجات (شکوہ کرنے والوں کے لئے)

إِلَهِي أَسْكُو نَفْسًا بِالسُّوءِ أَمَارَةً وَإِلَى الْخَطِيئَةِ مُبَادِرَةً وَبِعِصْيِكَ مُؤَلَّةً
 وَسَخَطِكَ مُتَعَرِّضَةً تَسَلُّكَ فِي مَسَالِكِ السَّمَاكِ وَتُجْعَلُنِي عِنْدَكَ أَهْوَنَ هَالِكِ
 كَثِيرَةٍ الْعِلَلِ طَوِيلَةِ الْأَمَلِ إِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ تَجَزَّعَ وَإِنْ مَسَّهُ الْخَيْرُ نَسَمَ مِمَّا لَهَ
 إِلَى اللَّعِبِ وَاللَّهُوِ مُسَلَّوَةٌ بِالْعَفْلَةِ وَالسَّهْوِ تُسْرِعُ بِي إِلَى الْخُوبَةِ وَتُسَوِّقُنِي بِالتَّوْبَةِ
 إِلَهِي إِلَيْكَ أَسْكُو أَعْدَاؤِي وَأَيُّصِلُنِي وَشَيْطَانِي يُعْرِضُنِي قَدْ مَلَأَ بِالْوَسْوَاسِ صَدْرِي
 وَحَاطَتْ هَوَاجِسُهُ بِقَلْبِي يُعَايِنُنِي إِلَى الْهَوَى وَيُرِينُنِي لِي حُبِّ الدُّنْيَا وَيَحُولُ بَيْنِي
 وَبَيْنَ الطَّاعَةِ وَالزُّلْفَى إِلَهِي إِلَيْكَ أَسْكُو قَلْبًا قَا سِيَامَعَ الْوَسْوَاسِ مُتَقَلِّبًا وَبِالْوَيْلِ
 وَالطَّبَعِ مُتَلَبِّسًا وَعَيْنًا مِنَ الْبُكَاءِ مِنْ خَوْفِكَ جَامِدَةً وَإِلَى مَا نَسُرُّهَا طَائِعَةً

إِلَهِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِقُدْرَتِكَ وَنَجَاةَ لِي مِنْ مَمَكْرَةِ الدُّنْيَا إِلَّا بِعِصْمَتِكَ
فَأَسْأَلُكَ بِبِلَاغَةِ حِكْمَتِكَ وَنَفَاذِ مَشِيئَتِكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي بِعَيْرِ جُودِكَ مُتَعَرِّضًا وَلَا
تَصَيِّرَنِي لِلْفِتَنِ عَرَضًا وَكُنْ لِي عَلَى الْأَعْدَاءِ نَاصِرًا وَعَلَى الْمُتَخَارِفِ وَالْعَيُوبِ سَاطِرًا وَمِنْ
الْبَلَاءِ وَأَقِيًّا وَعَيْنَ الْمَعَامِي عَاصِمًا بِرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۞

تیسری مناجات (اللہ سے خوف رکھنے والوں کے لئے)

إِلَهِي أَسْأَلُكَ بَعْدَ الْإِيْمَانِ بِكَ تَعَدِّيَ بِنِيَّيْ أَمْ بَعْدَ حُبِّي إِيَّاكَ تَبَعْدِي فِي أَمْرٍ مَعَ
رِجَائِي بِرُحْمَتِكَ وَصَفِيحِكَ تَحْرُمِي أَمْ مَعَ اسْتِجَارَتِي بِعَفْوِكَ تَسْلِمُنِي حَاشَا لِرُوحِكَ
الْكُرْبِيحَانِ مَحْسَبِي لَيْتَ شِعْرِي الشَّفَاءُ وَلَدَيْ نِيَّيْ أَمْ لِلْعَنَاءِ رَبِّتِي فَلَيْسَهَا لَسْمٌ
تَلْدَنِي وَ لَسْمٌ تَرْتِي وَيَسْتِي عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ جَعَلْتَنِي بِقُرْبِكَ وَجَوَارِكَ خَصَصْتَنِي
فَتَقَرَّبْتُ إِلَيْكَ عَيْنِي وَتَطْمَئِنُّ لِي لَفْسِي إِلَهِي هَلْ تَسْوَدُ وَجُوهَا حَرَّتْ سَاجِدَةٌ أَمْ
بِعَظَمَتِكَ أَوْ تُخْرَسُ السُّنَّةُ تَلَطَّمْتُ بِالنَّسَاءِ عَلَى مَجْدِكَ وَجَلَّ لَسْتِكَ أَوْ تَطْعَمُ عَلَى نُلُوقِ
نُطُوقِ عَلَى مَحَبَّتِكَ أَوْ تَصْرُ أَسْمَاعًا تَلْدَةٌ بِسَمَاعِ ذِكْرِكَ فِي إِدَادَتِكَ أَوْ تَغْلُ أَكْفَارُ
فَعَتْمَا الْأَمَالِ إِلَيْكَ رَجَاءً رَأْفَتِكَ أَوْ تَمَاقِبُ أَبْدَانًا عَمِلَتْ بِطَاعَتِكَ حَتَّى مَجَلَّتْ فِي
مُجَاهِدَتِكَ أَوْ تَعْدِبُ أَرْجُلًا سَعَتْ فِي عِبَادَتِكَ إِلَهِي لَا تَغْلُ عَلَيَّ مَوْجِدَتِكَ أَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْجُبْ مُسْتَأْفِقِكَ عَنِ النَّظَرِ إِلَى جَمِيلِ رُؤْيَتِكَ إِلَهِي لَفْسُ أَعْرَ رَشْمَا
بِتَوْجِيدِكَ كَيْفَ تَذَلُّمَا بِسَهْمَانَتِ هِجْرَانِكَ وَضَيْبِيرُ الْعَقْدِ عَلَى مَوْدَتِكَ كَيْفَ
تَحْرَتُهُ بِحَرَارَةِ بَيْرَانِكَ إِلَهِي أَجْرُنِي مِنْ أَلِيمِ غَضَبِكَ وَعَظِيمِ سَخَطِكَ يَا خَانُ
يَا مَنَانُ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ يَا عَفَّارُ يَا سَتَّارُ مَجْنِي بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِ
السَّارِ فَصِيحَةِ الْعَارِ إِذَا مَتَّارُ الْأَخْيَارِ مِنَ الْأَسْرَارِ وَحَالَتِ الْأَحْوَالُ وَهَالَتِ
الْأَهْوَالُ وَقَرَّبَ الْمُحْسِنُونَ وَبَعُدَ الْمُسِيئُونَ وَوَفِيَتْ كُلُّ لَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهَمَّ لَا يَطْلُونَ ۞

چوتھی مناجات (امیدواروں کے لئے)

بِأَمْنٍ إِذَا أَسْأَلَهُ عَبْدٌ اعْطَاهُ وَإِذَا امْتَلَّ مَاعِنْدَهُ بَلَغَهُ مَنَاهُ وَإِذَا أَتَبَلَ عَلَيْهِ

قَرَبَهُ وَادْبَاهُ وَإِذَا جَاهِرَهُ بِالْعُضَيَّانِ سَرَّ عَلَيَّ ذُنُوبَهُ وَعَظَاهُ وَإِذَا تَوَكَّلَ عَلَيْهِ
 أَحْسَبُهُ وَكَفَاهُ إِلَهِي مِنَ الَّذِي نَزَلَ بِكَ مُلْتَبِسًا قِرَاكَ فَمَا قَرِيبَتَهُ وَمَنْ
 الَّذِي أَنَاخَ بِبَابِكَ مُرْتَجِيًا شَدَاكَ فَمَا أَوْلِيَّتَهُ أَيَحْسُنُ أَنْ أَرْجِعَ عَنْ
 بَابِكَ بِالْحُلِيِّهِ مَضْرُوفًا وَكَلَّمْتُ أَعْرُفُ مِوَاكٍ مَوْلَا بِالْإِحْسَانِ مَوْصُوفًا كَيْفَ
 أَرْجُو أَعْيُرِكَ وَالْحَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِكَ وَكَيْفَ أَدُمِّلُ مِوَاكٍ وَالْمَخْلُقُ وَالْأَمْرُكَ
 عَاطِقُ رَجَائِي مِنْكَ وَقَدْ أَدْلَيْتَنِي مَا لَمْ أَسْأَلْهُ مِنْ فَضْلِكَ أَمْ تَغْفِرُ لِي
 إِلَى مِثْلِي وَإِنَّا أَعْتَصِمُ بِحَبْلِكَ يَا مَنْ سَعِدَ بِرَحْمَتِهِ الْقَاصِدُونَ وَلَمْ يَشَقَّ
 بِنِقْمَتِهِ السُّتَغْفِرُونَ كَيْفَ أَنْسَاكَ وَلَمْ تَزَلْ ذَاكِرِي وَكَيْفَ أَلْهُو عَنْكَ وَ
 أَنْتَ مُرَاقِبِي إِلَهِي بِدَيْلِ كَرَمِكَ أَعْلَقْتُ يَدِي وَلَيْلِ عَطِيَّاتِكَ
 بَسَطْتُ أَسْنِي فَأَخْلَصْنِي بِخَالِصَتِي تَوْجِيدِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ صَفْوَةِ عِبِيدِكَ
 يَا مَنْ كُلُّ هَارِبٍ إِلَيْهِ يَلْتَجِي وَكُلُّ طَالِبٍ إِيَّاهُ يَرْتَجِي يَا خَيْرَ مُرْجُوٍّ وَيَا
 أَكْرَمَ مَدْعُوٍّ يَا مَنْ لَا يَرُدُّ سَأَلَهُ وَلَا يَخْتِيبُ أَمَلَهُ يَا مَنْ كَبَابُهُ
 مَفْتُوحٌ لِدَاعِيهِ وَرَحَابُهُ مَرْفُوعٌ لِرَاجِيهِ أَسْأَلُكَ بِكَرَمِكَ أَنْ تَمُنَّ
 عَلَيَّ مِنْ عَطَايِكَ بِمَا تَقْرُبُ بِهِ عَيْنِي وَمِنْ رَجَائِكَ بِمَا تَطَهِّرُنِي بِهِ نَفْسِي
 وَمِنْ الْيَقِينِ بِمَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيَّ مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَتَجْلُوا بِهِ عَنْ كَبِيرَتِي
 عُشْوَاتِ الْعَمَى بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

يا محيٍ مناجات (الله الذي طرد رغبته في الدنيا)

إِلَهِي إِنْ كَانَ قَتْلُ رَادِيٍّ فِي الْمَسِيرِ إِلَيْكَ فَلَقَدْ حَسَنَ ظَنِّي بِالتَّوَكُّلِ
 وَإِنْ كَانَ جُرْمِي قَدْ أَخَافَنِي مِنْ عَقُوبَتِكَ فَإِنَّ رَجَائِي قَدْ أَشْعَرَنِي
 بِالْأَمْنِ مِنْ تَقْصِيَّتِكَ وَإِنْ كَانَ ذَنْبِي قَدْ عَمَّرَ صَنْعِي لِعِقَابِكَ فَقَدْ أَذِنَنِي
 حَسَنُ تَقَاتِي بِتَوْبَتِكَ وَإِنْ أَنَا مَتْنِي الْفَضْلَةَ عَنِ الْإِسْتِعْدَادِ مِنْ لِقَائِكَ
 فَقَدْ نَبَهْتَنِي الْمَعْرِفَةَ بِكَرَمِكَ وَالْأَشْكُ وَإِنْ أَوْحَشَ مَا بَيْنِي وَدُ

بَيْنَكَ فَرْطُ الْعُصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ فَقَدْ انْسَخَى بُشْرَ الْغُفْرَانِ وَالرِّمْوَابِ
 اسْتَلْتِكَ بِسُبْحَانَ وَجْهِكَ وَبِأَنْوَارِ كُدُومِيَّةِكَ وَأَبْهَمْتُ إِلَيْكَ بِعَوَاطِفِ رَحْمَتِكَ
 وَلَطَائِفِ بَرِّكَ أَنْ يَحْقُقَ ظَنِّي بِمَا أَوْمَلْتَهُ مِنْ جَزِيلِ الْكِرَامِ وَجَمِيلِ
 انْعَامِكَ فِي الْقُرْبَى مِنْكَ وَالرِّضَى لَدَيْكَ وَالشَّمْعَ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ وَهَذَا أَنَا
 مُتَعَرِّضٌ لِنَفْحَاتِ رُوحِكَ وَعَطْفِكَ وَمُنْبَجِعٌ غَيْثَ جُودِكَ وَلَطْفِكَ قَارُونَ سَخَطِكَ إِلَى
 وَصَاكَ هَارِبٌ مِنْكَ إِلَيْكَ رَاحِ أَحْسَنَ مَا لَدَيْكَ فَجَوَّلْتُ عَلَى مَوَاهِبِكَ مُفْتَقِرٌ إِلَى رِعَايَتِكَ الْهَيَّ
 مَا بَدَعْتَ لِي مِنْ فَضْلِكَ فَتَسْبِئُهُ وَمَا وَهَبْتَ لِي مِنْ كَرَمِكَ فَلَا سَلْبَهُ وَمَا
 سَرَّتَهُ عَلَيَّ بِجَلِيلِكَ فَلَا تَهْتِكُهُ وَمَا عَلِمْتَهُ مِنْ قَبِيحٍ فِعْلِي فَاغْفِرْهُ
 الْهَيَّ اسْتَسْقَعْتُ بِكَ إِلَيْكَ وَاسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْكَ أَسْتَيْتَكَ طَامِعًا فِي إِحْسَانِكَ
 رَاغِبًا فِي امْتِنَانِكَ مُسْتَسْقِيًا وَأَبِلَ طَوْلِكَ مُسْتَمْرًا عِنَّمَا فَضْلِكَ طَالِبًا مَرُصَاتِكَ
 قَاصِدًا جَنَابِكَ وَارِدًا شَرِيحَةَ رِفْدِكَ مُلْتَبِسًا سَبِيءِ الْخَيْرَاتِ مِنْ عِنْدِكَ رَافِدًا
 إِلَى حَضْرَتِ جَمَالِكَ مُرِيدًا وَجْهِكَ طَارِقًا بَابِكَ مُسْتَكِينًا لِعَظَمَتِكَ وَجَلَالِكَ
 فَافْعَلْ لِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مِنَ الْغُفْرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَلَا تَفْعَلْ لِي مَا أَنَا أَهْلُهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالنَّعْمَةِ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

چھٹی مناجات (شکر کرنے والوں کے لئے)

الْهَيَّ أَذْهَلَنِي عَنْ إِقَامَةِ شُكْرِكَ تَتَابَعُ طَوْلِكَ وَأَعْجَزَنِي عَنْ إِحْصَاءِ
 ثَنَائِكَ فِضْضُ فَضْلِكَ وَسَغْلَانِي عَنْ ذِكْرٍ مَجَامِيدِكَ تَرَادَفَ عَوَائِدِكَ وَأَعْيَانِي
 عَنْ تَشْرِعَاتِكَ تَوَالِي أَيَادِيكَ وَهَذَا مَقَامٌ مِنْ اعْتَرَتْ بِسُبُوغِ النِّعْمَاءِ وَقَابَلَهَا
 بِالتَّقْصِيرِ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْأَهْمَالِ وَالتَّضْيِيعِ وَأَنْتَ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ الْبَرُّ
 الْكَرِيمُ السَّدِيُّ لَا يُخَيِّبُ قَاصِدِيهِ وَلَا يُطْرِدُ عَنْ فَنَائِيهِ أَمَلِيهِ بِسَاحَتِكَ
 تَحْتِ الرِّجَالِ الرَّاجِلِينَ وَبِعَرَضَتِكَ تَقِفُ أَمَالُ الْمُسْتُرْدِينَ فَلَا تَقْتَابِلُ
 أَمَالَاتِ النَّخِيبِ وَالْإِيَّاسِ وَلَا تَلْبَسُنَا سِرْبَالَ الْقُتُوطِ وَالْإِبْلَاسِ الْهَيَّ

تَصَاغَرُ عِنْدَ تَعَاظِمِ الْاِيْمَانِ شُكْرِي وَنَضَائِلِي فِي جَنَبِ الْكِرَامِكِ اِيَّايَ شَنَانِي
 وَنَشْرِي جَلْسَتِي بِنِعْمَتِكَ مِنْ اَنْوَارِ الْاِيْمَانِ حُلَلًا وَصَرَبَتِ عَلَيَّ لَطَائِفُ بَرَكٍ
 مِنَ الْعِزِّ طَلَلًا وَقَدَدَتْ بِنِيْمَتِكَ فَلَاحِدًا وَلَا تَحْمَلُ وَطَوَّقْتَنِي اَطْوَانًا لَا تَقْلُ
 فَاَلَا شُكْرًا حَتْمًا صَنَعْتَ لِسَانِي عَنْ اِحْصَائِهَا وَنِعْمًا وَكَ كَثِيْرَةً قَصَّرَ نَهْيِي عَنْ
 اَدْوَارِهَا فَضْلًا عَنْ اِسْتِقْصَائِهَا فَكَيْفَ لِي بِتَحْصِيْلِ الشُّكْرِ وَشُكْرِي اِيَّاكَ يَفْتَحِرُ اِلَى
 شُكْرٍ فَكَلِمًا قَلْتُ لَكَ الْحَمْدُ وَجَبَّ عَلَيَّ لِذَلِكَ اَنْ اَتُوْلَ لَكَ الْحَمْدُ اِلٰهِي فَكَلِمًا
 عَدَدَتِنَا بِلَطْفِكَ وَرَبِّيْتَنَا بِضِعْمِكَ فَتَمِّمْ عَلَيْنَا سَوَابِغَ النِّعَمِ وَاَرْفَعْ عَنَّا مَكَارِهَ
 النِّقَمِ وَارْتِنَا مِنْ حَطُوْطِ السَّادِرِيْنَ اَرْفَعَهَا وَاجْلِمْهَا عَاجِلًا وَاجْلًا وَكَ لَكَ الْحَمْدُ
 عَلَيَّ حُسْنِ بِلَادِكَ وَشُبُوْحِ نِعْمَاتِكَ حَمْدًا اِيْوَانِي رِضَاكَ وَيَسْتَرِي
 الْعَظِيْمَ مِنْ بَرَكٍ وَبِدَاكَ يَا كَرِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ساتویں مناجات (اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے لئے)

اَللّٰهُمَّ اَلْمَسْئَلُ طَاعَتِكَ وَجَنَبًا مَعْصِيَتِكَ وَبَيِّرْ لَنَا بُلُوْحَ مَا نَمَنَّا مِنْ
 اِبْتِغَاءِ رِضْوَانِكَ وَاجْلِلْنَا بِعُبُوْحَةِ جَنَابِكَ وَاقْشَعْ عَنَّا كِبْرِيَانًا سَمَّابَ
 الْاِرْتِيَابِ وَالْكَسْفُ عَنَّا قَلْبُوْبَنَا مَا اَغْشَيْتِ الْبُرِيَّةَ وَالْحِجَابِ وَاَرْهَقِ الْبَاطِلَ
 عَنْ صَمَائِرِنَا وَاسْتَبِ الْحَقُّ فِي سَرَائِرِنَا فَاِنَّ الشُّكُوْكَ وَالظُّنُوْنَ لَوَاقِعُ الْفِتَنِ
 وَمَكْدِرَةٌ لِّصَفْوِ الْمَنَاجِحِ وَالْيَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اَحْمِلْنَا فِي سَفَرِنِ جَنَابِكَ وَمَتَّعْنَا
 بِلَذِيْذِ مُنَاجَاةِكَ وَادْرِدْ نَاجِيَا ضِحْمِكَ وَادِقْنَا حَلَاوَةَ الضَّمَمِ فِي وَدِّكَ
 وَقُرْبِكَ وَجْعَلْ جِهَادَنَا فِيْكَ وَهَمَّنَا فِي طَاعَتِكَ وَاحْلِصْ نِيَّاتِنَا فِي مَعَا سَلَتِكَ
 فَاَنَابِكَ وَكَ وَلا دَسِيْلَةَ لَنَا اِلَيْكَ اِلَّا اَنْتَ اِلٰهِي اجْعَلْنِي مِنَ الْمُصْطَفِيْنَ
 الْاَحْيَارِ وَالْحَقِيْقِيْنَ بِالصَّالِحِيْنَ الْاَبْرَارِ السَّابِقِيْنَ اِلَى الْمَكْرَمَاتِ السَّرْعِيْنَ
 اِلَى الْخَيْرَاتِ الْغَامِضِيْنَ لِلْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ السَّاعِيْنَ اِلَى رَفِيْعِ الدَّرَجَاتِ
 اِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ مَدِيْرٌ وَرَبُّ الْاَجَابَةِ جَدِيْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

انہوں میں مناجات (اللہ کی طرف ارادہ کرنے والوں کے لئے)

سُبْحَانَكَ مَا أَفْتِنَ الطُّرُقَ عَلَيَّ مَنْ لَمْ تَكُنْ وَبَيْتَهُ وَمَا أَوْصَحَ الْحَقَّ عِنْدَ
 مَنْ هَدَيْتَهُ سَبِيلَهُ عَلَيْهِ إِلَهِي فَأَسْأَلُكَ بِمَا سَبَّلَ الْوُضُوءَ إِلَيْكَ وَسَبَّرْنَا
 فِي أَقْرَبِ الطُّرُقِ لِلْوُفُودِ عَلَيْكَ قَرِيبًا عَلَيْنَا الْبَعِيدَ وَسَهْلًا عَلَيْنَا الْجَبْرَ الشَّدِيدَ
 وَالْحَقَّ بَعِيدًا عَلَى الَّذِينَ هُمُ بِالْبُيُوتِ إِلَيْكَ يَسَارِعُونَ وَبَابِكَ عَلَى الدِّوَامِ
 يَطْرُقُونَ وَإِيَّاكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يُعْبُدُونَ وَهُمْ مِنْ هَيْبَتِكَ مُتَشَفِعُونَ الَّذِينَ
 صَفَّيْتَ لَهُمُ الْمَشَارِبَ وَبَلَّغْتَهُمُ الرَّغَائِبَ وَأَنْجَحْتَ لَهُمُ الْمَطَالِبَ وَفَقَّيْتَ لَهُمُ
 مِنْ فَضْلِكَ الْمَأْرِبَ وَمَلَأْتَ لَهُمُ ضَمَائِرَهُمْ مِنْ حَيْثُكَ وَرَوَيْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِ
 شَرِيكَ فَبِكَ إِلَى لَدِيدِ مُنَاجَاتِكَ وَصَلَّوْا وَصَلُّوا وَمِنْكَ أَتَّصِلُ مَقَاصِدَهُمْ حَصَلُوا
 فَيَأْمَنُ هُوَ عَلَى الْمُتَّيِّلِينَ عَلَيْهِ مُقِيلٌ وَبِالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ عَائِدٌ مُفْضِلٌ وَبِالْقَائِلِينَ عَنْ
 ذِكْرِهِ رَاجِعٌ رَوَّافٌ وَبِجَدِّهِمْ إِلَى بَابِهِ وَدَرْدَةٍ عَطُوفٌ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنِي
 مِنْ أَوْفَرِهِمْ مَسْكًا حَقًّا وَأَعْلَاهُمْ عِنْدَكَ مَغْرَلًا وَأَجْرَهُمْ مِنْ ذِيكَ قِسْمًا
 وَأَمْسَلَهُمْ فِي مَعْرِفَتِكَ نَيْبًا فَقَدْ لَقِطَعْتُ إِلَيْكَ هَيْبَتِي وَأَنْصَرَفْتُ نَحْوَكَ
 رَغْبَتِي فَأَنْتَ لَا عَيْرَكَ مُرَادِي وَلا لَكَ لَا لِسَانَ سَهْرِي وَسَهَادِي وَإِقَارَكَ تَرْتِ
 عَيْنِي وَوَصْلَكَ مَعِي نَفْسِي وَإِلَيْكَ شَوْقِي وَفِي مُجْتَبَتِكَ وَلِيهِ وَإِلَى هَوَاكَ صَابَتِي
 وَرِضَاكَ بَغِيَّتِي وَرُدِّيَّتَكَ حَاجَتِي وَخَوَاؤِكَ طَلَبِي وَفَرِيضَتِكَ غَايَةَ سُؤْلِي وَفِي مُسَاجِدِكَ
 رَوْحِي وَرَاحَتِي وَعِنْدَكَ دَرَاءَ عِلْمِي وَشِفَاءَ عِلْمِي وَبَرَاهِمْ لَوْعَتِي وَكَشْفَ كُرْبَتِي
 فَكُنْ أَنْبِيئِي فِي وَحْشَتِي وَمُقِيلَ عَثْرَتِي وَغَافِرَ ذَلَّتِي وَقَابِلَ تَوْبَتِي وَمُجِيبَ
 دَعْوَتِي وَوَلِيَّ عِصْيَتِي وَمُعِينِي قَاتِلِي وَلا تَقْطَعْنِي عَنْكَ وَلا تَبْعُدْنِي مِنْكَ يَا بَعِيثِي
 وَجَنَّتِي وَيَا دُنْيَايَ وَأَجِرْنِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

نوس مناجات (محبت کرنے والوں کے لئے)

إِلَهِي مَنْ وَالَّذِي ذَاتَ حَلَاوَةٍ مُجْتَبَتِكَ فَرَامَ مِنْكَ بَدَلًا وَمَنْ وَالَّذِي أَنْسَرَ

بِقُرْبِكَ فَأَبْتَنِي عَنْكَ جَوْلًا إِلَهِي فَأَجْعَلْنَا مِنْ صُطَفِيِّتِهِ لِقُرْبِكَ وَلَا يَتَكَ
 وَأَخْلَفْتَهُ لِيُؤَدِّكَ وَمُحِبِّكَ وَشَرَفْتَهُ إِلَى لِقَائِكَ وَرَضِيْتَهُ بِقَضَائِكَ وَ
 مَنَحْتَهُ بِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَجَبَّوْتَهُ بِرِضَاكَ وَأَعَدْتَهُ مِنْ هَجْرِكَ وَ
 قَلَّكَ وَبَوَّأْتَهُ مَقْعَدَ الصِّدْقِ فِي جِوَارِكَ وَخَصَّمْتَهُ بِمَعْرِفَتِكَ وَأَهْلَيْتَهُ
 لِعِبَادَتِكَ وَهَيَّمْتَ قَلْبَهُ لِإِرَادَتِكَ وَجَبَّبْتَهُ لِبُشَاهَدَتِكَ وَأَخْلَيْتَ وَجْهَهُ
 لَكَ وَفَرَعْتِ فِتْوَاهُ لِحُبِّكَ وَرَعَيْتَهُ فِيمَا عِنْدَكَ وَالْهَمَمَتَهُ ذِكْرَكَ
 وَأَوْزَعْتَهُ شُكْرَكَ وَسَعَلْتَهُ بِطَاعَتِكَ وَصَيَّرْتَهُ مِنْ صَالِحِي بِرَحْمَتِكَ
 وَأَخْتَرْتَهُ لِمُنَاجَاتِكَ وَنَطَعْتَ عَنْهُ كُلَّ شَيْءٍ يَقْطَعُهُ عَنْكَ، اللَّهُمَّ
 اجْعَلْنَا مِنْ دَابِئِهِمُ الْإِمْرِتِيحِ إِلَيْكَ وَالْحَيِّينِ وَدَهْرُهُمُ الزَّرْفَرَةَ
 وَالْأَبْنِينَ جِبَاهَهُمُ سَاحِدَةً لِعَظَمَتِكَ وَعِيُونَهُمُ سَاهِرَةً فِي خِدْمَتِكَ
 وَوُجُوهُهُمْ سَائِلَةً مِنْ خَشْيَتِكَ وَقُلُوبَهُمْ مُتَعَلِّقَةً بِمُحِبَّتِكَ وَأَفْئِدَتَهُمْ
 مُتَخَلِّعَةً مِنْ مَهَابَتِكَ يَا مَنْ أَنْوَارُ تَدْبِيرِهِ لَا بَصَارَ مُجِيبِيكَ رَافِقَةً وَسُبْحَاتُ
 وَجْهِهِ لِقُلُوبِ عَارِفِيهِ شَائِقَةً يَا مَنْ قُلُوبُ الْمُشْتَاقِينَ وَيَا غَايَةَ أَمَالِ
 الْمُجْتَبِينَ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُؤْصِلُنِي إِلَى
 قُرْبِكَ وَأَنْ تُحِبَّكَ أَحَبَّ عَلَيَّ مِمَّا سِوَاكَ وَأَنْ تُجْعَلَ حُبِّي إِيَّاكَ قَائِدًا إِلَى
 رِضْوَانِكَ وَسُوقِي إِلَيْكَ زَائِدًا عَنْ عِضْيَانِكَ وَأَمِّنْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ
 عَلَيَّ وَالنَّظْرَيْنِ الْوَدَّ وَالْعَطْفِ إِلَيَّ وَلَا تَقْصِرْ عَنِّي وَجْهَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ
 أَهْلِ الْأَسْعَادِ وَالْخَطْوَةِ عِنْدَكَ يَا مُجِيبُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

دسویں مناجات (اللہ کی طرف وسیلہ پکڑنے کے لئے)

إِلَهِي لَيْسَ لِي وَسِيلَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا عَوَاطِفُ رَأْفَتِكَ وَلَا لِي ذَرِيْعَةٌ إِلَيْكَ إِلَّا
 عَوَارِثُ رَحْمَتِكَ وَسَمَاعَةٌ نَيْبِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَمُقَدِّمَاتُ الْأَمَّةِ مِنَ الْغَنَةِ
 فَاجْعَلْهُمَا لِي سَبَبًا إِلَى سَبِيلِ عَفْوَانِكَ وَصَيْرُهُمَا لِي وَصَلَةً إِلَى السُّفُورِ

بِرَمْرَانِكَ وَتَدَخَلَ رَجَائِي بِحَرَمِ كَرَمِكَ وَحَطَّ طَمَعِي لِغِنَاءِ جُودِكَ فَحَقَّقْ
 فِيكَ أَمَلِي وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ عَمَلِي وَاجْعَلْنِي مِنْ صَفْوَتِكَ الَّذِينَ أَحَلَلْتَهُمْ
 مَجْبُوحَةَ جَنَّتِكَ وَبَوَّأْتَهُمْ دَارَ كَرَامَتِكَ وَأَضْرَبْتَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ
 يَوْمَ لِقَائِكَ وَأَوْرَثْتَهُمْ مَنَازِلَ الصِّدْقِ فِي جَوَارِكَ يَا مَنْ لَا يَفِدُّ الْوَالِدُونَ
 عَلَى الْكُرْمِ مِنْهُ وَلَا يَجِدُّ الْقَاصِدُونَ أَرْحَمَ مِنْهُ يَا خَيْرُ مَنْ خَلَا بِهِ وَحِيدًا
 وَيَا أَعْطَفَ مَنْ أَوَى إِلَيْهِ طَرِيدًا إِلَى سَعَتِ عَفْوِكَ مَدَدْتُ يَدِي وَبَدَّلْتُ
 كَرَمِكَ وَأَعْلَمْتُ كَفِّي فَلَا تُؤَلِّبْنِي الْحُرْمَانَ وَلَا تُبَلِّغْنِي بِالْخَيْبَةِ وَالْمُسْرَانَ
 يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

گیارہویں مناجات (اللہ کی طرف محتاج لوگوں کے لئے)

إِلَهِي كَسْرِي وَلَا يَجْبُرُهُ إِلَّا لَطْفُكَ وَحَنَانُكَ وَفَقْرِي لَا يُغْنِيهِ إِلَّا
 عَطْفُكَ وَإِحْسَانُكَ وَرَوْعِي لَا يُسَكِّنُهُ إِلَّا أَمَانُكَ وَذَلَّتِي لَا يُعْرِضُهَا إِلَّا
 سُلْطَانُكَ وَأُمْنِيَّتِي لَا يُلَقِّنِيهَا إِلَّا فَضْلُكَ وَحَسَلِي لَا يَلِيْدُهَا إِلَّا طَوْلُكَ وَحَاجَتِي
 لَا يَقْضِيهَا عَمْرُكَ وَكَرْبِي لَا يَقْرِجُهُ سِوَى رَحْمَتِكَ وَهَمْسِي لَا يَكْشِفُهُ عَمْرُ
 رَأْفَتِكَ وَعَلَّتِي لَا يَبْرِدُهَا إِلَّا وَصْلُكَ وَكَوْعِي لَا يُطْفِئُهَا إِلَّا لِفَتْوَاكَ
 وَشَوْقِي إِلَيْكَ لَا يَبْلُغُهُ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى وَجْهِكَ وَفَرَارِي لَا يَقْرَدُونَ دُونَ
 مَنِّكَ وَكَهْفِي لَا يَبْرِدُهَا إِلَّا رَرْحُكَ وَسَقْمِي لَا يَشْفِيهِ إِلَّا طِبُّكَ وَعَسْتِي
 لَا يُزِيلُهُ إِلَّا قُرْبُكَ وَجُرْمِي لَا يُبْرِئُهُ إِلَّا صَفْحُكَ وَرَبِّئُ قَلْبِي لَا يَحْلُوهُ
 إِلَّا عَفْوُكَ وَوَسْوَاسُ صَدْرِي لَا يَزِيحُهُ إِلَّا أَمْرُكَ يَا مَنْ تَمَّتْ أَمَلُ الْأَمَلِيِّينَ
 وَيَا غَايَةَ سُؤَالِ السَّالِئِينَ وَيَا أَنْصَى طَلَبَةِ الطَّالِبِينَ وَيَا أَعْلَى رَعْبَةِ
 الرَّاعِبِينَ وَيَا وَدِّي الصَّالِحِينَ وَيَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ
 وَيَا دُخْرَ الْمُعْدِمِينَ وَيَا كَنْزَ الْبَائِسِينَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ وَيَا تَاضِي
 حَوَاجِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَيَا الْكَرَمَانَ الْكَرَمِيِّينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

لَكَ تَخَضُّعِي وَ سُوَالِي وَ إِلَيْكَ تَضَرُّعِي وَ ابْتِهَالِي أَسْأَلُكَ أَنْ تُنِيلَنِي مِنْ رَوْحِ
رِضْوَانِكَ وَ تُدِيمَ عَلَيَّ نِعَمَ امْتِنَانِكَ وَ هَا أَنَا بِبَابِ كَرَمِكَ وَ ارْقَمْتُ رَتَبَاتِي
بِرِّكَ مُتَعَرِّضٌ وَ بِمَجْلَبِكَ الشَّدِيدِ مُعْتَصِمٌ وَ بَعْدُ وَ تِيكَ الرَّؤُفَى مُتَمَسِّكٌ إِلَهِي
ارْحَمْ عَبْدَكَ السَّدَّ لَيْلِ ذَا اللِّسَانِ الْكَلِيلِ وَ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ وَ أَمُنْ عَلَيْهِ بِطَوْلِكَ
الْمَجْزِيلِ وَ اسْكُنْ تَحْتِ ظِلِّكَ الطَّلِيلِ يَا كَرِيمُ يَا جَبِيلُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

بارہویں مناجات (عارفین کے لئے)

إِلَهِي قَصُرَتِ الْأَلْسُنُ عَنْ بُلُوغِ شَأْنِكَ كَمَا يَلِيْقُ بِجَلَالِكَ وَ عَجَزَتِ
الْعُقُولُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ جَبَالِكَ وَ الْخُسْرَتِ أَنْ بَصَارُ دُونَ النُّظْمِ إِلَى اسْمَاتِ
وَجْهِكَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لِالْخَلْقِ طَرِيقًا إِلَى مَعْرِفَتِكَ إِلَّا بِالْغُزْرِ عَنْ مَعْرِفَتِكَ إِلَهِي فَاجْعَلْنَا
تَرَشُّعًا أَشْبَارَ الشَّرْقِ إِلَيْكَ فِي حُدُوثِ صُدُورِهِمْ وَ اخْذَتِ لَوْعَةُ مَحَبَّتِكَ
بِجَمَامِعِ قُلُوبِهِمْ فَهَمُّ إِلَى أَرْكَانِ الْفِكَارِ يَلُودُونَ وَ فِي رِيَاضِ الْقُرْبِ وَ الْمَكَاسِفِ
يُرْتَعُونَ وَ مِنْ حِيَاضِ الْمَحَبَّةِ يَكَابِسُ الْمَلَأَ طِفْهَ يَكْرَعُونَ وَ شَرَّارِ لَيْلِ الْمَصَافَاتِ
يَرُودُونَ فَتَدْ كُشِفَ الْإِطْمَاءَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَ انْجَلَّتْ ظُلْمَةُ الرَّيْبِ عَنْ عَقَائِدِهِمْ
وَ ضَمَّأَتْ رِيهِمْ وَ انْفَتَحَتْ فُجَاهُ الْجَمَّةِ الشَّكِّ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَ سَرَّأَتْ رِيهِمْ وَ انْتَرَحَتْ
بِحَقِيقَةِ الْمَعْرِفَةِ صُدُورَهُمْ وَ عَلَتْ لِسَبَبِ السَّعَادَةِ فِي الزَّهَادَةِ هَمُّهُمْ
وَ عَذَبَ فِي مُعَيَّنِ الْمَعَامِلَةِ شِرْبُهُمْ وَ طَابَ فِي مُجَلِّسِ الْأَنْسِ سِرُّهُمْ وَ
أَمِنَ فِي مَوَاطِنِ التَّخَافَةِ سِرْبُهُمْ وَ اطْمَأَنَّ بِالرَّجُوعِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ
النُّسْهُمُ وَ تَيَقَّنَتْ بِالْقُوْدِ وَ الْفَلَاحِ أَرْوَاحُهُمْ وَ قَرَّتْ بِالنُّظْمِ إِلَى مَحْبُوبِهِمْ
أَعْيُنُهُمْ وَ اسْتَقَرَّ بِإِدْرَاكِ السُّؤَالِ وَ سَيْلِ السَّأْمُولِ قَرَارُهُمْ وَ دَرِمَتْ فِي بَيْعِ
السُّدْيَا بِالْأُخْرَةِ تِجَارَتُهُمْ إِلَهِي مَا أَكْذَبُوا طَرِيقًا إِلَيْهَا مِذْكَرُكَ
عَلَى الْقُلُوبِ وَ مَا أَحْلَى النَّسِيرِ إِلَيْكَ بِالْأَوْهَامِ فِي مَسَالِكِ الْعَيُوبِ وَ
مَا أَطْيَبَ طَعْمَ حُبِّكَ وَ مَا أَعَذَّبَ شَرْبَ قُرْبِكَ فَاعْدُنَا مِنْ طَرْدِكَ

وَالْعَادِكِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَحْصَى عَارِفِيكَ وَاصْلِحْ عِبَادِكَ وَاصْدَقِ طَائِعِيكَ
وَاخْلَصِ عِبَادَكَ يَا عَظِيمُ يَا جَلِيلُ يَا كَرِيمُ يَا مُنِيلُ بِرَحْمَتِكَ وَمَتِّكْ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

تیرھویں مناجات (اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے)

إِلٰهِي لَوْلَا الْوَاجِبُ مِنْ قَبُولِ أَمْرِكَ لَنَزَّهْتَكِ مِنْ ذِكْرِي يَا كَعَلِي
أَنْ ذِكْرِي لَكَ يَفْتَدِرُنِي لَا يَفْتَدِرُكَ وَمَا عَسَى أَنْ تَبْلُغَ مِقْدَارِي حَسْبِي
أَجْعَلَ مَحَلًّا لِمَقْدَرِيكَ وَ مِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ عَلَيْنَا جَرِيَانُ ذِكْرِكَ عَلَيَّ
السَّنِيْنَا وَإِذْنُكَ لَنَا بِدُعَائِكَ وَ تَنْزِيْمِيكَ وَ شَيْبِيكَ إِلٰهِي فَأَلْهِمْنَا
ذِكْرَكَ فِي الْخَلَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْإِعْلَانِ وَالْأَسْرَارِ وَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَإِنْسَانِيَا بِالدُّعَا الْخَفِيَّةِ وَاسْتَعِينَا يَا عِبَلِ الزَّرْكَوِي وَالسَّعِي الرَّضِي وَجَارِيَا
بِالْمِيْزَانِ الْوَرِي إِلٰهِي بِكَ هَامَتِ الْقُلُوبُ الْوَالِهَةُ وَعَلَى مَعْرِفَتِكَ
جُمِعَتِ الْعُقُولُ الْمُبَاشِرَةُ فَلَا تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ إِلَّا بِذِكْرِكَ وَلَا تَسْكُنُ
النَّفُوسُ إِلَّا عِنْدَ رُؤْيَاكَ أَنْتَ الْمُسْتَجَبُّ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَالْمَعْبُودُ فِي كُلِّ
زَمَانٍ وَالسُّجُودُ فِي كُلِّ أَدَانٍ وَ الْمَدْعُوُّ بِكُلِّ لِسَانٍ وَالْمُعْظَمُ فِي كُلِّ جَنَانٍ
وَاسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ لَذَّةٍ يُغَيِّرُ ذِكْرُكَ وَمِنْ كُلِّ رَاحَةٍ يُغَيِّرُ أُنْسِكَ وَمِنْ
كُلِّ سُرُورٍ يُغَيِّرُ قُرْبِكَ وَمِنْ كُلِّ شُغْلٍ يُغَيِّرُ طَاعَتِكَ إِلٰهِي أَنْتَ قُلْتَ وَ
تُوَكَّلْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ
بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا وَقُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ فَادْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ فَأَمْرًا
بِذِكْرِكَ وَوَعْدًا عَلَيْهِ أَنْ تَذْكُرْنَا تَشْرِيفًا لَنَا وَ تَغْنِيمًا وَعِظَامًا
وَهَا نَحْنُ ذَاكِرُونَ كَمَا أَمَرْتَنَا فَأَجْزِلْنَا مَا وَعَدْتَنَا يَا ذَاكِرَ الْوَالِدِ
وَيَا حَيِّرَ الْحَاكِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

چودھویں مناجات (اگر سے پناہ مانگنے والوں کے لئے)

اللَّهُمَّ يَا مَلَاذَ اللَّائِيذِينَ وَيَا مَعَاذَ الْعَائِدِينَ وَيَا مُجِيَّ الْعَالِكِينَ
 وَيَا عَاصِمَ الْبَائِسِ الْمُسْتَكِينِ وَيَا رَاحِمَ السَّكِينِ وَيَا مُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ
 وَيَا كَثْرَ الْمُفْقَرِينَ وَيَا جَابِرَ الْمُنْكَسِرِينَ وَيَا مَأْوَى السَّقَطِيعِينَ وَيَا نَاصِرَ
 الْمُسْتَضْعَفِينَ وَيَا مُجِيرَ الْخَائِفِينَ وَيَا مَعِينَتِ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا حِصْنَ
 الْأَوْجِينَ إِنْ لَمْ أَعُدْ بِعِزَّتِكَ فَمِمَّنْ أَعُوذُ وَإِنْ لَمْ أَسْأَلْ بِعُدْوَتِكَ
 فَمِمَّنْ أَسْأَلُ وَتَدَّ الْجَبَاتِ السُّدُوبُ إِلَى التَّشْبِثِ بِأَذْيَالِ عَفْوِكَ
 وَأَخْرَجْتَنِي الْخَطَايَا إِلَى اسْتِفْتَاكِ أَبْوَابِ صَفْحِكَ وَدَعَيْتَنِي إِلَّا سَاعَةً إِلَى
 الْإِنْسَانَةِ بِغِنَاءِ عِزِّكَ وَحَمَلْتَنِي السَّخَافَةَ مِنْ تَقْصِيكِ عَلَى التَّمَسُّكِ بِعُرْوَةِ عَطْفِكَ
 وَمَا حَقَّ مِنْ اعْتَصَمَ بِمَجْدِكَ أَنْ يُخْذَلَ وَلَا يَلِينُ بِسَبِّ اسْتِجَارِ بِعِزِّكَ
 أَنْ يُسَلَّمَ أَوْ يُصَلِّ إِلَيْهِ فَلَا تُغْلِبْنَا مِنْ حِمَايَتِكَ وَلَا تُعْرِنَا مِنْ رِعَايَتِكَ
 وَزِدْنَا عَنْ مَرَارِدِ الْمَلَكَةِ فَإِنَّا بِعَيْنِكَ وَفِي كِتَابِكَ وَذَكَ اسْتَسْلُكَ بِأَهْلِ
 خَاصَّتِكَ مِنْ مَلَايِكَتِكَ وَمِنَ الصَّالِحِينَ مِنْ بَرِيَّتِكَ أَنْ تَجْعَلَ عَلَيْنَا
 وَاقِيَةً تُجَيِّنُنَا مِنَ الْمَلَكَاتِ وَتُجَنِّبُنَا مِنَ الْأَفَاتِ وَتَكْتُمُنَا مِنْ دَوَاهِي
 الْمُصِيبَاتِ وَأَنْ تُنْزِلَ عَلَيْنَا مِنْ سَكِينَتِكَ وَأَنْ تُغْنِيَنِي وَجُوهَنَا بِأَنْوَارِ مُحَبَّتِكَ
 وَأَنْ تُؤْوِيَنَا إِلَى شَدِيدِ دُرُكِكَ وَأَنْ تُخَوِّينَا فِي أَلْكَافِ عِصْيَتِكَ بِرَأْفَتِكَ
 وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هـ

پندرہویں مناجات (زادہ دین کے لئے)

إِلَهِي أَسْكَنْتُنَا دَارَ أَحْفَرَاتٍ لَنَا أَحْضَرَةً مَكْرَهَا وَخَلَقْتُنَا بِأَيْدِي الْمَنِيَّاتِ
 فِي حَبَابِلٍ عَنْدَ رَهَائِكَ نَلْتَمَسُ مِنْ مَكَائِدِ خَدَعِهَا وَبِكَ أَعْصِمُ
 مِنَ الْأَعْتِرَابِ بِرِخَارِفِ زِينَتِهَا فَإِنَّمَا الْمُهْلِكَةُ طَلَابُهَا الْمُتْلِفَةُ
 حُلَايَاهَا الْمَحْشُورَةُ بِالْأَفَاتِ الْمَحْشُونَةُ بِالتَّكْبَاتِ إِلَهِي فَزِهِدْنَا فِيهَا

وَسَلَّمْنَا مِنْهَا بِتَوْفِيقِكَ وَعَضَّتِكَ وَأَنْزَعْنَا جَلَابِيبَ مُخَالَفَتِكَ وَكَوْلَ أُمُورِنَا
 بِحُسْنِ كِفَايَتِكَ وَأَوْفَرْنَا مَزِيدَنَا مِنْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَأَجْمَلْنَا صَلَاتِنَا مِنْ
 بَيْضِ مَوَاهِبِكَ وَأَعْرَسْنَا فِي أَفْئِدَتِنَا أَشْجَارَ مَحَبَّتِكَ وَأَسْمَلْنَا أَنْوَارَ
 مَعْرِفَتِكَ وَأَذَقْنَا حَلَاوَةَ عَفْوِكَ وَكَدَّةَ مَغْفِرَتِكَ وَأَثَرْنَا أَعْيُنَنَا يَوْمَ
 لِقَائِكَ بِرُؤُوسِكَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا مَنْ قَلْبُونَا كَمَا فَعَلْتَ بِالصَّالِحِينَ
 مِنْ صَفْوَتِكَ وَالْأَبْرَارِ مِنْ خَاصَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 وَيَا أَكْرَمَ الْكَرَمِيِّينَ ۝

مناجاتِ مذکورہ کے پڑھنے سے قلب نورانی ہوتا ہے حاجتیں برآتی ہیں تزکیہ نفس
 اور جلائے باطن ہوتا ہے گناہوں کی طرف میلان نہیں ہوتا۔ عبادت میں دل لگتا ہے اور
 ان کا پڑھنا مشتمل ہے فوائدِ کثیرہ پر جس کی تفصیل کی اس کتاب مختصر میں گنجائش نہیں ہے۔

ادعیہ مخصوصہ انبیاء علیہم السلام

دعاے حضرت پیغمبرِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ دعا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار میں تلاوت فرمائی ہے اور شرکفار
 سے محفوظ رہے۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس دعا
 کو پڑھے گا۔ خدا اس کی امانت اور مدد فرمائے گا جس طرح اس نے میری مدد کی اور ہزار
 پیغمبروں کی تبلیغ کا ثواب عطا کرے گا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا مُرْسِيَّ السُّتُوْحِشِيِّنَ يَا بَنِيَّ السُّتُوْحِشِيِّنَ يَا بَنِيَّ السُّتُوْحِشِيِّنَ وَيَا ظَهَرَ السُّقَطِيِّينَ
 وَيَا مَالَ السُّقَطِيِّينَ وَيَا قُوَّةَ السُّتُوْحِشِيِّينَ وَيَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ وَيَا مَوْضِعَ
 شَكْوَى الْغُرَبَاءِ وَيَا مَنْفَرِدَ الْيَاجِلَالِ وَيَا مَعْرُوفًا يَا نَوَالِ وَيَا كَثِيرَ
 الرِّفْضَالِ أَعْنَتِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ -

فِي عَرْشِكَ فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتِكَ وَأَنْتَ الْمُظِلُّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يُظِلُّ شَيْءٌ
 عَلَيْكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 أَحَدُ عَظَمَتِكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 أَهْلُ سَمَوَاتِكَ وَأَرْضِيكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 تَعَالَيْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ شَرِيكٌ وَتَكَلَّهْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ صِدْقٌ يَا نُورَ النُّورِ
 يَا مُنِيرَ كُلِّ نُورٍ يَا خَامِدَ لِنُورِكَ يَا مَلِيكَ كُلِّ مَلِيكَ يَا فَتْحِي عَيْنِكَ يَا
 نُورَ النُّورِ يَا مَنْ مَلَأَ أَرْكَانَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِعَظَمَتِهِ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ
 يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ يَا مَنْ
 أَمْرُهُ كَلِمَةٍ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهَا شَرَاهِيًا أَوْ نَائِيًا مَسَادَتِي أَلْ
 شَدَائِي يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّنَا يَا رَبَّنَا يَا رَبَّنَا
 يَا رَبَّنَا يَا غَايَةَ مَنَّتْهَا وَرَعْبَتْنَا -

دعائے حضرت یعقوب علیہ السلام

کفعمی میں منقول ہے کہ ملک الموت نے یہ دعا حضرت یعقوب کو تعلیم کی جب آنحضرت
 نے اس دعا کو پڑھا تو صبح ہونے سے پہلے یوسف علیہ السلام کا پیرا من جناب یعقوب علیہ السلام
 کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ شرفالمان کے لئے یہ دعا پڑھنا چاہئے :
 يَا ذَا الْمَعْرُوفِ السَّيِّئِ لَا يَنْقُطُ عِبْدًا وَلَا يَحْصِيهِ غَيْرُهُ يَا كَثِيرَ
 الْخَيْرِ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ يَا ذَا اسْمِ الْمَعْرُوفِ يَا مَعْرُوفًا بِالْمَعْرُوفِ يَا مَنْ
 هُوَ بِالْخَيْرِ مَوْصُوفٌ أَكْفَنَّا شَرًّا مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ -

دعائے حضرت یوسف علیہ السلام

کتاب المصباح میں کفعمی نے اور کتاب قصص الانبیاء میں سعد بن ہبیب التدریسی نے
 نقل کیا ہے کہ جب یوسف نے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ تعلیم دی کہ جب آپ نے یہ دعا پڑھی

تو زندان چاہ سے نجات پائی۔ جب کوئی شخص کسی ظالم کی قید میں ہو۔ تو اس دعا کو پڑھنا باعث نجات ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ
لِي مِنْ أَمْرِي قَرْبًا وَمَخْرَجًا وَتَرْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَهَيْثُ حَيْثُ
لَا أَحْتَسِبُ۔

یہ دعا تفسیر طبرسی میں اور تفسیر علی ابن ابراہیم میں بعینہ منقول ہے اور لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی تمام مشکلات کو زندان چاہ میں آسان کر دیا اور قید سے نجاتی اُدھرتوں کے کید و کمر سے خلاصی ہوئی اور مصر کی بادشاہی اس رب العزت نے بخشی۔

دُعَاے حضرت ایوب علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ جناب حضرت ایوب علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ الْيَوْمَ فَأَعِدُّنِي وَأَسْتَجِيرُ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ
جَهْدِ السَّلَاءِ فَأَجِرْنِي وَأَسْتَعِيثُ بِكَ الْيَوْمَ فَأَغْنِنِي وَأَسْتَصْرِحُكَ الْيَوْمَ
عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّي فَأَصْرِحْنِي وَأَسْتَعِيثُكَ الْيَوْمَ فَانصُرْنِي وَأَسْتَعِينُ
بِكَ الْيَوْمَ أَبْجِرِي فَأَجِرْنِي وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ فَالْقِنِي وَأَعْتَصِرُ بِكَ
فَاعْصِنِي وَأَمْرِي بِكَ فَأَمِّتْنِي وَأَسْأَلُكَ فَأَعْطِنِي وَأَسْتَرْزُقُكَ فَارزُقْنِي
وَأَسْتَعْفِرُكَ فَاعْفِرْ لِي وَأَدْعُوكَ فَأَذْكُرْنِي وَأَسْتَرْجِعُكَ فَارْحَمْنِي۔

دُعَاے جناب موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کتاب مصباح میں کفعمی نے نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دعا کو طلب کفایت شرف و عون میں پڑھا اور حق تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصرت اُدھرتوں

فرعون پر فتح دی۔ پس اعدا پر فتح حاصل ہونے کے لئے اس دعا کا پڑھنا خاصیتِ عجیبہ رکھتا ہے اور وہ دعائے جلیل القدر یہ ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَمَا
بَیْنَهُنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْرَعُ بِكَ فِیْ نَجْرَةٍ وَاَسْتَعِیْنُكَ عَلَیْهِ فَكُفِّنِیْهِ بِهٖ شِئْتُ ۛ

دُعائے یوشع بن نون علیہ السلام

وہ دعائے عجیب الخواص جس کو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے پڑھا ہے اور اس کی مدد سے آفتاب ایک مدت تک ایک مرکز پر رہا۔ دعا یہ ہے :-

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ
الْمَعْرُوْنِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰی سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَسُرَادِقِ الْمَجْدِ وَسُرَادِقِ
الْقُدْسِ وَ سُرَادِقِ السُّلْطٰنِ وَ سُرَادِقِ السَّرٰیْرِ اَدْعُوْكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ التَّوَّابُ الْبَارُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الصَّادِقُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ
وَالشَّهَادَةُ بِدِیْعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَوْرٰهِنَ وَقِیَامُھُنَّ ذُو الْجَلَالِ
وَ الْاِكْرَامِ حَتّٰی تُوْرَدَ اِسْمُ قُدُّوسٌ حَتّٰی لَا یَمُوْتُ ۛ

دُعائے حضرت خضر و الیاس علیہما السلام

مصلحین کہنہ میں نے نقل کیا ہے کہ جناب خضر و الیاس علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا ہے :-
بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كُلُّ نِعْمَةٍ مِّنْ
اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِیَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا یُضْرَفُ
السُّوْعَرُ اِلَّا اللّٰهُ۔

دعائے جناب یونس بن متی علیہ السلام

کتاب حیوۃ المیوان اور کتاب مصباح کفنی میں منقول ہے کہ حضور پیغمبر (روحی فداء) نے فرمایا کہ آیات چاہتے ہو کہ میں بتلاؤں تمہیں ایسا کلمہ کہ اگر کوئی صاحب کرب اس کو پڑھے گا تو اس کی برکت سے حق سبحانہ و تعالیٰ اس شخص کے کرب و تکلیف کو زائل کرے گا اور جو بندہ مسلمان اس دعا کے بعد کوئی حاجت خدا تعالیٰ سے طلب کرے وہ اس کی حاجت روا ہوگی اور دعا اس کی مستجاب ہوگی۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کی دعا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے حکایت فرمایا ہے
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور کتاب جوامع الحباع میں علامہ طبرسی نے ذکر کیا ہے کہ جب نزول عذاب سے قوم یونس علیہ السلام کو خوف ہوا تو انہوں نے یہ دعا پڑھی :

اللَّهُمَّ رَبِّ ذُنُوبَنَا دَعْ عَظْمَتِي وَجَلَّتْ وَأَنْتَ أَعْظَمُ مِثْلَهَا وَاجَلُّ
 مَا فَعَلْتُ بِهَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِهَا مَا تَحْنُ أَهْلُهُ پس رفع ہوا عذاب ان کا اور محفوظ رہے۔

دعائے حضرت ہود علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق آل محمد علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضور ختمی رسالت سرور کائنات (روحی فداء) مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ ایک شخص مسجد سے میں ہے اور یہ دعا پڑھ رہا ہے
 مَا عَلَيْكَ يَا رَبِّ لَوْ أَنْصَيْتَ عَنِّي كُلَّ مَنْ لَهٗ تَبِعَنِي وَوَعَفَرْتَ لِي مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَأَدْخَلْتَنِي الْجَنَّةَ فَإِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظَّالِمِينَ
 پس حضور نے فرمایا اے ساجد اپنا سر مسجد سے اٹھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیری دعا قبول کی۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو بندہ مومن اس کو پڑھے گا خدا تعالیٰ اس کی دعا کو مستجاب کرے گا یہ دعا میرے بھائی ہود کی ہے۔

دُعائے جناب داؤد علیہ السلام

مردی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ عزوجل نے آنحضرتؐ کو وحی بھیجی کہ اسے داؤد! تم نے فرشتگان حفظ (یعنی کراما کا تین) کو لقب میں ڈال دیا ہے مراد یہ ہے کہ وہ اس کا ثواب کثیرہ بوجہ زیادتی کے لکھ نہیں سکتے۔ وہ دعائے عجیب الخاصیت یہ ہے:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ دَائِمًا مَعَ دَوَائِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ بَاقِيًا مَعَ بَقَائِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِكِرَامِكَ وَ جَمِيدِكَ
وَ عِزِّ جَلَالِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ -

دُعائے جناب سلیمان علیہ السلام

مردی ہے کہ جناب سلیمان علیہ السلام نے اس دعا کو قفل بستہ پر تلاوت فرمایا جس کی برکت سے وہ قفل بستہ کھل گیا۔ تمام رکے ہوئے کاموں کے لئے یہ دعا عجیب الاثر ہے:

اللَّهُمَّ بِنُورِكَ اهْتَدَيْتُ وَ بِفَضْلِكَ اسْتَعِينْتُ وَ بِبِعَمَلِكَ اصْبَحْتُ
وَ امْسَيْتُ هَذَا ذُنُوبِي بَيْنَ يَدَيْكَ اسْتَعْفِرُكَ مِنْهَا وَ اُتُوبُ إِلَيْكَ :

دُعائے حضرت آصف بن برخیا علیہ السلام

مردی ہے کہ تخت بلقیس کو اس دعائے عجیب الاثر کی تلاوت سے حاضر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دعا کی تاثیر سے مردے زندہ کرتے تھے۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم اعظم اس دعا میں ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
الطَّاهِرُ الْمُطَهَّرُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ
الْمُتَعَالِ السَّمَانُ ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ إِنِّي تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَفْعَلَ
بِي كَذَا وَ كَذَا سَجَائِدًا كَذَا مَا حُجَّتْ عَلَيْهِ -

دعاے جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

مروی ہے کہ جب حضرت روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اس دعا کو پڑھا تو حق سبحانہ و تعالیٰ عز و جل نے آسمان پر اٹھالیا۔ اور یہودیوں کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات دی اور منقول ہے کہ حضرت پیغمبر اولاد عبدالمطلب کو مکہ رسفارش فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے اس دعا کو پڑھ کر سوال کرو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص خلوص دل سے اس دعا کو پڑھے۔ اس کے اثر سے عرش الہی لرز اٹھے گا اس وقت خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے ملائکہ گواہ رہو کہ میں نے اس بندہ مخلص کی دعا قبول کی اور اس کی دینی و دنیوی تمام حاجتوں کو بر لایا۔ وہ دعا مبارک یہ ہے:

اللَّهُمَّ اَدْعُوكَ يَا سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْاَعَزَّ وَ اَدْعُوكَ
اللَّهُمَّ يَا سُبْحَانَ الصَّامِدِ وَ اَدْعُوكَ اللَّهُمَّ يَا سُبْحَانَ الْعَظِيمِ الْوَتْرِ وَ اَدْعُوكَ
اللَّهُمَّ يَا سُبْحَانَ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ الَّذِي هُوَ اَشْبَتْ اَرْكَانِكَ كُلِّهَا اَنْ تَصِلَ
عَلَى اَعْمَدِ وَاِلِ مُعْتَدٍ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّي مَا اَصْبَحْتُ فِيهِ وَاَمْسَيْتُ ؛

ادعیہ دوازده گانه منسوب بہ امہ اثنا عشر علیہم السلام

دعاے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو کسی دیوانے پر پڑھے تو وہ ہوش میں آجائے گا اور عسرت ولادت کے وقت پڑھے تو ولادت میں آسانی ہوگی پڑھنے والے کا گھر آگ سے محفوظ رہے گا اگر چالیس مرتبہ اس کو پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر یہ دعا سلطان جابر کے واسطے پڑھے تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے ہر جوف کے عوض میں خدا تعالیٰ دس لاکھ ملک مقرر کرے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور رحمت لکھیں گے اور فضائل دعا کے بے شمار ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَقٌّ لَا تَسْوُتُ وَ صَادِقٌ لَا تَكْذِبُ وَ قَاهِرٌ لَا تَقْهَرُ وَ بَدِیٌّ لَا

تَفَنَّدُ وَفَرِيْبٌ لَا تَعُدُّ وَقَادِرٌ لَا تُصَادُ وَغَافِرٌ لَا تَطْلَعُ وَصَدَدٌ لَا تَطْعَمُ
 وَفُؤُومٌ لَا تَسَامُ وَجُبِيْبٌ لَا تَسْتَامُ وَجَبَّارٌ لَا تَقَاتُ وَعَظِيْمٌ لَا تَرَامُ وَعَالِمٌ
 لَا تَعْلَمُ وَفَوِيْبٌ لَا تَضَعُ وَعَلِيْمٌ لَا جَهْلُ وَجَلِيْلٌ لَا تَوْصَفُ وَوَفِيْبٌ
 لَا تُخْلِفُ وَغَالِبٌ لَا تَغْلِبُ وَعَادِلٌ لَا تُحِيْفُ وَغَنِيٌّ لَا تَقْتَرُ وَكَبِيْرٌ لَا
 تَغَادِرُ وَحَلِيْمٌ لَا تَجُوْرُ وَوَكِيْلٌ لَا تُحِيْفُ وَفَرْدٌ لَا تَسْتِيْرُ وَوَهَّابٌ لَا
 تَسَلُّ وَعَزِيْزٌ لَا تَسْتَدَلُّ وَسَمِيْعٌ لَا تَذْهَلُ وَجَوَادٌ لَا تَبْخَلُ وَخَافِظٌ لَا تَقْفَلُ
 وَقَائِمٌ لَا تَسْهَرُ وَوَدَائِمٌ لَا تَقْنَى وَمُحْتَجِبٌ لَا تَرَى وَبَاقٍ لَا تَبْلَى وَوَادِعٌ
 لَا تُشْبَهُ وَمُقْتَدِرٌ لَا تَنَازِعُ يَا كَرِيْمُ الْجَوَادِ الْمُتَكْرِمِ يَا ظَاهِرُ يَا قَاهِرُ أَنْتَ
 الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا عَزِيْزُ الْمُتَعَزِّرِ يَا مَنْ يُنَادِي مِنْ كُلِّ فَجِحٍ عَمِيْقٍ يَا لِسِنَّةِ
 شَيْءٍ وَرُغَابٍ مُخْتَلِفَةٍ وَخَوَاصِجٍ مُتَتَابِعَةٍ لَا يَسْعَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَأَنْتَ الَّذِي
 لَا تُفْنِيْكَ السُّهُورُ وَلَا يَحِيْطُ بِكَ إِلَّا مَكِيْنَةٌ وَلَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا تَوْمٌ حَصِيْلٌ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبِيْرِيْ مَا أَخَانُ عُسْرَةٌ وَفَرِيْحٌ عَنِّيْ مَا أَخَانُ كُرْبَةٌ وَ
 سَهْلٌ لِيْ مَا أَخَانُ حَزْنُهُ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ هـ

دعائے حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ دعائے جلیل ہر کام کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے اور مثل ہے فوائد بے شمار پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا عَدَدَاتِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ يَا عِيَاظِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ يَا وِلِيَّيْ فِيْ لِعَسَّتِيْ يَا مُنْجِيْ
 فِيْ حَاجَتِيْ يَا مُفْرِعِيْ فِيْ وَرْطَتِيْ يَا مُنْقِذِيْ مِنْ هَلَكَتِيْ يَا كَالِيْبِيْ فِيْ
 وَحْدَتِيْ يَا غُفْرِيْ خَطِيْبِيْ وَيَسِّرِيْ أَمْرِيْ وَأَجْمَعِيْ شَمْلِيْ وَأَنْجِمِيْ لِيْ
 طَلَبِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ وَكَفِّنِيْ مَا أَهْمَنِيْ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ أَمْرِيْ وَرَجَاءً
 وَمُخْرَجًا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعَافِيَةِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ وَفِي الْآخِرَةِ
 إِذَا تَوَفَيْتَنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ هـ

دعائے حضرت امام حسین علیہ السلام

اس دعا کو بعد نماز پڑھنا چاہئے۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حق سبحانہ تعالیٰ

اس کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور آنجناب اس کے شفیق ہوں گے آخرت میں اور خدا تعالیٰ اس کے کرب کو دور کر دے گا۔ اور قرص ادا کر دے گا اور ہر امر مشکل کو آسان کر دے گا اور راہ ہدایت اس کے لئے واضح فرمائے گا اور اس کو اس کے دشمن پر غالب فرمائے گا اور سینہ اس کا کشادہ کر دے گا اور شہادت و وحدانیت کی موت کے وقت تلقین

فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَلِمَاتِکَ وَ مَعَادِیْکَ عَزْسِکَ وَ سُبْحٰنَکَ سَمَوٰتِکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لِیْ فَقَدْ دَهَقْتَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عَسْرًا فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ عَسْرِیْ یُسْرًا

دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے حشر اس کا امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ ہوگا اور آنجناب اس کو خود جنت میں داخل فرمائیں گے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا دَا اَسْمَ یَا دَیْمُومَ یَا حَبِیْبِیْ یَا قِیُّوْمَ یَا کَاشِفَ الغَمِّ وَ یَا فَارِجَ الصِّیْمِ وَ یَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ یَا صَادِقَ الوَعْدِ

دعائے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: یہ دعا مشعل ہے فرائد کثیرہ پر ہر امر کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَ وُدٌّ فَاقْفُرْ لِیْ وَ لِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَ اَقَارِبِیْ وَ طِیْبْ مَا فِیْ صُلْبِیْ

دعائے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام۔ منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خائے تعالیٰ اس کو برے نورانی محشور فرمائے گا اور وہ ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے داخل بہشت ہوگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مَنْ هُوَ دَانَ غَیْرُ مُتَدَانَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ اِجْعَلْ لِشِیْعَتِیْ وَ لِاِخْوَانِیْ وَ لِاَحْبَابِیْ مِنَ النَّارِ وَ قَاءَ لَهْمُ عِنْدَکَ رِضِیْ وَ اَعْفُوْدُ وَ بَرِّمْ وَ یَسِّرْ اَمْرَهُمْ وَ اَنْضِ دُیُوْنَهُمْ وَ اَسْرِ عَوْرَتَهُمْ وَ هَبْ لَهُمُ الْکِبَارَ الَّتِیْ بَدِیْکَ وَ بَیْنَهُمْ یَا مَنْ لَا یُخَافُ الصِّیْمَ وَ لَا تَأْخُذُ کَ سِنَّةٍ وَ لَا تُؤْمَرُ اِجْعَلْ لِیْ مِنْ کُلِّ مَوْجَاہِ

وَعَائے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کی حاجت کو برائے گا اور روز قیامت اس کو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ مشور فرمائے گا اور داخل بہشت کرے گا انشاء اللہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ یَا خَالِقَ الْمَخْلُوقِ وَ یَا بَاسِطَ الرَّزْقِ وَ قَابِلَ الْحَبِیْبِ وَ بَارِئِ النَّسَمِ وَ مُحْیِیَ الْمَوْتِ وَ مُمِیْتِ الْاَحْیَاءِ وَ ذَا اَیْمَةِ الشَّجَابِ وَ مُخْرِجِ الشَّجَابِ اِفْعَلْ لِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ ۙ

وَعَائے حضرت امام رضا علیہ السلام - اس دعا کا پڑھنے والا ہمیشہ حق پر ہے گا اور گمراہ نہ ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ اللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ الْهُدٰی وَ تَبَدَّلْ لِّیْ عَلَیْهِ وَ اَحْمَسْ لِّیْ عَلَیْهِ اِمْنًا ۙ

وَعَائے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام - کہ جو اس دعا کو پڑھے گا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بروز قیامت اس کے شیعہ ہوں گے یا من لآ تشیبیہ لہ و ا لہ مثل انت اللہ لا الہ الا انت تقنی المخلوقین و تبقی انت حکمت عن من عصاک و فی المعرفۃ صالک

وَعَائے حضرت امام علی نقی علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا امام علی نقی علیہ السلام اس کے شیعہ ہوں گے اور اس کو خود داخل بہشت فرمائیں گے - یَا ذُرُّ یَا بُرْهَانَ یَا مُنِیْرَ یَا مُسَبِّحَ یَا رِبَّ السَّمٰوٰتِ سَبَّحْ الشُّرُوْرَ وَ اَفَاتِ الدُّهُورَ وَ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ یَوْمَ یُفْتَحُ فِی الصُّوْرَةِ

وَعَائے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے گا خدائے تعالیٰ اس کو آنجناب کے ساتھ مشور فرمائے گا اور آتش و وزخ سے نجات دے گا اگرچہ اس پر واجب ہوگی ہر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ یَا عَزِیْزَ الْعِزِّ فِیْ عِزِّكَ اَعِزِّ فِیْ عِزِّكَ وَ اَبْدِیْ بِنَصْرِكَ وَ اَبْجِدْ عَنِّیْ هَمَزَاتِ الشَّیْطٰنِیْنَ وَ اَدْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِكَ وَ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ خِیَارِ خَلْقِكَ یَا وَاحِدَ یَا اَحَدَ یَا فَرْدَ یَا صَدَدَ ۙ

وَعَائے حضرت حجۃ متنظر سلام اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہم السلام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ یَحِیُّ مَنْ نَسَا جَاکَ وَ یَحِیُّ مَنْ دَعَاکَ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَفَضَّلْ عَلٰی فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْغَنَاءِ وَ الشُّرُوْرَةِ وَ عَلٰی مَرْضِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالسَّفَاةِ وَ الصِّحَّةِ وَ عَلٰی اَحْیَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِاللُّطْفِ وَ الْکَرَمِ وَ عَلٰی اَمَوَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ عَلٰی غَمِّ بَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِالرِّدَاةِ اِلٰی اَدْوَانِهِمْ سَلَامِیْنَ عَلٰی مُؤْمِنِیْنَ یَحِیُّ مُحَمَّدًا وَ اٰلَهُ اَجْمَعِیْنَ ۙ

نقش ایام ہفتہ

از حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بروز اتوار

جو شخص بروز اتوار اس نقش کو دیکھے آتش دوزخ سے نجات پائے گا اور جملہ کام اُس پر آسان ہوں گے اور خلق و اکابر و اشراف میں معزز ہوگا اور اس کے دشمن مقہور ہوں گے۔

اِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ فَتْحًا	مُبِينًا	يَأْتِبُوحُ	يَا قُدُّوسُ
۱	۱۱۶	۹۷	۱۸۱	۲۵۸
۸۷	۷	۲	۵۹۵	۶۰
۶	۱۸۶	۱۰۲	۱۶۵	۵۵۶۵
۱۰۲	۶۰	ح	۱۶	۱۸
لا	اِلَهَ	اِلَّا اللهُ	مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ	الله

بروز پیر

نصرت من اللہ	فتح قریب	وَلْيَبْتَزِ الْمُؤْمِنِينَ	حافظنا	وہو ارحم الراحمین
۱	۱۸۱	۸	۷	۱۵
۸	۴	۷	۱۷۳	۵۵
۶	۱۴	۲۷۲	۷	۸۶
۶۲	۱۸	۳۴	۷	۷۱
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهُ	

جو شخص اس
نقش کو بروز پیر دیکھے
ہر قسم کی بلاؤں و آفات
ارضی و سماوی اور دشمنوں
سے محفوظ رہے گا اور
لوگوں میں محبوب ہوگا
اور
دعا اس کی مستجاب
ہوگی :

بروز منگل

يَا نُورِ النُّورِ	يَا مُنَوَّرِ	النُّورِ	يَا خَالِقَ	السُّورِ
۱۹	۱۸	۷۱	۸	۷
۵۶۳	۷	۲۶	۷	۷۲
۲۲	۲۲	۲	۲	۵۶۳
۳	۵۷	۱۴	۷۶	۴۴
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهُ	

جو کوئی شخص
اس نقش کو بروز منگل
دیکھے جلد آفات و بلیات
سے خداوند تعالیٰ
کی حفاظت میں رہے
گا اور گناہان کبیرہ
و صغیرہ کی عقوبت سے
اللہ تعالیٰ کی امان میں
رہے گا اور مراد قبول ہوگی :

بروزبُده

يَا رَبِّ	يَا قُدُّوسُ	يَا اَللّٰهُ	يَا فَتّٰحُ	يَا اَللّٰهُ
۵۸	۱۱۸	۸۱۸۸	۱۸۱	۱
۳	۳	۷۰	۱۸	۹
۳	۲۸۲	۲۱	۶	۶
۵۲۵	۵	۶	۵	۱۴
۳	۲۸	۱۱	۸۱	۱

جو شخص اس نقش کو بروز بدھ دیکھے جملہ بلاؤں اور آفتوں سے اُس میں محفوظ رہے گا اور خلأئق کی نظر میں محترم رہے گا اور اس کی حاجت مشرورہ خداوند تعالیٰ بر لائے گا۔

بروز جُبرأت

يَا سُبُّوحُ	يَا فَتّٰحُ	يَا اَللّٰهُ	يَا دُدُّودُ	يَا بَدُّوحُ
۲۰۲	۷	۱۰۰	۲۱	۱
۲	۳	۱۳	۶	۱۲
۱	۹	۹	۶	۵
۱۹	۶	۱۲۹	۹	۲
۳	۳	۳۱	۸	۶۹

جو شخص اس نقش کو بروز جمعرات دیکھے وہ تمام خلأئق کی نظر میں عزیز محترم ہووے اور دولت ملے اور جملہ آفات و بلیات سے محفوظ رہے اور دنیا و آخرت کی کام روائی ہو۔

بروز جمعہ

مليقاً	مليقاً	انت تعلم	ما في قلوبكم	مليقاً
۱	۱۴	۲	۴	۱۸
۶	۵۵۵	۵۵۷۸	۱۲	۱۲
۷۲	۴	۱۲	۴	۱۳
۵۲۵	۴	۱۳۱	۴	۳
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهِ	

جو کوئی اس نقش کو بروز جمعہ دیکھے اس روز سے اس کے دشمن دوست ہو جائیں اور مراد سب دشمنان برآوے اور خلافت کی نظر میں عزیز و محترم ہو جائے اور جہل دنیا سے محفوظ رہے۔

بروز ہفتہ

وَأَقْوَمُ	أَمْرِي	إِلَى اللَّهِ	إِنَّ اللَّهَ	بِصِيَّتِهِ
۵۳	۷۶	۱۲۰۲	۷	۱۷۳
۱۷۳	۷۰	۸۱۷۵	۱۷	۶
۱۸	۱۷	۶	۴	۱۰۶۱
لَا	إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُحَمَّدٌ	رَسُولُ	اللَّهِ

جو شخص اس نقش کو بروز شنبہ دیکھے جہاں بلاؤں اور آفتوں سے ہفتہ آئندہ تک حفاظت خداوند تعالیٰ میں محفوظ رہے گا اور روپے بادشاہان و امراء سمیت بچے گا اور جو اس کو دیکھے گناہت کرے گا اور مرگ معافیات سے امن میں ہے گا۔

